

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور روایات پر مشتمل مستند و سبب مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء

اہل کوفہ کے تبع تابعین، اہل شام کے تابعین، امام مالکؒ
اور سفیان الثوریؒ وغیرہ ۱۰۵ عبادت گزار و
مقدس شخصیات کے سوانح اور علم و زہد کا تذکرہ۔

امام حافظ عذراہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

کتاب الاسلام

اردو بازار ایم ایس جنات روڈ، کراچی پاکستان فون 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

طبقات الاصفیاء

حصہ پنجم

اہل کوفہ کے تبع تابعین کرام اور اہل شام کے تابعین کرام کا تذکرہ

حضرت محمد بن سوہب تا کعب احبار رحمہما اللہ

مترجم

مولانا عامر شہزاد علوی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

استاذ مدرسہ تعلیم القرآن و الجہان آباد اولیٰ ہندو

امام حافظ علامہ ابو نعیم محمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

اردو بازار ایم ای جیل روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

الهدایہ - AlHidayah

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس

ضخامت : 509 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ اللہ اللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ فی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اوڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continents (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.



حلیۃ الاولیاء حصہ پنجم و ششم

۹۵	اہل شام کے تابعین کا تذکرہ	۹	۲۸۵- محمد بن سوقة
۱۰۰	۳۰۲- ابو مسلم الخولانی	۱۷	۲۸۶- طلحہ بن مصرف
۹۷	۳۰۳- ابو ادريس الخولانی	۲۷	۲۸۷- زبید بن الحارث الایامی
۱۰۲	۳۰۴- ابو عبد اللہ الصنائی	۲۵	۲۸۸- منصور بن المعتمر
۱۰۳	۳۰۵- ایفیع بن عبد الکلاعی	۴۱	۲۸۹- سلیمان اعشى
۱۰۵	۳۰۶- جبیر بن نفیر	۵۲	۲۹۰- حبیب بن ابی ثابت
۱۰۹	۳۰۷- ابن محیریز	۵۹	۲۹۱- عبد الرحمن بن ابی نعیم
۱۱۶	۳۰۸- عبد اللہ بن زکریا	۶۱	۲۹۲- خلف بن حوشب
۱۱۹	۳۰۹- ابو عطیہ المذبح	۶۳	۲۹۳- ربیع بن ابی راشد
۱۲۰	۳۱۰- مرتج بن مسروق	۶۵	۲۹۴- کرز بن وبرة الحارثی
۱۲۱	۳۱۱- عمرو بن الاسود	۷۱	۲۹۵- عبد الملک بن ابجر
۱۲۲	۳۱۲- عمیر بن حانی	۷۲	۲۹۶- عبد الاعلی التیمی
۱۲۴	۳۱۳- عبیدہ بن مہاجر	۷۳	۲۹۷- مجمع بن صفوان التیمی
۱۲۷	۳۱۴- یزید بن مرشد	۷۴	۲۹۸- ضرار بن مرة
۱۲۹	۳۱۵- شفی بن ماتع الاسجی	۷۶	۲۹۹- عمرو بن مرة
۱۳۱	۳۱۶- رجاء بن حیوة	۸۰	۳۰۰- عمرو بن قیس الملائی
۱۳۶	۳۱۷- مکحول الشامی	۸۶	۳۰۱- عمر بن ذر

۲۵۴	۳۴۴- عثمان بن ابی سودة	۱۴۸
۲۵۵	۳۴۵- ابو زید غوثی	۱۶۰
"	۳۴۶- عبدالرحمن بن میسرۃ	۱۶۹
"	۳۴۷- عمرو بن قیس کنذی	۱۷۶
۲۵۶	۳۴۸- محمد بن زیاد البنانی	۱۸۲
"	۳۴۹- عبدۃ بن ابولبابہ	۱۸۸
۲۵۹	۳۵۰- راشد بن سعد	۱۹۱
۲۶۰	۳۵۱- بانی بن کلثوم	۲۶۱
"	۳۵۲- عروۃ بن رویم	۲۶۸
۲۶۳	۳۵۳- سعید بن عبدالعزیز	
۲۶۶	۳۵۴- عبداللہ بن شوذب	
۲۶۹	۳۵۵- ابو عمرو داوڑ اعی	
۲۷۲	۳۵۶- حبیب الفارسی	۲۹۱
۲۷۹	۳۵۷- عبدالواحد بن زید	۲۱۸
۲۸۴	۳۵۸- صالح بن بشیر مری	۲۲۲
۳۹۱	۳۵۹- عمران قصیر	۲۲۵
۳۹۲	۳۶۰- غالب قطان	۲۳۰
۲۹۷	۳۶۱- سلام بن ابی مطیع	۲۳۲
۳۰۰	۳۶۲- ابوالمہاجر ریاح بن عمرو قیسی	۳۳۷
۳۰۳	۳۶۳- حوشب بن مسلم	۳۴۰
۳۰۴	۳۶۴- سعید بن الیاس جریری	۳۴۱
۳۰۸	۳۶۵- فضل بن عیسیٰ رقاشی	۳۴۲
۳۱۰	۳۶۶- کبش الدعا	۳۴۴
۳۱۳	۳۶۷- عطاء سلیمی	۳۴۵
۳۱۹	۳۶۸- عطاء الغلام	۳۴۹
۳۲۵	۳۶۹- بشر بن منصور سلیمی	۳۵۰
۳۲۸	۳۷۰- عبدالعزیز بن سلمان	۳۵۱
۳۲۹	۳۷۱- عبداللہ بن ثعلبہ	۳۵۲
"	۳۷۲- یحییٰ بن حبیب	۳۵۳
۳۳۱	۳۷۳- حماد بن سلمہ	

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

۳۲۷	حضرت کعب احبار کے باقیماندہ اقوال
۳۲۸	نوف بکالی
۳۲۹	حیلان بن فروۃ
۳۳۰	شمر بن حوشب
۳۳۱	حضرت مغیث بن یحییٰ
۳۳۲	حضرت حسان بن عطیہ
۳۳۳	قاسم بن مخیرہ
۳۳۴	۱- اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر
۳۳۵	سلیمان اشراق
۳۳۶	ابوبکر غسانی
۳۳۷	علی بن ابی سلمہ اور ربیع بن ابی سلمہ
۳۳۸	ثور بن یزید
۳۳۹	ابوزہبہ یہ حدیر بن کریم
۳۴۰	حبیب بن عبید
۳۴۱	ضمیر بن حبیب
۳۴۲	ربیع جرشی
۳۴۳	ابو عمر و شیبانی

۳۷۴	حماد بن زید
۳۷۵	زیاد بن عبداللہ نمیری
۳۷۶	ہشام بن حسان
۳۷۷	ہشام دستوائی
۳۷۸	جعفر الصبیعی
۳۷۹	ابن برة
۳۸۰	خزیمہ ابو محمد عابد
۳۸۱	ربیع بن صبیح
۳۸۲	علی بن علی رفاعی
۳۸۳	ابراہیم بن عبداللہ
۳۸۴	معاویہ بن عبدالکریم
۳۸۵	مالک بن انس
۳۸۶	سفیان ثوری



حلیۃ الاولیاء

حصہ پنجم

(۲۸۵) محمد بن سوقہؒ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آپؒ بزرگوں میں سے ایک ڈرنے والے بزرگ، مہربان اور آگے بڑھنے والے تھے، مشہور ہوئے تو ان کی تعظیم کی گئی۔ انہوں نے لوگوں پر مہربانی کی تو انہیں مقدم کیا گیا۔ آپ کا اسم گرامی ابو عبد اللہ محمد بن سوقہ ہے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے تجویف سے تعظیم اور تخفیف کے لئے تقدیم کا۔

۶۱۰۱- احمد بن اسحاق، محمد بن العباس بن ایوب، علی بن مسلم، عبید بن اسحق عطار، ابواسحاق وہ چچ آدمی تھے جو کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مومن جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ موٹا تازہ نہیں ہوتا اور اس کا رنگ متغیر ہی رہتا ہے۔

۶۱۰۲- عبد اللہ بن محمد، عمر بن شبل، ابوبکر بن شیبہ، تحویل، ابوبکر بن مالک، حاجب بن احمد، احمد، یعقوب دوریقان کہتے ہیں کہ ہمیں یعلیٰ بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سوقہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائے، کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک دفعہ ہم عطار رحمہ اللہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول گفتگو کو ناپسند کرتے تھے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول و بیہودہ سمجھتے تھے، کتاب اللہ کہ بس اس کی تلاوت کی جائے، امر بالمعروف نہی عن المنکر ہو اور یہ کہ انسان اپنی انتہائی ضروری حاجت کے بارے میں گفتگو کرے، کیا تم اس آیت کا انکار کرتے ہو بے شک تم پر نگہبان ہیں معزز لکھنے والے، (سورۃ انفطار) وائیں بائیں بیٹھے، انسان جو بات بھی کرتا ہے اس کے پاس ایک راہ دیکھتا تیار فرشتہ ہوتا ہے (سورۃ قی)

۱- طبقات ابن سعد ۳۳۰/۲. ۲- تاریخ الکبیر ۱/۲۹۶. ۳- الجرح ۷/۱۵۲۰. ۴- الکاشف ۳/۳۹۶. ۵- تہذیب الکمان ۵۲۷۵ (۲۵/۲۳). ۶- تہذیب الذیاب ۲۰۹/۹. ۷- الخلاصۃ ۲/۶۲۸۸.

کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں شرماتا کہ اگر اس کا نامہ اعمال دن کی آخری گھڑی میں کھولا جائے جسے اس نے دن کی پہلی گھڑی میں لکھوایا تھا اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی ضرورت کی بات نہ ہو؟ ابو بکر فرماتے ہیں کہ جس نامہ اعمال کے دن کا اکثر حصہ اس نے گفتگو کر کے لکھوایا تو اس میں دنیا و آخرت کی کوئی بات نہیں۔

۶۱۰۳۔ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن منصور مروزی، حاتم بن عطاء، عمرو بن حمزہ، سعید بن عامر، نیز، حدثنابی، محمد بن جعفر، اسمعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن سوقہ نے بتایا کہ دو کام ایسے ہیں کہ اگر ہمیں صرف انہی کی وجہ سے عذاب دیا جائے تو ہم عذاب کے حقدار ہیں، ہم میں سے کوئی شخص اپنی دنیا میں ترقی کرتا ہے تو وہ انتہائی خوش ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اتنی زیادہ خوشی اس کے دین کی وجہ سے نہیں دیکھی کہ وہ کبھی دین میں ترقی کی وجہ سے اتنا خوش ہوا ہو، اور ہم میں سے کوئی دنیا کے نقصان پر اتنا غمگین ہوتا ہو کہ اگر اتنا نقصان دین کا ہو جاتا تو وہ کبھی اتنا غمگین ہوا ہوتا۔

۶۱۰۴۔ ابو بکر مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نیز احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن زاز، عبد الرحمن بن عوف کندی، عبد الرحمن بن محمد محارب فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ اور ضرار بن مرہ ابوسنان جب جمعہ کا دن ہوتا تو دونوں ایک دوسرے کا پوچھتے، جب دونوں اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر روتے۔

۶۱۰۵۔ ابو بکر بن خلاد، حسن بن علی بن معمری، تحویل، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر بن ابان، ابوغسان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن ایشیم، جعفر احمر سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھیوں میں سے رونے والے چار شخص تھے، مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، عبد الملک بن ابجر اور ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۱۰۶۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ ازہبی، مسدد، سفیان ثوری سے مروی ہے کہ اہل کوفہ کے پانچ اشخاص ایسے تھے جو دن بدن بھلائی میں بڑھتے رہے اور انہوں نے ابن ابجر، ابو حیان ایشیمی، محمد بن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابوسنان ضرار بن مرہ کا تذکرہ کیا۔

۶۱۰۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن جنید، سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ”رقبہ“ نے مجھے کہا چلو! محمد بن سوقہ کے پاس چلیں، اس لئے کہ میں نے طلحہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ کوفہ میں میرے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے صرف دو آدمی ہیں محمد بن سوقہ اور عبد الجبار بن وائل۔

۶۱۰۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ ابو اسحاق کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے کوئی بات کہی، اس وقت ابو اسحاق طابق میں بیٹھے تھے، پھر دونوں گفتگو کرتے کرتے رونے لگے۔

۶۱۰۹۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، عباس بن عبد العظیم، بشر بن الحارث، ابن یمان، سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شہر سے مصائب صرف محمد بن سوقہ کی وجہ سے ہٹا دیے جاتے ہیں، وہ اپنے والد کی طرف سے ایک لاکھ دینار کے وارث ہوئے سب کے سب صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۰۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسن بن عبد الملک، محمد المثنیٰ، بشر بن الحارث، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کی وجہ سے اہل شہر کی مصیبتیں دور ہوتی تھیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار دینار تھے جو انہوں نے صدقہ کر دیئے۔

۶۱۱۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ قال) محمد بن ایوب، علی بن عبد المؤمن فرماتے ہیں کہ میں نے مسعود بن سہل کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے اپنے مال کو دیکھا تو ان کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہو گئے، پھر وہ فرمانے لگے جو مال بھی جمع ہو جائے تو وہ آزمائش ہے اگر وہ صاحب مال کے پاس باقی رہے، فرماتے ہیں کہ ابھی ایک جمعہ بھی نہ گزرا تھا کہ ان کے پاس صرف سو درہم باقی رہے۔

گئے، راوی کا بیان ہے کہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے غزوہ ان سے وزن کر کے ریشم خریدا، جس وزن سے خریدا اسے دکاندار کو دیدیا، جب اس نے وزن کیا تو اسے تین سو دینار زائد پایا، تو محمد بن سوقہ نے غزوہ ان سے کہا ہم نے تم سے اتنا خریدا اور تم نے ہم سے اتنا میں نے اسے ہم سے اتنا پایا، میں نے جس وزن سے خریدا اسی سے تمہیں دیدیا، وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے، محمد بن سوقہ زائد حصہ غزوہ ان کو دینا چاہتے تھے اور غزوہ ان اسے لینے سے انکار کر رہے تھے تو غزوہ ان نے کہا ارے بھائی! اگر یہ میرا حصہ ہے تو وہ تمہارا ہوا، اور اگر تمہارا ہے تو وہ تمہارا ہی رہے گا۔

۶۱۱۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حنظل بن سری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سوقہ کو اپنے والد کی میراث میں ایک لاکھ درہم ملے، تو کسی نے کہا حلال کی کمائی سے تو ایک لاکھ جمع نہیں ہو سکتے۔ راوی کا کہنا ہے کہ انہوں نے سب صدقہ کر دیئے اور ابن ابی لیلیٰ سے زکوٰۃ لیتے تھے۔

۶۱۱۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، ابراہیم بن عمر، حسین بن حفص فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے محمد بن سوقہ نے بیان کیا اور میں نے کوفہ میں ان سے بہتر شخص نہیں دیکھا، ان کے پاس مال تھا جس سے وہ حج کرتے اور غزوات میں خرچ کرتے تھے۔

۶۱۱۴- محمد بن احمد جرجانی، محمود بن محمد واسطی، زکریا بن یحییٰ رحمہ اللہ سیف بن ہارون برجی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو حنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم محمد بن سوقہ رحمہ اللہ کے جنازہ میں تھے، وہ مکہ میں اسی بار حج اور عمرہ کے لئے داخل ہوئے۔

۶۱۱۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبد اللہ بن زہری، سفیان، ابن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حج کرنے گئے اور اس وقت ان پر قرض تھا، لوگوں نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو فرمایا، حج قرض کو ختم کرنے والا ہے۔

اسی طرح سلم نے ابن سوقہ سے روایت کی ہے، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، اسمعیل بن ابراہیم قطان، اسحاق بن موسیٰ خطمی، سفیان بن عیینہ، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن منکدر پر قرض ہوتا، اس کے باوجود وہ حج کرتے، کسی نے کہا آپ پر قرض ہے اور آپ حج کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا حج قرض کو ادا کرنے والا ہے۔

۶۱۱۶- ابو محمد بن حبان، احمد بن محمد بن حکیم، ابو حاتم، علی بن میمون الرقی، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ محمد بن منکدر محمد بن سوقہ کے پاس کوفہ میں آئے، انہوں نے محمد بن منکدر کو دراز گوش پر سوار کیا، راستہ میں لوگوں نے ان سے پوچھا، ابو عبد اللہ! کون سا عمل آپ کو زیادہ پسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا مسلمان کو خوش کرنا، لوگوں نے کہا اس کے بعد کونسی چیز زیادہ لذیذ ہے؟ فرمایا بھائیوں پر احسان کرنا۔

۶۱۱۷- محمد بن علی، علی بن حفص حصیری، محمد بن زکریا، مہدی بن سابق نے فرمایا کہ محمد بن سوقہ کے بھتیجے نے ان سے کوئی چیز مانگی تو وہ رونے لگے، اس پر اس نے کہا اے چچا! اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میرے سوال سے آپ کی یہ کیفیت ہوگی تو میں آپ سے سوال نہ کرتا، تو محمد بن سوقہ نے فرمایا، میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں اس وجہ سے رویا ہوں کہ میں نے تمہارے مانگنے سے پہلے ہی دینے میں ابتدا کیوں نہیں کی۔

۶۱۱۸- ابو محمد بن حبان، عبدان بن احمد، عبد الرحمن بن عیسیٰ، یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک برتن پڑا ہے اور وہ آٹا گوندھ رہے ہیں اور برابر آنسو بہہ جا رہے ہیں اور وہ فرما رہے تھے کہ جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوستوں نے مجھ سے جفا کی۔

۶۱۱۹- (حدیث ابی) عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبد الجبار بن العلاء، سفیان بن عیینہ، ابن سوقہ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کے محل میں داخل ہوا، میں نے ان سے کہا مجھے یاد ہے کہ ہم حجاج بن یوسف کے

زمانے میں یہاں لائے گئے تھے اور ہم اسی جگہ قید تھے اور انتہائی خوف و ہراس کی حالت میں مبتلا تھے تو انہوں نے فرمایا تو تم ایسے گزرے جیسا کہ تمہیں مصیبت پہنچی اور تم نے اس ذات سے دعا نہیں کی، اس جگہ واپس جاؤ اور دعا کرو اور اس ذات کی حمد بیان کرو اور جو چھ اس نے عطا کیا اس پر شکر ادا کرو۔

۶۱۲۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو العباس الحمال، یحییٰ بن اسحاق، علی بن قادم، مسعر، محمد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں کہ جب تم چھینک کی آواز سنو تو الحمد للہ کہو، اگرچہ تمہارے اور اس کے درمیان ذریعہ حائل ہو۔

۶۱۲۱- عبد اللہ، ابو جارد، عمرو بن سعید جہاز، کثیر بن ہشام، فرات فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے کسی بھائی کو فائدہ پہنچایا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا۔

محمد بن سوقہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابو الطفیل عامر بنو اثلجہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان دونوں سے روایات سنیں، ان کی اکثر روایات عالیشان تابعین سے ہیں: مثلاً عمرو بن میمون اودی، زر بن حبیش، شفیق بن ذاکل، شعبی، ابراہیم نخعی، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم اور حجازین میں سے نافع بن جبر، محمد بن المنکدر اور نافع مولیٰ بن عمرو وغیرہ۔

۶۱۲۲- محمد بن اسحق، محمد بن مخلد، عباس بن یزید، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کے عالم میں دیکھا ان کی دونوں آنکھیں درست تھیں۔

۶۱۲۳- ابو بکر بن محمد بن احمد بن عقیل و زاق نیشاپوری، ابو الفضل محمد بن احمد، عبد السلامی، ابو القاسم حماد بن احمد بن حماد بن ابی رجا، المروزی (قال وجدت فی کتاب جدی، حماد بن ابی الرجاء سلمی بخطہ) ابی حمزہ سکری، محمد بن سوقہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکتوں کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: ائمہ قریش نے ہو گئے، ان کا تم پر اور تمہارا ان پر حق ہے جب تک وہ تین باتوں پر عمل پیرا رہیں، جب وہ بادشاہ بنیں تو احسان کریں اور جب ان سے مہربانی کی درخواست کی جائے تو رحم کریں اور جب تقسیم کریں تو عدل کا پیمانہ ہاتھ سے نہ جانیں دیں، سوا گروہ ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، ان سے کوئی فرض و نفل قبول نہ ہوگا۔

یہ حدیث محمد کی روایت سے غریب ہے، حماد اس کی روایت میں منفرد ہیں، ان کے دادا کی کتاب میں موجود ہے۔

۶۱۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحسن، تغلبی، عبد اللہ بن بکیر، محمد بن سوقہ، ابو طفیل اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت میں ۳۷ فرقے ہوں گے، سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا، جو ہماری محبت کا تو دم بھرے گا، لیکن ہمارے دین کا مخالف ہوگا۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن بکیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، ابن سلمہ حرانی، محمد بن عبد اللہ فزاری نے محمد بن سوقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۲۵- محمد بن احمد بن الحسن، سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، نیز، محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان بن احمد، زکریا بن یحییٰ، تحویل، محمد بن المظفر، قاسم بن یحییٰ بن نصر، عبد اللہ بن محمد اذری، نیز محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن بکار، زیاد بن عبد اللہ بکائی، محمد بن سوقہ نے عمرو بن میمون سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے سنا حضرت عثمان بہت کم احادیث احتیاط کی وجہ سے بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس نے ایسے وضو کیا جیسا کہ وضو کا حکم

۱- مسند الامام احمد ۳/۱۸۳، ۱۲۹، ۳۲۱/۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۲۱، الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۱، والکنی للذوالابی ۱۰۶/۱، وفتح الباری ۳۲/۳۱۹، والمعجم الصغیر للطبرانی (۱) ۱۵۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۹۲، ۱۹۳، والسنة لابن ابی عاصم ۲/۵۳۱، ۵۳۳، وکشف الخفا ۱/۳۱۸، والدرر المنتثرة ۵۶۔

ہے اور پھر نماز بھی ایسے پڑھی جیسا کہ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا کہ آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنا۔ پھر اصحاب رسول کی ایک جماعت کو گواہ بنا کر کہا، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فرماتے سنا ہے؟ تو سب نے کہا جی ہاں ہم نے سنا ہے، یہ حدیث زیاد بن محمد سے منفرد ہے۔

۶۱۳۶- محمد بن الفتح حنبلی، حسن بن ابراہیم بن عبد الحمید، محمد بن ہارون، علی بن داؤد، محمد بن عبد العزیز الرطی، ہشام بن سلیمان الکوفی، عبد الاعلیٰ الکوفی، محمد بن سوقہ زر بن حبیش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم صفوان بن عسال کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے کہا جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو وہ جنت میں غوطہ لگانے والا ہے، یہاں تک کہ واپس ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ مغرب میں ایک دروازہ تو ہے جس کے لئے کھلا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو کسی اور کام کے لئے حاضر ہوئے تھے، ہم موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لئے آئے تھے تو انہوں نے فرمایا میں اس لشکر میں تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، ہمیں اسی طریق سے پہنچی ہے جس میں کچھ اضافہ کے ساتھ حضرت ذر کے شاگردوں میں وہ منفرد ہیں جبکہ مسح علی الخفین اور طلوع شمس والی حدیث مشہور ہے، جسے عاصم، زبیدہ، طلحہ، حبیب اور ابن ابی لیلیٰ نے زر سے روایت کیا ہے۔
۶۱۳۷- محمد بن الحسن بن علی یقطینی، وصیف بن عبد اللہ انطاکی، محمد بن عیسیٰ مدائنی، محمد بن الفضل بن عطیہ، محمد بن سوقہ، ابی وائل اور عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سورتیں یاد کیں۔
یہ حدیث محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے مدائنی اس میں منفرد ہیں۔

۶۱۳۸- محمد بن حمید، عبد اللہ بن ناجیہ، حسن بن علی صدائی، حماد بن الولید، سفیان ثوری، محمد بن سوقہ، ابراہیم، اسود، عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مصیبت زدہ کی غمگساری کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔
۶۱۳۹- حسن بن علی الزرقانی، (نی جماعۃ) محمد بن خلف، وکیع، یحییٰ بن ابی طالب، نصر بن حماد، شعبہ، محمد بن سوقہ، ابراہیم، الاسود، عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی درمند کی ہمدردی کی تو اسے اس جیسا اجر ملے گا۔
شعبہ کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں نصر اور سفیان ثوری کی حدیث کو ان سے روایت کرنے میں حماد منفرد ہیں، عبد الرحمن بن مالک بن مغول عن محمد بن سوقہ، عن ثوری عن محمد بن سوقہ، رواہ عن محمد بن سوقہ معمر، اسرائیل، عبد الحکیم بن منصور، حارث بن عمران جعفری، خالد بن یزید قشیری، محمد بن الفضل بن عطیہ، ان سب کی روایات میں اختلاف ہے، بعض نے عن الاسود عن عبد اللہ کہا اور بعض نے عن علقمہ والاسود کہا ہے۔

۶۱۴۰- احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن احمد کرابیسی دینوری، محمد بن عبد العزیز بن المبارک، بشر بن عیسیٰ بن مرحوم، یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب، محمد بن سوقہ، ابراہیم بن الاسود، عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اتنے میں ایک ساکھ آیا

۱- مسند الامام احمد ۲/۲۳۰۔ وصحیح ابن خزيمة ۱/۹۳۔ ومصنف لعبد الرزاق ۷/۹۳۔ وسنن الدارقطني ۱/۱۹۷۔

والکامل لابن عدي ۴/۱۴۰۔ وفتح الباری ۱/۱۹۷۔

۲- سنن الترمذی ۱۰/۷۳۔ وسنن ابن ماجه ۱/۱۶۰۲۔ وتاريخ بغداد ۳/۲۵۱، ۱/۱۱، ۳/۵۱۔ ومشكاة المصابيح ۴/۳۳۷، ۳/۳۰۷۔

والموضوعات لابن الجوزي ۳/۲۲۳۔ واللائلي المصنوعة ۲/۲۲۵۔ وعمل اليوم والليله لابن السني ۵/۵۷۹۔

جسے سوال کرنے پر کسی آدمی نے ایک درہم دیا، تو دوسرے آدمی نے وہ درہم لے کر اس سائل تک پہنچا دیا، اس پر آپ نے فرمایا جس نے ایسا کیا تو اسے دینے والے کی طرح اجر ملے گا، دینے والے کا اجر کچھ بھی کم نہ ہوگا۔
محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے جسے یحییٰ سے بشر نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۳۱- محمد بن حمید، مخلد بن جعفر، الحسن بن علان، ان سب کا کہنا ہے کہ عبد اللہ بن ناجیہ، احمد بن محمد تابعی، قاسم بن الحکم، عبید اللہ الرضائی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے اور جو جہنم سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ خواہشات سے لاپرواہ ہو جاتا ہے اور جو موت کا مراقبہ کرتا ہے لذتیں اس سے چھوٹ جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اس پر مصائب ہلکے ہو جاتے ہیں۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رضائی اس میں منفرد ہیں اسے رضائی سے مسلمہ بن علی اور مسیب بن شریک نے روایت کیا ہے۔
۶۱۳۲- محمد بن سلیمان بزاز، ابو ہریرہ انطاکی، ابن نجدہ، (حدثنا ابی) محمد بن خالد، عبید اللہ بن الولید الرضائی، محمد بن سوقہ، الحارث، حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جہاد کا حکم رکھتی ہیں، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لینا اور منافقین سے دشمنی، (جس نے نیکی کا حکم دیا اس نے مسلمانوں کا بازو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے روکا اس نے فاسقین کی ناک خاک آلود کی۔

جس نے صبر کے مقامات میں سچائی سے کام لیا تو اس نے اپنا فریضہ انجام دیدیا اور بعض نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جس نے فاسقوں سے دشمنی رکھی تو اس نے اللہ کے لئے غصہ کیا اور اللہ ہی اس کی خاطر غضبناک ہوگا۔

محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، رضائی اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، اس کا مشہور حصہ وہی ہے جو پہلے حضرت علی سے روایت ہو گیا۔

۶۱۳۳- محمد بن علی بن مسلم عقیلی، حسین بن علی بن الولید الفسوی، سعید بن سلیمان، ابواسحاق بن حمزہ، ابوبکر بن الجعد، ابوالاحمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، محمد بن بکار، اسمعیل بن زکریا، محمد بن سوقہ، نافع بن جبر بن مطعم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فوج کعبہ پر لشکر کشی کرے گی، یہاں تک کہ جب یہ لوگ کھلے میدان میں پہنچیں گے تو ان کے اگلے پچھلوں سمیت زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ان میں اشراف لوگ بھی ہوں گے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے اگلے پچھلوں کے ساتھ کیسے دھنسا دیئے جائیں گے جبکہ ان میں اشراف لوگ اور کچھ ایسے ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کو دھنسا دیا جائیگا، پھر ہر ایک کو اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا۔

یہ محمد بن سوقہ کی متفق علیہ صحیح حدیث ہے جسے ثوری اور ابن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اور انہوں نے نافع عن ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔

۶۱۳۴- ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوالہیثم احمد بن محمد بن غوث، محمد بن عبد اللہ بن بکیر نخعی، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، جابر بن عبد اللہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں قتل کیا گیا

۱- مسند الامام احمد ۳/۳۳۳، مجمع الزوائد ۲/۷۷۸، ۸/۲۸۸، ۲۸۱، وتفسیر القرطبی ۱۲/۲۷۷.

۲- انصاف السادة المتقين ۹/۳۳۳، ۶۲۸، ۱۰/۳۳۹، والکامل لابن عدى ۳/۱۱۹۲، وکنز العمال ۴۰/۳۳۳. وتاریخ

بغداد ۶/۳۰۱، والموضوعات لابن الجوزی ۳/۱۸۰، وتنزیہ الشریعة ۲/۲۴۱.

۳- کنز العمال ۵۵۱۳، والکامل لابن عدى ۳/۱۶۳۱.

۴- صحیح البخاری ۲/۱۸۳، ۳/۸۶، وفتح الباری ۳/۱۹۲، ۳۳۸، والترغیب والترہیب ۱/۵۷.

تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔

یہ محمد بن سوقہ کی غریب حدیث ہے، اسے عبد اللہ بن بکیر روایت کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابو زید بن طریف اور کثیر بن محمد نے عبد الرحمن بن فضل سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا۔

۶۱۳۵- ابو علی محمد بن احمد الحسین، محمد بن عمر بن سلم، یوسف بن الحکام، محمد بن خالد قتلی، کثیر بن بشام، جعفر بن برقان، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبد القیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد میں سے کسی شخص نے گفتگو کی اور انتہائی مبہم کلام کیا، حضور ﷺ حضرت ابو بکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ابو بکر! تم نے سنا جو کچھ ان لوگوں نے کہا، تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا جی میں نے سنا، اور میں ان کی گفتگو سمجھ بھی گیا ہوں، آپ نے فرمایا انہیں جواب دو، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے انہیں جواب دیا اور بڑا شاندار جواب دیا، جس پر خوش ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہیں "رضوان اکبر" عطا فرمائے، مجلس میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! رضوان اکبر کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے مؤمن بندوں کے لئے عام جلوہ فرمائیں گے اور ابو بکرؓ کے لئے خصوصی جلوہ فرمائیں گے۔

یہ حدیث ثابت ہے، اس کے راوی عالیشان ہیں، کثیر سے روایت کرنے میں قتلی منفرد ہیں۔

۶۱۳۶- احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، محمد بن عاصم بن یحییٰ الکاتب، عبد الرحمن بن القاسم قطان الکوفی، حارث بن عمران جعفری، محمد بن سوقہ، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو رکن اور مقام ابراہیم یا باب اور مقام ابراہیم کے درمیان دیکھا، جو اس طرح دعا کر رہا تھا اے اللہ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما، تو آپ نے فرمایا یہ کیا دعا ہے تو اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے اس مقام پر دعا کرنے کی امانت دی تھی، پھر آپ نے فرمایا جاؤ تمہارے دوست کی مغفرت ہوگئی۔

کذا رواه عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن جابر، وانما يعرف عن حديث الحارث، عن محمد، عن عكرمة، عن ابن عباس ۶۱۳۷- ابو بکر محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد الصائغ، محمد بن سابق، تحویل، عبد الرحمن بن العباس، محمد بن یونس، ابو علی الحنفی، (قالا) مابک بن مغول، (سمعت) محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہوئے تھے کہ آپ سو مرتبہ "رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم" کہتے تھے۔ یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے، حدیث محمد بن سوقہ عن نافع۔

۶۱۳۸- ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن موسیٰ بن داؤد جوہری، ابو حمید احمد بن محمد بن المغیرہ الحمصی، معاویہ بن حفص الشعمی الکوفی، ابو معاویہ، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابو بکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ کو شمار کرتے تھے پھر خاموش ہو جاتے۔

صحيح ثابت من حديث الزهري، عن سالم عن ابن عمر، ورواه عن نافع عدة، وحديث محمد بن سوقة تفرد به حميد الحمصي ۶۱۳۹- محمد بن المنظر، احمد بن یحییٰ بن بکیر، عبد الرحمن بن خالد بن یحییٰ، عبد الغفار بن الحسن، ثوری، محمد بن سوقہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے

۱- مجمع الزوائد ۲۹۵/۵

۲- المستدرک ۷۸/۳، والموضوعات لابن الجوزی ۳۰۵/۱، والآلی بالمصنوعة ۱۴۸/۱

۳- تاریخ اصہبان ۲۳۳/۲

۴- فتح الباری ۱۰۱/۱

روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جہاد میں شرکت کے لئے پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے شرکت کی اجازت نہیں دی۔

صحیح عن حدیث نافع، عن ابن عمر، متفق علیہ، غریب من حدیث ثوری عن محمد تفرد بہ عبد الغفار .
۶۱۳۰ - سلیمان بن احمد، احمد بن رشید بن احمد بن عبد المؤمن المصری، ابراہیم بن الحجاج المکی، یحییٰ بن عقبہ بن ابی العیزار، محمد بن سوقة، فرماتے ہیں کہ مجھے نافع نے حضرت ابن عمرؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی دن میں کئی بار اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔

محمد بن سوقة کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے اسے لکھا ہے۔
۶۱۳۱ - عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن عبد الخالق، الجراح بن مخلد، قریش بن اسماعیل، الحارث بن عمران، محمد بن سوقة، نافع عن ابن عمر، (ابن نافع) روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے سرخ خضاب لگا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ کتنا اچھا ہے اور دوسرے شخص کو دیکھا جس نے زرد خضاب لگایا تھا آپ نے فرمایا یہ اچھا ہے۔
محمد بن سوقة کی غریب حدیث ہے، جسے حارث سے قریش نقل کرنے میں مفرد ہیں۔

۶۱۳۲ - سلیمان بن احمد، الحسن بن المعمر بن، بارون بن محمد بن بکار تحویل الحسن بن سعید بن جعفر، جعفر بن محمد بن فریابی، محمد بن عبد اللہ بن بکار تحویل عبد اللہ بن محمد بن الحسن، بکار بن عبد اللہ قرشی، (قالوا) مروان بن محمد بن محمد الطاطری، الولید بن عقبہ، محمد بن سوقة، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر الحمد للہ الذی عافانی مما ابی بہ هذا وفضلنی علیہ وعلیٰ کثیر ممن خلق تفضیلاً پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے بے تک وہ زندہ رہا محفوظ رہا۔
محمد بن سوقة کی غریب حدیث ہے جسے الولید سے مروان نقل کرنے میں مفرد ہیں۔

۶۱۳۳ - محمد بن اسحاق الاھوازی، احمد بن بارون، روح بن بردی، محمد بن یحییٰ بن کثیر الحرانی، محمد بن المنظر، احمد بن عمیر، بشر بن عبد الوہاب (قالا) مؤمل بن الفضل الحرانی، مروان بن معاویہ، محمد بن سوقة، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں غریب اور عشا کو ایک ساتھ پڑھا۔

محمد بن سوقة کی غریب حدیث ہے، جسے مروان سے مؤمل روایت کرنے میں مفرد ہیں۔
۶۱۳۴ - ابو یعلیٰ الحسین بن محمد زبیری، محمد بن محمد بن علی، الحسین بن علی بن مصعب، نوید بن سعید، علی بن مسھر، محمد بن سوقة، ابو زبیر، جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔
غریب عن حدیث محمد، عن ابی الزبیر، لم نکتبه الا من هذا الوجه .

۱۔ کنز العمال ۲۵۲۸۵، ومجمع الزوائد ۳۲/۸، والمجروحین ۱۱۷/۳.

۲۔ سنن آسی داؤد ۴۵۸، سنن النسائی ۴۲۱۱، وسنن ابن ماجہ ۷۶۲، ۹۲۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۱۰/۷.

والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲/۱۱، وصحیح ابن حزمہ ۱۲۹۶.

۳۔ سنن الترمذی ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۸، والشکر لابن ابی الدنیا ۸۵، وکنز العمال ۳۵۱۱، ۳۵۱۵.

والکامل لابن عدی ۲۳۷۳/۲، ۲۳۷۳/۳، ۱۳۶۱/۵، ۱۷۸۶/۵.

۴۔ سنن النسائی ۱۲۵/۱، وسنن ابن ماجہ ۳۴۳، وانظر أيضاً: صحیح البخاری ۶۹/۱، وصحیح مسلم، کتاب الطہارۃ

۲۸۶۔ طلحہ بن مصرف

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہی میں سے ایک انتہائی پرہیزگار، بہترین قاری قرآن ابو محمد طلحہ بن مصرف تھے جو سچے، وفادار، بااخلاق اور صاف دل آدمی تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف نام ہے خلوت میں سچائی اور وفا شعاری کا۔

۶۱۳۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابن غنیمہ، (حدیثی ہذا الشیخ) جہتہ، فرماتی ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے میرے پاس دیوار میں کیل ٹھونکنے کی اجازت کے لئے ایک آدمی بھیجا تو میں نے ہاں میں جواب بھیجا، تو انہوں نے دیوار میں ایک تہ شکاف لگایا۔

۶۱۳۶۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابوسعید الاشج، ابن ابی غنیمہ، (حدیثی ہذا الشیخ) عن جہتہ، فرماتی ہیں کہ ہماری خادمہ طلحہ بن مصرف کے گھر گئی، تاکہ کہیں سے کچھ آگ مل جائے، (ماچس اس وقت ہوتی نہ تھی، چقماق سے لوگ آگ جلاتے تھے) طلحہ نماز پڑھ رہے تھے تو خادمہ سے ان کی بیوی نے کہا اری! تو یہاں ٹھہر، اور اپنی سیخ مجھے دے تاکہ میں اس پر طلحہ کے لئے گوشت بھون لوں، جس سے وہ افطار کریں گے، نماز سے فارغ ہو کر طلحہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ میں یہ گوشت اس وقت تک نہ چکھوں گا جب تک کہ تم اس کی مالکن کے پاس پیام بھیجتی کہ میں نے آپ کی خادمہ کو گوشت بھوننے کے لئے اس کی سیخ لے کر روک رکھا ہے اور یوں اس سے اجازت مانگتی۔

احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن غنیمہ، علاء بن عبد اللہ کریم فرماتے ہیں کہ طلحہ یامی نے فرمایا، اگر میں با وضو نہ ہوتا تو میں تمہیں مختار (بن ابی عبید ثقفی) کی کرسی کے بارے میں بتاتا۔

۶۱۳۷۔ محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابو شہاب، الحسن بن عمرو، فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف نے کہا میں اگر با وضو نہ ہوتا تو تمہیں رافضیوں کی باتیں سناتا۔

۶۱۳۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین (تحویل) ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد الرازی، موسیٰ بن نصیر، جریر، فضیل بن غزوان، فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف سے کسی نے کہا: آپ اگر اناج بیچیں تو اس میں کافی نفع کما سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے دل میں مسلمانوں کے لئے مہنگائی کا علم ہو۔

۶۱۳۹۔ عبد اللہ بن محمد، مسلم بن سعید، مجاشع بن عمرو، حماد بن شعیب، حصین بن عبد الرحمن، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بندہ کہے اے اللہ! میری خاموشی، غور و فکر پر مبنی ہو میری نظر عبرت کی نگاہ ہو اور میری گفتگو زکریا ہو، اچھی دعا ہے۔

۶۱۵۰۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن علی (قالا) ابو یعلیٰ، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن مصرف کے متعلق یہ بات پہنچی کہ وہ ایک دن ہنسے، پھر اپنے نفس پر برس پڑے اور فرمایا کیسا ہنسنا ہنسے تو وہ جس نے گھبراہٹ کی گھاٹیاں طے کر لی ہوں اور پل صراط سے گزر گیا ہو پھر فرمایا: مجھے قسم ہے کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک کہ مجھے واقعہ کا علم نہ ہو جائے، چنانچہ پھر انہیں موت تک کبھی ہنسنے نہیں دیکھا گیا، یہاں تک کہ جوار باری تعالیٰ میں پہنچ گئے۔

۶۱۵۱۔ ابو بکر بن علی، عبد اللہ بن معبد، اسحاق بن زریق، عبید اللہ بن معاذ، شعیب بن العلاء، العلاء بن کریم فرماتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا، جس کے عمدہ کپڑے تھے اور وہ متکبرانہ چال چل رہا تھا تو سلیمان نے کہا یہ شخص عراقی معلوم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ہمدان سے ہو، پھر کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا تو سلیمان نے پوچھا کون ہو؟ تو اس نے کہا رہنے دو تیرا ناس ہو، اپنے نفس کی خبر لے، چنانچہ سلیمان نے کچھ دیر تو اسے

کچھ نہیں کہا پھر پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے کہا میں اہل عراق سے ہوں، تو سلیمان نے کہا، عراق میں کس علاقے سے ہو؟ تو اس نے کہا کوفہ سے، پھر سلیمان نے کہا کوفہ میں سے کس قبیلہ سے ہو؟ تو اس نے کہا ہمدان سے، تو سلیمان بہت متعجب ہوا، پھر پوچھا بتاؤ ابو بکر کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو اس شخص نے کہا، بخدا میں نے ان کا زمانہ پایا اور نہ انہوں نے میرا زمانہ دیکھا، البتہ لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں اور وہ انشاء اللہ ایسے ہی ہوں گے۔ پھر پوچھا حضرت عمرؓ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تو ان کے متعلق بھی وہی بات کہی، سلیمان نے پوچھا حضرت عثمانؓ کے متعلق؟ تو اس نے کہا بخدا نہ انہوں نے میرا زمانہ پایا اور نہ میں نے ان کا دور دیکھا، لوگوں نے ان کے متعلق اچھی باتیں کہیں ہیں، بعض لوگوں نے ان کے متعلق بری باتیں بنائی ہیں جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ سلیمان نے پوچھا، حضرت علیؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا بخدا وہ بھی ایسے ہی ہیں، سلیمان نے کہا علیؓ کو گالی دو تو اس نے کہا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دے سکتا، سلیمان نے کہا بخدا تمہیں گالی دینی ہوگی، اس نے کہا بخدا میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، سلیمان نے کہا اللہ کی قسم تم علیؓ کو گالی دو، ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔

راوی کا بیان ہے کہ سلیمان نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا تو اس وقت ایک شخص اٹھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو حرکت دی، یہاں تک کہ اس نے اسے لہرا کر چمکایا، گویا کہ وہ کھجور کا پتا ہے، پھر اس نے کہا یا تو تم علیؓ کو گالی دو ورنہ میں تمہاری گردن اڑاتا ہوں، تو اس نے کہا مجھے اللہ کی قسم! میں حضرت علیؓ کو گالی نہیں دوں گا، پھر اس نے کہا سلیمان تمہارا ناس ہو میرے قریب آؤ، تو سلیمان نے اسے بلا بھیجا تو اس نے کہا اے سلیمان کیا تو مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہوتا جس پر وہ شخص جو تجھ سے بہتر تھا اس سے راضی ہوا جو مجھ سے بہتر تھا، اس شخص کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر تھا؟ سلیمان نے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور وہ مجھ سے بہتر ہیں، جب انہوں نے بنی اسرائیل کے بارے میں جو حضرت علیؓ سے بدتر ہیں، کہا کہ اے اللہ! اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر ان کی مغفرت کریں تو بیشک آپ غالب حکمت والے ہیں۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا کہ سلیمان کے چہرے سے غیظ و غضب کے آثار ختم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ ان کا غصہ ناک کے بانسہ میں رہ گیا، پھر اس نے کہا اے چھوڑ دو، چنانچہ وہ شخص پھر اسی طرح مٹک مٹک کر چلے لگا راوی کا کہنا ہے کہ میں نے ہزار آدمیوں میں سے بھی اس سے بہتر آدمی نہیں دیکھا اور وہ طلحہ بن مصرف تھے۔

۶۱۵۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، ابوسعید، العلاء بن عمرو احمطی، عقبہ بن خالد، حریش بن سلیم فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میری ریاء و شہرت (کی مغفرت فرما) کو معاف فرما۔

۶۱۵۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوسعید، محمد بن فضیل، (عن ربیعہ) فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طلحہ بن مصرف کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو ابو بکر نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دیں تو انہوں نے کہا میں بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب گار ہوں۔

۶۱۵۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن بدیل، اسماعیل بن محمد بن حمادہ، السری بن مصرف فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے ایک آدمی کو دیکھا جو کسی کے سامنے معذرت کر رہا تھا تو آپ نے سن کر فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے زیادہ معذرت نہ کرو، مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری جانب سے جھوٹ شامل ہو جائے۔

۶۱۵۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، عبد اللہ بن ادریس، لیث فرماتے ہیں کہ میں طلحہ کے ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ مجھ سے ایک رات بھی عمر میں بڑے ہیں تو میں آپ کے آگے نہ چلتا۔

۶۱۵۶- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابوسعید الاشج، جابر بن نوح، علاء بن عبد الکرم فرماتے ہیں کہ میں ہنسا تو حضرت طلحہ بن مصرف نے مجھے کہا، تم اس شخص کی طرح ہستے ہو جو جنگ جما جم میں حاضر نہیں ہوا تو انہوں نے پوچھا ابو محمد! آپ بتائیے کہ کیا آپ اس جنگ میں

شریک ہوئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں نے اس میں تیر چلائے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میرا ہاتھ کہنی سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۷- ابو حامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، ابی جناب فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے میں جنگ جمام میں شریک ہوا اور نہ میں نے تیر چلائے اور نہ نیزہ مارا اور نہ تلوار سے کسی کو قتل کیا، کاش میرا ہاتھ یہاں سے کٹ جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

۶۱۵۸- ابو حامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن مالک فرماتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے فرمایا کوئی چیز فراوانی اور قحط سالی میں مونا تازہ رکھتی ہے اور کوئی چیز فراوانی اور خشک سالی میں فضول بناتی ہے اور کوئی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟

پھر فرمایا کہ جو چیز فراوانی اور قحط سالی میں تروتازہ رہتی ہے وہ مؤمن ہے، جب وہ کسی نعمت سے نوازا جاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور جو چیز فراوانی و قحط سالی میں فضول بناتی ہے تو وہ قاجریا کافر ہے کہ جب اسے کچھ ملتا ہے تو شکر بجا نہیں لاتا اور جب کسی مصیبت میں پھنستا ہے تو صبر نہیں کرتا، اور جو چیز شہد سے زیادہ شیریں ہے تو وہ الفت و محبت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پیدا کرتا ہے پھر طلحہ نے مجھ سے کہا تمہاری ملاقات شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۶۱۵۹- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، ابوسعید، ابن ابی غنیہ، عبد الملک بن ہانی فرماتے ہیں کہ زبید نے حضرت طلحہ بن مصرف کے پاس ان کی بیٹی کی خاطر پیام نکاح بھیجا، تو انہوں نے فرمایا وہ تو بد صورت ہے، زبید نے کہا مجھے منظور ہے، حضرت طلحہ نے فرمایا اس کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے تو زبید نے کہا میں اس پر بھی راضی ہوں۔

۶۱۶۰- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید الاشج، ابو خالد فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۱- ابو حامد بن حیلہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، ابویعلیٰ محمد بن صلت، سفیان فرماتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا کہ میں نے طلحہ جیسا آدمی نہیں دیکھا، کھڑے کھڑے جب میں بیٹھ جاتا تو وہ قرأت ختم کر دیتے اور جب میں گھٹنوں پر باندھ کر بیٹھے بیٹھے اپنا پڑکا کھول کر دیتا تو وہ پڑھنا بس کر دیتے، یہ سب وہ اس وجہ سے کرتے تھے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے کہ مجھے اکٹاہٹ و ملال میں ڈالیں۔

۶۱۶۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، (حدیثی ابی) ابو معاویہ، امام اعمش فرماتے ہیں کہ طلحہ میرے پاس آتے اور میرے سامنے قرأت کرتے، وہ مجھے بلاتے نہ تھے بلکہ میں جب بھی نکل آتا وہ سناتے اور دوران قرأت اگر میں کھنگارتا یا کھانتا تو وہ اٹھ کر چل دیتے۔

۶۱۶۳- ابوبکر، عبد اللہ، ابوسعید، ابن ادریس، اعمش سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ طلحہ میرے سامنے قرأت کرتے، جب میں ان کے سامنے کوئی قرأت کرتا تو فرماتے ہم نے اسی طرح پڑھا، فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنا پاؤں یا ہاتھ ہلاتا تو وہ مجلس ختم کرنے کے لئے کہتے السلام علیکم۔

۶۱۶۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ، ابوسعید، خالد الاحمر فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعمش سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ طلحہ آتے اور دروازے کے پاس بیٹھ جاتے، خادمہ آتی جاتی لیکن وہ اس سے کچھ نہ کہتے کہ میں یہاں بیٹھا ہوں اندر اطلاع کرو، یہاں تک کہ میں باہر آتا، پھر وہ بیٹھ جاتے اور قرأت کرتے تو اس آدمی کے بارے میں کیا بدگمانی کر سکتے ہو، جو نہ خطا کرتا ہے اور نہ لفظی غلطی کرتا اور میں جب دیوار سے ٹک لگا لیتا تو وہ کہتے اچھا بھی السلام علیکم اور چل دیتے۔ ابو خالد کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طلحہ قرأت میں مشہور تھے اور اس شہرت کو ختم کرنے کی تدبیر یہ سوچی کہ انہوں نے امام اعمش کے پاس قرأت کی۔

۶۱۶۵- ابو بکر، عبداللہ بن احمد، ابی یحییٰ بن آدم، قطبہ، امام اعمش نے فرمایا کہ ہم نے رمضان کی ۲۷ ویں شب مسجد ایامین میں طلحہ اور زبید کے ساتھ گزاری، سوز بید نے ایک رات میں قرآن مجید ختم کر کے گھر کا رخ کیا، البتہ طلحہ نے بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح یا فجر کے ساتھ ختم کیا۔

۶۱۶۶- ابو بکر، عبداللہ، ابی، الاشج، ابن اور لیس، لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے سامنے یہ بات اس وقت بیان کی جب وہ بیمار تھے اور اسی بیماری میں ان کا انتقال ہوا، کہ طاؤس آہیں بھرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، پھر فرماتے ہیں کہ طلحہ کو موت تک آہیں بھرتے نہیں سنا گیا۔

۶۱۶۷- ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن العباس، اسمعیل بن سعید، حسین بن علی، موسیٰ جھنی فرماتے ہیں کہ طلحہ کے سامنے جب اختلاف کا ذکر کیا جاتا تو وہ فرماتے اختلاف نہ کہو بلکہ وسعت کہو۔

۶۱۶۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابو عامر بن براد اشعری، اسحاق بن منصور، ابن حیان اسدی، عقبہ بن اسحاق، مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ابو مشعر نے طلحہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں اس آیت سے مدد حاصل کرو، اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہوں اور میری اولاد کی درستگی فرما۔

۶۱۶۹- عبداللہ بن محمد، ابولیلی موصلی، الحسن بن حماد، ابن اور لیس، مالک بن مغول، ابی حصین، طلحہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے کسی نے کہا کہ میں نے ایسی قوم پائی ہے کہ اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہارا جگر جل جاتا، دوسرے نے کہا میں نے ایسی قوم کا زمانہ پایا ہے کہ ہم ان کے پہلو میں چوروں کی مانند ہیں۔

۶۱۷۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، جریر، ابی سان طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ ابلیس مؤمن کے مقابلہ میں اتنے شیاطین کو بھیج کر لاتا ہے جو قبیلہ ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوتے ہیں۔

۶۱۷۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو کریم، ہارون بن عبداللہ، حسین، موسیٰ جھنی نے فرمایا کہ میں نے طلحہ بن مصرف کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کے متعلق کوئی بات کہی تھی مگر میرا دل اس بات سے انکار کرتا ہے اور فقط ان کی محبت کرنے کو کہتا ہے۔

۶۱۷۲- ابو حامد، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے ان کے پڑوسی نے بتایا کہ جب حضرت طلحہ کی بیماری کا زمانہ تھا تو ہم ان کے پاس تھے اتنے میں زبید ان کے پاس آئے اور کہا اٹھئے! نماز پڑھئے، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں چنانچہ وہ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔

۶۱۷۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، الاشج، مخلد بن خداش فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ طلحہ اور سلمہ بن کھیل ایک کھانے کی دعوت میں جمع تھے۔ اتنے میں میزبان نبذ لائے، جسے سلمہ نے تو پی لیا، پھر انہوں نے طلحہ کو جو ان کی دائیں جانب بیٹھے تھے دیا، انہوں نے لے کر اسے سونگھا اور اپنے برابر میں بیٹھے شخص کو دیدیا، تو سلمہ نے ان سے کہا آپ اسے کس وجہ سے نہیں پی رہے ہیں؟ تو طلحہ نے فرمایا مجھے بد بھمی کا اندیشہ ہے اس پر سلمہ نے کہا دنیا کی بد بھمی یا آخرت کی بد بھمی؟

۶۱۷۴- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابن اور لیس، حریش بن مسلم فرماتے ہیں کہ طلحہ ان کی مسجد میں داخل ہوئے جس میں کوئی خوشبودار چھڑکاؤ کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا ہماری مسجد میں کس نے شراب چھڑک دی ہے؟

۶۱۷۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی لکھی ہوئی کتاب میں پایا میرا گمان ہے کہ میں نے اس کے سامنے اس کی تلاوت کی ہے، بڑید بن الحباب، ہارون بن اسحاق، کندہ کا کوئی شخص طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب ہم قرض لے کر

کھائیں تو سر کے سے شروع کرتے ہیں اور جب قرض لے کر نہ کھائیں تو سالن سے ابتدا کرتے ہیں۔

۶۱۷۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ قرأت علی ابی فرماتے ہیں کہ اسے میں نے اپنے والد کو پڑھ کر سنایا، عبد اللہ بن نمیر، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نوروز کے دن باہر نکلنا ناپسند ہے کیونکہ میرے نزدیک یہ مجوسیت کی ایک قسم ہے اسی طرح میں اس دن کسی انسان یا جھولے کو دیکھوں یہ بھی مجھے ناپسند ہے۔

۶۱۷۷- ابو بکر، عبد اللہ، ابی، محمد بن اسحاق، مالک بن مغول، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کے لئے ہر روز کچھ نہ کچھ عبرت کا سامان ہوتا ہے تو ان کے غلام نے ان سے کہا، اگر آپ کی یہی عادت رہی تو آپ کی نظر چلی جائے گی اور آپ کے لئے کسی قائد اور راستہ بتلانے والے کی ضرورت پڑے گی۔

۶۱۷۸- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر از دی، شہاب بن عباد، عبد الرحمن بن عبد الملک بن ابیجر، (ابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی طلحہ بن مصرف کو کسی مجمع میں دیکھا تو انہیں ان لوگوں میں سے ایک خاص شان میں پایا۔

طلحہ بن مصرف نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا، حضرت انس بن مالک، عبد اللہ بن ابی اوفی، عبد اللہ بن زبیر اور کبار تابعین اور مخضرمین کی ایک جماعت سے سماع کیا، جن میں سوید بن غفلہ، زر بن حبیش، خثیمہ، علقمہ، مسروق، ابو معمر، زید بن وہب، ہزیل بن شرییل، مرہ الحمدانی، ہلال بن سیاف، سعید بن جبیر، ابو بردہ بن ابی موسیٰ، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، عمیرہ بن سعد، عبد الرحمن بن عوجہ شامل رہیں، اور اہل حجاز میں سے مجاہد، ابوصالح، کریب، مولیٰ ابن عباس، اور یحییٰ بن سعید شامل ہیں۔

۶۱۷۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حریش بن سلیم کوفی، فرماتے ہیں کہ ہمیں طلحہ الیامی نے بتایا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے وصیت کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی وصیت فرمائی تھی۔

۶۱۸۰- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، تحویل، ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، (قالا) یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، حضرت طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں، تو میں نے عرض کیا پھر آپ نے لوگوں پر وصیت کیوں فرض فرمائی یا اس کا حکم کیوں دیا اور خود وصیت نہیں فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے بارے میں وصیت فرمائی تھی، ہزیل بن شرییل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت پر کار بند تھے۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ انہوں نے حضور سے ایک عہد پایا ہے لہذا انہوں نے اپنے آپ کو اس کا تابع بنادیا۔

یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے جسے امام مالک نے طلحہ سے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے نقل کیا ہے، جن میں سفیان ثوری، حنفیان بن عیینہ، ابواسامہ، کعب، یونس بن بکر، محمد بن طلحہ، سلم بن قتیبہ، علی بن ثابت، جریر، ابن مہدی، ابن المبارک، الحجاج، عثمان بن عمر خالد بن الحارث، ابو عاصم، عبد اللہ بن داؤد الخریزی، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم، ابوقطن، فرات بن خالد، وغیرہ شامل ہیں۔

۶۱۸۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، نیز، سلیمان بن احمد، ابو نعیم، نیز، سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، منصور، طلحہ بن مصرف، حضرت انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ راستے میں پڑی کسی کھجور کے پاس سے گزرتے تو فرماتے، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی کھجور ہے تو میں اسے اٹھا کر کھا لیتا، حضرت ابن عمر ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے اٹھا کر کھا لیا۔ اس حدیث کو زائد نے اسی طرح منصور سے روایت کیا ہے اور یہ

منصور عن طلحہ کی سند سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے

۶۱۸۲- حسن بن علان وراق، محمد بن احمد کاتب، احمد بن عبید، ابو بدر شجاع بن ولید، محمد بن طلحہ بن مصرف، ابی وہ حضرت انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی لگام کھجور کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔
مومن کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انس کے طریق سے مشہور اور ثابت ہے اور حضرت طلحہ کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے حضرت طلحہ کے طریق سے جانا۔

۶۱۸۳- حسن بن علان وراق، محمد بن احمد کاتب، سفیان بن زیاد، عباد بن صہیب، شعبہ، مسعر، ابی عبد اللہ طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے پیشاب کر کے اسے دھویا، حضرت عبد اللہ نے فرمایا ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔
مؤلف لکھتے ہیں کہ یہ آیت مشبہ عن مسعر عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے
۶۱۸۴- عبد اللہ بن محمد، ابن الباغندی، عبد اللہ بن محمد المدائنی، حسن بن عمارہ، طلحہ، سوید بن غفلہ حضرت بلالؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس وقت تک اذان نہ دوں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

یہ حدیث طلحہ عن سوید عن بلال کے طریق سے غریب ہے اس حدیث کو طلحہ سے روایت کرنے میں حسن مفرد ہیں، نیز اس حدیث کو ابو جابر محمد بن عبد الملک نے عن الحسن عن طلحہ عن سوید عن ابن ابی لیلیٰ عن بلال کے طریق سے روایات کیا ہے۔

۶۱۸۵- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن اسحاق تسری، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، ابی خباب الکلی، طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں کہ زر بن حبیش، صفوان بن عسال کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کونسی چیز تمہیں صبح اٹھا کر لے آئی؟ تو انہوں نے کہا علم کی طالب و جستجو، تو حضرت صفوان نے فرمایا جو شخص بھی تم جیسا کام کرے تو فرشتے اس کی رضا مندی کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اس پر زر بن حبیش نے عرض کیا کہ میں صبح سویرے اس وجہ سے آپ کے پاس حاضر ہوتا کہ آپ سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کر سکوں، حضرت صفوان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تین دن مسافر مسح کرے، پیشاب، پاخانے کی وجہ سے انہیں نہ اتارے، اور مقیم ایک دن اور ایک رات کی مقدار مسح کرے۔

اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے عن عاصم عن زر کے طریق سے روایت کیا ہے نیز کتاب میں موجود طلحہ کے طریق میں یحییٰ اور حسن کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۸۶- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن جریر، نیز، نصر بن ابی نصر طوسی، احمد بن محمد بن سعید، (قالا) یعقوب بن یوسف ابونصر، علی بن قادم، ابی الجارود، طلحہ بن مصرف، علقمہ بن قیس، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے قتل کر دیا گیا تو وہ شہید (کے حکم میں) ہے۔

۶۱۸۷- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن عمر بن مسلم، (قالا) عبد اللہ بن ابراہیم الحمری، سعید بن محمد الجری، عبد الرحمن بن عبد الملک بن ایجر، (ابی) طلحہ بن مصرف، حضرت خثیمہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ان کے پاس ان کا ایک منتظم آیا آپؐ نے فرمایا کیا تم نے غلام کو اس کا کھانا دے دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپؐ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ گناہ کافی ہے کہ تم اپنے مملوک غلام کا کھانا روک کر رکھو۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۹۷۳۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲/۲۳۶۔ وفتح الباری ۵/۱۲۳۔ ۹۶۱/۹۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۳۰۔ و سنن ابی داؤد ۱/۲۹۲۔ و المستدرک ۱/۵۱۵، ۵۰۔ و مسند الامام احمد ۲/۱۶۰۔

۱۹۵۔ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۳۶۷، ۲۵۹۔ و المعجم الکبیر للبیہقی ۱۲/۳۸۲۔ و مشکاة المصابیح ۳۳۶۔

و کشف الخفاء ۲/۱۶۵۔

یہ حدیث غریب ہے کہ اس کی سند میں سعید جرمی روای متفرد ہیں نیز اس سے قبل علقمہ کی روایت میں علی بن قادم کی طرف سے تفرد ہے۔
۶۱۸۸- عبد اللہ بن محمد، ابن سعید الواسطی، محمد بن حرب الواسطی، نصر بن حماد، ہمام، محمد بن حمادہ، طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں کہ میں نے خثیمہ بن عبد الرحمن سے سنا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی موت رمضان کے اختتام کے موافق ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کی موت عرف کے اختتام کے ساتھ ہو تو وہ بھی جنت میں جائے گا اور جسے صدقہ دینے کے بعد موت آئے تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے نیز ہم نے اسے صرف نصر ہمام کے طریق سے لکھا ہے۔
۶۱۸۹- سلیمان بن احمد، جابر بن عرفہ، عروہ بن مروان الرقی، اسمعیل بن عیاش، لیث بن ابی سلیم، طلحہ بن مصرف، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا سخت گناہ کا کام ہے اور اسے قتل کرنا کفر کا باعث ہے۔ یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے اسے اسمعیل سے نقل کرنے میں عروہ متفرد ہیں۔

۶۱۹۰- محمد بن اسحاق بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، قاضی انصاری، عیسیٰ بن عثمان، عیسیٰ بن عیسیٰ، اعمش، طلحہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی۔ میں نے ساری بکری تقسیم کر دی، صرف اس کی دستی (بازو) باقی رہنے دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا تمہارے لئے صرف اس کا بازو باقی رہ گیا ہے۔

یہ حدیث اعمش عن طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس طریق میں یحییٰ بن عیسیٰ کی طرف سے تفرد ہے۔
۶۱۹۱- ابو بکر آجری، جماعت جعفر فریابی، ابویوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، الحکم بن یعلیٰ، عطاء بن المحارب، محمد بن طلحہ بن مصرف، عن ابی، ابو عمر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنوائی اگر چہ وہ قضا پرندے کے گھونسلے کی طرح ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے کہ اس میں ”حکم“ کی طرف سے تفرد ہے نیز اس حدیث کو ابویوب دمشقی سے حکم کی طرح ابو زرعد رازی نے بھی روایت کیا ہے

۶۱۹۲- سلیمان بن احمد، احمد بن خالد حلبی، ابو نعیم، مالک بن مغول، طلحہ، زید بن وہب نے فرمایا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نقصان کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا تو حضرت حذیفہؓ نے ان سے پوچھا کہ یہ نماز تم کتنے عرصے سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: تو گویا تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تمہارا اسی طرح نماز پڑھتے پڑھتے انتقال ہو تو تم فطرت (دین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں مرو گے۔

۱۔ کنز العمال ۴۲۷۰۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸، وصحیح البخاری ۱۹۷۱، ۱۸/۸، ۶۳/۹، وفتح الباری ۱۱۰/۱، ۴۶۳/۱۰، ۵۱۲/۱۱، ۴۷۱/۱۳۔

۳۔ سنن الترمذی ۲۴۷۰، والخریب والترہیب ۶/۲۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲۴۱/۱، وصحیح ابن حبان ۳۰۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۳۷/۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۱۰/۱، والمعجم الصغیر للطبرانی ۳۰۷/۱، ۱۲۰/۲، والمطالب العالیہ ۴۵۲، ومجمع الزوائد ۷/۲، وفتح الباری ۸۴/۱۴، وتاریخ بغداد ۳۷۲/۳، ۹۵/۹، وکشف الخفا ۴۲۷/۲۔

یہ حدیث طلحہ کے طریق سے غریب ہے جسے ان سے مالک نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۳ - ابراہیم، عبد اللہ، ابو احمد محمد جر جانی، جماعت احمد بن اسحاق، قتیب بن سعید، جریر، اعمش، طلحہ، ہزیل بن شریل نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وہ دروازے کے سامنے کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا سعد اجازت تو دیکھنے کی ہے (یعنی جب جھانک لیا تو پھر اجازت کا ہے کی۔)

اس حدیث کو ثوری اور ابو حمزہ سکری نے اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے نیز یہ حدیث قیس بن ربیع عن منصور طلحہ عن ہزیل عن قیس سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۶۱۹۴ - ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی ابن نمیر، مالک بن مغول، زبیر بن عدی، مرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات آسمانی سیر کرائی گئی تو جب آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے جو ساتویں آسمان میں ہے، زمین سے جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو وہاں سے قبض کر لی جاتی ہے اور اس کے اوپر سے جو چیز نازل ہوتی ہے وہ اس تک آ کر ٹھہر جاتی ہے اور وہاں سے قبض کر لی جاتی ہے، ”اذ یغشی السدرۃ ما یغشی“ جب چھار ہاتھ اس بیر کی درخت پر جو چھار ہاتھ، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ وہ سونے کی ٹڈیاں تھیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں، سورہ بقرہ کا آخری حصہ اور آپ کی امت میں داخل ہر اس شخص کی بخشش کر دی جائے گی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔

یہ حدیث حضرت طلحہ کی طریق سے متفق علیہ ہے، ہم نے اسے صرف مالک عن الزبیر کے طریق سے لکھا ہے اور ابن عیینہ نے مالک سے اور انہوں نے بجائے زبیر کے خود حضرت طلحہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۹۵ - ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، نیز حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، نیز محمد بن اسحاق بن ایوب ابراہیم بن سعید بن سعدان، بکر بن بکار، ان سب نے کہا ہے کہ ہم سے محمد بن طلحہ بن مصرف نے اپنے والد کے حوالہ سے بتایا انہوں نے ہلال بن سیاف سے نقل کیا، وہ حضرت سعید بن زید بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہوں، لوگوں سے مراد بادشاہ ہے (حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ آپ کے یہ صحابہ تھے۔ یہ حضرات پہاڑ پر تھے کہ پہاڑ میں جنبش آئی تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے احد ختم جا، کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔ نیز آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ابو بکر بھی جنت میں، عمر بھی جنت میں عبد الرحمن بھی جنت میں، سعد بھی جنت میں سعید بھی جنت میں یعنی خود سعید مراد ہیں۔

یہ حدیث ہلال عن سعید کے طریق سے مشہور ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب، کہ اس میں طلحہ کے بیٹے محمد کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۱۹۶ - یایمان بن احمد، احمد بن علی تر بھاری، محمد بن سابق، مالک بن مغلول، طلحہ، حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا، ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک اونٹ کا شانہ اور دو دوات لاؤ تاکہ میں تمہیں کچھ تحریر لکھ دوں، جس کی وجہ سے تم بعد میں کبھی گمراہ نہ ہونے پاؤ۔

۱۔ صحیح البخاری ۱۹/۵۔ والسنة لابن ابی عاصم ۶۲۲۔ وکنز العمال ۳۳۱۰۰۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ ۲۱۔ وسنن الترمذی ۳۰۳۱۔ ومسند الامام احمد ۲/۲۹۹، ۲۹۹۔ وفتح الباری ۲۰۸/۱۔

یہ حدیث سعید عن ابن عباس کے طریق سے صحیح اور ثابت ہے اور طلحہ کے طریق سے غریب ہمت نیز اسے اور یس الاودی نے اس طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹- احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس کدعی، اسمعیل بن یسار ابو عبید عصفوری، نیز مالک بن مغول طلحہ سعید بن جبیر، ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو بکر غار میں میرے ساتھی اور میرے لئے انس پیدا کرنے والے تھے، اس مسجد میں کھلنے والا ہر در پہچہ بند کر دو سوائے ابو بکر کے در پہچہ کے اسے کھلا رہنے دو۔

یہ حدیث دوسرے طریق یعنی (یعنی بن حکیم عن سعید عن ابن عباس) سے ثابت ہے جب کہ مذکورہ بالا طریق (طلحہ عن سعید...) سے غریب ہے کہ جسے امام مالک سے اسماعیل نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۱۹۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حریش، طلحہ یامی، ابوبردہ، وہ ابو موسیٰ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے جسے طلحہ سے نقل کرنے میں حریش منفرد ہیں اور یہ حریش بن ابی الحریش کوفہ کے رہنے والے ہیں، ابوالحریش کا نام سلیم ہے، عمرو بن علی اور بکار نے ابوداؤد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۹۹- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص دوسی، عاصم بن علی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے دیکھا کہ انہیں ان سے کمتر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی وجہ سے کی جاتی ہے جو ان کی دعاؤں اور ان کے اخلاص کی بدولت کی جاتی ہے۔

یہی نے ابوزائدہ سے اور انہوں نے محمد بن طلحہ سے یہی روایت نقل کی ہے اور طلحہ سے لیث بن ابی سلیم، زہیر، مسعر، الحسن بن عمارہ اور معاویہ بن سلمہ نصری نے نقل کی ہے۔

۶۲۰۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شعیب تاجر، محمد بن عاصم رازی، ہشام بن عبید اللہ، محمد یعنی ابن جابر، لیث، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں قرآن مجید ختم کر لے تو شام تک فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جو شخص دن کی آخری گھڑی میں ختم کرے تو فرشتے صبح تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

یہ طلحہ کی سند سے غریب ہے کہ ہشام محمد سے لینے میں اکیلا ہے۔

۶۲۰۱- سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن کیسان، اسمعیل بن عمر الجبلی، مسعر بن کدام، طلحہ بن مصرف، عمیرہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر دیکھا کہ اصحاب رسول کو قسم دیکر پوچھ رہے ہیں، جن میں حضرت ابو سعید خدری، ابوبریرہ اور انس بن مالک بھی تھے۔ یہ لوگ منبر کے ارد گرد بیٹھے تھے اور حضرت علیؓ منبر پر اور منبر کے

۱- فتح الباری ۱/۱۱۰ و مجمع الزوائد ۹/۲۴ و کشف الخفا ۱/۳۲ و کنز العمال ۳۲۵۳۹، ۳۲۵۹۰

۲- سنن النسائی ۶/۳۵ و السنن الكبرى للبيهقي ۶/۳۳۱ و الترغيب والترهيب ۱/۵۳ و الاحاديث الصحيحة

۳/۲۲۳ و الدر المنثور ۲/۲۳ و کشف الخفا ۱/۳۶۰

۳- اتحاف السادة المتقين ۳/۲۹۳ ص: ۳۱ (۱) انظر الحديث في:

آس پاس کل بارہ آدمی تھے یہ تین صحابہ بھی انہی میں سے ہیں، حضرت علیؑ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس اکا میں محبوب تو علی بھی اس کو محبوب ہونا چاہئے؟ تو یہ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم جی ہاں، امیر المومنین ہم نے سنا ہے لیکن ان میں ایک آدمی بیٹھا رہا حضرت علیؑ نے فرمایا تجھے کس چیز نے کھڑے ہونے سے روکا؟ اس نے کہا امیر المومنین میں بوڑھا کھوسٹ ہو چکا ہوں اور اب بھول بھلا چکا ہوں تو حضرت علیؑ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے اچھی بھلی مصیبت میں گرفتار فرما، فرماتے ہیں کہ جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان میں ایک سفید نکتہ ہے جسے پگڑی نہیں چھپا سکتی تھی۔

یہ حدیث طلحہ کی ایک دوسری سند سے غریب ہے کہ جسے ان سے مسعود انتہائی طوالت سے نقل کرنے میں منقرض ہیں، نیز ابن عائشہ نے اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے اور ارجح اور جانی بن ایوب نے طلحہ سے مختصر نقل کی ہے۔

۶۲۰۲ - محمد بن عبد اللہ الکاتب، محمد بن عبد اللہ الحضرمی، محمد بن علی بن جیش، حسین بن محمد، عبید المجلی، محمد بن العلاء، ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق، ابیہ ابی اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ مجھ سے طلحہ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبد الرحمن بن عوجہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے دودھ کا جانور بطور نفع دیا یا گلی ہڈی تو یہ اس کے لئے گرون آزاد کرنے کی طرح ثواب کا باعث ہے، نیز وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے پہلی صفوں والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کندھے اور سینوں کو ہاتھ سے (صف درست کرنے کے لئے) چھوتے تھے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ رہو ورنہ تمہارے دل بھی آگے پیچھے ہو جائیں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے، جن میں زبیر، منصور، عیسیٰ، جابر جھلی، ابن ابی لیلیٰ، الحکم بن عیینہ، محمد بن سوہ، رقبہ بن مصقلہ، حماد بن ابی سلیمان، ابو جناب کلبی، ابن ابی جبر، الحسن بن عبید اللہ نخعی، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، مسعر، فطر بن خلیفہ، زید بن ابی انیسہ، علقمہ بن مرشد، عبد الغفار بن القاسم، اشعث بن سوار، الحجاج بن ارطاة، عیسیٰ بن عبد الرحمن السلمی، الحسن بن عمارہ، القاسم بن الولید الحمدانی، محمد بن عبید اللہ قدوسی، محمد بن طلحہ، شعبہ، ابو ہاشم رمانی، ابان بن صالح، معاذ بن مسلم، محمد بن جابر، سب سے آخر میں شامل ہیں ان میں سے بعض نے لمبی حدیث اور بعض نے مختصر نقل کی ہے۔

۶۲۰۳ - سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد بن عزیز الموصلی، غسان بن الربیع، ابواسرائیل الملائکی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ عبد الرحمن بن عوجہ سے اور وہ حضرت براءؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضور جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے "اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شریک له، اللهم انی اسئلك خیر هذا الیوم وخیر ما بعده، واعوذ بک من شر هذا الیوم وشر ما بعده اللهم انی اعوذ بک من الکسل والکبر وعذاب القبر" اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے اوپر پوری بادشاہت نے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی صبح کی، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں آپ سے اس دن کی اور اس کے بعد والے دن کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دن کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی، تکبر، اور عذاب قبر سے۔

یہ طلحہ اور عبد الرحمن کے طریق سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

۶۲۰۴ - ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الرحمن بن عبد الوہاب، الصیرفی، اسحاق الاذرق، ابی جناب کلبی، ان کے سلسلہ سند میں طلحہ سے مروی ہے، وہ عبد الرحمن بن عوجہ سے اور وہ حضرت برائہ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک دن روزہ رکھا اور اسے توڑا نہیں تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

یہ حدیث طلحہ سے طریق سے غریب ہے، کہ اس میں اسحاق الاذرق کی طرف سے تفرد ہے۔

۶۲۰۵ - سلیمان بن احمد، علی بن سعید الداری، عبد المؤمن بن علی الزعفرانی، عبد السلام بن حرب، الحجاج، قاسم بن ابی بردہ، قاسم بن الولید، طلحہ بن مصرف، مجاہد، حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمی جمار کے ثواب کے بارے میں پوچھا تو میں نے سنا آپ فرما رہے تھے، اس کا ثواب اپنے رب کے پاس اس طرح پاؤ گے کہ تمہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔

یہ حدیث طلحہ کی سند سے غریب ہے، عبد المؤمن اس میں منفرد ہیں۔

۶۲۰۶ - ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی النضر ابوالنضر، اشجعی، مالک بن مغول، طلحہ، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ہم ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانی رسول اللہ، ان کلمات کو لیکر جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ ان میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو لکھتا ہو بلکہ پورا یقین رکھتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

یہ طلحہ اور مالک کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے، ہم نے اس حدیث کو اشجعی کی طرف اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۰۷ - ابو احمد محمد بن احمد، عبدوس بن احمد بن محمد ہمدانی، نوح بن میمون المضر وب، ابو عصمہ نوح بن ابی مریم، الحجاج بن ارطاة طلحہ بن کریم، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو دوستی کرنے والی ذات ہے اور جو دوستی کو پسند کرتی ہے، عمدہ اخلاق اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں جبکہ برے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ہیں۔

یہ طلحہ و کریم کی سند سے غریب ہے جسے ابو عصمہ سے نقل کرنے میں نوح منفرد ہیں۔

۲۸۷ زبید بن الحارث الایامیؓ

انہی بزرگوں میں خشیت و ہیبت، توکل و قناعت والے زبید ہیں جو دنیا اور اس کے ساز و سامان کو حقیر سمجھتے تھے اور قرآن مجید اور اس کے احکام کو ظاہر کرنے والے تھے، ان کی کنیت ابو عبد الرحمن نام زبید بن الحارث الایامی تھا۔

تصوف نام ہے عاجزی و انکساری کو اپنانے اور توقع و توکل کو لازم پکڑنے کا۔

۶۲۰۸ - الحسن بن علی الوراق، ہشیم بن خلف، ابراہیم بن سعید، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معبد، ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن

۱ - مجمع الزوائد ۱/ ۱۷۱. و أمالی الشجرى ۱/ ۲۷۴. و کنز العمال ۲۳۵۶۸.

۲ - أمالی الشجرى ۱/ ۷۷، ۲/ ۲۴۰. اللآلی المصنوعة ۱/ ۷۹. و كشف الخفاء ۱/ ۲۸۵. و فتح الباری ۱/ ۳۰. و اتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۷۳. و الأحادیث الصحيحة ۲/ ۱۶۹. و الدر المنثور ۱/ ۱۹۵.

۳ - تهذيب الكمال ۱/ ۹۵ (۲۸۹/۹) و طبقات ابن سعد ۶/ ۳۰۹. و التاريخ الكبير ۳/ ۱۴۹۹. و الجرح ۳/ ۲۸۱۸. و الميزان ۲/ ۲۸۲۹.

علی بغوی، ابوسعید الانج، ابواسامہ، اسماعیل بن حماد کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں جب زبید کو بازار سے واپس آتے ہوئے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

۶۲۰۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسود بن عامر، آن کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں حسن یعنی ابن صالح نے فرمایا کہ زبید نے فرمایا کہ میں نے ایک کلمہ سنا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میں سال تک نفع پہنچایا ہے۔

۶۲۱۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، الفضل بن سہل، قراد ابونوح کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے زبید سے افضل اور بہتر شخص نہیں دیکھا۔

۶۲۱۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، علی بن سفیان، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے والد کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا پایا کہ مجھے سفیان کے ذریعے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ زبید کی ایک عجیب کنیز تھی، جب زبید نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے سبحان الملک القدوس، پاک ہے وہ بادشاہ ذات جو انتہائی پاک ہے، تو وہ کنیز کہتی: روز ماہ یعنی دن نکل آیا ہے۔

۶۲۱۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابوکریب، غنام بن علی، عمران بن ابی رباب کے سلسلہ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ زبید سے کسی نے کہا، کیا آپ زید بن علی کے ساتھ خروج نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے کہا میں صرف اپنے نفس کے ساتھ خروج و بغاوت کروں گا۔

۶۲۱۳- عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحرابی، عبداللہ بن عمر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، الانج، محارب، سفیان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم زبید کے پاس گئے تو ہم نے ان سے کہا: آپ اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کریں یا فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا بخشے تو جواب میں زبید نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

۶۲۱۴- احمد بن محمد بن الفضل، ابوالعباس السراج، ابو غسان محمد بن عمرو، جریر کے سلسلہ سند میں فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں زبید ایامی کے پاس آیا جبکہ وہ بیمار تھے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے، انہوں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔

۶۲۱۵- عبداللہ ابو یعلیٰ الموصلی، ابوہام بن شجاع، ابی، عمران بن عمر والا یامی بن داخ زبید مان کی روایت میں ہے کہ زبید ایامی حج کے لئے نکلے تو انہیں وضو کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی، چنانچہ وہ ذرا علیحدہ ہو گئے، قضائے حاجت کے بعد آئے تو انہیں ایک جگہ پانی ملا جبکہ ان لوگوں کے پاس پانی نہ تھا، آپ نے وضو کیا اور آکر اپنے ساتھیوں کو آگاہ کیا تو انہوں نے وہاں سے پانی لیا اور وضو کیا پھر انہوں نے زبید کو نہ پایا اور وہ جا چکے تھے۔

۶۲۱۶- احمد بن محمد بن عبداللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوہام سکونی، ابی، عمران بن عمرو جوز زبید ایامی کے برادر زادے ہیں، ان کی روایت میں ہے کہ معاویہ ابن خدیج یعنی ابوزہیر بن معاویہ نے خارجی خاندان کی ایک عورت سے شادی کر لی یہ شادی اس کے ایک بھائی نے کرائی، جبکہ دوسرا بھائی ناراض تھا وہ حاکم کے پاس گیا، فرماتے ہیں کہ والی نے یوسف بن عمر کی طرف خط لکھا کہ اسکے گواہوں کو دیکھو اور طلب کر کے گرفتار کرو، فرماتے ہیں کہ ان گواہوں میں سے ایک زبید تھے، فرماتے ہیں کہ پھر وہ روپوش ہو گئے اور اس کے بعد حج میں حاضر ہوئے، انہوں نے دعا کی اور کہا اے اللہ! مجھے اس سال کا حج نصیب فرما، اس کے بعد یوسف مجھے کبھی بھی نہ دیکھے راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حج نصیب فرمایا اور حج سے واپسی پر وہ فوت ہوئے مقام نقرہ میں دفن ہوئے۔

۶۲۱۷- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار، عبدہ بن عبد الرحیم کی سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے وکیع سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ زبید نے گھر میں ایک بیگنی پڑی دیکھی تو فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے ہر بیگنی کی جگہ ایک

درہم ملے۔

۶۲۱۸- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کعب، ان کی سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا کہ گھر میں بیٹگیاں پڑی ہیں، مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہ ہوگی کہ ہر بیٹگنی کی تعداد میں ایک درہم ملے۔

۶۲۱۹- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن معدان، ابراہیم الجوهری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زبید نے فرمایا ہزار بیٹگیاں مجھے ہزار دینار سے زیادہ پسند ہیں۔

۶۲۲۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابو داؤد، شعبہ، ان کی سند میں حصین سے روایت ہے کہ ایک گورنر نے حضرت زبید کو کچھ درہم دیئے تو آپ نے قبول نہ فرمائے۔

۶۲۲۱- احمد بن محمد بن الفضل، محمد بن اسحاق الشافعی، احمد بن سعید الرباطی، یونس بن محمد، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھے زیاد نے خبر دی، فرماتے ہیں کہ زبید ایامی ان کی مسجد کے مؤذن تھے، وہ بچوں سے کہتے، بچو! آؤ نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ بچے آتے اور نماز پڑھ کر ان کے گرد جمع ہو جاتے، ایک دفعہ ہم نے ان سے کہا آپ یہ کیا کرتے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں پانچ درہم کے اخروٹ خرید کر ان کو دیدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔

۶۲۲۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حسیب، وکیع، سفیان بن کعب، ان کی سند میں زبید سے مروی ہے، لوگوں نے ان سے کہا اے ابوسفیان! آپ نے کس کا تذکرہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے زبید کا ذکر کیا ہے کیا تم لوگ جانتے ہو زبید کون تھے؟ وہ ایام خاندان کے ایک فرد تھے، ان کے گھر میں ایک پالتو بکری تھی جس کی بہت زیادہ بیٹگیاں تھیں تو حضرت زبید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے ہر بیٹگنی کے عوض ایک درہم ملے اور ان کی عادت تھی کہ جب کسی رات بارش ہوتی تو آگ سلگا کر محلہ کی بوڑھی عورتوں کی خبر گیری کرتے پھرتے، ان سے کہتے کیا تمہاری چھت نہیں ٹپکی، تمہیں آگ کی ضرورت تو نہیں؟ جب صبح ہوتی تو محلہ کی بوڑھی عورتوں کے ہاں جاتے۔ ان سے کہتے کیا تمہیں بازار میں سے کوئی ضرورت تو نہیں؟ تمہیں کوئی چیز تو نہیں چاہیے؟

۶۲۲۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حسیب، وکیع، ان کی سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زبید کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا جو ان سے کچھ سوال کرنا چاہتا تھا تو زبید نے ان سے کہا، اگر تم کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو اس وقت میرے ساتھ میرے علاوہ ایک اور شخص بھی ہے (ابھی مناسب نہیں)۔

۶۲۲۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الشافعی، ان کے سلسلہ سند میں اشعث بن عبد الرحمن بن زبید سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے رات کو ہمارے لئے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک ٹکٹ (تہائی) ان کا تھا، ایک تہائی میرا اور ایک تہائی میرے بھائی کا، حضرت زبید ابتدا فرماتے اور ایک تہائی حصہ قیام فرماتے، پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے جب دیکھتے کہ میں سست پڑ رہا ہوں تو فرماتے بیٹا! سوتارہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، فرماتے ہیں کہ پھر میرے بھائی کو جگانے آتے، جب انہیں بھی کسلندی میں دیکھتے تو فرماتے بیٹا! سوتارہ میں تیری طرف سے قیام کرتا ہوں، راوی کا بیان ہے کہ وہ قیام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

۶۲۲۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمرو الناقد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ زبید نے رات کو اپنے اور اپنے بیٹوں کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو زبید اس کی طرف سے قیام کرتے سفیان فرماتے ہیں کہ زبید کے گھر والوں کو زبید کی مکہ سے آمد کا علم اس وقت ہوتا جب انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت

دی جاتی۔

۶۲۲۶- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ وہ حضرت سعید بن جبیر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ کے لئے اختیار کرتا اور میں اس کے بوجھ خانہ میں ہوتا تو میں زبید ایامی کو اختیار کرتا۔

۶۲۲۷- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد البطوی، حدیث جادی، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو دیکھا کہ ان کی ایک باندی پر نظر پڑی جس کے پاس بانسری تھی، آپ نے اس سے لیکر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، اسی طرح ایک اور باندی دیکھی جس کے پاس بانسری تھی چنانچہ اس کو آپ نے لیکر توڑ دیا۔

۶۲۲۸- ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن عبد الرحمن بن منصور الحارثی، (حدیث ابی) علی بن قادم، ابو محمد بن حیان، ابن الظہرانی، رمادی، سہل بن عامر، عطاء بن مسلم، یحییٰ بن کثیر ضریر، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبید کو خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا ابو عبد الرحمن! آپ کہاں پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف، پھر میں نے پوچھا آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، نماز اور حضرت علی بن ابی طالبؓ کی محبت۔

۶۲۲۹- عبد اللہ بن محمد، محمد بن العباس، الحسن بن عرفہ، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید، (عن ابیہ عن جدہ) ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کی نشانیوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ بھی قیامت کی نشانی ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تمام لوگوں سے ہلکی عقل والی ہوگی اور تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگی، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! ان کی عقلوں کی خفت اور اللہ تعالیٰ کے پاس قرب کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا رہی ان کی عقلوں کی خفت تو ان میں کا کوئی جانور پر لعنت کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کے پاس ان کا قرب یہ ہے کہ جب ان کے سامنے کھانا دسترخوان پر رکھے جانے سے اٹھائے جانے تک بسم اللہ اور الحمد للہ کی وجہ سے ان کی بخشش کر دی جائے گی۔

۶۲۳۰- محمد بن احمد (نے اپنی کتاب میں نقل کیا) علی بن العباس، ازہر بن جمیل، ابوقتیہ، مالک بن مغول، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے زبید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نصیحت کی بات سنتے تو ایسے چیخ پڑتے جیسے کسی گم شدہ بچہ کی ماں چیختی ہے۔

۶۲۳۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو فرماتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زبید ایامی نے فرمایا کہ غنی (دل کی مالداری) نفع سے زیادہ ہے اور نفع اس کا مقابلہ کہاں کر سکتا ہے؟ مراد ان کی قلبی مالداری سے ہے۔

زبید بن الحارث نے مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے، حضرت ابن عمر، انس بن مالک، ایک اور شخص ہیں جن کا سلسلہ نسب بیان نہیں کیا گیا، ابو وائل، شعبی، اور مرۃ ہمدانی سے سماع کیا اور زبید سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کی ہے منصور بن معتمر، عیسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، محمد بن حجاج۔

۶۲۳۲- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو عمرو احمد بن محمد الحیر، ابو احمد محمد بن محمد الحافظ، سفیان بن محمّد، (قالا) علی بن الحسن بن ابی عیسیٰ، ابو جابر، حسن بن ابی جعفر، محمد بن حجاجہ کی سند میں زبید سے روایت ہے، وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص نے ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم“ کہا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں

ہیں اس سے آسان چیز نہ بتا دوں؟ جو شخص ”استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا هو الحي القيوم واتوب الیہ“ تین مرتبہ پڑھے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے وہ جنگ کا بھگوزہ ہو۔

حضرت انسؓ سے زبید کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی سند سے لکھا ہے۔

۶۲۳۱- محمد بن یعقوب نے اپنے مکتوب میں مجھے لکھا جس کی سند یوں ہے ربیع بن سلیمان، اسد بن موسیٰ، ابو بکر زہرانی، عمرو بن قیس لائ، وہ زبید سے اور آپ حضرت ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے لا الہ الا اللہ کے ذریعے مصائب و آلام دور کئے جاتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے دنیوی نقصان کی پرواہ نہیں کریں گے، (لیکن) جب وہ اس کی پرواہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر وہی مصائب لوٹا دیں گے پھر آپ نے فرمایا تم اس کے (مخصوص) اہل میں سے نہیں ہو۔ اسی طرح انہوں نے زبید سے اور آپ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے میری رائے کے مطابق یہ روایت منقطع ہے۔

۶۲۳۲- محمد بن علی، الحسین بن محمد الحرانی، زیاد بن یحییٰ، ابو عتاب، ابو مکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید ایامیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہم سے کہا کیا تم اس بات سے خوش ہو گے کہ میں تمہیں (نماز پڑھ کر) دکھاؤں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے تو ان لوگوں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔

۶۲۳۳- ابو بکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابو وائل سے وہ عبد اللہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فیتق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

روایت کو شعبہ، قیس، محمد بن طلحہ، عبد الرحمن بن زبید نے حضرت زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ اسحاق ازرق نے سفیان ثوری کے نزدوں کے خلاف روایت کیا ہے۔ ان کی روایت عن زبید عن ابی وائل، عن مسروق عن عبد اللہ ہے۔

۶۲۳۴- الحسن بن علی الوراق، عبد اللہ بن صیاح، ابن کاسب، محمد بن خالد المخزومی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبر آدھا ایمان اور یقین پورا ایمان ہے۔ ابن مخزومی، سفیان سے اسل سند میں متفرد ہیں اور سفیان ثوری، ابو اسحاق جریر تھدی، وہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۳۵- محمد بن المنظر ایک جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، یحییٰ بن محمد بن مولیٰ بنی ہاشم، احمد بن محمد بن ابی برہ، مؤمل بن اسماعیل، سفیان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابو وائل سے وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فلاں جگہ میں ایک جنتی آدمی پر حملہ کرو گے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، تو فرماتے ہیں ہم لوگ اس جگہ میں حضرت عثمان پر حملہ ہوئے۔

اب روایت کہ مؤمل، ثوری سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۳۶- ابو بکر محمد بن الحسن، ابو اسری، موسیٰ بن الحسن بن عباد الفامی، عفان، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید،

امالی الشجرى ۱۲۷/۱، ۱۹۴/۲، ومسند الشهاب ۱۵۸، وتاریخ بغداد ۲۲۶/۱۳، واتحاف السادة المتقين ۱۸۷، ۵/۹، ۱۲۵، ۲۱۱، والترغيب والترهيب ۲۷۷/۳، وفتح الباری ۵۱۲/۱۰، والعلل المتناهیة ۲۳۱/۲، ومجمع اللہ ۵۷۱، والاحادیث الضعیفة ۳۹۹، وتاریخ ابن عساکر ۳۷۷/۷.

منصور، داؤد، ابن عون اور مجالد نے بیان کیا، شعبہ نے کہا یہ زبید کی حدیث ہے جو انہوں نے حضرت شعبی سے نقل کی ہے کبھی وہ کہتے تھے مجھ سے شعبی نے بیان کیا۔ ہم سے حضرت براء بن عازبؓ نے اس مسجد کے ستون کے پاس حدیث بیان کی، اور اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں وہ جگہ دکھاتا۔ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ ربوی الحجہ کو ہم سے خطاب کیا پھر آپ نے فرمایا آج ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر قربانی کریں گے، سو جس نے نماز کے بعد قربانی کی تو وہ ہمارے طریقے کو پہنچا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پیش کیا۔ اس میں قربانی کا کچھ بھی دخل نہیں، حضرت براءؓ نے فرمایا پھر میرے ماموں ابو ہریرہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کیا جبکہ میرے پاس ایک سالہ بکری کا بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سالہ کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد ہرگز کسی کے لئے یہ کفایت نہیں کریگا۔

ثوری، الحسن بن صالح، بکر بن وائل اور محمد بن طلحہ نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۲۳۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی العزائم، احمد بن موسیٰ ابو نعیم، حبیب بن الحسن، عبد الملک بن الحسن، (قالا) یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، حبیب بن الحسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ان سب نے فرمایا کہ محمد بن طلحہ بن مصرف زبید سے نقل کرتے ہیں۔ وہ مرہ سے وہ عبد اللہ بن مسعودؓ زبات کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان مشرکوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے غافل کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔

۶۲۴۰- سلیمان بن احمد، عباس بن محمد الجوهری، احمد بن خباب المصیسی، عیسیٰ، ابن یونس، سفیان ابن کے سلسلہ سند میں ہے وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کئے ہیں جیسے تمہارے رزق تقسیم کئے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ دنیا تو ہر چاہنے نہ چاہنے والے کو دیتے ہیں جبکہ آخرت صرف آخرت چاہنے والے کو دیتے ہیں۔

عبد الرحمن بن زبید نے اپنے والد زبید سے اسی طرح مرفوعاً نقل کیا ہے اور محمد بن طلحہ نے زبید سے موقوفاً نقل کیا ہے جس میں اس کا اضافہ کیا ہے کہ جو شخص مال خرچ کرنے سے بزدل ہو رہا ہو اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈر رہا ہو اور رات (میں عبادت کر کے) مشقت سے جی چراتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کی کثرت کرے۔

۶۲۴۱- عبد الملک بن الحسن، یوسف القاضی، سلیمان بن حرب، محمد بن طلحہ زبید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۶۲۴۲- محمد بن الحسن، محمد بن احمد بن العضر، معاویہ بن عمرو، زائدہ منصور، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی (نفل) نماز پر ایسے ہی ہے جیسے خفیہ صدقہ کی فضیلت بظاہر صدقہ کرنے پر ہوتی ہے۔ اسے شعبہ، مسعر اور ثوری نے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور مغلہ بن یزید الحرانی نے ثوری سے نقل کیا ہے وہ اس کے مرفوع نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۴۳- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عبد الحمید بن محمد بن ہشام، مغلہ بن یزید، سفیان وہ زبید سے وہ مرہ سے وہ عبد اللہ بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی ۷، وصحیح البخاری ۲/۲۲۲۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۶، وفتح الباری ۲/۷۰۔

۳۔ المستدرک ۱/۳۳۲، ۲/۳۳۷، ۳/۱۶۵، وسند الامام احمد ۱/۳۸۷، والکنی للذوالہی ۱/۱۴۱، والترغیب

والترہیب ۲/۵۴۹، ۳/۳۵۴، والعلل المتناہیۃ ۲/۳۵۲۔

مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز کی دن کی نماز پر ایسے ہی فضیلت ہے جیسے خفیہ صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہے۔

۶۲۳۲- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں "و اتی الصال علی حبہ ذوی القربی والیتامی" (بقرہ ۱۷۷) اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم وہ مال ایسی حالت میں دو کہ تم صحیح تندرست اور بخیل ہو زندگی کی تمہیں فکر ہو اور فقر و فاقہ کا خوف رکھتے ہو۔

۱ سے ثوری نے زبید سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے اور سلام نے محمد بن طلحہ عن زبید کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۲۳۵- سلیمان بن احمد، عبد ان بن احمد، محمد بن زیاد البرجمی، عبید اللہ بن موسیٰ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ مرہ سے وہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص مہمان ہوا، آپ نے اپنی ازواج مطہرات کے پاس کھانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو ان میں سے کسی کے ہاں کچھ نہ ملا، آپ نے فرمایا اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے سوا کوئی مالک نہیں اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک بھونی ہوئی بکری ہدیہ میں پیش کی گئی، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے منتظر ہیں۔

مسعر اور زبید کی سند سے غریب ہمیشہ جسے عبید اللہ سے برجمی نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۳۶- محمد بن جعفر بن محمد الوراق، محمد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ، محمد بن احمد، بن علی بن خلف، فضیل بن عبد الوہاب، روح بن مسافر، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے روایت ہے وہ مرہ سے وہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھپ کر جو چاہے مرضی کر لو اللہ کی قسم! جو بندہ اور بندی چھپ کر جو کام بھی کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کا لباس پہنائیں گے۔ اگر اچھائی ہوگی تو اچھائی کا لباس اور برائی ہوگی تو برائی کا لباس، یہاں تک کہ جس نے تم میں سے کوئی نیک عمل ستر پردوں کے پیچھے بھی چھپ کر لگایا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی کو ظاہر فرمادیں گے بالآخر لوگوں میں اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور جس نے تم میں سے ستر پردوں کے پیچھے کوئی برا عمل کیا ہوگا تو اسے بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادیں گے یہاں تک کہ لوگوں میں اس کا برا ذکر ہوگا۔

زبید کی غریب حدیث ہے اسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۳۷- ابوی محمد بن احمد بن بابویہ، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیسابوریان، (قالا) محمد بن اسحاق، الفضل بن اسحاق الدوری، اشعث بن عبد الرحمن بن زبید عن ابیہ ان کے سلسلہ سند میں زبید بن جہش وہ حضرت صفوان بن عسالؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ابھی تک ان سے نہ ملا ہو آپ نے فرمایا آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور محمد بن اسحاق نے فرمایا کہ مسلم بن

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۲۲۱/۱۰ والامالی الشجرى ۲۰۶/۱ والترغيب والترهيب ۴۲۹/۱ واتحاف السادة المتقين ۴۹۳/۳

۲- صحيح مسلم ۴۹۴. وسنن ابن ماجه ۷۷۲. الامام احمد ۴۹۷/۳ والامالی الشجرى ۲۳۵/۱ والمعجم الكبير للطبرانی ۲۲۰/۱۰

۳- امالی الشجرى ۲۲۱/۲

۴- صحيح البخارى ۴۸/۸، ۴۹. وصحيح مسلم. كتاب البر والصلة ۱۶۵. وفتح الباری ۵۶۰، ۵۵۹، ۵۵۷/۱۰

الحجاج نے ایک زمانہ ہو گیا یہ حدیث مجھ سے سن کر لکھی تھی۔

۶۲۳۸- ابو بکر بن خلاو، الحارث بن ابی اسامہ، مسلم بن ابراہیم، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز کی دو رکعتیں ہیں اسی طرح عید الفطر کے دن بھی دو، ۹ ذی الحجہ کے دن بھی دو، سفر کی نماز بھی دو رکعت ہیں اور یہی پوری نماز ہے قصر نہیں اللہ تعالیٰ کے نبی کی زبانی یہی حکم ہے۔

عبد الرحمن بن مہدی اور یحییٰ بن السکن نے محمد بن طلحہ سے اسی طرح نقل کیا ہے اور زبید سے جن لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ سماک بن حرب، عمرو بن قیس، ملائی، ثوری، شعبہ، جراح، ابو کعب، عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن، یزید بن زیاد بن ابی الجعد، علی بن صالح، قاسم بن الولید، قیس بن ربیع، عمار بن رزق، عبد الرحمن بن زبید، عبد اللہ بن میمون الطھرکی، یحییٰ بن ابی ایسہ، یاسین الزیات ہیں۔ اور معاذ بن معاذ، ابن مہدی نے ثوری، زبید، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

۶۲۳۹- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، محمد بن عمار الموصلی، عبد الرحمن بن مہدی، سلیمان بن احمد، معاذ بن ائشی، ابن معاذ، ابی (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبد الرحمن وہ اپنے والد سے، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم الکندی، احمد بن ابی عون، ابو بکر الحنفی، احمد بن حماد بن سفیان (قالوا) محمد بن سلیمان الاسدی، الحسن بن محمد اعین، عمر بن سالم الفطس، عن ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ اس وقت بنی غفار کے محلہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ قرآن مجید کو ایک حرف پر پڑھیں، پھر آپ اس میں زیادہ کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔

زبید کی غریب حدیث ہے ابن سالم۔ ابن ائین نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۲۵۰- عبد الوہاب بن العباس ہاشمی، احمد بن الحسین الصوفی، محمد بن خلف بن عبد العزیز المقری، حسین الاشقر، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے انس! علی عرب کے سردار ہیں تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تو اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔

زبید کی غریب حدیث ہے قیس نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۳۲۵۱- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ سعد بن عبیدہ، وہ ابی عبد الرحمن سلمیٰ سے آپ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک آدمی کو ان پر امیر مقرر کیا اور آپ نے فرمایا اس شخص کی بات ماننا (پھر بعد میں اس امیر نے ایک جگہ) آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں کودو، چنانچہ وہ لوگ کودنے کے لئے تیار ہو گئے ان میں سے کچھ نے کہا ہم تو (جہنم کی) آگ سے بھاگے تھے، سو انہوں نے کودنے سے انکار کر دیا اس کے بعد یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ لوگ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی فرمانبرداری درست نہیں جبکہ فرمانبرداری تو نیکی کے کام میں ہوتی ہے۔

المستدرک ۱۲۳/۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۹۰/۳، والتاریخ الكبير ۳۰۰/۷، والتاریخ أصبهان ۳۰۸/۱، وکنز

العمال ۳۳۰۰۶: ۳۶۴۲۸، ولسان المیزان ۸۲۶/۳.

۲- صحيح البخاری ۹/۹، ۱۰۹، ۵۰۴/۲، وصحيح مسلم، كتاب الامارة باب ۸، وفتح الباری ۲۳۳/۱۳.

صحیح متفق علیہ حدیث ہے ثوری اور عبد الغفار بن القاسم نے زبید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور اعلمش و منصور نے سعد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۵۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، ابو اسحاق بن حمزہ، ابو احمد محمد بن اخذ البحر جانی (قالا) ابو خلیفہ، محمد بن کثیر، (قالا) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابراہیم نخعی سے آپ مسروق سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو زخار پیئے، سینہ چاک کرے اور جاہلیت کا نعرہ بلند کرے۔
ثوری کی زبید سے یہ روایت صحیح متفق علیہ ہے۔

۶۲۵۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد بن زیاد، الحسن بن عبید اللہ نخعی، ابراہیم بن سوید نخعی، عبد الرحمن بن یزید حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”امیننا وامسی الملک لله، والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شریک له“ حسن فرماتے ہیں کہ مجھ سے زبید نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی (برکت کی) وجہ سے حفاظت کی گئی اور وہ دعا یہ ہے ”لله الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر اللهم انی اسئلك خیر هذه اللیلۃ وخیر ما یعدھا واعوذ بك من شر هذه اللیلۃ ومن شر ما بعدھا اللهم انی اعوذ بك من عذاب النار وعذاب القبر“ صحیح متفق علیہ روایت ہے، شریک او رزائدہ نے حسن بن عبید اللہ سے انہوں نے زبید سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن مہاجر نے ابراہیم بن سوید کی حدیث کے بعد زبید سے نقل کیا ہے۔

۶۲۵۴- ابو احمد محمد بن احمد، صالح بن احمد، یوسف القطان، جریر، فضیل ان کے سلسلہ سند میں زبید ایامی سے وہ ابراہیم تمیمی سے وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا ہم اپنے لئے خاص صرف دو متعوں کو ہی جانتے ہیں ان کی مراۃ متعۃ النساء اور متعۃ انجھ تھی۔

ابراہیم کی سند سے صحیح اور ثابت حدیث ہے جو انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابوذرؓ سے نقل کی ہے، زبید کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ہم نے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۵۵- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن الحسین بن حفص، محمد بن عبید المحاربی، معلیٰ بن ہلال، ان کے سلسلہ سند میں زبید سے وہ ابو بردہ، وہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں اور معاذ بن جبل اہل یمن کی طرف ان لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجے گئے۔

یہ حدیث زبیدہ کی سند سے غریب جسے زبیدہ سے نقل کرنے میں معلیٰ بن ہلال تنہا ہیں، اور محمد بن عمر نے کہا یہ حدیث میں نے صرف محمد بن الحسین سے سنی ہے۔

۲۸۸۔ منصور بن المعتمرؒ

انہی محترم ہستیوں میں سے صیام و قیام کے حلیف، کم کھانے اور کم سونے والے، سوچ و بچار میں رہنے والے حالات

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۰۲، ۱۰۳، ۲۲۳/۲۔ صحیح مسلم کتاب الہیات باب ۳۳۔ وفتح الباری ۷/۱۶۱۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۳۷۔ والتاریخ الکبیر ۷/۱۴۹۔ وتہذیب الکمال ۱/۲۲۰ (۵۴۶/۲۸) والکاشف ۳/۵۷۴۔

واقعات سے عبرت حاصل کرنے والے ابو غیاث منصور بن معتمر ہیں۔

۶۲۵۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الاشج، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے سنا کہ میں نے منصور بن معتمر کو دیکھا جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی داڑھی کو سینے پر باندھ لیتے۔

۶۲۵۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی ابو معاویہ الغلابی، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ثوری سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں منصور کو نماز پڑھتے دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ ابھی نماز پڑھنے والے ہیں۔

۶۲۵۸- حبیب بن الحسن، عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ، احمد بن عمران اخنسی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے انہوں نے فرمایا اگر میں منصور بن معتمر، عاصم اور ربیع بن ابی راشد کو نماز میں دیکھ لیتا جبکہ ان لوگوں نے اپنی داڑھیاں سینوں پر رکھی ہوتی تھیں تو میں پہچان لیتا کہ یہ لوگ سب سے اچھی نماز پڑھنے والے ہیں۔

۶۲۵۹- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، ابن زنجویہ فرمایا میں نے ابراہیم بن مہدی کو فرماتے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو الاحوص کو کہتے سنا کہ منصور بن معتمر کے پڑوسی کی بیٹی نے اپنے والد سے کہا، ابا جان وہ لکڑی کہاں گئی جو منصور کی چھت پر کھڑی تھی؟ تو اسکے والد نے کہا اے بیٹی! وہ منصور تھے جو رات کو قیام کرتے تھے۔

۶۲۶۰- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمران اخنسی، العلاء بن سالم العبیدی، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور اپنی چھت پر نماز پڑھتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ایک لڑکے نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! فلاں گھر والوں کی چھت پر آجکل مجھے وہ تناؤ کھائی نہیں دیتا تو اس کی ماں نے کہا بیٹا، وہ کوئی تناؤ نہ تھا وہ تو منصور تھے اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

۶۲۶۱- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازہر بن جمیل، جریر بن ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں منصور نے روزے رکھے، راتوں کو قیام کیا وہ کھانا بھی کھاتے تھے، کھانا ان کے حلق سے دکھائی دیتا تھا۔

۶۲۶۲- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ازہر بن جمیل، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے منصور بن معتمر کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا بڑاؤ کیا؟ تو انہوں نے کہا قریب تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے کسی نبی کے عمل کے ثواب برابر بڑاؤ بچا ساٹھ ملاقات کرتا، سفیان فرماتے ہیں منصور نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے اور دن میں روزے سے رہتے۔

۶۲۶۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، العباس بن محمد، خلف بن تمیم، ابو عبد الرحمن، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ منصور بن معتمر نے ساٹھ سال روزے رکھے، راتوں کو قیام کرتے دن کو روزے سے ہوتے، وہ بڑے روتے، ان کی والدہ ان سے کہتی اے بیٹے تو مرا جا رہا ہے؟ تو وہ کہتے مجھے خوب معلوم ہے جو میں نے اپنے سے کیا پھر جب صبح ہوتے تو آنکھوں میں سرمہ لگاتے سر میں تیل ڈالتے، او مانگ نکال کر لوگوں کے پاس جاتے۔

۶۲۶۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن الیث الجوهری، علی بن عبد اللہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے منصور بن معتمر کا ذکر کیا تو فرمایا ان کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے چند ہینا لگی ہیں۔

۶۲۶۵- محمد بن احمد بن ابراہیم، (فی کتابہ) محمد بن ایوب، محمد بن عمر، فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبد الحمید کو فرماتے ہوئے سنا کہ منصور کی والدہ ان سے کہتی اے میرے بیٹے! تیری آنکھوں کا، تیرے جسم کا، تجھ پر حق ہے تو وہ جواب میں کہتے، اماں! منصور کو رہنے دیجئے اس لئے کہ دو دفعہ سور پھونکنے کے درمیان بڑی لمبی نیند ہوگی۔

۶۲۶۶- محمد بن علی بن عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن عبد اللہ الکونی، مصعب بن المقدام، زائدہ بن مقدم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ وہ دن جس میں میں روزہ رکھتا ہوں کیا اس میں امراء سے ملوں گا؟ تو انہوں نے کہا نہیں

تو میں نے کہا کیا ان لوگوں سے ملوں گا جو ابو بکر و عمرؓ سے ملتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۶۷- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بغوی، احمد بن عمران اُخسی، ان کی روایت میں ہے میں نے ابو بکر بن عیاض کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ منصور پر رحم کرے وہ بڑے روزہ دار اور قیام کرنے والے تھے۔

۶۲۶۸- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمران، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں مغیرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ منصور ابراہیم کے پاس آمد و رفت رکھتے اور وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے پھر جب انہوں نے آثار بیان کرنا شروع کئے تو تھک گئے۔

۶۲۶۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عیاش بن محمد، خلف بن تمیم، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب میں روزے سے ہوں تو سلطان سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا نہیں تو میں نے پوچھا کیا روزے کی حالت میں ہوں پرستوں سے کچھ لے سکتا ہوں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

۶۲۷۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، الجوهري، عفان، ابو عوانہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب منصور بن معتمر عہدہ قضاء کے لئے بیٹھے تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ اس کا جواب کیا ہے؟ چنانچہ آپ اسی طرح کرتے، ابن ہبیرہ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے ہی منصور کو قاضی بنایا تھا تو انہوں نے فرمایا یہ ایسا کام ہے جس کی اصلاح اس کے سوا نہیں کہ اس کا دوست خواہش کی وجہ سے ان کی مدد کرے، چنانچہ آپ نے عہدہ قضاء ترک کر دیا۔

۶۲۷۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن الحسن اسدی، ابی، منفضل، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ میں منصور کے ساتھ تھا۔ جب داؤد بن علی نے ان کی طرف گورنر بننے کا پیام بھیجا پھر ان کا کاتب حجر بن عبد الجبار ان کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا کہ امیر آپ کو گورنر بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں بیمار ہوں تو آنا آدمی ہوں۔

۶۲۷۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد الحسن، ابو منفضل فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے ایک مہینہ تک منصور کو گرفتار رکھا وہ انہیں قاضی بنانا چاہتا تھا آپ برابر انکار کرتے رہے۔

۶۲۷۳- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمران اُخسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے سنا بسا اوقات میں منصور کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھا ہوتا تو ان کی ماں انہیں للکارتی وہ بڑی تند مزاج اور سخت خوتھیں وہ کہتیں منصور ابن ہبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو؟ اور منصور اپنی داڑھی سینہ پر رکھے کھڑے رہتے اور آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔

۶۲۷۴- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن السری، قبیسہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ منصور سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ماں کے لئے نیکی کا تین چوتھائی حصہ ہے۔

۶۲۷۵- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن الحسن، شیبہ بن ابی شیبہ، الحسن بن عطیہ، حسن بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ فرماتے ہیں منصور دیوان خانہ میں تھے تو کسی آدمی نے ان سے کہا مجھے (مہر لگانے کی) مٹی دیں تاکہ میں مہر لگاؤں، تو وہ فرماتے کہ مجھے اپنا پرچہ دکھاؤ میں اس میں دیکھوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔

۶۲۷۶- حبیب بن الحسن، عبد اللہ بن صالح، شعیب بن عبد الحمید، یحییٰ بن ابی بکر، ان کے سلسلہ سند میں شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں منصور نے ہمارے سامنے ”ومن لستم له برازقین“ وہ مخلوق جنہیں تم رزق دینے والے نہیں، تو منصور نے فرمایا اس سے مراد وحشی جانور ہیں ان کا شمار تابعین میں ہے۔ یہی شیخ کا ارشاد ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اوفی کی زیارت کی، سفیان ابی وائل شقیق، زید بن وہب، شععی، ربعی، خثیمہ، سعد بن ابی عبیدہ، ابی الجحتر سے حدیث نقل کی، اور تابعین میں

سے ان سے نقل کرنے والے سلیمان النیسبی، اعمش، ایوب سختیانی، محمد بن حمادہ، حصین حضرات ہیں اور مشہور ائمہ حدیث میں سے سفیان ثوری، مسعر بن کدام اور شعبہ بن الحجاج شامل ہیں۔

۶۲۷۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، منصور، محمد بن المنظر، علی بن اسحاق المحرمی، عبد اللہ بن عمر بن ابان، صالح بن موسیٰ الطحی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابو وائل سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کو تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سچا لکھا جاتا ہے اور بندہ مسلسل جھوٹ بولتا اور اس کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی وہ جھوٹ لکھا جاتا ہے، صالح الطحی نے اپنی نقل کردہ حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے ”بے شک سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی ایمان کا راستہ دکھاتی ہے اور ایمان جنت میں ہے“۔

۶۲۷۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابو وائل سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہو سکتا ہے جب میں نیکی کروں اور جب مجھ سے کوئی برائی سرزد ہو جائے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے پڑوسیوں کو کہتا سنے کہ وہ کہہ رہے ہیں تو نے برائی کی تو جان لے تو نے برائی کی۔

منصور کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح سنا ہے۔

۶۲۷۹- محمد بن معمر، جعفر بن محمد فریابی، عمرو بن علی، ابو داؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے روایت ہے وہ ابو وائل آپ عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے: آپ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے اس میں خیانت کرے۔

ابو داؤد، شعبہ سے مرفوعاً نقل کرنے میں اکیلے ہیں اور غندر وغیرہ نے شعبہ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ نے منصور سے اسی طرح موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۲۸۰- القاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن حمدون بغلانی، علی بن خشرم، الفضل بن موسیٰ، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ شقیق ابو وائل سے آپ عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے ناشائستہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعریف پسند ہے اسی وجہ سے اس نے اپنی ذات کی مدح بیان کی ہے۔

الحسین، منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہے۔

۶۲۸۱- قاضی ابوالاحمد، سلیمان بن احمد، (فی جماعة قالوا) عبدان بن احمد، بشر بن ہلال، داؤد بن زبرقان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۲/۲۳۳، والترغيب والترهيب ۳/۵۹۲، واتحاف السادة المتقين ۷/۵۱۱، ۱۰/۶۸۷.

۲۔ سنن ابن ماجه ۳/۳۲۲۳، ومسند الامام احمد ۱/۳۰۲، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۰/۱۲۵، والمصنف لعبد الرزاق

۹/۱۹۴۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۷۱، وصحيح ابن حبان ۵/۲۰۵، واتحاف السادة المتقين ۵/۵۰۵، ۶/۳۱۰.

۳۔ صحيح البخاري ۱/۱۵۷، ۳/۲۳۶، ۸/۳۰، وصحيح مسلم، كتاب الايمان ۷/۱۰۹، ۱۰/۱۱۰، وفتح الباري ۱/۸۹،

۵/۳۷۵، ۱۰/۵۰۷.

۴۔ صحيح مسلم، كتاب التوبة باب ۶، والدارمي في سننه ۲/۱۳۹، والترغيب ۳/۹۸.

روایت نقل فرماتے ہیں: زید بن وہب سے آپ عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نماز میں ”السلام علی ربنا“ کہتے تھے تو ہم سے کہا گیا ”السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین“ کہا کرو، جب تم اس طرح کہو گے تو تم آسمان وزمین میں رہنے والی مخلوق کو سلام کہو گے۔

منصوکی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے زید سے نقل کی، ابو داؤد اس کے نقل کرنے میں اکیلے ہیں انہوں نے منصور سے اس میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ثوری، شعبہ اور فضیل بن عیاض نے منصوؓ، انہوں نے شقیق، انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور حسین جعفی نے زائدہ، انہوں نے منصور، آپ نے ابراہیم، انہوں نے اسود اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے تشہد میں اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے سہواً کی یا زیادتی کی تھی، تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں، پھر ہم نے آپ کے اس فعل کا ذکر کیا، اس کے بعد آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلہ رخ ہوئے اور دو سجدے کئے، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے، اگر کوئی نئی بات پیش آتی تو تمہیں اس کی اطلاع کرتا، لیکن میں ایک انسان ہوں جیسے تم انسان ہو، میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو، سو جب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرا دیا کرو، اور تم میں سے جو کوئی اپنی نماز میں بھول جائے تو اسے چاہئے کہ وہ دیکھے کہ کتنی مقدار زیادہ درست ہے، اسی پر اپنی نماز کی بنا کر کے مکمل کرے، اس کے بعد سلام کرے اور دو سجدے کرے۔

منصور سے روح بن قاسم، مفضل بن مھلھل، ابو الاشھب، جعفر بن الحارث، مسعر بن کدام، فضیل بن عیاض، جریر، ابن عتیہ، اور ابراہیم بن طھیمان نے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۳- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل اسفاطی، ابو عون زبیدی، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ وہاں سے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گزرے جبکہ وہ بچے تھے، آپ نے فرمایا میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں ان کے لئے ان کلمات کے ذریعے تعویذ (حفاظت کی دعا) کروں، جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بچوں کے لئے تعویذ کیا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر ضرر پہنچنے والی آنکھ سے، ہر شیطان اور نیر بریطانور سے۔

منصوکی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابراہیم، انہوں نے علقمہ سے نقل کیا ہے محمد بن عون ابو عون زبیدی اس کے نقل کرنے میں متفرد ہیں، اس کی مشہور سند وہ ہے جو ثوری اور حفص الابار کے بھائی نے منصور سے نقل کی ہے۔

۶۲۸۴- ابو بکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ منہال بن عمرو سے وہ سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین و حسنؓ کے لئے اس دعا کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۱، صحیح مسلم کتاب المساجد ۸۹، ۹۰، وفتح الباری ۱/۵۰۳۔

۲، ۳۔ سنن ابی داؤد ۴۷۳۷، سنن الترمذی ۲۰۶۰، و مسند الامام احمد ۱/۲۷۰، والمستدرک ۱۶۷/۳۔

والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۷، ۱۱/۳۳۸، والصغیر ۱/۲۵۷، والمصنف لعبد الرزاق ۷۹۸۷، ومجمع الزوائد

۵/۱۱۳، ۱۰/۱۸۷، ومشکاة المصابیح ۱/۵۳۴، وعمل اليوم واللیلۃ لابن المنی ۶۲۸۔

موسیٰ بن ائین نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۲۸۵- محمد بن معتمر، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عباد بن یعقوب، محمد بن الفضل الخراسانی، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ منصور سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۲۸۶- حسن بن عبد اللہ بن سعید، عبدان، معتمر بن سہل، عامر بن مدرک، خلا و بن الصفار، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ابو صالح سے، ان کے سلسلہ روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا گروی رکھا مال اگر دو دھیا جانور ہے تو اس کا دودھ دو ہا جائے گا اور اگر سواری کے قابل ہے تو اس پر سواری کی جائے گی۔ منصور اور ابو صالح کی سند غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۸۷- سلیمان بن احمد، علی بن سعید بن بشیر الرازی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابو الریح، سلیمان بن داؤد الاسکندری، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ مجاہد سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تم میرے قریب ہرگز نہیں ہو سکتے جب تک کہ میری قضا پر راضی نہ ہو کیونکہ یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور تمہارے اعمال میں سے جو عمل تم کرو اور وہ تمہاری نیکیوں کو برباد کر دے کبر سے بڑھ کر نہیں، اے موسیٰ! دنیا والوں کے سامنے عاجزی مت کرو ورنہ میں تجھ سے ناراض ہو جاؤں گا اور اپنے دین کی وجہ سے ان کی دنیا سے خوفزدہ مت ہونا ورنہ میں تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، اے موسیٰ! ان گنہگاروں سے کہو جو ندامت و پشیمانی کر نیوالے ہیں تمہیں خوشخبری ہو اور عجب میں مبتلا عمل کرنے والوں سے کہو کہ تم خسارے میں ہو۔

ثوری کی سند سے غریب حدیث ہے جو انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کی ہے۔ ہم نے ابو ریح کی حدیث سے ہی اسے لکھا ہے۔

۶۲۸۸- ابو جرح محمد بن الحسن، محمد بن سلیمان بن الحارث، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود ابراہیم بن طھمان، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ سلمہ بن نعیم الجمعی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔

اسے کنانہ بن جبلة نے ابراہیم بن طھمان سے روایت کیا ہے۔

۶۲۸۹- احمد بن القاسم بن الریان، ابو الزنباہ روح بن القریح، عمرو بن خالد الخراسانی، عیسیٰ بن یونس، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں منصور سے وہ ہلال بن سیاف سے وہ اغر سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہا تو اسے یہ کلمہ زمانہ میں ان مصائب سے جو اسے اس کلمہ کے کہنے سے پہلے پہنچے ان سے نجات دے گا۔

۱- المستدرک ۵۸/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۸/۶، السنن للدارقطنی ۳/۳۲، ۵/۴۳، وتاریخ بغداد ۶/۱۸۳.

والکامل لابن عدی ۴۷۲/۱، ۴۷۲/۲، ۴۵۰/۳، ۴۷۲/۴.

۲- کشف الخفا ۳۸۸/۱، والدر المنثور ۲۶.

۳- صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۱، وفتح الباری ۱/۲۲۸، ۱۱/۲۶۳.

۴- الدر المنثور ۶۳/۲.

ثوری اور منصور کی سند غریب حدیث ہے ہم نے اسے اس طریق لکھا ہے۔

۲۸۹ سلیمان اعمش

انہی معزز ہستیوں میں سے الامام المقری، راوی، مفتی، جن کے اعمال زیادہ اور امیدیں کم تھیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے اور اس کے سامنے عبادت گزار تھے جبکہ مخلوق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے والے تھے ان کا نام نامی سلیمان بن مهران اعمش ہے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہ کر حق کے موافق عمل کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۲۹۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق بن راہویہ، حیوۃ بن شریح الحمصی، مبشر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش نے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن وثاب سے قرآن مجید پڑھا، انہوں نے علقمہ سے یا مسروق سے اور انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے اور آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

۶۲۹۱- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی: ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ لوگ یحییٰ بن وثاب کے پاس قرآن مجید پڑھا کرتے تھے، میں بھی وہاں بیٹھا ہوتا تھا، پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو لوگوں نے میرے ارد گرد گھیرا بنا لیا۔

۶۲۹۲- احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی الابار، ابراہیم بن سعید، زید بن الحباب، الحسین بن واقد، ان کے سلسلہ روایت میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کے پاس قرآن مجید پڑھا تو میں نے ان سے کہا، میری قرأت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میرے سامنے کوئی کافر تم سے اچھا پڑھنے والا نہیں۔

۶۲۹۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، اعمش نے فرمایا کہ ہمارے اور بدر بن کے درمیان ایک پردہ ہے، پھر فرمایا ہم سے زید بن وہب ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، ابو العباس السراج، قتیبہ، جریر فرماتے ہیں، اعمش جب باہر آتے تو لوگ آپ سے کوئی حدیث پوچھتے تو وہ آپ کو یاد نہ ہوتی، پھر وہ دھوپ میں بیٹھ جاتے اور اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے۔ اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے، یہاں تک کہ وہ حدیث انہیں یاد آ جاتی، جب یاد آ جاتی تو فرماتے ہاں بتاؤ کس چیز کے متعلق تم پوچھ رہے تھے، چنانچہ اس کا جواب دیتے۔

۶۲۹۴- احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو العباس السراج، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، عبد الرزاق، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی پوشین (اونی کوٹ و اچکن) اور لنگوٹ پہن رکھا ہے جس کے دھاگے ان کے پاؤں پر لٹک رہے تھے، پھر انہوں نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر میں نے علم حاصل نہ کیا ہوتا تو میرے پاس کون آتا؟ اور اگر میں کوئی سبزی فروش ہوتا تو لوگ مجھ سے خریداری کرنے میں گھن محسوس کرتے۔

۶۲۹۵- سلیمان بن احمد، محمد بن الخزاز الطبرانی، احمد بن حرب الموصلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے محمد بن عبید طناقی کو فرماتے سنا کہ اعمش کے پاس ایک شاندار بڑی داڑھی والا شخص آیا اور آ کر نماز کے معمولی مسئلہ کے متعلق پوچھنے لگا، اعمش ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسے دیکھو! اس کی داڑھی سے احتمال ہوتا ہے کہ اسے چار ہزار احادیث یاد ہیں اور اس کا مسئلہ مکتب میں پڑھنے والے بچوں جیسا مسئلہ ہے۔

۱- طبقات ابن سعد ۲/۳۲۲، والتاریخ الکبیر ۲/۱۸۸۶، والجرح ۲/۳۶۰، وسیر النبلاء ۶/۲۲۶، والکاشف ۲/۲۱۵۳، والمیزان ۲/۳۵۱، وتهذیب الکمال ۲/۲۵۷۰ (۶۲/۱۲)۔

۶۲۹۶- سلیمان بن احمد، احمد بن صدقہ، محمد بن الحسن بن نسیم، ابو داؤد، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا اہل حجاز اور اہل مکہ حج کے مسائل سے زیادہ واقف ہیں، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا ٹھیک ہے آپ ان سے اور میں اپنے اصحاب سے روایت کروں گا، آپ جو حرف بھی پیش کریں گے میں اس میں آپ کے سامنے ایک حدیث سناؤں گا۔

۶۲۹۷- احمد بن محمد بن ابراہیم المعدل، عبد اللہ بن محمد الحزومی، عبید بن زاز، عبد الواحد بن نجد فرماتے ہیں، میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ علم ”کیوں“ میں ہے۔

۶۲۹۸- عبد العزیز بن محمد المعدل، عبد اللہ بن محمد بن الحجاج المعدل، ابو العباس بن زاز، عبد الوہاب بن الحکم الوراق، ابو جعفر الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں یہ فرماتے ہیں ہم نے اپنے زمانے میں اعمش جیسا آدمی نہیں دیکھا اور نہ اس طبقہ میں جو ان سے پہلے تھا، ہم نے کسی کی مجلس میں اغنیاء اور سلاطین کو اتنا حقیر نہیں دیکھا جتنا اعمش کی مجلس میں دیکھا جبکہ انہیں ایک درہم کی ضرورت تھی۔

۶۲۹۹- احمد بن جعفر بن سلیم، حماد بن علی الابار، الحسن بن علی حلوانی، نعیم بن حماد، سفیان، عاصم بن حبیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں، اعمش سے بڑھ کر حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کا علم رکھنے والا کوئی نہیں۔

۶۳۰۰- عبد العزیز بن محمد، عبد اللہ بن محمد، احمد بن بکر، جو بشر کے پڑوسی ہیں، محمد بن خلف فرماتے ہیں میں نے ضرار بن مرد سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے شریک کو فرماتے سنا، یہ علم عرب اور معزز بادشاہوں میں تھا تو مجلس میں سے ایک شخص نے ان سے کہا تو پھر اعمش کا کونسا (حصے کا) تیر ہوگا؟ تو اس پر شریک نے کہا اگر میں اعمش کو دیکھ لوں کہ ان کے پاس گوشت ہے جسے وہ اٹھا کھلے جا رہے ہیں ان کے دائیں طرف سفیان ثوری اور یامین جانب شریک اور دونوں ان سے گوشت کے اٹھانے میں جھگڑ رہے ہوں تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہاں بہت سے تیر ہیں۔

۶۳۰۱- عبد العزیز بن محمد، عبد اللہ بن محمد، ابو سہل محمد بن الحسن، ابو عبد اللہ بن یحییٰ بن معین، ابن واریہ رازی، عبید اللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خیانت کرنے والوں کو ادا کی جائے، اعمش نے فرمایا وعدہ کو توڑنا اس شخص کے نزدیک وعدہ وفائی ہے جس کے پاس وعدہ کی پاسداری نہیں۔

۶۳۰۲- احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، محمد بن حمید، جریر فرماتے ہیں اعمش کے پاس ار جاء کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس سے کیا امید رکھ سکتے ہیں جس کی یہ رائے ہو کہ میں اس سے بڑا ہوں۔

۶۳۰۳- احمد بن جعفر، احمد بن علی الابار، ابو عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ابن نمیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اعمش کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ فلاں آدمی سے میری بات کرو، جس کے پاس بات کرنی تھی وہ شخص شرابی تھا۔ تو اعمش نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو اس سے کبھی بات نہیں کی، تو اس شخص نے کہا کہ اس نے خراج (ٹیکس) میں میرا مواخذہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر آپ بات کریں گے تو وہ آپ کی سفارش قبول کر لے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اعمش ان کے پاس آئے، اس وقت ان لوگوں کے سامنے شراب پڑی تھی، جس میں سے وہ لوگ پی رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا میں اسے (اعمش کو) یہاں سے نکلنے سے پہلے لازماً شراب پلاؤں گا، پھر انہوں نے وہ شراب اٹھالی تو اعمش اندر داخل ہوئے اور اس آدمی سے گفتگو کی، اس نے کہا ٹھیک ہے پھر اس نے وہ تحریر منگوائی اور جو کچھ اس پر لکھا تھا مٹا دیا، اس کے بعد وہ کہنے لگا ابو محمد! دو پہر کا کھانا تیار ہے تناول فرمائیے، چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا اوڑھ کے! نبیذ لانا، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے بس پانی پلاؤ، پھر کہا مجھے پانی پلاؤ، تو اس آدمی نے کہا لڑ کے نبیذ لانا، تو اعمش نے فرمایا نہیں مجھے پانی پلاؤ، تو اس شخص نے کہا، کیا یہ حضور کا ارشاد نہیں کہ جب تم اپنے بھائی کے پاس جاؤ تو اس

کے کھانے سے کھانا کھاؤ اور اسکے مشروب سے پیو، تو اعمش نے کہا تو ان لوگوں میں سے نہیں، پھر اعمش وہاں سے چلے گئے اور پانی کے سوا کچھ نہیں پیا۔

۶۳۰۴- سلیمان بن احمد بن داؤد، علی بن بحر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن یونس نے اعمش کی طرف ایک ہزار درہم اور ایک کاغذ بھیجتا تھا کہ اس پر کوئی حدیث لکھ بھیجیں، اعمش نے ہزار درہم لے لئے اور کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم قل هو اللہ احد مکمل سورہ لکھ دی اور کاغذ بند کر کے اس کی طرف واپس بھیج دیا، جب عیسیٰ بن موسیٰ نے کاغذ دیکھا تو ان کی طرف لکھ بھیجا، اے فلانی کے بیٹے! تمہارا کیا گمان ہے مجھے قرآن اچھی طرح نہیں آتا؟ تو اعمش نے جواباً لکھا تو تمہارا کیا گمان ہے میں حدیث ہیجتا ہوں؟ مال اپنے پاس روک لیا اور کچھ لکھ کر نہیں بھیجا۔

۶۳۰۵- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن بہرام الکوفی، ابواسامہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش کو اخ لقیہ ظہیر القاند کے پاس آنے کی وجہ سے سزا دی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نے اسے خس و خاشاک سمجھا جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے پاس آتا جاتا ہوں۔

۶۳۰۶- ابواسامہ بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، عبد الرزاق، معمر بن کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں اعمش کے پاس آیا میرے پاس کچھ احادیث تھیں جن کے متعلق ان سے پوچھنا چاہتا تھا۔ اس وقت ان کے پاس بنی مخزوم کا ایک آدمی بیٹھا تھا میں نے کہا اے ابو محمد! فلاں فلاں حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں، پھر میں نے کہا فلاں فلاں حدیث، تو انہوں نے فرمایا، نا پسندیدہ ہے، اتنے میں اس مخزومی نے کہا، یہ شخص آپ کی خاطر سفر کر کے آیا ہے تو اعمش نے کہا میں پہچان چکا ہوں لیکن معصروں سے تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۳۰۷- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بغوی، ابو بکر بن زنجویہ، عبد الرزاق، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں مجھے میرے بعض دوستوں نے بتایا کہ ایک رات اعمش کسی ضرورت سے بیدار ہوئے تو انہیں پانی نہ ملا، تو آپ نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر تیمم کیا اور پھر سو گئے اس بارے میں کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں بغیر وضو کے میری موت واقع ہو جائے۔ عبد الرزاق فرماتے ہیں معمر نے بھی کئی بار ایسے ہی کیا۔

۶۳۰۸- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، محمود بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں وکیع نے فرمایا ستر سال سے اعمش کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، اور تقریباً ساٹھ سال سے میرا ان کے پاس آنا جانا ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ کسی رکعت کی قضا کر رہے ہوں۔

۶۳۰۹- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، ابوسعید الاشج، حمید بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے فرماتے ہیں مالک بن حارث نے کسی ضرورت میں مجھ سے مدد چاہی تو میں ایک پھٹی ہوئی اچکن پہنے ہوئے ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا اگر آپ کوئی اور کپڑا پہن لیتے تو زیادہ بہتر تھا؟ تو میں نے کہا چلو! تمہاری ضرورت اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے فرمایا وہ مسجد میں کہتے جاتے تھے میں تو سلیمان کے ساتھ ایک نو عمر لڑکا ہوں۔

۶۳۱۰- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن زہیر، ابراہیم بن عرعہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ القطان کو فرماتے سنا، جب وہ اعمش کا تذکرہ کرتے تو فرماتے وہ تو بڑے عبادت گزار تھے، جماعت کی نماز کے پابند اور صف اول میں شریک رہنے والے تھے، یحییٰ فرماتے ہیں اعمش اسلام کی علامت تھے، یحییٰ دیوار کو ٹٹولتے یہاں تک کہ پہلی صف میں جا کھڑے ہوتے۔

۶۳۱۱- محمد بن علی، عبد اللہ ابوسعید الاشج، محمد بن یحییٰ الجعفی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش سے کسی نے زید بن علی کے زمانہ حکومت میں کہا اگر آپ خروج کرتے؟ تو اعمش نے کہا تمہارا ناس ہو، مجھے کوئی شخص ایسا دکھائی نہیں دیتا جس کے سامنے میں اپنی عزت کا سہارا ہوں، تو کیسے میں اپنے دین کو کسی کے سامنے سہارا بناؤں۔

۶۳۱۲- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، زیاد بن ایوب فرماتے ہیں میں نے یحیٰ بن کوفرماتے سنا کہ میں نے کوفہ میں اچھی طرح کتاب اللہ پڑھنے والا اور عمدہ حدیث والا اعمش سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۳۱۳- محمد بن احمد بن ابراہیم (فی کتابہ) محمد بن ایوب، بہل بن عثمان، حفص بن غیاث فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا کہ ہو سکتا ہے میں موت سے روک دیا جاؤں، اگر میں اسے پیسوں کے بدلے بکٹا پاتا تو خرید لیتا۔

۶۳۱۴- ابی، ابراہیم بن محمد بن الحسین، عبد الجبار بن العلاء بن سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا ہم اپنے زمانہ میں بازار کی لوگوں کو برا سمجھتے تھے لیکن آج ہمیں وہ بہترین لوگ نظر آتے ہیں۔

۶۳۱۵- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی زائد، فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان کیا کہ ابراہیم میری عیادت کے لئے میرے پاس آئے۔ وہ مجھ سے ہنسی مذاق کرتے تھے، انہوں نے کہا زہے تم تمہیں شخص اپنے گھر میں جانتا ہے کہ دونوں ہستیوں میں کوئی شخص بڑا نہیں۔

۶۳۱۶- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن الحسن، عمرو الاودی، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں حسن بن صالح سے روایت ہے کہ اعمش نے کہا کہ ہم جنازہ میں حاضر ہوتے تو ہمیں معلوم نہ ہوتا کہ قوم کے غم کی تعزیت کون کرے۔

۶۳۱۷- ابی، ابراہیم بن محمد بن الحسن، ابو حمید الحمصی، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن صالح الوحاظی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”و کذلک نولٰی بعض الظالمین بعضاً بما کانوا یکفکون“ (انعام ۱۲۹) آپ لوگوں نے اس کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا ہے جب لوگ خراب ہو جائیں تو ان پر برے لوگ مامور کر دیئے جاتے ہیں۔

۶۳۱۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، مسعود بن یزید، ابراہیم بن زاتم، ابو عصمہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ فرمایا سب سے ثقیل آیت دوسری ہے کیونکہ سابقہ اہل کتاب دوسرے کے متعلق نہیں جانتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے اعمال آسمان کی طرف نہیں چڑھتے تھے۔

۶۳۱۹- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن سلم، حناد بن اسری، قبیصہ، ان کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں ”وما للحیاء الدنیا فی الاخرة الامتاع“ (الرعد ۲۶) فرمایا جیسے چرواہے کا توشہ۔

۶۳۲۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابو ہشام رفاعی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں اعمش کے مرض الوفا میں ان کے پاس آیا، تو میں نے کہا میں آپ کے لئے طبیب کو بلاؤں؟ تو انہوں نے کہا میں اس سے کیا کروں گا، بخدا! اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے خس و خاشاک میں پھینک دیتا، جب میں مر جاؤں تو میرے مرنے کی اطلاع کسی کو نہ دینا، مجھے لے چلو اور میری لحد میں مجھے پھینک آؤ۔

۶۳۲۱- عبد العزیز بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن الحجاج، ابو العباس ابزاز، ابو ہشام رفاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابوبکر بن عیاش کو فرماتے سنا میں نے اعمش کو دیکھا کہ انہوں نے الٹی قمیص پہن رکھی ہے، وہ کہہ رہے تھے لوگ پاگل ہیں اپنی کھالوں کے مقابلہ میں کھر در لباس پہنتے ہیں۔

۶۳۲۲- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یزید، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ اپنی سیرگاہ میں نکلا، تو اس پر بارش ہو گئی، اس نے اپنا سراٹھایا اور کہا: اگر تو نہ رکی تو میں تجھے تکلیف دوں گا؟ چنانچہ بارش تھم گئی، لوگوں نے اس سے پوچھا: بادشاہ سلامت! آپ نے کیا کرنے کا ارادہ کیا تھا؟ تو اس نے کہا میں نے ارادہ کیا تھا جو بھی تو حید کا قائل ہوگا اسے

قتل کر دوں گا، معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۶۳۲۳- عبد اللہ بن محمد، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن اسری، قبیصہ، آن کے سلسلہ سند میں سفیان سے وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے تھے، ایک آدمی کے پاس آتے تو اسے کہتے اپنا کام کر لو میں تمہاری روح قبض کرنا چاہتا ہوں، فرماتے ہیں پھر اس فرشتے نے شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے بیماری نازل کی اور موت کو پوشیدہ رکھا۔

۶۳۲۴- ابی، محمد بن جعفر، اسماعیل بن زید، ابراہیم بن الاشعث، الفضیل بن عیاض، سلیمان سے روایت ہے، فرماتے ہیں بنی اسرائیل کا ایک شخص کسی غار میں عبادت کرتا تھا تو ابلیس نے اپنا ایک شیطان اس کے بھیجا جو غار میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، عابد نے اس سے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ عبادت کرنا چاہتا ہوں، پھر اس نے کہا کیا میں تجھے اس عمل سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ عابد نے کہا وہ کیا ہے؟ تو اس شیطان نے کہا، چلو ہم فلاں بستی میں جا کر امر بالمعروف کرتے ہیں۔ عابد نے اس کی بات مان لی، پھر انہوں نے بستی سے ان کی طرف آتے ایک شخص کو دیکھا۔ شیطان اسے دیکھتے ہی گوز مارنے لگا تو اس شخص نے اسے پکڑ کر ذبح کر دیا، عابد نے اس سے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ سب سے عبادت گزار شخص کو قتل کر دیا تو اس شخص نے کہا یہ تو شیطان تھا اور میں تیرے رب کی رحمت ہوں جس کی وجہ سے تیرے رب نے تجھ پر رحم کیا۔

۶۳۲۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن حانی، سعید بن یحییٰ، ابوسفیان الخذاء، آن کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے اس جماعت کا ایک کونا پکڑا تو اس کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ انہیں حدیث بیان کریں، اعمش نے انکار کر دیا۔ اہل مجلس میں سے کسی نے کہا اے ابو محمد! اگر ان مساکین سے حدیث بیان کر دیتے تو اچھا نہ ہوتا؟ اعمش نے کہا، خنازیر کے گلے میں موتی کون ڈالتا ہے؟

۶۳۲۶- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بغوی، ابوسعید الاشج، حمید بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اعمش کو فرماتے سنا دیکھو! ان موتیوں کو کہنے لوگوں پر نچھاور نہ کرنا، یعنی علم حدیث کو، حمید فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا موتیوں کو خزیروں کے کھروں تلے نچھاور نہ کرنا۔

۶۳۲۷- عبد اللہ بن محمد، ابوسعید احمد بن محمد بن سعید، عباس بن عبد العظیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ عبد السلام نے فرمایا کہ اعمش جب حدیث بیان کرتے تو انتہائی عاجزی کا مظاہرہ کرتے، علم کی عظمت کرتے۔

۶۳۲۸- احمد بن محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد الرازی، ابو عون بزوری، زکریا بن عدی، ابن ادریس، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اعمش جب کبھی ہم سے حدیث بیان کرتے، پھر کہتے (رأس المال) پونجی، یعنی اسناد باقی رہ گئی ہے۔

۶۳۲۹- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن حماد، اسماعیل بن ابی الحارث، اخنسی، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، ایک آدمی نے اعمش سے کہا کہ آپ کے ارد گرد تو یہ بچے ہیں تو اعمش نے کہا چپ رہو، یہی بچے تمہارے دین کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۶۳۳۰- ابو جعفر احمد بن محمد المجدل، عبد اللہ بن محمد المحزومی، عیسیٰ بن جعفر، احمد بن داؤد الحمرانی، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے، کہ میں نے اعمش کو فرماتے سنا، انس بن مالک صبح و شام میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے ہیں تم سے کوئی حدیث نہیں سنتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، پھر حجاج کے پاس آیا یہاں تک کہ اس نے تمہیں امیر بنادیا، فرماتے ہیں میں پشیمان ہوا، پھر میں ایک آدمی سے روایت کرنے لگا۔

۶۳۳۱- سلیمان بن احمد، احمد بن القاسم، مساور، ولید بن الفضل العتري، مندل بن علی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ایک روز

اعمش سحری کے وقت اپنے گھر سے نکلے، مسجد بنی اسد کے پاس سے گزرے تو اس وقت مؤذن کھڑا جماعت کر رہا تھا، آپ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، ان کے امام نے پہلی رکعت میں سورہ بقرہ شروع کر دی، پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوا تو اعمش نے اس سے کہا ارے! تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکی پھلکی مختصر نماز پڑھائے اس واسطے کہ اس کے پیچھے بوڑھا، کمزور اور ضرورت مند شخص کھڑا ہوتا ہے، امام نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نماز گراں تو ہے مگر خاشعین پر کچھ گراں نہیں۔ (البقرہ ۲۵) اعمش نے جواباً کہا میں تمہارے پاس خاشعین کا قاصد ہوں کہ تو نماز کو ثقیل کر کے پڑھاتا ہے۔

۶۳۳۲- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، ابو عبد الرحمن، وکیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش نے ایک اعرابی بدو کو کرانے پر مزدور کر لیا تو آپ کے ہمراہ کچھ لوگ ہو گئے، اس اسید سے کہ آپ سے کچھ سنیں گے، راوی کا بیان ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا تو ان لوگوں کا شتر بان انہیں بڑی اذیت دیتا تھا ایک دن یہ لوگ ایک خیمہ میں جمع ہو گئے آپ جب تشریف لائے تو یہ لوگ وہاں جمع تھے، اتنے میں اعمش کھڑے ہو گئے اپنا تہبند کسا اور ہاتھ میں خیمہ کا کھونٹہ لیکر شتر بان پر برس پڑے اور اسے زخمی کر دیا، لوگوں نے کہا ابو محمد! ابو محمد! آپ نے بڑھ کر اسے زخمی کر دیا، جبکہ آپ حالت احرام میں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا احرام کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ شتر بان کو مارا جائے۔

۶۳۳۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، اسماعیل بن عمرو الجبلی، مندل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے پوچھا کہ آپ کو کبھی حبشی لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، میں ایک دفعہ حبشیوں میں تھا تو مجھے ان کا ایک آدمی نہر کے پاس ملا تو اس نے مجھے کہا، مجھے اٹھا کر لے چلو تا کہ میں نہر پار کر لوں، فرماتے ہیں جب وہ میرے کندھے پر بیٹھ گیا تو اس نے ہنسنے کہا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا، جبکہ ہم اسے قابو نہ کر سکنے والے تھے (زخرف: ۱۳) جب میں نہر کے نیچے میں پہنچا تو میں نے اسے دے مارا اور میں نے کہا اے اللہ! میرا اترنا مبارک کر بے شک تو بہتر اتارنے والا ہے (مومنون: ۲۹) پھر میں نے اسے چھوڑ دیا، وہ نہر میں اپنے کپڑوں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا اور میں وہاں سے بھاگ نکلا۔

۶۳۳۴- احمد بن جعفر بن سلیم، احمد بن علی الابار، علی بن حجر، عمر الخنطلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں سفیان بن سعید، اعمش کے پاس آئے سلام کیا، اعمش نے کہا ابو عبد اللہ آپ کیسے ہیں؟ سفیان نے ابھی حدیث لینے میں آغاز ہی کیا تھا کہ اس پر سفیان نے ان سے کہا ابو محمد! تم کسی وقت بھی مذاق نہیں چھوڑتے ہو؟ تو اعمش نے کہا آپ کس کام سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک حدیث کی خاطر جو آپ بیان کرتے ہیں اور ہمیشہ اس میں ایک چیز کا ذکر کرتے ہیں تو اعمش نے کہا وہ کنسی حدیث ہے؟ سفیان نے کہا آپ نے کہا کہ حضرت ابن عمرؓ نے مختار کے ہدیے قبول کئے ہیں؟ تو اعمش نے کہا کیا تم نے اس کے بعد کچھ نہیں سنا؟ تو سفیان نے کہا نہیں سنا، تو اعمش نے ان سے کہا میں نے مختار کے ہدیے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس آتے دیکھے اور یہ دونوں حضرات قبول فرماتے۔

۶۳۳۵- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن الحسین نیشاپوری، حارث بن ابی الاسامہ، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے حفص بن ابی حفص الابار سے کہا، کیا آپ نے اعمش کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا دیکھا ہے میں نے ان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس علم یا (لفظ) قرآن فرمایا (راوی کو شک ہے) کے ذریعہ بہت سی اقوام کو بلند مرتبہ عطا کرے گا اور بہت سوں کو گھٹاتا ہے۔ اور میں ان لوگوں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے، اگر مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم نہ ہوتا تو میری گردن پر مٹکا ہوتا جسے میں لیکر کوفہ کی گلیوں میں چکر لگاتا۔

۶۳۳۶- ابو حامد بن جہلہ، محمد بن اسحاق، احمد بن الولید، حامد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ شبیب

بن شیبہ اور اس کے دوست اعمش کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر چلانے لگے اے سلیمان! ہمارے پاس باہر آؤ، اعمش نے اندر سے کہا تم کون لوگ ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم وہ لوگ ہیں جو آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں تو اعمش نے اندر سے کہا: ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

اعمش نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے، حضرت ابن عمر کی وفات اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا واقعہ جب پیش آیا تو اس وقت ۱۳ برس کے تھے، اور جب حضرت جابرؓ کی وفات ہوئی اس وقت وہ ۱۸ سال کے ہو چکے تھے اور جب حضرت ابن ابی اوفیٰ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۲۷ سال تھی اور خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ کی وفات کے وقت اعمش ۳۳ برس کے تھے، آپ نے حضرت انس بن مالکؓ کو مکہ میں دیکھا اور وہیں ان سے حدیث کا سماع کیا۔ اسی طرح حضرت ابن ابی اوفیٰ کی زیارت کی اور ان سے سماع کیا۔

ان کی ولادت اس سال ہوئی جب ۶۰ھ کو حضرت حسینؓ شہید کئے گئے اور ان کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی، اعمش سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے سلیمان التیمی، محمد بن حجاجہ، اور ابان بن تغلب وغیرہ ہیں۔

۶۳۳- حبیب بن الحسین، یوسف القاضی، مسدد، عیسیٰ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش نے فرمایا میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں نماز پڑھ رہے ہیں، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنی کمر کو اتنا قائم رکھتے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ بالکل سیدھا ہو جاتا۔

۶۳۳۸- ابراہیم بن عبداللہ، ابو حامد بن جبلیہ، (قالا) محمد بن اسحاق، قتیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر نے اعمش سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

۶۳۳۹- ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد المقرئ بغدادی، عبداللہ بن ایوب العربی، معاذ بن اسد، محمد بن محمد، جعفر بن القریابی، داؤد بن مخراق، الفضل بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ آپ ایک خشک درخت کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنی لٹھی سے اس کے پتوں کو جھاڑا جس سے اس کے پتے جھڑنے لگے، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے یہ درخت اپنے پتے گرا رہا ہے۔

۶۳۴۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن احمد بن نصر، عاصم بن علی، عبدالملک بن الحسن المعدل، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، (قالا) ابوشہاب عبد ربہ بن نافع الخياط، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خرابی ہے مالک کے لئے مملوک و غلام کی طرف سے اور خرابی ہے مملوک و خادم کے لئے مالک کی طرف سے، اور خرابی ہے زور آور کے لئے کمزور کی طرف سے اور کمزور کے لئے زور آور کی طرف سے اسی طرح خرابی ہے غنی کے لئے فقیر کی طرف سے اور فقیر کے لئے غنی کی طرف سے۔

۶۳۴۱- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، الحسین بن حفص، ابوسلم قائد الاعمش، اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل! کیا تو اپنے رب کو دیکھ سکتا ہے؟ تو جبرائیل امین نے فرمایا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان آگ یا نور کے ستر پردے ہیں۔ میں اگر ان میں سے ادنیٰ پردے کے قریب بھی ہوتا تو میں راکھ ہو جاؤں گا۔

۱- سنن الترمذی ۳۵۳۳۔ و مسند الامام احمد ۱۲۵۲/۳۔ والادب المفرد ۶۳۴۔ و سنن سعید بن منصور ۲۲۵/۴۔

والترغیب والترہیب ۳۵۳/۲۔

۲- مجمع الزوائد ۳۳۸/۱۰۔ و کنز العمال ۲۵۰۲۹، ۲۳۹۵۳۔

۶۳۴۲- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عمر بن حفص بن غیاث، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ اعمش حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی نے کہہ دیا جاتھے جنت کی بشارت ہو، اس پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں اس کا فعل معلوم ہے؟ ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی بے ہودہ بات کہہ دی ہو یا بے فائدہ چیز میں بخل سے کام لیا ہو۔

تبیح والی حدیث میں الفضل، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور مملوک والی حدیث میں ابو شہاب متفرد ہیں، جب والی حدیث میں الحسین اکیلے ہیں جو ابو مسلم سے مروی ہیں اور حدیث کو عمر اپنے والد حفص سے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۳۴۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن خیل، (ابی) ابو بکر الحنفی، عبید بن غنم ابو بکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ بن الخضر، ہارون بن محمد المستملی، اسحاق بن یوسف الارزق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اعمش حضرت ابن ابی اوفیٰ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ وہ حدیث ہے جس کے بیان کرنے میں اعمش نے اسحاق الارزق کو مخصوص کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ اسحاق اس کے نقل کرنے میں تنہا نہیں، ثوری کی حدیث بروایت اعمش روایت کی گئی ہے۔

۶۳۴۴- الحسین بن محمد الزبیری، ابو تراب احمد بن حمد بن اعمش، محمد بن ابراہیم بن مسلم، (قالا) سفیان الثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابن ابی اوفیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”خوارج جہنم کے کتے ہیں۔“

۶۳۴۵- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہشام، ان کے سلسلہ میں اعمش سے وہ معروف بن سدید سے وہ حضرت ابو ذر غفاری سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک نیکی لیکر آیا تو اس کے لئے اس جیسی دس مزید نیکیاں ہیں اور جو کسی برائی کا مرتکب ہوا تو اس کے لئے اسی کی سزائیں بخش دوں، جس نے زمین کو گناہوں سے بھر دیا پھر تائب ہو گیا جبکہ وہ مشرک نہ ہو تو میں اسی کے بقدر اس کے لئے مغفرت بنا دوں گا۔

یہ حدیث اعمش کی عالی احادیث میں سے ہے جسے احمد اور دوسروں لوگوں نے اعمش سے روایت کیا ہے۔

۶۳۴۶- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ فرماتے ہیں اعمش نے فرمایا کہ میں نے زید بن وہب کو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے سنا، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، عنقریب تم میرے بعد ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم انوکھا سمجھ رہے ہو گے، فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی حالت میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ ان کا وہ حق جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ادا کرتے رہو، اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگو۔

اعمش کی روایت کردہ عالی احادیث میں سے صحیح اور متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، زائدہ، ابو عوانہ، عبد العزیز بن مسلم، عیسیٰ بن یونس، حفص، جریر، وکیع اور ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے نقل کیا ہے۔

۶۳۴۷- ابو طاہر محمد بن الفضل، بن محمد اسحاق بن خزیمہ، جدی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ الحرثی، سہیل بن عبد اللہ،

۱- تاریخ أصبھان ۲/۴۵۸۔

۲- سنن ابن ماجہ ۱/۴۷۳۔ ومسند الامام احمد ۴/۳۵۵۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۳۲۲۔ والصغیر ۲/۱۱۷۔ والسنة

لابن ابی عاصم ۲/۳۳۸۔ وتاریخ أصبھان ۲/۳۲۲۔ والعلل المتناہیة ۱/۱۶۳۔

۳- صحیح البخاری ۹/۵۹، ۳/۱۵۰، ۴/۱۱۵، ۴/۳۸۷، وفتح الباری ۱۳/۷۵۔

سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اعمش سے سنا وہ زید بن وہب کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اعمال لکھنے والے) دو محافظ فرشتے جب کسی بندے اور بندی کے پاس آتے ہیں تو ان کے پاس ایک مہر زدہ کتاب ہوتی ہے جس میں بندے اور بندی کا ہر بول لکھتے ہیں، پھر جب دونوں جانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے، تمہاری مہر زدہ کتاب میں جو کچھ ہے اسے مٹا دو، چنانچہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ لکھا ہی نہیں، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید، بندہ کوئی بات نہیں کرتا مگر اس کے پاس ایک تیار بیٹھا منتظر ہے۔ (ق ۱۸)

یہ حدیث اعمش کے طریق سے غریب ہے ہم نے اسے صرف حشری عن سہیل کی سند سے لکھا ہے۔
۶۳۴۸۔ عبد اللہ بن الحسن بن بندار، محمد بن اسماعیل الصائغ، قبیصہ بن عقبہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابو وائل وہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں بلکہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

۶۳۴۹۔ محمد بن عبد اللہ الحاسب ایک پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں، محمد بن عبد اللہ الحضرمی، عبید اللہ بن عمر الاموی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی بیٹی ہو پھر اس نے اس کی اچھی تربیت کی ہو اسے عمدہ تعلیم دی ہو، اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہیں سب میں اسے شریک کیا ہو تو یہ لڑکی اس کے لئے آگ سے حجاب و پردہ ہوگی۔
اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے اسے اموی طلحہ سے نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۳۵۰۔ ابو اسحاق بن حمزہ (الملاء) عبد اللہ بن زید، ان، محمد بن عبید بن ثعلبہ الحماني، عمر بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابو وائل سے آپ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو رخصت کرتے ہوئے بطور دعا فرمایا، اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تمہارا راہ راہ بنائے، تمہارے گناہ بخشے اور خیر کو تم سے ملائے۔
اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف عمر بن عبید کی سند سے اسے لکھا ہے۔

۶۳۵۱۔ ابو بکر محمد بن الحسن، محمد بن غالب تمام، سعد بن محمد العوفی، محمد بن طلحہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ہے وہ ابو وائل، وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موٹا اور باریک ریشم استعمال نہ کرو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو، اس واسطے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارا بے لئے آخرت میں ہیں۔
اعمش کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۱۔ تفسیر القرطبی ۱/۱۷۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۹۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۱۸۳۔ ومسند الامام احمد ۱/۲۴۲، ۳۹۰۔ ومجمع الزوائد ۸/۲۰۹۔ والدر المنثور ۳/۳۳۳۔ وکنز العمال ۵/۳۵۵۔

۳۔ تفسیر القرطبی ۱۰/۱۱۸۔ وفتح الباری ۱۰/۲۴۸۔ وتنزیہ الشریعة ۱۷/۲۰۱۔ والفوائد المجموعة ۱۳۲۔ وکشف الخفا ۱/۳۹۹۔ وکنز العمال ۱/۳۵۳۔

۴۔ سنن الترمذی ۳۳۳۳۔ وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۳۹۶، ۳۹۷، ۵۰۰، ۵۲۷، الحاف السادة المتقين ۳/۳۲۵۔ ۴۰۲، ۴۰۳۔ والمطالب العالیة ۸/۱۹۰۸۔ ومشكاة المصابيح ۷/۱۳۳۔ وکنز العمال ۱/۱۷۱، ۱۷۲۔

۵۔ صحیح البخاری ۷/۹۹۹، ۱۲۶۔ وصحیح مسلم، کتاب اللباس باب ۲۰ ونصب الراية ۳/۲۴۰، ۲۲۲۔

۶۳۵۲- ابو بکر بن خالد، الحارث بن ابی اسامہ، محمد بن اسحاق، اسرائیل، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن آدمی نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ لعنت کن، نہ فحش گو اور نہ بے ہودہ گو ہوتا ہے۔

۶۳۵۳- فاروق الخطابی، ہشام بن علی ایسرانی، عبد الحمید بن بجر ابو سعید الکوفی، منصور بن ابی الاسود، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما نوجوان اہل جنت کے سردار ہیں۔

۶۳۵۴- ابوالہشیم احمد بن محمد بن غوث الہمدانی، حسن بن حباش، ہارون بن حاتم، یحییٰ بن عیسیٰ الرطبی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے بحوالہ علقمہ وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا (بھی) عبادت ہے۔

۶۳۵۵- سلیمان بن احمد، احمد بن عبید اللہ بن جریر بن جبلة، ابی بشر بن عبید اللہ الراسی، محمد بن حمید العنکی، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے بواسطہ علقمہ، آپ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجنی کے گناہوں سے درگزر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کے وقت اس کا ہاتھ تھامتے ہیں۔

۶۳۵۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدق، حماد بن حسن بن عنبہ، حجاج بن نصیر، قاسم بن مطیب، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے بحوالہ ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک مومن کی جان پسینے کی طرح نکلتی ہے، اور کافر کی روح ایسے بہتی ہے جیسے گدھے کی سانس، اور مومن کسی برائی کے ارتکاب میں سرگرم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ یہ ذریعہ کفارہ بن جائے، اور کافر کسی نیکی میں مصروف عمل رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کے وقت اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا جاتا ہے تاکہ اسے اس نیکی کا بدلہ (دنیا میں ہی) دے دیا جائے۔

۶۳۵۷- محمد بن عمر بن سالم، احمد بن عمرو بن خالد السلفی، (یہ حدیث میں نے صرف انہی سے سنی ہے) ابی، عبید اللہ بن موسیٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے بحوالہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت فاطمہؓ پر رخصتی والے دن کی صبح کچپی طاری ہوئی تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا فاطمہ! تمہارا خاوند دنیا میں سردار اور آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوگا، فاطمہ! میں نے جب تمہاری علیؓ کے ساتھ نسبت طے کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو حکم دیا، وہ چوتھے آسمان میں کھڑے ہوئے اور فرشتوں کی صفیں بنوائیں پھر ان کے سامنے خطبہ دیا، اس کے بعد میں نے علیؓ سے

۱۔ سنن الترمذی ۱۹۷۷، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۹۳، ۲۳۳، والمستدرک ۱۲/۱، وصحیح ابن حبان ۲۸، والأدب المفرد ۳۱۲، ۳۳۲، ومجمع الزوائد ۹۷/۱، ۷۲/۸.

۲۔ سنن الترمذی ۳۷۶۸، وسنن ابن ماجہ ۱۱۸، والمستدرک ۳/۱۶۶، ۱۶۷، ۱۱۹/۹.

۳۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۱، والالآء المصنوعة ۱/۱۷۸، وقنزیہ الشریعة ۱/۳۸۲، والفوائد المجموعہ ۳۵۹.

۴۔ مجمع الزوائد ۶/۲۸۲، واتحاف السادة المتقین ۸/۱۷۴، وکنز العمال ۱۲۹۸۳، وتاریخ بغداد ۱۳/۹۸.

۵۔ سنن الترمذی ۹۸۰، ومجمع الزوائد ۲/۳۲۶، وأمالی الشجرى ۲/۲۹۵، ۲۹۸.

شہاری نسبت طے کر دی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت کے درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے سب کچھ فرشتوں پر پھانسی کر دیا، سوان میں سے جس نے اس دن جو چیز لی وہ اس کی بہ نسبت جوان کے علاوہ دوسروں نے لی زیادہ ہے میں اس پر قیامت تک فخر کروں گا۔
حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہ دیگر عورتوں پر فخر کرتی تھیں کیونکہ یہ پہلی خاتون ہیں جن کا خطبہ حضرت جبرائیل امین نے پڑھا۔

ثوری کی اعمش سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، عبید اللہ بن موسیٰ اور ان سے اوپر کے راوی عالیشان ثقات ہیں جبکہ عمرو بن خالد سلفی کے حالات میں کلام ہے۔

۶۳۵۸- عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یعلیٰ بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سب سے برا شخص اسے پاؤ گے جو دو غلابا پن اختیار کئے ہوئے ہو اعمش نے فرمایا جوان کے پاس ایک چہرے سے آئے اور دوسروں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔ ۱۔

۶۳۵۹- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن مسلم، عبد العزیز بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم (انسان) آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان جدا ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس! انسان کو سجدے کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کیا، جس کے نتیجے میں اسے جنت ملے گی اور مجھے سجدے کا کہا گیا میں نے نافرمانی کی، جس کی پاداش میں مجھے جہنم ملے گی۔ ۲۔

۶۳۶۰- احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، عبد اللہ بن رجاء، زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے روایت ابی صالح، حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کرو گے۔ ۳۔

۶۳۶۱- احمد بن جعفر، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، شعبہ، سلیمان، ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ گندے پانی سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ۴۔

۶۳۶۲- احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن زکریا، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں اعمش سے وہ ابوصالح سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی کام نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک گناہ ختم کرتے جاتے ہیں۔ ۵۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۳۹۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۳، و سنن ابن ماجہ ۱۰۵۲، و مسند احمد ۲/۴۴۰، و صحیح ابن جریمہ ۵۴۹، و مشکاة المصابیح ۸۹۵، و نصب الرایۃ ۲/۱۷۸، و الترغیب والترہیب ۲/۲۵۶۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۲۵۴، و فتح الباری ۱۱/۳۲۲، و صحیح مسلم کتاب الزہد المقدمة ۹، و سنن الترمذی ۲۵۱۳، و سنن ابن ماجہ ۱۴۲۔

۴۔ صحیح البخاری ۸/۴۵، و صحیح مسلم، کتاب الشعر ۸، ۹، ۱۰، و فتح الباری ۱۰/۵۴۸۔

۵۔ سنن الترمذی ۶۰۳، و کنز العمال ۲۰۳۰۳۔

۲۸۹۔ حبیب بن ابی ثابتؓ

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ان محترم بزرگوں میں سے عبادت گزار، کشادہ دست، اپنے مولیٰ و رازق پر بھروسہ رکھنے والے قراء کو شکم سیر کرنے والے، بے عقلوں کو علم سکھانے والے، حبیب بن ابی ثابت ہیں، جنہوں نے تواضع اختیار کی اور بلند مقام پایا۔ استطاعت ظاہر کی اور فائدہ اٹھایا۔

۶۳۶۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو سعید، ابو بکر بن عیاش، ابو یحییٰ القنات فرماتے ہیں میں حبیب بن ابی ثابت کے ہمراہ طائف آیا تو ایسا لگ رہا تھا کہ ان کے پاس کوئی نبی آیا ہے۔

۶۳۶۴۔ احمد بن اسحاق، الحسین بن ہارون، محمد بن زکریا بن یکار، وافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جبین کو رکھ دیا تو وہ کبر سے بری ہو گیا۔

۶۳۶۵۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، الحسین بن الحسن، عبد اللہ بن مبارک، ابو حیان تمیمی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے گھر آؤ، اس لئے کہ اس کے گھر میں اس جیسا کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ حق سے واقف ہے۔

۶۳۶۶۔ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابو عقیل الجمال، خالد بن یزید العرنی، کامل ابی العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابی ثابت نے قراء پر ایک ہزار خرچ کیا۔

۶۳۶۷۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یثیم، اسماعیل بن سالم، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی قوم سے حدیث بیان کرے تو پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو اور ان میں سے دوسروں کو چھوڑ کر کسی کو خاص نہ کرے۔

۶۳۶۸۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، حمسی، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے حبیب بن ابی ثابت کو مسجد میں دیکھا، اگر میں انہیں دیکھ لیتا تو میں کہتا کہ وہ تو مردہ ہیں لمبا سجدہ کرنے کی وجہ سے۔

۶۳۶۹۔ محمد بن ابراہیم، (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) محمد بن احمد بن راشد، ابراہیم بن سعید الجوهری، زید بن الحباب، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ زبید نے فرمایا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے لئے ہر چیز میں نیت ہو یہاں تک کہ کھانے اور پینے میں بھی، اور حبیب نے فرمایا میں نے اپنے نفس کے علاوہ کسی سے کوئی پسندیدہ چیز نہیں قرض مانگی، میں اس سے کہتا ہوں، اے نفس! مجھے مہلت دے، یہاں تک کہ وہاں سے کوئی چیز آئے جو مجھے پسند ہے۔

۶۳۷۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان الازرق، قبیصہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے اسے یعنی حدیث کو طلب کیا، اور ہماری یہ مراد نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بعد نیت کی توفیق بخشی یعنی حدیث میں۔

۶۳۷۱۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان، ہناد بن السری، ابواسامہ، فزاری، سلم المقتری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اتنے ضعیف العمر ہو گئے تھے ان کے آبرو کپڑے ایک ٹکڑے کے

لیجے اٹھائے جاتے، ان سے کسی نے کہا میں آپ کی جو یہ حالت دیکھ رہا ہوں اس کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا لمبی عمر، غموں کی بھر پور، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے یعقوب! کیا تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے؟ تو انہوں نے عرض کی، اے پروردگار! یہ ایک غلطی تھی جو مجھ سے سرزد ہو گئی آپ اسے معاف فرمائیے۔

حبیب بن ابی ثابت نے متعدد صحابہ کرام سے روایات کی ہیں۔ ان میں حضرت ابن عباس، ابن عمر، جابر، حکیم بن حزام، انس بن مالک، ابن ابی اوفی، اور ابوالفضل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں، اسی طرح بیشتر تابعین کرام سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان میں عبدالعزیز بن ابی رفیع، شیبانی اور اعمش وغیرہ قابل ذکر حضرات ہیں۔

۶۳- حبیب بن حسن، محمد بن لیث الجوهری، عبدالرحمن بن یونس رقی، عطاء بن مسلم، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص قتل ہو گیا جس کے قاتل کا پتہ نہیں مل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش ہوا، آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل جاتا ہے اور اس کے قاتل کا علم نہیں ہوتا اگر آسمان و زمین والے کسی مسلمان آدمی کے قتل پر جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا۔

حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے علاء ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۴- ابو بکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، داؤد بن رشید، عطاء بن مسلم، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر ادا فرمائے اور رکوع سے اٹھ کر قنوت پڑھا۔

حبیب و علاء کی سند غریب حدیث ہے عطاء نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، زہیر بن عباد، ابو بکر الزہری، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور لوگ اسے اذیت دیتے ہیں اور وہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے اختلاف نہیں رکھتا کہ اسے تکلیف پہنچائیں اور وہ ان کی تکلیف پر صبر سے کام لے۔

حبیب اور اعمش کی سند غریب حدیث ہے زہری نقل کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۶- ابو احمد محمد بن احمد (پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں) ابو خلیفہ مسدد، ابوالاحوص، عبدالعزیز بن رفیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عمرؓ روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام میں ایک حصہ دار کو آزاد کیا تو وہ اپنے ساتھ شریک لوگوں کے حصوں کا ضامن ہوگا۔

حبیب اور عبدالعزیز کی سند غریب حدیث ہے ہم نے صرف ابوالاحوص کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۷- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، سدوسی، عاصم بن علی، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی

الترغیب والترہیب ۲/۲۹۳ و کنز العمال ۳۸۲۴۱

سنن ابن ماجہ ۳۰۳۲ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۸۹/۱۰ و المصنف لابن ابی شیبہ ۵۶۵/۸ و تاریخ اصہبان ۱۷۵/۱

صحیح الباری ۵۱۲/۱۰

صحیح البخاری ۱۸۹/۳ و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷

ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بحرین کا مال آیا تو آپ نے اعلان فرمایا جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہو تو وہ کھڑا ہو جائے (جابر فرماتے ہیں) میں اٹھ کھڑا ہوا میں نے کہا میرا حضور کے پاس عہد ہے تو انہوں نے فرمایا تمہارا کیا وعدہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مال عطا کیا تو میں تمہیں اتنی اتنی مقدار، آپ نے دونوں ہتھیلیوں سے اشارہ کیا تھا بھر کر دوں گا، تو حضرت ابو بکرؓ نے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا بھر کر دیا۔

یہ ابن المنکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے۔

۶۳۷۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن جعفر الجہال، یعقوب بن اسحاق دشکی، الحمانی، الحسن بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ وہ حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونی کپڑا پہنتے، زمین پر سوتے، زمین کی (اُگی ہوئی) چیزیں کھاتے، دراز گوش (گھنٹے پر سواری کرتے)، اپنے پیچھے کسی کو بٹھا لیتے، بکری کے پاؤں باندھ کر اس کا دودھ دوہتے اور غلام کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔

حبیب کی بستہ غریب صیبت ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے حسن اس کی روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۳۷۸۔ جعفر بن محمد بن عمرو، مسعر، ابو عون، ابوصالح الحنفی، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مجھے اور حضرت ابو بکر کو فرمایا تمہارے ایک طرف جبریل امین ہیں اور دوسری طرف میکائیل ہیں اور اسرافیل ایک بہت بڑا فرشتہ ہے جو جنگوں میں حاضر ہو کر صف میں کھڑا ہوتا ہے۔ اسے شریک اور لوگوں نے مسعر سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۹۔ ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، حسین بن قتیبہ، مسعر، محمد بن جوادہ، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کرنے آیا تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا جی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا جاؤ ان کے پاس بیٹھو، اور دوسری روایت میں ہے ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

مسعر اور محمد بن جوادہ کی سند غریب حدیث ہے جبکہ صحیح اور مشہور یہ ہے کہ مسعر، حبیب بن ابی ثابت نے وہ ابوالعباس شاعر سے جن کا نام سائب بن خروج تھا وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۸۰۔ احمد بن حسن بن سہل واعظ حمصی، ابو نعیم محمد بن جعفر رطبی، جعفر طرابلسی، اسماعیل بن ابراہیم ربجانی، اصلک بن الحجاج، مسعر، محمد بن جوادہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی ابتدا سے رمضان کی اخیر تک باجماعت نماز پڑھتا رہا تو اس نے لیلۃ القدر کا اپنا حصہ پالیا۔ یہ حدیث متن و سند کے لحاظ سے غریب ہے، ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۸۱۔ محمد بن عمرو بن غالب، محمد بن احمد بن المومل، محمد بن عوف، کثیر بن عبید، وکیع، مسعر، محمد بن جوادہ، حسن، ان کے سلسلہ سند میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ اونٹ (حج میں قربانی کے لئے) ہنکائے لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا میں کہہ رہا ہوں اس

۱۔ المستدرک ۱۳۴/۳، وکنز العمال ۳۰۰/۱۰

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۲۱، و صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵

پر سوار ہو جاؤ، بے وقوف کہیں کے۔

اس حدیث کو کثیر سے نقل کرنے میں محمد بن عوف منفرد ہیں مسعر کی محمد بن حمادہ، انکی اپنے والد وغیرہ کی سند سے بیشتر احادیث ہیں جن میں محمد بن حمادہ منفرد ہیں۔

۶۳۸۲- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکیر بن بکار، سعد، ابن حکیم، ان کی سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عمر سے سنا، فرماتے ہیں میں غسل کر کے پھر (اپنی بیوی کے ساتھ) چٹ کر گرمی حاصل کرتا۔

۶۳۸۳- ابوالاحمد محمد بن محمد بن احمد حافظ، احمد بن حمدون بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، ابو نعیم بن عدی، اسحاق بن ابراہیم طلقی، عفان بن یسار باہلی، مسعر بن کدام، جامع بن ابی راشد، ابو وائل، ان کی سند میں حضرت عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے، التحیات لله والصلوات والطیبات، السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله۔

ہم نے اس حدیث کو مسعر کی سند سے مرفوعاً کہیں نہیں لکھا سوا اسحاق بن ابراہیم طلقی عن عفان کے طریق کے جس سے ابن حمدون نے روایت کیا ہے۔

۶۳۸۴- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن یعقوب، حسان بن ابراہیم، مسعر ابی شجرہ جامع بن شذاد، حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں حضرت عثمان کے لئے ان کے وضوء کا پانی رکھتا، میں نے ان سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی فرض وضوء پوری طرح کرتا ہے پھر پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو یہ وضوء پانچوں نمازوں میں ہونے والی لغزشوں کا تقارہ بن جاتا ہے۔

مسعر سے کئی لوگوں نے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حسان کے علاوہ کسی نے اسے مرفوعاً نقل نہیں کیا ہے۔

۶۳۸۵- عبد اللہ بن حسین بن بالویہ الوراق، محمد بن احمد بن یوسف بن عیسیٰ، اسحاق بن یونس، نعیم بن میسرہ، مسعر، جعفر بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک جماعت کے پاس سے نکلے۔

مسعر عن جعفر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے جبکہ مسعر نے جابر جعفی، جمیع بن عفیر، جواب بن یزید، جراد بن مجالد، اور جبیر سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۶- عباس بن بن احمد کنانی، اسماعیل بن محمد مزنی، عبد الحمید بن عبد اللہ اموی، محمد بن یعلیٰ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وہب سے بحوالہ حضرت ابوذر نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں میں ایک رات آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا، چاندنی رات تھی، آپ نے مڑ کر مجھے دیکھ لیا، فرمایا ارے یہ کون ہے؟ میں نے کہا، ابوذر ہوں، آپ نے فرمایا زیادہ (مال) والے قیامت کے دن کم (حصے) والے ہوں گے، مگر جسے اللہ تعالیٰ خیر عطا فرمائے، اس وقت آپ اپنے ہاتھوں سے اپنے آگے مجھے دائیں بائیں اشارہ کر رہے تھے۔

مسعر عن حبیب کی سند سے غریب حدیث ہے عبد الحمید اموی اس میں منفرد ہیں۔

۶۳۸۷- محمد بن حسن بن علی قطنی، محمد بن معاذ بن عیسیٰ بن ضرار ہروی، ابو علی احمد بن عبد اللہ جوہاری، وکیع بن جراح، مسعر، ان کے سلسلہ

۱- صحیح البخاری ۸/۲، ۸/۸، ۴۶/۸، ۴۷/۱، ۴۸/۱، ۴۹/۱، ۵۰/۱، ۵۱/۱، ۵۲/۱، ۵۳/۱، ۵۴/۱، ۵۵/۱، ۵۶/۱، ۵۷/۱، ۵۸/۱، ۵۹/۱، ۶۰/۱، ۶۱/۱، ۶۲/۱، ۶۳/۱، ۶۴/۱، ۶۵/۱، ۶۶/۱، ۶۷/۱، ۶۸/۱، ۶۹/۱، ۷۰/۱، ۷۱/۱، ۷۲/۱، ۷۳/۱، ۷۴/۱، ۷۵/۱، ۷۶/۱، ۷۷/۱، ۷۸/۱، ۷۹/۱، ۸۰/۱، ۸۱/۱، ۸۲/۱، ۸۳/۱، ۸۴/۱، ۸۵/۱، ۸۶/۱، ۸۷/۱، ۸۸/۱، ۸۹/۱، ۹۰/۱، ۹۱/۱، ۹۲/۱، ۹۳/۱، ۹۴/۱، ۹۵/۱، ۹۶/۱، ۹۷/۱، ۹۸/۱، ۹۹/۱، ۱۰۰/۱، ۱۰۱/۱، ۱۰۲/۱، ۱۰۳/۱، ۱۰۴/۱، ۱۰۵/۱، ۱۰۶/۱، ۱۰۷/۱، ۱۰۸/۱، ۱۰۹/۱، ۱۱۰/۱، ۱۱۱/۱، ۱۱۲/۱، ۱۱۳/۱، ۱۱۴/۱، ۱۱۵/۱، ۱۱۶/۱، ۱۱۷/۱، ۱۱۸/۱، ۱۱۹/۱، ۱۲۰/۱، ۱۲۱/۱، ۱۲۲/۱، ۱۲۳/۱، ۱۲۴/۱، ۱۲۵/۱، ۱۲۶/۱، ۱۲۷/۱، ۱۲۸/۱، ۱۲۹/۱، ۱۳۰/۱، ۱۳۱/۱، ۱۳۲/۱، ۱۳۳/۱، ۱۳۴/۱، ۱۳۵/۱، ۱۳۶/۱، ۱۳۷/۱، ۱۳۸/۱، ۱۳۹/۱، ۱۴۰/۱، ۱۴۱/۱، ۱۴۲/۱، ۱۴۳/۱، ۱۴۴/۱، ۱۴۵/۱، ۱۴۶/۱، ۱۴۷/۱، ۱۴۸/۱، ۱۴۹/۱، ۱۵۰/۱، ۱۵۱/۱، ۱۵۲/۱، ۱۵۳/۱، ۱۵۴/۱، ۱۵۵/۱، ۱۵۶/۱، ۱۵۷/۱، ۱۵۸/۱، ۱۵۹/۱، ۱۶۰/۱، ۱۶۱/۱، ۱۶۲/۱، ۱۶۳/۱، ۱۶۴/۱، ۱۶۵/۱، ۱۶۶/۱، ۱۶۷/۱، ۱۶۸/۱، ۱۶۹/۱، ۱۷۰/۱، ۱۷۱/۱، ۱۷۲/۱، ۱۷۳/۱، ۱۷۴/۱، ۱۷۵/۱، ۱۷۶/۱، ۱۷۷/۱، ۱۷۸/۱، ۱۷۹/۱، ۱۸۰/۱، ۱۸۱/۱، ۱۸۲/۱، ۱۸۳/۱، ۱۸۴/۱، ۱۸۵/۱، ۱۸۶/۱، ۱۸۷/۱، ۱۸۸/۱، ۱۸۹/۱، ۱۹۰/۱، ۱۹۱/۱، ۱۹۲/۱، ۱۹۳/۱، ۱۹۴/۱، ۱۹۵/۱، ۱۹۶/۱، ۱۹۷/۱، ۱۹۸/۱، ۱۹۹/۱، ۲۰۰/۱، ۲۰۱/۱، ۲۰۲/۱، ۲۰۳/۱، ۲۰۴/۱، ۲۰۵/۱، ۲۰۶/۱، ۲۰۷/۱، ۲۰۸/۱، ۲۰۹/۱، ۲۱۰/۱، ۲۱۱/۱، ۲۱۲/۱، ۲۱۳/۱، ۲۱۴/۱، ۲۱۵/۱، ۲۱۶/۱، ۲۱۷/۱، ۲۱۸/۱، ۲۱۹/۱، ۲۲۰/۱، ۲۲۱/۱، ۲۲۲/۱، ۲۲۳/۱، ۲۲۴/۱، ۲۲۵/۱، ۲۲۶/۱، ۲۲۷/۱، ۲۲۸/۱، ۲۲۹/۱، ۲۳۰/۱، ۲۳۱/۱، ۲۳۲/۱، ۲۳۳/۱، ۲۳۴/۱، ۲۳۵/۱، ۲۳۶/۱، ۲۳۷/۱، ۲۳۸/۱، ۲۳۹/۱، ۲۴۰/۱، ۲۴۱/۱، ۲۴۲/۱، ۲۴۳/۱، ۲۴۴/۱، ۲۴۵/۱، ۲۴۶/۱، ۲۴۷/۱، ۲۴۸/۱، ۲۴۹/۱، ۲۵۰/۱، ۲۵۱/۱، ۲۵۲/۱، ۲۵۳/۱، ۲۵۴/۱، ۲۵۵/۱، ۲۵۶/۱، ۲۵۷/۱، ۲۵۸/۱، ۲۵۹/۱، ۲۶۰/۱، ۲۶۱/۱، ۲۶۲/۱، ۲۶۳/۱، ۲۶۴/۱، ۲۶۵/۱، ۲۶۶/۱، ۲۶۷/۱، ۲۶۸/۱، ۲۶۹/۱، ۲۷۰/۱، ۲۷۱/۱، ۲۷۲/۱، ۲۷۳/۱، ۲۷۴/۱، ۲۷۵/۱، ۲۷۶/۱، ۲۷۷/۱، ۲۷۸/۱، ۲۷۹/۱، ۲۸۰/۱، ۲۸۱/۱، ۲۸۲/۱، ۲۸۳/۱، ۲۸۴/۱، ۲۸۵/۱، ۲۸۶/۱، ۲۸۷/۱، ۲۸۸/۱، ۲۸۹/۱، ۲۹۰/۱، ۲۹۱/۱، ۲۹۲/۱، ۲۹۳/۱، ۲۹۴/۱، ۲۹۵/۱، ۲۹۶/۱، ۲۹۷/۱، ۲۹۸/۱، ۲۹۹/۱، ۳۰۰/۱، ۳۰۱/۱، ۳۰۲/۱، ۳۰۳/۱، ۳۰۴/۱، ۳۰۵/۱، ۳۰۶/۱، ۳۰۷/۱، ۳۰۸/۱، ۳۰۹/۱، ۳۱۰/۱، ۳۱۱/۱، ۳۱۲/۱، ۳۱۳/۱، ۳۱۴/۱، ۳۱۵/۱، ۳۱۶/۱، ۳۱۷/۱، ۳۱۸/۱، ۳۱۹/۱، ۳۲۰/۱، ۳۲۱/۱، ۳۲۲/۱، ۳۲۳/۱، ۳۲۴/۱، ۳۲۵/۱، ۳۲۶/۱، ۳۲۷/۱، ۳۲۸/۱، ۳۲۹/۱، ۳۳۰/۱، ۳۳۱/۱، ۳۳۲/۱، ۳۳۳/۱، ۳۳۴/۱، ۳۳۵/۱، ۳۳۶/۱، ۳۳۷/۱، ۳۳۸/۱، ۳۳۹/۱، ۳۴۰/۱، ۳۴۱/۱، ۳۴۲/۱، ۳۴۳/۱، ۳۴۴/۱، ۳۴۵/۱، ۳۴۶/۱، ۳۴۷/۱، ۳۴۸/۱، ۳۴۹/۱، ۳۵۰/۱، ۳۵۱/۱، ۳۵۲/۱، ۳۵۳/۱، ۳۵۴/۱، ۳۵۵/۱، ۳۵۶/۱، ۳۵۷/۱، ۳۵۸/۱، ۳۵۹/۱، ۳۶۰/۱، ۳۶۱/۱، ۳۶۲/۱، ۳۶۳/۱، ۳۶۴/۱، ۳۶۵/۱، ۳۶۶/۱، ۳۶۷/۱، ۳۶۸/۱، ۳۶۹/۱، ۳۷۰/۱، ۳۷۱/۱، ۳۷۲/۱، ۳۷۳/۱، ۳۷۴/۱، ۳۷۵/۱، ۳۷۶/۱، ۳۷۷/۱، ۳۷۸/۱، ۳۷۹/۱، ۳۸۰/۱، ۳۸۱/۱، ۳۸۲/۱، ۳۸۳/۱، ۳۸۴/۱، ۳۸۵/۱، ۳۸۶/۱، ۳۸۷/۱، ۳۸۸/۱، ۳۸۹/۱، ۳۹۰/۱، ۳۹۱/۱، ۳۹۲/۱، ۳۹۳/۱، ۳۹۴/۱، ۳۹۵/۱، ۳۹۶/۱، ۳۹۷/۱، ۳۹۸/۱، ۳۹۹/۱، ۴۰۰/۱، ۴۰۱/۱، ۴۰۲/۱، ۴۰۳/۱، ۴۰۴/۱، ۴۰۵/۱، ۴۰۶/۱، ۴۰۷/۱، ۴۰۸/۱، ۴۰۹/۱، ۴۱۰/۱، ۴۱۱/۱، ۴۱۲/۱، ۴۱۳/۱، ۴۱۴/۱، ۴۱۵/۱، ۴۱۶/۱، ۴۱۷/۱، ۴۱۸/۱، ۴۱۹/۱، ۴۲۰/۱، ۴۲۱/۱، ۴۲۲/۱، ۴۲۳/۱، ۴۲۴/۱، ۴۲۵/۱، ۴۲۶/۱، ۴۲۷/۱، ۴۲۸/۱، ۴۲۹/۱، ۴۳۰/۱، ۴۳۱/۱، ۴۳۲/۱، ۴۳۳/۱، ۴۳۴/۱، ۴۳۵/۱، ۴۳۶/۱، ۴۳۷/۱، ۴۳۸/۱، ۴۳۹/۱، ۴۴۰/۱، ۴۴۱/۱، ۴۴۲/۱، ۴۴۳/۱، ۴۴۴/۱، ۴۴۵/۱، ۴۴۶/۱، ۴۴۷/۱، ۴۴۸/۱، ۴۴۹/۱، ۴۵۰/۱، ۴۵۱/۱، ۴۵۲/۱، ۴۵۳/۱، ۴۵۴/۱، ۴۵۵/۱، ۴۵۶/۱، ۴۵۷/۱، ۴۵۸/۱، ۴۵۹/۱، ۴۶۰/۱، ۴۶۱/۱، ۴۶۲/۱، ۴۶۳/۱، ۴۶۴/۱، ۴۶۵/۱، ۴۶۶/۱، ۴۶۷/۱، ۴۶۸/۱، ۴۶۹/۱، ۴۷۰/۱، ۴۷۱/۱، ۴۷۲/۱، ۴۷۳/۱، ۴۷۴/۱، ۴۷۵/۱، ۴۷۶/۱، ۴۷۷/۱، ۴۷۸/۱، ۴۷۹/۱، ۴۸۰/۱، ۴۸۱/۱، ۴۸۲/۱، ۴۸۳/۱، ۴۸۴/۱، ۴۸۵/۱، ۴۸۶/۱، ۴۸۷/۱، ۴۸۸/۱، ۴۸۹/۱، ۴۹۰/۱، ۴۹۱/۱، ۴۹۲/۱، ۴۹۳/۱، ۴۹۴/۱، ۴۹۵/۱، ۴۹۶/۱، ۴۹۷/۱، ۴۹۸/۱، ۴۹۹/۱، ۵۰۰/۱، ۵۰۱/۱، ۵۰۲/۱، ۵۰۳/۱، ۵۰۴/۱، ۵۰۵/۱، ۵۰۶/۱، ۵۰۷/۱، ۵۰۸/۱، ۵۰۹/۱، ۵۱۰/۱، ۵۱۱/۱، ۵۱۲/۱، ۵۱۳/۱، ۵۱۴/۱، ۵۱۵/۱، ۵۱۶/۱، ۵۱۷/۱، ۵۱۸/۱، ۵۱۹/۱، ۵۲۰/۱، ۵۲۱/۱، ۵۲۲/۱، ۵۲۳/۱، ۵۲۴/۱، ۵۲۵/۱، ۵۲۶/۱، ۵۲۷/۱، ۵۲۸/۱، ۵۲۹/۱، ۵۳۰/۱، ۵۳۱/۱، ۵۳۲/۱، ۵۳۳/۱، ۵۳۴/۱، ۵۳۵/۱، ۵۳۶/۱، ۵۳۷/۱، ۵۳۸/۱، ۵۳۹/۱، ۵۴۰/۱، ۵۴۱/۱، ۵۴۲/۱، ۵۴۳/۱، ۵۴۴/۱، ۵۴۵/۱، ۵۴۶/۱، ۵۴۷/۱، ۵۴۸/۱، ۵۴۹/۱، ۵۵۰/۱، ۵۵۱/۱، ۵۵۲/۱، ۵۵۳/۱، ۵۵۴/۱، ۵۵۵/۱، ۵۵۶/۱، ۵۵۷/۱، ۵۵۸/۱، ۵۵۹/۱، ۵۶۰/۱، ۵۶۱/۱، ۵۶۲/۱، ۵۶۳/۱، ۵۶۴/۱، ۵۶۵/۱، ۵۶۶/۱، ۵۶۷/۱، ۵۶۸/۱، ۵۶۹/۱، ۵۷۰/۱، ۵۷۱/۱، ۵۷۲/۱، ۵۷۳/۱، ۵۷۴/۱، ۵۷۵/۱، ۵۷۶/۱، ۵۷۷/۱، ۵۷۸/۱، ۵۷۹/۱، ۵۸۰/۱، ۵۸۱/۱، ۵۸۲/۱، ۵۸۳/۱، ۵۸۴/۱، ۵۸۵/۱، ۵۸۶/۱، ۵۸۷/۱، ۵۸۸/۱، ۵۸۹/۱، ۵۹۰/۱، ۵۹۱/۱، ۵۹۲/۱، ۵۹۳/۱، ۵۹۴/۱، ۵۹۵/۱، ۵۹۶/۱، ۵۹۷/۱، ۵۹۸/۱، ۵۹۹/۱، ۶۰۰/۱، ۶۰۱/۱، ۶۰۲/۱، ۶۰۳/۱، ۶۰۴/۱، ۶۰۵/۱، ۶۰۶/۱، ۶۰۷/۱، ۶۰۸/۱، ۶۰۹/۱، ۶۱۰/۱، ۶۱۱/۱، ۶۱۲/۱، ۶۱۳/۱، ۶۱۴/۱، ۶۱۵/۱، ۶۱۶/۱، ۶۱۷/۱، ۶۱۸/۱، ۶۱۹/۱، ۶۲۰/۱، ۶۲۱/۱، ۶۲۲/۱، ۶۲۳/۱، ۶۲۴/۱، ۶۲۵/۱، ۶۲۶/۱، ۶۲۷/۱، ۶۲۸/۱، ۶۲۹/۱، ۶۳۰/۱، ۶۳۱/۱، ۶۳۲/۱، ۶۳۳/۱، ۶۳۴/۱، ۶۳۵/۱، ۶۳۶/۱، ۶۳۷/۱، ۶۳۸/۱، ۶۳۹/۱، ۶۴۰/۱، ۶۴۱/۱، ۶۴۲/۱، ۶۴۳/۱، ۶۴۴/۱، ۶۴۵/۱، ۶۴۶/۱، ۶۴۷/۱، ۶۴۸/۱، ۶۴۹/۱، ۶۵۰/۱، ۶۵۱/۱، ۶۵۲/۱، ۶۵۳/۱، ۶۵۴/۱، ۶۵۵/۱، ۶۵۶/۱، ۶۵۷/۱، ۶۵۸/۱، ۶۵۹/۱، ۶۶۰/۱، ۶۶۱/۱، ۶۶۲/۱، ۶۶۳/۱، ۶۶۴/۱، ۶۶۵/۱، ۶۶۶/۱، ۶۶۷/۱، ۶۶۸/۱، ۶۶۹/۱، ۶۷۰/۱، ۶۷۱/۱، ۶۷۲/۱، ۶۷۳/۱، ۶۷۴/۱، ۶۷۵/۱، ۶۷۶/۱، ۶۷۷/۱، ۶۷۸/۱، ۶۷۹/۱، ۶۸۰/۱، ۶۸۱/۱، ۶۸۲/۱، ۶۸۳/۱، ۶۸۴/۱، ۶۸۵/۱، ۶۸۶/۱، ۶۸۷/۱، ۶۸۸/۱، ۶۸۹/۱، ۶۹۰/۱، ۶۹۱/۱، ۶۹۲/۱، ۶۹۳/۱، ۶۹۴/۱، ۶۹۵/۱، ۶۹۶/۱، ۶۹۷/۱، ۶۹۸/۱، ۶۹۹/۱، ۷۰۰/۱، ۷۰۱/۱، ۷۰۲/۱، ۷۰۳/۱، ۷۰۴/۱، ۷۰۵/۱، ۷۰۶/۱، ۷۰۷/۱، ۷۰۸/۱، ۷۰۹/۱، ۷۱۰/۱، ۷۱۱/۱، ۷۱۲/۱، ۷۱۳/۱، ۷۱۴/۱، ۷۱۵/۱، ۷۱۶/۱، ۷۱۷/۱، ۷۱۸/۱، ۷۱۹/۱، ۷۲۰/۱، ۷۲۱/۱، ۷۲۲/۱، ۷۲۳/۱، ۷۲۴/۱، ۷۲۵/۱، ۷۲۶/۱، ۷۲۷/۱، ۷۲۸/۱، ۷۲۹/۱، ۷۳۰/۱، ۷۳۱/۱، ۷۳۲/۱، ۷۳۳/۱، ۷۳۴/۱، ۷۳۵/۱، ۷۳۶/۱، ۷۳۷/۱، ۷۳۸/۱، ۷۳۹/۱، ۷۴۰/۱، ۷۴۱/۱، ۷۴۲/۱، ۷۴۳/۱، ۷۴۴/۱، ۷۴۵/۱، ۷۴۶/۱، ۷۴۷/۱، ۷۴۸/۱، ۷۴۹/۱، ۷۵۰/۱، ۷۵۱/۱، ۷۵۲/۱، ۷۵۳/۱، ۷۵۴/۱، ۷۵۵/۱، ۷۵۶/۱، ۷۵۷/۱، ۷۵۸/۱، ۷۵۹/۱، ۷۶۰/۱، ۷۶۱/۱، ۷۶۲/۱، ۷۶۳/۱، ۷۶۴/۱، ۷۶۵/۱، ۷۶۶/۱، ۷۶۷/۱، ۷۶۸/۱، ۷۶۹/۱، ۷۷۰/۱، ۷۷۱/۱، ۷۷۲/۱، ۷۷۳/۱، ۷۷۴/۱، ۷۷۵/۱، ۷۷۶/۱، ۷۷۷/۱، ۷۷۸/۱، ۷۷۹/۱، ۷۸۰/۱، ۷۸۱/۱، ۷۸۲/۱، ۷۸۳/۱، ۷۸۴/۱، ۷۸۵/۱، ۷۸۶/۱، ۷۸۷/۱، ۷۸۸/۱، ۷۸۹/۱، ۷۹۰/۱، ۷۹۱/۱، ۷۹۲/۱، ۷۹۳/۱، ۷۹۴/۱، ۷۹۵/۱، ۷۹۶/۱، ۷۹۷/۱، ۷۹۸/۱، ۷۹۹/۱، ۸۰۰/۱، ۸۰۱/۱، ۸۰۲/۱، ۸۰۳/۱، ۸۰۴/۱، ۸۰۵/۱، ۸۰۶/۱، ۸۰۷/۱، ۸۰۸/۱، ۸۰۹/۱، ۸۱۰/۱، ۸۱۱/۱، ۸۱۲/۱، ۸۱۳/۱، ۸۱۴/۱، ۸۱۵/۱، ۸۱۶/۱، ۸۱۷/۱، ۸۱۸/۱، ۸۱۹/۱، ۸۲۰/۱، ۸۲۱/۱، ۸۲۲/۱، ۸۲۳/۱، ۸۲۴/۱، ۸۲۵/۱، ۸۲۶/۱، ۸۲۷/۱، ۸۲۸/۱، ۸۲۹/۱، ۸۳۰/۱، ۸۳۱/۱، ۸۳۲/۱، ۸۳۳/۱، ۸۳۴/۱، ۸۳۵/۱، ۸۳۶/۱، ۸۳۷/۱، ۸۳۸/۱، ۸۳۹/۱، ۸۴۰/۱، ۸۴۱/۱، ۸۴۲/۱، ۸۴۳/۱، ۸۴۴/۱، ۸۴۵/۱، ۸۴۶/۱، ۸۴۷/۱، ۸۴۸/۱، ۸۴۹/۱، ۸۵۰/۱، ۸۵۱/۱، ۸۵۲/۱، ۸۵۳/۱، ۸۵۴/۱، ۸۵۵/۱، ۸۵۶/۱، ۸۵۷/۱، ۸۵۸/۱، ۸۵۹/۱، ۸۶۰/۱، ۸۶۱/۱، ۸۶۲/۱، ۸۶۳/۱، ۸۶۴/۱، ۸۶۵/۱، ۸۶۶/۱، ۸۶۷/۱، ۸۶۸/۱، ۸۶۹/۱، ۸۷۰/۱، ۸۷۱/۱، ۸۷۲/۱، ۸۷۳/۱، ۸۷۴/۱، ۸۷۵/۱، ۸۷۶/۱، ۸۷۷/۱، ۸۷۸/۱، ۸۷۹/۱، ۸۸۰/۱، ۸۸۱/۱، ۸۸۲/۱، ۸۸۳/۱، ۸۸۴/۱، ۸۸۵/۱، ۸۸۶/۱، ۸۸۷/۱، ۸۸۸/۱، ۸۸۹/۱، ۸۹۰/۱، ۸۹۱/۱، ۸۹۲/۱، ۸۹۳/۱، ۸۹۴/۱، ۸۹۵/۱، ۸۹۶/۱، ۸۹۷/۱، ۸۹۸/۱، ۸۹۹/۱، ۹۰۰/۱، ۹۰۱/۱، ۹۰۲/۱، ۹۰۳/۱، ۹۰۴/۱، ۹۰۵/۱، ۹۰۶/۱، ۹۰۷/۱، ۹۰۸/۱، ۹۰۹/۱، ۹۱۰/۱، ۹۱۱/۱، ۹۱۲/۱، ۹۱۳/۱، ۹۱۴/۱، ۹۱۵/۱، ۹۱۶/۱، ۹۱۷/۱، ۹۱۸/۱، ۹۱۹/۱، ۹۲۰/۱، ۹۲۱/۱، ۹۲۲/۱، ۹۲۳/۱، ۹۲۴/۱، ۹۲۵/۱، ۹۲۶/۱، ۹۲۷/۱، ۹۲۸/۱، ۹۲۹/۱، ۹۳۰/۱، ۹۳۱/۱، ۹۳۲/۱، ۹۳۳/۱، ۹۳۴/۱، ۹۳۵/۱، ۹۳۶/۱، ۹۳۷/۱، ۹۳۸/۱، ۹۳۹/۱، ۹۴۰/۱، ۹۴۱/۱، ۹۴۲/۱، ۹۴۳/۱، ۹۴۴/۱، ۹۴۵/۱، ۹۴۶/۱، ۹۴۷/۱، ۹۴۸/۱، ۹۴۹/۱، ۹۵۰/۱، ۹۵۱/۱، ۹۵۲/۱، ۹۵۳/۱، ۹۵۴/۱، ۹۵۵/۱، ۹۵۶/۱، ۹۵۷/۱، ۹۵۸/۱، ۹۵۹/۱، ۹۶۰/۱، ۹۶۱/۱، ۹۶۲/۱، ۹۶۳/۱، ۹۶۴/۱، ۹۶۵/۱، ۹۶۶/۱، ۹۶۷/۱، ۹۶۸/۱، ۹۶۹/۱، ۹۷۰/۱، ۹۷۱/۱، ۹۷۲/۱، ۹۷۳/۱، ۹۷۴/۱، ۹۷۵/۱، ۹۷۶/۱، ۹۷۷/۱، ۹۷۸/۱، ۹۷۹/۱، ۹۸۰/۱، ۹۸۱/۱، ۹۸۲/۱، ۹۸۳/۱، ۹۸۴/۱، ۹۸۵/۱، ۹۸۶/۱، ۹۸۷/۱، ۹۸۸/۱، ۹۸۹/۱، ۹۹۰/۱، ۹۹۱/۱، ۹۹۲/۱، ۹۹۳/۱، ۹۹۴/۱، ۹۹۵/۱، ۹۹۶/۱، ۹۹۷/۱، ۹۹۸/۱، ۹۹۹/۱، ۱۰۰۰/۱، ۱۰۰۱/۱، ۱۰۰۲/۱، ۱۰۰۳/۱، ۱۰۰۴/۱، ۱۰۰۵/۱، ۱۰۰۶/۱، ۱۰۰۷/۱، ۱۰۰۸/۱، ۱۰۰۹/۱، ۱۰۱۰/۱، ۱۰۱۱/۱، ۱۰۱۲/۱، ۱۰۱۳/۱، ۱۰۱۴/۱، ۱۰۱۵/۱، ۱۰۱۶/۱، ۱۰۱۷/۱، ۱۰۱۸/۱، ۱۰۱۹/۱، ۱۰۲۰/۱، ۱۰۲۱/۱، ۱۰۲۲/۱، ۱۰۲۳/۱، ۱۰۲۴/۱، ۱۰۲۵/۱، ۱۰۲۶/۱، ۱۰۲۷/۱، ۱۰۲

سند میں حبیب بن ثابت سے وہ زید بن وجب سے بحوالہ عمر بن خطاب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن تو بہ انتہائی خوبصورت اور عمدہ خوشبو میں لائی جائے گی جس کی خوشبو صرف مومن ہی سونگھ سکے گا، کافر کہے گا ہائے افسوس! وہ تو تیرے لئے ہے، ان کو گمان ہوگا کہ مؤمنین وہ انتہائی اچھی خوشبو سونگھ رہے ہیں جبکہ ہمیں اسکا کچھ پتہ نہیں۔

آپ نے فرمایا تو بہ ان سے کلام کرے گی وہ کہے گی اگر تم لوگ دنیا میں مجھے قبول کرتے تو آج تمہاری خوشبو بھی اچھی ہوتی، فرماتے ہیں کافر کہے گا میں ابھی تجھے قبول کرتا ہوں، آپ نے فرمایا پھر ایک فرشتہ آسمان سے ندا دے گا اگر تم دنیا اور جو کچھ اس میں سونا چاندی ہے اور ہر وہ چیز لے آؤ جو دنیا میں ہے تب بھی تمہاری تو بہ قبول نہیں ہوگی، پھر تو بہ ان سے برأت کا اظہار کرے گی، فرشتے بھی برأت کریں گے پھر داروغہ آئیں گے سو جس سے اچھی خوشبو سونگھیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس سے اچھی خوشبو نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے جو باری اور اسماعیل بن یحییٰ تیمی دونوں سے متروک ہیں۔

۶۳۸۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابوالعباس وہ حضرت عبداللہ بن سے عمر روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں، ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد میں جانے کی اجازت طلب کرنے آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

مسعر کی سند سے مشہور حدیث ہے جسے ان سے سلیمان تیمی، ابن عیینہ اور لوگوں نے نقل کیا ہے۔

۶۳۸۹- جعفر بن محمد صالح، محمد بن سابق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ طاؤس سے بحوالہ ابن عمر نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب صبح ہونے کے قریب ہو تو ایک رکعت ہے۔

مسعر عن حبیب کی سند سے مشہور صحیح روایت ہے۔

۶۳۹۰- محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن مظفر، عبید اللہ بن ثابت کوئی، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ سعید بن جبیر سے بحوالہ ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے اے اللہ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما اپنے رزق سے محروم نہ رکھو، اور جو کچھ آپ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت دیں، اور ہمارے دلوں میں غنا رکھ دیں، اور جو کچھ اپنے پاس ہے اس میں سے ہماری رغبت پیدا فرما دیں۔

مسعر کی سند سے غریب حدیث ہے کیسے ان سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۳۹۱- جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبد الحمید حمانی، ابوبکر بن عیاش، ابو حصین، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت حکیم بن حزام روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کا جانور خریدنے کے لئے ایک دینار دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسے خریدا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا جو نفع میں لینا چاہتا تھا آپ نے اس کے ہاتھ بیچ دیا، یوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار اور قربانی کا جانور لیکر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لئے قربانی کا جانور خریدا اور اسے بیچ کر ایک دینار نفع کمایا، آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے، آپ نے قربانی

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۱۹/۳۔

۲۔ المصنف لابن شیبہ ۲۸۳/۱۰، وکنز العمال ۳۸۰/۱۔

کا جانور ذبح کر دیا اور دینار صدقہ کر دیا۔

حبیب سے صرف ابو حصین نے اسے روایت کیا ہے۔

۶۳۹۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن اسماعیل عطار عسکری، سفیان بن عثمان، حسین بن عمارہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر کا اولیٰ ہے۔

حبیب و حسن کی سند غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۳- محمد بن مظفر، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابوالطفیل سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحمیں جمع کی ہوئی جماعتیں ہیں ان میں سے جو ایک دو سے متعارف ہوئیں تو وہ جمع ہو گئیں اور جو ناواقف ہوئیں وہ مختلف رہیں۔

حبیب اور سفیان کی سند غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۳۹۴- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، کامل ابوالعلاء، حبیب بن ابی ثابت، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کمزوری کے باعث سر جھکاتے تو اپنے زیر ناف حصہ کی اپنے ہاتھ سے کفایت کرتے (کسی سے مدد نہ لیتے)

حبیب کی سند غریب حدیث ہے کامل اس میں مفرد ہیں۔

۶۳۹۵- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے وہ اعمش اور عبد العزیز سے بحوالہ زید بن وہب حضرت ابوزر نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! لوگوں کو خوشخبری دو! جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں جائے گا۔

۶۳۹۶- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، حسن بن علی بن زیاد، عبید بن اسحاق، کامل، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے یحییٰ بن جعدہ کی سند حضرت زید بن ارقم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا وہ اپنے پیچھے نبی کی آدمی عمر پاتا تھا۔

۶۳۹۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن الفرج، محمد بن عبد اللہ بن کناسہ، اعمش، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ثابت سے روایت ہے، وہ عبد اللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا جاؤ، ان کی خدمت میں جہاد کرو۔

مسعر، ثوری اور شعبہ نے حبیب سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۳۹۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، مسعر، قاروق، خطابی، محمد بن محمد بن حیان، محمد بن کثیر، سفیان، محمد بن

۱- مجمع الزوائد ۴/۲۶۱

۲- الكامل لابن عدی ۲/۴۰۰، مجمع الزوائد ۲/۱۰۳، وکنز العمال ۷/۱۸۹۳، ۶/۱۹۶۳

۳- الدر المنثور ۶/۶۳، وکنز العمال ۶/۱۴۲۶

۴- التاريخ الكبير ۷/۲۴۵، الكامل لابن عدی ۶/۲۱۰، وکنز العمال ۲۲/۳۲۲، وکشف الخفا ۶/۲۵۵

اسحاق، ابراہیم بن سعد، بکر بن بکار، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن باباہ سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

معمر نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے، ان کی روایت جماعت کی روایت کے خلاف ہے۔

۶۳۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن برہ صناعی، محمد بن عبد الرحیم بن شروش، ربیع بن یزید، معمر، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ ابن عمر روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۱- مسیب بن شریک نے ثوری سے بحوالہ حبیب نقل کیا ہے، ثوری اور حبیب کے شاگردوں کی روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے۔
۶۴۰۰- ابو احمد الغطریفی، محمد بن قاسم بن ہاشم، مسیب بن شریک، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ حضرت ابن عباس روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۶۴۰۱- حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی ثابت سے بحوالہ سعید بن جبیر و حضرت ابن عباس نقل کرتے ہیں کسب سے پہلے جو لوگ جنت کی طرف بلائے جائیں گے وہ کثرت سے اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے، جو خوشحال و بد حالی دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔
شعبہ نے حبیب سے اسی طرح نقل کیا ہے باللہ التوفیق۔

۱- المستدرک ۵۰۲/۱. والمعجم الصغير للطبرانی ۱۰۳/۱. ومجمع الزوائد ۹۵/۱۰. ولأحاديث الضعيفة ۶۳۲.
والدر المنثور ۲۸۱/۳. وتخريج الاحياء ۷۹/۴. وكنز العمال ۶۳۱۰. والترغيب والترهيب ۲۳۷/۲.

۲۹۰۔ عبد الرحمن بن ابی نعیم

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان پاکباز بزرگوں میں سے آگے بڑھنے والے، ہمیشگی اختیار کرنے والے، عابد، غافل عبد الرحمن بن ابی نعیم صلہ رحمی کرنے والے تاکہ ان سے صلہ رحمی کی جائے، عمل کرنے والے تاکہ ان کی قبولیت ہو۔

۶۴۰۲۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی، اسحاق شہید، عمران بن عیینہ، عطاء بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الرحمن بن ابی نعیم مسلسل پندرہ دن تک روزے سے رہتے، کھاتے پیتے نہ تھے۔

۶۴۰۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، حفص بن غیاث، عبد الملک بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عبد الرحمن بن ابی نعیم کے پاس جمع تھے، وہ بڑی غمگین آواز سے تلبیہ (اللھم لبیک) پڑھ رہے تھے، پھر خراسان اور وہاں کے گرد و نواح کی زمین میں آتے، پھر احرام کی حالت میں ہی مکہ آتے، مہینے میں دو دفعہ افطار کرتے، ان کے کسی دوست نے ان سے درخواست کی کہ آپ میرے ہاں افطاری کریں، تو انہوں نے فرمایا میرے لئے تازہ دودھ اور گھی کا بندوبست کرو، راوی کا کہنا ہے کہ پھر انہوں نے اسے پیا، جب یہ دودھ آپ کے پیٹ میں اتر تو آپ کی انتڑیاں متحرک ہو گئیں۔

۶۴۰۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن حمید، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عبد الرحمن بن ابی نعیم رمضان میں دو مرتبہ افطار کرتے، جب کبھی ہم ان سے پوچھتے کہ ابو الحکم آپ کیسے ہیں؟ تو فرماتے اگر ہم نیک ہوں تو اتقیا، کا اعزاز و اکرام سزا ہی ہے اور اگر (خدا نخواستہ) ہم فاجر ہوں تو ہم کہنے اور بد بخت ہیں۔

۶۴۰۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) سفیان بن عیینہ، سالم بن ابی حفص، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الرحمن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، وہ اپنے تلبیہ میں کہتے، لبیک، اگر ریاء کے طور پر ہوتی تو لبیک کمزور ہوتی۔

۶۴۰۶۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن حمید، جریر، ابن بشرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الرحمن بن ابی نعیم ایک سال سے دوسرے سال تک احرام باندھتے، انہیں جوؤں سے اذیت پہنچائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمام جوؤں ان کے سامنے جمع ہو کر گر پڑیں۔

۶۴۰۷۔ محمد بن ابی احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن مهران، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی نعیم حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت وہ جہا جم مقام میں برسر پیکار تھا۔ آپ نے کہا حجاج! قتل میں اسراف نہ کرو، کیونکہ اس کی مدد کی جائے گی، تو حجاج نے کہا بخدا! میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ کیا میں زمین کو تمہارے خون سے سیراب کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا حجاج! زمین کے اندر کے لوگ زمین پر بننے والوں سے زیادہ ہیں (یعنی زیادہ لوگ قتل ہو چکے ہیں) چنانچہ حجاج نے انہیں قتل کر دیا۔

۶۴۰۸۔ محمد بن ابراہیم (اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں) اسحاق بن بطول، ابن فضیل، (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے کہ وہ ایک ویرانے کے پاس سے گزرے، وہاں کھڑے ہو کر انہوں نے زور سے پکار کر کہا تمہیں کس نے ویران کیا؟ تو وہاں سے کسی چیز نے جواب دیا مجھے پہلے زمانے کی خرابیوں نے خراب کیا۔

عبد الرحمن بن ابی نعیم کی سندیں اکثر صحابہ کرام سے ملتی ہیں جن میں حضرت عبد اللہ بن عمر، ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ قابل

۱۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۹۸، والتاریخ الکبیر ۵/۱۱۳۰، والجرح ۵/۱۳۰۰، والکاشف ۲/۳۳۷۲، والمیزان ۲/۳۹۹۲، وتہذیب الکمال ۹/۳۹۷۹ (۱۷/۳۵۶)۔

ذکر ہیں۔

۶۴۰۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں حبیب بن ابی نعیم سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اگر محرم مکھی مار دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہل عراق! تم مجھ سے محرم کے متعلق پوچھتے ہو جو کسی مکھی کو قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا۔ آپ نے فرمایا تھا یہ دونوں (حسین) میری دنیا کے پھول ہیں۔

۶۴۱۰- فاروق خطابی، ابو مسلم الکشی، حجاج بن منہال، ابو عمرو الضریر، ابو احمد القطرانی، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن محمد بن اسماء، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی، عاصم بن علی، مہدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھنے لگا، اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اسے دیکھو! یہ گھونگھٹ کے خون کے متعلق پوچھ رہا ہے جبکہ انہوں نے نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

شعبہ اور مہدی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے۔

۶۴۱۱- احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، حکم بن عبد الرحمن بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین جنتی نو جوانوں کے سردار ہیں سوائے میرے دو خالہ زاد بھائیوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے۔ یہ سلیمان کے الفاظ ہیں۔

۶۴۱۲- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، خلف بن ولید الجوهری، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، ان کے سلسلہ سند میں عبد الرحمن بن ابی نعیم سے بحوالہ حضرت ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین جنتی نو جوانوں کے سردار ہیں۔

ثوری اور حمزہ زیات نے یزید سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یزید بن مردانیہ نے عبد الرحمن بن ابی نعیم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن و حسین جنتی نو جوانوں کے سردار ہیں۔

۶۴۱۳- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، عفان بن مسلم، عبد الرحمن بن زیاد، عمارہ بن قعقاع، ان کے سلسلہ سند میں عبد الرحمن بن ابی نعیم سے روایت ہے، وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخت سلم کے پتوں سے رنگی ہوئی کھال میں سونا بھیجا جس کے ساتھ مٹی لگی ہوئی تھی، آپ نے اسے چار آدمیوں، اقرع بن حابس، عیینہ بن بدر، زید الخلیل، علقمہ بن علاشہ، یا عامر بن الطفیل کے درمیان تقسیم کر دیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھی، اس کے نتھنے کشادہ تھے، گھنی داڑھی، سرمندہ ہوا اور اس کا ازار (تہبند) اوپر چڑھا ہوا تھا، وہ کہنے لگا اے محمد! انصاف سے کام لیجئے، اللہ کی قسم! آپ نے آج تک انصاف نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانتدار نہیں سمجھتے جبکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمانی خبر (وحی) آتی ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہو سکتا ہے یہ نمازی ہو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بہت سے نمازی ایسے ہیں جو محض اپنی زبان سے کہتے ہیں حالانکہ ان کے دلوں میں وہ بات نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں کے ساتھ سختی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پاک پڑھے گی مگر قرآن ان کی ہنسی کی ہڈی سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے، پھر آپ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو ان لوگوں کو ضرور قتل کر دوں گا۔

عمارہ کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے قیس بن ربیع اور سلام بن سلیم نے سعید بن مسروق سے بحوالہ عبدالرحمن بن ابی نعیم سے بروایت حضرت ابوسعید الخدری نقل کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خاک آلود سونا بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، یعنی عیینہ، علقمہ، اقرع اور زید الخلیل میں۔ قریش و انصار ناراض ہو گئے، حضور نجد کے سردار کو تو دیتے ہیں اور ہمیں محروم رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ان کا دل رکھنے کے لئے انہیں دیتا ہوں اس کے بعد انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی، آپ علیہ السلام نے فرمایا میں انہیں عادی کی طرح قتل کروں گا۔

۶۳۱۴- ابو بکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم بن مفضل، عبد اللہ بن مبارک، فضیل بن غزوان، ابن ابی نعیم البجلی، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی تو اس پر قیامت کے دن حد لگائی جائے گی، ہاں یہ کہ وہ اسی طرح ہو جس طرح اس نے کہا تو جدابات ہے۔

۶۳۱۵- محمد بن عمر، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی نعیم بجلی سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچو، بایں طور کہ دونوں ہم وزن ہوں، جس نے زیادہ کیا یا زیادتی طلب کی تو اس نے سود لیا۔

اسے مغیرہ بن مقسم نے ابن ابی نعیم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۲۹۱۔ خلف بن حوشب

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان مبارک ہستیوں میں سے سیدھے مہذب طریقے والے، پسندیدہ گفتگو والے بزرگ، ابو عبد الرحمن خلف بن حوشب ہیں۔

۶۳۱۶- احمد بن اسحاق، عباس بن حمد ان الحنفی، حجاج بن حمزہ، حسین بن علی جعفر، ابراہیم بن ربیع، ابو راشد فرماتے ہیں کہ میرے والد خلف بن حوشب پر بڑا تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا، ابا حضور! آپ اس آدمی سے تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اتنے طریقے میں نشوونما پائی ہے اور ہمیشہ اسی پر قائم رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ خلف ابو مرزوق کی کنیت رکھتے تھے، ربیع نے ان سے کہا

۱۔ صحیح البخاری ۸۳/۶

۲۔ دلائل النبوة للبیہقی ۳۲۶/۶

۳۔ فتح الباری ۱۸۳/۵، ۱۸۵/۱۲، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۷

۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة باب ۱۵، وصحیح البخاری ۸۹، ۹۷/۳، وفتح الباری ۳۷۹/۴

۵۔ التاریخ الکبیر ۳/۲۵۳، والجرح ۱۶۸/۳، و تہذیب الکمال ۱۷۰۳ (۲۷۹/۸) و تہذیب التہذیب ۱۴۹/۳، والخلاصة ۱۸۳۹/۱

آپ اسے تبدیل کر لیں تو خلف نے کہا آپ میری کنیت رکھ دیں انہوں نے کہا، تو آپ آج سے ابو عبد الرحمن ہیں۔

۶۲۱۷- ابو بکر بن محمد بن احمد موزن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبید، عبد السلام بن حرب، ان کے سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو شخص ہر گھڑی موت کو ایک دفعہ یاد کر لے تو زندگی اسے اچھی نہیں لگتی۔

۶۲۱۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد السلام بن حرب، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا اے زمین کے نمک خراب نہ ہونا، اس لئے جب کوئی چیز خراب ہو جاتی ہے تو نمک اسے درست کرتا ہے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم میں دو خصلتیں ہیں، بغیر توبہ کے ہنسنا اور بدون بیداری کے صبح کرنا۔

۶۲۱۹- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن مبارک، ابن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریین سے فرمایا دیکھو! جیسے بادشاہوں نے تمہارے لئے حکمت چھوڑ دی تو تم بھی ان کے لئے دنیا سے دست بردار ہو جاؤ۔

۶۲۲۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جبرائیل امین یا کوئی اور فرشتہ جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا، تو آپ نے اس سے کہا اے اچھی خوشبو اور نفیس کپڑوں والے فرشتے! مجھے (میرے والد) یعقوب علیہ السلام کے متعلق کچھ بتاؤ، یا یہ فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ان کی نظر چلی گئی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا ان کے غم کی کیا انتہاء ہے؟ فرشتے نے کہا ان کا غم سترگم کردہ فرزند خواتین کے غم کے برابر ہے۔ آپ نے پوچھا انہیں اجر کتنا ملے گا؟ اس نے کہا سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

خلف بن حوشب نے بیشتر تابعین سے روایتیں کی ہیں ان میں حکم، مجاہد، ابوالاسحاق سبعمی وغیرہ شامل ہیں۔

۶۲۲۱- سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، (جدی) احمد بن ابی شعیب، حکیم بن نافع، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ حکم بن عتبہ سے بحوالہ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس نے کسی مسلمان کے قتل پر ایک آدھ کلمہ کی بھی اعانت کی تو وہ بروز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

غریب حدیث ہے خلف سے روایت کرنے میں حکم متفرد ہیں جبکہ اسے ہلال بن العلاء اور مقداد بن احمد بن سعید بن ابی شعیب سے نقل کیا ہے۔

۶۲۲۲- ابوالاسحاق بن حمزہ، عبد الغفار بن حکم، سوار بن مصعب، لیث، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ مجاہد سے بحوالہ حضرت عائشہؓ نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں جس میں کم درجہ کا سود یہ ہے جیسے کوئی (نعوذ باللہ) اپنی ماں سے زنا کر بیٹھے، سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ۳۶ زناؤں سے بڑھ کر ہے۔ خلف کی سند غریب مدیث ہے، ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۲۲۳- حسن بن علی الوراق، احمد بن محمد بن سعید، یونس بن سابق ابو بدر، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے وہ ابوالاسحاق سے وہ عبد خیر سے بحوالہ امیر المؤمنین علیؓ نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور ابوبکرؓ نے نماز پڑھی عمرؓ نے

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۶۲۰، والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۸، وتاریخ أصبہان ۱۵۲/۱، ۲۶۳، ونصب الرایۃ ۳۲۶/۳، والترغیب والترہیب ۲۹۳/۳، والاحادیث الضعیفۃ ۵۰۳، والموضوعات لابن الجوزی ۱۰۳/۳، ۱۰۴، والذلالۃ المصنوعۃ ۱۰۲/۲، والکامل لابن عدی ۲۷۱/۵، والضعفاء للعقیلی ۳۸۲/۳.

تیسرے تھے۔

۱۔ منصور بن دینار نے خلف سے نقل کیا ہے اور ان کی سند ابو ہاشم سابر، سعید الجارحی، بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۶۲۲۳۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، محمد بن احمد بن حسن مرقی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن ابی اسد، احمد بن حسن، شریک، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے بحوالہ میمون بن مہران نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الدرداء سے کہا: کیا آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے میزان میں سب سے پہلے جو چیز رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ ۲۔

۶۲۲۵۔ محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن اسحاق، محمد بن ابان، یوسف بن حوشب، ابو یزید الباعور، عمرو بن مرہ، زر بن حبیش، بحوالہ حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ ۳۔

محمد بن عمر کہتے ہیں میں نے ابو العباس بن عقدہ سے پوچھا کیا یہ روایت ابو یزید الباعور سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا یہ خلف بن حوشب سے ہے اور یہ یوسف بن حوشب اور خلف سے غریب ہے، ہم نے اس طرح لکھا ہے۔

۲۹۲۔ ربیع بن ابی راشد

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان برگزیدہ لوگوں میں سے حاضر القلب، لوگوں کی مجلسوں میں شرکت کرنے والے، ذکر کرتے کرتے وجد میں آنے والے ربیع بن ابی راشد ہیں۔

۶۲۲۶۔ عبد الرحمن بن عباس بن عبد الرحمن، ابراہیم حربی، احمد بن محمد، حسین الجعفی، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ ربیع بن ابی راشد کو کسی دن لوہاروں کے صندوق پر بیٹھے دیکھا گیا تو ان سے کسی نے کہا اے ابو عبد اللہ! اگر آپ مسجد میں آجاتے تو اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھتے تو کیا ہی اچھا ہوتا، انہوں نے فرمایا میں اگر ایک لمحہ بھی موت کی یاد سے جدا رہوں تو مجھے اپنے دل کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

۶۲۲۷۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، مالک، انہوں نے فرمایا کہ ربیع بن ابی راشد سے کسی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے تاکہ ہم سے حدیث بیان کریں؟ تو انہوں نے فرمایا موت کی یاد اگر ایک گھڑی بھی میرے دل سے جدا ہو تو میرا دل بگڑ جائے گا، مالک فرماتے ہیں میں نے ان سے زیادہ غم کا اظہار کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۶۲۲۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، فضیل بن یحییٰ، ابو احمد زبیری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے عمر بن زر سے سنا تھا، فرماتے ہیں میں جب بھی ربیع بن ابی راشد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ وہ بغیر شراب کے مخمور ہیں۔

۶۲۲۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، ابن عیینہ، فرماتے ہیں ابن زر نے فرمایا کہ ربیع نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا سوال کرتا ہے تو وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۱۔ مسند الشہاب ۲۱۴، والمطالب العالیۃ ۲۵۴۹، واتحاف السادة المتقین ۳۱۹، ۳۲۰، والدر المنثور ۳/۷۱۔

والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۳/۸، وكشف الخفا ۳۱۳۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲۴۷/۲، والدر المنثور ۳۶۳/۱، واتحاف السادة المتقین ۳۲۷/۸، والجامع الكبير ۵۳۷۶۔

۳۔ سنن الترمذی ۲۲۳۰، ومسند الامام احمد ۳۷۷/۱، ۳۷۸، والعلل المنہیۃ ۳۷۲/۲، ومشكاة المصابيح ۵۳۵۲۔

۶۴۳۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، عباس بن حمدان، حجاج بن حزام، حسین بن علی، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد بازار کی ایک بند جگہ میں مجھے ملے، میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک طرف لے گئے، پھر انہوں نے فرمایا ابو ذر! جو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کا سوال کرتا ہے بے شک وہ بہت بڑی چیز کا سوال کرتا ہے۔

۶۴۳۱- حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، اخیسی، ابو بکر بن عیاش، فرماتے ہیں میں اگر منصور بن معتمر، ربیع بن ابی راشد اور عاصم کو نماز میں دیکھ لیتا اور ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے اپنی ڈاڑھیاں سینوں پر رکھی ہوئی تھیں، میں سمجھ جاتا کہ یہ متقی نمازی ہیں۔

۶۴۳۲- ابو بکر بن محمد بن احمد الموزن، حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، قاسم بن ابی سعید، ابن مسعر بن کدام، مالک بن مغول، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے عزت و کرامت موت کے بعد مقرر فرمائی ہے تو دنیا میں ان کے پتے پھٹ پڑتے اور ان کے پیٹوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

۶۴۳۳- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، قاسم بن محمد کناسی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا کہ ربیع بن ابی راشد نے فرمایا اور انہوں نے ایک بیمار آدمی کو دیکھا وہ اپنے پڑوسیوں میں صدقہ تقسیم کر رہا تھا، زیارت سے پہلے بدیئے بھیجے جاتے ہیں وہ آدمی کچھ ایام بعد مر گیا، تو اس پر ربیع آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بخدا! اسے موت کا احساس ہوا ہے اور یہ بات اسے معلوم ہو گئی کہ اس کا وہی مال فائدہ مند ہے جو اس نے آگے بھیجا ہے۔

۶۴۳۴- ابی، عبد اللہ بن محمد بن محمد بن عمر، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں خلف بن حوشب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم ربیع بن ابی راشد کے ساتھ تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا، اے لوگو! اگر تم بعث بعد الموت کے بارے میں کوئی شک رکھتے ہو خوب سن رکھو! ہم نے تمہیں اول مٹی سے، پھر نطفہ سے پیدا کیا ہے، پھر انہوں نے فرمایا اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ مجھ سے سابقہ لوگوں کی مخالفت ہوگی تو میں اپنے گھر سے جدا نہ ہوتا یہاں تک کہ مجھے موت آ جاتی۔

۶۴۳۵- ابو محمد بن حیان، سعید بن سلمہ ثوری، محمد بن یحییٰ عبدی، ابو غسان، عید السلام بن حرب، خلف بن حوشب فرماتے ہیں کہ مجھے ربیع بن ابی راشد نے کہا مجھے قرآن سناؤ، میں نے یہ آیت پڑھی، اے لوگو! کیا تم دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں شک کرتے ہو (جج ۵) تو وہ فرمانے لگے اگر مجھے اس بات کے بدعت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں پہاڑوں میں گھومتا۔

۶۴۳۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الولید بن شجاع، حسین بن علی الجعفی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے کسی کے جنازے میں اتنے آدمی نہیں دیکھے جتنے ربیع بن ابی راشد کے جنازے میں دیکھے۔

۶۴۳۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن علی، ابو عبد الملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حبیب بن ابی ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ ربیع بن ابی راشد بھی تھے اور ربیع چادر سے گرہ لگائے بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور لوگوں کی سی گفتگو کرنے لگا۔ ربیع نے چادر کی گرہ کھولی، جوتے پہن کر کھڑے ہوئے اور باہر چلے گئے حبیب نے اس آدمی سے کہا بھئی تم نے کہا کیا؟ تم نے ہماری محفل خراب کر دی ہے۔

۶۴۳۸- ابی، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن یمان، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ربیع بن ابی راشد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہ تھا، یحییٰ بن یمان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو فرماتے سنا کہ بے شک ربیع بن ابی راشد موت سے بہت ڈرنے والے تھے۔

۶۴۳۹- ابی، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، سفیان بن عیینہ، فرماتے ہیں ربیع بن ابی راشد نے فرمایا میرے اور بہت

سے تاجروں کے درمیان موت کا ذکر رہتا۔

۶۴۴۰- محمد بن احمد بن نصر، ولید بن احمد، قتالا، عبدالرحمن بن محمد بن ادريس، محمد بن یحییٰ واسطی، محمد بن حسین برجلانی، یحییٰ بن اسحاق، نصر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ ربیع بن ابی راشد ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کافی عرصہ سے بیمار چلا آ رہا تھا۔ آپ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور رونے لگے اتنے میں ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کیوں رورہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جنتی اور جہنمی لوگ یاد آگئے تھے میں نے جنتیوں کو عافیت سے رہنے والے لوگوں کے مشابہ قرار دیا اور جہنمیوں کو مصائب میں مبتلا لوگوں کے ساتھ، بس یہی بات میرے رونے کا سبب بنی۔

ربیع، منذر اور ثوری سے سند روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث میں قلت ہے۔

۶۴۴۱- ابواسحاق بن حمزہ، ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن سلیمان، ہاشم بن ناجیہ، عطاء بن مسلم، سفیان، واصل، ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے وہ منذر ثوری سے بحوالہ محمد بن علی روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا اباجی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ، میں نے کہا پھر؟ انہوں نے کہا حضرت عمرؓ، تیسرے آدمی کے متعلق پوچھنا مجھے اچھا نہ لگا۔

۶۴۴۲- ابواسحاق بن حمزہ، ابوسعید القصی، جبیر بن محمد واسطیان، ابو محمد بن حیان، احمد بن صالح ذراع، عمار بن خالد، علی بن غراب، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ربیع بن ابی راشد سے بحوالہ منذر ثوری وہ محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا ابو جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر لوگ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ، میں نے کہا، پھر؟ انہوں نے کہا عمرؓ میں نے کہا پھر؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

اہل کوفہ کے تبع تابعین کی جماعت کا ذکر حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اہل کوفہ کے تبع تابعین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس میں مذکورہ حضرات ہیں۔

کرز بن وبرہ الحارثی

ان حضرات میں سے کرز بن وبرہ حارثی ہیں، سکونت جرجان میں تھی، اصلاً کوفی ہیں، اچھی شہرت کے حامل تھے، زہد و عبادت میں بلند شان رکھتے تھے، جیسے ان پر انس و مشاہدات کا غلبہ رہتا، جس میں کئی الطافات کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ مخاطبات ان میں انس پیدا کرتے، کسی کا قول ہے کہ مانوس ہونے سے دور چلے جانے اور وحشت سے جھوٹنے کا نام تصوف ہے۔

۶۴۴۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے گھر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی نماز کی جگہ ایک گھڑا ہے جسے انہوں نے بھوسے سے بھر رکھا ہے اور اس پر زیادہ قیام کرنے کی غرض سے ایک چادر بچھا رکھی ہے وہ دن رات میں تین قرآن پڑھا کرتے تھے۔

۶۴۴۴- ابوالحسن صباح بن محمد نحدی، محمد بن حسن عجمی، علی بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں ابن فضیل سے روایت ہے، فرماتے ہیں کرز چھبیس گھنٹوں میں تین ختم کرتے تھے۔

۶۴۴۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، سعید بن عثمان، ابو عثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابن عیینہ سے بحوالہ ابن شہرہ روایت ہے کہ کرز نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کا سوال کیا کہ وہ اس سے دنیا کی کوئی چیز نہیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسم اعظم عطا کر دیا تو انہوں نے یہ دعا کی ان میں اتنی طاقت پیدا ہو جائے جس سے دن رات میں تین ختم کر سکیں۔

۶۳۴۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان ان کے سلسلہ سند میں ابن شبرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں کرز کے ساتھ تھا وہ جب بھی کسی صاف ستھری جگہ سے گذرتے تو وہاں نماز پڑھتے۔

۶۳۴۷- عبد اللہ بن محمد، احمد بن روح، محمد بن اشکیب، ابو داؤد حنفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں کرز بن وبرہ کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے۔ میں نے انہیں کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میرا دروازہ بند ہے اور میرا زار لٹک رہا ہے، اور میں اپنے ورد کو کل شام پڑھنے سے رک رہا، یہ ضرور کسی گناہ کی وجہ سے تھا جو مجھ سے سرزد ہوا۔

۶۳۴۸- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن حسن، ابو غسان احمد بن محمد بن اسحاق، حارث بن مسلم، ابن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کرز بن وبرہ نے فرمایا میں اپنا ورد پڑھنے سے عاجز رہا، اور جہاں تک میرا گمان ہے یہ ضرور کسی گناہ کا خمیازہ ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ گناہ کیا ہے۔

۶۳۴۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، شریح بن یونس، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت کرز کے پاس ایک لکڑی مچراب کے پاس رکھی تھی جس پر اونگھ کے وقت ٹیک لگاتے تھے۔

۶۳۵۰- محمد بن علی بن بھیش، ابو شعیب حرافی، احمد بن عمران اخلسی، محمد بن فضیل بن غزوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میرے والد صاحب نے بیان کیا کہ کرز بن وبرہ حارثی ابن شبرمہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے، انہیں سرسام تھا تو انہوں نے ان کے کان میں لعاب دہن لگایا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔

۶۳۵۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے یا از خود نقل کرتے ہیں، کہ کرز جب باہر نکلتے تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے، لوگ انہیں اتنا مارتے کہ وہ بے ہوش ہو جاتے۔

۶۳۵۲- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، سلم الخواص، ابو طیبہ جرجانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے کرز بن وبرہ سے کہا وہ کیا بات ہے جس کی وجہ سے نیک و بد سبھی ناراض ہوتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا بندہ جب آخرت والوں میں سے ہو اور پھر دنیا کی طرف لوٹ آئے۔

۶۳۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ ذکر کرتے ہیں کہ کرز جرجان سے ہمارے پاس تشریف لائے تو کوفہ کے قراء ان کے پاس جمع ہو گئے۔ میں بھی انہی لوگوں میں سے تھا۔ میں نے ان سے دو باتیں ہی سنی ہیں، فرمایا اپنے نبی پر درود بھیجو، اس واسطے کہ تمہارا درود ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور فرمایا اے اللہ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما، میں نے اس امت میں ان سے زیادہ عبادت گزار نہیں دیکھا، کجاوے میں نماز پڑھتے تھکتے نہ تھے۔ جب کجاوے سے اترتے تو نماز کا آغاز کرتے۔

۶۳۵۴- عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، جریر بن زیاد بن وبرہ الحارثی، شجاع بن صبیح، ہولی کرز بن وبرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو سلیمان المکلب سے روایت ہے، فرماتے ہیں مکہ تک میں کرز کے ساتھ رہا، تو ان کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے اپنے فالتو کپڑے اتار کر کجاوے میں رکھ دیتے، پھر نماز پڑھتے کے لئے ایک طرف ہو جاتے، بخت اونٹوں کے بڑبڑانے کی آواز سنتے تو آ جاتے۔

ایک دن وہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو ان کے احباب ان کی طلب میں نکلے، میں بھی تلاش کرنے والوں میں تھا، اچانک میں نے انہیں ایک اطمینان کی جگہ میں سخت گرمی کی حالت میں نماز پڑھتے پایا، ایک ہادل ان پر سایہ کئے ہوئے ہے انہوں نے مجھے دیکھا تو میری طرف آئے، کہنے لگے ابو سلیمان! مجھے آپ سے ایک بات کہنی ہے، میں نے کہا ابو عبد اللہ! آپ کی کیا ضرورت ہے تو انہوں نے کہا

میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تم نے دیکھا اسے پوشیدہ رکھو، میں نے کہا ابو عبد اللہ ایسا ہی ہوگا، انہوں نے کہا مجھے بھروسہ دو، تو میں نے قسم کھائی کہ میں ان کے مرنے تک کسی کو خبر نہیں دوں گا۔

۶۳۵۵- عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، روضہ مولانا کرز، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ہم نے ان سے کہا، کرز کا خرچ کبھی پورا ہوتا تھا؟ تو وہ کہنے لگیں، وہ مجھے کہتے اے روضہ! جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس طاقت سے لے لینا، فرماتی ہیں مجھے جب بھی کوئی چیز ضرورت پڑتی تو اس سے لے لیتی۔

۶۳۵۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ کرز نے چالیس سال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔

۶۳۵۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذا، احمد دورقی، عمرو بن حمید ابو سعید کہتے ہیں مجھے جر جان کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب کرز حارثی کا انتقال ہو گیا تو انہیں کسی نے خواب میں دیکھا جیسے عموماً لوگ خواب میں دیکھتے ہیں، کیا دیکھتا ہے کہ تمام قبرستان والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں، انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں، ان سے کسی نے کہا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمام قبرستان والوں نے کرز کے استقبال میں نئے کپڑے پہنے ہیں۔

۶۳۵۸- (ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن منذر، محمد فضیل ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو فرماتے سنا۔ اشعار میں اگر چاہتا تو عبادت گزاری میں کرز کی طرح یا ابن طارق کی طرح حرم میں بیت اللہ کے ارد گرد طواف کرتا۔ ان کی لذت بھری زندگی کے درمیان خوف حائل ہو گیا اور فوز و فلاح، گرم و بخشش طلب کرنے والوں میں جلد شامل ہو گئے۔

فرماتے ہیں کہ محمد بن طارق دن رات میں ستر مرتبہ طواف کرتے اور کرز رات دن میں تین ختم کرتے۔

۶۳۵۹- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے، عبد الرحمن بن حسن، ابو حفص نیشاپوری، صلت بن مسعود، ابن عیینہ فرماتے ہیں میں نے ابن شبرمہ کو کہتے سنا (اشعار کا ترجمہ پچھلی روایت میں گزر چکا ہے) فرماتے ہیں ابن شبرمہ نے مجھ سے کہا کرز اور ابن طارق کون ہیں؟ میں نے کہا کہ کرز وہ ایسے شخص تھے کہ جب سفر میں ہوتے تو لوگ پڑاؤ کے لئے جگہ تلاش کرتے اور وہ نماز کے لئے جگہ ڈھونڈتے اور ابن طارق کا کیا پوچھتے ہو، اگر کسی کو مٹی کا پیوٹی تو انہیں ایک لپ مٹی کا پیوٹی تھی، ابو حفص کہتے ہیں کہ لوگ ابن طارق کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن کے طواف میں دس فرسخ چلنے کی قدرت رکھتے تھے۔

۶۳۶۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن طارق کو طواف کرتے دیکھا کہ لوگ ان کے لئے راہ چھوڑ رہے تھے۔ انہوں نے چمڑے کی تہ بہ تہ جوتیاں پہن رکھی ہیں لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دن رات میں دس فرسخ کی مقدار طواف کرتے تھے۔

کرز، طاؤس، عطاء، ربیع بن خثیم اور محمد بن کعب قرظی سے مسند روایات نقل کرتے ہیں۔

۶۳۶۱- ابو عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن محمد بن یحییٰ خالدی طوسی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں جعفر بن خالد بن عبد اللہ سمرقندی، علی بن اسحاق بن ابراہیم بن مسلم بن رزین، محمد بن فضل، محمد بن سوقة، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر، جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے ایک فرشتہ مقرر ہے لہذا جب تم اس کے پاس سے گزرو تو یوں کہا کرو، ”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“ اس واسطے کہ وہ فرشتہ آمین کہتا ہے، کرز نے فرمایا جب تم حجر اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہا کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجا کرو، پھر یوں کہو اے اللہ! میں آپ کی کتاب کی تصدیق اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اقتدا کرتا ہوں۔

۶۳۶۲- ابراہیم بن عبد اللہ، یعقوب بن یوسف، عاصم البخاری، محمد بن عیسیٰ بن حیان، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ طاؤس روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپ فرما رہے تھے، جب یوم عرفہ کی صبح ہوتی ہے اور منیٰ والے عرفات کی طرف جا رہے ہوں اور اپنے خیموں کو منہدم کر چکے ہوتے ہیں تو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان ایک ندا دیتا ہے جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ سب جانتے ہیں کہ متوجہ ہو جاؤ، بے شک تمہارے گناہ بخش دیئے گئے، تمہارے اجر واجب ہو گئے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ہے۔

ہم نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۳۶۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن مروان واسطی، محمد بن فضل، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ طاؤس وہ حضرات ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ازار کی جگہ چادر باندھے (احتبا کی حالت میں) نماز پڑھ رہے تھے۔

۶۳۶۴- عبد اللہ بن حسین بن بالویہ، محمد بن محمد، اسحاق بن خلف، محمد بن سری، عیسیٰ بن موسیٰ، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ عطاء وہ حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہیں۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا نماز کی زینت کو اختیار کرو، پوچھا گیا نماز کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نعلین پہنو اور ان میں نماز پڑھو۔

۶۳۶۵- محمد بن حسین بن محمد بن حسین جندی، ابو زرہ احمد بن موسیٰ مکی، علی بن حرب، جعفر بن احمد بن بہرام، علی بن حسن، ابی ظبیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز بن وبرہ سے بحوالہ ربیع بن خثیم حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت اس کا سانس تسبیح اور اس کی دعا قبول ہے۔

۶۳۶۶- ابو جعفر محمد بن احمد مقری، عمر بن ایوب سقطی، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں کرز سے بحوالہ محمد بن کعب قرظی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے قد ریا کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا قد ریا پر ستر انبیاء کی زبان مبارک سے اُغت ہوئی ہے۔ ان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع فرمائے گا اس وقت ایک فرشتہ اعلان کرے گا جسے اولین آخرین سب سنیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑنے والے کہاں ہیں؟ تو اس وقت قد ریا اٹھ کھڑے ہوں گے۔

۲۹۴- عبد الملک بن ابجر

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان مقدس بستیوں میں انتہائی پرہیزگار، نورانی شکل، بہت زیادہ رونے والے عبد الملک بن سعید بن ابجر ہیں۔

۶۳۶۷- ابو بکر بن اسلم، احمد بن علی بن الابار، الولید بن شجاع، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ ابن ابجر انتہائی تقویٰ کی وجہ

۱- الموضوعات لابن الجوزی ۹۵/۲. واللائع المصنوعة ۲۰/۲. والفوائد المجموعة ۲۳. والکامل لابن عدی ۲۱۷/۲. وتاریخ أصیہان ۳۳۹/۱. ۲۶۵/۲. والدر المنثور ۷۸/۳.

۲- أمالی الشجرى ۲۸۱/۱. واتحاف السادة المتقين ۱۵۷/۵، ۱۹۲/۳. والدر المنثور ۱۸۰/۱. وتاریخ جرجان ۳۷۰. والأسرار المرفوعة ۳۷۳.

کلام کرتے ایسے لگتے ہیں جیسے وہ مضمون بنا کر کلام کر رہے ہیں اور جب کوئی ناموافق طبع چیز دیکھتے تو کہتے اعود باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم، اسے دہراتے رہتے یہاں تک کہ اس بات کا دوسروں کو علم ہو جاتا کہ وہ یہ چیز ناپسند کر رہے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ جو اجنبی انہیں دیکھتا تو انہیں غبی سمجھتا، وہ اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتے لیکن کبھی بات کو بیان نہ کرتے۔

۶۴۶۸- ابو بکر بن خالد، الحارث بن علی عمری، عبد اللہ بن عمر بن ابان، مالک بن اسماعیل، موسیٰ بن اشم، ان کے سلسلہ سند میں جعفر الاحمر سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہمارے دوستوں میں سے رونے والے چار اشخاص تھے، عبد الملک بن ابجر، محمد بن سوقہ، مطرف بن طریف ابوسنان ضرار مرہ۔

۶۴۶۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع (ابی) ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں جب بھی عبد الملک بن ابجر سے ملاقات کرتا تو وہ مجھے کہتے تمہارے بعد عمریں گھٹ گئیں، موتیں قریب آ گئیں، تمہارے پڑوسیوں کا کیا ہوا؟ یعنی قبرستان والوں کا، پھر کہتے اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ چاہتے ہیں وہ کب پٹ سکتا ہے۔

۶۴۷۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، سفیان، سلمہ بن کھیل فرماتے ہیں کوفہ میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے بوجہ خانہ میں رہنا مجھے پسند ہوتا ہے تو بس ابن ابجر ہے۔

۶۴۷۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ الاودی، مسدد، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو ہر روز نیکی میں بڑھتے جاتے تھے، پھر انہوں نے ابن ابجر، ابو حیان تیمی، ابن سوقہ، عمرو بن قیس اور ابو سفیان کا ذکر کیا۔

۶۴۷۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر قرشی، حسین الجعفی فرماتے ہیں میں عبد الملک بن ابجر کے پاس تھا۔ اس وقت ان کا ایک غلام بھاگا ہوا تھا، اور ان کے گھر کے دروازے تھے، اچانک بے خبری میں غلام واپس آ گیا، عبد الملک نے اس سے کہا اے فلا نے! تیرا ناس ہو! تو بھاگ نکلا تھا تیری نماز قبول نہ ہوگی کیا ہم سے بھی بہتر تیرے لئے کوئی تھا؟ جاتے وقت تو کس دروازے سے نکلا تھا؟ اس نے کہا اس دروازے سے، تو آپ نے فرمایا جاؤ اسی دروازے میں سے داخل ہو کر اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو! کنیز! اسے کھانا کھاؤ، مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔

۶۴۷۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو غسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا، فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن ابجر کے ایک بیٹے نے کسی خادم کو کہا: ایسے جولا ہے! تو آپ نے فرمایا تم اس کام پر اسے عازر دلاتے ہو جو ہم نے اسے کرنے پر مجبور کیا ہے، میرا گمان ہے انہوں نے کہا تھا اگر یہ عیب ہے تو یہ عیب ہم نے خود اس میں داخل کیا ہے۔

۶۴۷۴- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے عبد الرحمن بن حسن، موسیٰ بن عبد الرحمن بن مسروق، حسین الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن ابجر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی عافیت میں قابل امتحان ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا شکر کیسے ہو؟ یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تاکہ دیکھے اس کا صبر کیسے ہو؟

۶۴۷۵- ابو بکر بن مالک، عبد الرحمن بن حسن، احمد بن یحییٰ صوفی، حسین بن علی الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن ابجر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ان سے کسی نے اس آیت ”اور قیامت کے دن ہر نفس کے ساتھ ہانکنے والا اور گواہ آئے گا“ (ق) سائق سے مراد اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف ہانکنے والا اور شاہد سے مراد اس کے اعمال پر گواہ ہے۔

عبد الملک ابو الطفیل عامر بن وائل سے روایت کرتے ہیں جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ اسی طرح زر بن نبیش، عامر بن عیسیٰ، عبد الملک بن عمیر، واصل بن حیان، ایاد بن لقیط، طلحہ بن مصرف، سلمہ بن کھیل، ثوبر بن ابی فاخثہ، مجاہد، ابو سفیان، اور طلحہ بن نافع۔

سے سند روایت کراتے ہیں۔

۶۳۷۶- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، زہیر، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن ابجر سے بحوالہ حضرت ابو الطفیلؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا، مجھے لگتا ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو انہوں نے کہا مجھے ذرا حضور کے احوال تو بتاؤ کیا ہیں؟ میں نے کہا میں نے آپ علیہ السلام کو مروہ کے پاس ایک اونٹ پر سوار دیکھا، آپ کے ارد گرد لوگ تھے لوگوں نے کہا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے فرمایا کیونکہ لوگوں کو حضور سے ہٹایا اور دور نہیں کیا جاتا تھا۔

جریری وغیرہ نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے۔

۶۳۷۷- سلیمان بن احمد، محمود بن محمد واسطی، قاسم بن سعید بن المسیب، شجاع بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عبد الملک بن ابجر سے سنا فرماتے ہیں، میں نے زر بن حبیش کو سنا فرما رہے تھے کہ حضرت ابی بن کعب قسم کھا کر کہتے تھے کہ لیلۃ القدر ۱۲ ویں شب ہے اور مستثنیٰ نہیں کرتے، ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے معلوم کر لیا، فرمایا اس آیت کے ذریعہ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، ہم نے حساب لگایا اور اس بات کو یاد کر لیا کہ وہ ۱۲ ویں شب ہے۔

۶۳۷۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن میمون، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کی مانند تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکیں گی، ہم نے کہا اے ابو محمد! آپ سے کس نے بیان کیا؟ انہوں نے کہا نیکو کار عبد الملک بن سعید بن ابجر اور مطرف بن طریف نے، انہوں نے امام شعبی سے سنا فرماتے ہیں میں نے مغیرہ بن شعبہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ منب سے کم درجہ والا جنتی کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے کہ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا تو اسے لایا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائیگا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ عرض کریگا میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ پھر اس سے کہا جائیگا کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے اتنی جنت ہو جتنی کسی دنیا کے بادشاہ کی مملکت ہوتی ہے؟ وہ عرض کرنے لگا جی ہاں، اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تمہارے لئے اس جنت کی طرح پھر اسی کی مانند اسی طرح کی جنت ہے، وہ عرض کریگا اے میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں، پھر اس سے کہا جائیگا تیرے لئے اس کے ساتھ جو تیرے نفس کی خواہش اور آنکھوں کی لذت کا سامان ہو وہ بھی دیا جائیگا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! جنتیوں میں سب سے بلند مرتبہ جنتی کونسا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! یہی تمہاری مراد تھی میں ابھی تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں، میں نے ان کی عزت و اکرام کے درختوں کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور ان پر مہر لگا دی ہے کہ انہیں نہ کوئی آنکھ دیکھے اور نہ ان کا تذکرہ کوئی کان سے سنے اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آئے، فرماتے ہیں اس کا مصداق کتاب اللہ میں یہ آیت ہے ”کسی نفس کو معلوم نہیں کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیسا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے (السجدہ - ۱۱) الایترا“

صحیح متفق علیہ حدیث ہے مسلم نے ابن عمرو، بشر بن الحکم، بحوالہ ابن عیینہ روایت کی ہے جبکہ عبید اللہ الشجعی نے عبد الملک بن ابجر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۷۹- محمد بن محمد بن احمد، اور لیس بن عبد الکریم، زہیر بن حرب، ابو معاویہ، ان کے سلسلہ سند میں عبد الملک بن سعید بن ابجر سے بحوالہ

۱- سنن الترمذی ۳۱۹۸، والدر المنثور ۱۷۵/۱، مسند الحمیدی ۷۱/۷، مسند ابی عوانہ ۱۳۲/۱، والترغیب والترہیب ۵۰۱/۴، وفتح الباری ۵۱۶/۸.

نور بن ابی فاختہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ جنتی وہ ہوگا جو اپنی ملکیت کو دو ہزار سال تک دیکھتا رہے گا، وہ اس کے دور اور قریب کے اطراف کو برابر دیکھے گا اپنی خوشی و سرور میں اپنے اہل و عیال اور خدم و حشم میں، اور سب سے افضل وہ شخص ہوگا جو دن میں دو بار اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔

۶۳۸۰- محمد بن عمر بن مسلم، ابواسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ایون، سعید بن محمد الجری، ان کے سلسلہ سند میں عبدالرحمن بن عبد الملک بن ابی بکر، بحوالہ حضرت طلحہ بن مصرف وہ حضرت خثیمہ سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ان کا حسابدار خادم آگیا آپ نے فرمایا کیا تم نے غلاموں کو ان کا کھانا پہنچا دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں جی، آپ نے فرمایا جاؤ، اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کا کھانا روکے رکھے۔

۶۳۸۱- حسین بن علیؓ، محمد بن اسحاق ثقفی، علاء بن سالم رواں، ابوبدر، زیاد بن خثیمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی بکر نے بواسطہ مجاہد، انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کا ذکر کیا۔ اس وقت آپ آبدیدہ ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی ”ان لوگوں کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں“ (السجدہ-۱۶)

۶۳۸۲- ابوعلی، محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن کاسب، سفیان بن عیینہ، اعش، عبدالملک بن ابی بکر، وہ حضرت ابوسفیان سے بحوالہ حضرت جابر نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے جو بھی مرے اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہئے۔

۲۹۵- عبدالاعلیٰ التیمی

شیخ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ان راست باز لوگوں میں سے نبی خشوع و خضوع اور لگا تار رونے والے عبدالاعلیٰ تیمی ہیں۔ ان کا باطن عاجز، حاضر، سامع اور ان کی آنکھ اشکبار تھی۔

۶۳۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، مسعر فرماتے ہیں عبدالاعلیٰ تیمی نے فرمایا جس کا علم اسے رلائے نہیں تو وہ اس لائق ہے کہ اسے علم نافع نہ دیا جائے۔

۶۳۸۴- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبدالاعلیٰ تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جسے ایسا علم دیا گیا جو اسے رلائے نہیں تو وہ اس قابل ہے کہ اسے علم نافع نہیں دیا گیا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی یہ تعریف فرمائی ہے: ”بے شک جن لوگوں کو اس کتاب سے پہلے علم دیا گیا جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل جہدے میں گر جاتے ہیں“ (اسراء-۱۰۷)

۶۳۸۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابن عیینہ، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالاعلیٰ تیمی اپنے جہدے میں یہ دعا کرتے تھے، اے پروردگار! ہمیں خشوع و عاجزی میں بڑھادے جیسے آپ کے دشمن آپ سے نفرت و دوری میں بڑھے ہوئے ہیں اور اپنے سامنے جہدہ ریز ہو چکنے کے بعد ہمیں آگ میں اوندھے منہ نہ ڈالنا۔

۶۳۸۶- ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان، مسعر، عبدالاعلیٰ، فرماتے ہیں جب کوئی قوم بیٹھ کر جنت و دوزخ کا ذکر

۱- مسند الامام احمد ۲/۱۳، ۶۴، ۵۳۷، و التحاف السادة المتقين ۱۰/۵۳۶، ۲۵۲، و شرح السنة ۱۵/۲۳۲، والترغیب والترہیب ۵۰۷/۴.

۲- صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، و فتح الباری ۱۳/۶۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

نہیں کرتی تو فرشتے کہتے ہیں دو عظیم چیزوں سے یہ لوگ غافل ہیں۔

۶۳۸۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، مسعر ان کے سلسلہ سند میں عبد الاعلیٰ سے روایت ہے فرمایا کہ جنت اور جہنم بنی آدم سے زیادہ کان لگا کر بات سمجھتی ہیں جب بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے میرے اندر داخل کر اور جب بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتی ہے اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ دے۔

۶۳۸۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو عمر، ابن عیینہ، ابواسامہ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبد الاعلیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کوئی گھر ایسا نہیں جس کے رہنے والوں کے ساتھ ملک الموت ہر دن دو دفعہ مصافحہ نہ کرتا ہو۔

۶۳۸۹- ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، خلف بن تمیم، محمد بن عبد العزیز تیمی، ان کے سلسلہ سند میں عبد الاعلیٰ تیمی سے روایت ہے، فرماتے ہیں دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کر دی ہے ایک موت کی یاد، دوم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی۔

۶۳۹۰- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے عبد الرحمن بن حسن، عمرو بن عبد اللہ اودی، (ابی) مسعر، عبد الاعلیٰ تیمی سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب یوسف اپنے بھائی سے ملے تو انہوں نے کہا تم نے شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں، انہوں نے فرمایا کیا میری جدائی کے غم نے تمہیں روکا نہیں؟ بھائی نے کہا مجھے والد صاحب نے کہا تم شادی کر لو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایسی اولاد پھیلائے جو آخری زمانے میں تسبیح کے ذریعے زمین کو بوجھل کر دے۔

عبد الاعلیٰ تیمی، ابراہیم تیمی سے سنداً نقل کرتے ہیں۔

۶۳۹۱- الحسن بن محمد بن علی، عمر بن حسن، احمد بن حسن، (ابی) حصین بن مخرق، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عبد الاعلیٰ تیمی سے بحوالہ ابراہیم تیمی وہ حضرت ابو ذرؓ روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ”اور سورج اپنے محور میں چل رہا ہے“ (یسین - ۳۸) پھر فرمایا اے ابو ذر! جانتے ہو اس کا محور و مستقر کہاں ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا اس کا مستقر عرش کے نیچے ہے سورج آتا ہے اور واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے وہاں سجدہ کرتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنے مغرب سے طلوع ہو جا، اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان لاتا فائدہ نہ دے گا۔

۲۹۶- مجمع بن صمغان تیمی

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان لوگوں میں سے پرہیزگار، کشادہ دست مجمع بن تیمی ہیں۔

۶۳۹۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا میں نے مجمع تیمی کو دیکھا اور مجھے یاد ہے کہ گویا میں انہیں بکرا بازار میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے ان سے کہا آپ کی یہ بکری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے یہ پسند نہیں، ابوبکر نے فرمایا مجمع سے بڑھ کر کون پرہیزگار ہوگا۔

۶۳۹۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالربیع واسطی، حفص بن غیاث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سفیان ثوری مجمع تیمی کے پاس آئے۔ سفیان کے ازار میں کوئی پھشن تھی فرماتے ہیں پھر انہوں نے چار دراہم لئے اور سفیان ثوری کو تمہارے لئے اور فرمایا ان سے تہبند خرید لینا، سفیان نے کہا مجھے ان کی ضرورت نہیں مجمع نے کہا آپ نے سچ فرمایا کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے۔ راوی کا بیان ہے پھر انہوں نے وہ دراہم لیکر ان سے ازار خرید لیا، سفیان کہتے تھے: اللہ تعالیٰ میرے بھائی مجمع کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے مجھے کپڑا پہنایا، نیز سفیان نے فرمایا میرے عمل میں سے مجھے جس عمل میں کسی قسم کی آمیزش نہیں لگتی وہ مجمع سے میری محبت ہے۔

۶۴۹۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، (ابی) ابراہیم بن محمد، عبد الجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابو حیان تیمی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا میرے دل میں مجمع کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔
۶۴۹۵- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، احمد بن عمران الخنسی، غنام بن علی، اعلمش فرماتے ہیں کہ میں مجمع تیمی کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ایک درہم سے کھجوریں خریدیں۔ اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور بیچنے والے سے سوال کرنے لگا تو مجمع نے کہا آدھے درہم کی اسے اور آدھے درہم کی مجھے دیدو۔

۶۴۹۶- (ابی) ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، قبیصہ بن عقبہ، مطھر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی نے فرمایا موت کی یاد سب چیزوں سے بے پرواہی کا سبب ہے۔

۶۴۹۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد الاحمر، ابو بکر بن عیاش، ابو حیان تیمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مجمع کو ان کے بیٹے کے جنازہ میں روتے دیکھا، میں نے کہا آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے کہا مجھے اس پر ایسا ہی غم ہو رہا ہے جیسے والد کو اپنے بیٹے کا غم ہوتا ہے اور میں اس وجہ سے اس پر رورہا ہوں کہ مجھے معلوم نہیں وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں

۶۴۹۸- قاضی ابوالاحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، محمد بن ایوب، حسن بن محمد طنافسی، ابو بکر، ابن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجمع تیمی سے کسی نے کہا آپ کیا اس بات سے خوش نہ ہوں گے کہ آپ کے پاس مال ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کیا آپ حج، غلام کو آزاد اور صدقہ نہیں کریں گے؟ فرمایا ایک چیز مجھ پر واجب نہیں میں اس میں ثواب کی امید نہیں رکھتا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کے پاس حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کا ذکر کیا تو وہ فرمانے لگے میرے نزدیک کوئی چیز اس کے برابر نہیں، ابو بکر نے فرمایا میں نے ان سے یہ بات تیس سال سے سن رکھی ہے، ایک یا دو سال کی کمی زیادتی ہوگی اس وقت کوفہ میں مجمع سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا گیا۔

۶۴۹۹- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن حسن، حسن بن عطاء، حسین بن حفص، ابو مسلم، اعلمش، ان کے سلسلہ سند میں اعلمش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجمع کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے اس سے نہیں پوچھا کہ تو کہاں سے آیا ہے اور تمہارا کیا حال ہے؟ بالآخر وہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

۲۹۷- ضرار بن مرہ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا انہی پاک سیرت لوگوں میں سے رونے والے بیدار رہنے والے ضرار بن مرہ ابوسنان ہیں۔

۶۵۰۰- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بزار، ابوسعید الاشج، محارب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ضرار بن مرہ اور محمد بن سوقہ، ہر ایک دوسرے کو تلاش کرتے، پھر دونوں مل بیٹھ کر روتے۔

۶۵۰۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر، ابو غسان، موسیٰ بن اشیم، جعفر الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہمارے چار احباب زیادہ رونے والے تھے مطرف بن طریف، محمد بن سوقہ، ابن ابجر، ابوسنان ضرار بن مرہ۔

۶۵۰۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سلیمان بن توبہ، ابو بدر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں چار آدمیوں سے ملا ہوں، میں نے ان سانس دیکھا، محمد بن سوقہ، محمد بن قیس، ابن ابجر اور ضرار بن مرہ۔

۶۵۰۳- عبد اللہ بن محمد، الولید بن ابان، ابو موسیٰ بن اسحاق، (ابی) سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے کسی کو ابو سنان ضرار بن مرہ بن عمار دھنی اور محمد بن سوہ سے زیادہ نرم دل نہیں دیکھا۔

۶۵۰۴- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، ابو سعید الاشج، عبد اللہ بن الجحج، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابو سنان ضرار بن مرہ ہم سے کہتے تھے تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص تنہا آئے اس واسطے کہ جب تم لوگ جھگھٹا بنالیتے ہو تو باتیں کرنے لگتے ہو اور آدمی جب اکیلا ہو تو وہ اپنا وظیفہ دور پڑھ سکتا ہے اور اپنے رب کو یاد کر سکتا ہے۔

۶۵۰۵- (ابی) ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بغوی، احمد بن زہیر، ابوالفتح نصر بن مغیرہ، سفیان عینی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں ابو سنان ضرار بن مرہ نے فرمایا آج میں نے اپنے گھر والوں کو پانی پلایا اور بکری کو چار اڑال دیا، فرماتے تھے تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے نفع بخش ہو۔

احمد بن زہیر نے اپنی حدیث میں اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ابو سنان بازار سے کوئی چیز خرید کر اپنے کندھے پر رکھتے، ان سے کوئی کہتا ہے مجھے دید مجھے تو آپ انکار کر دیتے اور فرماتے وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۶۵۰۶- عبد اللہ بن محمد، ابویحییٰ الداری، سلمہ بن شیب، حماد بن قیراط، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے ابو سنان سے سنا کہ غیبت سترگنا ہوں سے بڑھ کر ہے۔ میں نے پوچھا ”حوب“ کیا بلا ہے؟ انہوں نے فرمایا کوئی (بد بخت) اپنی رات سے زہار جماع کرے۔

۶۵۰۷- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سفیان، ابو سنان شیبانی نے فرمایا آسمانوں کی پیدائش کے بعد جمعہ کے روز تین گھڑیوں کے اندر جو باقی فرشتوں کو پیدا کیا گیا، ایک گھڑی میں ایت پیدا ہوئی، اور ایک گھڑی میں موت۔ مجھے معلوم نہیں ان میں سے کس سے ابتدا فرمائی گئی اور حضرت آدم علیہ السلام آخری گھڑی میں پیدا کئے گئے۔

۶۵۰۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) محمد بن عبد اللہ زہیر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابو سنان سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے دنیا! تو مسلمانوں کے لئے کڑوی ہو جا، تا کہ وہ تجھ سے رکا رہے جس کی وجہ سے سے بدلہ دیا جائے، اور میری خاطر اس کے لئے میٹھی نہ ہونا، ورنہ تو اسے فتنہ میں مبتلا کر دے گی، اے ابن آدم! میری عبادت کے لئے قاغ ہو جا، میں تیرے سینہ کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فاقہ کو ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینہ کو مشاغل سے بھر دوں گا، ورنہ تیرے فقر کو بڑھا دوں گا۔

۶۵۰۹- ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسین بن منصور، طنافسی، اسحاق بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ابو سنان سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابلیس کہتا ہے کہ میں جب ابن آدم کی تین چیزوں پر قابو پالیتا ہوں تو اس سے اپنی ضرورت برائی کا سامان پیدا کر لیتا ہوں، جب وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے اپنے عمل کو بہت زیادہ سمجھنے لگے اور جب اپنی رائے پر خوش ہونے لگے۔

۶۵۱۰- قاضی ابوالاحمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے حسین بن حسن بن علی، یوسف بن موسیٰ، جریر، ابو سنان ضرار بن مرہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابن شیرمہ سے ان دونوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہرگز اس چیز کو نہیں پہنچ سکتے جو بد خالی کے پاس ہے یہاں تک کہ تم کوئی کپڑا مزے سے پہنو اور مزے سے جو کی روٹی کھاؤ، اور مزے سے زمین کو پیٹو، پتہ ہے۔

انہوں نے عبد اللہ بن ابی بزیل، عبد اللہ بن حارث اور سعید بن جبیر سے اس حدیث سے فقہان ثوری، عبد اللہ بن عیینہ اور جریر نے بیان کیا ہے۔

۶۵۱۱- ابو بکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبد اللہ مروی، محمد بن سلیمان صہبانی نے اس حدیث میں ابو سنان سے

بحوالہ عبید اللہ بن ابی ہذیل وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں پہلے آنے والے جہنمیوں کو غصہ سے ملے گی، پھر انہیں ایک لپٹ مار کر جھلسا دے گی، جس کی وجہ سے وہ ہڈی پر گوشت کا ٹکڑا نہیں چھوڑے گی مگر اسے ایری کے پٹھے کے اوپر گرا دے گی۔

یہ روایت صرف محمد بن سلیمان نے ان سے نقل کیا ہے، جبکہ ابن عیینہ یا جریر نے اسے ابن ابی ہذیل سے موقوفاً نقل کیا ہے۔
۶۵۱۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، (ابی) عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن ابی ہذیل سے بحوالہ عبد اللہ بن عمر نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے، بے فائدہ علم سے، ایسی دعا سے جو سنی جانے کے قابل نہ ہو، بے خوف دل سے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔
اسے ابن مہدی نے ثوری سے روایت کیا ہے اور خالد بن عبد اللہ واسطی نے ابوسنان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۱۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن آدم، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبد اللہ بن حارث، وہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔
۶۵۱۴- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن علی، ابن الجعد، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے روایت ہے، وہ عبد اللہ بن ابی ہذیل سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ، وہ اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔
اگر تم مجھے یوں نہ کہو کہ میں بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں تو مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، فرمایا انہوں نے یوسف علیہ السلام کی قیص کی خوشبو پانی بھی جو آٹھ فاصلوں کی مقدار پر تھی۔

شعبہ فرماتے ہیں ایک مسافت کوفہ اور بصرہ کے مابین علاقے کی بقدر ہے۔

۶۵۱۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد برزنجی، شریک، ان کے سلسلہ سند میں ابوسنان سے بحوالہ عبد اللہ بن ہذیل وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے شاگردان کا انتظار کر رہے تھے جب وہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے کہا آپ کو کس وجہ سے تاخیر ہو گئی؟ ہم سے حدیث بیان کریں تو انہوں نے فرمایا میں عنقریب تمہیں بیان کروں گا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے تمہارا ایک بھائی تھا جو موسیٰ علیہ السلام تھے، انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! مجھے اس شخص کے متعلق بتائیں جو لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تاکہ میں آپ کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کروں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ایک بندہ دور کی زمین میں ہے اس کے متعلق دوسرے بندے نے سنا جو اسے جانتا نہیں جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو ایسا لگتا ہے اسے پہنچی ہے، اسے کوئی کاٹا چبھتا ہے تو گویا اسے چبھا ہے یہ اس سے میری وجہ سے محبت رکھتا ہے، اس بنا پر وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آپ کی وہ کون سی مخلوق ہے جسے آپ نے پیدا کیا پھر انہیں جہنم میں داخل کر کے عذاب دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، سب کے سب میری مخلوق ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کاشت کاری کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا، پھر فرمایا اے موسیٰ اس کی نگہداشت کرو، سو انہوں نے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کی نگہداشت کی اس کے بعد اسے کاٹا اور اٹھا کر لے گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ! تمہاری کھیتی کا کیا ہوا؟ عرض کیا میں اس کی کٹائی سے فارغ ہو چکا اور اسے اٹھا کر لے گیا ہوں، فرمایا اس میں سے کچھ باقی چھوڑا ہے؟ عرض کیا الہی! وہ چیز چھوڑی ہے جس میں

۲۹۸۔ عمرو بن مرہ

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان بزرگوں میں سے مستند راوی، اپنے رب سے امید رکھنے والے اور اس کے سامنے عاجزی کرنے والے عمرو بن مرہ ہیں۔

۶۵۱۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، قراذ بن نوح، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے جب بھی عمرو بن مرہ کو نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ وہ نہیں بٹتے یہاں تک کہ ان کے اجتہاد و دعا کو ان کے لئے قبول کیا جائے۔

۶۵۱۷۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مسعر سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ان میں سے سب سے بہتر شخص کون ہے؟ میرے خیال میں، میں نے عمرو بن مرہ سے کوئی افضل نہیں دیکھا، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا میں نے یہی کہا کہ ان کی دعا قبول ہوگی۔

۶۵۱۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو سعید الاشج، احمد بن بشر، مولیٰ عمرو بن حرث، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عبد الملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور عمرو بن مرہ سند میں فرماتے ہیں میں نے عبد الملک بن میسرہ کو فرماتے سنا اور عمرو بن مرہ کے جنازے میں چل رہے تھے میرے گمان میں وہ زمین والوں میں سب سے بہتر تھے۔

۶۵۱۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابراہیم بن اسحاق، سلام بن سلم، حنفی، سلیم بن رستم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمرو بن مرہ کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا، میں نے اکثر انہیں یہ دعا کرتے سنا اے پروردگار! مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو آپ کی طرف سے تاوان ادا کریں۔

۶۵۲۰۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، عبد اللہ بن محمد زہری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی نشانی کے پاس سے گزروں جس کا ذکر قرآن میں ہے اور میں اسے نہ پہچان سکوں اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور یہ مثالیں ہم لوگوں سے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں، انہیں علم والے ہی سمجھتے ہیں۔ (عشکوت ۴۳)

۶۵۲۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے عبد الرحمن بن حسن، علی بن حرب، محمد بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عمرو بن مرہ کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں یہ گمان کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دیگا اور اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں یہ خیال کروں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے چہرے سیاہ کر دے گا۔

۶۵۲۲۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، ابو معاویہ، ضریر، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ مجھے بھلی لگی اس کے بعد میری نظر چلی گئی مجھے امید ہے یہ اس کا کفارہ ہے۔

۶۵۲۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، ابو جہری، محمد بن سابق، مالک بن مغول، سعید بن ابی شان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میں بیٹا ہو جاؤں مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے جوانی میں کوئی نظر ڈالی تھی۔

۶۵۲۴۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابوالاحوص، علاء بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں جس نے آخرت طلب کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، جس نے دنیا طلب کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا، لہذا تم باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی کو نقصان پہنچاؤ!

۶۵۲۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اطمینان کہتا ہے، انسان مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل میں ہوتا ہوں۔

۶۵۲۶- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، ابوسنان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ کہے گا لا حول ولا قوۃ الا باللہ، تو اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا لا حول ولا قوۃ الا باللہ، تو پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، تو فرشتہ اسے کہے گا کیا تجھے حیا نہیں آتی تو اپنے رب سے کتنا مانگے گا؟ تو وہ کہے گا میں نے اپنے رب سے کیا مانگا ہے، پھر ابوسنان نے یہ آیت پڑھی وَلَوْ لَا اِذَا دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ”ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ (الکہف: ۳۹)۔

۶۵۲۷- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، شیخ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے پھر آپ نے ارشاد فرمایا تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ قابل قدر کام کی کوشش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جو ہمیشگی کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔

۶۵۲۸- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد، ابوالاحوص، سعید بن مسروق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں واؤد علیہ السلام فرماتے تھے اے پروردگار! میں آپ کی نعمتوں کا کیسے شمار کر سکتا ہوں جبکہ میں خود پوری ایک نعمت ہوں۔

عمرو بن مرہ، عبد اللہ بن ابی اوفی، اور عبد اللہ بن سلمہ مرادی، ابوالانک، مرہ ہمدانی، خثیمہ عمرو بن میمون، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، سعید بن عبد اللہ، سعید بن المسیب، مصعب بن سعد بن ابی وقاص وغیرہ حضرات سے مسند روایت کرتے ہیں۔

۶۵۲۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد نیز، فاروق خطاب، ابومسلم الکشی، سلیمان بن حرب، ابوالولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی صاحب خانہ صدقہ لیکر آتا تو آپ اس کے لئے دعا فرماتے، ایک دفعہ میرے والد صدقہ لیکر حاضر ہوئے تو آپ نے دعا فرمایا اے اللہ! آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

۶۵۳۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، احمد بن قاسم بن ابان، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، ان دونوں حضرات کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمرو بن مرہ نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے سنا، فرماتے ہیں میرے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! اگر میری موت قریب ہے تو مجھے موت دیکر اس بیماری سے راحت عنایت فرمائیں، اور اگر موت میں کچھ دیر ہے تو اس بیماری کو رفع فرمائیں اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائیں، آپ نے میرے یہ جملے سنے تو مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا کہو ذرا کیسے کہہ رہے تھے؟ چنانچہ میں نے انہی الفاظ کو دہرایا، آپ نے فرمایا اے اللہ! اسے شفا بخش اے اللہ! اسے عافیت

۱۔ کنز العمال ۵۹۶۲، ۳۳۸۲، والجامع الکبیر ۹۲۸۳۔

۲۔ مسند الامام احمد ۸۳/۱، والمستدرک ۶۲/۲، وصحیح ابن حبان ۲۲۰۹، وائتلاف السادة المتظہن ۲۹۷/۶۔

بخش، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد کبھی مجھے اس بیماری کی شکایت نہیں ہوئی۔

۶۵۳۱- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاؤ بن یحییٰ، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں۔ فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ چیزوں کے علاوہ سب کچھ عطا کیا گیا، ”بیشک اللہ تعالیٰ کو ہی قیامت کا علم ہے اور بارش کب اتارنی ہے اور ارجام میں کیا ہے اس کا اسے علم ہے، (القمان، ۳۲) عمرو سے شعبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳۲- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن جعفر، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبد اللہ بن سلمہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم تین چیزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے؟ دنیا، جس نے تمہاری گردنیں کاٹ ڈالیں، اور ایک عالم دین کا بہک جانا، اور منافق کا قرآن سے بے جا جھگڑا، راوی کا بیان ہے کہ لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔ پھر اس نے فرمایا رہا عالم دین، تو جب وہ ہدایت یافتہ نہ ہو تو اسے اپنے دین کا مقلد و مقتدا نہ بناؤ، اور اگر وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امیدیں منقطع نہ کرو، اس واسطے کہ مؤمن فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے (مگر جلد ہی) توبہ کر لیتا ہے، رہا قرآن مجید تو یہ ایک مینارۂ نور ہے جیسے اسٹریٹ لائٹ سب کے سامنے ہوتی ہے سو اس کے متعلق جو معرفت تمہیں حاصل ہے اس کے بارے میں کسی سے سوال مت کرو، اور جس بات میں متردد ہو، اسے جاننے والے کے سپرد کرو، یا اسے اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو، رہی دنیا! سو جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے غنی پیدا کر دیا اس نے فلاح پائی اور جس کی یہ حالت نہیں تو اس کی دنیا اسے کچھ فائدہ نہ دیگی۔

اسی طرح شعبہ نے اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کے الفاظ کو حضرت معاذ سے مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۶۵۳۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق الخطابی، ابو مسلم، الکشی، الولید، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبد اللہ بن سلمہ وہ معنوا بن عسال سے روایت کرتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں تو اس نے جواب میں کہا۔ انہیں نبی مت کہو اس لئے کہ اگر انہوں نے تمہاری بات سن لی تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی، پھر وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھنے لگے ”بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو واضح نشانیاں عطا کی تھیں“ (اسراء- ۱۰۱) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نشانیاں یہ تھیں کہ ”اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ، کسی جان کو ناحق قتل مت کرو، زنا نہ کرو، چوری نہ کرو، اور کسی بے گناہ کی چغلی بادشاہ کے سامنے مت کھانا تاکہ اسے قتل کر دیا جائے سود نہ لینا، پاکدامن عورتوں کو تہمت نہ لگانا، لڑائی سے مت بھاگنا، اور تمہارے لئے خاص طور پر یہ بات ہے اے یہودیو! کہ ہفتہ کے روز حد سے تجاوز نہ کرنا، تو انہوں نے آپ کا دست مبارک چوما اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر کونسی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ تو وہ کہنے لگے داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ انہی کی اولاد میں نبی نہ رہیں، ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل کر کے چھوڑ دیں گے۔

۶۵۳۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حفص، عمر بن یزید، نابھری، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ شقیق ابی وائل حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی کیا حالت ہوگی جو مالداروں کو دیکھتے اور عبادت گزاروں کو گھٹیا سمجھتے ہیں اور جو منافق ہونے سے چھوڑ دیتے ہیں۔ یوں وہ بعض حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں جو چیز تقدیر اور لکھے گئے وقت اور تقسیم کئے ہوئے رزق سے بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے اس کی سعی اور کوشش کرتے ہیں جو بدلتا ہے اور کوشش

۱۔ مسند الامام احمد ۴/۲۴۰، والمجمع الكبير للطبرانی ۷/۲۳۳، ۸/۸۲، ۸۴، والمستدرک ۲/۳۵۱۔

۲۔ المجمع الكبير للطبرانی ۱۰/۲۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۹، ۲۳۳، وامالی الشجرى ۲/۲۰۶، وكشف الخفا

۱/۲۶۶، والموضوعات ۳/۱۲۰، والفوائد المجموعة ۲۰/۳۲، وتنزيه الشريعة ۲/۳۰۳۔

بجائے بل نہ رہا۔ رجحانات کھائے والی نہیں، جو کوشش وجد و جہد سے ہی حاصل ہوتی ہے ان میں جان کھپائی اور تندہی سے کام نہیں لیتے۔
شعبہ بن عمرو سے نقل کردہ غریب حدیث ہے اسے عمر بن یزید کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔

۶۵۲- ابو بکر بن خلا، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، عبد اللہ، یونس بن حبیب، ابوداؤد، فاروق الخطابی، ابومسلم، ابوالولید،
بنہ ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابو وائل، وہ ابوموسیٰ اشعری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اللہ میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! ایک شخص اس وجہ سے جہاد کرتا ہے تاکہ اس کا ذکر ہو، اور ایک شخص اس لئے لڑتا
ہے تاکہ اس کی ثبوت ہو، ان میں سے اللہ کی راہ میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے قتال کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ
شخص نبی کیسے مارتا ہے۔

ستائش، منصور اور عاصم نے ابو وائل سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۵۳- عبد اللہ، یونس ابوداؤد، ابوبکر بن خلا، محمد بن یونس، ابوزید ہروی، سلیمان، یوسف القاضی، عمرو بن مرزوق، شعبہ، ان کے سلسلہ
سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مردوں سے بہت سے کمال ہوئے اور عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کمال ہوئی، عائشہ کی فضیلت
عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے تریہ کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

۶۵۴- محمد بن علی بن حبیش، پوری جماعت سمیت نقل کرتے ہیں قاسم بن زکریا مقرنی، عبد الرحمن بن محمد سکری، عباد بن عوام، ابان بن
مہلب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ خثیمہ حضرت عبد اللہ بن عمروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جس نے
اپنے غم کی وجہ سے لوگوں سے تعریف سنی چاہی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سماعت کا سامان پیدا کر دیتے ہیں قیامت کے دن اپنی مخلوق کو
خواندہ گئے چہ اسے حقیر و ذلیل کریں گے۔

۶۵۵- محمد بن جعفر بن اعیثم، محمد بن احمد بن مرہ، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ عبد
الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت علیؑ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے
پانچہ مبارک میرے اور فاطمہؑ کے درمیان رکھ دیا، پھر آپ ہمیں منونے کے وقت پڑھی جانے والی دعا سکھانے لگے، ۳۳ بار سبحان اللہ،
۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر، حضرت علیؑ فرماتے ہیں پھر میں نے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا تو آپ سے کسی آدمی نے کہا صفین کی
جنگ تھی؟ آپ نے فرمایا ہاں صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۶۵۶- محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عوام، یزید بن ہارون، مسعر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے وہ سالم بن ابی الجعد
سے بحوالہ اپنے بھائی حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کی کھال کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا اس کی دباغت (چمڑے کو رنگنے کی صنعت) اس
کی خباثت و ناپاکی اور اس کی رجس و نجاست کو ختم کر دیتی ہے۔

صحیح البخاری ۲/۲۹۳، ۲۰۰/۵، ۴/۷۹، ۹۷۱/۷، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۲، وفتح الباری
۱۰۶/۱، ۱۳۵/۹، ۵۵۱/۹

مسند الامام احمد ۲/۱۶۲، ۱۶۵، ۲۱۲۵، ۲۲۳، واملی الشجرى ۲/۲۲۱، وجمع الزوائد ۶/۲۳۱، ۱۰/۲۲۲،
الترغیب والترہیب ۱/۵۹، وانهاف السادة المتقين ۸/۲۶۲، ومشكاة المصابيح ۵۳۱۹، وکشف الخفا ۲/۳۵،
مسند الامام احمد ۱/۲۳۷، والسنن الكبرى للبيهقي ۱/۱۱۰، ۱۱۰/۱

۶۵۴۰- احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبد الباقی الاذنی، ابو شریل عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے چند اسماء گرامی ذکر کئے جن میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے اور کچھ بھول گئے، آپ نے فرمایا ”میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبہ اور نبی المکرم ہوں“۔

اوزاعی عن عمرو بن مسعود سے غریب حدیث ہے جبکہ اعش، مسعود اور مسعر نے بھی عمرو سے روایت کیا ہے۔

۶۵۴۱- عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ الادیب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبد المؤمن بن علی، عبد السلام بن حرب، ابو خالد الدانی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے بحوالہ مصعب بن سعد وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف اور کمزور لوگوں کی دعا کی وجہ سے مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔

عمرو اور ابو خالد کی سند غریب حدیث ہے عبد السلام اس کے نقل کرنے میں منفر د ہیں۔

۶۵۴۲- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد بن حماد، اسحاق بن ابراہیم بن السواق العبدی، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن مرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے سعید بن المسیب کو عثمان بن ابی العاص سے روایت کرتے سنا، فرماتے ہیں کہ سب سے آخری حکم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا وہ یہ ہے کہ جب آپ لوگوں کو امامت کرائیں تو انہیں مختصر نماز پڑھائیں، اس لئے کہ ان میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضرورت مند اور کام والے لوگ ہوتے ہیں۔

ثوری اور عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے، ابن مہدی اس میں منفر د ہیں۔

۲۹۹- عمرو بن قیس الملائی

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے قاری قرآن، خشوع و خضوع والے، مسکین و متواضع شخص عمرو بن قیس ملائی ہیں۔

۶۵۴۳- ابوبکر، عبد اللہ، ابو عبد اللہ الازدی، مسود، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ان سے روایت ہے کہ کوفہ میں پانچ آدمی ایسے تھے جو دن بدن نیکی میں بڑھتے چلے جا رہے تھے پھر انہوں نے ابن ابی بکر، ابو حیان تیمی، عمرو بن قیس، ابن سوہ، ابوسنان وغیرہ کے نام بتائے۔

۶۵۴۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر علی بن ابی علی، جعفر بن ابی کزال، محمد بن بشیر الحاربی فرماتے ہیں سفیان نے مجھ سے کہا عمرو بن قیس ہی ہیں جنہوں نے مجھے ادب سکھایا قرآن پڑھنے کی تعلیم دی علم فرائض (میراث) کی تعلیم دی، میں نے انہیں ان کے بازار میں تلاش کرتا، پھر اگر میں بازار میں نہ پاتا تو ان کو ان کے گھر میں یا نماز پڑھتے ہوئے پاتا یا دیکھ کر قرآن پڑھتے ہوئے پاتا، گویا کہ وہ ایسے کاموں کی طرف جلدی کر رہے تھے جو ان سے رہنے والے تھے اور اگر کسی وقت وہ مجھے گھر میں نہ ملتے تو میں انہیں کوفہ کی مساجد میں پالیتا، وہ کسی مسجد کے کونے میں یوں بیٹھے ہوتے جیسے کوئی چور چھپ کر بیٹھا ہو، وہ بیٹھے رو رہے ہوتے اگر وہاں بھی نہ ملتے تو میں انہیں قبرستان میں بیٹھے اپنے اوپر روتا دیکھتا، جب ان کی وفات ہوئی تو اہل کوفہ نے اپنے دروازے بند کر دیئے اور ان کے جنازے میں شرکت کیلئے نکل

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۲۶، وفتح الباری ۸/۶۴۱۔

۲۔ التاریخ الکبیر ۶/۲۶۳، والنصر ۶/۱۳۰۶، والکاشف ۲/۴۲۸۲، والمیزان ۳/۶۳۲، وتہذیب

الکمال ۴/۴۳۶ (۲۲/۲۰۰)۔

پڑے۔

پھر جس وقت انہیں لیکر صحرا کی طرف نکلے اور ان کے تابوت کو سامنے رکھا، انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرا جنازہ ”ابو حیان تیمی“ پڑھائیں، تو وہ آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں، لوگوں نے ایک چیخنے والے کی آواز سنیں کہ نیکو کار عمرو بن قیس آچکا ہے، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ صحرا سفید پرندوں سے بھرا پڑا ہے، ان جیسے انوکھے اور خوبصورت پرندے انہوں نے نہیں دیکھے تھے لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت کو دیکھ کر متعجب ہو رہے تھے اتنے میں ابو حیان نے کہا تم لوگ کس بات پر تعجب کرتے ہو؟ یہ فرشتے ہیں جو عمرو کے جنازے میں شریک ہونے آئے ہیں۔

۶۵۴۵۔ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن احمد، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو خالد الاحمر کو فرماتے سنا کہ عمرو بن قیس تاجروں سے اجرت پر معاملہ کیا کرتے تھے۔ شام کی کسی بستی میں ان کی وفات ہو گئی تو وہاں کے صحراء کو دیکھا گیا کہ وہ ایسے مردوں سے بھر گیا ہے جو سفید لباس پہنے ہوئے ہیں جب ان کی نماز جنازہ ہو گئی تو وہ لوگ بھی غائب ہو گئے تو ڈاک کے نگران نے عیسیٰ بن موسیٰ کو اس کے متعلق اطلاع کا خط لکھا تو اس نے ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ سے کہا تم لوگ کیسے ہو کہ اس شخص کا تذکرہ مجھ سے نہ کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خود ہم سے کہتے تھے کہ ان (عیسیٰ بن موسیٰ) کے سامنے میرا ذکر نہ کرنا۔

۶۵۴۶۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن عبد الرحمن شروقی، حسین بن الجعفی، عبد اللہ بن سعید الجعفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم عمرو بن قیس کے جنازہ میں شامل تھے تو وہاں بہت سے ایسے لوگ بھی تھے جن کے کپڑے سفید تھے پھر جب ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی تو وہ ہمیں نظر نہ آئے۔

۶۵۴۷۔ عبد بن محمد، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، الحکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے۔ فرمایا تین باتیں تو اضع و انصاری کی جڑ ہیں جس سے تم ملو سلام میں پہل کرو، نشست میں تم اونچی جگہ کے بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہو، اللہ تعالیٰ کے عمل میں تم ریاء، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرو۔

۶۵۴۸۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن خالد الحاروری، محمد بن حمید، نعیم بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو بن قیس ملائی لوگوں کو قرآن مجید پڑھاتے۔ وہ ایک ایک آدمی کے سامنے بیٹھتے یہاں تک کہ ان سب کو پڑھا کر فارغ ہو جاتے اور جب چلتے تو لوگوں کے آگے نہ چلتے، کہتے آؤ ہم اکٹھے چلتے ہیں۔

۶۵۴۹۔ عبد اللہ بن محمد، الولید بن الصباح، الحسن بن احمد بن الیث، الحسن بن الصباح، علی بن سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس کے پاس اہل علم میں سے کوئی آتا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے، اور کہتے! جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی سکھاؤ، اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھتے ”اس شرط پر کہ تم مجھے وہ رشد و ہدایت کی باتیں سکھاؤ جو تمہیں سکھائی گئی ہیں۔ (الکہف۔ ۶۶)“

۶۵۵۰۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوهری، عبد الرحمن بن جبیات، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو سے کہا گیا ہم آپ کی حالت میں جو تبدیلی دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا لوگوں پر رحم کی وجہ سے، اس واسطے کہ وہ اپنے آپ سے غافل ہیں۔

۶۵۵۱۔ احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحارث، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن قیس جب بازار والوں کو دیکھتے تو اٹکبار ہو جاتے، اور کہتے کہ کس چیز نے انہیں غافل کر رکھا ہے ان نعمتوں سے جو اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے

۶۵۵۲۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے قاسم بن فورک، ابراہیم بن یوسف الحضرمی، ابن یمان، ابوسنان، عمرو سے روایت ہے کہ جب تم اپنے آپ میں مشغول رہو گے لوگوں سے غافل ہو جاؤ گے، اور جب لوگوں میں دلچسپی لو گے تو اپنے آپ کو بھول جاؤ گے۔

۱۵۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن الجارود، ابوسعید الانج، ابو خالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو فرمایا کرتے تھے جب کوئی نیکی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو چاہے ایک ہی مرتبہ ہو۔

۱۵۵۴- ابوبکر، عبد اللہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرمایا کہ لوگ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے بچے کو کوئی چیز دے پھر وہ بچہ اس چیز کو لیکر آئے جسے کوئی مسکین و فقیر آدمی دیکھ کر اپنے گھر والوں کے بارے میں روتے۔

۱۵۵۵- ابی، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، مفضل بن غسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمرو نے فرمایا وہ بات جس سے میں اپنے دل کو نرم کروں اور اس کے ذریعہ اپنے رب تک پہنچوں وہ مجھے قاضی شریح کے پچاس فیصلوں سے زیادہ پسند ہے۔

۱۵۵۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، اسحاق بن خلف، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمرو بن قیس جب روتے تو اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیتے اور اپنے شاگردوں سے کہتے یہ تو زکام ہے۔

۱۵۵۷- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی، ابوسعید الانج، ابو خالد الاحمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن قیس فرماتے ہیں کجرو اور میڑھے دل والے شخص کے ساتھ مت بیٹھو ورنہ تمہارا دل بھی میڑھا ہو جائے گا۔

۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم بن وارہ، عبد الرحمن بن الحکم بن بشر بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے بیس دن اناج ذخیرہ کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا۔

۱۵۵۹- سلیمان بن احمد، ابوبکر بن صدقہ، محمد بن مسلم، عبد الرحمن بن الحکم، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے دیکھا وہ عمرو کے پاس آتے تو مسلسل انہیں دیکھتے رہتے، ان سے اپنی نگاہ نہ اٹھاتے، میرا گمان ہے کہ وہ اس میں ثواب کی امید رکھتے ہوں گے، اور سفیان نے فرمایا عمرو بن قیس میرے استاذ ہیں، فرماتے ہیں میں نے عمرو بن قیس کو فرماتے سنا کہ علم حدیث کا شغل رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ صراف کی طرح احادیث میں جانچ پڑتال کرے جیسے وہ دراہم میں جانچ پڑتال سے کام لیتا ہے اس لئے کہ دراہم میں کھرے اور کھولے ہر طرح کے دراہم ہوتے ہیں یہی حال حدیث کا ہے۔

۱۵۶۰- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن سلم الرازی، ہناد بن السری، ابو خالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب نیزہ لگا تو موت کی بے ہوشیاں ان پر غالب تھیں، پھر جب انہیں آفاقہ ہوتا تو فرماتے تیرے گھٹنوں نے مجھے آدبوچا، مگر تیری عزت کی قسم تو خوب جانتا ہے مجھے تیری ملاقات عزیز ہے، اے میرے اللہ! آپ خوب جانتے ہیں کہ مجھے دنیا میں رہنا اس لئے پسند نہیں تھا تا کہ نہریں چلیں یا درخت اگیں، البتہ گھڑیوں کی مشقت اور دوپہروں کو پیاس اور علماء سے مزاحمت لشکر لیکر جب ذکر کے حلقے لگے ہوں۔ متعدد تابعین سے یہ روایت مسند امروہی ہے کہ ان میں سے حکم بن عتیبہ، ابواسحاق السبئی، عبد الملک بن عمیر، سماک بن حرب، سلمہ بن کھیل، عطیہ بن سعد العوانی، عطاء بن ابی رباح، محمد بن منکدر، مصعب بن سعد، محمد بن عجلان وغیرہ وغیرہ حضرات ہیں۔

۱۵۶۱- ابوبکر انجی، عبید بن غانم، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسباط بن محمد، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ الحکم عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو نمازوں کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کا قائل نقصان نہیں اٹھاتا، ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہو، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہو۔

صحیح ثابت حدیث ہے جسے منصور بن معتمر، الاعمش، مالک بن مغول، شعبہ بن ابی لیلیٰ، حمزہ، سفیان بن حسین، اور ابوشیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۴۴، ۱۳۵، وسنن الدارمی ۲/۳۰۶، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۲۲۸، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۸۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۳، والترغیب والترہیب ۲/۳۵۱۔

۶۵۶۲- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ، ابی، ابیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ اسحاق ہمدانی، حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی کہ جب میں سونے لگوں تو یہ کلمات کہوں، اے اللہ میں اپنی جان آپ کے سپرد کرتا ہوں اور اپنی پیٹھ کے لئے آپ کو پناہ بناتا ہوں، اپنے چہرے کو آپ کی طرف پھیرتا ہوں اور اپنا معاملہ آپ کے حوالے کرتا ہوں، آپ سے ڈرتے ہوئے اور آپ کی طرف رغبت کرتے ہوئے، آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں، آپ نے جو کتاب نازل کی اس پر ایمان رکھتا ہوں اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مبعوث فرمایا ان پر ایمان لاتا ہوں۔

صحیح ثابت حدیث ہے، جسے ابواسحاق سے متعدد تابعین اور ائمہ نے نقل کیا ہے جس میں اسماعیل بن ابی خالد، ابان بن ثعلبہ اور ائمہ میں سے ثوری، شعبہ، مسعر، ابن عیینہ، معمر، ابن اسحاق، عبد اللہ بن المختار، شریک، زہیر، ابوالاحوص، اسرائیل، حبیب بن الشہید، ابراہیم بن طہمان، شامل ہیں اور براء سے اس حدیث کو سعد بن عبیدہ، ابو عبیدہ بن عبد اللہ، اور مسیب بن رافع نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۳- ابوبکر راجی، ابو حصین الوداعی، یحییٰ بن عبد الحمید، ابو خالد الاحمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ ابواسحاق روایت ہے، وہ ہبیرہ بن مریم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جاوگر اور کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، تو وہ اس سے بری ہے جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔

ثوری نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ حماد بن الحارث نے عبد اللہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۶۵۶۴- ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، سعدان بن نصر، عمرو بن شیبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عبد الملک بن عمیر وہ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشابہات ہیں سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ اپنی عزت اور دین کو بہت محفوظ کرنے والا ہے اور جو ان کا مرتکب ہوا تو وہ حرام کا مرتکب ہو جائے گا، جیسے وہ جانور جو محفوظ و ممنوع چراگاہ کے پاس چر رہا ہو تو قریب ہے کہ وہ اس میں بھی چرنے لگے، بے شک ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

اسے زہیر نے عبد الملک سے اسی طرح روایت کیا ہے، شععی کی سند سے صحیح ثابت حدیث ہے اور نعمانؓ سے صرف زہیر اور عمرو نے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۵- سلیمان بن احمد، عمرو بن ثور الجذمی، محمد بن یوسف الفریانی، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے زندگی سے لطف اندوز ہوں جبکہ سور پھونکنے والے فرشتے نے نرسنگھا اپنے منہ میں رکھ لیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طرف کان لگائے ہوئے ہے کہ اسے کب حکم ملتا ہے تاکہ وہ سور پھونکے۔

ثوری عن عمرو کی سند سے غریب حدیث ہے جسے انہوں نے عمرو سے نقل کیا ہے ہم نے اسے فریابی کی سند سے لکھا ہے جبکہ ابن عیینہ نے غمار دھنی سے اور انہوں نے عطیہ سے روایت کیا ہے۔

۶۵۶۶- احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن عمرو بزاز، عباد بن احمد عززی، محمد بن عبد الرحمن (ابیہ) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ وہ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق کہ

۱- فتح الباری ۱۰/۲۱۶، والترغیب والترہیب ۳۴/۳۵.

۲- مسنن الترمذی ۲۳۳۱، والمستدرک ۵۵۹/۴، ومسنن الامام احمد ۳۲۶/۱، ۳۷۴/۳، ومجمع الزوائد ۱۳۱/۱.

۱۰/۳۳۰، ۳۳۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۵/۲۲۲، ۱۲/۱۲۸، والصغیر ۲۳/۱، وفتح الباری ۱۱/۳۶۸.

مسکینا و یتیمنا و اسیرا مسکین، یتیم، اور قیدی فرمایا مسکین سے مراد فقیر، یتیم سے مراد جس کا باپ نہ ہو اور قیدی سے مراد وہ غلام پابند سلاسل ہو۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے جس میں عباد اپنے چچا سے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵۶۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو ابزاز، اسحاق بن ابراہیم بغدادی، داؤد بن عبد الحمید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جس میری بات سنی پھر اسے محفوظ کر کے، جیسا سنا ایسے ہی آگے پہنچایا۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے، جسے اسحاق، داؤد سے نقل کرنے میں اکیلے ہیں۔

۶۵۶۸- سلیمان، محمد بن عبد اللہ الحضری، عباد بن احمد عزری، (علی) عمرو بن شمر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعیدؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تین اشخاص قیامت کے مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ بڑی گھبراہٹ سے پریشان و غمگین نہ ہوں گے اور نہ حساب و کتاب کی کچھ پروا کریں گے۔ ایک وہ شخص جس نے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قرآن مجید پڑھا، پھر کسی قوم کی امامت کرائی، دوسرا وہ شخص جس نے بہت ثواب ادا کر دی، تیسرا غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے جسے عمرو بن شمر نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۵۶۹- قاضی ابواحمد، محمد بن احمد، محمد بن حسین بن حفص، علی بن محمد بن مروان، (ابی) ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات یقین کی کمزوری کا ثبوت ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش کرو، اور تم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق کی وجہ سے ان کی تعریف کرو اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشی دی اس پر ان کی مذمت و برائی بیان کرو، سو یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ کا رزق ایسی چیز نہیں کہ اسے کسی لالچی و حرص آدمی کا حرص و لالچ لے یا کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے واپس کر دے۔ راحت و کشادگی کو حق تعالیٰ نے رضا اور یقین میں رکھا ہے اور فکر و شک اور سختی و ناراضگی میں رکھا ہے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے جسے علی بن محمد بن مروان اپنے والد سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۶۵۷۰- محمد بن حمید، حامد بن شعیب، حسین بن محمد، محمد بن حسن، ابی یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطیہ، حضرت سعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جسے قرآن پاک کی تلاوت میرے ذمے اور مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو تو میں اسے مانگے والوں سے بہتر عطا کرتا ہوں، قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔

۶۵۷۱- محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابراہیم بن یوسف، زیاد بن عبد اللہ بکائی، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ محمد بن منکدر حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جنگ احد کے روز میرے والد شہید ہوئے۔

۱- اصابی الشجرى: ۶/۷۱. و تاریخ بغداد ۳/۳۵۵. و انحاء السادة المتقين ۳/۳۶۵. و کنز العمال ۹/۳۳۳. و تخریج

الاحیاء ۱۳۵/۱. و تفسیر القرطبی ۱۱/۳۳۶.

۲- مسند الشہاب ۱۱۱/۶.

۳- سنن الترمذی ۲۹۲۶. و سنن الدارمی ۲/۳۳۱. و فتح الباری ۹/۶۶۲. و ۱۳۳/۱۳۷. و انحاء السادة المتقين

۳/۳۵۵. و تنزیہ الشریعة ۳/۳۳۳.

مجھے اس کی اطلاع ملی، میں جب اس طرف لپکا تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور ان پر ایک چادر دی ہوئی تھی، میں نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کر رہے تھے کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھ رہے تھے کہ میں انہیں (ناک، کان کٹے) کی حالت میں دیکھوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہی بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھے نہیں روکا، جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے جنازے کے اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پروں سے گھیرے ہوئے تھے۔ کچھ ایام کے بعد میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا اے بیٹے! کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کر کے فرمایا کیا تمنا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے پروردگار! میری ایسی تمنا ہے کہ آپ میری روح لوٹائیں اور مجھے دنیا میں واپس کریں تاکہ میں دوسری مرتبہ شہید ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اہل برزخ اس دنیا کی رف نہیں لوٹیں گے۔

۶۵۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ الحضر می، علی بن بہرام، عبد الملک بن ابی کریم، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ عطاء بن سہرہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں اترے تو میں وحشت محسوس ہوئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ انہوں نے باواز بلند اذان کہی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ انبیاء میں سے آپ کے آخری بیٹے ہیں۔

عمرو بن عطاء کی سند سے غریب حدیث ہے، ہم نے اسے اسی طرح تحریر کیا ہے۔

۶۵۸- سلیمان بن احمد، حسن بن عبد اللہ، عبد ان بن احمد، ہشام بن عمار، سوید بن عبد العزیز، زاوود بن عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ محمد بن جطلان سے بحوالہ ابو سلمہ حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان مجید سیکھنے کا حکم اور اس کی ترغیب دی، اور فرمایا قیامت کے روز قرآن، اہل قرآن کے پاس آئے گا، اس وقت انہیں قرآن کی بہت یاد ضرورت ہوگی، قرآن آکر مسلمان سے کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو مسلمان کہے گا تو کون ہے؟ قرآن کہے گا میں وہ جسے تو پسند کرتا تھا اور تو یہ بات ناپسند کرتا تھا کہ وہ چیز تجھ سے جدا ہو جس نے تجھے لاغر و کمزور کر رکھا ہے تو مسلم کہے گا شاید تو قرآن ہے۔ اس کے بعد قرآن اسے رب تعالیٰ کے سامنے لے جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں میں عت الخلد عطا فرمائیں گے، اس کے سر پر سکینت رکھی جائے گی اس کے والدین کو دو جوڑے عطا ہوں گے کہ دنیا بھی ان کے برابر نہ ہو، وہ عرض کریں گے ہمیں یہ جوڑے کیونکر عطا ہوئے، ہمارے اعمال ایسے تو نہ تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے بیٹے کے قرآن (کی تعلیم) حاصل کرنے کا بدلہ ہے۔

۶۵۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، حکم بن بشیر، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن قیس سے بحوالہ سفیان ثوری، عبد بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وادی حجر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس بستی میں داخل نہ ہونا مبادا تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو انہیں پہنچی تھی۔

صحیح البخاری ۲/۹۱، ۱۰۲، ۳/۲۶، ۵/۱۳۱، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۲۶، والترغیب ۳/۱۳۳۔

الاحادیث الضعیفة ۳۰۳، وکنز العمال ۳۲۱۳۹، والدر المنثور ۱/۵۵۔

الدر المنثور ۳/۱۰۳۔

عبداللہ بن یسار کی سند سے غریب حدیث ہے جسے حکم بن بشیر روایت کرنے میں مفرد ہیں۔

۳۰۰۔ عمر بن ذر

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان پاکباز لوگوں میں سے نیکو کار و اعظا، شر کو دور کرنے والے ابو ذر ہیں۔

۶۵۷۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کابل، ابو ہشام الرفاعی، محمد بن کناسہ فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر ہمدانی کی وفات ہوئی اور ان کی موت اچانک ہوئی تھی، ان کے والد کے پاس ان کے گھر والے روتے ہوئے آئے تو انہوں نے فرمایا تم لوگوں کو کیا ہوا؟ بخدا ہم نے نہ ظلم کیا اور نہ ہم مقہور ہوئے اور نہ ہماری حق تلفی ہوئی اور نہ ہمارے ساتھ یہ معاملہ غلطی سے کیا گیا اور نہ ہمارے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا گیا اور نہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی غصہ کرنے والا ہے۔

جب انہیں قبر میں رکھا گیا تو فرمانے لگے بیٹا! اللہ تم پر رحم کرے! بے شک تم میرے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے تھے اور میں بھی تم پر مہربان تھا۔ مجھے تم سے کوئی وحشت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کے بعد کسی سے کوئی حاجت نہیں نہ تم ہماری عزت لے کے گئے، اور نہ ہمارے لئے ذلت چھوڑی، تمہارے تعلق کے غم نے مجھے تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے، اے ابو ذر! اگر کل طلوع ہونے والے مقام اور حشر کا خوف نہ ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ مجھے بھی اسی حالت سے دو چار کیا جائے جس سے تم گزر رہے ہو، اے کاش ذر! مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا گیا اور تم نے کیا کہا؟ پھر فرمایا اے اللہ! آپ نے مجھ سے، ذر پر صبر کرنے کے بدلہ میں ثواب کا وعدہ کیا ہے اے اللہ! ذر پر آپ کی رحمتیں اور بخششیں ہوں، اے پروردگار! جو اجر آپ نے مجھے عطا کیا ہے میں نے اسے ذر کے لئے ذر پر ہبہ کر دیا ہے میری طرف سے یہ اس کا بدلہ ہے وہ ایسا ہو کہ آپ کو اس میں کوئی برائی دکھائی نہ دے، آپ اس سے درگزر فرمائیں کیونکہ آپ اس کے لئے مجھ سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں، اے پروردگار! اگرچہ میں نے ذر کی برائی کو ذر کے بجائے اپنی طرف ہبہ کر دیا ہے تو آپ اس کی برائی کو اپنی طرف ہبہ کر لیں کیونکہ آپ اس پر مجھ سے زیادہ کرم نوازی اور مہربانی کرنے والے ہیں پھر جب وہ جانے لگے تو فرمایا ذر! ہم جارہے ہیں اور تمہیں چھوڑے جارہے ہیں اگر ہم یہاں ٹھہریں بھی تو تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

۶۵۷۶۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابی عمر العدنی سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو عمر بن ذر نے کہا اے ذر! تمہارے غم نے ہمیں تم پر غم کرنے سے غافل کر دیا ہے، کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ اے اللہ! ذر نے جو میری حق تلفی کی میں نے اسے بخش دینی اور آپ کے حق میں جو کمی کی ہے اسے آپ بھی معاف کر دیں۔

۶۵۷۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن علی بن ثنی، عبدالصمد بن یزید فرماتے ہیں میں نے عمرو بن جریر الجہری سے سنا جو محمد بن جابر کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کی وفات ہوئی تو ان کے شاگردوں نے کہا اب اس بوڑھے کا کچھ نہ پوچھو، کیونکہ وہ اپنے والد سے نیک سلوک کرنے والے تھے، شیخ نے یہ بات سن لی تو تعجب کرتے ہوئے رونے لگے کہ کیا میں ضائع ہو جاؤں گا؟ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جو زندہ اور موت سے منزہ ہے پھر وہ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ان پر مٹی ڈال دی گئی، تو ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ان کے دوستوں کو سنانے لگے: ذر! خدا تم پر رحم کرے، تمہارے بعد ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت ہے مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں کہ میں تم سے پہلے چلا جاؤں، کل آنے والے دن کا خوف نہ ہوتا تو میری تمنا تھی کہ میں تمہاری جگہ ہوتا،

۱۔ طبقات ابن سعد ۳۶۲/۶۔ والتاریخ الکبیر ۲/۶۔ والجرح ۵۶۵۔ والمیزان ۳/۶۸۔ و تہذیب الکمال ۳۲۳۰ (۳۲۳/۲۶)

جہاں نے تم پر غم گساری سے غافل کر دیا ہے، کاش! مجھے پتہ چلتا کہ تم سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا جواب دیا؟ ان کی مراد منکر نکیر سے تھی۔ پھر انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ! میں نے اپنا وہ حق جو میرے اور اس کے درمیان تھا اسے معاف کر دیا ہے، اے پروردگار! اب اپنا وہ حق جو آپ کے اور اس کے درمیان ہے بخش دیں، رلوی کا بیان ہے کہ لوگ متعجب تھے جو مصیبت ان پر آئی اور جو رضا و تسلیم ان سے ظاہر ہوئی۔

۶۵۷- محمد بن احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبد اللہ بن عثمان بن حمزہ العمری، عمارہ بن عمر بن العلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، خدا تم پر رحم کرے! اس رات اور اس کی تاریکی میں، جو کچھ عمل اپنے لئے کرنا چاہتے ہو کر لو، اس لئے کہ نفع اسی کو حاصل ہوا جس نے رات دن کی بھلائی سے نفع اٹھایا، اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے محروم رہا، یہ دونوں تو مومنین کے لئے اپنے رب کی فرمانبرداری تک پہنچنے کا راستہ ہیں، اور دوسرے غفلت میں پڑے ہوؤں کے لئے وبال ہیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے اپنے دلوں کو زندہ کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل زندہ رہتے ہیں اس رات کتنے کھڑے ہونے والے ہیں اس کے کھڑے ہونے کی تمنا کی گئی، اور اس رات کتنے ہی سوئے والے ایسے ہیں جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ عزت و کرامت کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے کل قیامت کے دن عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھی ہے تو وہ لمبی نیند پر بندامت کرنے لگے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ رات دن کے گزرنے اور دنوں کے آنے جانے سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھاؤ۔

۶۵۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر، جب اس بیت کو ”مالک یوم الدین“ (الفاتحہ-۳) پڑھتے تو فرماتے، اے وہ ذات جس کے لئے وہ دن ہے تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو کس قدر دینے والا ہے۔

۶۵۹- ابی، عبد اللہ بن محمد بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر العدنی، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی نصیحتیں تمہیں نہ سناؤں تو تم لوگ اپنے دلوں کی قساوت اپنی آنکھوں کا جمود اور لاعلمی کو مجھ پر لا دو گے، جو خیر کا طلب گار ہوگا وہ خیر پالے گا یہ دنیا کی گراوٹ ہے پھر یہ آیت پڑھی، جب سورج بے نور کر دیا جائے گا، تکویر-۱) ابن ذر فرمایا کرتے تھے دوری ہو دس ماہ کی گا بھن اونٹنی کے لئے اور اس کے مالکوں کے لئے انہوں نے اسکے متعلق بخل سے کام لیا اور آج اسے مار چھوڑ دیا ہے۔

۶۶۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیرؓ نے ایک خط ارسال کیا جس میں انہیں تقویٰ الہی کی وصیت کی اور فرمایا اے ابو عمر! ہر دن مسلمان کی زندگی اس کے لئے غنیمت ہے اسکے رہنا زنجگانہ اور جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو سکے اس کا تذکرہ کیا کرو۔

۶۶۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباحؓ سے سنا کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زبان درازی کرنے سے رکنے کا ذکر کیا کہ ان کا ذکر خیر اسی طرح کیا جائے اللہ تعالیٰ نے ان کا اچھا ذکر فرمایا ہے اور یہ کہ ان میں سے نہ کسی کی شان گھٹائی جائے اور نہ کسی پر طعن و تشنیع کی جائے اور یہ کہ جس نے شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله، کی گواہی دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور جو کچھ آپ ﷺ کے سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکر آئے اس کا اقرار کیا تو یہ ایماندار ہیں ان میں سے جس نے بھلائی کی تو ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہاں ثواب کی امید رکھتے اور اس کے اس عمل کو پسند کرتے ہیں۔

اور ان میں سے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو ہم اس کے اس گناہ کو جو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے کیا

ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اس کا ایسا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہیں تو بخش دیں چاہیں تو اس کو سزا دیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جس کا جو گناہ چاہیں گے معاف کر دیں گے“ (النساء۔ ۴۸، ۱۱۶) سو یہ تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے پھر فرمایا یہ وہ بات ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دوسرے لوگوں سے جدا ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ہماری اور ان کی بخشش فرمائے۔

۶۵۸۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن السماک سے یہ بات پہنچی ہے، فرماتے ہیں کہ ذر نے اپنے والد عمر بن ذر سے کہا: مشکلمین لوگوں کے کلام سے کوئی روتا نہیں اور میں جب گفتگو کرتا ہوں تو یہاں سے وہاں تک رونے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا بیٹا! اجرت پر رونے والی اور حقیقی غمگین عورت کے رونے میں یہی فرق ہے، وہ اس کی طرح کہاں ہے۔

۶۵۸۴- ابی، احمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جھوز، محمد بن کناسہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا، تمہیں اللہ تعالیٰ کی بردباری سے بڑا انس حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کی نافرمانیوں میں کود پڑتے ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے غضب کو چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا ”پس جب انہوں نے ہمیں غضبناک کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ سو انہیں پانی میں ڈبو دیا“ (الزخرف۔ ۵۵) اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی شان کو حرام چیزوں سے بچ کر بلند کرو، اس واسطے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس نہیں دیتا۔

۶۵۸۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، ابراہیم بن الجعد، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ العابد، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جس قوم کے گھر میں موت داخل ہوتی ہے تو اس کی جمعیت ختم کر دیتی ہے اور انہیں زندگی پر قناعت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے جبکہ وہ خوش عیشی اور غرور و تکبر کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

۶۵۸۶- محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبد اللہ بن محمد، علی بن حسن، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، عمار بن عمرو البجلي، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو فرماتے سنا: جو شخص مشکلات میں صبر پر ڈٹا رہا تو اس نے خیر کو جمع کر لیا اور نیکی کے بندھن اور کھل ثواب کی جگہوں کو تلاش کر لیا۔

۶۵۸۷- محمد بن احمد، ابی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے کسی دوست نے بیان کیا کہ عمر بن ذر جب دیکھتے کہ رات آگئی تو فرماتے رات آگئی اور رات خوف کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

۶۵۸۸- محمد بن احمد، ابی، ابو بکر، علی بن حسن، محمد بن حسین، عبد الرحمن بن عبید اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو دعائیں یہ کہتے سنا کہ اے اللہ! میں آپ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے نزدیک ہمیں صابرین کے ثواب تک پہنچا دے اور آپ سے اس شکر کا سوال کرتا ہوں جو شکر گزار کے مزید درجہ تک جو آپ کے نزدیک ہیں ہمیں پہنچا دے۔

اے اللہ! میں آپ سے اس توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ ہمیں گناہوں کی پیل پھیل سے پاک کر دیں تاکہ ہم آپ کے منیبین کے پڑاؤ کی جگہ اتریں، آپ ہی تمام بھلائیوں اور نعمتوں کے مالک ہیں اور آپ کی طرف ہی ہر مصیبت، مشکل اور سختی میں رغبت کی جاتی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی قضاء کے مطابق صبر کی توفیق بخش، اگرچہ ہم ناپسند کریں اور اس پر راضی رہتے ہوئے فرمانبرداری کرتے ہوئے اور ہمیں اپنی قضاء کے مطابق شکر کی توفیق فرما، جیسا کہ آپ کی قضاء و قدر، ہر مہربانی اور آپ کے اچھے فیصلے کے سامنے ہماری عاجزی کا جو تقاضا ہے اس کی توفیق عطا فرما۔

آپ کے سامنے ذلت و عاجزی کرتے ہوئے اور آپ کے ہاں زیادہ کی امید اور آپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اے نبی کریم! اے پروردگار! آپ کے دربار میں آپ پر ایمان سے بڑھ کر کوئی شے نفع بخش نہیں جبکہ آپ نے ہم پر اس کا احسان کیا ہے لہذا اب ہم سے دور نہ کیجئے یہاں تک کہ ہمیں اسی پر موت دین کہ ہم آپ کے ثواب کی یقین دہانی رکھنے والے ہوں، آپ کی سزا سے ڈرنے والے ہوں، آپ کی آزمائش پر صابر ہوں، اور پروردگار کریم آپ کی رحمت کے امیدوار ہوں۔

۶۵۸۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ذر نے فرمایا اگر مجھے قسم کے بھرنا ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھا لیتا کہ میں دنیا سے کوئی چیز لیکر نہیں جاؤں گا، یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے چروں میں میرے بارے میں کیا تاثرات ہیں۔

۶۵۹۰- ابی، عبد اللہ بن محمد بن عمران، ابن ابی عمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں عمر بن ذر نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "اے انسان! تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں رکھا ہوا ہے؟" (الانفطار - ۶) تو عمر نے فرمایا جہالت نے۔

۶۵۹۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، معروف بن سفیان، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا "خرا بی ہے تیرے لئے پھر خرا بی ہے تیرے لئے" (القیامہ ۳۴) تو وہ فرمانے لگے اے پروردگار! یہ کیا وعدہ ہے ۶۵۹۲- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، ابو سعید اللاح، ابن ادریس، زکریا بن ابی زائدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں عمر بن ذر جب سب سے پہلے گفتگو کرنے بیٹھتے تو فرماتے مجھے مانگنے پر اپنے آنسو دیدو، جب وہ ان کے پاس سے اٹھنے لگتے تو شععی فرماتے کیا تم لوگوں نے انہیں اپنے آنسو مانگے پر دیدیئے؟

۶۵۹۳- ابی، احمد بن محمد بن حسن، ابراہیم بن ابی حسین قاضی کوفہ، حسن بن ربیع، محمد بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن ذر سے پوچھا: خافین کے بارے میں کوئی چیز آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ غم کی طوالت یا آنسو بہانا؟ تو انہوں نے فرمایا کیا ہمیں معلوم نہیں، جب نرم دل ہو تو جلدی شفا یاب اور فرحت پاتا ہے اور جب غمگین ہو تو خلق میں اٹک جاتا ہے سو وہ تسبیح کرتا ہے اس واسطے غم ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۶۵۹۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، شہاب بن عباد، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن ذر نے وعظ کیا تو بنی تمیم کا ایک نوجوان چیخنے لگا اس کا رنگ بدلنے لگا مگر مجھے اس کا ایک آنسو بھی بہتا ہوا دکھائی نہ دیا، اس کے بعد وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر میں نے اسے ابن ذر کی مجلس میں روتے دیکھا تو میں نے دل میں کہا ابھی اس کی جان نکلتی ہے۔

میں نے اس کا ذکر عمر بن ذر سے کر دیا، انہوں نے فرمایا بھتیجا! جب عقل میں کمی آتی ہے تو اس میں حرارت نہیں رہتی اور آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور جب عقل باقی رہے تو عقل والا نصیحت کو سمجھتا تو بخدا وہ اس کو جلا کر رکھ دیتی ہے اس کے بعد وہ غمگین ہوئے اور رونے لگے۔

۶۵۹۵- محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر بن عبید، احمد بن ابراہیم، غسان بن الفضل، ابی بحر البکر اوی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ مکہ میں فضل رفاعی اور عمر بن ذر جمع ہوئے، میں بھی ان کے پاس حاضر ہوا، پہلے فضل نے لمبی گفتگو کی اور وعظ کہتے کہتے مختلف مذاہب میں کلام کیا، میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان کے وعظ و خطاب سے نرم دل ہوا ہو پھر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ابن ذر نے خطاب کیا انہوں نے گفتگو شروع کی خود بھی رونے اور لوگ بھی رونے لگے اور نرم دل ہو گئے۔

۶۵۹۶- ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، یعقوب بن اسحاق، محمد بن معاذ، ابن السماک، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کی طرف وحی کی کہ آدم اور حوا علیہما السلام کو جنت سے نکال دو، انہوں نے میری نافرمانی کی ہے، حضرت آدم حضرت حوا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے پڑوس سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ گناہ کی پہلی شامت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے ان کے سر سے تاج اتارا اور میکائیل علیہ السلام نے کنپٹیوں کا تاج اتارا، اتنے میں حضرت آدم علیہ السلام سے ایک ٹہنی چٹ گئی، حضرت آدم سمجھتے کہ ابھی سزا کا آغاز ہوا چاہتا ہے انہوں نے اپنا سر جھکا کر کہا، معافی کا خواستگار ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے کہاں بھاگتے ہو؟ تو حضرت آدم نے عرض کیا اے میرے مالک! آپ سے شرماتے ہوئے بھاگ رہا ہوں۔

۶۵۹۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ محمد بن عبد الرحیم، علی بن عبد اللہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن عیاش منتوف، عمر بن ذر کی مذمت کرتا اور انہیں گالی گلوچ کرتا، ایک دفعہ عمر بن ذر کی ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے اے ابن عیاش! ہمارے سب دشتم میں زیادتی نہ کرو اور صلح کی خاطر کوئی جگہ باقی رکھو، اس لئے کہ ہم اپنے متعلق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۸- حسن بن عبد اللہ بن سعید، احمد بن محمد بن بکر، ابوبکر بن خلاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک آدمی نے عمر بن ذر کو گالی دی تو انہوں نے فرمایا اے شخص ہمارے سب دشتم میں غرق نہ ہو بیٹھے اور صلح کے لئے کوئی جگہ چھوڑو، اس لئے کہ ہم اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کو اس سے زیادہ بدلہ نہیں دیتے کہ ہم اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں۔

۶۵۹۹- ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبد اللہ بن عثمان بن حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، عمار بن عمرو الجبلی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر سے سنا فرماتے ہیں جب عبادت گزاروں نے دیکھا کہ رات چھا گئی تو انہوں نے اکتاہٹ اور غفلت والوں کو دیکھا کہ اپنے بستر میں سکون پذیر ہیں اور اپنے ٹھکانوں یعنی خوابگاہوں اور نیند کی طرف لوٹ آئے ہیں۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے، اس حسن عبادت کی بیداری اور طویل تہجد گزاری کی جو نعمت اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشی اس پر خوش ہوتے اور خوشخبری پاتے ہوئے وہ اپنے بدنوں کے ساتھ رات کا استقبال کرتے ہیں اور اس کی تاریکی کو اپنے چہرے کے رخساروں سے ہٹاتے ہیں۔ رات تو ختم ہو گئی لیکن ان کی قرآن پاک کی تلاوت کی لذت ختم نہیں ہوئی اور نہ ان کے بدن زیادہ عبادت سے اکتائے۔

صبح کے وقت دو فریق بن گئے ایک وہ ہے جس سے رات نے منہ موڑا تو انہوں نے اجتہائی منافع اور فائدہ اٹھایا اور دوسرا گروہ وہ ہے جو نیند اور راحت و آرام سے تنگ آ گئے، پھر یہ لوگ عبادت کے لئے رات کا انتظار کرنے لگے دونوں جماعتوں میں کتنا فرق ہے سو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اپنی خاطر اس رات اور اس تاریکی میں جتنا ہو سکے عمل کر لو، اس واسطے کہ فائدے میں وہی ہے جس نے رات دن کی بھلائی سے فائدہ اٹھایا اور محروم وہ ہے جو ان دونوں کی خیر سے بے بہرہ رہا، رات دن تو مؤمنوں کی اپنے رب کی عبادت کرنے کا راستہ اور اپنے بارے میں غفلت زدوں پر وبال ہے، سو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے دلوں کو اس کی یاد سے زندہ کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل جلا پاتے ہیں۔ اس رات کتنے شب بیدار ایسے ہیں جن کے رات کی تاریکی میں قیام کی حرص کی گئی، اور کتنے سونے والے ایسے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس عزت کو دیکھتے ہیں جو کل عبادت گزاروں کو ملنے والی ہے تو انہیں اپنی طویل نیند پرندامت و پشیمانی ہوتی ہے سو رات دن کے مرور و ذہاب اور ان کی آمد و رفت کو غنیمت جانو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔

۶۶۰۰- عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابو نعیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! تم کھس قد غفلت میں ہو جس کی خلوت گزینی اور جس کی طرف تمہیں جانا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان گناہوں کے متعلق جنہیں آپس میں

چھپاتے ہو، تم ہمارے کلمہ کی طرف جلدی کیوں نہیں کرتے ہو، جبکہ وہ قریب آچکا ہے، یہ آپ کی پناہ چاہنے والوں کا ٹھکانہ ہے، خبردار! بخدا! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں اپنی قسم میں سچا ہو جاؤں گا تو میں کبھی نہیں ہنسوں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے لئے کیا ہے اور مجھ پر کیا ہے؟ لیکن جب ہم اس چیز سے جسے تم دیکھتے ہو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو جسے تم جانتے ہو اس کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

ابونعیم فرماتے ہیں انہوں نے ایک دن سورہ الحاقہ کی تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے ”سو جسے اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ پڑھو! یہ ہے میرا اعمال نامہ“ (الحاقہ - ۱۹) پھر فرمایا رب کعبہ کی قسم! اس کا گمان یقین پر محمول ہے پھر باواز بلند پکارے گا، جبکہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا، اس کا دل ٹھنڈا اور اس کے ہاتھ آزاد ہونگے، جسے اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ ملتا ہی نہ“ (الحاقہ - ۲۵) تو ابن ذر فرمانے لگے اے جھوٹے! تو نے سچ کہا، اے جھوٹے! تو نے سچ کہا، وہ پکار کر کہے گا جبکہ اس کا چہرہ سیاہ، حالت دگروں، دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے، پھر انہوں نے بار بار ہمارے سامنے یہ وعید پڑھی، افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تجھ پر۔

تیری عزت کی قسم! ہم تیرے علاوہ کسی وعید کو برداشت نہیں کر سکتے جو ہمیں نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے جو ہمارے کھانے پینے اور نیند کی لذت میں ہمارا شریک ہے یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اس میں ہمارے لئے کیا ہے، اے پروردگار! ان لوگوں نے رات کی تاریکی کو غنیمت جان کر اس چیز میں کوشش کی جسے آپ کے سوا بے مایہ سمجھتے ہیں اگر پہلے علم میں یہ بات طے پا چکی کہ وہ تو یہ نہیں کریں گے تو انہیں ان کے سب سے برے عمل کے پیچھے لگا دے۔

۶۶۰ - ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ الواسطی، محمد بن حسین البرجلانی، صلت بن حکیم، نصر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن ذر کو اپنے خطاب میں فرماتے سنا، رہی موت تو وہ تمہاری لئے مشہور ہو گئی اور تمہارے ساتھ نہیں، سو تم اس کا انتظار کر رہے ہو، ہر رات دن اس شخص کی طرح جو منتقل ہو چکا ہو اور اپنے اہل و عیال پر عزیز ہو اپنے قبیلہ میں خنّی ہو، قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہو، ایسے گڑھے کی طرف جو اس کی خشکی کا ٹھکانہ ہے اور چٹانوں کے ایسے پتھر جو بہرے ہیں اس کے اہل و عیال اس پر قادر نہیں کہ اس کے لئے تکیہ کا بندوبست کریں، الا یہ کہ اس کے ساتھ کیڑے مکوڑے جا ملیں گے۔

اس کا تکیہ اس کا عمل ہوگا، اور بہت سے ایسے غمگین ہیں جن کے دنیا میں بہت غم بڑھ گئے، اس کی کوشش نے طوالت اختیار کر لی اس کا بدن تھک گیا وہ اپنی آرزو سے بہر مند ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا، موت نے اسے اچانک آدبوچا اور بہت سے ایسے دودھ پیتے بچے اور درد میں مبتلا مریض، بہت سے گروی رکھے ہوئے جو برائی کے دلدادہ ہیں ان میں سے ہر ایک موت کے تیر کو کھٹکھٹاتا ہے۔

کیا عبادت گزاروں کے لئے واعظوں کے کلام میں عبرتیں نہیں؟ اور کبھی کبھار میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا کہ اس نے تمہیں بے کار چھوڑ دیا ہے پھر میں اس ذات کے حکم و قدرت کی طرف لوٹا ہوں، کہتا ہوں کہ بلکہ ہمیں ہماری عمروں تک کے لئے تاخیر دیدی گئی ایسے دن تک جس میں آنکھیں تھرا جائیں گی، اور دل کانپ اٹھیں گے ”وہ دوڑ رہے ہوں گے ان کے سر جھکے ہوں گے، آنکھیں بے چمکی ہو گئی، اور دل گھبراہٹ میں ہوں گے“ (ابراہیم ۴۳)

اے پروردگار! آپ نے ڈرا دیا، دھمکا دیا، اور اپنی مخلوق پر حجت کو تمام کر دیا، پھر یہ آیت پڑی ”اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن ان کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں قریبی وقت تک مہلت و تاخیر دیدے“ (ابراہیم ۴۴) پھر فرماتے ہیں اے ظالم! تو تو اپنے اس وقت کو جو تجھے ملا ہے اس کے ختم ہونے سے پہلے غنیمت جان، آخری وقت وہ ہے جب موت

کے آنے کے وقت اس کا معائنہ ہونے لگے۔ اس وقت حسرت و افسوس بے فائدہ ہے، انسان، اموات کے لئے نصب کیا ہوا ہدف ہے، وہ اپنے تیروں میں سے جسے تیر مارتی ہے خطا نہیں ہوتا، اور جس کا وہ ارادہ کریں اس کے علاوہ دوسرے کو نہیں لگتا۔

خبردار! سب سے بڑی اور دائمی خیر آخرت کی خیر ہے، جو ختم نہیں ہوگی، اور ایسی باقی ہے جسے فنا نہیں، ایسی لمبی ہے جو منقطع نہیں ہوگی، اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پڑوس میں عزت کے ساتھ ٹھہرایا جائے گا ہر اس نعمت میں جسے دل چاہیں، اور آنکھیں بھائیں، نفس مقامات پر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے، ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں گے، دنیا کے ایام کو یاد کریں گے۔ اس قوم کو مبارک ہو جس نے اپنی آرزو پالی، اور اپنی مطلب برآری کر لی کیونکہ ان کی رغبت ایسے سردار کی طرف ہے جو انتہائی نخی اور فضل و شان والا ہے۔

۶۶۰۲۔ الولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، محمد بن حسین، یحییٰ بن اسحاق، النضر بن اسماعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں عمر بن ذر کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا، ان کے ارد گرد اور لوگ بھی تھے جب میت کو قبر کے کنارے رکھا گیا تو عمر رو پڑے، پھر فرمایا اے میت! تمہارا دنیا کا سفر تو اختتام پذیر ہوا، انتہائی اچھا ہوگا اگر تم قبر میں خیر و بھلائی کو تکیہ بناؤ۔ عمر، نے اس حدیث کو عطاء، مجاہد، سعید بن جبیر، طاووس، عکرمہ، ابو زبیر، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، نافع، اپنے والد ذر، عامر شعبی اور شقیق ابی وائل وغیرہ تابعین سے مسند روایت کیا ہے۔

۶۶۰۳۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی، ابو اسماعیل الترمذی، ابو علی محمد بن احمد بن الحسن، اسحاق بن الحسن الحرابی، القاسم سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابو نعیم نے فرمایا ہم سے عمر بن ذر نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت سعید بن جبیر سے اس نے حضرت ابن عباس نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرائیل! آپ کو ہماری زیارت سے مزید زیارت کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی، ”ہم آپ کے پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے اسی کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔“ (مریم۔ ۶۳) صحیح حدیث ہے جسے امام بخاری نے کئی ایک سے روایت کیا ہے بحوالہ عمر بن ذر۔

۶۶۰۴۔ سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، ابو خثیمہ، عبداللہ بن عبد المؤمن الواسطی، عبید بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، وہ حضرت ابن عباس سے اور اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں جو صبح ہونے سے پہلے عرفہ پہنچ گیا تو اس نے عرفہ کو پالیا۔

عمر کی غریب حدیث ہے عبید اس میں متفرد ہیں۔

۶۶۰۵۔ محمد بن المنظر، صالح بن احمد، یحییٰ بن مخلد المفسی، عبدالرحمن بن الحسن، ابوالسعود الزجاج، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، حضرت ابن عباس سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد و سلام سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف رخ انور فرماتے اور ارشاد فرماتے جس نے تشہد کے بعد کوئی حدیث لاحق کیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے اسے متصل روایت کرنے میں ابومسعود الزجاج متفرد ہیں اور ان کے علاوہ کئی لوگوں نے مرسل روایت کیا ہے۔

۶۶۰۶۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عطاء، روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۔ صحیح البخاری ۱/۶۶۹، وشرح السنة ۳/۳۲۵۔

۲۔ سنن الترمذی ۲/۴۷۵، و سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۹۷، و صحیح ابن حبان ۱۰۰۹، و مجمع الزوائد ۳/۲۵۳۔

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱/۲۰۲۔

علیہ وسلم جب تشہد مکمل فرما لیتے، پھر اسی طرح کے الفاظ ذکر کئے۔

۶۶۰۷- ابو بکر بن خلا، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذرؓ سے فرمایا مجھے پانچ خصلتیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو دی گئیں، ہر نبی اپنی ہم زبان قوم کی طرف بھیجا گیا جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ہر سرخ اور کالے کی طرف بھیجا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی جس کے ذریعے کسی کی مدد مجھ سے پہلے نہیں کی گئی، میرے لئے غنیمت حلال کی گئی اور زمین میری خاطر قابل سجدہ اور قابل طہارت وضو بنا دی گئی اسی طرح مجھے شفاعت کا تمغہ دیا گیا۔

۶۶۰۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلا بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس پہنچے جن میں عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جو انہیں اللہ تعالیٰ کا ڈر سنار ہے تھے، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے دوستوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاؤ، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اس کے زیادہ مستحق ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری جماعت ایسی جماعت ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی ”اور رو کے رکھو اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں“ (الکہف-۲۸) پھر فرمایا تمہاری مقدار جو بھی اہل زمین میں سے اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے بیٹھے ہوں تو انہی کے بقدر فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، زمین والے اگر الحمد للہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ سبحان اللہ کہیں تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اکبر کہیں تو فرشتے بھی تکبیر کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال کریں تو فرشتے آمین کہتے ہیں، پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹ جاتے ہیں تو رب تعالیٰ باوجود ان سے زیادہ علیم ہونے کے ان سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں کہ اہل زمین کے چند لوگ آپ کا ذکر کر رہے تھے تو ہم بھی آپ کا ذکر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہوں نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: انہوں نے آپ کی حمد کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بندے کے زیادہ قریب ہوں میں حمد کا زیادہ حقدار ہوں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی تسبیح کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری تعریف ایسی ہے کہ میرے علاوہ کسی کے مناسب نہیں، فرشتے کہتے ہیں انہوں نے آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے ہی لئے آسمانوں اور زمینوں میں کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! انہوں نے آپ سے بخشش کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ان میں تو فلاں فلاں شخص بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بد بخت و محروم نہیں ہوتے۔

عمر بن ذر فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر مجاہد سے کیا تو میرے والد کے الفاظ حدیث میں ان کے موافق تھے سوائے یہ کہ انہوں نے فرمایا اے پروردگار! ان میں فلاں شخص تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا۔ عمر فرماتے ہیں مجھے یعقوب بن عطاء نے اسی طرح خبر دی، وہ اپنے والدؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں الابیہ

۱- صحیح البخاری ۱/۱۹۱، صحیح مسلم، کتاب المساجد ۳، وفتح الباری ۱/۴۳۶، ۵۳۳، والخامسة اضافة من مصادر الحديث.

۲- المعجم الصغير للطبرانی ۲/۱۰۹، وجمع الزوائد ۱۰/۶۲، والترغيب والترهيب ۲/۴۰۳، ۴۱۹، والدر المنثور ۲/۴۱۹.

کہ وہ فرماتے ہیں کہ فرشتے کہتے ہیں: ان میں ایک شخص گناہگار بھی تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا، اسی طرح خلاصہ روایت کیا جبکہ محمد بن حماد الکوفی تنہا عمر سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۰۹- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المندرانی، محمد بن حماد الکوفی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر الحمدانی سے بحوالہ مجاہد حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہؓ کے پاس سے گزرے، وہ اپنے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلا رہے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی جماعت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، اور پابند رکھوا اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ الکلیف۔ ۲۸۔ تمہاری بقدر جو جماعت بیٹھی تو انہی کے مقدار فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں، اگر وہ تسبیح بیان کریں تو فرشتے بھی سبحان اللہ کہتے ہیں اور اگر وہ الحمد للہ کہیں گے تو فرشتے بھی کہتے ہیں اور اگر وہ اللہ اکبر کہیں تو وہ بھی تکبیر کہتے ہیں۔ پھر وہ رب تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور رب تعالیٰ ان سے زیادہ علیم ہونے کے باوجود پوچھتے ہیں تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب آپ کے کچھ بندے آپ کی تسبیح و تحمید و تکبیر بیان کر رہے تھے تو ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، ہم نے بھی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا، رب تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں فلاں خطا کا شخص بھی تھے؟ تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسی قوم ہے جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا۔

۶۶۱۰- حبیب بن حسن، محمد بن حمید، عبد اللہ بن ناجیہ، محمد بن عمرو، جارود بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ مجاہد حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ذکر کی مجلسوں پر سکینت نازل ہوتی ہے، فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر فرماتے ہیں۔ عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ان سے جارود بن یزید نیشاپوری نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۱- ابوالقاسم، یزید بن جناح البخاری القاضی، اسحاق بن محمد مروان، حصین بن مخارق، ان کے سلسلہ سند میں ابن ذر سے بحوالہ مجاہد حضرت ابن عباسؓ روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی تمنا نہ کرو، اگرچہ ان میں انتہائی درجہ کی ہلاکت کا سامان ہو کیونکہ وہ جن خصلتوں میں ہیں یا تو توبہ کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کر لے گا یا انہیں مصائب و آفات ختم کر دیں گے یا تو کسی دشمن کی صورت میں کہ وہ انہیں قتل کر دیں یا کسی آگ کی طرف جسے یہ بچا دیں گے یا کسی پانی کی طرف جسے یہ بروک دیں گے۔

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے حصین اسے نقل کرنے میں متفرد ہیں۔

۶۶۱۲- محمد بن اسماعیل بن عباس، محمد بن مظفر، عبد الحمید بن سلیمان البصری، جعفر بن محمد الوراق الواسطی، عامر بن ابی الحسن الواسطی، ابراہیم بن بکر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ عکرمہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کی موت شہادت کی موت ہے۔

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۱۰۹/۲، وجمع الزوائد ۷۶/۱، والترغيب والترهيب ۴۰۲/۲، ۲۱۹/۲، والدر المنثور ۲۱۹/۳.

۲۔ تاریخ بغداد ۱۴۸/۳، وکنز العمال ۱۸۲۱.

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۳۶/۱، وجمع الزوائد ۳۱۷/۲، والالاء المصنوعة ۷۳/۲، ۱۳۱، والضعفاء للعقيلي ۲۸۸/۲، ۳۶۶، ۳۶۵/۳، والفوائد المجموعة ۲۰۹، وتنزيه الشريعة ۷۹/۲، وكشف الخفا ۳۰۰/۲، والموضوعات لابن الجوزي ۲۲۱/۲، والعلل المتناهية ۴۰۸/۲، ۴۰۹.

عمر کی سند سے غریب حدیث ہے ہم نے اسے اسی طرح لکھا ہے۔

۶۶۱۳- ابو عمرو بن حمدان، الحسن بن سفیان، کثیر بن عبد الحذاء، محمد بن حمید، مسلم بن علی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن ذر سے بحوالہ ابو قتلابہ، ابو مسلم الخولانی، ابو عبیدہ بن الجراح، حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ریش کو پکڑا اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپؐ غمگین ہیں، آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، ابھی ابھی میرے پاس جبرائیل آئے اور اس نے مجھ سے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون تو میں نے کہا ہاں، انا للہ وانا الیہ راجعون، جبرائیل! کیا ہوا ہے؟ تو وہ کہنے لگے، آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصہ بعد چند فتنوں میں مبتلا ہونیوالی ہے، میں نے پوچھا کفر کا فتنہ ہو گا یا گمراہی کا؟ تو جبرائیل نے کہا دونوں ہی عنقریب رونما ہوں گے تو میں نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے جب کہ میں ان میں کتاب اللہ کو چھوڑنے والا ہوں تو جبرائیل نے کہا وہ کتاب اللہ کی وجہ سے ہی فتنوں میں پھنسیں گے، اور یہ خرابی ان میں ان کے امراء اور قراء (قاریوں) کی وجہ سے آئے گی، لوگ امراء کے حقوق ماریں گے اور وہ ان پر ظلم کریں گے اور ان کے حقوق انہیں نہیں دیں گے، یوں وہ قتل ہوں گے اور فتنوں میں پڑیں گے۔

قراء، امراء کی خواہش پہ چلیں گے یوں انہیں گمراہی میں مزید طول دیں گے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں رکھیں گے۔ میں نے کہا وہ شخص کیونکر سلامت رہے گا جو ان سے سلامت رہا تو جبرائیل نے کہا رکنے اور صبر کرنے کی وجہ سے، جو ان کا حق ہے اگر انہیں دیں تو لے لیں اور اگر روکیں تو چھوڑ دیں۔

اہل شام کے تابعین کا تذکرہ

۳۰۱۔ ابو مسلم الخولانیؒ

شیخ رحمہ اللہ نے اہل شام کے طبقہ تابعین کا ذکر کیا کہ ان میں سے حکیم الامت اور اس کے رہنما ابو مسلم الخولانی عید اللہ بن ثوب، ان کا ذکر اور ان کا کچھ کلام، کتاب کے شروع میں آٹھ زاہدوں کے ہاتھ گذر چکا ہے۔ ایک روایت ہے کہ وہ جنگ حنین میں مسلمان ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں مدینہ آئے اور حضرت امیر معاویہؓ کے دور حکومت میں شام میں منتقل ہو گئے۔ جھوٹے مدعی نبوت اسود بن قیس غسی نے جو یمن میں تھا انہیں آگ میں ڈالا تو آگ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا، وہ اپنی اس حالت میں حضرت خلیل ابراہیمؑ کے مشابہ ہیں۔

۶۶۱۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن المقری، ابن لہیعہ، ابن ہبیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کعب فرمایا کرتے تھے کہ اس امت کے حکیم ابو مسلم الخولانی ہیں۔

۶۶۱۵- محمد بن احمد ابو احمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید الکسائی، عیسیٰ بن خالد، شریک، آدم بن علی، حسن، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں زمین میں علماء ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، جب وہ ان کے لئے ظاہر ہوں تو مشاہدہ کرتے ہیں اور جب غائب ہوتے ہیں تو لوگ متحیر و حیران ہو جاتے ہیں۔

۶۶۱۶- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جریر، عبد الملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں چار چیزیں چار چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔ (۱) یتیم کا مال۔ (۲) حرام مال۔ (۳) مال غنیمت میں خیانت۔ (۴) چوری کا مال، یہ حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں قبول نہیں ہوتیں۔

۶۶۱۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہاشم بن القاسم، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہملایا اس کے علاوہ وغیرہ سے روایت ہے کہ ابو مسلم الخولانی دریائے دجلہ کے پاس سے گزرے اور اس میں لکڑیاں پانی سے ٹکرا رہی تھیں۔ وہ پانی پر چلے اور پھر اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اگر تمہاری کوئی چیز اس پانی میں گم ہے تو بتاؤ، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔

۶۶۱۸- احمد بن محمد بن جبلة ابو حامد، محمد بن اسحاق السراج، ابو ہمام السکونی، بقیۃ، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب رومی علاقوں کی طرف جنگ ہو رہی تھی تو یہ لوگ ایک نہر کے پاس سے گزرنے تو انہوں نے فرمایا بسم اللہ کر کے گزر جاؤ، وہ ان کے آگے سے گزر رہا تھا فرماتے ہیں وہ نہر سے گزر رہے تھے جو کافی گہری تھی، بسا اوقات جانوروں کے گھٹنوں تک یا اس سے کم یا اس سے قریب تھی، جب یہ لوگ نہر سے گزر گئے تو ان سے کہا تمہاری کوئی چیز تو نہیں رہی؟ جس کی کوئی چیز رہ گئی ہو میں اس کا ضامن ہوں، فرماتے ہیں ان میں سے کسی نے قصد ایک ٹوکرا پانی میں پھینک دیا جب یہ لوگ وہاں سے گزر گئے تو اس شخص نے کہا میرا ٹوکرا تو اس میں گر گیا تھا تو انہوں نے اس سے کہا میرے پیچھے آؤ، وہاں جا کے گھٹیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ٹوکرا نہر کی کسی شاخ سے لٹک رہا تھا۔

۶۶۱۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو ہمام الولید بن شجاع، بقیۃ بن الولید، محمد بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ان کی قسم تو زدی تو انہوں نے اسے بد دعا دی، اس کی نظر چلی گئی پھر وہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی، ابو مسلم میں نے جو کچھ کیا سو کیا، آئندہ ایسا نہیں کروں گی تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اگر یہ سچی ہے تو اس کی نظر واپس کر دے، فرماتے ہیں پھر وہ مینا ہو گئی۔

۶۶۲۰- محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، عمرو بن عون، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ شخص جو اپنے علم کی وجہ سے زندگی گزارے اور لوگ بھی اس کے ساتھ معاشرت رکھیں، دوسرا وہ شخص جو اپنے علم کے ساتھ زندگی بسر کرے اور لوگ اس کے ساتھ زندگی نہ گزاریں، تیسرا وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ اپنے علم کی وجہ سے گزر بسر کرے اور اپنے آپ کو ہلاک کر دے، انہوں نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبادہ بن صامتؓ سے سنا روایت کیا ہے۔

۶۶۲۱- ابو عمرو بن محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو نعیم عبید بن ہشام الحکمی، ابوالفتح، حبیب بن مرزوق، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ابو مسلم خولانی سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک حلقہ لگا دیکھا جس میں تقریباً تیس سے زائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، ان میں مجھے ایک نوجوان نظر آیا جس کا رنگ گندم گوں، آنکھیں سرگمیں اور چمکتے ذات تھے وہ چادر سے گھٹنے باندھے بیٹھے تھے دوران مذاکرہ جب ان پر کوئی اشکال ہوتا تو اس نوجوان سے پوچھتے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ معاذ بن جبل ہیں فرماتے ہیں پھر ہم کھڑے ہوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد جب ہم جانے لگے تو میں ان میں سے کسی پر قدرت نہ پاسکا، جب آئندہ کل ہوئی تو میں انہیں چھوڑ کر آ گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس کھڑا ہوں وہ ایک ستون کے پاس کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کی جانب نماز پڑھنے لگا، وہ سمجھ کر کہ اسے ان سے کوئی کام ہے وہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے اور ستون کے درمیان بیٹھ گیا، میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے بغیر کسی رشتہ داری اور صلہ رحمی کے جس کی میں آپ سے امید رکھتا ہوں، محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا تو پھر کس لئے؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی خاطر، فرماتے ہیں انہوں نے میری چادر کو کھینچا، پھر فرمایا خوش ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرنے والے عرش کے سایہ تلے جب کوئی سایہ نہ ہوگا نور کے منبروں پر ہوں گے۔

فرماتے ہیں پھر میں حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا رکھا ہے وہ کسی اور ذات یعنی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں میری خاطر آپس میں محبت رکھنے والوں کے لئے میری

محبت ثابت ہو چکی ہے۔ اسی طرح میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے والے، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہو گئی۔

۳۰۲۔ ابوادرلیس الخولانی ۲

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بابرکت ہستیوں میں سے وہ شخص ہیں جو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے، ذکر و شغل میں رہ کر متفکر رہتے۔ ان کا نام ابوادرلیس الخولانی، عائد اللہ بن عبد اللہ ہے۔

۶۶۲۲۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبیدہ بن حمید، اعمش، طلحہ الایامی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادرلیس سے بحوالہ ایک یحییٰ آدمی سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میری نظر عبرت والی، میری خاموشی فکر والی اور میری گفتگو ذکر والی بنادے۔

۶۶۲۳۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میری خراسان میں ضحاک سے ملاقات ہوئی، مجھ پر پرانا جبہ تھا تو ضحاک کہنے لگے ابوادرلیس نے فرمایا ہے کہ وہ صاف دل جو پرانے کپڑوں میں، ہم گندے دل سے جو صاف کپڑوں میں ہو بہتر ہے۔

۶۶۲۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، المقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن ابی عیاش، ابراہیم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ابوادرلیس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے علم حدیث اس لئے سیکھا تا کہ لوگوں کے دل گرمائے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

۶۶۲۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، الولید بن سلیمان، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادرلیس سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے اپنے تمام غموں کو ایک غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام غموں کی کفایت کر لیتے ہیں اور جس کا ہر وادی میں ایک فکر و غم ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں چاہے جس میں ہلاک ہو جائے۔

۶۶۲۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، ابو محمد بن حیان، احمد بن عبد الجبار، داؤد بن رشید، ابو حیوۃ، سعید بن عبد العزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابوادرلیس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مساجد، کریم لوگوں کی مجالس ہیں۔

۶۶۲۷۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد العبسی، سعید بن شریس، لیث بن سعید، عقیل، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ایک دن میں ابوادرلیس خولانی کے پاس بیٹھا تھا وہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے دوران خطاب انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں اس شخص کا حال نہ بتاؤں جس کا کھانا سب سے پاکیزہ تھا؟ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ ان کے منتظر ہیں تو فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، لوگوں میں سب سے پاکیزہ کھانے والے تھے وہ وحشی جانوروں کے ساتھ کھانے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ ان کی بود و باش میں شریک ہوں۔

۶۶۲۸۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، الاوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابوادرلیس عائد اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ فتنہ ہے جس نے گائے کی زندگی کی طرح سایہ کر رکھا ہے جس میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے، بچاؤ ہی جو اسے پہلے سے جانتا ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲۳۶/۵۔ والمستدرک ۲۲۰/۳۔ وکنز العمال ۲۴۶۹۳۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۴۳۸/۷۔ والتاریخ الکبیر ۳۷۵/۷۔ والجرح ۲۰۰۔ وتهذیب الکمال ۳۰۶۸/۳۰۶۸ (۸۸/۲۳)۔
وأسد الغابة ۹۹/۳۔

۶۶۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، معاویہ بن عمران، انیس بن سوار، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں قرآن تو ایک بشارت و خوشخبری کی علامت، تخویف و ڈرے کا نشان، فرضیت ہے یا قصص و اخبار ہیں کوئی تمہیں کسی بات کا حکم دے رہی ہوگی اور کوئی آیت کسی بات سے روک رہی ہوگی۔

۶۶۳۰- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، جعفر بن ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا کسی شخص کو سکینت و اطمینان سے بہتر کوئی ہار نہیں پہنایا گیا اور جس میں فقہ و سمجھداری دین زیادہ ہوگی تو اس میں اللہ تعالیٰ کا قصد و ارادہ بھی زیادہ ہوگا۔

۶۶۳۱- ابو احمد محمد بن احمد الجرجانی، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، محمد بن الشیبانی، ثور بن یزید، ابو عون، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے، فرماتے ہیں مجھے مسجد کے کسی حصے میں آگ سلگتی نظر آئے یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرتے دیکھوں جو فقہیہ نہ ہو۔

۶۶۳۲- ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ العدوی، اسماعیل بن سعید، جریر، سلیمان التیمی، یسار، ان کے سلسلہ سند میں عائد اللہ ابو ادریس سے روایت ہے، فرماتے ہیں جو کوئی احادیث میں تلاش و جستجو اس لئے کرے تاکہ لوگوں کے سامنے گفتگو کر سکے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

۶۶۳۳- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابو الاخض، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا میں اگر مسجد کے کسی گوشہ میں آگ سلگتی دیکھوں جسے میں بجھا سکوں، یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں وہاں کوئی بدعت دیکھوں جسے ختم نہ کر سکوں۔

۶۶۳۴- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب الشافعی، ایوب، ابو قلابہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس سے روایت ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ خیر میں کسی بندے کی ذرہ برابر بھی ہتک نہیں فرماتے۔

۶۶۳۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، فرج بن فجالہ، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہ اس امت سے خشوع اٹھالیا جائے گا تم ایک شخص بھی خشوع والا نہ دیکھو گے۔

۶۶۳۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، بشر بن عبد اللہ بن یسار، عبد اللہ بن ابی زکریا، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس عائد اللہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں تمہارے رب تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! جب تو غضبناک ہوا کرے تو مجھے یاد کر لیا کر میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ چنانچہ میں تجھے ان لوگوں میں نہیں مٹاؤں گا جنہیں مٹانا چاہتا ہوں۔

۶۶۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، موسیٰ بن اسحاق، عبدہ بن عبد الرحیم، بقیہ بن الولید، ارطاة بن المنذر، یحییٰ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے سنا ہے۔ اس بات کے درمیان اور اس کے درمیان کہ تو جان لے کہ میں برحق نرم گوشہ ہوں، فرق نہیں مگر تو مومنوں کی نظر سے گر جائے گا۔

۶۶۳۸- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ادریس بن ابو ادریس خولانی نے اپنے والد کے واسطے سے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مساجد کی طرف چلتے ہیں قیامت کے دن کامل نور کا بدلہ دیں گے۔

۶۶۳۹- عبد اللہ بن محمد، علی، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ہے مجھے ابو ادریس خولانی کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا روئے زمین پر جو شخص بھی اپنے ایمان کے چلے جانے سے بے خوف ہو تو اس کا ایمان گویا چلا گیا، واللہ اعلم۔

ابو ادریس اس حدیث کو حضرت معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابو الدرداء، ابو ذر، عوف بن مالک، ابو ثعلبہ، عبداللہ بن حوالہ، وغیرہ سے سنداً نقل کرتے ہیں۔

اور ان سے زہری، بشر بن عبید، ربیعہ بن یزید، یونس بن میسرہ بن خلہس، ولید بن عبدالرحمن جرشی، اور ابو حازم بن دینار، وغیرہ نقل کرتے ہیں۔

۶۶۴- سلیمان بن احمد، ابو ذر عد مشقی، ابو سحر، سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ حضرت ابو ذر روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو! تم صبح و شام خطائیں کرتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں سو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہارے گناہ بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو ہاں جسے میں سیر کروں، تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلا دوں گا، اے میرے بندو! تم سارے کے سارے ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں، سو تم مجھ سے کپڑا مانگو میں تمہیں پوشاک پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم تمہارا ضرر اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے اس سے ضرر ہو اور نہ تمہارا نفع اس انتہا تک پہنچ سکتا ہے کہ تم مجھے کوئی نفع پہنچاؤ، اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، جن اور انسان سب کے سب جمع ہو کر، تم میں سے سب سے گنہگار شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں کر سکتا اور اے میرے بندو! چاہے تمہارے اگلے اور پچھلے، جن و انس تمام کے تمام کھلی وادی میں جمع ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے سوال و حاجت کے مطابق عطا کروں تو ایسا کرنا میری بادشاہت میں اتنی کمی بھی پیدا نہیں کر سکتا جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبوئے سے ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں (جن کا بدلہ) تمہاری طرف لوٹتا ہے سو جو کوئی بھلائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ میری تعریف کرے اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور دیکھے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

یہ صحیح ثابت حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بحوالہ ابو بکر بن اسحاق الصاعانی، ابو مسھر، الداری اور مروان سعید بواسطہ عبدالعزیز نقل کیا ہے۔

۶۶۴- ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے امام زہری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ادریس خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن الصامت کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ شرک، چوری اور زنا نہیں کرو گے، الایہ۔ سو تم میں سے جس نے اس وعدہ کو وفا کیا تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو اس کے خلاف کسی بات کا مرتکب ہوا تو اسے دنیا میں جو سزا ملے گی وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس نے ان میں سے کسی بات کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہیں تو اسے بخش دیں اور چاہے تو عذاب دیں۔

سفیان فرماتے ہیں کہ جب امام زہری نے یہ حدیث بیان کی تو ہم ان کے پاس تھے آپ نے ابو بکر ہذلی کی طرف اشارہ فرمایا کہ اسے یاد کر لو۔ تو میں نے اسے لکھ لیا جب امام زہری مجلس سے اٹھے تو میں نے ابو بکر کو اسکی اطلاع کر دی۔ یہ صحیح متفق علیہ حدیث ہے، جسے شعب، معمر، عقیل، یونس، اور امام زہری کے اکثر شاگردوں نے روایت کیا ہے۔

المستدرک ۲/۲۴۱، وکنز العمال ۳/۵۹۰

صحیح البخاری ۹/۹۹، صحیح مسلم، کتاب الحدود ۴/۴۱، فتح الباری ۱۳/۲۰۳

۶۶۳۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، زمرہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں امام زہری سے بحوالہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی مجلس میں تھا جس میں حضرت عبادہ بن الصامتؓ تھے، اتنے میں انہوں نے وتر کا ذکر کیا بعض حضرات نے فرمایا وتر واجب ہے اور بعض نے کہا سنت ہے، اتنے میں حضرت عبادہ نے فرمایا میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے اور کہنے لگے اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان نمازوں کو ان کے وضو اور آداب کی رعایت کے ساتھ ادا کیا، ان کے رکوع و سجود کا خیال کیا تو میرا اس سے عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملا کہ ان میں کچھ کمی کی (یہ لفظ فرمایا اس کے مشابہ کوئی لفظ تھا راوی کو شک ہے) تو اس سے میرا کوئی عہد نہیں میں چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا اور چاہوں گا تو اس پر رحم کروں گا۔

زہری کی سند سے غریب حدیث ہے جسے ان سے انہی کے الفاظ کے ساتھ زمرہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اس کی پہچان ابن حجر یز کی حدیث سے ہوتی ہے جو انہوں نے متحد جی سے بحوالہ قتادہ روایت کی ہے۔

۶۶۳۳- ابو عمر و محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن جلس، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا قیامت کے روز عقل سے محروم زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے شخص کو لایا جائے گا، عقل سے بے بہرہ شخص عرض کرے گا اے پروردگار! اگر آپ مجھے عقل کی نعمت سے نوازتے تو کوئی شخص بھی جسے آپ یہ نعمت عطا کرتے اپنی عقل کی وجہ سے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا اے پروردگار! اگر میرے پاس آپ کا کوئی حکم آتا تو وہ شخص مجھ سے نیک بخت نہ ہوتا جس کے پاس آپ کا حکم آیا ہے اور بچپن میں مرنے والا عرض کرے گا اے میرے رب! اگر آپ مجھے عمر کی دولت سے مالا مال کرتے تو وہ شخص جسے عمر ملی ہے مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا، تو رب سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں ایک بات کا حکم دیتا ہوں کیا اسے پورا کرو گے؟ تو وہ بیک زبان کہیں گے جی ہاں اے پروردگار! آپ کی عزت کی قسم! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ، آپ نے فرمایا اگر وہ آگ میں جا گھستے تو آگ انہیں کچھ گزند نہ پہنچاتی، فرماتے ہیں ان کے سامنے کچھ چال نما چیزیں نمودار ہوں گی وہ سمجھیں گے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ وہ جلدی سے پیچھے پلٹ کر کہیں گے آپ کی عزت کی قسم! ہم تو اس میں داخل ہوا ہی چاہتے تھے کہ ہمارے سامنے کچھ ایسے شکاری نما جال ظاہر ہوئے ہم سمجھے کہ یہ تو سب کو ہلاک کر دیں گے اللہ تعالیٰ انہیں دوسری بار حکم دیں گے تو وہ پہلی طرح جواب دیں گے، تیسری مرتبہ کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم کیا کیا اختیار کرو گے اور اپنے علم کے مطابق میں نے تمہیں پیدا کیا ہے اور میرے علم کی طرف ہی تم لوٹو گے، اے آگ انہیں سمیٹ لے، چنانچہ آگ انہیں آدبوچے گی۔

یہ حدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابو ادریس عن حضرت معاذ بن جبلؓ کی سند سند متصل معروف نہیں، البتہ یونس بن میسرہ کی سند روایت مشہور ہے، عمرو بن واقد ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۶۳۴- ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو حازم بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت معاذ

۱۔ المطالب العالیۃ ۳۰۷ و کثر القمال ۱۸۸۸۔ والأحادیث الصحیحة ۸۴۲۔

۲۔ العلل المتناہیۃ ۴۲۱/۲۔ والکامل لابن عدی ۵/۷۷۰۔

بن جبل کو پایا، میں نے انہیں سلام کر کے کہا بخدا میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، پھر انہوں نے فرمایا: کیا واقعی اللہ تعالیٰ کے لئے؟ میں نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ کے لئے، تو انہوں نے میری چادر کے بندھن کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کے لئے کوشش کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہے۔

ابو ادریس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ مشہور حدیث ہے، ابو ادریس سے جن لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ان میں شہر بن حوشب، یزید بن ابی مریم، شریح بن عبید، عطاء الخراسانی، یونس بن میسرہ، اور محمد بن قیس شامل ہیں۔

۶۶۳۵- ابو بکر بن خلاد، الحارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، عبد اللہ بن رجاء، عبد العزیز بن ابی سلمہ المہاشونی، زہری، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے بحوالہ ثعلبہ النخشی روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ درندوں میں سے ہر (پنجے) والے جانور کو کھانے سے منع فرما رہے تھے۔

زہری کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے جسے زہری سے معمر، یونس، عقیل، مالک، صالح بن کیسان، ابن جریج، ابن عیینہ، ابن ابی زہب، زبیری، قرہ بن حوئل، یعقوب بن عطاء، عبد الرحمن بن یزید بن تمیم، عبد الرحمن بن اسحاق، ابو اویس اور یوسف المہاشونی نے روایت کیا ہے اور مکحول، یونس بن یوسف نے ابو ادریس سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ ابواشعث الصنعانی نے حضرت ابو ثعلبہ سے بعینہ نقل کیا ہے۔

۶۶۳۶- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابی، الولید بن مسلم، عبد اللہ بن العلاء بن یزید، زید بن واقد، بشر بن عبید اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ابو ادریس خولانی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عوف بن مالک اشجعی نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تھے، آپ نے ہلکا سا وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا عوف! قیامت سے پہلے چھ چیزوں کی تیاری کرو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا پہلی موت، تو میں اس کی وجہ سے غمگین ہو گیا، آپ نے فرمایا کہو ایک، میں نے کہا ایک، پھر فرمایا دوسری بیت المقدس کا فتح کرنا ہے، تیسری تمہیں موتیں بکری کے ٹیڑھے بالوں کی طرح ہونگی، چوتھی مال کی بہتات یہاں تک کہ ایک آدمی سودینا ردیکر بھی نہیں کم سمجھے گا، اور ایسا فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو کر رہے گا اور صلح جو تمہارے اور بنی اصف کے درمیان ہوں گی، پھر وہ تم سے جنگ کریں گے اور وہ تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈوں تلے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے اسی ہزار جنگجو ہوں گے۔

یہ ابو ادریس کی سند سے حضرت عوف سے روایت کردہ مشہور ثابت حدیث ہے، ہم نے اسے صرف زید بن واقد کی سند سے لکھا ہے۔

۱- مسند الامام احمد ۲۳۳/۵، والموطا ۹۵۴، وطبقات ابن سعد ۱۲۳/۲، ۱۲۳/۳، واتباع السادة المتقين ۲۳۵/۵، ۱۷۵۔
۲- کنز العمال ۲۳۶۷۰، ۲۳۷۱۱، وشرح السنة ۴۹/۱۳۔
۳- السنن الكبرى للبيهقي ۲۲۳/۹، والمستدرک ۴۱۹/۳، ۴۲۲، ۴۲۳، ودلائل النبوة للبيهقي ۳۲۱/۶، والمعجم الكبير للطبرانی ۶۳، ۴۶، ۴۲/۱۸۔

۳۰۳۔ ابو عبد اللہ الصناہجی

ان بزرگ ہستیوں میں سے ایک چست و چالاک اور دوسروں سے آگے بڑھنے والے ابو عبد اللہ الصناہجی عبد الرحمن بن عسیلہ ہیں۔ ۶۶۴۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن عون، رجاہ بن حیوہ، محمود بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عبادہ بن صامت کے پاس تھے اور آپ بیمار تھے، اتنے میں عبد اللہ الصناہجی آگئے تو حضرت عبادہ فرمانے لگے جو اس بات سے سرور ہونا چاہے کہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے گویا کہ سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا اور اس نے وہاں جیسا دیکھا ویسا عمل کیا تو وہ شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۸۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ابراہیم بن ابی عبلہ، ابن مجریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عبادہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو اتنے میں ابو عبد اللہ الصناہجی تشریف لائے، جب انہیں آتے دیکھا تو فرمایا جو آدمی کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرے گویا کہ اسے آسمان والوں کی طرف چڑھایا گیا ہو اور وہاں اس نے جنتی اور جہنمی دونوں فریقوں کو دیکھا ہو پھر وہ واپس آگیا ہو جیسا وہ دیکھتا گیا ویسے عمل کرتا گیا تو وہ خواہشمند شخص اس آنے والے کو دیکھ لے۔

۶۶۴۹۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، جریر بن عثمان، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد اللہ الصناہجی سے روایت ہے، وہ فرما رہے تھے ہم بس گرمی و سردی دیکھتے اس دنیا سے نکال دیئے گئے۔

۶۶۵۰۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، بقیہ بن ولید، عقیل بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں بعض مشائخ سے بحوالہ ابو عبد اللہ الصناہجی روایت ہے، فرماتے ہیں دنیا فتنہ کی طرف اور شیطان برائی کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات ان دونوں کے ساتھ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابو عبد اللہ عبد الرحمن الصناہجی اس حدیث کو حضرت ابو بکر صدیق، معاذ بن جبل، عبادہ بن الصامت، اور معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۵۱۔ ابو عمرو بن حمد، حسن بن سفیان، احمد بن سلیمان، رشید بن سعد، مہاجر بن غانم مدحی، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد اللہ صناہجی سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو بکر صدیق کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دعا کو سنے (یعنی قبول فرمائے) اور اس کی پریشانی کو دنیا اور آخرت میں دور کرے اسے چاہیے کہ کسی تنگ دست کو تلاش کرے یا اس کی تنگ دستی کو کم کرے، اور جو اس بات سے خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی جہنم کے جوش سے حفاظت فرمائے اور اسے اپنے سائے (عرش) میں جگہ دے تو اسے مسلمانوں پر غصہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے لئے نرم گوشہ ہو۔

اس حدیث کو عبد الرحمن بن سلیمان نے محمد بن حسان سے بحوالہ مہاجر بن غانم مدحی روایت کیا ہے۔

۶۶۵۲۔ ابو علی بن محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن المقری، حیوہ بن شریح، عقبہ بن مسلم نخعی، ابو عبد الرحمن حبلی، ان کے سلسلہ سند میں صناہجی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں تو حضرت معاذ عرض کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! اللہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۳۳، ۵۰۹۔ والتاریخ الکبیر ۵/۱۰۲۱۔ والجرح ۵/۱۲۴۱۔ وتہذیب الکمال ۵/۳۹۰۵۔

۲۔ الدر المنثور ۱/۳۶۹۔

(۲۸۳/۱۷)۔

کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا اے معاذ! میں تمہیں چند کلمات کہنے کی وصیت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد انہیں کہنا، چھوڑنا نہیں ”اللہم اعنی علی شکرک و ذکرک و حسن عبادتک“ اے اللہ! اپنی شکرگزاری، ذکر اور اچھی طرح عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے ان کلمات کی وصیت صناہجی کو فرمائی۔ انہوں نے ابو عبد الرحمن کو انہوں نے عقبہ کو انہوں نے حیوہ کو انہوں نے مقری کو اور انہوں نے بشر کو انہوں نے محمد کو انہوں نے اس کی وصیت فرمائی، اور ہمیں اس کی وصیت ہمارے شیخ ابو نعیم نے فرمائی، ابو عاصم نے حیوہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن لہیعہ نے عقبہ سے بحوالہ ابو عبد الرحمن نقل کیا ہے جس میں صناہجی کا واسطہ نہیں ہے۔

۶۶۵۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، الولید بن مسلم، خالد بن یزید مدنی، یونس بن میسرہ بن حلبس، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد اللہ صناہجی سے بحوالہ حضرت عبادہ بن صامت روایت ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے ہیں، ایک برائی مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں لہذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔

۶۶۵۴۔ سلیمان بن احمد، ابو ذر عبد اللہ مشقی، آدم بن ابی ایاس، ابو غسان، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں صناہجی سے بحوالہ حضرت عبادہ روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”پانچ نمازیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے جس نے ان کی حفاظت کی اور انہیں ضائع نہ کیا، بایں طور کہ ان کے حق کو ہلکا سمجھا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے عہد ہے کہ اسے عذاب نہیں دیں گے، اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں چاہے اسے عذاب کریں چاہے اسے عذاب دیں۔

صناہجی کی سند حضرت عبادہ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اور ابن حجر کی روایت مشہور ہے جو مخدجی سے بحوالہ حضرت عبادہ منقول ہے۔

۳۰۴۔ ایفیع بن عبد الکلاعی

ان معزز ہستیوں میں سے ایک واعظ و داعی ایفیع بن عبد الکلاعی ہیں۔

۶۶۵۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسماعیل بن متوکل حمصی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شیب، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں میں نے ایفیع بن عبد الکلاعی کو لوگوں کو وعظ کہتے سنا، فرمایا: جہنم کے سات پل ہیں، پل صراط بھی اسی پر واقع ہے، اور اللہ تعالیٰ اس میں سے چوتھے میں ہے۔ پہلے پل کے پاس لوگوں کو روک لیا جائے گا کہا جائے گا انہیں روکو، ان سے پوچھو کچھ ہونی ہے تو نماز کی وجہ سے انہیں روکا جائیگا اور اس کے بارے میں پوچھا جائیگا، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک

۱۔ سنن ابی داؤد ۱۵۲۲، المستدرک ۲۷۳/۱، ۲۷۳/۳، الشجرى ۲۳۹/۱، ونصب الراية ۲۳۵/۲، واثخاف السادة المتقين ۹۸/۵۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۸۸، ۳۸۹، و سنن ابی داؤد ۲۲۸/۲، و سنن ابن ماجہ ۱۳۲۳، و مسند الامام احمد ۵/۱۶۳، ۸۰۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۸۵، ۳۸۹، ۱۰۳، و صحیح ابن خزيمة ۳۱۶، و المصنف لعبد الرزاق ۳۵۶۱، ۳۸۳۶، ۵۹۱۵، و المصنف لابن ابی شیبہ ۵۱/۲۔

۳۔ فتح الباری ۲/۲۴۲، و کنز العمال ۱۸۸۶۲، ۱۹۰۶۰۔

ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے۔

جب دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے امانت کا حساب لیا جائیگا۔ اسے کیسے ادا کیا اور کیسے اس میں خیانت کی ہے، فرماتے ہیں پھر ہلاک ہوگا جس نے ہلاک ہونا ہے اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی ہے، جب تیسرے پل پر پہنچیں گے تو صلہ رحمی (رشتہ داری) کے متعلق ان سے سوال ہوگا، اسے کیسے جوڑا اور کیسے توڑا؟ فرماتے ہیں پھر اس میں ہلاک ہوگا جو ہلاک ہوا اور نجات پائے گا جس نے نجات پائی، رشتہ داری اس دن حق تعالیٰ کی گویا ردیف ہوگی، جہنم کی جانب ہوا میں لٹکی ہوئی ہوگی اور وہ پکار کر کہے گی اے میرے پروردگار! جس نے مجھے جوڑا اسے آج آپ جوڑیے اور جس نے مجھے توڑا آج اسے توڑیے۔

ولید بن مسلم اور اسماعیل بن عیاش نے صفوان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۶۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، علی بن حسین بن حسن، ابراہیم بن العلاء، حمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایضاً بن عبد اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جہنم کے سات پل ہیں پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

اسماعیل بن عیاش نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ابو عیاش الہوزی سے سنا وہ اس حدیث کو اس طرح ملاتے ہیں، فرماتے ہیں مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے سے گزرے گی اور عرش بریں چوتھے پل پر ہوگا اور یہ وہی پل ہیں جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک جہنم گھات میں ہے (انباء- ۲۱) دوسری جگہ ارشاد ہے ”بیشک تمہارا پروردگار گھات میں ہے“ (الفجر- ۱۳) ارشاد ہے ”ہر چلنے والے جانور کی پیشانی اس کے دست قدرت میں ہے، بے شک میرے رب تک پہنچنے کا راستہ بالکل سیدھا ہے“ (ہود- ۵۶)، فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی پیشانیوں سے پکڑیں گے مومنوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ والد سے زیادہ نرم ہو جائیں گے جیسے وہ اپنے بیٹے کے لئے نرم ہوتا ہے اور کافر سے فرمائیں گے ”تجھے اپنے رب کے متعلق کس نے دھوکے میں رکھا“۔

۶۶۵۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ الموصلی، ہیشم بن خارجہ، الولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ایضاً بن عبد کلامی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اے اہل جنت! تم دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے یہی کوئی دن یا آدھا دن، فرمائیں گے اچھا ایک آدھ دن میں تم نے میری رحمت، رضا مندی اور میری جنت کی سوداگری کی، سو تم ہمیشہ کے لئے اس جنت میں رہو۔ پھر اہل جہنم سے فرمائیں گے تم لوگ دنیا میں کتنے سال رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے اس ایک آدھ دن میں بہت بری سوداگری کی، میری ناراضگی، نافرمانی اور میری جہنم کا سامان اٹھا کیا سو ہمیشہ کے لئے اس میں رہتے رہو۔

وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال، سو اگر پھر ہم ایسا کریں تو ہم بڑے ظالم ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ذلیل ہو کر اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات تک نہ کرو، یہ ان کی رب سے آخری گفتگو ہوگی۔ ایضاً نے اسے اسی طرح مرسل نقل کیا ہے۔ ایضاً حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے سند ابھی نقل کرتے ہیں۔

۶۶۵۸- سلیمان بن احمد، ابو ذر عدسیتی، علی بن عیاض حمصی، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایضاً بن عبد سے بحوالہ حضرت معاویہ روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کریں تو اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ کی) توفیق عطا فرماتے ہیں۔

ایضاً سے نقل کرنے میں صفوان مفرد ہیں۔

۶۶۵۹- سلیمان بن احمد، ابو ذر عد، حیوۃ بن شریح، ولید بن عتبہ، بقیۃ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ایضاً بن عبد سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب عراق کا خراج حضرت عمرؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ اور آپ کا خادم اونٹ شمار کرنے نکلے وہ مقدار مقرر سے زیادہ تھے۔ حضرت عمرؓ فرماتے لگے الحمد للہ اور ان کے خادم کہنے لگے اے امیر المؤمنین! یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا یہ وہ فضل نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے، پس چاہیے کہ یہ لوگ (مسلمان) خوش ہوں کہ انہیں قرآن مجید جیسی عظیم نعمت ملی (یونس- ۵۸) فرماتے ہیں ہدایت سنت اور قرآن مجید ان پر خوش ہونا چاہیے یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں اور یہ اونٹ بھی جمع کئے جانے والے مال سے ہیں۔

۳۰۵- جبیر بن نفیر

اور ان پاکباز ہستیوں میں سے انتہائی متواضع جو اپنے آپ کو ٹی میں لتھڑا سمجھتے تھے جبیر بن نفیر ہیں۔

۶۶۶۰- ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید الجوهری، ابوالیمان، سعید بن سنان، ابوالزہریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں ان سے کسی نے پوچھا کون سا کبر برا ہے؟ آپ نے فرمایا عبادت کا کبر و تکبر برا ہے۔

۶۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، عبد الرحمن مہدی، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداء نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

۶۶۶۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابن عیاش، شریح بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابوالدرداء روایت ہے، فرماتے ہیں جو شخص ایسا ہو کہ جس پر اللہ تعالیٰ کھانے پینے کی نعمت کے علاوہ کوئی نعمت نہ دیکھے تو اس کی دینی سمجھداری کم ہوگی اور اس کا عذاب حاضر ہوگا۔

۶۶۶۳- عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین الروزی، عبد اللہ بن مبارک، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن ابی عمیرہ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے نے فرمایا کہ اگر کوئی بندہ ایسا ہو کہ پیدائش سے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سر بسجود رہے تو وہ اسے حقیر سمجھے گا اس دن جو اس کا اجر و ثواب بڑھے گا۔

۶۶۶۴- ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کے بھتیجے ابن السائب نے حضرت میمونہؓ کی خدمت میں ایک بستر بطور ہدیہ بھیجا، شام جب انہوں نے افطار فرمائی اور سونے کا ارادہ کیا وہ عبادت کر کے تھک چکی تھیں فرمانے لگیں میرے لئے میرے بھتیجے کا بھیجا ہوا بستر بچھا دو، پھر اس میں سو گئیں، اور وہ بستر اتنا آرام دہ تھا کہ بغیر حرکت کئے آپ اس پر صبح تک سوئی رہیں، فرمانے لگی اس بستر کو نکال دو کیونکہ یہ غافل کرنے والا اور نیند آور ہے میں اس پر نہیں سوؤں گی۔

۶۶۶۵- سلیمان بن احمد بن محمد بن موسیٰ الانطاکی، یعقوب بن کعب، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، ان کے سلسلہ سند میں اپنے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے قبرص کی بکریاں حمص کے ساحلی علاقہ طرسوس کی طرف

۱- طبقات ابن سعد ۴/۳۳۰، والتاریخ الکبیر ۲/۲۲۳، والجرح ۱/۵۱۲، والکاشف ۱/۱۸۰، وأسد الغابۃ ۱/۲۷۲، وتهذیب الکمال ۹۰۵ (۵۰۹/۳)۔

نکال دیں، پھر وہاں انہیں ایک کنیسہ (پناہ گاہ یا اصطبل) میں داخل کیا جسے کنیسہ معاویہ کا نام دیا جاتا ہے، پھر وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر کہنے لگے لوگو میں تمہاری بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک حصہ تمہارے لئے، دوسرا کشتیوں کے لئے اور تیسرا حصہ قبطیوں کے لئے، وجہ یہ ہے کہ بحری دشمن کا مقابلہ تم لوگ صرف کشتیوں اور قبطیوں کے ذریعے ہی کر سکتے ہو، اتنے میں حضرت ابوذرؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بیعت کی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گڑ کی ملامت بازی سے خاموش نہ رہوں گا، اے معاویہ! کیا تم کشتیوں کے لئے ایک حصہ بانٹتے ہو؟ حالانکہ یہ ہمارا مال فنی ہے اور ایک حصہ قبطیوں کے واسطے دیتے ہو جبکہ وہ ہمارے مزدور ہیں، چنانچہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابوذرؓ کے مشورے کے مطابق تقسیم کیا۔

۶۶۶۶- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابراہیم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک گروہ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے امیر المومنین! ہم نے آپ سے زیادہ عادل، آپ سے زیادہ حق گو اور آپ سے زیادہ منافقین کے لئے سخت شخص کسی کو نہیں دیکھا؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین آدمی ہیں تو حضرت عوف بن مالک فرمانے لگے، تم لوگوں نے جھوٹ کہا، ہم نے ان سے بھی بہتر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دیکھا ہے آپ نے پوچھا عوف! وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ نے فرمایا عوف نے سچ کہا ہے اور تم لوگوں نے غلطی کی، اللہ کی قسم! ابو بکر مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ و طیب تھے اور میں اپنے گھروالوں کے اونٹ سے زیادہ بہکا ہوا ہوں۔

۶۶۶۷- محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ موسیٰ بن اسحاق، سوید بن سعید، بقیہ بن الولید، ابو بکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے جبیر بن نفیر کے بیٹے (عبدالرحمن) نے اپنے والد جبیر بن نفیر کے واسطے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا آدمی پوری طرح دین کی سمجھ داری نہیں سیکھ سکتا یہاں تک کہ اپنی قوم کی مجلس چھوڑ دے۔

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت جبیر بن نفیر حضرت صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن الصامتؓ، ابو الدرداءؓ، ابوذرؓ، نواس بن سمعان، غریب بن ساریہ، ابو ثعلبہ خثنی، عبد اللہ بن عمرؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ اور آخر میں حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۶۶۶۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان، ابی، ابو خالد محمد بن عمر، ثابت بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا اس کے اوپر کھڑے ہوئے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اور رونے لگے پھر ارشاد فرمایا پچھلے سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تھا لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو، اور یہ بات آپ نے بطور تنبیہ ارشاد فرمائی تھی، انہوں نے کہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ملی۔

اس روایت کو یحییٰ بن صالح الوحاظی نے محمد بن عمرؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ”شیخ رحمہ اللہ یعنی صاحب کتاب فرماتے ہیں“ کہ ہم سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا اس سے ابو بکر بن عاصم نے اس سے، عمرو بن الخطاب نے اس سے، یحییٰ بن صالح الوحاظی نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

۶۶۶۹- سلیمان بن احمد، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن العلاء، حمصی، عمرو بن الحارث بن الضحاک، عبد اللہ بن سالم، محمد بن ولید زبیری، سلیم بن عامر، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حمص میں حضرت عمرؓ کے دور میں دو شخص اللہ کی خاطر آپس میں محبت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہودیوں سے دو بڑے چمڑوں پر کچھ تحریریں لکھوائیں، یہ چیزیں وہ ساتھ لیکر امیر المومنین سے پوچھنا چاہتے تھے، حضرت عمرؓ نے اہل حمص کی طرف جو پیام بھیجا اس میں ان کی طرف بھی پیام ارسال فرمایا، تو وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہم

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی سرزمین میں ہیں۔ ان سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جن سے روکنے کھڑے ہو جاتے ہیں، کیا ہم ان سے یہ باتیں سیکھ سکتے ہیں یا انہیں چھوڑ دیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا شاید تم نے ان سے کچھ لکھ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا میں تھوڑی دیر بعد تمہیں اپنا واقعہ سناتا ہوں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایک دفعہ میں خیبر گیا، وہاں میں نے ایک یہودی کو دیکھا جو کچھ ایسی باتیں کر رہا تھا جو مجھے بھلی لگیں، میں اسے کہنے لگا جو باتیں تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھوا سکتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، چنانچہ میں اس کے پاس ایک چمڑا لایا جو وہرا کیا ہوا تھا، یا کھجور کا تنا تھا وہ بول کر مجھے لکھوانے لگا تو میں غور سے اس کی بات ان پائیوں میں لکھنے لگا، وہاں سے جب لوٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک یہودی سے ملا تھا آپ کے بعد اس جیسی بات میں نے کسی سے نہیں سنی، آپ نے فرمایا شاید تم نے اس کی بات تحریر کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا جاؤ لے آؤ، تو میں بھاگتے ہوئے گیا مجھے اس کی امید تھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی چیز لا رہا ہوں جسے آپ پسند فرماتے ہیں، جب میں لیکر حاضر ہوا تو فرمایا بیٹھو اور مجھے پڑھ کر سناؤ، تھوڑی دیر تو میں نے پڑھا پھر آپ کے چہرہ انور کی طرف نگاہ دوڑائی کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے تو میں مارے خوف کے حیران ہو گیا، مجھ سے ایک حرف بھی نہ پڑھا جا رہا تھا، آپ نے جب میری یہ حالت دیکھ لی تو میں نے وہ مکتوب چمڑا آپ کے ہاتھ میں دیدیا، تو آپ ایک نقش ڈھونڈ کر لعاب سے مٹاتے جاتے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے ان لوگوں کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ خود بھی بہکے اور لوگوں کو بھی انہوں نے بے وقوف بنایا، یہاں تک کہ آپ نے تمام لکھا ہوا مٹا دیا، ایک حرف تک باقی نہ رہے دیا، حضرت عمرؓ نے اپنے مخاطبین سے فرمایا مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے ان سے کوئی چیز تحریر کی ہے تو میں تمہیں اس امت کے لئے عبرت بنادوں گا، وہ دونوں کہنے لگے بخدا! ہم ان سے کبھی بھی کچھ نہیں لکھیں گے، چنانچہ وہ دونوں اپنے اپنے چمڑے لیکر وہاں سے نکلے اور اپنے لئے گڑھے کھود کر اس کی پروانہ کی کہ وہ کتنی گہرائی میں پہنچیں گے اور دفن ہو گئے، پس یہ ان دونوں کا آخری زمانہ تھا۔

۶۶۷۰- ابو بکر بن خالد، محمد بن احمد بن الولید الکراہیسی، غالب بن وزیر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ابوالزہریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی سے محبت کرو تو نہ اس سے جھگڑو اور نہ اس پر ظلم کرو، نہ اس سے خرید و فروخت کرو اور نہ اس سے کچھ پوچھو، (بطور تفتیش) اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا اس کے کسی دشمن سے سابقہ پڑے اور وہ تمہیں اس کے متعلق ایسی باتیں بتائے جو اس میں نہ ہوں، یوں تمہارے اور اس کے درمیان محبت ختم ہو جائیگی۔

جبیر بن نفیر کی سند غریبہ بیت ہے جو انہوں نے حضرت معاویہؓ سے متصل نقل کی ہے جبکہ معاویہؓ سے ابن وہب کے علاوہ اور لوگوں نے مرسل نقل کی ہے۔

۶۶۷۱- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن بشر، عثمان بن عمر، عبد اللہ بن عامر اسلمی، ولید بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایسی لالچ سے پناہ مانگو جو دل پر مہر لگانے کے اسباب کی طرف لے جاتی ہے اور ایسی طمع سے جو ناقابل طمع چیز کی طرف لے جائے اور ایسی طمع

سے جہاں طمع کی ضرورت نہ ہو۔

۶۶۷۲- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامتؓ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اسے عطا فرما دیتے ہیں اور اس جیسی مصیبت اس سے دور فرما دیتے ہیں جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے، تو قوم کے ایک شخص نے کہا: تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ (قبول کر نیوالے) ہیں۔

اسے زید بن واقد اور ہشام بن الغازی نے اسی طرح مکحول سے روایت کیا ہے۔

۶۶۷۳- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الاعلیٰ بن سحر، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ حضرت ابو ذرؓ اور ابو الدرداءؓ روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ابن آدم! دن کے آغاز میں میرے لئے چار رکعت (نفل) پڑھ لیا کریں اس کے آخری حصہ میں تیری کفایت کروں گا۔

۶۶۷۴- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الاعلیٰ بن سحر، معاویہ بن صالح، ابوالزہریہ، ان کے سلسلہ سند میں جبیر بن نفیر سے بحوالہ ابو ثعلبہ خثنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنات کی تین قسمیں ہیں ایک قسم وہ جن کے پر ہیں جن سے وہ اڑتے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہے، اور ایک قسم وہ ہے جو آتے اور جاتے رہتے ہیں۔

۶۶۷۵- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، اپنے والد سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک دفعہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں مہاجرین میں سے نادار لوگ بھی تشریف فرما تھے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آکر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے، میں آپ علیہ السلام کی طرف اٹھ کر گیا تو آپ نے فرمایا فقراء مہاجرین کو وہ مژدہ ہو جس سے ان کے چہرے مسرور ہوں، بے شک وہ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے رنگ (فقر و فاقہ کی وجہ سے) پھیکے پڑ گئے ہیں، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے تمنا کی کاش میں بھی انہی میں سے ہوتا۔

۶۶۷۶- ابوبکر بن خالد، محمد بن احمد بن ولید، محمد بن اسری، محمد بن حمید، ابراہیم بن ابی عبیدہ، ولید بن عبد الرحمن الجرجسی، ان کے سلسلہ سند میں جبیر الحضری سے بحوالہ عوف بن مالک الشجعیؓ روایت ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا یہ علم کے اٹھائے جانے کی گھڑیاں ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے علم کیسے اٹھایا جائے گا جبکہ ہم میں

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۲۔ والمستدرک ۱/۵۳۳۔ ومشکاة المصابیح ۲/۲۴۷۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۴۴۔ وکشف الخفاء ۱/۱۳۳۔

۲۔ الترغیب والترہیب ۲/۴۷۸۔ وشرح السنة ۵/۱۸۶۔

۳۔ مشکاة المصابیح ۱۳/۱۳۱۳۔

۴۔ صحیح ابن نجبان ۷/۲۲۰۰۔ والمستدرک ۲/۴۵۶۔ ومجمع الزوائد ۸/۱۳۶۔ واتحاف السادة المتقین ۷/۲۸۹۔ ومشکاة المصابیح ۸/۴۱۴۔

۵۔ سنن الدارمی ۲/۳۳۹۔ ومشکاة المصابیح ۵۲۵۸۔ والترغیب والترہیب ۲/۱۴۹۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے ہم اسے اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاتے ہیں، وہ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن لبید! میرا تو تمہارے بارے میں یہ گمان تھا کہ تم مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے ہو، کیا انجیل اور تورات اہل کتاب کے پاس نہیں ہے تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا؟ ابن حمید فرماتے ہیں جبیر بن نفیر نے فرمایا پھر میں شداد بن اوس سے ملا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کیا انہوں نے تم سے یہ بیان نہیں کیا کہ علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا علماء کے وفات پا جانے کی وجہ سے، اور اس کا اظہار یوں ہوگا کہ خشوع و خضوع ختم ہو جائے گا، تم ایک شخص بھی خشوع و خضوع والا نہیں دیکھو گے۔

اسی طرح اس روایت کو ولید نے بیان کیا ہے اور فرمایا کہ جبیر نے حضرت عوفؓ سے روایت کیا ہے اور معاویہ بن صالح نے، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے اس نے اپنے والد سے بحوالہ حضرت ابوالدرداءؓ روایت کیا ہے۔

۳۰۶۔ ابن محیریزؒ

ان بزرگوں میں سے دین عزیز کے لئے صبر کرنے والے، اپنے نفس میں تواضع اختیار کرنے والے عبد اللہ بن محیریز ہیں۔
 ۶۶۷۷۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ الباہلی، الاوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے وہ آپ کو پہچانتا تھا، اس کے پاس ایک شخص تھا، جو آپ کو پہچانتا تھا، آپ نے پوچھا یہ کپڑا کتنے کا ہے؟ اس شخص نے کہا، اتنے کا، تو جو شخص آپ کو جانتا تھا کہنے لگا ابن محیریز کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اپنے مال سے خریداری کے لئے آیا تھا نہ کہ اپنے دین سے، چنانچہ آپ کھڑے ہو گئے اور کپڑا نہ خریدا۔
 ۶۶۷۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر دی گئی کہ ابن محیریز ایک کپڑا فروش کے پاس کپڑا خریدنے گئے تو کسی شخص نے دوکاندار سے کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ابن محیریز ہیں، یہ بات سن کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ہم تو اپنے دراہم سے خریداری کے لئے آئے تھے نہ کہ اپنی دینداری کی وجہ سے۔
 ۶۶۷۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ایوب بن سوید، ابو زرعة، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا، اے ابن محیریز! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا ہے جسے آپ ناپسند کرتے ہیں میں نے سنا ہے لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز اپنے ان کپڑوں کی طرف بلا تے ہیں جنہیں وہ کام کاج میں پہنتے ہیں۔
 چنانچہ خالد بن دریک فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اسے اس چیز پر بخل مجبور کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ روانہ ہوئے اور اپنے لئے دو کپڑے خریدے، روئی کا کپڑا انہیں بہت پسند تھا انہیں پہنا، راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک دفعہ ایک پارچہ فروش کے پاس کپڑا خریدنے گیا تو ان کے ساتھ جو شخص تھا تاجر سے کہنے لگا یہ ابن محیریز ہیں، تو انہوں نے فرمایا، تف ہے ہم اس لئے آئے تھے تاکہ اپنے پیسوں سے (کپڑا) خریدیں اس لئے نہ آئے تھے کہ اپنے دین کی بناء پر خریداری کریں اور کچھ خریدے بغیر وہاں سے نکل آئے۔

۶۶۸۰۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، الاوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے

۱۔ سنن الترمذی ۲۶۵۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۳/۱۸، والمستدرک ۹۹/۱، ومجمع الزوائد ۱۰۰/۱، ۲۰۰۰۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۴/۴۷۷، والتاریخ الکبیر ۵/۶۱۳، والمجمع ۵/۷۶۶، والکاشف ۲/۳۰۰، ونہذیب

الکمال ۳۵۵۵، (۱۰۶) والاصابة ۳/۲۶۳۔

ہیں، مجھے ابن محیریز نے کہا کہ لوگوں کی زبانوں کا جواب دو، تو میں نے ان کے لئے ایک قبطی غلام، قبطی چادر اور ایک قبطی قمیص خریدی، وہ فرماتے ہیں پھر وہ انہیں پہن کر باہر نکلے، پھر کہنے لگے کہ اب لوگ کیا کہتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے کپڑے پہن لئے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ خوش ہو گئے وہ کاتے ہوئے گندم گوں رنگ کے کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔

۶۶۸۱- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن العزیز، ہمیس ضمہ نے لکھا، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے کہا جن لوگوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کا لباس کیا تھا؟ تو وہ کہنے لگے چادریں اور گیسو سے رنگا ہوا کپڑا۔

۶۶۸۲- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ہمازی طرف ضمہ نے لکھا، رجاء بن ابوسلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے فرمایا کہ میری جلد پر برص ہو جائے یہ مجھے ریشم پہننے سے زیادہ پسند ہے۔

۶۶۸۳- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمہ، یحییٰ بن ابی عمر الشیبانی، رجاء ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے اپنے گھروالوں کے کاتے ہوئے دو کپڑے پہنے، تو خالد بن دریک نے ان سے کہا مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ آپ سے پہلو تکی اور نخل سے کام لیں، تو ابن محیریز نے فرمایا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کی یا کسی کی پاکی ظاہر کروں، پھر انہوں نے حکم دیا تو وہ ان کے لئے دو سفید مصری کپڑے خریدنے گئے جنہیں آپ نے پہن لیا۔

۶۶۸۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ہمیس ضمہ نے لکھا، رجاء بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز سلیمان بن عبد الملک کے پاس آئے تو سلیمان نے ان سے کہا ابن محیریز! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کر دی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے تو سلیمان نے کہا تو ہم نے اس کی طرف سے مہر ادا کر دیا، تو ابن محیریز فرمانے لگے، رہا مہر معجل تو وہ ان کو ادا کر دیا گیا البتہ مہر مؤجل وہ اس (بیٹے) کے ذمہ ہے، اس وقت بلال بن ابی بردہ ان کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بلال نے کہا ابن محیریز! امیر کا عطیہ قبول کر لو، بعد میں جب ابن محیریز وہاں سے نکلے تو میں ان کے پیچھے ہولیا، فرمانے لگے بلال کب سے سلیمان کا گماشتہ (پولیس آفیسر) بن گیا؟

۶۶۸۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ایوب بن سوید، ابو زرعة، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الملک بن مروان نے ابن محیریز کی خدمت میں ایک لونڈی بھیجی، تو ابن محیریز نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس میں داخل نہ ہوتے تھے، تو امیر المؤمنین سے جب کہا گیا کہ ابن محیریز نے گھر چھوڑ دیا ہے تو امیر نے پوچھا کیوں؟ تو لوگوں نے فرمایا اس لونڈی کی وجہ سے جسے تو نے اس گھر میں بھیجا ہے، تو عبد الملک نے آدمی بھیج کر اسے واپس لے لیا۔

۶۶۸۶- ابو حامد، احمد بن محمد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن الحباب، عبد الواحد بن موسیٰ، ابو معاویہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز کہا کرتے تھے اے اللہ! میں آپ سے پوشیدہ ذکر مانگتا ہوں۔

۶۶۸۷- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم سے ابن محیریز نے کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری طرح زمین پر گرا دیں۔

۶۶۸۸- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ولید بن شجاع، ضمہ، ابن عبد ربہ بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سنا فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کل حق تعالیٰ سے ملے گا، ہر ایک کو اس کے جھوٹ کا لقب دیں گے یہ اس واسطے کہ تم میں جس کی انگلی سونے کی ہو تو وہ اس سے اشارہ کرتا ہے اور جب اس میں کوئی خرابی مثلاً وہ شل ہو تو اسے چھپاتا پھرتا ہے۔

۶۶۸۹- محمد بن علی، عبد اللہ بن ابی ہب، بن شداد العسقلانی، بکر بن نصر عمہ قتلانی، ضمہ، عمر بن عبد الملک الکتانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ روم کے علاقہ ساقہ میں ایک شخص ابن محیریز کے ساتھ تھا، جب ہم اس سے جدا ہونے لگے تو ابن محیریز نے ان سے کہا مجھے کچھ وصیت

کر دیں تو اس شخص نے کہا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ پہچان پیدا کرو اور لوگوں میں تمہارا تعارف نہ ہو تو ایسا ہی کرو اور اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم چل کر جاؤ اور تمہاری طرف کوئی چل کر نہ آئے تو ایسا ہی کرنا اور اگر تم سے ہو سکے کہ تم سے سوال کیا جائے اور لوگوں سے سوال نہ کرو تو ایسا ہی کرنا۔ ۶۶۹۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ الخضر می، احمد بن عبد اللہ بن یونس، معاویہ بن حفص، داؤد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں فضالہ بن عبید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، ایک دفعہ میں نے ان سے عرض کیا، خدا آپ پر مہربان ہو مجھے کچھ وصیت کریں، تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تین باتیں ذہن نشین کر لو، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا، تمہارا بس چلے کہ تم پہچانو اور تمہیں پہچانا نہ جائے تو ایسا ہی کرنا، اور اگر ہو سکے کہ سنے اور بات نہ کرو تو ایسے ہی کرنا، اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو کہ لوگوں کے پاس بیٹھو اور تمہارے پاس لوگ نہ بیٹھیں تو اسی طرح کرنا۔

۶۶۹۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن عوف القاری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رودس میں اپنے آپ کو دیکھا کہ اس وقت لشکر میں سب کے سامنے درستی نماز پڑھنے والا شخص ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی نہ تھا، بعد میں جب ان کا چرچا ہوا تو انہوں نے اس میں کمی کرنا شروع کر دی۔

۶۶۹۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ولید نے مجھے صافہ کا والی بنایا، تو میں نے ابن محیریز سے کہا آپ کو معلوم ہے میں جس مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں اس میں آپ کی رائے کا ہونا ضروری ہے، آپ نے فرمایا اگرچہ ضروری ہے مگر کم۔

۶۶۹۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ہشام بن مسلم الکنتانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن محیریز سے سوالات کئے اور بڑی کثرت سے کئے تو آپ نے فرمایا اے ہشام! یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے عرض کیا (حضرت) علم ختم ہو گیا ہے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے علم باقی رہے گا، ایک آدمی جو کسی مسئلہ کے متعلق سوال کر نے آیا یہاں تک کہ جب اس نے اپنی ذمہ دہی کو پہچان لیا جو اس کے لئے تھی وہ اس کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اسے پہچانتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے کہ اس کے پاس کوئی آئے اور وہ اسے نہ جانتا ہو۔

۶۶۹۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ایوب بن سوید، ابو زرعة، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام میں حجاج بن یوسف کے عیوب، ابن محیریز اور ابو البیض العنسی کے سوا کوئی ظاہر نہ کرتا تھا تو ولید نے ان سے کہا یا تو آپ اس کام سے باز آجائیں ورنہ میں آپ کو اس کے پاس بھیج دوں گا۔

۶۶۹۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن بکار، عبد اللہ بن مبارک، علی بن طلیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن محیریز کو فرماتے سنا جو شخص اپنے والد کے آگے چلا تو گویا اس نے باپ کی نافرمانی کی، ہاں ایسی صورت میں آگے چل سکتا ہے کہ اس کے راستے سے نقصان دہ چیز کو دور کرے اور جس نے اپنے والد کو اس کے نام یا کنیت سے پکارا تو اس نے نافرمانی کی ہاں یوں کہہ سکتا ہے ابا جان!

۶۶۹۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، عبد الوہاب بن نجدة، ضمرہ، رجاء بن حیوة، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: ہم ابن محیریز کی مجلس میں تھے کہ ہمیں حضرت ابن عمر کی وفات کی اطلاع پہنچی تو ابن محیریز کہنے لگے، بخدا میں ان کی زندگی کو لوگوں کے لئے امن و امان شمار کرتا تھا، اور رجاء بن حیوة نے، جب ابن محیریز کی وفات ہوئی کہا اللہ کی قسم! میں ابن محیریز کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن و امان شمار کرتا تھا۔

۶۶۹۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز الجروی، ابو حفص ثمالی، عمرو بن سلمہ، سعید بن عبد العزیز، عطیہ بن قیس، ان

کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز نے اپنے محتسب خرچ سے کہا ہمارے اخراجات میں سے تمہارے پاس کیا بچا ہے؟ تو وہ کہنے لگا اتنا اتنا تو فرمانے لگے رزق، رزق کے لئے ہے، یعنی رزق دینے کے لئے ہے۔

۶۶۹۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن علی بن محیریز، ابو اسامہ، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم نے ابن محیریز سے جب ہم ان کے ساتھ ایک جنازہ میں تھے سنا۔ میں نے لوگوں (صحابہ کو) پایا ہے جب ان میں سے کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگ کہتے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے ہم میں سے اس شخص کو اسلام کی حالت میں موت دی، اس کے بعد یہ ختم ہو گئی، آج میں کسی کو یہ کہتے نہیں سنتا۔

۶۶۹۹- عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عبد ربہ بن زیتون، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ثور بن یزید، عبد ربہ بن سلیمان بن عبد اللہ بن محیریز فرماتے ہیں مسجد میں ہر بات لغو ہے سوائے تین آدمیوں کی بات کے، نمازی، ذکر کرنے والا، سوال کرنے والے یا دینے والے۔

۶۷۰۱- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، ابو عمیر رملی، ضمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن زکریا جب فلسطین آئے اور وہاں ابن محیریز کو دیکھتے تو آپ اپنے آپ کو چھوٹا ظاہر کرتے کیونکہ وہ ان کی فضیلت جانتے تھے۔

۶۷۰۰- احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، ابو الطاہر بن السراج، بشر بن بکر، ابو بکر، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ابراہیم بن قرۃ، ربیعہ بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے ابن محیریز نے کہا جب تم کوئی بھلائی دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو، الحمد للہ کہو، اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو زمین سے چمٹ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے مصیبت میں تخفیف کا سوال کرو۔

۶۷۰۱- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابو عمرو والاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ ابن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ آدمی صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، تو عباس بن نعیم نے ان سے کہا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا اسے تیزی کی زیادتی منع کرے گی کہ وہ ملنے کی جگہوں کے ساتھ ملے۔

۶۷۰۲- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز نے ایک لونڈی خریدنا چاہی، تو کسی نے ان سے کہا ہمیں بتائیے کہ کیا آپ اسے اپنے لئے خریدنا چاہتے ہیں؟ تو آپ نے یہ بات ناپسند سمجھی اور انہیں بتانے سے انکار کر دیا۔

۶۷۰۳- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن محیریز، پانی پیتے ہوئے کہتے و احالی، مغز نہ چاٹو، یہ عجیبی کلمہ ہے، سر نہ دکھاؤ، اور تھیلے میں جلدی نہ کرو۔

۶۷۰۴- محمد بن معمر، ابو شعیب الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عباس بن ولید بن یزید، ابی، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن محیریز نے کہا ہم سمجھتے تھے کہ عمل، علم سے افضل ہے اور اب ہم علم کی طرف عمل سے زیادہ محتاج ہیں۔

۶۷۰۵- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمد بن یحییٰ، محمد بن کثیر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، عبد اللہ بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں دین ایک ایک سنت کرنے کے ختم ہو جائیگا جیسے رسی کی ایک ایک لڑی سے پوری رسی ختم ہو جاتی ہے۔

۶۷۰۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ہارون بن معروف، ضمہ، عمرو بن عبد الرحمن بن محیریز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ میرے دادا ابن محیریز ہر ہفتہ میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔

۶۷۰۷- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، حسن بن عبد العزیز، ابو حفص اتسی، عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے

۱- کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا کہ جس نے ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پہرہ دیا تو اس کے لئے ہر شخص اور ہر سواری کے عوض ایک ایک قیراط کا ثواب ہے۔

۶۷۰۸- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز ایک شخص لکھا ہوا لے کر عبد الملک کے پاس آئے جس میں نصیحتیں لکھیں تھیں، آپ جو کچھ اس میں ہوتا پڑھتے جب پڑھ کر فارغ ہوتے تو وہ نسخہ لے لیتے۔

۶۷۰۹- احمد، عبد اللہ، حسن بن عبد العزیز، ایوب بن سوید، ابو زرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ابن محیریز ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنی بیوی سے باتیں کر رہا تھا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان دونوں سے بات کریں، پھر فرمانے لگے اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو یہ دونوں کہہ رہے ہیں اور وہاں سے گزر گئے اور ان سے بات نہ کی اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ ابن محیریز سے بڑھ کر کوئی شخص اپنے علم سے نور حاصل کرنے والا نہ تھا۔

۶۷۱۰- احمد، عبد اللہ، حسن، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز جب جہاد میں جاتے تو سب سے بہترین خرچ ان کے نزدیک جانوروں کو چاراکھلانا ہوتا تھا۔

۶۷۱۱- محمد بن احمد بن محمد، عبد الرحمن بن داؤد، عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی، ہشام، یعنی ابن عمار، مغیرہ بن مغیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، خالد بن دوریک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن محیریز میں دو خصلتیں ایسی تھیں جنہیں میں نے اس امت میں سے جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں نہیں پایا، حق جب ظاہر ہو جاتا تو خاموش نہ رہ سکتے تھے یہاں تک کہ اس میں گفتگو کرتے کوئی ناراض ہوتا اور راضی ہو جاتا، اور وہ اس بات کے بڑے حریص تھے کہ وہ اپنے نفس کی سب سے عمدہ خصلت پوشیدہ رکھیں۔

۶۷۱۲- محمد بن احمد، قاسم بن فورک، علی بن سہل الرملی، ضمرہ شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن دلیلی، اپنے بھائیوں کے بارے میں سب سے زیادہ بصیرت والے تھے۔ ایک مجلس جس میں وہ بھی تھے ابن محیریز کا ذکر کیا گیا تو کسی نے کہا وہ تو بخیل آدمی تھے جس پر ابن دلیلی غضب ناک ہو کر کہنے لگے، وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں میں انتہائی سختی تھے اور جو چیزیں تم چاہتے ہو ان میں واقعی وہ بخیل تھے۔

ابن محیریز متعدد صحابہ کرام سے سند روایت کرتے ہیں ان میں حضرت ابو سعید خدری، معاویہ بن ابی سفیان، ابو محذورۃ، فضالہ بن عبید، ابو جمہ صبیح بن سباع، وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ اور ان سے مندرجہ ذیل تابعین نے روایت کیا ہے مکحول، زہری، محمد بن یحییٰ بن حبان، خالد بن دریک وغیرہ شامل ہیں۔

۶۷۱۳- فاروق الخطابی، سلیمان، الکشی، ابراہیم بن حمید الطویل، صالح بن ابی الاخضر، الزہری، ابو العباس، احمد بن محمد بن یوسف الصرمی، یوسف القاضی، عبد اللہ بن محمد بن اسماء، جویریہ، مالک، زہری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن محیریز سے بحوالہ حضرت ابو سعید خدری روایت ہے، فرماتے ہیں ہمیں کچھ قیدی عورتیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، جن سے ہم عزل کرتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا بے شک تم ایسا کرتے رہو، بے شک تم ایسا کرتے رہو، لیکن جو جان بھی قیامت تک وجود میں آئی ہے آکر رہے گی۔

اسی طرح نقل کیا ہے امام مالک کی حدیث جو زہری سے مروی ہے اس میں جویریہ منفرد ہیں، اسے امام مالک نے اپنی کتاب السنن طامس ذکر کیا ہے جو ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز سے منقول ہے۔

۶۱۴- ابو بکر بن خالد، محمد بن خالد، عبد اللہ بن مسلمہ القعلی، مالک، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز (حضرت ابو سعید خدریؓ) سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا، تو میں نے وہاں حضرت ابو سعید خدریؓ کو دیکھا میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھنے لگا تو حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا ہم غزوہ بنی مصطلق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، تو ہمیں عرب (عورتیں) بطور قیدی ملیں۔ ہمیں عورتوں کی چاہت ہوئی، مسافری ہم پر گراں گزر رہی تھی اور ہم نے فدیہ دینا پسند کیا، ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو ہم لوگ کہنے لگے، ہم آپ علیہ السلام سے پوچھے بغیر عزل کر رہے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں تو بعد میں ہم نے آپ سے پوچھا، آپ نے فرمایا تم یہ کچھ حرج نہیں اگر تم عزل کرو، جس جان نے قیامت سے پہلے ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اسے ربیعہ سے اسماعیل بن جعفر اور یحییٰ بن ایوب انصاری نے روایت کیا ہے۔

۶۱۵- محمد بن احمد، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، ربیعہ، محمد، ابن کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابو سعیدؓ روایت ہے، سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب العلاف، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ربیعہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں اور ابو ہریرہ جو عمر و فضیلت میں مجھ سے بڑے تھے، حضرت ابو سعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عزل کے بارے میں استفسار کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بنی مصطلق کی عورتوں کو قیدی بنایا، اور عزل کا ارادہ کیا، ہم میں سے کسی نے کہا تم لوگ عزل کرتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں موجود ہیں، حضور سے پوچھتے نہیں؟ تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم نے عرب کی سب سے عمدہ عورتوں کو قیدی بنایا ہے یعنی ہم نے بنی مصطلق کو اسارت میں لیا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ عزل کریں، اور فدیہ دینے کی رغبت رکھتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم لوگ یہ نہ کرو تو کوئی حرج تو نہیں اس واسطے کہ جس جان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اس نے ہونا ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔ یہ یحییٰ بن ایوب کے الفاظ ہیں اور موسیٰ بن عقبہ نے بواسطہ محمد بن یحییٰ، ابن محیریز سے نقل کیا ہے۔

۶۱۶- ابو احمد، محمد بن احمد البحر جانی، ابو ایوب سلیمان الحسن العطار، ابو کامل الفضیل بن حسین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، محمد بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بواسطہ حضرت ابو سعیدؓ اسی طرح روایت کیا ہے۔

اور اوزاعی نے اسے ربیعہ سے اس شخص کے حوالہ سے نقل کیا ہے جس نے ابن محیریز سے سن رکھا تھا اور اس میں ابن محیریز کا نام نہیں لیا۔ ۶۱۷- فاروق اخطابی، حبیب بن حسن، ابو مسلم الکلبی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، جبلہ بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت معاویہؓ روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ ۳

ابن محیریز کی سند سے غریب حدیث جسے حماد، جبلہ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ ۶۱۸- سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن ابی بلال، حبیب بن حسن، عمرو بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، محمد بن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت امیر معاویہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے لوگو! جب بھی رکوع یا سجود کرو تو مجھ سے آگے بڑھنے میں جلدی نہ کیا کرو، میرے ساتھ رکوع کی حالت میں، میرے رکوع سے ہر اٹھانے تک مل سکتے ہو اس واسطے کہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں۔ ۴

۱- صحیح البخاری ۱۹۳/۵، ۱۳۸/۵، ۱۳۸/۹، وفتح البخاری ۵/۷۰، ۷۰/۲۲۹۔

۲- صحیح البخاری ۱۰۹/۳، ۱۳۵/۸، وصحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۲۲، وفتح الباری ۲۲۰/۳۔

۳- صحیح البخاری ۲۹/۳، وکشف الخفا ۱۸/۱۔

۴- المعجم الكبير للطبرانی ۳۶۷/۱۹۔

اس حدیث کو وہیب اور بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے اور اسامہ بن زید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۷۱۹- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس بن فضل، ہمام، عامر الاحول، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت ابو محذورہ روایت ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے ۱۱۹ اوراق امت کے ۷ اکلمات سکھائے۔

اس حدیث کو ہشام، سعید بن ابی عمرو بن عمار سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن جریج نے عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ، عبد اللہ بن محیریز سے روایت کیا ہے۔

۶۷۲۰- سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن الولید، ابو موسیٰ محمد بن المثنیٰ ابو عاصم، ابن جریج، عبد العزیز بن عبد الملک بن ابی محذورہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن محیریز نے ان سے بیان کیا ہے، اور وہ حضرت ابو محذورہ کی پرورش میں بحالت یتیمی تھے پھر آپ نے انہیں شام کی طرف روانہ کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ابو محذورہ سے عرض کیا، میں شام جا رہا ہوں اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق دریافت کریں گے، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو محذورہ نے انہیں خبر دی، فرماتے ہیں کہ ہم کچھ لوگ سفر میں کسی راستے پر تھے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مؤذن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز کے لئے اذان دی، ہم چونکہ مؤذن کے پاس تھے اس لئے ہم نے وہ آواز سنی، چنانچہ ہم چیخ کر اسی آواز کو دہرائے لگے تاکہ ہماری آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن لیں، آپ نے ہماری طرف لوگوں کو روانہ کیا اور ہمیں پکڑ کر آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

آپ نے فرمایا تم میں سے جس کی بلند آواز میں نے سنی ہے وہ کون ہے؟ تمام جماعت کا اشارہ اور تصدیق کی مہر مجھ پر ثبت ہو رہی تھی۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا اور مجھے اپنے پاس روک لیا، مجھ سے فرمایا اٹھو نماز کی اذان کہو، چنانچہ میں اٹھا اس وقت مجھے آپ سے اور جو کام آپ کہہ رہے تھے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسندیدہ نہ تھی۔ میں آپ کے سامنے کھڑا تھا آپ نے بذات خود مجھے اذان کے کلمات تلقین کئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

۶۷۲۱- عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر بن علی المقدسی، حجاج بن ارطاة، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے فضالہ بن عبید، جو ان صحابہ کرام سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، سے چور کے ہاتھوں کو گردن لٹکانے کے متعلق دریافت کیا، کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا جس کے بارے میں آپ نے قطعید کا حکم دیا پھر وہ ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

۶۷۲۲- سلیمان بن احمد، حسن بن احمد بن یونس الاھوازی، حفص بن عمر الربابی، محمد بن عمر الواقدی، حارث بن ابی عمران، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے یا اپنے گھر میں داخل ہوتے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے۔

۶۷۲۳- محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، الاوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن محیریز سے بحوالہ حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رومی زمین میں کسی آدمی کو کھانا یا چارے ملے تو کیا وہ فروخت کر سکتا ہے تو حضرت فضالہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دین سے ہٹا دیں بخدا ایسا کبھی نہیں ہوگا، یہاں تک کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں سے جاملوں، جس نے دشمن کی زمین میں غلہ یا چارہ پایا اور پھر اسے فروخت کر دیا تو یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کا حق اور مسلمانوں کے لئے مال فتنے کا حصہ واجب ہو چکا۔

۶۷۲۴- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو المغیرہ، احمد بن یعقوب بن مرجان، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ان کے سلسلہ سند میں ابن حیریز سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو جعد سے عرض کیا، ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا ہاں میں تم سے ایک عمدہ حدیث بیان کرتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو پہر کا کھانا کھایا۔ ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، کیا کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد میں آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

عبداللہ بن ابی زکریا

۳۰۷- ان نیک سیرت لوگوں میں سے وہ بھی تھے جو اپنے ذکر اذکار کی طرف بوڑھے اور بچوں سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے والے، اپنے مسئلہ سے پوشیدہ اور ظاہری فائدہ اٹھانے والے، جو پسندیدہ، ہوشیار، ولی اور پرہیزگار تھے ان کا نام عبداللہ بن ابی زکریا ہے۔
۶۷۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ایوب بن سوید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ شام میں کوئی شخص ابن ابی زکریا سے افضل نہ تھا، انہوں نے فرمایا میں نے اپنی زبان کی درستگی سے پہلے میں سال اس کا علاج و اصلاح کی۔

۶۷۲۶- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر، ضمہ، ابی جلیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں بیس سال تک خاموشی کی مشق کرتا رہا مگر پھر بھی میں اپنی چاہت پر قادر نہ ہوسکا۔
۶۷۲۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمر بن فضالک، ابو عمیر، ضمہ، ابو جلیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابن ابی زکریا اپنی مجلس میں کسی کا ذکر نہ کرتے تھے۔ فرماتے تھے اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہو تو ہم تمہاری اعانت و مدد کرتے ہیں اور اگر لوگوں کا ذکر کرنا چاہتے ہو تو پھر تم سے دشمن وار ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸- عبید اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاص، حوطی، وہب بن عمرو الاحمسی، ابوسباعتہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں اور بے ہودہ باتیں بھی بہت ہوں گی اور جس کی بے ہودہ باتیں کثرت سے ہوں گی اس کا تقویٰ بھی کم ہوگا اور جس کا تقویٰ کم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا دل مار دیتے ہیں۔

۶۷۲۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن عمرو بن الفضلک، الحوطی، محمد بن شعیب بن شاپور، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبداللہ بن ابی زکریا سے منقول ہے، فرماتے ہیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی قوم میں پندرہ آدمی استغفار کرنے والے ہوں جو ہر دن ۲۵ بار استغفار کرتے ہوں اور پھر اس قوم کو عذاب ہو، اور اگر تم چاہتے ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو۔ ”پس نکال لیا ہم نے اس بستی سے ہر ایماندار کو سو ہم نے اس میں ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا“ (الذاریات ۳۵، ۳۶)

۶۷۳۰- ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، مرجی زاہد شاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی زکریا کو فرماتے سنا اللہ کی قسم! کشادہ کپڑا پہنا، راکھ پھانکنا اور گندگی پرکتوں کے ساتھ سونا، نیک لوگوں کی رفاقت سے آسان

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۷۷۲

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۵۶۷، والتاریخ الکبیر ۵/۲۷۲، والجرح ۵/۳۵، ۲۸، والکاشف ۲/۲۷۵، وتہذیب

الکمال ۳/۳۲۷ (۱۳/۵۲۰)

ہے۔

۶۷۳۱- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے فرمایا جس نے آسمانی بجلی کی چمک کے وقت سبحان اللہ کہہ لیا تو اس پر بجلی نہیں گزرے گی۔

۶۷۳۲- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، علی بن جشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک مجلس میں ابن ابی زکریا اور مکحول بھی تھے لوگوں نے آپس میں اس بات کا مذاکرہ کیا کہ بندہ جب کوئی برائی کرتا ہے تو وہ کچھ گھڑیوں تک نہیں لکھی جاتی پس اگر وہ استغفار کر لے تو بہتر ورنہ وہ اس کے ذمہ میں لکھ لی جاتی ہے۔

۶۷۳۳- احمد بن اسحاق، ابو بکر ابن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن ابی زکریا نے ان سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک یہ کہ جس نے اپنے عمل میں ریا سے کام لیا تو اس کا سابقہ عمل باطل ہو گیا میں نے کہا سابقہ عمل کیسے باطل ہو جائے گا؟ انہوں نے کہا ہمیں یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے اور دوسری یہ کہ عنقریب ایسے ائمہ پیدا ہوں گے کہ اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر ان کی نافرمانی کی تو بہک جاؤ گے، حسان کہتے ہیں میں نے ان سے دونوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

۶۷۳۴- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا نے فرمایا کہ مجھ سے قضائے حاجت کی جگہ کافی دور تھی، جہاں پتھروں سے صحیح صفائی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہو گیا تھا کہ میرا پانی سے استنجا بدعت ہو جائے گا۔ اوزاعی فرماتے ہیں پھر جب میں نے حسان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ استنجا ایسے تین پتھروں سے ہونا چاہئے کہ جو صاف کرنے والے ہوں، گو برو غیرہ نہ ہو، اور پانی زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے وہ فرمانے لگے کاش! ابن ابی زکریا زندہ ہوتے تاکہ میں یہ حدیث سنا کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔

۶۷۳۵- ابو محمد بن حبان، ابن ابی عاصم، الجوطی، بقیہ بن الولید، مسلم بن زیاد، ان کے سلسلہ کلام میں ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ابی زکریا کو فرماتے سنا میں نے کبھی دینار کو چھوا اور نہ کبھی درہم کو ہاتھ لگایا اور نہ کبھی کوئی چیز خریدی اور نہ بیچی، صرف ایک بار بھاؤ تاؤ کیا وہ اس طرح کہ ایک دفعہ مجھے سخت سردی لگی تو میں نے ایک صراف کے دروازے پر دو جورا ہیں لٹکی ہوئی دیکھیں میں نے کہا یہ کتنے کی ہیں؟ پھر مجھے کچھ یاد آگیا تو میں خاموش ہو گیا، آپ بڑے ہنس مکھ اور صاحب تبسم شخصیت کے مالک تھے۔

بقیہ کہتے ہیں میں نے مسلم سے کہا کہ ان کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ وہ فرمانے لگے ان کے اور بھائی تھے جو ان کی کفالت کرتے تھے۔

۶۷۳۶- عبد اللہ بن محمد، جعفر بن احمد، ابراہیم بن حنید، مہدی بن جعفر، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے، وہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے پہلے لوگوں کی طرح اس کا اختیار دیا جائے کہ میں سو سال کی عمر پاؤں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت ہو اور اس بات کے درمیان کہ میں اسی دن یا اسی گھڑی میں فوت ہو جاؤں تو میں اس بات کو اختیار کروں گا کہ اسی دن یا اسی گھڑی میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے اشتیاق میں فوت ہو جاؤں۔

۶۷۳۷- ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابن ابی عاصم، الجوطی، درتج بن عطیہ، علی بن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی زکریا نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ کچھ دیر بعد وہ میرے پاس مصاحف (قرآن مجید کا نسخہ) نکال کر لائے تو میں نے ان سے کہا: آپ ان پورے (نسخوں) سے کیا کریں گے؟ فرمانے لگے ان میں سے کوئی بھی نالو نہیں، ایک میں تو میں

پڑھتا ہوں، اور دوسرے میں گھر کی عورتیں اور تیسرے میں میرا بیٹا پڑھتا ہے۔ علی بن ابی جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی انہیں دیکھا تو ایسے معلوم ہوتا کہ انکے کپڑے آج ہی دھوئے ہیں۔

۶۷۳۸- محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ضمرہ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابن ابی زکریا کے پاس ”مشکاں“ کا ذکر کیا گیا اور وہ حضرت ابو درداءؓ کے پاس بیٹھتے تھے لوگوں نے کہا وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتے تھے، آپ نے فرمایا ان دونوں کی بخشش ہوگئی، اس کا ذکر بد کرنے سے باز رہو، اس واسطے کہ میں نے دیکھا وہ ہمارے ساتھ سمندر فرادیس میں تھے، طغیانی سمندر ہم پر سخت ہوئی اور ہمیں اپنی جان کی پڑگئی تو انہوں نے اپنا مصحف گلے میں لٹکا لیا اور میرے پاس آکر کہنے لگے: ابن ابی زکریا! میں چاہتا ہوں یہ مصحف مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچا دیں۔

۶۷۳۹- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابو عمرو، الاوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی زکریا کے پاس ایک شخص مشیت کے مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنے آیا، آپ نے اسے امر اور سنت کے مطابق خبر دی مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے اس سے فرمایا باز رہو تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھتے تو ان سے یہ بات قبول نہ کرتے، یا تم حروری ہو جو ان سے قبول نہ کرو۔

۶۷۴۰- ابو احمد محمد بن احمد، ابن ابی عاصم، ابو عمیر، ضمرہ، محمد بن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن عبد الملک نے مجھے اپنا مصاحب بنانے کا ارادہ کیا میں نے ابن ابی زکریا سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا تم آزاد ہو لہذا اپنے آپ کو غلام نہ بناؤ۔

۶۷۴۱- ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم الحوطی، وہب بن عمرو، الاحمسی، ابو سباعثہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا سے روایت ہے۔ فرمایا میں جو بات بھی کرتا ہوں تو اس میں اطمینان کے گناہ کی اپنے سینے میں چھین پاتا ہوں، ہاں جو بات کتاب اللہ سے ہو کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی کی قدرت نہیں رکھتا، اور جتنا میں نے کلام سیکھنا چاہا حسب ارادہ سیکھا، پھر میں نے خاموشی سیکھنے کی طلب کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ مشکل پایا، ابوسبا فرماتے ہیں، مجھے ابن ابی زکریا کے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے اپنے منہ میں ایک پتھر کئی سال رکھا تا کہ خاموشی سیکھیں۔

وہ حضرت عبادہ بن الصامت، ابو درداء، ام درداء اور رجاہ بن حیوۃ سے مسنداً نقل کرتے ہیں۔

۶۷۴۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبید اللہ الفرغانی، محمد بن سلیمان بن عبد اللہ الحرانی، القردوانی، ابی، سلیمان بن ابی داؤد، مکحول، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی زکریا اور ابن محیریز سے بحوالہ حضرت عبادہ بن الصامت روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۶۷۴۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن عمرو کی سند سے عبد اللہ بن ابی زکریا سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

۶۷۴۴- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عبد

۱- سنن الترمذی ۱۶۳۳، ۲۳۱۱، سنن النسائی ۱۳/۶، سنن ابن ماجہ ۱۲۷۷، ۲۵۶/۲، مسند احمد ۲۵۶/۲، ۳۲۲،

۲- المستدرک ۲/۲، ۲۶۰/۳، و انحف السادة المتقين ۲/۹، ۲۱۴.

۳- سنن ابی داؤد ۴۹۹۴۸، مسند الامام احمد ۱۹۴/۵، سنن الدارمی ۲۹۴/۲، وصحیح ابن حبان ۱۹۴۴، وفتح

الباری ۵۷۷/۱۰، و انحف السادة المتقين ۳۸۹/۵، و شرح السنة ۳۲۷/۱۲.

اللہ بن ابی زکریا سے بحوالہ رجاء بن حیوة، حضرت نو اس بن سماعان سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا حکم دینا چاہتے ہیں تو اس میں کلام فرماتے ہیں، جب کلام کرتے ہیں تو آسمان کا پٹنے لگتا ہے، یا فرمایا اس میں سخت جنبش پیدا ہو جاتی ہے، جب اس آواز کو اہل آسمان سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں پھر سب سے پہلے جبرائیل امین علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جو چاہتے بذریعہ وحی ان سے گفتگو فرماتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام اس بات کو لے کر ملائکہ کے پاس جاتے ہیں وہ جب بھی کسی آسمان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ فرماتے ہیں تمہارا پروردگار بہت بڑا ہے تو سارے کے سارے وہی بات کہتے ہیں جو جبرائیل امین کہتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان وزمین کی اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔

یہ حدیث عبد اللہ بن ابی زکریا کی غریب حدیث ہے، جو انہوں نے رجاء بن حیوة سے روایت کی، ان سے حضرت عبد الرحمن بن یزید نے روایت کی ہے۔

۶۷۴۵۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، ابو مسھر، صدقہ بن خالد، خالد بن دھقان، عبد اللہ بن ابی زکریا، ام درداء، بحوالہ حضرت ابو درداء، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، فرمایا مسلمان ہمیشہ لمبی گردن والا ٹیک رہے گا جب تک کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔ ۶۷۴۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم، ابی، محمد بن شعیب بن شاپور، خالد بن دھقان، ان کے سلسلہ سند میں عبد اللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام درداء سے سنا، فرماتی ہیں میں نے ابو درداء سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر گناہ کے متعلق یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیں گے البتہ شرک پر جو مر اس کی بخشش نہیں ہوگی یا کسی نے جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کیا ہو۔ ۲

۳۰۸۔ ابو عطیہ المذبح

ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے، کشادہ سینے والے ابو عطیہ بن قیس المذبح ہیں۔

۶۷۴۷۔ عبد اللہ بن محمد علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید الکندی، بقیہ بن ولید، ابو بکر بن ابی مریم الغسانی، ایشم بن مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم ایفیع بن عبد کے پاس باتیں کر رہے تھے اور اس وقت ان کے پاس ابو عطیہ المذبح بھی تھے تو ان لوگوں نے نعمتوں کا ذکر کیا، لوگ کہنے لگے سب سے زیادہ نعمتوں میں کون ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ فلاں فلاں شخص، اتنے میں ایفیع نے کہا، ابو عطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا، کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ نعمت والا شخص نہ بتاؤں؟ وہ دھڑپے جو لحد میں رکھا ہوا ہے اور عذاب سے محفوظ ہے۔ بقیہ نے فرمایا کہ صفوان بن عمرو نے مجھے سنایا، وہ جسم جو مٹی میں رکھا ہو، عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا منتظر ہو۔

۶۷۴۸۔ عبد اللہ بن محمد علی بن اسحاق، حسین، عبد اللہ بن مبارک، ابی بکر بن ابی مریم الغسانی، حماد بن سعید بن ابی عطیہ المذبح۔ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب ابو عطیہ پر جان کنی کی کیفیت طاری ہوئی تو وہ گھبرا گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ موت

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الفتن باب ۶، والسنن الکبری للبیہقی ۲۲/۸، والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۲۱، ونصب الرایۃ ۳۲۵/۳، ومشکاة المصابیح ۳۳۶/۳، والدر المنثور ۲/۱۹۹،

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۲۷/۳، وسنن النسائی ۸۱/۷، ومسند الامام أحمد ۹۹/۲، والسنن الکبری للبیہقی ۳۳۵/۲، ۳۵۹، ۲۱/۸، والمستدرک ۳۵۱/۳، وصحیح ابن حبان ۵۱، ومعجم الزوائد ۲۹۶/۷، والدر المنثور ۲/۱۹۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۵/۱۹،

سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں ڈرتا ہوں، یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے پھر مجھے معلوم نہیں کہاں لے جایا جائے گا۔

ابوعطیہ، حضرت معاذ بن جبل، ابودرداء، معاویہ اور عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

۶۷۳۹- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابوالیمان، ابوبکر بن ابی مریم، ابی عطیہ بن قیس، حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے

ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کا بلند حصہ ہے۔

۶۷۵۰- ابوعمر بن حمدان، حسن بن سفیان، نوید بن سعید، عمرو بن عثمان، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند میں ابوعطیہ المدیون

سے بحوالہ ابودرداء روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبر دے اور چلتا بن۔

۶۷۵۱- سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابوالخیر، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، عطیہ بن قیس، عمرو بن عبسہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: رات کی (نفل) نماز دو رکعت ہے اور رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کا ہے۔

۶۷۵۲- علی بن ہارون، احمد بن حسین الصوفی، ابراہیم بن حسن بن اسحاق، اظہار کی، بقیہ بن ولید، ابوبکر بن ابی مریم، ان کے سلسلہ سند

میں عطیہ بن قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آنکھ سرین کا بندھن ہے جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے۔

۳۰۹- مرتج بن مسروق

انہی لوگوں میں سے پریشان، جن کا گلا گھونٹا گیا ابوالحسن مرتج بن مسروق ہیں۔

۶۷۵۳- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، عبید اللہ بن عبد الکریم، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں مرتج

بن مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں امید سے پہلے خوف دلانا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا اور تم

لوگ جنت میں اس وقت تک نہیں گھس سکتے یہاں تک کہ جہنم کے اوپر سے گزرو۔

۶۷۵۴- ابی، محمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید اللہ، ابراہیم بن یعقوب، موسیٰ، ابن ایوب، عیسیٰ بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں

ہے فرماتے ہیں ایک دن مرتج بن مسروق کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے گھر کے شگافوں کو گائے کے گوبر سے درست کر رہے ہیں، کسی نے ان

سے کہا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دنیا گندگی کا ڈھیر ہے اس کی اصلاح بھی گندگی سے ہی کرنا بہتر ہے۔

عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابن المبارک، اسماعیل، ابن مکرم، ان کے سلسلہ سند میں مرتج بن مسروق سے

روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جو نو جوان بھی دنیا کی لذت اور اس کے تماشے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ترک کرتا ہے اور جوانی کو اس

میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مرتج کی جان ہے، بہتر صد یقوں کے اجر جتنا ثواب دیتے ہیں

مرتج حضرت معاذ بن جبل سے سند روایت کرتے ہیں۔

۱- مسند الامام احمد ۲۳۴/۵، فتح الباری ۲۰۰/۱۰۔

۲- کشف الخفا ۶۵/۱، مجمع الزوائد ۹۰/۸، ومیزان الاعتدال ۱۰۰/۶، واتحاف السادة المتقين ۲۵۷/۶، وکنز

العمال ۲۳۷/۱، ۲۳۸/۲، والمطالب العالیة ۲۷۰/۲۔

۳- بسن ابن ماجہ ۳۷۷/۳، والسنن الکبری للبیہقی ۱۱۸/۱، وسنن الدار قطنی ۱۶۰/۱، والکامل لابن عدی ۴۷۱/۲۔

ونصب الراية ۴۶/۱، وکشف الخفا ۱۰۰/۲۔

۴- أمالی الشجرى ۱۶۰/۲، والزهد للامام أحمد ۶۰/۱، ومجمع الزوائد ۲۵۰/۱۰، واتحاف السادة المتقين ۳۳۸/۳۔

۶۷۵۵۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، سری بن یثعم، ان کے سلسلہ سند میں ابوالحسن مرتج بن مسروق اھوزنی سے بحوالہ حضرت معاذ بن جبل روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب آپ انہیں یمن کی طرف روانہ فرما رہے تھے کہ معاذ! عیش و عشرت سے بچنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔

۳۱۰۔ عمرو بن الاسود

ان ستودہ صفات والوں میں سے وہ شخص ہیں جو بہت عمدہ راستے پر جانے والے تھے جن کا نام العنسی عمرو بن الاسود ہے۔
۶۷۵۶۔ عبد اللہ بن محمد، مسلم بن سعید بن مسلم، مجاشع بن عمرو بن حسان، عیسیٰ بن یونس، ابو بکر بن ابی مریم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن الاسود نے فرمایا میں کبھی شہرت والا لباس نہیں پہنوں گا، اور نہ کبھی دن کے وقت اپنا پیٹ کھانے سے بھروں گا یہاں تک کہ اس (اللہ تعالیٰ) سے جا ملوں، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال دیکھ کر خوشی ہوتی ہو اسے چاہئے کہ وہ عمرو بن الاسود کو دیکھ لے۔

۶۷۵۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، علی بن حسین بن جنید، ابراہیم بن علاء، ابن عیاش، شریح بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود بہت زیادہ سیر ہو کر کھانے سے بچتے تھے کہ کہیں ناشکری پیدا نہ ہو اور جب اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تاکہ تکبر پیدا نہ ہو۔

عمرو بن اسود حضرت معاذ، عبادہ بن الصامت، عرباض بن ساریہ، ام حرام اور جنادہ بن ابی امیہ سے سند روایت کرتے ہیں
۶۷۵۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلى الدمشقی، عبد اللہ بن یزید المقرئ الدمشقی، صدقہ بن عبد اللہ بن نصر بن علقمہ، (احیہ) ابن عائد، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عمرو بن الاسود نے مجھے حضرت معاذ بن جبل کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے۔

۶۷۵۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعلى، سفیان بن عبد الرحمن، ایوب بن حسان الجرجسی، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت عبادہ بن الصامت کے پاس آئے اس وقت وہ حمص کے کنارے اپنے مال میں تھے، ان کے ساتھ ان کی زوجہ ام حرام بنت ملحان بھی تھیں۔

ابن الاسود فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ام حرام بنت ملحان نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جنگی کارروائی کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے، حضرت ام حرام فرماتی ہیں یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم بھی ان میں شامل ہو، پھر آپ نے فرمایا پہلا لشکر جو قیصر پر حملہ آور ہوگا ان کی بخشش ہوگئی، ام حرام کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

اسی طرح ایوب بن حسان نے عمیر بن الاسود سے نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ ثور سے روایت کیا تو انہوں نے کہا عمرو بن الاسود۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴/۷۷۲۔ والتاریخ الکبیر ۶/۲۵۰۳۔ والجرح ۶/۱۲۲۲۔ والکاشف ۲/۴۱۸۹۔ وتہذیب التہذیب ۸/۴۔ وتہذیب الکمال ۷/۴۳۲۔ (۱۲/۵۴۳)
۲۔ کنز العمال ۳۸۸۔

۳۔ صحیح البخاری ۵۱/۳۔ والمستدرک ۵۵۶/۳۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۶/۴۵۲۔

۶۷۶۰۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبح، سعید بن مصفیٰ، عثمان بن سعید بن کثیر، ابو مطیع معاویہ بن یحییٰ، عمیر بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر، کثیر بن مرة، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت عرابض بن ساریہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صاحب عمل کا عمل جب وہ مر جاتا ہے منقطع ہو جاتا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑا باندھنے والے کے، اس واسطے کہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق قیامت تک جاری رہتا ہے۔

۶۷۶۱۔ محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن بند اھویہ، سالم بن قادم، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعد، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں عمرو بن الاسود سے بحوالہ حضرت جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبادہ بن الصامت سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم لوگوں سے دجال کے بارے میں بیان کیا تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم اسے نہیں سمجھے ہو گے، مسیح دجال ٹھکنے قد والا، گھنگریا لے بالوں والا، کانا، چھٹی ناک والا کہ نہ بلند ہوگی اور نہ گہری، اس کی دونوں آنکھیں پھٹی ہوئی ہوں گی، پھر بھی اگر تم پر اس کا معاملہ پوشیدہ رہے تو خوب جان لو تمہارا پروردگار کا نام نہیں اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔

اسے عبد الوہاب حوطی نے بقیہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے عمرو اور جنادہ دونوں سے روایت کیا ہے وہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۔ عمیر بن حانی

ان بزرگوں میں سے آرزوں اور سستی کو ترک کرنے والے، مہمانی اور معافی پر مداومت کرنے والے، ابو الولید عمیر بن حانی ہیں۔

۶۷۶۲۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ الانصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ میں نے عمیر بن حانی سے کہا آپ کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تھکتی نہیں ہے، آپ دن رات میں کتنی بار سبحان اللہ کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک ہزار بار، ہاں یہ کہ کبھی انگلیاں خطا کر جائیں۔

۶۷۶۳۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، حسن بن علی بن زیاد، یثیم بن خارجہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمیر بن حانی سے سنا، انہوں نے فتنے کا ذکر کیا، فرمایا خوشخبری ہے بکری والے کے لئے جو کسی پہاڑ کے دامن میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرتا ہو، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہو، لوگ اسے نہ جانتے ہو جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی تقویٰ کی بناء پر جانتا ہو، یہی بے خوف و خطر بندہ ہے۔

عمیر، حضرت ابن عمر، ابو ہریرہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے مسند روایت کرتے ہیں۔

۶۷۶۴۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو المغیرہ، عبد اللہ بن سالم الحمصی، العلاء بن عتبہ الحمصی، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن حانی العنسی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے ہیں، ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۲۵۷/۱۸. و مجمع الزوائد ۲۹۰/۵. والدر المنثور ۱۱۳/۲. والکامل لابن عدى ۲۳۹۸/۶. وتاريخ ابن عساكر ۲۲۳/۷.

۲۔ مشکاة المصابيح ۵۳۸۵.

۳۔ التاريخ الكبير ۳۲۳۶/۶. والجرح ۲۰۹۷. والکاشف ۲۳۵۵. وتهذيب الکمال ۳۵۲۱ (۳۸۸/۲۲).

و مسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے قتلوں کا ذکر فرمایا تو ایک شخص کہنے لگا فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنگ کا فتنہ ہے، پھر ایک پوشیدہ فتنہ ہوگا جس میں دھواں ایک ایسے شخص کے قدموں سے ظاہر ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کا گمان ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، میرے قرابت دار تو پر بیزار لوگ ہیں، پھر لوگ ایسے شخص کے ہاتھ پر صلح کر لیں گے جیسے بلی کا پچھلا حصہ، پھر ایک اندھا فتنہ ہوگا اس امت میں کسی کو نہیں چھوڑے گا ہر ایک کو ایک طمانچہ مارے گا جب لوگ یہ کہیں گے کہ وہ ختم ہو گیا تو وہ اور لمبا ہو جائے گا جس میں آدمی صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف پہنچ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں کوئی نفاق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ نفاق ہوگا جس میں کوئی ایمان وغیرہ نہ ہوگا، جب ایسا ہو چکے تو منتظر رہنا، آج یا کل دجال کا ظہور ہوگا۔

عمر اور علاء کی سند غریب صحیث ہے، ہم نے اسے صرف عبد اللہ بن سالم کی حدیث سے مرفوع لکھا ہے۔

۶۷۶۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ حضرمی، محمد بن ایوب بن عافیہ، معاویہ بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے برے لوگ آگ میں ایسے گریں گے جیسے کھیاں شور بے میں گرتی ہیں۔

معاویہ اور عمیر کی سند غریب صحیث ہے، محمد بن ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے اوزاعی نے عمیر سے بحوالہ ابن عمرؓ مرفوع نقل کیا ہے۔

۶۷۶۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ سے منبر پر سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی۔ ان کے مخالف اور انہیں چھوڑنے والے انکا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر یعنی قیامت آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

عمیر فرماتے ہیں اتنے میں مالک بن نجا مڑ کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا امیر المومنین! میں نے حضرت معاویہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے تو حضرت معاویہؓ فرمانے لگے دیکھ لو! یہ مالک بن نجا مر ہیں ان کا گمان ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے اور یہ بات انہوں نے حضرت معاویہ بن جبل سے سنی ہے۔

عمیر کی سند غریب صحیث ہے ابن جابر ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ زیادتی حضرت معاویہؓ کی طرف سے ہے جو صرف اس حدیث میں محفوظ ہے۔

۶۷۶۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن ہانی سے بحوالہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جو شخص کسی کام سے مسجد میں گیا تو وہ اس کا حصہ ہے۔

ہم نے عمیر کی حدیث کو اسی طرح لکھا ہے۔

۶۷۶۸۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابواسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین الخدائی، علی بن عبد اللہ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمیر بن ہانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیر روایت ہے، وہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبادہ بن الصامتؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بولتے بولتے بیدار ہوا اور اس نے ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ“

الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو علی کل شئی قدیور ، سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ، ” کہا اور اس کے بعد رب اغفر لی ، کہا ، یہ فرمایا تھا یا یہ کہا تھا کہ اس نے کوئی دعا مانگی تو اس کی دعا قبول کی جائے گی ، پھر اگر اس نے پختہ ارادہ کر کے وضو کر لیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول ہوگی ۔
صحیح متفق علیہ حدیث ہے جو عمیر بن حانی اور اوزاعی سے منقول ہے ۔

۶۷۶۹۔ ابو بکر بن خلاد ، حارث بن ابی اسامہ ، یعلی بن ولید عنسی ، مبشر بن اسماعیل ، ابو اسحاق بن حمزہ ، محمد بن سری ، خلیل بن عمرو ، ولید ، اوزاعی ، ان کے سلسلہ سند میں عمیر بن حانی سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ سے بواسطہ حضرت عبادہ بن الصامت روایت ہے ، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ وان محمد عبده ورسوله ۔ (اور یہ حضرت عنسی بن مریم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور وہ کلمہ ہیں جس کا القاء اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی طرف کیا) کی گواہی دی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے چاہے وہ جیسا عمل بھی کرتا رہا ۔
عمیر اور اوزاعی کی صحیح متفق علیہ حدیث ہے ۔

۳۱۲۔ عبیدہ بن مہاجر

ان بزرگوں میں سے زاہد شخص ، جھگڑوں سے دور ، قبل اجر چیزوں میں سبقت کرنے والے ابو عبد رب عبیدہ بن مہاجر ہیں ۔
۶۷۷۰۔ ابو بکر بن مالک ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل ، حسن بن عبد العزیز الجرمی ، ابو حفص التمیمی ، سعید بن عبد العزیز ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابو عبد رب نے دس ہزار یا دو لاکھ دینار نکالے ، وہ فرماتے تھے اگر بردانہر سونا برسائے تو میں لوگوں میں سب سے پہلے اس کی طرف نہیں بڑھوں گا ، اور یہ کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی شخص مجھ سے سبقت نہیں کر سکے گا البتہ جو مجھ سے زیادہ قوی ہو ۔

۶۷۷۱۔ عبد الرحمن بن العباس ، ابراہیم بن اسحاق الحرابی ، حسن بن عبد العزیز ، ابو مسھر ، سعید ، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد رب سے روایت ہے ۔ فرمایا اگر یہ کہا جائے کہ اس لکڑی کو ہاتھ لگانے والا مر جائے گا تو میں اس کی طرف اٹھتا یہاں تک کہ اسے ہاتھ لگاتا ۔
۶۷۷۲۔ ابو بکر بن مالک ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل ، حسن بن عبد العزیز ، عبد اللہ بن یوسف ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ابو عبد رب غلام خرید کر انہیں آزاد کرتے تھے ، ایک دن انہوں نے ایک بوڑھی رومی عورت خریدی ، پھر اسے آزاد کر دیا ۔ وہ کہنے لگی مجھے کیا خبر کہ اب میں کہاں پناہ لوں گی ؟ چنانچہ آپ نے اسے اپنے گھر روانہ کر دیا ، شام جب وہ مسجد سے گھر کی طرف لوٹے تو رات کا کھانا آیا ، آپ نے اس عورت کو بلا بھیجا اس نے آپ کے ہمراہ کھانا کھایا پھر اس سے رومی زبان میں گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ تو آپ کی والدہ ہے ، آپ نے اس سے اسلام کے بارے میں پوچھا ، اس نے انکار کر دیا ، آپ نے اس سے نیکی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی ، ایک روز آپ اس کے پاس عصر کے بعد آئے تو آپ کو پتہ چلا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں ، آپ سجدے میں گر گئے اور اسی حالت میں پڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا ۔

۶۷۷۳۔ ابو بکر بن محمد بن احمد بن محمد ، حسن بن محمد ، ابو زرعہ ، ابراہیم بن العلاء بن ضحاک ، ولید بن مسلم ، ابن جابر ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو عبد رب دمشق کے مالدار لوگوں میں سے تھے ، وہ آذربائیجان کی طرف بغرض تجارت نکلے ، کسی چراگاہ اور نہر کی جانب انہیں شام پڑ گئی ، وہاں پڑاؤ کیا ابو عبد رب فرماتے ہیں کہ میں نے چراگاہ کی ایک جانب سے الحمد للہ کی آواز بڑی کثرت سے سنی ، میں آواز کی طرف

پکا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گڑھے کے اندر ایک چٹائی میں لیٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور کہا اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ اس نے کہا ایک مسلمان آدمی ہوں، میں نے کہا تمہاری یہ کیا حالت ہو رہی ہے، فرماتے ہیں مجھ پر اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کا شکر مجھ پر واجب ہے فرماتے ہیں میں نے کہا وہ کیسے جب کہ تم چٹائی میں لیٹے پڑے ہو؟

تو اس نے کہا مجھے کیا کہ میں اللہ کی تعریف نہ کروں، حالانکہ اس نے مجھے پیدا کیا اور بہت اچھا پیدا کیا، میری پیدائش و پرورش اسلام میں رکھی اور مجھے میرے ارکان میں عافیت کا لباس پہنایا اور جس چیز کے ذکر کو میں ناگوار سمجھتا یا اس کی نشر و اشاعت کو ناپسند کرتا اس پر پردہ ڈالا، اس سے بڑھ کر کون زیادہ نعمت والا ہوگا جو میری طرح اس حالت میں شام کرے، فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ گھر تک آؤ کیونکہ ہم یہاں ایک نہر کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں اس نے کہا وہ کیوں؟ میں نے کہا تاکہ آپ کو کچھ غلہ دیا جائے اور اتنا کپڑا جو چٹائی اوڑھنے سے کفایت کرے اس نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں۔

ولید فرماتے ہیں میرا گمان ہے اس نے یہ کہا تھا کہ گھاس کھانے میں میرے لئے ابو عبد رب کی بات سے کفایت ہے پس میں وہاں سے لوٹا، مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا اور میں نے اسے ڈانٹا، کیونکہ میں نے دمشق میں اپنے سے زیادہ کوئی مالدار شخص نہ چھوڑا تھا اور میں اس سے بھی زیادہ کا جو یا تھا، اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس برائی سے جس میں میں مبتلا ہوں، یہ رات میں نے اسی طرح گزاری، میرے بھائیوں کو میرے ارادے کی خبر نہ تھی، سحری کے وقت وہ حسب معمول چل دیئے وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں اس پر سوار ہوا اور اس کا رخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور میں دل میں کہنے لگا میں نے تو صدق دل سے توبہ نہیں کی، اگر میں پھر اپنی تجارت میں چل نکلوں، لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں پورا کہہ سنایا تو انہوں نے مجھے جانے پر عتاب کیا میں نے صاف انکار کر دیا، راوی کا بیان ہے کہ ابن جابر نے فرمایا: جب وہ واپس آئے تو اپنے تمام نقدی مال کا صدقہ کر دیا اور جو بچا اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا دیا۔

ابن جابر فرماتے ہیں میرے بعض بھائی اور دوستوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کبھی کسی عبا فروش سے کسی عبا کی قیمت میں، جس کی قیمت سات ہو ایک دائق کم کیا کر چھ نہیں کہا کہ پیسے گھٹاؤ، جب میں نے اصرار کیا تو وہ کہنے لگا کہ تم اس بوڑھے شخص کے کتنے مشابہ ہو جو کل شام میرے پاس آیا تھا جسے ابو عبد رب کہا جاتا ہے۔ اس نے مجھ سے سات سو چادریں سات کی خریدیں اور مجھ سے ایک درہم بھی کم کرنے کو نہیں کہا، البتہ مجھ سے یہ کہا کہ یہ چادریں مجھے اٹھوادو تو میں نے اپنے اعموان اس کے ساتھ بھیج دیئے تو وہ ان چادروں کو لشکر کے فقراء میں تقسیم کرتے گئے، یوں ان چادروں میں سے ایک بھی ان کے گھر میں نہیں گئی۔

ابن جابر فرماتے ہیں ابو عبد رب نے اپنا تمام نقدی مال صدقہ کر دیا اور اپنی جائیداد کو بھی فروخت کر کے صدقہ کر دیا، یعنی صرف دمشق میں ایک گھر رہنے دیا۔ وہ فرمایا کرتے تھے بخدا اگر تمہاری یہ نہر یعنی نہر بردا، سونا اور چاندی بہائے اور جو شخص چاہے نکلے اور جو کچھ اس سے نکلے وہ لے لے میں اس کی طرف نہ نکلوں گا، اور یہ کہا جائے کہ جو اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مر جائے گا تو مجھے اس بات کی زیادہ خوشی ہوگی کہ میں اس کی طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے شوق میں اٹھوں، ابن جابر فرماتے ہیں اتفاقاً میں ایک دن ان کے پاس گیا دمشق کے وضو خانے میں وہ وضو فرما رہے تھے، میں نے علیک سلیک کیا انہوں نے جواب دیا، وہ کہنے لگے اے طویل جلدی مت کرو، چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا، وضو کر چکنے کے بعد وہ میری طرف متوجہ ہوئے میں نے کہا فرمائیے! مجھے تم سے مشورہ کرنا ہے، مجھے کیا مشورہ دیتے ہو؟ فرماتے ہیں میں نے کہا، فرمائیے، فرمایا میرا نقدی اور جائیداد کی صورت میں سارا مال ختم ہو چکا ہے صرف یہ گھریاقی ہے اسے بھی اگر میں اتنے ہزار کا بیج دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ کی کتنی عمر باقی ہے اندیشہ ہے کہ آپ اپنی زندگی گزارنے کی خاطر لوگوں کے اور ان کے غلوں کے محتاج ہوں گے۔ اور آپ کے اس گھر کا ایک گوشہ جس

میں آپ رہائش پذیر ہیں، آپ کو چھپا کر لوگوں کے گھروں سے مستغنی رکھے گا، وہ فرمانے لگے تمہاری بس یہی رائے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم، تجھے اسی طرح کی مصیبت پہنچے، میں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ لمبی حماقت اور اس کے پاؤں کی ایک دھاری ٹھیک تمہارے اوپر پہنچے، اے فقروا لے تو مجھے ڈراتا ہے، ابن جابر فرماتے ہیں انہوں نے بہت بڑے مال میں اس مکان کو فروخت کیا، اور اسے تقسیم کر دیا، اسی کے ساتھ ان کی موت کا حادثہ پیش آیا تو لوگوں نے ان کے پاس صرف کفن کی قیمت کے بقدر مال پایا

ابن جابر فرماتے ہیں ان کے پاس سے ایک شخص گزر رہا تھا آپ پسند کرتے تھے، آپ نے فرمایا کیا تم فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا فلاں ہی ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی حالت کو درست رکھے، کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے کہ تم چار ہزار دینار بڑھاتے ہو، فرمایا بے وقوف ہے جس کے پاس عقل ہے اور نہ مال۔

وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے سنداً روایت کرتے ہیں، عبد الرحمنؓ اور عبد الجبار کے ناموں سے موسوم تھے ان کا نام قسطنطین تھا۔

۶۷۷۴۔ مغلہ بن جعفر، جعفر الفریابی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبد الرحمن بن زید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد رب سے روایت ہے، فرمایا میں نے حضرت معاویہؓ سے دمشق کے منبر پر فرماتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں، عمل تو ایک برتن کی طرح ہے جو اس کا اوپر کا حصہ عمدہ ہو تو نیچے والا بھی اچھا ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ ناپاک ہو تو نیچے والا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

اسے ولید بن مسلم نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حضرت معاویہؓ سے صرف ابو عبد رب نے روایت کیا ہے۔

۶۷۷۵۔ محمد بن علی بن حمیش، محمد بن عبدوس بن کامل، منصور بن ابی مزاحم، یزید بن یوسف، ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ابو عبد رب سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نہ تو مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکا کھاتے ہیں اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ اس روایت کو ثابت، ابو عبد رب سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۷۶۔ مغلہ بن جعفر، جعفر الفریابی، سلیمان بن عبد الرحمن، محمد بن شعیب، فاروق الخطابی، ابو مسلم الحسنی، سلیمان بن احمد الواسطی، ولید بن مسلم، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن سہل الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن مصطفیٰ، عمر بن عبد الواحد، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، عبیدہ، ابو مباجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک شخص برے کام کرتا تھا۔ اس نے ستاروں سے قتل کئے سب کو ظلماً ناحق قتل کیا تھا، وہ ایک پادری کے پاس آیا اور کہا، اس کمینے شخص نے ہر برائی کا ارتکاب کیا ہے سو جانوں کا ناحق قتل بھی کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ راہب نے کہا تمہارے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں، چنانچہ اس نے راہب کو بھی ٹھکانے لگا دیا، پھر دوسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی گفتگو کی تو اس نے بھی یہی کہا کہ تمہاری توبہ کیونکر ہو سکتی ہے، اس کا کام بھی تمام کر دیا، پھر تیسرے کے پاس آیا اس سے بھی وہی کہا جو پہلے دو سے کہا تھا تو اس نے بھی سابقہ لوگوں کی طرح جواب دیا چنانچہ اس پر بھی ہاتھ صاف کر دیے۔

۱۔ تاریخ بغداد ۲/۲۷۳، و تاریخ ابن عساکر ۲/۴۱۲، و انہاف السادة المتقين ۸/۱۱۱، و کنز العمال ۹۹۹/۳۰.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۹/۳۷۱، و مجمع الزوائد ۱/۸۳، و الجامع الكبير ۲/۵۱۲، و کنز العمال ۲۹۸۲۶.

پھر ایک راہب کے پاس آیا اس سے کہا کہ اس کہنے نے کوئی برائی نہیں چھوڑی، سو خون کئے اور وہ بھی ناحق، کیا کوئی توبہ کی صورت ہے؟ تو وہ کہنے لگا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتے تو میں جھوٹ کہوں گا، یہاں آؤ، یہ گر جا میں کچھ لوگ عبادت میں لگے ہوئے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ، چنانچہ وہ شخص توبہ تائب ہو کر نکلا، ابھی راستے میں ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ایک فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے بھیجا، اتنے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی آپہنچے، جن میں جھگڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کہا جس گرجے کی طرف یہ زیادہ قریب ہے انہیں میں سے شمار ہوگا، توجہ ناپا گیا تو وہ توبہ کرنے والوں کے گرجے کے زیادہ قریب تھا، یوں اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی

یہ روایت عبیدہ بن عبد رب، حضرت معاویہؓ سے نقل کرنے میں انکیلے ہیں جبکہ ایک جماعت نے قتادہ سے بواسطہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ابو سعید خدری سے روایت کی ہے اور ابن عائد نے مقدم بن معدی کرب سے نقل کی ہے اور ابن انعم نے ابو عبد الرحمن الحنبلی سے بواسطہ ابن عمر و روایت کی ہے اور ابن لہیعہ نے عبیدہ اللہ بن مغیرہ سے بواسطہ ابو زمعہ بلوی نقل کی ہے جبکہ ابن جریج نے یزید بن یزید سے بواسطہ مکحول حضرت ابو ہریرہؓ روایت کی ہے۔

۳۱۳۔ یزید بن مرشد

انہی لوگوں میں سے زیادہ گریہ و زاری کرنے والے یزید بن مرشد ہیں۔

۶۷۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، احمد بن اسحاق، ابویحییٰ الرازی، محمد بن مہران، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ کلام میں ہے کہ میں نے یزید بن مرشد سے کہا، کیا بات ہے کہ میں نے کبھی آپ کی آنکھ کو خشک ہوتے نہیں دیکھا؟ فرمانے لگے تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس سے فائدہ پہنچائیں گے، فرمایا اے میرے بھائی مجھے اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ اگر میں نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ جہنم میں قید کر دیں گے تب بھی میں اس بات کا مستحق تھا کہ میری آنکھ خشک نہ ہو، فرماتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا آپ اپنی خلوت میں بھی ایسے ہی ہوتے ہیں وہ کہنے لگے تمہاری اس سوال کے غرض؟ میں نے کہا، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے۔

انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! یہ بات تو مجھے اس وقت بھی پیش آتی ہے جب میں اپنے گھر والوں کے پاس راحت حاصل کرنے جاتا ہوں۔ چنانچہ میرے اور میری مراد کے درمیان یہ بات حائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی صورت پیش آتی ہے۔ میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، حالت بایں جا رسید کہ میری بیوی رو کر کہنے لگی: ہائے افسوس! میں تمہارے ساتھ دنیا کی زندگی میں اس طویل غم میں مخصوص ہوئی جس میں میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

۶۷۸۔ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق، ابی، محمد بن ادريس، سلیمان بن شریحیل، حاتم بن شفی ابی فروہ ہمدانی ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے یزید بن مرشد کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک گریہ زار شخص کہا کرتا تھا اے اللہ! مجھے اپنے عذاب کے ذریعے ادب مت سکھائیو! اور اپنے حیلہ میں میرے ساتھ تدبیر نہ کی جیو! اور آپ کو راضی کرنے میں مجھ سے جو کوتاہی ہو اس میں مواخذہ نہ فرمائیو، میری خطا بہت بڑی ہے سو مجھے بخش دیجئے، میرا عمل تھوڑا ہے اسے قبول فرمائیے، جیسے آپ چاہیں گے ویسا ہی میرا سوال ہوگا، اور جب میں کسی کام کا ارادہ کروں تو آپ کا ارادہ ہی کارگر ہوگا، کوئی ایسی اچھی چیز نہیں جس کی وجہ سے میں آپ سے اور آپ

کی مدد سے مستغنی ہوں، اور نہ کوئی برائی آپ پر غالب آسکتی ہے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے میں ترجیح دوں اور وہ آپ کی قدرت سے نکل جائے تو میری نجات کیسے ہوگی؟

یہ نجات صرف آپ کے ہاں سے ملے گی۔ اے انبیاء کے پروردگار، اتقیا کے والی، کرامت کے مرتبہ کو پیدا کرنے والے، ایسا جدید جو پرانا نہ ہو، ایسا حفیظ جو بھلایا نہ جائے، ہمیشہ رہنے والی ذات جسے فنا نہیں، تو زندہ ہے موت سے پاک، بیدار، سوتا نہیں، میں نے آپ کے ذریعے آپ کی معرفت پائی اور آپ کے ذریعے آپ تک ہدایت پائی، اگر آپ نہ ہوتے تو میں کیسے جان سکتا کہ آپ کون ہے آپ بلند شان اور عظیم مرتبہ والے ہیں۔

۶۷۷۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن المعقلی، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرشد سے روایت ہے کہ ابو درداءؓ نے حضرت معاویہ سے کہا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگوں کے رزق میں سے جو چیز گھناتے ہو اسی کے مثل زمین سے گھٹ جاتا ہے۔

۶۷۸۰۔ محمد بن احمد بن ابراہیم، نے اپنی کتاب میں ذکر کیا کہ احمد بن ہارون، احمد بن منصور، محمد بن وہب، سوید بن عبد العزیز، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ولید بن عبد الملک نے یزید بن مرشد کو والی بنانے کا ارادہ کیا۔ یہ بات یزید بن مرشد کو پہنچی تو انہوں نے الٹی پوشین (کھال کی قمیص) پہنی، کھال کو پیٹھ پر اور اون کو باہر کی طرف کر دیا، اپنے ہاتھ میں ایک چچاتی اور گوشت دار ہڈی لی اور بغیر چادر، ننگے سر بغیر جوتے اور موزے کے باہر نکل آئے، بازار میں چلتے چلتے روٹی اور گوشت کھانے لگے۔ کسی نے ولید سے کہا کہ یزید بن مرشد ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا اس کی اطلاع دی چنانچہ ولید نے انہیں چھوڑ دیا۔

یزید بن مرشد حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو درداءؓ اور ابو ذرؓ سے سند روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸۱۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یثیم بن خارجہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرشد سے روایت ہے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس وقت تک عطیات لیتے رہو جب تک وہ عطیات ہوں اور جب دین پر رشوت ستانی شروع ہو جائے تو چھوڑ دو، اور تم لوگ اسے چھوڑنے والے نہیں، تمہیں فقر و حاجت روک رہے ہوتے ہیں، خبردار اس کی چکی پھر رہی ہے سوا سے کتاب اللہ کے ساتھ پھیراؤ جہاں پھرے، بے شک کتاب اور سلطان افتراق کریں گے سو تم کتاب سے جدا نہ ہونا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اپنے حق میں فیصلے کریں گے مگر تمہارے حق میں نا انصافی سے کام لیں گے، اگر تم ان کے حکم سے روگردانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کر دیں گے اور اگر ان کی بات مانو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ نے کیا، آروں سے چیرے گئے لکڑیوں (صلیب) پر لٹکائے گئے، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی موت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی زندگی سے بہتر ہے۔

حضرت معاذ کی سند غریب صحیث ہے جسے ان سے صرف یزید نے اور یزید سے وضین نے روایت کیا ہے اور اسحاق بن راہویہ نے سوید بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے بواسطہ یزید روایت کیا ہے جس میں وضین کا ذکر نہیں۔

۶۷۸۲۔ سلیمان بن احمد بن مسعود، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبد اللہ، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرشد سے بحوالہ

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۲۸۱۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۳۵۹۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/ ۲۶۳۔ والمطالب العالیۃ ۸/ ۴۴۰۔ واملالی الشجرى ۲/ ۲۶۲۔ وتاریخ بغداد ۳/ ۳۹۸۔ ومجمع الزوائد ۵/ ۲۳۸۔ وکنز العمال ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۵۰۸۱۔

حضرت ابو ذرؓ روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا دین کے محفوظ رکھنے، مضبوط بنانے اور باندھ کر رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اور اپنی منہی کو بند کیا، اپنے رب کی خالص عبادت کرو، نماز، خجگانہ کو قائم کرو، مال کی زکوٰۃ دو، جس سے تمہارے دل پاک ہوں گے، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے۔
یزید کی سند غریب حدیث ہے جسے وضین نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۷۸۳۔ سلیمان بن احمد، محمد بن یزید الدثوری، ولید بن شجاع، محمد بن حمزہ الرقی، خلیل بن مرة، وضین بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن مرثد سے بواسطہ حضرت ابو ذرؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے پروردگار! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کے گھر کی زیارت کریں؟ کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا، جس کی زیارت کی جائے حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عذاب نہ دوں اور جب وہ مجھ سے ملیں تو ان کی بخشش کر دوں۔

وضین اور یزید کی سند غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حمزہ کی خلیل سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۳۱۴۰۔ شفی بن ماتع الاسجی

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے حنفی عامل شفی بن ماتع الاسجی ہیں۔

۶۷۸۴۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، ابن لھیعہ، قیس بن رافع، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاسجی سے روایت ہے، فرماتے ہیں اس امت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ ان پر حدیث کے خزانے کھولے جائیں گے۔
۶۷۸۵۔ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، حسین بن حسن، ابن المبارک، ابن لھیعہ، عیاش بن عباس، شمیم بن بیتان، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاسجی سے روایت ہے، فرماتے ہیں جسکی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

۶۷۸۶۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابراہیم بن نشیط، عمار بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاسجی سے روایت ہے، فرماتے ہیں گناہ کا چھوڑنا تو یہ کے طلب کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

۶۷۸۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے محمد بن ایوب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن المبارک، یحییٰ، ایوب، عبید اللہ بن زح، شجرہ ابی محمد، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے کندھے نماز میں تو ملے ہوتے ہیں لیکن دونوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فرق ہوتا ہے اور وہ دونوں اپنے روزے رکھنے کے گھر میں ایک ہوتے ہیں لیکن ان دونوں کے روزہ رکھنے میں زمین و آسمان کے برابر تفاوت ہوتا ہے۔

۶۷۸۸۔ سلیمان بن احمد نے املا کرایا ابو یزید القراطیسی نے ۲۸۰ میں بیان کیا، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، ثعلبہ بن مسلم، خثمی، ایوب بن بشیر عجلی، ان کے سلسلہ سند میں شفی بن ماتع الاسجی سے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا چار چیزیں اپنے عذاب کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف پہنچائیں گے وہ گرم کھولتے پانی اور آگ میں بھاگتے ہوئے موت اور ہلاکت کو پکار رہے ہیں۔

۱۔ نصب الرایۃ ۲/۳۲۷۔

۲۔ الدر المنثور ۱/۲۲۱۔ وکنز العمال ۱۲۳۹۳۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۵/۵۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۲/۲۵۳۔ والجرح ۲/۱۷۰۔ وتهذیب الکمال ۲/۲۷۶۔

۴۔ (۵۳۳/۱۲) والاصابة ۲/۲۰۱۔

ہوں گے، اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے ان لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے اپنی تکلیف کی وجہ سے ہمیں بھی ایذا میں مبتلا کر رکھا ہے۔
آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت سے بند کیا ہوا ہوگا، اور ایک شخص اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا، اور ایک شخص کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا، اور ایک شخص اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، تابوت والے سے کہا جائیگا: دور ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف و عذاب کے باوجود ایذا میں مبتلا کر رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ وہ بعید ترین شخص مر گیا ہے اور اس کی گردن میں لوگوں کے مال ہیں۔

پھر جو انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اس سے کہا جائے گا، اس بعید ترین شخص کی کیا حالت ہے کہ اس نے ہمیں اس تکلیف و مصیبت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ یہ دور ترین شخص اس بات کی پروا نہ کرتا تھا کہ پیشاب کہاں لگا ہے، اسے دھوتا نہیں تھا، پھر اس سے کہا جائیگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اس خیانت کرنے والے کی کیا حالت ہے جس نے ہمیں اس عذاب کے ساتھ مزید ایذیت میں پھنسا رکھا ہے؟ وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور یہ شخص جب کسی بات کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو اس سے ایسے ہی لذت اٹھاتا تھا جیسے جماع سے، پھر گوشت کھانے والے سے کہا جائے گا: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ترین شخص کی کیا حالت ہے جس نے ہمیں اس عذاب کے باوجود ایذیت میں ڈال رکھا ہے؟ وہ کہے گا: یہ دور ترین شخص لوگوں کا گوشت کھایا (یعنی غیبت) کرتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی اسناد کے ساتھ صرف شفی نے روایت کیا ہے، اسماعیل بن عیاش اس میں منفرد ہیں، شفی کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا وہ صحابی ہیں، اسی روایت کو مروان بن معاویہ نے اسماعیل بن عیاش سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اسکی گردن میں لوگوں کے اموال ہوں گے، جن کے لئے اس نے دنا چھوڑی اور نہ ادائیگی، فرماتے ہیں وہ ایسی بات کا قصد کرتا تھا جو انتہائی فحش اور خبیث ہوتی تھی، فرماتے ہیں وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔

۶۷۸۹۔ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن علی السندی، محمد بن عبد اللہ بن یزید المقری، مروان بن معاویہ بن اسماعیل بن عیاش نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شفی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرہ سے مستند روایت کرتے ہیں۔

۶۷۹۰۔ حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، لیث بن سعد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، بکر بن مضر، ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ بن محمد بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، سوید بن عبد العزیز، قرۃ بن عبد الرحمن، ابی قبیل، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا جانتے ہو ایہ کیا کتابیں ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، آپ نے دائیں طرف والوں کو فرمایا: یہ رب العالمین کی طرف سے ایک کتاب آئی ہے جس میں اہل جنت کے آباء و اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں نہ کچھ اضافہ ہوگا اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوگا اور جو کتاب آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی اس کے متعلق فرمایا: یہ رب العالمین کی جانب سے کتاب آئی ہے اس میں اہل نار کے آباء و اجداد اور قبائل کے نام درج ہیں، پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان میں نہ کوئی زیادہ ہوگا اور نہ کبھی کم ہوگا۔

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا، اگر معاملہ پہلے سے ہو چکا تو ہم عمل کس لئے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سیدھے اور قریب قریب رہو، اس لئے کہ جو جنتی ہے اس کا خاتمہ اہل جنت پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے اور جہنمی کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا چاہے وہ جو بھی عمل کرے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ بند کر لئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (کی تقدیروں سے)

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲/۷۔ والترغیب والترہیب ۶۰۵/۲۔ ومجمع الزوائد ۲۰۸/۲۔ واتحاف السادة المتقین

۵۳۸، ۴۷۹/۷۔ وکنز العمال ۳۳۹۷۹

فارغ ہو گیا اور دائیں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ ایک گروہ جنت میں اور بائیں ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ ایک فریق دوزخ میں جائے گا۔

یہ لیٹ کے الفاظ ہیں۔

۶۷۹۱۔ عبد اللہ بن جعفر اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، حیوۃ بن شریح، ان کے سلسلہ سند میں شفی سے بحوالہ حضرت محمد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد سے واپسی جہاد کرنے کی طرح ہے۔

۶۷۹۲۔ سلیمان بن احمد، طاہر بن سعید بن قیس، سعید بن ابی مریم، ابن اللہیعہ، یزید بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمرو روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار مثالیں سیکھی ہیں۔

۶۷۹۳۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، ولید بن ابی الولید، ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے روز تین آدمی آئیں گے ایک جرات مند قاتل دوم خنی، سوم قاری، اس کے بعد لمبی حدیث ذکر کی۔ اس روایت کو حیوۃ بن شریح نے ولید بن ابی ولید سے بواسطہ عقبہ بن مسلم شفی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ علی بن حمید الواسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل، عبد اللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ولید بن ابی ولید ابو عثمان مدنی، عقبہ بن مسلم ان کے سلسلہ سند میں شفی الاصحی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس بہت سے لوگ بھیڑ کئے کھڑے ہیں، معلوم کرنے پر پتہ یہ چلا کہ یہ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی۔

۳۱۵۔ رجاء بن حیوہ ۳

انہی نیک لوگوں میں سے وہ فہم ہیں جو بہت سمجھانے والے، بڑے مہمان نواز، خلقاء اور امراء کے مشیر رجاء بن حیوہ ابو مقدم ہیں۔

۶۷۹۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر مٹی، ضمیرہ، ابن شاذب، مطر الوراق، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے رجاء بن حیوہ سے افضل کوئی شامی شخص نہیں دیکھا۔

۶۷۹۶۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوسعید الاشج، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ابوعون جب اپنے کسی پسندیدہ آدمی کا ذکر کرتے تو رجاء بن حیوہ کا نام لیتے۔

۶۸۹۷۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، نصر بن شمل، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا، گویا کہ وہ ایک دوسرے سے مل اور جڑ گئے ہیں، عراق میں ابن سیرین، حجاز میں قاسم بن محمد اور شام میں رجاء بن حیوہ۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعة دمشقی، عبید بن ابی سائب، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں نے اچھے طریقے سے

۱۔ سنن الترمذی ۲۱۳۱۔ ومسند الامام احمد ۱۶۲/۲۔ ومشكاة المصابيح ۹۶۔ والدر المنثور ۳/۲۔ وکنز العمال ۵۲۶۔

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۳۸۷۔ ومسند الامام احمد ۱۷۴/۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۸/۹۔ ومشكاة المصابيح ۳۸۴۔ وکنز العمال ۱۰۶۰۸۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۵۴/۷۔ والتاریخ الکبیر ۱۰۶۲/۱۔ والجرح ۲۲۶۶/۳۔ والکاشف ۳۰۸/۱۔ وتهذیب الکمال ۱۸۹۰ (۱۵۱/۹)۔

نماز ادا کرنے والا کوئی شخص رجاہ بن حیوۃ سے بڑھ کر نہیں دیکھا۔

۶۸۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عون، محمد بن مصفی، بقیہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ رجاہ بن حیوۃ کنڈی نے عدی بن عدی اور معن بن منذر سے ایک دن کہا جبکہ آپ ان دونوں کو نصیحت کر رہے تھے، تم دونوں اس بات کو دیکھ لو جس پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتے ہو، اسے اسی وقت اختیار کر لو اور اس بات میں بھی غور کر لو جس پر اللہ تعالیٰ کے حضور آنے سے ناپسند کرتے ہو ابھی سے اسے ترک کر دو۔

۶۸۰۰۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی العاصم ابو عمیر، ضمرۃ بن ابی سلمہ، علاء بن رؤبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں مجھے رجاہ بن حیوۃ سے کوئی کام تھا، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ سلیمان بن عبد الملک کے پاس ہیں۔

فرماتے ہیں میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا، آج امیر المومنین نے ابن مویہ کو عہدہ قضاء پر فائز کیا ہے، اگر مجھے عہدہ سنبھالنے اور اپنے قبر کے گڑھ کی طرف لیجائے جانے میں اختیار ملتا تو میں گڑھ کی طرف جانے کو پسند کرتا، میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے انہیں اس کا مشورہ دیا ہے؟ فرمایا لوگوں نے سچ کہا ہے، میں نے عوام الناس کے لئے دیکھا اس کے لئے نہیں

۶۸۰۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرۃ، رجاہ بن ابی سلمہ، ابو عبیدہ مولیٰ سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں رجاہ بن حیوۃ کو سوائے دو شخصوں کے کسی کو لعنت کرتے نہیں سنا، ان میں سے ایک یزید بن المہلب ہے۔

۶۸۰۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ، سالم بن نوح، محمد بن ذکوان، ان کے سلسلہ سند میں رجاہ بن حیوۃ سے روایت ہے، فرمایا میں سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کھڑا تھا اور مجھے اس کے ہاں قدر و منزلت حاصل تھی اتنے میں ایک شخص آیا جس نے رجاہ بن حیوۃ کا ذکر کیا کہ وہ بہت اچھے کردار والے ہیں، پھر اس نے سلام کیا اور کہا: اے رجاہ! آپ اس شخص کی آزمائش ہیں اور اس کی نزدیکی میں ہلاکت ہے اے رجاہ! تم نیکی کا حکم اور ضعیف کی مدد ضرور کرنا، اے رجاہ! خوب جان لو، جسے بادشاہ کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی ایسے انسان کی حاجت برآری کرے جو اپنی ضرورت پیش کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کے قدم حساب کے لئے جمے ہوئے ہوں گے۔

اے رجاہ! خوب سمجھ لو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتے ہیں، اے رجاہ! یہ بھی جان لو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو پہنچاؤ پھر وہ شخص گم ہو گیا، ان کا گمان تھا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

۶۸۰۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن شیبہ، ہارون بن معروف، ضمرۃ، ان کے سلسلہ سند میں رجاہ بن ابی سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یزید بن عبد الملک بیت المقدس آئے، انہوں نے رجاہ بن حیوۃ سے درخواست کی کہ وہ ان کے ساتھ رہیں، آپ نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے، تو عقبہ بن وساح نے ان سے کہا بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے مرتبہ سے نفع پہنچائے گا، تو رجاہ بن حیوۃ نے فرمایا جو لوگ تمہاری مراد ہیں وہ چل بے، تو عقبہ نے ان سے کہا کہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے کوئی قریب ہوتا ہے تو پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں تو رجاہ نے فرمایا میں بھی اس بات کی امید کرتا ہوں کہ جس چیز کی میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں وہ ان کو کافی رہے گی۔

۶۸۰۴۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، ابو مسھر، عون بن حکیم، ولید بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاہ بن حیوۃ نے ہشام بن عبد الملک کو لکھا: اے امیر المومنین! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ غیلان اور صالح کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں کچھ تردد کر رہے ہیں اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار روپیوں اور تریوں کے قتل کرنے سے

افضل ہے۔

۶۸۰۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل الصفار دہلی، ہارون بن زید بن ابی الزرقاء، ابی، سہیل بن ابی حزم قطعی، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے لوگوں میں سے کسی کو اہل اسلام کے لئے بلند امید، قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ سے بڑھ کر نہیں پایا۔

۶۸۰۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ضمرہ، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ رجاء بن حیوہ، عصر کی تاخیر کے اور ظہر اور عصر کے درمیان پڑھنے کے قائل تھے۔

۶۸۰۷۔ ابو محمد بن حیان، قاسم بن فورک، علی بن سہل، ضمرہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے، وہ مختلف دعائیں کرتے تھے، ایک دن وہ غائب ہو گئے تو ایک مؤذن شخص اذان کہنے لگا تو رجاء بن حیوہ نے اس کی آواز کو ناپسند کیا، رجاء بن حیوہ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا میں ابو المقدام ہوں، آپ نے فرمایا خاموش رہو ہم اہل خیر کے علاوہ دوسروں سے خیر کی بات سننے کو ناپسند کرتے ہیں۔

۶۸۰۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں بردباری عقل سے بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو اس سے موسوم فرمایا ہے۔

۶۸۰۹۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، ابو حفص یعنی عمرو بن ابی سلمہ، سعید یعنی عبد العزیز وہ کسی انسان کا ذکر کر رہے تھے کہ اس نے خواب میں دیکھا کوئی ابدال فوت ہو گیا ہے اور رجاء بن حیوہ نے اس کی جگہ دوسرے آدمی کا نام لکھا ہے۔

۶۸۱۰۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ عقبہ بن وساج نے رجاء بن حیوہ سے کہا، اگر آپ میں دو خصلتیں نہ ہوتیں تو آپ ہی کامل مرد ہوتے، رجاء نے کہا، وہ کیا ہیں؟ تو عقبہ نے کہا تمہارے بھائی تمہارے پاس چل کر آتے ہیں تم ان کے پاس نہیں جاتے، دوم تم نے اپنے جانوروں کی رانوں میں رجاء نام نشان لگا رکھا ہے قبیلہ کا نشان کافی تھا، رجاء نے اس سے کہا تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے بھائیوں کے پاس چل کر نہیں جاتا وہ میرے پاس چل کر آتے ہیں تو کئی بار ایسا ہوا ہے کہ انہوں نے مجھ سے نماز میں جلدی کرائی ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ میں نے جانوروں پر نام کا نشان لگا رکھا ہے سو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کسی آدمی کا نام اس کے جانوروں کی رانوں پر ہو۔

۶۸۱۱۔ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو عیسر، ضمرہ، ابن ابی جمیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رجاء بن حیوہ کو الوداع کہا کہ ابو مقدام اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے، آپ نے فرمایا اے ہانی اللہ تعالیٰ سے حفاظت کا نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کا سوال کرو۔

۶۸۱۲۔ عبد الرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحرابی، اسحاق بن ابراہیم، حسین بن محمد، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج، مسعودی، ابو عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرمایا جس بندہ نے موت کا ذکر کثرت سے کیا تو اس نے حسد اور فرحت کو ترک کر دیا۔

۶۸۱۳۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وھب، نافع بن یزید، ابو مالک، ابو عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، فرمایا وہ اسلام کیا ہی اچھا ہے جسے ایمان مزین کر دے۔

۶۸۱۴۔ ابن لھیعہ، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کیا ہی شاندار ہے جسے ایمان مزین کر دے، وہ ایمان کس قدر اچھا ہے جسے تقویٰ چمک دار بنا دے، وہ تقویٰ کیا ہی خوب ہے جسے علم سجادے، اور وہ علم کیا

ہی بہتر ہے جسے حلم و بردباری چارچاند لگا دے، اور وہ حلم کیا ہی عمدہ ہے جسے نرمی و شفقت مزین کر دے۔

رجاء بن حیوۃ اس حدیث کی عبد اللہ بن عمرو سے ابودرداء، ابواسامہ، معاویہ، اور جابر سے مسند روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن غنم، عبادہ بن نسی، عبد الملک بن مردان، رواد کاتب المغیرہ اور حضرت ام درداء سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱۵۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، اسحاق بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑی سی دین کی سمجھ بوجھ بہت سی عبادت گزاری سے بہتر ہے، آدمی کے لئے فقیہ ہونا کافی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو، اور جو اپنی رائے پر خوش ہو اس کا جاہل ہونا کافی ہے، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل، مومن کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ پڑوس مت رکھو۔

رجاء کی غریب حدیث ہے جسے اسحاق بن اسید نقل کرنے میں منفرد ہیں، رجاء نے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔
۶۸۱۶۔ محمد بن احمد بن حسن الیمانی، محمد بن عبد اللہ بن حسن، محمد بن بکیر، ابوالاحوص، محمد بن عبید اللہ، عبد الملک بن ابی مالک، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل علم کا جانا، علم کا ختم ہو جانا ہے۔

اسی طرح انہوں نے عبد الملک بن ابی مالک سے نقل کیا ہے جبکہ سدید بن سعید نے ابوالاحوص سے عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ حسن بن علی الزراق، یحییٰ بن محمد، محمد بن الفتح الجبلی، یعقوب بن ابراہیم، احمد بن یحییٰ الجلاب، محمد بن حسن ہمدانی، سفیان ثوری، عبد الملک بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ سے روایت ہے۔ وہ حضرت ابودرداء سے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور بردباری کی صفت تحمل مزاجی سے آتی ہے جو خیر کا متلاشی ہو اسے خیر و بھلائی دی جاتی ہے اور شر سے بچنے کی کوشش سے اسے بچایا جاتا اور شخص بلند درجات میں سکون پذیر نہ ہوگا میں تم سے جنت کی بابت نہیں کہتا، جس نے کہا نت (غیب دانی کا دعویٰ) سیکھی یا تیروں سے تقسیم کی یا پرندے کے اڑنے سے قال لی، جو اسے سفر سے روک دے۔
ثوری کی عبد الملک سے روایت کردہ غریب حدیث ہے اس میں محمد بن حسن منفرد ہیں۔

۶۸۱۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سلیمان بن احمد، محمد بن حسن بن کیسان، حبان بن ہلال، مہدی بن میمون، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوۃ حضرت ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا، پھر آپ نے دوسرے غزوہ کا ارادہ فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مستفید فرما، چنانچہ ہم نے جہاد کیا جس میں ہم سلامت رہے اور مال غنیمت حاصل کیا پھر آپ نے تیسرا غزوہ تیار فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوبار آپ کی خدمت میں شہادت کی دعا کرانے آیا، آپ نے فرمایا اے اللہ!

۱۔ التاريخ الكبير ۳۸۱/۱، و كشف الخفاء ۱۴۶/۲، والاسرار المرفوعة ۲۶۲، و كنز العمال ۲۸۹۲۲، ۲۸۷۹۳۔

۲۔ فتح الباری ۱۶۱/۱، والتهافت السادة المقفين ۲۷۹/۱، والعلل المتناهية ۷۶/۱، ۲۲۳/۲، والدر المنثور ۵۱۔

و تاریخ بغداد ۲۰۱/۵، ۱۲۷/۹، والاحادیث الصحیحة ۳۳۲۔

انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، سو ہم نے جہاد کیا اور مال غنیمت بھی حاصل کر لیا۔

پھر میں آپ کے پاس چوتھی بار حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل تاکید فرمائیں جس پر عمل کر کے مجھے نفع حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو کہ اس جیسا عمل کوئی نہیں، چنانچہ حضرت ابو امامہ خود اور ان کی بیوی اور ان کا خادم ہمیشہ روزے کی حالت میں پائے جاتے، اور جب دن میں ان کے گھر آگ سلگتی یا دھواں اٹھتا دیکھا جاتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ ان کے گھر کوئی مہمان آیا ہے، فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آپ نے ایک بات کا حکم دیا جس پر عمل کر کے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے فائدہ پہنچایا، یا رسول اللہ! اب کی بار کوئی دوسرا حکم تلقین فرمائیں جس پر عمل کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشیں، ابو امامہ! جان لو تم اللہ تعالیٰ کے لئے جو سجدہ بھی کرتے ہو تو اسکی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

اس روایت کو محمد بن ابی یعقوب سے شعبہ نے نقل کیا ہے انہوں نے ابو نصر سے انہوں نے رجاء سے۔

۶۸۱۹۔ ابو بکر بن خلاد، محمد بن یونس، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب، ابو نصر، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے حضرت ابو امامہ کے حوالہ سے روایت ہے، فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیں جو مجھے جنت میں داخل کرے؟ آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں، دوسری مرتبہ پھر میں آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا تم روزے رکھا کرو اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے عبد الصمد سے بحوالہ شعبہ نقل کیا ہے اور ابو نصر اس کے مشابہ ہیں کہ وہ یحییٰ بن ابی کثیر ہوں کیونکہ انہوں نے رجاء بن حیوہ سے نقل کیا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ علی بن ابی حملہ ہوں اس واسطے کہ ان کی کنیت ابو نصر ہے اور واصل مولیٰ بن عیینہ نے محمد بن ابی یعقوب سے بحوالہ رجاء نقل کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی سلمہ، روح بن عبادہ، ہشام، واصل مولیٰ ابن عیینہ، محمد بن ابی یعقوب، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ حضرت ابو امامہ روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی تیاری کی، میں آپ کے پاس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا فرما دیجئے، آپ نے فرمایا اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت سے مالا مال فرما، اس کے بعد مہدی کی حدیث کی طرح پوری حدیث ذکر کی۔

اور امام احمد بن حنبل اور دیگر کبار، روح، ہشام، واصل سے نقل کرتے ہیں اور عبد الرزاق وغیرہ نے ہشام، محمد سے بغیر واصل کے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، جواد یعنی ابن ماجہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں رجاء بن حیوہ حضرت معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اس کو دین کی کچھ عطا فرماتے ہیں۔

ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۵، ۲۵۸۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۱۰۸۔ وصحیح ابن حبان ۹۲۹۔

والمصنف لعبد الرزاق ۴۸۹۹۔ ومجمع الزوائد ۴۸۹۹۔ وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۰۔

۲۔ سنن النسائی ۴/۱۶۵، ۱۶۶۔ ومسند الامام احمد ۵/۲۳۹۔ وصحیح ابن حبان ۹۲۹، ۹۳۰۔ وکنز العمال ۲۳۶۳۸۔

۲۳۲۷۵۔

۶۸۲۲۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن صاعد، محمد بن منصور الجوازی، یحییٰ بن ابی الحجاج عیسیٰ بن سنان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے روایت ہے، وہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے نقل کرتے ہیں ان سے کسی نے کہا کیا آپ لوگ سنتے تھے کہ کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جو کفر، شرک اور نفاق کا درجہ رکھتے ہوں؟ آپ نے فرمایا معاذ اللہ لیکن ہم کہتے تھے کہ گنہگار مسلمان۔

۶۸۲۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عمار الموصلی، معانی بن عمران، سلیمان بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ عبد الرحمن بن غنم سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی واضح ایمان تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مزاح کو چھوڑ نہ دے تو وہ سچا ہے اور جب جھگڑے کو ترک کر دے تو وہ برحق سچا آدمی ہے۔ اسے خالد بن حیان، محمد بن عثمان قرشی نے سلیمان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۲۴۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی، محمد بن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے، رواد کا تب المغیرہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے مغیرہؓ کو لکھا کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بات چیت کرتے تھے؟ تو حضرت مغیرہ نے ان کی طرف لکھا، بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو کلمات کہتے تھے۔ ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ المملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قذیر، اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجبد“ اس روایت کو قاسم بن معن نے اور دوسرے لوگوں میں سلیمان بن بلال نے محمد بن عجلان سے روایت کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ کا تب المغیرہ، حضرت مغیرہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور مونہ کے اوپر اور نیچے مسح فرمایا۔ رجاء کی غریب حدیث ہے جسے ان سے صرف ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۸۲۶۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، حارث بن نبھان، محمد بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں رجاء بن حیوہ سے بحوالہ جنادہ بن ابی امیہ، حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاقلہ (قاتل کے خویش و اقارب) پر اعتراف کر نیوالے کی کسی بات کو حجت قرار مت دو۔

۶۸۲۷۔ ابو بکر احمی، عبید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابو فروة بن یزید بن سنان، ابو عبیدہ الحاحب فرماتے ہیں، میں نے ایک شیخ سے مسجد حرام میں کہتے سنا کہ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیر تحریمہ ہے سو اس کی حفاظت کیا کرو۔

ابو عبیدہ فرماتے ہیں میں نے یہ روایت رجاء بن حیوہ کے سامنے بیان کی، آپ نے فرمایا مجھ سے یہ روایت حضرت ام درداءؓ نے حضرت ابو درداءؓ کے حوالہ سے بیان کی تھی، رجاء کی غریب حدیث ہے ان سے صرف ابو فروہ نے ابو عبیدہ کے حوالہ سے نقل کی ہے۔

۳۱۶۔ مکحول الشامی

ان میں سے امام فقیہ روزہ دار، جن سے لوگ مذاق کرتے تھے، اہل شام کے امام ابو عبد اللہ مکحول ہیں۔

- ۱۔ المجموع الصغیر للطبرانی ۴۲/۲۔ وجمع الزوائد ۵۸/۱، ۹۲، ۳۰۲/۱۔ وفتح الباری ۵۷/۱۔ واتفاف السادة المتقین ۵۳۰/۷۔ و تخریج الاحیاء ۳۸۰۔ وکنز العمال ۱۰۴۔ والترغیب والترہیب ۵۹۴/۳۔
- ۲۔ سنن الدارقطنی ۱۷۸/۳۔ وجمع الزوائد ۳۰۱/۶۔
- ۳۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۳۰۷/۱۔ والمطالب العالیة ۳۴۱۰۔ وجمع الزوائد ۱۰۳/۲۔ و تاریخ جرجان ۳۵۹۔
- ۴۔ طبقات ابن سعد ۴۵۳/۷۔ والتاریخ الکبیر ۲۰۰۸/۸۔ والجرح ۱۸۶۷/۸۔ والمیزان ۸۷/۳۔ و تہذیب الکمال ۶۱۲۸۔ (۳۶۴/۲۸)۔

۶۸۲۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عمر بن ایوب موصلی، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جسے اس کا علم نفع نہ دے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ قرآن مجید پڑھو وہ تمہیں روکے گا اور اگر نہ روکے تو گویا تم نے قرآن پڑھا ہی نہیں۔

۶۸۲۹۔ ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، عباس بن ولید بن صبح دمشق، مروان بن محمد، عبد ربہ ابن صالح، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے، فرماتے ہیں مکحول میرے پاس اس بیماری میں تشریف لائے جس میں ان کی وفات ہوئی تھی تو کسی نے ان سے کہا ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی عافیت کو بہتر بنائے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کے ساتھ مل جانا، جس سے معافی کی امید ہے اس بقاء سے بہتر ہے جس کے شر سے امن نہیں اور بعض نے اس کا اضافہ کیا ہے انسانی شیاطین اور ابلیس اور اس کا لشکر،

۶۸۳۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید الحمصی، بقیہ، ابو ثوبان، کسی ابو عبد رب سے سنا وہ مکحول کو کہہ رہے تھے اے ابو عبد اللہ! کیا آپ جنت سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کون جنت سے محبت نہیں کرتا، اور فرمایا موت سے محبت کرو اس لئے کہ تم موت سے پہلے جنت کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔

۶۸۳۱۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو جعفر الحجزوی، نصر بن المغیرہ، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن منبہ نے مکحول کی طرف لکھا، آپ ایسے شخص ہیں کہ اسلام کے بارے میں جو ظاہری علم ہے اس کے شرف سے مشرف ہیں، اب آپ اسلام کے باطنی علم کو محبت اور قرب سے طلب کرتے ہیں۔

۶۸۳۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم، علی بن حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں اس (شہر دمشق میں) آیا اور مجھے کچھ علم نہ تھا، میرا خیال ہے انہوں نے کہا تھا کہ زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہ تھا، تو وہاں کے بانیوں نے مجھ سے کچھ نہ پوچھا یہاں تک کہ وہ علم چلا گیا۔

۶۸۳۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق جوہری، ہارون بن معروف، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، البورزین، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے تقدیر کے متعلق مکحول سے بکثرت سوال کئے تو میں نے دل میں کہا میں بھی ان سے اس کے متعلق ضرور پوچھوں گا، میں نے کہا آپ اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جس پر قرض ہے اور اس کا سہارا فقط ایک باندھی ہے، کیا وہ اس سے عزل کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ ایسا نہ کرے، ایسا نہ کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جان پیدا کرنی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی، اس پر کوئی حرج نہیں وہ ایسا نہ کرے۔

۶۸۳۴۔ احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن الضحاک، الحوطی، ولید بن مسلم، ابو عمرو بن کثیر، محمد بن مہاجر، برکتہ الازدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو وضو کرایا پھر ان کے پاس ایک تولیہ لایا تو آپ نے اس سے پوچھنے سے انکار کر دیا اور اپنے کپڑے کے ایک گوشے سے چہرہ کو پونچھا اور فرمایا وضو ایک برکت ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ برکت میرے اپنے کپڑے سے باہر نہ جائے۔

۶۸۳۵۔ سلیمان بن احمد، ابو عبد الملک احمد بن ابراہیم القرشی، ابراہیم، عبد اللہ بن العلاء بن زید، ابی، زہری، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں علماء چار ہیں، مدینہ میں سعید بن المسیب، کوفہ میں عامر الشعمی، بصرہ میں حسن بن ابی الحسن اور شام میں مکحول۔

۶۸۳۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو تمام السکونی، سوید بن عبد العزیز، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں اور زہری آپس میں ملے تو ہم نے تیمم کے متعلق مذاکرہ کیا، زہری فرمانے لگے کہ بغلوں تک مسخ ہے میں نے کہا، آپ نے یہ قول کس سے اخذ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس دھو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (مائدہ ۶) تو اس سے پورا باتھ مراد ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا تو یہ بھی ارشاد ہے: چور مرد اور عورت کی یہ سزا ہے کہ ان کے ہاتھ کاٹو، (مائدہ ۳۸)

تو ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے گا؟ یوں میں اس بحث میں ان پر غالب رہا۔

۶۸۳۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حضرمی، احمد بن یونس، معقل بن عبید اللہ الجزری، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا وہ کہنے لگا ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ آدمی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ (مائدہ - ۱۰۵)

آپ نے فرمایا اے بھتیجے! اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، جب وعظ کہنے والا ڈر جائے اور جسے وعظ کیا جائے وہ انکار کرے، تو اس وقت تم اپنی خبر لو، تم اگر ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ آدمی تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا، اے بھتیجے! اب ہم وعظ کرتے ہیں اور وعظ ہی ہم سے سنا جاتا ہے۔

۶۸۳۸۔ قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم، ابن ابی عاصم، دحیم، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا علم صرف اس شخص سے حاصل کیا جائے جس کی طلب کی گواہی دی جائے۔

۶۸۳۹۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث، میسب بن واضح، ابواسحاق الفزازی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں عہدہ قضاء قبول کرنے کے مقابلہ میں میری گردن اتار دی جائے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے اور عہدہ قضاء بیت المال کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۶۸۴۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعد زہری، حجاج بن محمد، اسماعیل بن عیاش، تمیم بن عطیہ العنسی، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا مکحول کو فرماتے سنا کہ وہ فارسی میں نادانم یعنی مجھے معلوم نہیں، کہا کرتے تھے۔

۶۸۴۱۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابی، احمد بن محمد بن حسن، ایوب بن محمد الوزان، معمر بن سلیمان، ابوالمہاجر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرمایا جن لوگوں کے دل نرم ہوں ان کے گناہ بھی کم ہوا کرتے ہیں۔

۶۸۴۲۔ ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، غسان بن ربیع، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کے والد مکحول کو فرماتے سنا جو شخص کسی نیک آدمی سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور جو شخص علم سیکھنے گیا تو وہ لوٹنے تک جنت کے راستے پر ہیں۔

۶۸۴۳۔ علی بن ہارون، جعفر الفریابی، قتیبہ بن سعید، عبد الوہاب الشعمی، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش بھی سوموار کو ہوئی، آپ مبعوث بھی سوموار کو ہوئے اور وفات بھی سوموار کے دن فرمائی، انسانوں کے اعمال بھی سوموار اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۸۴۴۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن محمد، علی بن مخلد، ابو عبد اللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرمایا جس نے کسی رات کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے زندہ کیا تو وہ صبح کے وقت ایسا ہوگا کہ گویا آج اس کی ماں نے اسے جنا۔

۶۸۴۵۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن الاشعث، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جس نے ”استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحي القيوم واتوب الیہ“ کہا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

۶۸۴۶۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی عمر بن ایوب، مغیرہ بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں چھوئے گا، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے انگبار ہوئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کی پشت پناہی کی خاطر بیدار رہی ہو۔

۶۸۴۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، حسن بن عبد اللہ بن سعید، ابن ابی داؤد، ابراہیم بن حسن، حجاج، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں مؤمن ہلکے پھلکے نرم ہوتے ہیں جیسے سدھایا ہوا اونٹ جسے کھینچا جائے تو چل پڑتا ہے اور اگر چٹان پر بھی بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۶۸۴۸۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں اگرچہ جماعت کے بارے میں فضیلت ہے لیکن سلامتی تنہائی میں ہے۔

۶۸۴۹۔ ابو بکر الاجری، جعفر بن محمد القریابی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں، میں نے مکحول کو فرمانے سنا قیامت آنے سے پہلے لوگوں میں عالم شخص مردار گدھے سے زیادہ بدبودار ہوگا۔

۶۸۵۰۔ ابی، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسن، محمد بن جعفر المدائنی، بکر بن حنیس، ابو عبد اللہ الشامی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں فرائض کی سب سے افضل عبادت بھوکا اور پیاسا رہنا ہے۔

بکر فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھوکا پیاسا آدمی نصیحت کی بات کو زیادہ سمجھتا ہے اور اس کا دل نرمی کی طرف تیزی سے جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کھانے کی کثرت بہت سی بھلائیوں کو روک دیتی ہے۔

۶۸۵۱۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر الاموی، ابو جعفر الکندی، سلم بن سلم، ابی، ابوصیب الموصلی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ علیہ السلام سے ہنس کر مصافحہ کیا تو یحییٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اے میرے خالہ زاد بھائی، میں آپ کو ایسا ہستادیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ امن میں ہیں؟ تو عیسیٰ علیہ السلام فرماتے لگے اے میرے خالہ زاد بھائی! کیا بات ہے میں آپ کو تیوری چڑھا دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ ناامید ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے دونوں کی طرف وحی بھیجی کہ تم میں سے مجھے وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آئے۔

۶۸۵۲۔ عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عمرو البغدادی، محمد بن اسماعیل سلمی، ابوصالح، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں چار چیزیں انسان کے لئے فائدہ مند اور تین چیزیں اس کے لئے وبال ہیں، بہر کیف چار چیزیں جس میں ہوگی اسے فائدہ پہنچائیں گی، وہ شکر، ایمان، دعا اور استغفار ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اگر تم ایمان لے آؤ اور شکر گزاری کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیکر کیا کرے گا“ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں دراصل حالیکہ وہ استغفار کرنے والے ہوں۔ اسی طرح ارشاد ہے اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو (اللہ تعالیٰ) میرا رب تمہاری پروا نہ کرتا۔

اور وہ تین چیزیں جو اس کے لئے وبال ہیں وہ ناحق تدبیر، بغاوت اور عہد شکنی ہے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ”جس نے عہد شکنی کی تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا“ نیز ارشاد ہے برے لوگوں کا کمر انہی کو لے ڈوبتا ہے، اے لوگو تمہاری بغاوت خود تمہارے لئے نقصان دہ ہے (یونس-۲۳)

۶۸۵۳۔ عبد اللہ بن محمد، جعفر بن عبد اللہ بن الصباح، ابو عمرو الدوری، ایوب بن مبارک الحنفی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں قبیلہ کی ایک عبادت گزار عورت تھی جس کا نام فارحہ بنت مستورد تھا، وہ کھڑے ہو کر عبادت کر رہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ ابلیس ایک پتھر پر سجدہ ریز ہے اور اس کے آنسو خساروں پر ایسے بہہ رہے ہیں جیسے کوئی بچہ چیخ رہا ہو، انہوں نے اس سے کہا: اے ابلیس! تمہیں اتنے لمبے سجدہ سے کیا فائدہ؟ تو وہ کہنے لگا: اے شیخ کی بیٹی نیک خاتون! مجھے امید ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی قسم پوری کر لیں گے تو مجھے جہنم سے نکال لیں گے، ابو عمرو الدوری فرماتے ہیں دیکھو ابلیس کو اپنے رب کی رحمت سے اتنی امید ہے تو ہمیں کیسی ہونی چاہیے جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

۶۸۵۴۔ محمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابی جعفر محمد بن عبد الرحمن الاصفہانی الارزیانی، نیشاپور میں، احمد بن مہران، عمر بن سعید دمشقی، محمد بن شعیب بن شاپور نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں روایت ہے کہ جو تم سے بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن وہ باتیں جن کا تم دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (احزاب - ۵) فرمایا کہ خطا کا گناہ ان سے ہٹا دیا، اور قصد و ارادہ پر مغفرت کو رکھا۔

۶۸۵۵۔ ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ المقری، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرہ، عبید بن جنادہ، عطاء بن مسلم، ابو عبد الرحمن دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام بالوں کے تخت پر تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے، اچانک آپ نے ہوا کو حکم دیا تو ہوائے اٹھالیا انسان اور جن آگے چلے گئے، پرندے اوپر سایہ کرنے لگے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کسان راستے کے کنارے پر ہل چلا رہا تھا، کہنے لگا! اگر سلیمان بن داؤد میرے پاس ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ کسان کے پاس جاؤ، فرماتے ہیں حضرت سلیمان گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس آئے، اور فرمایا اے کسان! میں سلیمان ہوں، جو بات تم کہنا چاہتے ہو کہو! وہ کہنے لگا، آپ کو اس کا علم کیسے ہوا کہ میں کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا ہوں، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبردار کر دیا ہے۔

وہ کہنے لگا میں اس کی گواہی دیتا ہوں، کہنے لگا بخدا صرف یہ بات ہے کہ میں نے آپ کو اس نعمت میں دیکھا جس میں آپ ہیں تو میں نے کہا اللہ کی قسم! اے سلیمان! اس لذت میں ہیں جس کی لذت کل تھی، اور نہ انعام کرنے والے کی نعمت میں ہے اور میں جس مشقت میں ہوں اور جس کی تھکن میں ہوں دونوں برابر ہیں نہ سلیمان اس لذت کو محسوس کر سکتے ہیں جو گزر گئی اور نہ جو تکلیف میں بیواشت کر رہا تھا اس کو پاسکتا ہوں۔

اور دوسری بات جو میں نے کہی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا وہ کیا ہے تو اس نے کہا میں نے کہا تھا کہ سلیمان علیہ السلام اور میں مرنے والے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا لیکن میں نے کہا تھا کہ اے سلیمان میں نے ایسی بات کہی جس سے اپنے دل کو آرام پہنچایا، میں نے کہا تھا سلیمان کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ان سے سوال ہوگا اور مجھ سے کچھ سوال نہ ہوگا، فرماتے ہیں سلیمان علیہ السلام اپنے گھوڑے پر ہی سجدے میں گر پڑے اور رو کر کہنے لگے، اے رب! اگر آپ ایسے نخی نہ ہوتے جو بخل نہیں کرتا تو میں آپ سے سوال کرتا کہ آپ نے جو کچھ مجھے دیا ہے اسے لے لیں، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، اے سلیمان اپنا سراٹھاؤ، میں اپنے کسی بندے پر جو بھی ایسی نعمت کو جو رضا مندی کا ذریعہ ہو تو اس پر حساب نہیں لیتا۔

۶۸۵۶۔ عمر بن احمد بن عثمان الواعظ، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن محمد الاموی، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے: اے وہ ذات جو کوئے کے بچوں کو انکے گھونسلے میں رزق پہنچانے والی ہے اور یہ اس وجہ سے کہ کو جب بچے دیتا ہے تو وہ سفید ہوتے ہیں وہ جب انہیں دیکھتا ہے تو ان سے نفرت کرتا ہے وہ بچے اپنا منہ کھولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نکھیاں بھیجتا ہے جو ان کے منہ میں داخل ہو جاتی ہیں تو یہ نکھیاں ان بچوں کے سیاہ ہونے تک ان کی غذا رہتی ہے جب وہ سیاہ ہو جاتے ہیں تو نکھیاں ختم ہو جاتی ہیں یوں کو ان کی طرف لوٹ آتا ہے اور انہیں غذا پہنچاتا ہے۔

۶۸۵۷۔ عمر بن احمد، محمد بن ہارون حضرمی، سلیمان بن عمر، ابی، خلیل بن قرۃ، صدقہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب امت میں پندرہ آدمی اللہ تعالیٰ سے ہر روز پچیس بار استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس امت کو عام عذاب میں گرفتار نہیں فرماتے۔

۶۸۵۸۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو کربیب، ولید بن مسلم، ضمیر بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے

مکحول سے سنا فرماتے ہیں والدین سے نیکی کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہے، آدمی ہمیشہ نیکی پر اس وقت تک قادر رہتا ہے جب اس کے قبیلہ میں اس سے بڑا شخص موجود ہو۔

۶۸۵۹۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن خبیب، عثمان بن عبد الرحمن، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں جو شخص مدارات اور خاطر تواضع کرتا ہو امر اتو وہ شہید ہے۔

۶۸۶۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں فرماتے ہیں کہ یزید بن عبد الملک بن مروان، مکحول اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے، جب ہم نے اسے آتے دیکھا تو ہم نے مجلس کشادہ کرنے کا ارادہ کیا تو مکحول نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، اسے چھوڑ دو جہاں جگہ پائے گا بیٹھ جائے گا تاکہ اسے تواضع کی تعلیم حاصل ہو۔

۶۸۶۱۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ الرزازی، ابن ابی سری، محمد بن وہب بن عطیہ، ولید، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت ”تم ضرور بضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ میں منتقل ہو گے“ (انشقاق - ۱۹) کی تفسیر میں فرمایا تم پر بیس سال بعد ایسی حالت میں ہو گے کہ اس جیسی پر پہلے نہ تھے۔

۶۸۶۲۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن سری قنطری، عبد اللہ بن ابی سعید سامری، اسماعیل بن یحییٰ بجلی، ابو سہل بصری، عمرو بن فروخ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں جس کی خوشبو اچھی ہو اس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے اور جس نے اپنے کپڑے صاف رکھے اس کی پریشانی کم ہوتی ہے۔

۶۸۶۳۔ عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عثمان بن احمد بن عبد اللہ، حسن بن یزید انباری، عمر بن سعید دمشقی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں نے مکحول کو فرماتے سنا، میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا تو روتا، میں نے اس پر تہمت لگائی کہ یہ ریا کرتا ہے جس کی وجہ سے میں ایک سال تک روزے سے محروم کر دیا گیا۔

۶۸۶۴۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، عباس بن محمد، مروان بن محمد، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں مکحول کے پاس بیٹھا تھا، ان کے پاس ایک شخص نے زیادہ وقت لگایا تو مکحول فرمانے لگے، وہ شخص رسوا ہوا جس کا کوئی سفیہ اور بے وقوف دوست نہیں۔

۶۸۶۵۔ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، عباس بن محمد، عمر بن عبد الواحد، نعمان بن منذر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی بے وقوف اور منافق سے عہد و پیمان مت کرو، انہوں نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد توڑا ہے وہ تمہارے عہد سے بڑا ہے۔ مکحول متعدد صحابہ سے مسند روایت کرتے ہیں، ان میں حضرت انس بن مالک، واثلہ بن اسقع، ابو امامہ باہلی اور ابو ہند داری ہیں۔ اسی طرح ابو ثعلبہ خثمی، حذیفہ بن یمان، عبد اللہ بن عمر الخطاب، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ابو ایوب، ابو درداء، شداد بن اوس، اور دوسرے لوگوں میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶۶۔ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش، سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن عائد، ہشیم بن حمید، حفص بن غیلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، وہ حضرت انس سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وقت نیکی کا حکم اور برائی سے روک ٹوک ترک کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے نیک لوگوں میں مدائنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحش و برائی ظاہر ہو جائے گی اور فقہ و دین کی سمجھ تمہارے چھوٹوں اور رذیل لوگوں میں منتقل ہو جائے گی۔

۱۔ مسند الامام احمد ۱۸۷/۳۔ و مسند ابن ماجہ ۴۰۱۵۔ و تاریخ ابن عساکر ۳۸۷/۴۔ و البدیع المنثور ۳۴۱/۲۔ و فتح الباری ۳۰۱/۱۳۔ و کنز العمال ۳۸۵۰۲۔

۶۸۶۷۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشابوری، اسماعیل بن ابراہیم القطان، محمد بن رافع، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف رازی، جعفر بن مسافر، محمد بن اسماعیل بن ابی فدیہ، عبد الرحمن بن حمید، ہشام بن الغاز بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول دمشقی سے بحوالہ حضرت انسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح و شام یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میں آپ کو اور آپ کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور آپ کی تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ اللہ ہیں، آپ اکیلے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کر دیں گے اور جس نے اس دعا کو دوسرے کہا تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کر دیں گے اور جس نے تین بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کا تین چوتھائی حصہ آزاد کر دیں گے اور اگر چار مرتبہ اس دعا کو پڑھا تو اسے آگ سے آزاد کر دیں گے۔

مکحول اور ہشام کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے ابن ابی فدیہ کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۶۸۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، قاسم بن امیہ حذاء، حفص، برد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (کی مضیبت پر) خوشی کا اظہار نہ کرو نہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دیدیگا اور تجھے بتلا کر دے گا۔

برد اور مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے اسے صرف حفص بن غیاث کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۶۹۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد المومن، ابوبکر، عبد اللہ بن علی بن جازود، اسحاق بن منصور، احمد بن ابی الطیب، ابوسلیمان، اسماعیل بن عیاش، ابو معاذ عتبہ بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر رہا کرو اور انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت دیا کرو، اس لئے کہ موت کی اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ بہت سے عقلمند اور عورتیں حیرت زدہ ہو جاتی ہیں اور شیطان اس پچھاڑ میں انسانوں سے زیادہ ان کے قریب ہوتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ملک الموت کو دیکھنا، تلوار کے نو واروں سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب اس کی ہر ہر رگ علیحدہ علیحدہ درمند ہو جائے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے ہی لکھا ہے۔

۶۸۷۰۔ سلیمان بن احمد، ولید بن حماد، رملی، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، بشر بن عون، بکار بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو کھڑا کریں گے جس کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہیں میں کس طرح اجر دوں؟ تمہارے عمل کے بدلے کیا اپنی اس نعمت کے بدلے جو میں نے تمہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا اے میرے رب! آپ خوب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندے میری نعمتوں میں سے جو نعمتیں ہیں سب لے لو، تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہ ہوگی جس کو نعمت خداوندی نے نہ گھیرا ہو، وہ عرض کرے گا پروردگار! آپ اپنی نعمت اور رحمت سے بدلہ دیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری نعمت اور رحمت کے ساتھ ہی اجر ملے گا۔

۱۔ الترغیب والترہیب ۱/۴۵۱، وکنز العمال ۳/۳۹۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۲/۲۵۰، وشرح السنة ۱۳/۱۳۱، والترغیب والترہیب ۳/۳۱۰، وتنزیہ الشریعة ۲/۳۶۹، وکشف الخفا

۲/۳۹۷، والفرائد المجموعۃ ۲/۲۶۵، واللائل المصنوعۃ ۲/۲۲۸، وتذکرۃ الموضوعات ۷/۲۱، ومشکاۃ المصابیح ۱/۳۱۱۔

اور پھر ایک ایسا شخص لایا جائے گا جو اپنے زعم میں نیک ہوگا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو میرے دوستوں کے ساتھ موالات کرتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میں سلامتی والا شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا میرے اور کسی دوسرے کے درمیان کوئی عداوت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت اس شخص کو حاصل نہیں ہو سکتی جو میرے دوستوں سے موالات اور میرے دشمنوں سے عداوت نہ کرتا ہو۔

مکحول کی غریب حدیث ہے، ہم نے اسے صرف بشر کی حدیث سے جو انہوں نے بکار سے نقل کی ہے لکھا ہے۔

۶۸۷۱۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبد اللہ حمدانی، خلف بن خلیفہ، سالم الافطس، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو شترنا کر خوش ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے مسکرا رہے ہوتے تھے، مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف سالم کی ان سے روایت کردہ حدیث لکھی ہے۔

۶۸۷۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، ابو توبہ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبد اللہ، محمد بن عبید، موسیٰ بن عمیر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابواسامہ کے حوالہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مومن نے کسی مومن سے بے تکلفی برتی اور اسے سودے میں دھوکا دیا تو اس کا دھوکا اس کے لئے سود ہوگا۔

یہ حارث کے الفاظ ہیں اور ابو توبہ نے فرمایا بے تکلفی کا دھوکا حرام ہے۔

۶۸۷۳۔ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبد الرحمن المقری، حیوۃ، ابو صخر حمید بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ میں نے ابوہند داری سے سنا، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو اپنے بھائی کے ساتھ دکھلاوے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے خلاف حقیقت دکھائیں اور سنا بچیں گے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے حمید ابو صخر اس میں منفرد ہیں، اس حدیث کو ائمہ نے مقری احمد اور اسحاق وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ابن لہیعہ و رشیدین نے ابو صخر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ علی بن احمد بن علی المصیصی، ایشم بن خالد المصیصی، عبد البکر بن المعانی بن سلیمان، ابی، ابن لہیعہ، عبید اللہ بن ابی جعفر، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت حذیفہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پانچ بچوں کا باپ تمنا کرے گا کہ وہ چار کا باپ ہوتا اور چار کا تین کی، اور تین کا دو کی، اور دو کا ایک کی، اور ایک بچہ کا باپ یہ تمنا کرے گا کہ اس کا کوئی بچہ نہ ہوتا۔

حضرت حذیفہ سے مکحول کی غریب حدیث ہے، مکحول نے حضرت حذیفہ سے ملاقات نہیں کی، اس طرح اس سند میں ارسال ہے۔

۶۸۷۵۔ محمد بن علی بن جیش، احمد بن القاسم بن مساور، ابی، غسان بن عبید، حمزہ نصیبی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی کئی نشانیاں ہیں، کسی نے پوچھا اس کی کیا علامتیں ہیں آپ نے فرمایا فاسق فاجر لوگوں کا مسجد میں غلو، اور برے لوگوں کا نیک لوگوں پر غلبہ، تو ایک اعرابی نے کہا، پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا سب کچھ چھوڑ کر اپنے گھر کا ٹاٹ بن جاؤ، یہ مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف حمزہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۷۶۔ ابو بکر بن خلاد، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، داؤد بن ابی ہند، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ حضرت ابو ثعلبہ خلشی روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے محبوب اور میرے قریب سب سے زیادہ وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، اور تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہے جو بے حد

بولنے والے، کشادہ منہ اور باچھیں کھولنے والے ہیں۔

اس روایت کو ابو جعفر رازی، وھب، خالد اور ابن ابی عدی نے دوسرے لوگوں کے ساتھ داؤد سے نقل کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سلیمان بن احمد، احمد بن ابراہیم بن فیل الانطاکی، ابو توبہ ربیع بن نافع، محمد بن عمر الکلابی، ابن کے سند میں مکحول سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ سے پہلے حج کرنا پچاس حجوں سے افضل ہے اور حج سے پہلے غزوہ کرنا پچاس حجوں سے بہتر ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک گھڑی بھی ٹھہرنا پچاس حجوں سے افضل اور بہتر ہے۔
یہ حدیث حضرت ابن عمرؓ اور مکحول سے غریب ہے ہم نے صرف کلاعی کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۸۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، علی بن بحر، سوید بن عبد العزیز بن نعمان بن منذر، ابن کے سند میں مکحول سے بحوالہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دن جہنم کو بھڑکایا جاتا اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں ماسوائے جمعہ کے، اس دن نہ اسے بھڑکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔
حضرت عبد اللہ اور مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف نعمان کی حدیث سے لکھی ہے۔

۶۸۷۹۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن محمد بن مصقلہ، رزق اللہ بن مونی، محمد بن یعلیٰ کوفی، عمر بن صبح، ثور بن یزید، ابن کے سند میں مکحول سے بحوالہ شداد بن اوس روایت ہے، فرمایا ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں باب الحجرات کے پاس وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص آیا جو بنی عامر سے تھا جو اپنی قوم کا نمائندہ اور سردار تھا اس کے ساتھ ایک انتہائی بوڑھا شخص تھا جو لاشی پر نیک لگائے ہوئے تھا۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اپنا نسب دادا تک بیان کر کے اس نے کہا مجھے بتاؤ کس چیز سے علم بڑھتا ہے؟ آپ نے فرمایا سیکھنے سے، پھر اس نے کہا کس چیز سے شر میں اضافہ ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اصرار کرنے سے، پھر وہ کہنے لگا: کیا گناہ کے بعد نیکی نفع دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، تو بہ گناہوں کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو راحت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مصیبت میں جواب دیتے ہیں، پھر اس نے کہا اے عبد المطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھے میری عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے کسی بندے کے لئے دو امن اور دو خوف بھی جمع نہ کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن جس معلوم دن کے خاطر میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا وہ مجھ سے ڈرے گا۔ اس کا خوف اس کے لئے ہمیشہ رہے گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو وہ اس دن جس میں میں اپنے بندوں کو قدس کے بازو میں جمع کروں گا تو وہ بے خوف ہوگا۔ اس کا خوف اس کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور اس امن کو میں ان لوگوں کے ساتھ جن کا امن ختم کر دیا جائے گا ختم نہ کروں گا۔

مکحول اور ثور کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف محمد بن یعلیٰ کوفی کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۸۰۔ حبیب بن حسن، عباس بن یوسف شکی، محمد بن سیار سیاری، محمد بن اسماعیل، ابو خالد یزید الواسطی، الحجاج، ابن کے سند میں مکحول سے، حضرت ابویوب انصاریؓ روایت ہے، فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس روز اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے تو اس کی زبان سے حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۱۹۳/۴۔ وصحیح ابن حبان ۱۹۱۷۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۲۷/۸۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۵۸/۲۔ والترغیب والترہیب ۳۱۲/۳۔ ومجمع الزوائد ۲۱/۸، ۳۲۷/۹، ۱۰، ۲۵۳/۱۰، ۲۲۵۔
۲۔ کنز العمال ۱۰۶۰۱۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۰۸۳۔ واتیحاف السادة المتقين ۲۱۷/۳۔ وکنز العمال ۲۱۰۳۶۔

۴۔ سنن الدارمی ۳۵۹/۱۔ والترغیب والترہیب ۵۶/۱۔ واتیحاف السادة المتقين ۷/۶۔ والموضوعات لابن الجوزی ۱۲۳/۳، ۱۲۵۔ والاسرار الموفوعة ۳۲۶۔ وكشف الخفا ۳۱۱، ۳۱۰/۲۔ واللائلی المصنوعة ۱۷۶/۲۔ وتنزیہ الشریعة ۳۰۵/۲۔

اس روایت کو یزید واسطی نے اسی طرح متصل روایت کیا ہے اور ابن ہارون، ابو معاویہ نے حجاج سے روایت کی ہے اور انہوں نے مرسل نقل کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد الرازی، حناد بن السری، ابو معاویہ، حجاج، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فاروق خطابی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم الکشی، ہدیل بن ابراہیم، عثمان بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے، حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو قسمہ پر اٹھایا گویا کہ اے اللہ تعالیٰ کے راستے میں کسی بار بردار جانور پر اٹھایا ہے۔

۶۸۸۲۔ سلیمان بن احمد، عبد الرحمن بن معاویہ، العتبی، یوسف بن عدی، ایوب بن مدرک، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت ابودرداء سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے روز عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ایوب ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۳۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، علی بن عیاش، عاصم بن علی، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے حضرت جیز بن نفیر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی توبہ قبول فرماتے ہیں جب تک کہ اس کی روح زخروے میں انگی ہو۔

۶۸۸۴۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن یوسف، یثیم بن حمید، ابو معبد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ ابو وہب سماعی سے حضرت ابو ایوب انصاری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔ اس روایت کو ابو معبد حفص بن غیلان، مکحول سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۸۸۵۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد، فضل بن حباب، ابوالولید طیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بحوالہ شرجیل بن سبط سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سلمان میرے پاس سے گزرے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک شب و روز گھوڑا باندھنا ایک مہینہ روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی عمل میں مر گیا تو اس کا عمل جاری رہے گا جو عمل بھی وہ کرتا رہا فتنہ انگیزی سے محفوظ رہے گا اور اس کا رزق جاری رہے گا۔ اس روایت کو یزید بن یزید نے جابر اور محمد بن عمرو سے بواسطہ مکحول اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۸۸۶۔ سلیمان بن احمد، عبد ان بن محمد البروزی، اسحاق بن الھویہ، بقیہ بن ولید، ابن ثوبان، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ

۱۔ الغلل المتناہیۃ ۱۳/۲۔ وکنز العمال ۱۳۳۶، ۳۳۰۹۶، ۳۳۱/۵۔ وتاریخ بغداد ۲۳۱/۵۔

۲۔ الأحادیث الضعیفة ۱۵۹۔ ومجمع الزوائد ۱۷۶۲، ۱۲۱/۵۔ وکنز العمال ۲۱۱۶۶۔ وتخریج الاحیاء ۱۸۱/۱۔

ومیزان الاعتدال ۱۱۰۰۔ ولسان المیزان ۱۵۱۲/۱۔ والضعفاء للعقبلی ۱۱۵/۱۔ والکامل لابن عدی ۳۴۰/۱۔

والموضوعات لابن الجوزی ۱۰۵/۲۔ وتنزیہ الشریعة ۳۰۳/۲۔

۳۔ سنن الترمذی ۳۵۳۷۔ ومسند الامام احمد ۱۳۲/۲، ۳۲۵/۳۔ والمستدرک ۲۵۷/۳۔ ومسند الشہاب ۱۰۸۵۔

وصحیح ابن حبان ۲۲۳۹۔ وکشف الخلفاء ۲۸۸/۱۔ والاحاف السادة المتقیین ۵۲۵/۸، ۲۵۹/۱۰۔

۴۔ الکامل لابن عدی ۸۰۲/۲۔ والدر المنثور ۳۵۳/۳۔

۵۔ فتح الباری ۲۱۱/۱۲۔ والاحاف السادة المتقیین ۳۸۱/۱۰۔ والترغیب والترہیب ۲۲۳/۲۔

عبدالرحمن بن غنم، حضرت ابوما لک اشعری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والے کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے، اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہوئے جواب دیا (یعنی اس کی امداد کی) تو اس کا اللہ پر ذمہ ہے کہ چاہے اسے الشکر کے اندر موت دیں، جیسے چاہیں، اسے جنت میں داخل فرمائیں گے، یا وہ اللہ کے جہان میں صبح کرے گا، اور اگر اس کی عدم موجودگی طول پکڑ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر والوں کے پاس سلامتی، اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائیں، اور اگر اس کے گھوڑے یا اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی یا اسے کسی سانپ نے ڈس لیا یا وہ اپنے بستر پر مر گیا جیسے بھی اللہ تعالیٰ نے اس کا مرنا چاہا۔

۶۸۸۷۔ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، شعیب بن محمد ذیلی، ازہر بن مرزبان، عقبہ بن حماد، ابوخلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول نے بحوالہ مالک بن یحیٰ مر حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں تو سوائے مشرک اور کینہ پرور کے سب کی بخشش فرمادیتے ہیں۔
مکحول کی حدیث ہے جو انہوں نے عبدالرحمن بن غنم سے نقل کی ہے جس میں ابن ثوبان منفرد ہیں ان کی حدیث مالک سے مروی ہے جس میں اوزاعی منفرد ہیں۔

۶۸۸۸۔ محمد بن مظفر، احمد بن سعید بن یزید، یارون بن اسحاق، ابو خالد الاحمر، ابواسحاق، ہشام بن الغاز، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ غصیف، حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا، میں نے کہا میرے لئے استغفار کرو گے؟ تو اس نے کہا میں آپ کے لئے استغفار کروں جبکہ آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا ہاں اس نے کہا، نہیں کیا آپ مجھے جانتے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گزر رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کیا ہی گل رعنا جوان ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے شک اللہ تعالیٰ نے حق عمر کی زبان پر جاری کیا ہے جس کے ذریعہ وہ گفتگو کرتا ہے۔
۶۸۸۹۔ ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ بن محمد بن شرویح، اسحاق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، محمد بن ولید زبیدی، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ مسروق بن الاعدع حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے اور ننگے پاؤں نماز پڑھتے دیکھا، اور نماز سے فراغت کے بعد آپ کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں جانب مڑتے تھے۔
مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے جو زبیدی سے مروی ہے۔

۶۸۹۰۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، ابواسامیل محمد بن اسماعیل ترمذی، ایوب بن سلیمان بن بلال، ابوبکر، سلیمان بن بلال، قدامہ بن موسیٰ، عبد العزیز بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ عباد بن زید حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے نکلے، میں آپ کے پیچھے ہولیا، میرے پاس ایک برتن تھا جس میں پانی تھا جب آپ تشریف لائے تو میں نے وہ پانی آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے جبہ کے نیچے سے دونوں ہاتھ نکالے، وضو فرمایا اور دونوں موزوں سے مسح کیا۔

۱۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۵۸/۸، ۱۶۶، ۱۰۶۲۴۔ وکنز العمال ۱۰۶۲۴۔

۲۔ مسند الامام احمد ۱۷۶/۲۔ وصحیح ابن حبان ۱۹۸۰۔ والسنة لابن ابی عاصم ۲۲۳/۱۔ وامالی الشجرى ۲۸۰/۱۔

۳۔ ۲۳/۲، ۳۵، ۱۰۰۔ والترغیب والترہیب ۱۱۹/۲۔

۴۔ سنن الترمذی ۳۶۸۲۔ ومسند الامام احمد ۵۳/۲، ۴۰۱۔ والمستدرک ۸۶/۳، ۸۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی

۵۔ ۳۳۹/۱، ۳۱۳/۱۹۔ وصحیح ابن حبان ۲۱۸۳، ۲۱۸۵۔ وفتح الباری ۵۰/۷۔ وکشف الخفاء ۲۵۸/۱۔

۶۸۹۱۔ ابو محمد بن حیان، اپنی اصل کتاب سے نقل کیا، ابو بکر البرزازی نے املاء کرا کر لکھوایا، محمد بن حرب واسطی، یحییٰ بن متوکل، عنہ بن مهران، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید میں جھگڑنا کفر ہے۔

مکحول کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن حرب کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۸۹۲۔ سلیمان بن احمد، محمد بن محمود الاہوازی الجوهری، ابو بیع عیسیٰ بن علی الناقہ، موسیٰ بن ابراہیم المروزی، عمرو بن واقد، زبید بن واقد ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ سعید بن المسیب روایت ہے، فرمایا جب خراسان کے قرہ بنی علاقے فتح ہوئے تو حضرت عمرؓ نے لگے لگے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف ان کے پاس آئے اور فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کس بنا پر رو رہے ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے کبھی آپ کو اس طرح کی فتح دی ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے رونے دو، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا ایک سمندر ہوتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب خراسان کی پچھلی جانب سے عباس کی اولاد کے جھنڈے نمودار ہوں گے تو وہ لوگ اسلام کی موت کی خبر لائیں گے جو ان کے جھنڈے تلے چلا قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ یہ زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے۔

۶۸۹۳۔ سلیمان بن احمد، قاسم بن زکریا، محمد بن عمرو بن حنان، یحییٰ بن سعید العطار دمشقی، ابو عبد الرحمن، زید بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں مکحول سے بواسطہ ابوسلمہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ضرور تمہارا قصد کرے گی جو ابھی ایک وادی میں بجھی پڑی ہے۔ اس وادی کو برہوت کہتے ہیں، وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گی، جس میں دردناک عذاب ہوگا، جانوں اور مالوں کو کھا جائے گی، آٹھ دن میں پوری دنیا کے گرد گھوم جائے گی وہ ایسے اڑے گی جسے پرندہ اور بادل اڑتا ہے، رات میں اس کی گرمی دن سے زیادہ ہوگی، زمین و آسمان کے درمیان اس کی آواز بڑک دار بجلی سے مشابہ ہوگی، وہ دن میں لوگوں کے سروں سے عرش کے زیادہ قریب ہوگی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ آگ اس دن مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو سلامت رکھے گی؟ آپ نے فرمایا اس دن مؤمن اور مؤمنات کہاں ہوں گے؟ جو لوگ ہوں گے وہ گدھوں سے زیادہ شریروں ہوں گے، جانوروں کی طرح جھنکی کریں گے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو کہے باز آؤ ایسا نہ کرو۔

زید اور مکحول کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ بن سعید منفرد ہیں، جو ابو عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سعید ہے جبکہ یحییٰ بن سعید اور موسیٰ بن ابراہیم المروزی دونوں ضعیف ہیں۔

۳۱۷۔ عطاء بن مسیرہ

حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان بزرگوں میں سے آخرت کی تیاری کی ترغیب دینے والے، دنیا کے دھوکے سے نفرت دلانے والے، ابو عثمان خراسانی، عطاء بن مسیرہ ہیں جو کامل فقیہ اور باعمل واعظ تھے، انہوں نے کوچ کے لئے توشہ انتقال کا یقین کرتے ہوئے کیا۔

کہا گیا ہے کہ سیدھی راہ میں غور کرنا، آخرت کے لئے تیاری کرنا اور تیاری میں سبقت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۶۸۹۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن اسحاق، ابو محمد بن حیان، جعفر فریابی، دحیم، احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، محمد بن مہران جمال، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، عبد اللہ بن سعید، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے۔ وہ نماز کے ذریعے رات کو زندہ کرتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو ہمیں آواز دیتے، اس وقت وہ اپنے خیمے میں ہوتے اور ہمیں ان کی آواز سنائی دیتی، اے عبد الرحمن بن یزید بن جابر، اے یزید بن یزید، اے ہشام بن غار، اے فلاں، اے فلاں، کھڑے ہو جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو، کہ اس رات کا قیام اور اس دن کا روزہ پگھلی ہوئی چیز کے پینے اور لوہے کے ٹکڑوں سے زیادہ آسان ہے، جلدی جلدی نجات کو تلاش کرو، پھر اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۶۸۹۵۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، ابی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عطاء خراسانی کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے تو وہ سوائے سحری کے وقت تھوڑی سی نیند کے اول سے آخر تک نماز پڑھتے تھے۔

۶۸۹۶۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن عبد الجبار، یثیم بن خارجہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے۔ وہ اپنی بات اشارہ سے کرتے تھے فرماتے ہیں میں تمہیں تمہاری دنیا کی وصیت نہیں کرتا، تم خود ہی اس کی وصیت طلب کرنے والے ہو تمہیں اس کے حریص ہو، میں تو تمہیں تمہاری آخرت کی وصیت کرتا ہوں، تم خوب جانتے ہو کہ کوئی بندہ مال اور شرافت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جائے گا، اگر وہ یہ کہے کہ میں فلاں ہوں اور فلاں کا بیٹا ہوں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اسے آگ سے آزاد کر دیں گے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا تو وہ آزاد ہو گیا اور جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد نہیں کیا تو وہ سخت ہلاکت میں ہوگا جس میں کبھی کوئی ہلاک نہ ہوا ہوگا۔

سو تم عمل کے گھر میں ثواب کے گھر کے لئے کوشش کرو اور دار الفنا میں دار البقا کے لئے جستجو کرو، دنیا کا نام دنیا (قریب) اسی وجہ سے رکھا گیا کہ وہ عمل کرنے والی جگہ کے قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس وجہ سے کہتے ہیں کیونکہ اس میں ہر چیز بعد میں ہوگی اور اس وجہ سے کہ وہ ثواب کا گھر ہے جس میں عمل کوئی نہیں اور ملا دو گنا ہوں کے ساتھ بلکہ ہر گناہ کے ساتھ جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے، اے اللہ! مجھے بخش دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے اپنے آپ کو حوالہ کر دیتا ہے اور ملا دو گنا ہوں کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ رب العالمین سبحان اللہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ واتوب الیہ“

جب اعمال نامے کھولے جائیں گے اور یہ کلام ظاہر ہوگا جسے ہر بندے نے اپنی خطاؤں کے ساتھ ملایا ہوگا، اس کلام کی وجہ سے مغفرت کا امیدوار ہوگا اور یہ کلمات حسنت اس کی برائیاں ختم کر دیں گے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں بے شک

نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت و یاد دہانی ہے یاد کرنے والوں کے لئے۔ (ہود-۱۱۴) جو شخص دنیا سے اس طرح گیا کہ اسکے پاس نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی اور ان نیکیوں سے برائیوں کے مٹانے کی امید رکھتا ہے اور جو گناہوں پر ڈنٹا رہا اور استغفار سے اکثر ادوہ اس دن گناہوں پر اصرار اور استغفار سے تکبر کرتے ہوئے نکلے گا، حساب و کتاب اسے دور کر دے گا، اور اسے اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا البتہ جس سے درگزر کر نیوالی کریم ذات درگزر کرے، کیونکہ وہ مغفرت والا ہے باوجودیکہ لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے دنیا کو ایسا سمجھو جیسا کہ تم کسی چیز کو چھوڑنے والے ہو اور بخدا وہ ضرور تم سے جدا ہوگی اور موت کو ایسا سمجھو جیسا تم نے کسی چیز کو چھڑ رکھا ہے۔ بخدا تم ضرور اسے چکھو گے، اور آخرت کو ایسا سمجھو جیسے تم کسی جگہ اتر چکے ہو، خدا کی قسم تم ضرور اس میں اترو گے، یہ تمام لوگوں کا گھر ہے لوگوں میں سے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے تو ضروری سامان سفر اپنے ساتھ ضرور لیتا ہے اور اپنا ساز و سامان تیار کرتا ہے۔ گرمی سے بچاؤ کے لئے کوئی سایہ دار چیز لیتا ہے اور پیاس کے لئے توشہ دان، اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف اور رضائی لیتا ہے جس نے اپنے سفر کے لئے قابل اصلاح چیز لی لوگ اس کی ریس کرتے ہیں۔

اور جو شخص اس طرح سفر کے لئے نکلے کہ نہ ساز و سامان لے اور نہ ضروری چیزیں لیں تو ندامت اٹھاتا ہے۔ جب دن چڑھے گا تو وہ کوئی سائبان نہ پائے گا اور جب پیاسا ہوگا تو سیرابی کے لئے کچھ نہ پائے گا، اور جب ٹھنڈک محسوس کرے گا تو لحاف نہ پائے گا میرے نزدیک اس سے بڑھ کر نادام شخص کوئی نہیں۔

سوسب سے عقلمند شخص وہ ہے جو نہ ختم ہونے والے سفر کا سامان کرے، وہ دنیا میں پیاس کے لئے سیراب نہ کرنے والی چیز لیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ وہ کبھی دھوپ محسوس نہیں کرے گا اور جو اس دن دھوپ میں رہا کبھی بھی سایہ میں نہ آ سکے گا اور جو آج کھڑا ہوا اور سامان سیرابی کر لیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس دن پیاسا ہو کبھی سیراب نہ ہوگا، اور جو کھڑا ہوا اور اپنی پوشاک کا سامان کیا وہ کبھی ننگا نہ ہوگا، کیونکہ اس دن جونگا ہو گیا وہ کبھی پوشاک نہ پہن سکے گا، کوئی آدمی بھی دو برائیاں لیکر حاضر نہ ہوگا، ایک برأت ہولناکی کے ظہور کے وقت اور دوسری برأت جب اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ اپنی مخلوق کی گردنوں کے متعلق جو چاہے فیصلہ فرمائیں گے اس ذات کا کوئی شریک نہیں۔

۶۸۹۷۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، اسماعیل بن عباد ربیع، ضمرۃ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس امت کا ذکر اور اس کی سادہ لوحی کا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے جو اجر و ثواب ہے اس کا ذکر کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ صحابہ اس بات پر تعجب کرتے ہوئے کہنے لگے: اے روح اللہ! یہ کیونکر ہوگا؟ آپ نے فرمایا ان کی زبانوں پر ایک ایسا کلمہ جاری ہوگا جسے ان سے پہلے دوسری امتیں ثقیل سمجھتی ہوگی، یعنی تو حید، لا الہ الا اللہ کہنا۔

۶۸۹۸۔ سلیمان بن احمد، ابو زرہ الدمشقی، ابومسھر، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی جب کوئی ایسا شخص نہ پاتے جسے حدیث سنائیں تو مساکین کے پاس آتے اور انہیں احادیث سناتے۔

۶۸۹۹۔ سلیمان بن احمد، ابو زرہ، ابو عبد الملک بن الفارسی، یزید بن سمرۃ ابو ہریر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عطاء خراسانی کو فرماتے سنا ذکر کی مجالس حلال ہیں۔

۶۹۰۰۔ عبد اللہ بن محمد ابو العباس ہروی، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ داؤد نبی علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب بنی اسرائیل کو کیا ہوا کہ جب ان پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں اے ابراہیم! اسحاق اور یعقوب کے معبود! تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب بھی میرے اور کسی دوسری چیز کے درمیان اختیار ملا تو انہوں نے مجھے ہی اختیار کیا اور اسحاق جو ہیں انہوں نے ان کی خاطر اپنا عمدہ اور نفیس مال خرچ کیا اور یعقوب کو

پوچھا، میں نے کہا میرا فلاں شخص پر حق بنتا ہے اور وہ اس کا انکار کر چکا ہے اور گواہ پیش کر کر کے میں تھک گیا ہوں، کیا میں اس کے مال سے قصاص لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے، اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ کچھ کرتا تو تم کیا کرتے؟

۶۹۱۰۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ زمین کے جس حصہ پر جو بندہ بھی سجدہ کرتا ہے تو وہ قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گی اور جس دن اس کی وفات ہوگی اس پر وہ حصہ روئے گا۔

۶۹۱۱۔ عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبد الملک، ایوب بن محمد وزان، محمد بن علی، عبد اللہ بن ابان عسقلانی، بکیر بن نصر عسقلانی، ضمیرہ، عمر بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عطاء خراسانی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدعتی کو توبہ کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے۔

۶۹۱۲۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابو عمیر، ضمیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابن عطاء سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ تین چیزوں کے بعد اپنے بھائیوں سے ملاقات کیا کرو، اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت کیا کرو، اگر مشغول ہوں انکی مدد کیا کرو، اگر بھول جائیں تو ان کو یاد دہانی کیا کرو، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک میل چلو اور بیمار کی عیادت کرو، دو میل چلو اور دو آدمیوں کے درمیان صلح کرو، تین میل چلو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کرو۔

۶۹۱۳۔ محمد بن علی، عبد اللہ، بکیر، ضمیرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ ایک عورت کے بچہ نے پانچا نہ کیا تو اس نے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے ایک سوراخ میں وہ ٹکڑا رکھ دیا۔ ان لوگوں کے ہاں ایک نہر چلتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو روک دیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے۔ اس عورت کو بھی سخت بھوک لگی اس نے وہی ٹکڑا اٹھا کر کھالیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو جاری کر دیا۔

۶۹۱۴۔ محمد بن علی، عبد اللہ، بکیر، ضمیرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سعید بن المسیب کی اہلیہ نے کہا ہم اپنے خاوندوں سے ایسی باتیں کرتی تھیں جیسے تم لوگ امراء سے گفتگو کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، آپ کو عافیت دے۔

۶۹۱۵۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا محمد بن ایوب، عیسیٰ بن ابراہیم، عقیف بن سالم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں سب سے سخت، انتہائی مصیبت اور گرمی والا بدبودار وہ دروازہ ہے جو زنا کاروں کے لئے ہے جو باوجود علم کے گناہوں کا ارتکاب کرتے تھے۔

۶۹۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابو عمیر رملی، ضمیرہ، ابراہیم بن ابی علیلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے ہم صبح کے بعد عطاء خراسانی کے پاس بیٹھتے تھے۔ وہ دعائیں کرتے تھے ایک دن وہ موجود نہ تھے تو ایک مؤذن شخص نے گفتگو کی، رجاء بن حیوہ کو اس کی آواز ناپسند لگی آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں ابو مقدم ہوں، رجاء نے فرمایا خاموش رہو، ہم خیر کی بات اہل خیر سے ہی سننا پسند کرتے ہیں۔

۶۹۱۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابو عمیر رملی، ضمیرہ، ابراہیم بن ابی علیلہ، ابن غاس، ضمیرہ، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں جب سے میں نے چھوٹے چھوٹے پیالوں کی نموداری دیکھی تو میں سمجھ گیا کہ برکت اٹھالی گئی ہے۔

۶۹۱۸۔ عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، حاجب بن ازکین، عبد الرحمن بن واقد، ضمیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے قبیحین مومنین کو کافی ہے۔

۶۹۱۹۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، عیسیٰ بن یونس، عثمان بن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے میرے دل میں سب سے قابل اعتبار عمل میرا علم کو پھیلانا ہے۔

۶۹۲۰۔ محمد بن احمد بن حسن یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عیسیٰ بن محمد رملی، ضمیرہ، ابن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر کے متعلق ارشاد ہے: ”وہ عورتیں اپنے طاہری اعضاء کے علاوہ زینت کو ظاہر کر سکتی ہیں“ (نور۔ ۳۱) فرمایا سرمہ اور خضاب کی جانب مراد ہے۔

۶۹۲۱۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، ضمرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں، ابلیس کا ایک سرمہ ہے جو وہ لوگوں کو لگاتا ہے ذکر کے بغیر سو رہنا ابلیس کا سرمہ ہے۔

۶۹۲۲۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن راشد، ابوعمیر، ضمرہ، ابن عطاء، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی آواز اس کی مجلس سے آگے بڑھے، عطاء فرماتے ہیں علم کی مجلس ایک دوسرے کے پیچھے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۶۹۲۳۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، جعفر بن مسافر، بشر بن بکر، اوزاعی، عطاء فرماتے ہیں تین چیزوں میں سے ایک بھی اصحاب رسول میں نہ تھی، کسی کے نامعلوم طریقے سے قتل ہو جانے پر وہ قسم نہ کھاتے، نہ ان میں کوئی حروری تھا اور نہ ان میں کوئی تقدیر کو جھٹلانے والا تھا۔

۶۹۲۴۔ ابی، محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد کنانی، ابونصر ہاشم بن قاسم، ابو معشر، منصور بن گریب، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب خمس تھا تو خمس تھا، جب سود کھایا جانے لگا تو زمین دھنسا لی اور زلزلہ کا سلسلہ شروع ہو گیا، حکام جب جو رو ظلم کرتے ہیں تو بارشیں کم ہوتی ہیں، اور جب زنا عام اور بکثرت ہونے لگے تو موتیں زیادہ ہوتی ہیں اور جب زکوٰۃ روک لی جاتی ہے تو موسیٰ ہلاک ہوتے ہیں اور جب ذمیوں کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوتی ہے تو لوگ اسے حکومت کہتے ہیں۔

۶۹۲۵۔ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبد الجبار، نعیم بن یثیم، نجم العطار، عطاء بن میسرہ خراسانی، اللہ تعالیٰ کے ارشاد آپ ان سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی رضا جوئی کی خاطر اعراض کریں جس کی آپ امید رکھتے ہیں۔ (اسراء۔ ۲۸) آپ نے فرمایا یہ آیت والدین کے ذکر کے بارے میں نہیں ہے۔ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے آئے، آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے لئے سواریاں نہیں ہیں اور نہ میں تمہیں سوار کر سکتا ہوں، وہ لوگ واپس ہو گئے اور غم کی وجہ سے برابر ان کے آنسو بہہ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، رحمت سے مراد مال فنی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں ”اور جب تم ان سے اور جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے جدا ہو گئے“ (الکہف۔ ۱۶) عطاء فرماتے ہیں یہ کسی قوم کے چند نوجوان تھے جو قوم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ دیگر معبودان باطلہ کی عبادت کرتی تھی وہ معدودے چند نوجوان ان بناؤں معبودوں کی عبادت سے ہٹ گئے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے علیحدہ نہ ہوئے۔

۶۹۲۶۔ عبداللہ بن محمد، صوفی، ابن منیع، ابونصر تمار، معانی بن عمران ضرار بن عمرو المظنی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے“ (عبس۔ ۳۸) کی تفسیر مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ عرصہ رہنے کی وجہ سے گرد آلود ہونے کی بناء پر۔

۶۹۲۷۔ ابی، محمد بن خثام بن سعید، عمرو بن علی، عمر بن ابی خلیفہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ عطاء نے ہمارے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور جب ہم واپس ہونے لگے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، فرمایا تم مغرب اور عشاء کے مابین اس وقت کو دیکھ رہے ہونا! یہ غفلت کا وقت ہے اور یہی اوایین کی نماز ہے، جس نے قرآن حفظ کر کے اول سے آخر تک اس نماز میں پڑھا تو وہ جنت کے باغوں میں ہوگا۔

عطاء بن میسرہ، حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابوامامہ، اور حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مسند روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل، ابو زرین، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کرتے ہیں، کہارتا بعین

جیسے حضرت سعید بن مسیب، ابو اور لیس خولانی، ابن محرز، حسن بصری، یحییٰ بن یحمر، نعیم بن ابی ہند، عطاء بن ابی ریح، نافع، عکرمہ، اور ابو عمر جونی سے ان کا سماع اور روایت لینا بہت زیادہ ہے۔ ان کی پیدائش ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

۶۹۲۸۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، ابن ابی اسید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء سے حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں کسی کی قبر پر دفن سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: انا اللہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! یہ آپ کا مہمان ہوا اور آپ بہترین مہمان نواز ہیں، زمین اس کے لئے کشادہ کر دیں، اور اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیں، اور اپنی جانب سے اسے اچھی قبولیت بخش دیں اور سوالات قبر کے وقت اس کی زبان کو ثابت رکھئے۔ عطاء کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف نافع کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۲۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، سلیمان بن عبد الرحمن، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تھی لیکن مجھے اونٹ ملا نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر دو۔ عطاء کی حضرت ابن عباس سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسماعیل کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۰۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سہل بن عثمان، نصر بن عبد الرحمن و شاء، محارب، عبد الحمید بن ابی جعفر، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پانچ چیزوں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کوئی چیز بھی دوسری سے کم قبول نہیں فرماتا، اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، رسولوں پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد زندگی پر ایمان لانا یہ ایک جزء ہوا، پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں، اللہ تعالیٰ ایمان کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا، زکوٰۃ گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ کے پاس زکوٰۃ کے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں، جس نے یہ سارے کام کئے مگر جب رمضان آیا تو اس نے جان بوجھ کر رمضان کے روزے ترک کر دیئے، تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں فرماتے اور جس نے یہ چاروں امور سرانجام دیئے مگر حج کرنے کی سہولت کے باوجود اس نے حج کیا اور نہ ہی حج (بدل) کی وصیت کی، اور نہ اس کے خاندان میں سے کسی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے کچھ بھی قبول نہیں فرمائیں گے، کیونکہ حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرائض میں سے کوئی بھی فرض دوسرے سے کم ہرگز قبول نہیں فرماتے۔

حضرت ابن عمر کی ان الفاظ سے غریب حدیث ہے، ان سے صرف عطاء نے اور عطاء سے فقط ان کے بیٹے عثمان نے روایت کیا ہے اور اس روایت میں عبد الحمید بن ابی جعفر متفرد ہیں۔

۶۹۳۱۔ ابو بکر بن محمد بن جعفر بن احمد شمشاطی مقری جو واسطہ کے رہنے والے ہیں ابو شعیب حرائی، یزید بن ہارون، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔

۱۔ المطالب العالیہ ۱۱۹۵

۲۔ کنز العمال ۱۳۸۰، وعلل الحدیث ۸۷۹

۳۔ کنز العمال ۳۲۵۹۸، ۳۳۰۸۹، والبدایہ والنہایہ ۳۰۳/۶

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۲۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن صالح بخاری، محمد بن ناصح، بقیہ بن ولید، مسلمہ بن علی عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نیزہ گاڑا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے گناہوں کو روک دیں گے۔

عثمان کی اپنے والد سے نقل کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۳۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، کلثوم بن محمد بن ابی زرعہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی رسالت دیکر بھیجا جس کی وجہ سے میں پریشان ہو گیا، اور میں یہ جان چکا کہ لوگ میری تکذیب کرنے والے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ڈرایا کہ اگر میں نے رسالت نہ پہنچائی تو اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں دو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت نہیں کرتے اور وہ ان میں فساد پیدا کرے مگر ایسی بات کی وجہ سے جو ان میں دوسرے کے ساتھ گفتگو کرے۔

ان الفاظ سے یہ غریب حدیث ہے جو انہوں نے ابو ہریرہؓ اور عطاء سے روایت کی ہے۔ ان سے اس نسخہ میں روایت کرنے میں کلثوم اکیلے ہیں۔

۶۹۳۴۔ محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، صفوان بن صالح، محمد بن عثمان بن عطاء خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے، دادا جان سے نقل کرتے سنا وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر (کا سرغنہ) مشرق کی جانب ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف ان کی اولاد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۵۔ ابو بکر بن محمد بن جعفر بن یثیم، احمد بن خلیل برجلانی، ابونضر، عبد العزیز بن نعمان قرشی، یزید بن حیان، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا، ان چار آدمیوں کی محبت صرف مؤمن کے دل ہی میں جمع ہو سکتی ہے، ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس روایت کو امام احمد بن حنبل نے ابونضر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ابو عامر نے ثوری سے بحوالہ عطاء خراسانی، انہوں نے حضرت انس سے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۶۹۳۶۔ ابوسلمہ یزید بن خالد بن مرید، مغیرہ بن مغیرہ، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عبد سے کہا، اے عمرو! آپ کو چوتھائی اسلام سے کیوں موسوم کیا گیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے سے پہلے ہی اسلام ڈال دیا تھا اور میں خبروں کے بارے میں پوچھتا رہتا اور قافلوں کا قصد کرتا یہاں تک کہ ایک قافلہ گزر رہا جو مکہ سے واپس ہو رہا تھا تو ان لوگوں نے کہا: مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص نکلا ہے جس کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے، چنانچہ میں مکہ آیا اور آپ سے ملاقات کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ کے ساتھ اس مہم میں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام، یعنی ابو بکر اور بلال، میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ سے اس دین پر بیعت کرتا ہوں، یوں میں مسلمان ہو گیا

۱۔ کنز العمال ۱۰۶۳۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۳۷۲، ۳۸۰، ۴۰۷، ۴۵۷، ۴۸۳۔ و مسند ابی عوانہ ۱/۵۹۱۔

۳۔ تاریخ بغداد ۳/۳۳۲۔ و کشف الخفا ۲/۵۱۔ و المطالب العالیہ ۲۶/۴۰۲۔ و کنز العمال ۱۰۳/۳۳۱۔

اور چوتھا شخص ہو گیا، اسی وجہ سے میرا نام ربیع (چوتھائی) اسلام رکھا گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس اقامت کروں یا اپنے اہل و عیال کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہو، اور جب تم یہ سن لو کہ میں یثرب کی طرف نکل آیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔

پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور آپ سے چند سوالات کئے ان میں ایک بات یہ بھی تھی کہ سب سے افضل غلام کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کو انتہائی پسندیدہ ہو۔

اس روایت کو ابو امامہ سے متعدد افراد نے نقل کیا ہے، ان میں سلیم بن عامر، ضمیرہ بن حبیب، ابو سلام دمشقی، عمرو بن عبد اللہ شیبانی، شداد بن عبد اللہ، اور نعیم بن زکریا شامل ہیں۔

۶۹۳۷۔ احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد بن یعقوب، ابراہیم بن معمر، عمرو بن حفص بن عمرو، عبد الغفار بن عفان اوزاعی کے داماد، ولید بن مزید ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت عتبہ بن عامرؓ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو پھر وہ اپنے جوتے یا نعل کے تلوے کی طرف دیکھے (مبادا اس کے ساتھ کوئی نجاست لگی ہو) تو فرشتے اسے کہتے ہیں تم اچھے رہو اور جنت تمہارے لئے اچھی ہو، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ حضرت عقبہ اور عطاء خراسانی کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طرح لکھا ہے۔

۶۹۳۸۔ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن معدان، احمد بن جعفر، محمد بن حمید، ابراہیم بن مختار، ابن جریج، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ حضرت کعب بن عجرہ سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق ”جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے نیکی اور زیادہ بھلائی ہے (یونس - ۲۶)“ آپ نے فرمایا حسنی سے مراد جنت اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ عطاء اور ابن جریج کی غریب حدیث ہے جس میں ابراہیم بن مختار مفرد ہیں۔

۶۹۳۹۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، شعیب بن رزیق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات اور کچھ کلمات سکھائے کہ زمین پر جو مسلمان پریشان ہو، قرض خواہ ہو یا مقروض ہو اور ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں اور اسکی تکلیف دور فرمادیتے ہیں۔ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا گیا اور میں آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکا، آپ نے فرمایا معاذ! تم کس وجہ سے جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یوحنا بن ماریا، یہودی کی میرے ذمہ ایک اوقیہ چاندی تھی وہ میرے دروازے پر گھات لگائے بیٹھا تھا، مجھے اندیشہ تھا کہ وہ مجھے آپ سے روک دیگا اور مجھے اپنی جائیداد سے غافل کر دے گا، آپ نے فرمایا معاذ! کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض اتار دیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو پھر تم یہ دعا مانگو! اے اللہ! آپ ہی بادشاہت کے مالک ہیں جسے چاہتے ہیں بادشاہت سے نوازتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں اس سے محروم رکھتے ہیں، جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ذلت دیتے ہیں، آپ کے قبضہ قدرت میں ساری بھلائی ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں، جسے چاہتے ہیں بغیر حساب کتاب کے دیتے ہیں۔ دنیا و آخرت کی مہربان ذات اور دونوں جہانوں کی رحیم ذات، ان دونوں میں سے جتنا جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں، اور جتنا جس سے چاہتے ہیں روک رکھتے ہیں، میرا قرض ادا فرما دیجئے، اگر تم پر زمین بھر سونا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے

۱۔ تاریخ أصبھان ۱/۱۸۵، وکنز العمال ۲۸۰۹۔

۲۔ تفسیر الطبری ۱/۴۵، و تفسیر ابن کثیر ۳/۱۹۹، ۴/۳۳۹، والذکر المنشور ۳/۳۰۵۔

تمہاری طرف سے ادا فرمادیں گے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے جسے انہوں نے حضرت معاذ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۶۹۴۰۔ محمد بن علی بن مخلد، ابراہیم بن یثیم بلدی، سلیم بن قادم، بقیہ، عبد اللہ بن ابی منویٰ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے بواسطہ ابوزین عقیلی سے روایت ہے، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق ضعی، علی بن ہاشم، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ حضرت ابوزین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اسے رخصت کرنے آتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اسے ملا جیسے اس نے تیری خاطر صلہ رحمی کی اگر تم ایسا کر سکو تو ضرور کرو۔

بقیہ اور علی کے الفاظ یہ ہیں ”اے ابوزین! اللہ کی خاطر زیارت کرو، اس واسطے کہ بندہ جب بھائی کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتے ہیں۔ اگر وہ صبح کے وقت نکلا ہو تو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو نکلے تو صبح تک دعا کرتے ہیں۔ اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگا سکو تو کر گزرو۔

اس روایت کو ولید بن مزید نے عثمان بن عطاء سے ان کے والد کے حوالہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے حسن سے بواسطہ حضرت ابوزین نقل کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن خطابؓ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور انہیں حج کے ساتھ عمرہ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا اگر تم اسے طلعہ ادا کرو یعنی اشہر حج کے علاوہ میں تو یہ زیادہ مکمل کرنے والا ہے تمہارے حج اور عمرہ کو، پھر فرمایا میں تمہیں اس سے روکتا ہوں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ادا کیا ہے۔ اسی طرح اسے طلحہ نے یونس سے روایت کیا ہے جس میں یونس منفرد ہیں اور ابن وہب نے یونس سے بواسطہ عطاء نقل کیا ہے جس میں زہری کا حوالہ نہیں۔

۶۹۴۲۔ سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مظفر، اسامہ بن علی بن سعید، عیسیٰ بن ابراہیم غافقی، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ سعید بن المسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حج کے مہینوں میں تمتع کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا ہے اور میں اس سے روک رہا ہوں، یہ اس واسطے کہ تم میں سے کوئی حج کے مہینوں میں دو دروازے پر اگندہ، تھکا ماندہ عمرہ کرنے کے لئے آتا ہے اس کی پراگندگی، تکان اور اس کا تلبیہ صرف اس کے عمرہ میں ہوتا ہے۔ پھر وہ آتا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، احرام کھولتا ہے لباس پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنی اہل سے قربت کرتا ہے اگر وہ اس کے ساتھ ہوں۔

یہاں تک کہ جب آٹھ ذی الحجہ کا روز ہوتا ہے تو وہ حج کا احرام باندھ لیتا ہے اور منیٰ کی طرف حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکل پڑتا ہے نہ پراگندگی، نہ تھکاوٹ اور نہ کوئی تلبیہ، صرف ایک دن کا یہ سارا کام، جبکہ حج، عمرہ سے افضل ہے، اگر ہم ان کے درمیان سے ہٹ جائیں تو یہ لوگ ان سے معاف کریں باوجودیکہ اس گھر کے رہنے والے ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس دودھیا جانور ہیں اور نہ کھیتی ہیں ان کی بہارتو ان لوگوں پر ہے جو ان پر طاری ہوتے ہیں۔

۶۹۴۳۔ عبد الملک بن حسن سقطی، احمد بن یحییٰ حلوانی، محمد بن معاویہ نیشاپوری، شعیب بن رزق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو وضو کرتے دیکھا، آپ نے داڑھی کا خلال کیا پھر

فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عطاء کی غریب حدیث ہے شعیب اس میں منفرد ہیں۔

۶۹۴۴۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، شعبہ، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت خولہ بنت حکیم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر عورت خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام ہو جائے) آپ نے فرمایا جب وہ ایسا دیکھے تو غسل کرے۔ سعید سے عطاء کی روایت کردہ غریب حدیث ہے اسماعیل بن عیاش نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، صدق بن خالد، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ادريس خولانی کو فرماتے سنا، میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں میں ایک حلقہ میں بیٹھ گیا جس میں ہر شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا تھا، ان میں ایک نوجوان تھا جب وہ بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ مجھ سے حدیث بیان کریں اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ کے جلال کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اللہ تعالیٰ (کے عرش) کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سا سنان نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں معاذ بن جبل ہوں۔ اس روایت کو شعیب بن رزاق اور عتبہ بن ابی حکیم نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق فزاری، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے بواسطہ ابن محیریز حضرت عبد اللہ بن السعدی روایت ہے فرمایا میں اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میں چونکہ سب سے کم عمر تھا اس واسطے انہوں نے مجھے اپنے کجاوؤں یا اپنے اونٹوں کے پاس چھوڑ دیا۔ انہوں نے اپنے مسائل حل کروائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی پیچھے باقی ہے؟ انہوں نے کہا ایک لڑکا ہے جو ہمارے کجاوؤں یا اونٹوں کے پاس ہے، آپ نے فرمایا اسے بلا بھیجو، بے شک اس کی ضرورت تمہاری ضرورتوں سے بہتر ہے، سو انہوں نے میری طرف آدمی بھیجا، میں آپ کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا، میری حاجت یہ ہے کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک کافروں سے جنگ و قتال جاری ہے ہجرت نہیں ختم ہو گی۔

اس روایت کو یحییٰ بن حمزہ نے عطاء سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۴۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسین بن علی، بطائی، محمد بن ابی ندیک، عبد الرحمن بن فضیل، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے روایت ہے، وہ حسن سے آپ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی تین طرح کے ہیں، ایک وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم درجہ حق والا پڑوسی ہے، اور ایک پڑوسی جس کے دو حقوق ہیں اور ایک پڑوسی ایسا ہے جس کے تین حقوق ہیں اس پڑوسی کا حق سب سے افضل ہے، رہا وہ پڑوسی جس کا ایک ہی حق ہے وہ مشرک پڑوسی ہے، جس کے ساتھ کوئی رشتہ داری تو نہیں صرف پڑوسی کا حق ہے، دوسرا پڑوسی جس کے دو حق ہیں تو وہ مسلمان پڑوسی ہے جس کے ساتھ رشتہ داری تو نہیں، ہاں اسلام اور پڑوسی کا حق ہے۔ رہا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں وہ ایسا پڑوسی ہے جو مسلمان، رشتہ دار ہو تو اس کے

اسلام، پڑوس اور رشتی داری کا حق ہے۔ پڑوس کا سب سے کم حق یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو اپنی ہانڈی کی خوشبو سے کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ، ہاں جب اس میں اس کے لئے بھی پکاؤ تو علیحدہ بات ہے۔ اعطا کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے، ہم نے صرف ابن ابی ندیک کی حدیث سے لکھا ہے۔

۶۹۳۸۔ محمد بن احمد بن حسن، محمود بن محمد المروزی، علی بن حجر، اسحاق بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے، حسن سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے ابوتیمیہ سے سنا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عدل و انصاف کے مختلف شعبوں کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دینا، عالم آدمی کو سلام کرنا غنا و فقر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، یہاں تک کہ تمہیں اس کی پروا نہ ہو کہ تمہاری اللہ تعالیٰ کی راہ میں مذمت ہوئی یا تعریف ہوئی۔

فرماتے ہیں میں نے آپ سے پوچھا خواہشات کے کیا شعبے ہیں؟ آپ نے فرمایا ایسا لچ جس کے پیچھے آدمی چل پڑے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے، آدمی کا اپنے آپ سے خوش ہونا، مصیبت کے وقت صبر کی کمی اور آسانی و آسائش کے وقت شکر کی کمی۔

عطاء کی حسن سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق پر لکھا ہے۔

۶۹۳۹۔ علی بن ہارون بن محمد، یوسف القاضی، ابو موسیٰ، عبد اللہ بن داؤد بن ابی ہند، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے وہ یحییٰ بن نعیم سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا، اس نے کہا اگر میں یہ کام کر لوں تو کیا میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر، فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، مرنے کے بعد جی اٹھنے پر، جنت، جہنم پر، تقدیر کے خیر و شر کے سب پر ایمان رکھنا، اس نے کہا اگر میں ایسا کر لوں تو کیا ایمان دار ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے لئے ایسے طریقے سے عمل کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر ایسا نہ کر سکو تو (یوں تو ضرور خیال کرو) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کیا میں ایسا کر چکنے کے بعد احسان کرنے والا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا یہ پانچ چیزیں ہیں جن کا تعلق غیب سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے“ (لقمان - ۳۴) البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیوں سے خبردار کرتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالک کو جہنم دے، اور لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتوں میں لگ جائیں، اور جب لوگوں کے سردار بھوکے ہنگے اور مفلس لوگ بن جائیں گے۔ اس نے کہا وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا دیہاتی لوگ۔ اس کے بعد وہ شخص منہ پھیر کر چل دیا، آپ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لاؤ، لوگ اس کے پیچھے لپکے تاکہ اسے دیکھیں مگر انہیں کچھ نظر نہ آیا، آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔

عطاء اور داؤد کی غریب حدیث ہے جس میں حضرت عمرؓ کا ذکر نہیں۔

۶۹۵۰۔ احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن علی معمری، محمد بن ابان واسطی، داؤد بن ابی فرات، محمد بن یوسف ابی زجاج اسدی، ان کے سلسلہ سند میں عطاء خراسانی سے نعیم بن ابی ہند، ابو تھل سے وہ حضرت حذیفہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض و فوات میں جس میں آپ کی وفات ہوئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت علیؓ اپنے سینے سے آپ کو سہارا دیئے

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۲۶۳۔ وکنز العمال ۲۳۸۹۱۔ وفتح الباری ۱۰/۳۴۲۔ واتباع السادة المتقين ۶/۳۰۴۔ وکشف

الخفا ۱/۳۹۳۔ و تفسیر ابن کثیر ۲/۲۶۳۔ و القرطبی ۵/۱۸۳۔

ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اب آپ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا بہتر ہوں، میں نے حضرت علیؑ سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ کو سہارا دینے کی سعادت دیں گے تاکہ میں اپنے سینے سے سہارا دوں کیونکہ آپ پہلے سے حاضر ہیں اور تھک چکے ہیں نا؟ آپ نے فرمایا حذیفہ تم میرے قریب ہو جاؤ، وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں، میں آپ کے زیادہ قریب ہوا، آپ نے فرمایا اے حذیفہ! جس کے لئے صدقہ یا روزے کی مہر لگی اور وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں اس بات کو ظاہر کروں یا پوشیدہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا، پوشیدہ رکھو۔

نعیم کی مشہور حدیث ہے اور عطاء کی غریب حدیث ہے جس میں داؤد منفرد ہیں۔

۶۹۵۱۔ محمد بن حمید، عبدان بن احمد، وحیم، عبد اللہ بن یحییٰ بن برنسی، ابی، عبد اللہ بن محمد، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب، حیوہ، اسحاق بن عبد الرحمن خراسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی نے ان سے بیان کیا، وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم بیع عینہ سے خریدو فروخت کرنے لگو گے، گایوں کی دموں کو پکڑ لو گے جہاد چھوڑ کر کھیتی میں خوش ہونے لگو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت و رسوائی کو اس وقت تک مسلط رکھے گا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لو تو۔

عطاء کی نافع سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں حیوہ، اسحاق سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۵۲۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن احمد بن ذکوان، عراق بن خالد بن یزید بن صبیح المری، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ عکرمہ وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کی زوجہ تھی، کی وفات کا غم ہوا تو آپ نے فرمایا تمام تعزیتیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے، بیٹیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔

عطاء کی عکرمہ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں عراق بن خالد منفرد ہیں۔

۶۹۵۳۔ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس کدی، بشر بن عمران زھرائی، شعیب بن رزق، ان کے سلسلہ سند میں عطاء بن ابی رباح سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میں آنکھوں پر (جہنم کی) آگ حرام ہے، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے جھک گئی، وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔

اس روایت کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور فرمایا: عن ابن عباس۔

۶۹۵۴۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، وحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، ابی، محمد بن شعیب بن مشابور، عثمان بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ ابو عمران جوئی سے آپ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رسول اللہ! میں نے فرمایا یا رسول اللہ! میں نے فرمایا یا رسول اللہ!

۱۔ سنن أبی داؤد ۳۴۶۲، والسنن الکبری للبیہقی ۳۱۶/۵، والکامل لابن عدی ۱۹۹۸/۵، ونصب الرایۃ ۱۷۴/۱، والکنی

للدولابی ۶۵/۲، ومیزان الاعتدال ۱۰۳۷۸، والترغیب والترہیب ۳۲۹/۲۔

۲۔ تاریخ بغداد ۶۷/۵، ۶۸/۵، ۶۹/۵، ۷۰/۵، ۷۱/۵، ۷۲/۵، ۷۳/۵، ۷۴/۵، ۷۵/۵، ۷۶/۵، ۷۷/۵، ۷۸/۵، ۷۹/۵، ۸۰/۵، ۸۱/۵، ۸۲/۵، ۸۳/۵، ۸۴/۵، ۸۵/۵، ۸۶/۵، ۸۷/۵، ۸۸/۵، ۸۹/۵، ۹۰/۵، ۹۱/۵، ۹۲/۵، ۹۳/۵، ۹۴/۵، ۹۵/۵، ۹۶/۵، ۹۷/۵، ۹۸/۵، ۹۹/۵، ۱۰۰/۵، ۱۰۱/۵، ۱۰۲/۵، ۱۰۳/۵، ۱۰۴/۵، ۱۰۵/۵، ۱۰۶/۵، ۱۰۷/۵، ۱۰۸/۵، ۱۰۹/۵، ۱۱۰/۵، ۱۱۱/۵، ۱۱۲/۵، ۱۱۳/۵، ۱۱۴/۵، ۱۱۵/۵، ۱۱۶/۵، ۱۱۷/۵، ۱۱۸/۵، ۱۱۹/۵، ۱۲۰/۵، ۱۲۱/۵، ۱۲۲/۵، ۱۲۳/۵، ۱۲۴/۵، ۱۲۵/۵، ۱۲۶/۵، ۱۲۷/۵، ۱۲۸/۵، ۱۲۹/۵، ۱۳۰/۵، ۱۳۱/۵، ۱۳۲/۵، ۱۳۳/۵، ۱۳۴/۵، ۱۳۵/۵، ۱۳۶/۵، ۱۳۷/۵، ۱۳۸/۵، ۱۳۹/۵، ۱۴۰/۵، ۱۴۱/۵، ۱۴۲/۵، ۱۴۳/۵، ۱۴۴/۵، ۱۴۵/۵، ۱۴۶/۵، ۱۴۷/۵، ۱۴۸/۵، ۱۴۹/۵، ۱۵۰/۵، ۱۵۱/۵، ۱۵۲/۵، ۱۵۳/۵، ۱۵۴/۵، ۱۵۵/۵، ۱۵۶/۵، ۱۵۷/۵، ۱۵۸/۵، ۱۵۹/۵، ۱۶۰/۵، ۱۶۱/۵، ۱۶۲/۵، ۱۶۳/۵، ۱۶۴/۵، ۱۶۵/۵، ۱۶۶/۵، ۱۶۷/۵، ۱۶۸/۵، ۱۶۹/۵، ۱۷۰/۵، ۱۷۱/۵، ۱۷۲/۵، ۱۷۳/۵، ۱۷۴/۵، ۱۷۵/۵، ۱۷۶/۵، ۱۷۷/۵، ۱۷۸/۵، ۱۷۹/۵، ۱۸۰/۵، ۱۸۱/۵، ۱۸۲/۵، ۱۸۳/۵، ۱۸۴/۵، ۱۸۵/۵، ۱۸۶/۵، ۱۸۷/۵، ۱۸۸/۵، ۱۸۹/۵، ۱۹۰/۵، ۱۹۱/۵، ۱۹۲/۵، ۱۹۳/۵، ۱۹۴/۵، ۱۹۵/۵، ۱۹۶/۵، ۱۹۷/۵، ۱۹۸/۵، ۱۹۹/۵، ۲۰۰/۵، ۲۰۱/۵، ۲۰۲/۵، ۲۰۳/۵، ۲۰۴/۵، ۲۰۵/۵، ۲۰۶/۵، ۲۰۷/۵، ۲۰۸/۵، ۲۰۹/۵، ۲۱۰/۵، ۲۱۱/۵، ۲۱۲/۵، ۲۱۳/۵، ۲۱۴/۵، ۲۱۵/۵، ۲۱۶/۵، ۲۱۷/۵، ۲۱۸/۵، ۲۱۹/۵، ۲۲۰/۵، ۲۲۱/۵، ۲۲۲/۵، ۲۲۳/۵، ۲۲۴/۵، ۲۲۵/۵، ۲۲۶/۵، ۲۲۷/۵، ۲۲۸/۵، ۲۲۹/۵، ۲۳۰/۵، ۲۳۱/۵، ۲۳۲/۵، ۲۳۳/۵، ۲۳۴/۵، ۲۳۵/۵، ۲۳۶/۵، ۲۳۷/۵، ۲۳۸/۵، ۲۳۹/۵، ۲۴۰/۵، ۲۴۱/۵، ۲۴۲/۵، ۲۴۳/۵، ۲۴۴/۵، ۲۴۵/۵، ۲۴۶/۵، ۲۴۷/۵، ۲۴۸/۵، ۲۴۹/۵، ۲۵۰/۵، ۲۵۱/۵، ۲۵۲/۵، ۲۵۳/۵، ۲۵۴/۵، ۲۵۵/۵، ۲۵۶/۵، ۲۵۷/۵، ۲۵۸/۵، ۲۵۹/۵، ۲۶۰/۵، ۲۶۱/۵، ۲۶۲/۵، ۲۶۳/۵، ۲۶۴/۵، ۲۶۵/۵، ۲۶۶/۵، ۲۶۷/۵، ۲۶۸/۵، ۲۶۹/۵، ۲۷۰/۵، ۲۷۱/۵، ۲۷۲/۵، ۲۷۳/۵، ۲۷۴/۵، ۲۷۵/۵، ۲۷۶/۵، ۲۷۷/۵، ۲۷۸/۵، ۲۷۹/۵، ۲۸۰/۵، ۲۸۱/۵، ۲۸۲/۵، ۲۸۳/۵، ۲۸۴/۵، ۲۸۵/۵، ۲۸۶/۵، ۲۸۷/۵، ۲۸۸/۵، ۲۸۹/۵، ۲۹۰/۵، ۲۹۱/۵، ۲۹۲/۵، ۲۹۳/۵، ۲۹۴/۵، ۲۹۵/۵، ۲۹۶/۵، ۲۹۷/۵، ۲۹۸/۵، ۲۹۹/۵، ۳۰۰/۵، ۳۰۱/۵، ۳۰۲/۵، ۳۰۳/۵، ۳۰۴/۵، ۳۰۵/۵، ۳۰۶/۵، ۳۰۷/۵، ۳۰۸/۵، ۳۰۹/۵، ۳۱۰/۵، ۳۱۱/۵، ۳۱۲/۵، ۳۱۳/۵، ۳۱۴/۵، ۳۱۵/۵، ۳۱۶/۵، ۳۱۷/۵، ۳۱۸/۵، ۳۱۹/۵، ۳۲۰/۵، ۳۲۱/۵، ۳۲۲/۵، ۳۲۳/۵، ۳۲۴/۵، ۳۲۵/۵، ۳۲۶/۵، ۳۲۷/۵، ۳۲۸/۵، ۳۲۹/۵، ۳۳۰/۵، ۳۳۱/۵، ۳۳۲/۵، ۳۳۳/۵، ۳۳۴/۵، ۳۳۵/۵، ۳۳۶/۵، ۳۳۷/۵، ۳۳۸/۵، ۳۳۹/۵، ۳۴۰/۵، ۳۴۱/۵، ۳۴۲/۵، ۳۴۳/۵، ۳۴۴/۵، ۳۴۵/۵، ۳۴۶/۵، ۳۴۷/۵، ۳۴۸/۵، ۳۴۹/۵، ۳۵۰/۵، ۳۵۱/۵، ۳۵۲/۵، ۳۵۳/۵، ۳۵۴/۵، ۳۵۵/۵، ۳۵۶/۵، ۳۵۷/۵، ۳۵۸/۵، ۳۵۹/۵، ۳۶۰/۵، ۳۶۱/۵، ۳۶۲/۵، ۳۶۳/۵، ۳۶۴/۵، ۳۶۵/۵، ۳۶۶/۵، ۳۶۷/۵، ۳۶۸/۵، ۳۶۹/۵، ۳۷۰/۵، ۳۷۱/۵، ۳۷۲/۵، ۳۷۳/۵، ۳۷۴/۵، ۳۷۵/۵، ۳۷۶/۵، ۳۷۷/۵، ۳۷۸/۵، ۳۷۹/۵، ۳۸۰/۵، ۳۸۱/۵، ۳۸۲/۵، ۳۸۳/۵، ۳۸۴/۵، ۳۸۵/۵، ۳۸۶/۵، ۳۸۷/۵، ۳۸۸/۵، ۳۸۹/۵، ۳۹۰/۵، ۳۹۱/۵، ۳۹۲/۵، ۳۹۳/۵، ۳۹۴/۵، ۳۹۵/۵، ۳۹۶/۵، ۳۹۷/۵، ۳۹۸/۵، ۳۹۹/۵، ۴۰۰/۵، ۴۰۱/۵، ۴۰۲/۵، ۴۰۳/۵، ۴۰۴/۵، ۴۰۵/۵، ۴۰۶/۵، ۴۰۷/۵، ۴۰۸/۵، ۴۰۹/۵، ۴۱۰/۵، ۴۱۱/۵، ۴۱۲/۵، ۴۱۳/۵، ۴۱۴/۵، ۴۱۵/۵، ۴۱۶/۵، ۴۱۷/۵، ۴۱۸/۵، ۴۱۹/۵، ۴۲۰/۵، ۴۲۱/۵، ۴۲۲/۵، ۴۲۳/۵، ۴۲۴/۵، ۴۲۵/۵، ۴۲۶/۵، ۴۲۷/۵، ۴۲۸/۵، ۴۲۹/۵، ۴۳۰/۵، ۴۳۱/۵، ۴۳۲/۵، ۴۳۳/۵، ۴۳۴/۵، ۴۳۵/۵، ۴۳۶/۵، ۴۳۷/۵، ۴۳۸/۵، ۴۳۹/۵، ۴۴۰/۵، ۴۴۱/۵، ۴۴۲/۵، ۴۴۳/۵، ۴۴۴/۵، ۴۴۵/۵، ۴۴۶/۵، ۴۴۷/۵، ۴۴۸/۵، ۴۴۹/۵، ۴۵۰/۵، ۴۵۱/۵، ۴۵۲/۵، ۴۵۳/۵، ۴۵۴/۵، ۴۵۵/۵، ۴۵۶/۵، ۴۵۷/۵، ۴۵۸/۵، ۴۵۹/۵، ۴۶۰/۵، ۴۶۱/۵، ۴۶۲/۵، ۴۶۳/۵، ۴۶۴/۵، ۴۶۵/۵، ۴۶۶/۵، ۴۶۷/۵، ۴۶۸/۵، ۴۶۹/۵، ۴۷۰/۵، ۴۷۱/۵، ۴۷۲/۵، ۴۷۳/۵، ۴۷۴/۵، ۴۷۵/۵، ۴۷۶/۵، ۴۷۷/۵، ۴۷۸/۵، ۴۷۹/۵، ۴۸۰/۵، ۴۸۱/۵، ۴۸۲/۵، ۴۸۳/۵، ۴۸۴/۵، ۴۸۵/۵، ۴۸۶/۵، ۴۸۷/۵، ۴۸۸/۵، ۴۸۹/۵، ۴۹۰/۵، ۴۹۱/۵، ۴۹۲/۵، ۴۹۳/۵، ۴۹۴/۵، ۴۹۵/۵، ۴۹۶/۵، ۴۹۷/۵، ۴۹۸/۵، ۴۹۹/۵، ۵۰۰/۵، ۵۰۱/۵، ۵۰۲/۵، ۵۰۳/۵، ۵۰۴/۵، ۵۰۵/۵، ۵۰۶/۵، ۵۰۷/۵، ۵۰۸/۵، ۵۰۹/۵، ۵۱۰/۵، ۵۱۱/۵، ۵۱۲/۵، ۵۱۳/۵، ۵۱۴/۵، ۵۱۵/۵، ۵۱۶/۵، ۵۱۷/۵، ۵۱۸/۵، ۵۱۹/۵، ۵۲۰/۵، ۵۲۱/۵، ۵۲۲/۵، ۵۲۳/۵، ۵۲۴/۵، ۵۲۵/۵، ۵۲۶/۵، ۵۲۷/۵، ۵۲۸/۵، ۵۲۹/۵، ۵۳۰/۵، ۵۳۱/۵، ۵۳۲/۵، ۵۳۳/۵، ۵۳۴/۵، ۵۳۵/۵، ۵۳۶/۵، ۵۳۷/۵، ۵۳۸/۵، ۵۳۹/۵، ۵۴۰/۵، ۵۴۱/۵، ۵۴۲/۵، ۵۴۳/۵، ۵۴۴/۵، ۵۴۵/۵، ۵۴۶/۵، ۵۴۷/۵، ۵۴۸/۵، ۵۴۹/۵، ۵۵۰/۵، ۵۵۱/۵، ۵۵۲/۵، ۵۵۳/۵، ۵۵۴/۵، ۵۵۵/۵، ۵۵۶/۵، ۵۵۷/۵، ۵۵۸/۵، ۵۵۹/۵، ۵۶۰/۵، ۵۶۱/۵، ۵۶۲/۵، ۵۶۳/۵، ۵۶۴/۵، ۵۶۵/۵، ۵۶۶/۵، ۵۶۷/۵، ۵۶۸/۵، ۵۶۹/۵، ۵۷۰/۵، ۵۷۱/۵، ۵۷۲/۵، ۵۷۳/۵، ۵۷۴/۵، ۵۷۵/۵، ۵۷۶/۵، ۵۷۷/۵، ۵۷۸/۵، ۵۷۹/۵، ۵۸۰/۵، ۵۸۱/۵، ۵۸۲/۵، ۵۸۳/۵، ۵۸۴/۵، ۵۸۵/۵، ۵۸۶/۵، ۵۸۷/۵، ۵۸۸/۵، ۵۸۹/۵، ۵۹۰/۵، ۵۹۱/۵، ۵۹۲/۵، ۵۹۳/۵، ۵۹۴/۵، ۵۹۵/۵، ۵۹۶/۵، ۵۹۷/۵، ۵۹۸/۵، ۵۹۹/۵، ۶۰۰/۵، ۶۰۱/۵، ۶۰۲/۵، ۶۰۳/۵، ۶۰۴/۵، ۶۰۵/۵، ۶۰۶/۵، ۶۰۷/۵، ۶۰۸/۵، ۶۰۹/۵، ۶۱۰/۵، ۶۱۱/۵، ۶۱۲/۵، ۶۱۳/۵، ۶۱۴/۵، ۶۱۵/۵، ۶۱۶/۵، ۶۱۷/۵، ۶۱۸/۵، ۶۱۹/۵، ۶۲۰/۵، ۶۲۱/۵، ۶۲۲/۵، ۶۲۳/۵، ۶۲۴/۵، ۶۲۵/۵، ۶۲۶/۵، ۶۲۷/۵، ۶۲۸/۵، ۶۲۹/۵، ۶۳۰/۵، ۶۳۱/۵، ۶۳۲/۵، ۶۳۳/۵، ۶۳۴/۵، ۶۳۵/۵، ۶۳۶/۵، ۶۳۷/۵، ۶۳۸/۵، ۶۳۹/۵، ۶۴۰/۵، ۶۴۱/۵، ۶۴۲/۵، ۶۴۳/۵، ۶۴۴/۵، ۶۴۵/۵، ۶۴۶/۵، ۶۴۷/۵، ۶۴۸/۵، ۶۴۹/۵، ۶۵۰/۵، ۶۵۱/۵، ۶۵۲/۵، ۶۵۳/۵، ۶۵۴/۵، ۶۵۵/۵، ۶۵۶/۵، ۶۵۷/۵، ۶۵۸/۵، ۶۵۹/۵، ۶۶۰/۵، ۶۶۱/۵، ۶۶۲/۵، ۶۶۳/۵، ۶۶۴/۵، ۶۶۵/۵، ۶۶۶/۵، ۶۶۷/۵، ۶۶۸/۵، ۶۶۹/۵، ۶۷۰/۵، ۶۷۱/۵، ۶۷۲/۵، ۶۷۳/۵، ۶۷۴/۵، ۶۷۵/۵، ۶۷۶/۵، ۶۷۷/۵، ۶۷۸/۵، ۶۷۹/۵، ۶۸۰/۵، ۶۸۱/۵، ۶۸۲/۵، ۶۸۳/۵، ۶۸۴/۵، ۶۸۵/۵، ۶۸۶/۵، ۶۸۷/۵، ۶۸۸/۵، ۶۸۹/۵، ۶۹۰/۵، ۶۹۱/۵، ۶۹۲/۵، ۶۹۳/۵، ۶۹۴/۵، ۶۹۵/۵، ۶۹۶/۵، ۶۹۷/۵، ۶۹۸/۵، ۶۹۹/۵، ۷۰۰/۵، ۷۰۱/۵، ۷۰۲/۵، ۷۰۳/۵، ۷۰۴/۵، ۷۰۵/۵، ۷۰۶/۵، ۷۰۷/۵، ۷۰۸/۵، ۷۰۹/۵، ۷۱۰/۵، ۷۱۱/۵، ۷۱۲/۵، ۷۱۳/۵، ۷۱۴/۵، ۷۱۵/۵، ۷۱۶/۵، ۷۱۷/۵، ۷۱۸/۵، ۷۱۹/۵، ۷۲۰/۵، ۷۲۱/۵، ۷۲۲/۵، ۷۲۳/۵، ۷۲۴/۵، ۷۲۵/۵، ۷۲۶/۵، ۷۲۷/۵، ۷۲۸/۵، ۷۲۹/۵، ۷۳۰/۵، ۷۳۱/۵، ۷۳۲/۵، ۷۳۳/۵، ۷۳۴/۵، ۷۳۵/۵، ۷۳۶/۵، ۷۳۷/۵، ۷۳۸/۵، ۷۳۹/۵، ۷۴۰/۵، ۷۴۱/۵، ۷۴۲/۵، ۷۴۳/۵، ۷۴۴/۵، ۷۴۵/۵، ۷۴۶/۵، ۷۴۷/۵، ۷۴۸/۵، ۷۴۹/۵، ۷۵۰/۵، ۷۵۱/۵، ۷۵۲/۵، ۷۵۳/۵، ۷۵۴/۵، ۷۵۵/۵، ۷۵۶/۵، ۷۵۷/۵، ۷۵۸/۵، ۷۵۹/۵، ۷۶۰/۵، ۷۶۱/۵، ۷۶۲/۵، ۷۶۳/۵، ۷۶۴/۵، ۷۶۵/۵، ۷۶۶/۵، ۷۶۷/۵، ۷۶۸/۵، ۷۶۹/۵، ۷۷۰/۵، ۷۷۱/۵، ۷۷۲/۵، ۷۷۳/۵، ۷۷۴/۵، ۷۷۵/۵، ۷۷۶/۵، ۷۷۷/۵، ۷۷۸/۵، ۷۷۹/۵، ۷۸۰/۵، ۷۸۱/۵، ۷۸۲/۵، ۷۸۳/۵، ۷۸۴/۵، ۷۸۵/۵، ۷۸۶/۵، ۷۸۷/۵، ۷۸۸/۵، ۷۸۹/۵، ۷۹۰/۵، ۷۹۱/۵، ۷۹۲/۵، ۷۹۳/۵، ۷۹۴/۵، ۷۹۵/۵، ۷۹۶/۵، ۷۹۷/۵، ۷۹۸/۵، ۷۹۹/۵، ۸۰۰/۵، ۸۰۱/۵، ۸۰۲/۵، ۸۰۳/۵، ۸۰۴/۵، ۸۰۵/۵، ۸۰۶/۵، ۸۰۷/۵، ۸۰۸/۵، ۸۰۹/۵، ۸۱۰/۵، ۸۱۱/۵، ۸۱۲/۵، ۸۱۳/۵، ۸۱۴/۵، ۸۱۵/۵، ۸۱۶/۵، ۸۱۷/۵، ۸۱۸/۵، ۸۱۹/۵، ۸۲۰/۵، ۸۲۱/۵، ۸۲۲/۵، ۸۲۳/۵، ۸۲۴/۵، ۸۲۵/۵، ۸۲۶/۵، ۸۲۷/۵، ۸۲۸/۵، ۸۲۹/۵، ۸۳۰/۵، ۸۳۱/۵، ۸۳۲/۵، ۸۳۳/۵، ۸۳۴/۵، ۸۳۵/۵، ۸۳۶/۵، ۸۳۷/۵، ۸۳۸/۵، ۸۳۹/۵، ۸۴۰/۵، ۸۴۱/۵، ۸۴۲/۵، ۸۴۳/۵، ۸۴۴/۵، ۸۴۵/۵، ۸۴۶/۵، ۸۴۷/۵، ۸۴۸/۵، ۸۴۹/۵، ۸۵۰/۵، ۸۵۱/۵، ۸۵۲/۵، ۸۵۳/۵، ۸۵۴/۵، ۸۵۵/۵، ۸۵۶/۵، ۸۵۷/۵، ۸۵۸/۵، ۸۵۹/۵، ۸۶۰/۵، ۸۶۱/۵، ۸۶۲/۵، ۸۶۳/۵، ۸۶۴/۵، ۸۶۵/۵، ۸۶۶/۵، ۸۶۷/۵، ۸۶۸/۵، ۸۶۹/۵، ۸۷۰/۵، ۸۷۱/۵، ۸۷۲/۵، ۸۷۳/۵، ۸۷۴/۵، ۸۷۵/۵، ۸۷۶/۵، ۸۷۷/۵، ۸۷۸/۵، ۸۷۹/۵، ۸۸۰/۵، ۸۸۱/۵، ۸۸۲/۵، ۸۸۳/۵، ۸۸۴/۵، ۸۸۵/۵، ۸۸۶/۵، ۸۸۷/۵، ۸۸۸/۵، ۸۸۹/۵، ۸۹۰/۵، ۸۹۱/۵، ۸۹۲/۵، ۸۹۳/۵، ۸۹۴/۵، ۸۹۵/۵، ۸۹۶/۵، ۸۹۷/۵، ۸۹۸/۵، ۸۹۹/۵، ۹۰۰/۵، ۹۰۱/۵، ۹۰۲/۵، ۹۰۳/۵، ۹۰۴/۵، ۹۰۵/۵، ۹۰۶/۵، ۹۰۷/۵، ۹۰۸/۵، ۹۰۹/۵، ۹۱۰/۵، ۹۱۱/۵، ۹۱۲/۵، ۹۱۳/۵، ۹۱۴/۵، ۹۱۵/۵، ۹۱۶/۵، ۹۱۷/۵، ۹۱۸/۵، ۹۱۹/۵، ۹۲۰/۵، ۹۲۱/۵، ۹۲۲/۵، ۹۲۳/۵، ۹۲۴/۵، ۹۲۵/۵، ۹۲۶/۵، ۹۲۷/۵، ۹۲۸/۵، ۹۲۹/۵، ۹۳۰/۵، ۹۳۱/۵، ۹۳۲/۵، ۹۳۳/۵، ۹۳۴/۵، ۹۳۵/۵، ۹۳۶/۵، ۹۳۷/۵، ۹۳۸/۵، ۹۳۹/۵، ۹۴۰/۵، ۹۴۱/۵، ۹۴۲/۵، ۹۴۳/۵، ۹۴۴/۵، ۹۴۵/۵، ۹۴۶/۵، ۹۴۷/۵، ۹۴۸/۵، ۹۴۹/۵، ۹۵۰/۵، ۹۵۱/۵، ۹۵۲/۵، ۹۵۳/۵، ۹۵۴/۵، ۹۵۵/۵، ۹۵۶/۵، ۹۵۷/۵، ۹۵۸/۵، ۹۵۹/۵، ۹۶۰/۵، ۹۶۱/۵، ۹۶۲/۵، ۹۶۳/۵، ۹۶۴/۵، ۹۶۵/۵، ۹۶۶/۵، ۹۶۷/۵، ۹۶۸/۵، ۹۶۹/۵، ۹۷۰/۵، ۹۷۱/۵، ۹۷۲/۵، ۹۷۳/۵، ۹۷۴/۵، ۹۷۵/۵، ۹۷۶/۵، ۹۷۷/۵، ۹۷۸/۵، ۹۷۹/۵، ۹۸۰/۵، ۹۸۱/۵، ۹۸۲/۵، ۹۸۳/۵، ۹۸۴/۵، ۹۸۵/۵، ۹۸۶/۵، ۹۸۷/۵، ۹۸۸/۵، ۹۸۹/۵، ۹۹۰/۵، ۹۹۱/۵، ۹۹۲/۵، ۹۹۳/۵، ۹۹۴/۵، ۹۹۵/۵، ۹۹۶/۵، ۹۹۷/۵، ۹۹۸/۵، ۹۹۹/۵، ۱۰۰۰/۵، ۱۰۰۱/۵، ۱۰۰۲/۵، ۱۰۰۳/۵، ۱۰۰۴/۵، ۱۰۰۵/۵، ۱۰۰۶/۵، ۱۰۰۷/۵، ۱۰۰۸/۵، ۱۰۰۹/۵، ۱۰۱۰/۵، ۱۰۱۱/۵، ۱۰۱۲/۵، ۱۰۱۳/۵، ۱۰۱۴/۵، ۱۰۱۵/۵، ۱۰۱۶/۵، ۱۰۱۷/۵، ۱۰۱۸/۵، ۱۰۱۹/۵، ۱۰۲۰/۵، ۱۰۲۱/۵، ۱۰۲۲/۵، ۱۰۲۳/۵، ۱۰۲۴/۵، ۱۰۲۵/۵، ۱۰۲۶/۵، ۱۰۲۷/۵، ۱۰۲۸/۵، ۱۰۲۹/۵، ۱۰۳۰/۵، ۱۰۳۱/۵، ۱۰۳۲/۵، ۱۰۳۳/۵، ۱۰۳۴/۵، ۱۰۳۵/۵، ۱۰۳۶/

وسلم کو چار اعمال بہت پسند تھے۔ دو عمل آپ کی جان کو مشقت میں ڈال دیتے اور دو عمل آپ کے مال کے لئے باعث مشقت تھے، وہ دو عمل جو آپ کی جان کو مشقت میں ڈالتے وہ روزہ اور نماز تھی اور وہ دو عمل جو مال کے لئے باعث مشقت تھے وہ جہاد اور صدقہ ہے۔ عطاء کی غریب حدیث ہے جو ابو عمران سے مروی ہے، اور اسے ابو توبہ الریح بن نافع نے عبد العزیز بن عبد الملک قرشی بحوالہ عطاء اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۸۔ خالد بن معدانؓ

اور ان لوگوں میں سے با مشقت بدن والے، موجود دل والے، قابل تعریف عقل والے، وہ اپنے دل کو جذب میں اور اپنی عقل کو پانے والے اور وصل میں کوشش کرنے والے خالد بن معدان ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف، معبود کے مشاہدے کیلئے انتہائی کوشش کا نام ہے۔

۶۹۵۵۔ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن جعفر، سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان دن میں چالیس ہزار دفعہ سبحان اللہ کہتے تھے، یہ مقدار قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ تھی، وفات کے بعد جب انہیں تخت پر غسل کے لئے رکھا گیا تو اپنی انگلی کو اسی طرح حرکت دینے لگے یعنی سبحان اللہ کہنے لگے۔

۶۹۵۶۔ ابو حامد بن جبلمہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن الیث جوہری، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان کی اولاد میں سے کسی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ خالد بن معدان کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

۶۹۵۷۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، محمد بن حسین، بھلول بن مرق، بشر بن منصور، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے، اپنے نفس کو بھوکا اور نگار کھ شاید وہ اللہ عزوجل کو دیکھ سکے۔

۶۹۵۸۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، علی بن سہل رملی، ولید، عبدۃ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں فرماتی ہیں بہت کم ایسا ہوتا کہ خالد دو پہر کے وقت جنب قیلولہ (دو پہر کا آرام) کرنے بستر پر آتے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات اور آپ کے مہاجرین و انصار صحابہ سے اشتیاق کا ذکر نہ کیا ہو، پھر ان کا نام لیتے اور فرماتے وہی لوگ میری اصل اور فصل ہیں۔ ان کی دل آرزو کرتا ہے ان کی طرف میرا اشتیاق بڑھ گیا ہے، اے میرے رب! مجھے اپنی طرف بلا لے، یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آجاتی اور وہ اسی طرح سو جاتے۔

۶۹۵۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر، عبد الرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق حرلی، عبید اللہ بن عمر، ابواسامہ، سفیان، ثور، ابن الزبیر، ایک شخص کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ خشکی یا تری میں کوئی جانور موت سے میرا فدیہ بن جائے، اگر موت کوئی ہدف ہوتا جس تک سبقت لیجانی ہوتی تو مجھ سے وہی شخص آگے بڑھ سکتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

۶۹۶۰۔ عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حرلی، سعید بن یحییٰ، ابی، احوص بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، فرمایا اللہ کی قسم اگر موت کسی مکان میں رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے وہاں پہنچتا۔

۶۹۶۱۔ ابو محمد بن حیان، ابن ابی حاصم، محمد بن عمر، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کسی شامی شخص نے مجھ سے بحوالہ بنت خالد بن معدان روایت بیان کی۔ وہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا مومن کا سب سے کم درجہ یہ حال ہے کہ وہ نماز میں کھڑا

ہوتا ہے اور فاجر کا سب سے بہتر حال یہ ہے کہ وہ سویا ہو۔

۶۹۶۲۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، جریر، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا جب تم میں سے کسی کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو وہ اس کی طرف جلدی کرے، اس واسطے کہ اسے معلوم نہیں کہ یہ کب بند ہو جائے گا۔

۶۹۶۳۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا جس نے بغیر عجب اور کسی کو سنانے کے علاوہ، سبحان اللہ وبحمدہ، کہا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے لئے دو آنکھیں اور دو پر بنا نہیں گئے جن کے ذریعے وہ تسبیح کرنے والوں کے ساتھ اڑتے تسبیح کرتی رہے گی۔

۶۹۶۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا بندے کی اس وقت بھی قدر دانی ہوتی ہے جب وہ الحمد للہ کہے، اگرچہ وہ ہمبستری کے بستر پر ہو اور اس کے پاس خوبصورت نوخیز لڑکی ہو۔

۶۹۶۵۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، ابی، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب انگور کے خوشہ کے پاس آتے تو ایک ایک دانہ کھاتے اور ہر دانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔

۶۹۶۶۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعة، وحیم، ولید، حریر، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا آنکھ بھی مال ہے اور نفس بھی مال ہے اور انسان کا سب سے بہترین مال وہ ہے جس سے وہ مستفید ہو اور اسے خرچ کرے اور تمہارا سب سے برا وہ مال ہے جس کو نہ تم دیکھو اور نہ وہ تمہیں دیکھے، اس کا حساب تو تمہارے ذمہ ہو اور اس کا نفع کسی اور کو پہنچے، خالد نے فرمایا وہ لوگ تین چیزوں میں تم سے سبقت لے گئے۔ انہیں فقر سے کوئی اندیشہ نہ تھا، نمازی شخص کے بارے میں شک نہ کرتے تھے، دشمن سے آمنہ سامنا ہوتا تو بزدل نہ ہوتے۔

۶۹۶۷۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے خالد بن معدان کے واسطے سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے تھے کھانا اور تعریف کرنا، کھا کر خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

۶۹۶۸۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن المبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا آدمی پوری طرح فقیہ اس وقت تک نہیں بن سکتا یہاں تک کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے پہلو میں اونٹوں کی طرح دیکھے پھر اپنے آپ پر غور کرے تو وہ اسے انتہائی حقیر نظر آئے گا۔

۶۹۶۹۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہشام، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا خبردار! تم لوگ دو خطروں سے بچ کر رہنا اس واسطے کہ کبھی آدمی کا ہاتھ پورے بدن سے خرچ کرتا ہے کسی نے کہا خطرے کیا ہیں؟ فرمایا آدمی کا چلتے ہوئے اپنا ہاتھ مارنا۔

۶۹۷۰۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے سب سے محبوب وہ لوگ ہیں جو میری محبت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے ہوں، جن کے دل مسجدوں کے ساتھ لگے رہیں جو سحری کے وقت استغفار کریں، یہی وہ لوگ ہیں جب میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کروں تو مجھے وہ یاد ہوتے ہیں یوں میں ان سے عذاب پھیر دیتا ہوں۔

۶۹۷۱۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شیروہ، اسحاق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے

روایت ہے۔ فرمایا جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ کہیں گے کیا ہمارے پروردگار نے ہم سے یہ وعدہ نہ کیا تھا کہ ہم جہنم میں اتریں گے؟ فرشتے کہیں گے کیوں نہیں، مگر جب تم اس پر سے گزرے تو وہ سمجھی ہوئی تھی۔

۶۹۷۲۔ ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس کلبی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبد الرحیم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا ہر بندے کی چار آنکھیں ہیں دو آنکھیں بدن میں جن سے دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں جن سے آخرت کے امور کو دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی غیب کی چیز دیکھتا ہے۔ وہ دونوں غیب ہیں اور غیب سے امن غیب کی وجہ سے ہوتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے علاوہ کچھ پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی، کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ (محمد۔ ۲۳)

۶۹۷۳۔ ابو علی محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمید بن ح، ابی، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان سے اسی طرح کی روایت ہے۔

۶۹۷۴۔ احمد بن ابراہیم بن یوسف، عمران بن عبد الرحیم، حسین بن حفص، سفیان، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے فرمایا کہ ہر بندے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو اس کی پیٹھ کی ہڈی کے ساتھ پوشیدہ رہتا ہے۔ اپنی گردن کو کندھے کی طرف موڑے ہوتا ہے۔ اپنے منہ کو اس کے دل پر لگائے ہوتا ہے۔ حسین کے علاوہ دوسروں نے سفیان سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے **جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وہ سو سے ڈالتا ہے۔**

۶۹۷۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد اللہ بن واقد، ام عبد اللہ بنت خالد، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔ فرمایا قبولیت کی دعایا جو قبولیت کا ارادہ کرے تو سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں کو پٹ دے اور دعا کرے۔

۶۹۷۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد اللہ بن واقد، ام عبد اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد خالد سے روایت ہے۔ فرمایا دل مٹی سے بنائے گئے ہیں اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔

۶۹۷۷۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، عبد اللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابو شہاب، طلحہ بن مزید، ثور، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم آدمی کی بات قبول نہیں کرتا، میں تو اس کا قصد اور عمل قبول کرتا ہوں۔ اگر اس کا قصد اور عمل پسندیدہ اور رضامندی کا سبب ہو تو میں اس کا قصد و عمل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور وقار بنادیتا ہوں اگرچہ وہ بات نہ کرے۔

۶۹۷۸۔ محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، عبد اللہ بن عوف، فرج بن فضلہ، شعوز، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے کہ داؤد (اللہ تعالیٰ کے) نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں، مجھ سے مانگنے والوں سے زیادہ افضل عطا کرتا ہوں۔

۶۹۷۹۔ محمد بن علی بن جہش، موسیٰ بن ہارون، عطیہ بن بقیہ، بن ولید، ابی، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا، جو شخص حق کی مخالفت کر کے تعریف کا متلاشی ہو تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ اس کے لئے مذمت بنا کر دے مارتے ہیں اور جو حق کی موافقت میں ملامتوں پر جرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان ملامتوں کو اس کے لئے تعریف بنا دیتے ہیں۔

۶۹۸۰۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن یزید، سعید بن محمد الوراق، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ انسان کی رات کے ابتدائی حصہ میں کھیتی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں تمہارا اگلا حصہ پہلے

حصہ کے ساتھ مل جائے۔

۶۹۸۱۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ہاشم بعلبکی، ولید، عبدہ بنت خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا آسمان میں ایک غرغشتہ ہے جس کا آدھا بدن آگ اور آدھا برف ہے، وہ کہتا ہے اے پروردگار تیری ذات پاک ہے اور تیری تعریف ہے جیسے آپ نے اس آگ اور برف کو یکجا کیا۔ اسی طرح مومنوں کے دلوں کو جمع کر دیں۔ اس کے علاوہ اس کی اور کوئی تسبیح نہیں۔

۶۹۸۲۔ محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب طالقانی، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا وہ لوگ سرحدوں پر گھوڑے باندھنے پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۶۹۸۳۔ محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، عیسیٰ بن سالم، سلم بن قادم، داؤد بن رشید، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے۔ وہ کثیر بن مرہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا یہ ایک مزید نعمت ہوگی کہ اہل جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا، وہ کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم پر برسوں؟ وہ کسی چیز کی تمنا نہیں کریں گے ان پر بارش ہوگی، خالد فرماتے ہیں کثیر فرماتے: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا مشاہدہ کرایا تو ضرور کہوں گا مجھ پر زیورات میں سبھی دھجی لڑکیاں برسا۔

۶۹۸۴۔ احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن احمد بن یحییٰ، ابوبکر المودب، سلمہ بن شیب، ولید، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ملک الموت کے پاس مشرق سے مغرب تک کی مقدار کا ایک نیزہ ہے۔ جب دنیا میں سے کسی بندے کی زندگی ختم ہو جاتی ہے تو اس نیزہ کو بندے کے سر پر مارتا ہے پھر کہتے ہیں اب تمہاری وجہ سے اموات کے لشکر میں اضافہ ہوگا۔

۶۹۸۵۔ احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم بن قران المودب، سلمہ بن شیب، ابوالخیر، ام عبداللہ، عبدہ بنت خالد بن معدان، ان دونوں سے ان کے والد سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا جس بستر پر انسان نہیں سوتا اس پر شیطان سوتا ہے۔

۶۹۸۶۔ محمد بن معمر، ابوشیب حرائی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خالد بن معدان کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے انسان! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو تمہیں بھی تجھے اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرے گا تو میں بھی تجھے اسی طرح مجلس میں یاد کروں گا جو تیری مجلس سے بہتر ہوگی، اگر تو مجھے غصہ کی حالت میں یاد رکھے گا تو میں بھی تجھے غضب میں یاد رکھوں گا، میں تجھے عذاب والوں کے ساتھ عذاب نہیں دوں گا۔

خالد بن معدان حضرت معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، حضرت مقدم بن معدی کرب، ابوامامہ باہلی، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، معاویہ، عبداللہ بن سیر، ثوبان، وائلہ، عتبہ بن عبید، غنیم، ابو بحر، کثیر بن مرہ، عبدالرحمن عمرو سلمی، عمرو بن الاسود، اور ربیعہ جرش سے ہیں۔

۶۹۸۷۔ فاروق الخطابی، ابو خالد عبد العزیز بن معاویہ قرشی، ابو مسلم الکشی، سعید بن سلام، عطار، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ضرورتوں میں پوشیدگی سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے شخص سے حسد کیا جاتا ہے۔

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۱۲۹/۲. وميزان الاعتدال ۳۱۹۵. وكشف الخفا ۱۳۵/۱. وتنزيه الشريعة ۱۳۵/۲. والفوائد المجموعة ۲۶۱، ۷۰. وتذكرة الموضوعات ۲۰۵. والموضوعات لابن الجوزي ۱۶۵/۲. والآلئ المصنوعة ۳۳/۲.

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور منفرد ہیں، اس روایت کو عمرو بن یحییٰ بصری نے شعبہ سے انہوں نے ثور سے نقل کیا ہے ۶۹۸۸۔ فاروق الخطابی، سلیمان بن احمد نے جماعت سمیت، ابو مسلم الکشی، عصمتہ بن سلیمان الحزاز، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک شخص کی جائیداد دیکھنے آئے، آپ نے فرمایا خیر و برکت ہو اور بابرکت شگون ہو، رزق میں وسعت ہو، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اسکے سر پر دُفلی بجاؤ، دُفلی لائی گئی اور بجائی گئی، اتنے میں طباق لائے گئے جن پر میوے اور شکر رکھی تھی، اس پر بکھیر دی گئی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ لوٹتے نہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے لوٹنے سے روکا نہیں؟ میں نے تمہیں شکروں کے لوٹنے سے روکا ہے، شادیوں کے لوٹنے سے نہیں روکا، چنانچہ لوگوں نے آپ سے اور آپ نے لوگوں سے چھینا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں ثور منفرد ہیں۔

۶۹۸۹۔ عبد اللہ بن محمد نے اپنی اصل کتاب سے نقل کیا ہے، محمد بن زکریا، عمر بن یحییٰ، شعبہ بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاذ بن جبل سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کے دل سردی میں نرم پڑ جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور مٹی سردی میں نرم ہو جاتی ہے۔ ۲۔ شعبہ سے اس روایت کو مرفوع نقل کرنے میں عمر بن یحییٰ منفرد ہیں جبکہ ان کی حدیث متروک ہے صحیح روایت خالد کا قول ہے جسے ابن ابی داؤد نے ابن زکریا سے روایت کیا ہے۔

۶۹۹۰۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، ابوالربیع زهرانی، صلت بن الحجاج، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبادہ بن صامت سے نقل کرتے ہیں، فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر وحشت کی شکایت کرنے لگا آپ نے اسے کبوتروں کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا۔ خالد کی غریب حدیث ہے جسے صلت سے وہ ثور سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۶۹۹۱۔ محمد بن جیش، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو عبیدہ سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے دن میں سات مرتبہ تبدیل ہوتا ہے

موسیٰ بن ہارون نے فرمایا اہم سے یہ حدیث اسحاق نے اپنی سند سے بیان کی جس کی سند ابو عبیدہ بن الجراح سے ہے اور خالد کی ملاقات حضرت ابو عبیدہ سے نہیں ہوئی۔

۶۹۹۲۔ محمد بن علی جیش، موسیٰ بن ہارون، سلم بن قادم، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ خالد بن معدان نے فرمایا کہ ابو ذرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اپنے دل کو محفوظ کر لیا، اپنی زبان کو سچا کر لیا، اپنے نفس کو مطمئن کر لیا، اپنی عادت کو درست کر لیا، اپنے کان کو (حق بات) سننے والا بنادیا، اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا، رہا کان تو وہ اکھیرنے والا ہے، آنکھ کو دل کی نیت کا اقرار کرنے والی ہے، اور تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے دل کو محفوظ کرنے والا بنادیا۔ ۳۔

۱۔ سنن ابی داؤد ۳۹۳۶، و مجمع الزوائد ۲۹۰/۳، و کنز العمال ۵۵۷۱۔

۲۔ الأحادیث الضعیفة ۵۱۱، واللائلی المصنوعة ۵۱/۱، و کنز العمال ۳۵۲۱۱، وتنزیہ الشریعة ۱/۱۷۱، والفوائد المجموعة ۳۶۸، ۳۹۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱۳۷/۵، و مجمع الزوائد ۲۳۲/۱۰، واللائلی المصنوعة ۵۱/۱، والقریب والترہیب ۵۶/۱، ۵۵۱/۳، و مشکاة المصابیح والدر المنثور ۲۳۷/۲۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ان سے نقل کرنے میں بکیر متفرد ہیں۔

۶۹۹۳۔ محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابو جعفر المقرئ، سہل بن مردویہ، علی بن بحر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے حضرت مقدم بن معدی کرب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں میں سے کسی کا کھانا اس کے ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے زیادہ بہتر نہیں، داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ اس روایت کو معاویہ بن صالح، اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بکیر سے اسی طرح نقل کیا ہے، خالد کی صحیح حدیث ہے جسے عیسیٰ کی حدیث سے ثور نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۴۔ ابواسحاق بن حمزہ نے پوری جماعت سمیت نقل کیا، عبد اللہ بن محمد، منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت معدیکرب سے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے اناج کا ماپ کیا کرو، تمہارے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

ثور کی خالد سے مروی صحیح حدیث ہے اسے ابن المبارک اور ولید بن مسلم نے ثور سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش اور بقیہ نے بکیر سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا مقدم سے، ابویوب سے اسی طرح منقول ہے۔

۶۹۹۵۔ احمد بن اسحاق، محمد بن زکریا، محمد بن کثیر، اسماعیل بن عیاش، بکیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت مقدم سے، آپ ابویوب سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

بخاری نے اس روایت کو ثور کی حدیث سے بحوالہ خالد نقل کیا ہے جس میں ابویوب کا حوالہ نہیں۔

۶۹۹۶۔ ابوالحسن سہل بن عبد اللہ الوراق البصری، حسن بن سہل بن عبد العزیز الجوز البصری، ابو عاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب رات کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ، اچھی اور مبارک، نہ وہ کافی ہیں نہ انہیں الوداع ہے اور نہ ان سے لاپرواہی اے ہمارے رب!

اس روایت کو سفیان ثوری نے ثور سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۶۹۹۷۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، اسی روایت کو سفیان نے نقل کیا ہے۔

۶۹۹۸۔ عبد الرحمن بن العباس الوراق، محمد بن یونس الکدیی، روح بن عبادہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کا واضح نشان ہے جیسے راستے کا مینارہ، اسی میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، نماز قائم کی جائے، زکوٰۃ دی جائے، حج کیا جائے، رمضان کے روزے رکھے جائیں، نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے، لوگوں کو سلام کیا جائے اگر وہ تمہیں جواب دیں تو فرشتے انہیں اور تجھے جواب دیتے ہیں اور اگر وہ تمہیں جواب نہ دیں تو فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں، ان پر لعنت یا خاموش ہو جاتے ہیں اور تمہارے اپنے گھر والوں کو سلام کہنا جب گھر میں جاؤ، جس نے ان میں سے کسی چیز کو توڑا تو یہ چیزیں اسلام کے تیروں میں سے ایک تیر تھی جسے اس نے چھوڑ دیا اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا تو اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

۱۔ صحیح البخاری ۴/۳۷۴۔ وفتح الباری ۳/۳۰۳۔ والترغیب والترہیب ۱/۵۹۲۔ ۲/۵۲۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۸۸۸۔ وفتح الباری ۱/۲۸۱۔ وکشف الخاف ۲/۱۹۶۔

۳۔ المستدرک ۱/۲۱۱۔ واملی الشجرى ۱/۳۸۱۔ وعمل اليوم واللیلة لابن السنی ۱۵۷۔ ومجمع الزوائد ۲/۲۸۱۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور مفرد ہیں اس روایت کو احمد بن حنبل اور کبار محدثین نے روح سے روایت کیا ہے۔
۶۹۹۹۔ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر الرقی، سلیمان بن عبد اللہ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے روایت ہے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اسے غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہے۔

اے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ ہم نے صرف سلیمان کی حدیث سے مرفوع الفاظ کے ساتھ لکھا ہے جو بقیہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۰۔ سلیمان بن علان الوراق، محمد بن محمد الواسطی، احمد بن معاویہ بن بکر، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبد اللہ بن بسر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام (کی عمارت) ڈھانے پر اعانت کی۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے عیسیٰ نقل کرنے میں مفرد ہیں۔

۷۰۰۱۔ فاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، قعنبی، عیسیٰ بن یونس، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرض روزہ کے کوئی روزہ نہ رکھو، اگر تم کچھ اور نہ پاؤ تو انگور کی شاخ یا کسی درخت کی پیل چبا لینا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں ثور سے عیسیٰ نقل کرنے میں مفرد ہیں۔

۷۰۰۲۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، ولید بن محمد الموقری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہ دھوکا میں آتے ہیں نہ ان پر کوئی غالب آتا ہے اور اس چیز کی خبر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اپنا وجود نہیں رکھتی، جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں جسے دین کی سمجھ نہ دیں تو اس کی پروا نہیں کرتے۔

یہ آخری لفظ میں پروا کا ذکر نہیں، حضرت معاویہ سے ان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور متعدد لوگوں نے تفقہ فی الدین والی روایت حضرت معاویہ سے نقل کی ہے، ثابت نے ابو عبد رب زاہد سے انہوں نے امیر معاویہ سے ثوبان کے واسطے سے روایت کیا جس میں غلبہ، خطاب، (دھوکہ) وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۳۔ محمد بن علی بن جمیش، موسیٰ بن ہارون الحافظ، ابو ہمام، ابوطالب بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عتبہ بن عبد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص پیدائش سے لے کر مرنے تک منہ کے بل، اللہ تعالیٰ کی رضا میں سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے دن اسے بھی گم جانے گا۔
خالد کی غریب حدیث ہے جسے بحیر سے نقل کرنے میں بقیہ مفرد ہیں۔

۱۔ الترغیب والترہیب ۲/۲۶۱، و مجمع الزوائد ۳/۱۹۸، والمطالب العالیہ ۷/۱۰۳۔

۲۔ الموضوعات ۱/۲۷۱، والفتاویٰ المجموعۃ ۱/۲۱۱، واللائلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰، واتحاف السادة المتقین ۶/۱۹۶، وتنزیہ الشریعۃ ۱/۳۱۴۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۲/۲۴۲، و سنن العرمذی ۷/۷۴۴، و سنن ابن ماجہ ۶/۱۷۶، و مسند الامام احمد ۳/۱۸۹، ۶/۳۶۸، والمستدرک ۱/۴۳۵، و مشکاة المصابیح ۳/۲۰۶۔

۷۰۰۴۔ ابو غانم سہل بن اسماعیل واسطی، محمود بن محمد، محمد بن ابراہیم، بقیہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ واثلہ بن قطع سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کی سمجھ کے بغیر عبادت گزار ایسا ہے جیسے آٹے کی چکی کا گدھا

خالد اور ثور کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف بقیہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۷۰۰۵۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن دحیم دمشقی، ابی، سہل بن ہاشم، سفیان بن ثوری، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ حضرت ثوبان سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی چیز سے خوف ہوتا تو آپ فرماتے اللہ ربی لا اشرك به شیئاً اللہ تعالیٰ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بناتا۔

خالد اور ثور کی غریب حدیث ہے جسے ثور سے صرف سہل بن ہاشم نے روایت کیا ہے۔

۷۰۰۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ جبیر بن نصیر سے آپ عرباض بن ساریہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صف اول کیلئے تین دفعہ اور صف ثانی کے لئے ایک دفعہ دعا کی۔

اسے یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے خالد سے ایسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۰۷۔ احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن محمد بن نصر التمار، ح، عبد اللہ بن محمد، احمد بن عمرو البزار، محمد بن عثمان بن عقیلی، محمد بن عبد الرحمن طفاوی، خلیل بن مرہ، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ مالک بن یخامر سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے میں آپ کے پیچھے ہولیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیں سب سے برے لوگ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا خیر کی باتیں پوچھو، برائی کی باتیں مت پوچھو، برے لوگ، لوگوں کے برے علماء ہیں۔

خالد کی غریب حدیث ہے جسے ثور سے نقل کرنے میں خلیل منفرد ہیں۔

۷۰۰۸۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، محمد بن مصطفیٰ، بقیہ، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ ابو بحر یہ سے وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوے دو طرح کے ہیں، رہاؤہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا طالب ہو، امام کا فرمانبردار ہو شریک کیلئے آسانی پیدا کرے، عمدہ مال خرچ کرے، فساد سے دور رہے تو اس کی نیند اور بیداری سب کا سب اجر ہے، رہاؤہ شخص جو فخر و ریاء اور شہرت کی خاطر جہاد کرے، امام کی نافرمانی کرے زمین میں فساد کرے تو وہ کفایت کرنے والی چیز کو لے کر نہیں لوٹا۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو ابو بحر یہ سے مروی ہے۔

۷۰۰۹۔ محمد بن علی بن جمیش، موسیٰ بن ہارون، داؤد بن عمر ضعی، سعید بن یعقوب طلقانی، ح، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، عبد الوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، بحیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد سے وہ کثیر بن مرہ سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی جو بیوی بھی اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی حور عین بیوی کہتی ہے

۱۔ الموضوعات ۲۶۲/۱، وتنزیہ الشریعة ۲۶۷/۱، واللائلی المصنوعة ۱۱۳/۱، والاسرار المرفوعة ۳۵۱، والفوائد

المجموعة ۲۹۰، وكشف الخفا ۳۶۰/۲، والتحاف السادة المتقين ۴۳/۷، والاحادیث الضعيفة ۷۸۲.

۲۔ كشف الخفا ۵۵۹/۱، والتحاف السادة المتقين ۲۶۳/۱، ۳۷۰.

ارنے! اللہ تعالیٰ تیرا پاس کرے، اسے تکلیف نہ دے یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہونے والا ہے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جو کثیر سے مروی ہے بکیر اس میں مفرد ہیں۔

۷۰۱۰۔ فاروق الخطابی، حبیب نے پوری جماعت سمیت روایت کیا، ابو مسلم الکشتی، ابو عاصم النبیل، ثور بن یزید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمن بن عمرو وہ حضرت عریاض بن ساریہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں ایسی بلیغ نصیحت کی جس سے آنکھیں اشکبار اور دل گھبرا گئے، تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! یہ گویا الوداع کرنے والے کی نصیحت ہے ہمیں کوئی وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، امام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، وہ اگر چہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس واسطے کہ تم میں سے جو زندہ رہا وہ بہت اختلاف اور پھوٹ دیکھے گا، لہذا تم میری اور ان خلفاء کی سنت کو لازم پکڑنا جو میرے بعد رہنا اور ہدایت یافتہ ہیں۔ انہیں مضبوطی سے تھامنا، اور دین میں نئے کاموں سے بچنا، اس واسطے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اسے اسماعیل نے بکیر سے انہوں نے خالد سے آپ نے حضرت عریاضؓ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۱۱۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شروہ، اسحاق بن راہویہ، بقیہ بن علیہ، بکیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عمر بن اسود، وہ جینادہ بن ابی امیہ وہ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے مسیح دجال کے بارے میں گفتگو کی تھی، وہ کوتاہ قامت ٹھکنا، چھٹی ناک والا، گھنگریا لے بالوں والا کا نا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ سیاہ ہوگی نہ اوپر اٹھی ہوگی اور نہ سخت ہوگی، پھر اگر وہ تم پر ملتبس و مشتبہ ہو تو خوب جان لو کہ تمہارا رب کا نا نہیں، اور مرنے سے پہلے اپنے رب کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

خالد کی غریب حدیث ہے جس میں بکیر مفرد ہیں۔

۷۰۱۲۔ محمد بن علی بن جیش، موسیٰ بن ہارون، سعید بن یعقوب، احمد بن ابراہیم الموصلی، اسماعیل بن عیاش، بکیر بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں خالد بن معدان سے وہ عبداللہ بن ابی بلال خزاعی سے، وہ حضرت عریاض بن ساریہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شہداء اور بستروں پر مرنے والے لوگ ہمارے رب سے، طاعون میں مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے، شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کئے گئے ایسے یہ بھی قتل ہوئے، اور بستروں پر مرنے والے کہ یہ کہیں گے ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم بستروں پر مرے ویسے یہ بھی مرے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے طاعون زدہ لوگوں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں۔ چنانچہ طاعون زدہ لوگوں کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے یوں انہیں ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

عبداللہ کی حضرت عریاضؓ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے جس میں خالد مفرد ہیں۔

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۶۰۷، سنن الترمذی ۲۶۷۶، ومسند الامام احمد ۱۲۶/۳، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴

۲۱۹۔ بلال بن سعد

انہی لوگوں میں وہ شخص ہیں جو وعظ کہنے کے لئے تیار، وعدہ میں غور و فکر کرنے والے بلال بن سعد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ادا کرنے والے، سننے والے، خدمت میں لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، بلند شان، بلند وعظ کہنے والے ماہر شخص تھے۔

۷۰۱۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد ایسی عبادت کرتے تھے کہ ہم نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے بارے میں نہیں سنا، وہ دن اور رات میں غسل کرتے۔

۷۰۱۴۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اخیل، ابو زرقاء عبد الملک بن محمد دمشقی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کی گفتگو سنی، ان سے زیادہ بلند وعظ میں نے نہیں سنا۔

۷۰۱۵۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے بلال کا ایک بیٹا قسطنطینیہ میں فوت ہو گیا۔ ایک شخص آ کر اس پر دعویٰ کرنے لگا کہ اس نے میرے بیس سے کچھ اوپر دینا دینے ہیں، اس پر بلال نے کہا تمہارے پاس گواہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، بلال نے کہا، کوئی تحریر؟ اس نے کہا، نہیں، بلال نے کہا، کیا تم قسم کھاتے ہو؟ اس نے کہا ہاں راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اس شخص کو دینا دے دیے۔ اور فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے ادا کر دیا، اور اگر تم جھوٹے ہو تو یہ تمہارے لئے صدقہ ہے۔

۷۰۱۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حاتم مروزی، حیان بن موسیٰ، عبد اللہ بن المبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں کہ بلال بن سعد کی جگہ شام و مصر میں ایسی تھی جیسے حسن بن ابی الحسن کا مقام بصرہ میں تھا۔

۷۰۱۷۔ سلیمان بن احمد بن مسعود المقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا فرماتے ہیں اے افسوس! مجھے غم نہیں ہوتا۔

۷۰۱۸۔ سلیمان بن احمد، عبد الوہاب، ابو المغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا جب کوئی گناہ پوشیدہ کیا جائے تو وہ صرف گناہ کرنے والوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب وہ گناہ ظاہر ہو جائے تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور عام لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۷۰۱۹۔ عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی ناصم، عمرو بن عثمان، ابی، ابو خالد مخزومی، خالد بن محمد الشافعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو واقعات بیان کرتے ہوئے سنا اس وقت وہ اہل دمشق کو وعظ کہہ رہے تھے، مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس قوم کا ایمان کیسا جو آپس میں بغض و عداوت رکھتے ہیں؟

۷۰۲۰۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ انصاری، نیر احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تمہارا اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا، اور برائیوں کو بھول جانا بھی دھوکا ہے۔

۷۰۲۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، ابو کریب، عبد اللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: تم گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف مت دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نے کس کی نافرمانی کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۶۱۔ والتاریخ الكبير ۲/۱۰۸۔ والجرح ۱/۳۹۸۔ والکاشف ۱/۱۶۵۔ وسیر النبلاء ۹۰/۵۔ وتهذيب الكمال ۸۳/۷۸۳۔ (۲۹۱/۳)۔

ہے۔

اسے ولید بن مسلم اور ولید بن یزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۲۔ عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، محمد بن شعیب، عثمان بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور بہت سے غلط فہمی والے جانتے نہیں، سو خرابی ہے اس شخص کے لئے کہ اس کے لئے خرابی ہے مگر وہ جانتا نہیں کھاتا پیتا، ہنستا کھیلتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر میں اس کا جہنمی ہونا مقرر ہو چکا ہے، عباس نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ تمہاری روح کے لئے، تمہارے بدن کے لئے خرابی ہو، چاہئے کہ تو روئے اور ہمیشہ کے لئے تجھ پر رونے والیاں روئیں۔

۷۰۲۳۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن المبارک، اوزاعی، ابن کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا بہت سے خوش و خرم لوگ غلط فہمی میں ہیں، کھاتے پیتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کی لکھت میں اس کا جہنم کا ایندھن بننا طے ہو چکا، اسے عقبہ بن علقمہ اور ولید بن مزید نے اوزاعی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۲۴۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، عبد الوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے، فرمایا تمہارا ایسا پروردگار ہے جو تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا، کوتاہی و لغزش کو قبول کرتا ہے، توبہ کو قبول کرتا ہے، جو شخص متوجہ ہو کر آئے اس کو قبول کرتا ہے اور پیٹھ پھیرنے والے پر مہربانی کرتا ہے۔

۷۰۲۵۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، مسکین بن بکیر، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، نیز، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبد السلام بن عبد القدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے ان لوگوں کا زمانہ پایا ہے جو نیک اعمال پر ایک دوسرے کو ابھارتے، یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، نیک کام کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارتے تھے، اور آج وہی لوگ ریا پر ابھارتے ہیں۔

یہ مسکین کے الفاظ ہیں جو انہوں نے اوزاعی سے نقل کئے ہیں، ابن ابی داؤد نے فرمایا ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۶۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مطیع، داؤد بن رشید، عبد اللہ بن مبارک، نیز، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، ابی، ولید، سوید بن عبد العزیز، ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا یہ گناہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

۷۰۲۷۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حکم بن موسیٰ، ابن المبارک، عبد الرحمن بن العباس، جعفر الفریابی، وحیم، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے مروی ہے۔ فرمایا میں نے ان لوگوں کو پایا کہ وہ اغراض میں سختی کیا کرتے تھے، ایک دوسرے سے ہنسی خوشی پیش آتے اور جب رات ہوتی تو وہ راہب ہوتے۔

۷۰۲۸۔ عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ایوب الوزان، سعید بن مسلم، ح، ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن زید، ابی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: جب اعمال ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں تو آزمائش سخت ہوتی ہے۔

۷۰۲۹۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا، ذکر دو طرح کے ہیں، ایک ذکر زبانی جو بہتر و اچھا ہے اور دوسرا اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا جب کوئی چیز حلال یا حرام پیش آئے تو یہ افضل ہے۔

۷۰۳۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد نے فرمایا: اگر جہنم کے

کھولتے ہوئے پانی کا ایک ڈول زمین پر رکھ دیا جائے تو زمین کے تمام جاندار مر جائیں۔

۷۰۳۱۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے غساق کا ذکر کیا۔ فرمایا اگر اس کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑ جائے تو جو کچھ اس میں تکسب بد بودار ہو جائے۔

۷۰۳۲۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمد بن آدم، عبد اللہ بن المبارک، ح، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، وحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد حسن، عیاض بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا تمہارا زہد، رغبت کرنے والا اور مجتہد کوتاہی کرنے والا، تمہارا عالم جاہل اور تمہارا جاہل فریب خوردہ ہے۔

۷۰۳۳۔ سلیمان، ابراہیم بن وحیم، ابی سدید بن عبد العزیز، اوزاعی سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۰۳۴۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، نیز، احمد بن اسحاق، ابن ابی عاصم، وحیم، ولید بن مسلم، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا وہ تمہارا بھائی ہے جس سے جب تم ملو تو وہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں حصہ یاد دلانے، تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

۷۰۳۵۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر، نیز، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے تو کیا تم میرے معاملہ میں کسی طرح شک کرتے ہو۔

۷۰۳۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، وحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ استقاء کے لئے نکلے ان میں بلال بن سعد بھی تھے۔ انہوں نے کہا، لوگو! کیا تمہیں برائی کا اقرار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے، تو انہوں نے کہا اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنے والوں پر کچھ وارو گیر نہیں اور ان میں کا ہر شخص برائی کا اقرار کرنے والا ہے لہذا آپ ہمیں بخش دیجئے اور سیراب فرمائیے، چنانچہ ان پر بارش ہوئی۔

۷۰۳۷۔ ابو محمد بن حیان، ابو جعفر بن ماہان الرازی، وحیم، ولید بن مسلم، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، ابی، ابراہیم بن محمد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا اے لوگو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

۷۰۳۸۔ سلیمان بن احمد، علی بن سعید الرازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اسباط بن عبد الواحد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں لیکن نامہ اعمال سے مناتے نہیں یہاں تک کہ اسے گناہوں سے خبردار کراتے ہیں اگر چہ وہ توبہ کر چکا ہو۔

۷۰۳۹۔ عبد اللہ بن محمد، ولید بن ابان، ابوسعید دہشکی، سلیمان بن منصور بن عمار، ابی الھقل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا، چنانچہ وہ اپنی بیڑیوں اور طوتوں کو لئے نکلے گے، وہ اللہ کے حضور کھڑے کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے اپنی خواب گاہ اور جہاں تم پہنچے کیسا پایا؟ وہ کہیں گے، بری ہی خواب گاہ تھی اور برا ہی ٹھکانہ ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا، پھر ان کے بارے میں حکم فرمائیں گے کہ جہنم میں پہنچا دیئے جائیں، ان میں کا ایک تو بیڑیوں اور طوتوں کو گھسیٹتا ہوا اس میں جا گھسے گا، اور دوسرا جائے گا تو سہی مگر ادھر ادھر دیکھتا ہوا

جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں واپس لانے کا حکم فرمائیں گے جو جہنم میں اپنی بیڑیوں اور طوق کے ساتھ جا گھسا تھا۔ اس سے فرمائیں گے تمہیں ایسا کرنے پر کس نے مجبور کیا کہ تم نے اسے پسند کیا؟ وہ عرض کرے گا پروردگار! میں نے آپ کی نافرمانی کا وبال چکھ لیا ہے اب دوبارہ آپ کی ناراضگی کی استطاعت نہیں رکھتا، اور اسے فرمائیں گے جو ادھر ادھر دیکھتا گیا تھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار! میرا آپ کے بارے میں ایسا گمان نہ تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا میرا گمان تھا کہ آپ نے مجھے جہاں سے نکالا دوبارہ اس میں نہیں لوٹائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرا معاملہ بندے کے ساتھ ایسا ہے جیسا وہ گمان کرے، اور ان دونوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیں گے۔

۷۰۴۰۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم ح، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن منیع، منصور بن عمار، لھقل بن زیاد، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا قیامت کے دن آگ کو پکارا جائے گا، اے آگ! جلا، بھون، پکا، کھا اور قتل نہ کر۔
۷۰۴۱۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال سے سنا: البتہ وہ ایسی قوم ہے جو سمجھتی نہیں البتہ وہ ایسی قوم ہے کہ یقین نہیں رکھتی۔

۷۰۴۲۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابی، ابراہیم، علی بن سہل، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، محمد بن مصفیٰ، علی بن سہل، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے میرے ایماندار بندو! میری زمین کشادہ ہے (عنکبوت - ۵۶) فرمایا فتنہ کے پیش آنے کے وقت میری زمین کشادہ ہے سوائے اس کی طرف بھاگو۔

۷۰۴۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمد بن مصفیٰ، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: تاکہ ڈرائے ملاقات کے دن سے (غافر - ۱۵) فرمایا اس میں اہل سماء اہل ارض سے ملاقات کریں گے۔

۷۰۴۴۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجیدہ، ابی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بھی غائب نہ ہو سکے گا“ (سبا - ۵۱) وہ گھبرا کر چکر لگائیں گے اور کوئی بچ نہ سکے گا۔

۷۰۴۵۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوربیع زھرانی، عبد اللہ بن المبارک، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد سے سنا فرمایا: ”اور اگر آپ دیکھ لیتے جب وہ گھبرا اٹھیں گے تو کوئی بچ نہ پائے گا“ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”انسان کہے گا اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ“ (قیامہ - ۱۰)

۷۰۴۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد عرق، ح، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، نیز، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو کسی آیت کا معنی مستبط کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہنے والا کون ہے۔

۷۰۴۷۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، ولید بن مسلم، ح، سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن مصفیٰ، ولید، ح، ابی، ابراہیم، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو جھگڑا لڑے اور خود پسند ہو تو اس کا نقصان مکمل ہو چکا۔

۷۰۴۸۔ احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، ولید بن مسلم، بقیہ بن ولید، ح، سلیمان، ابراہیم بن وحیم، ابی، نیز، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: بظاہر اللہ تعالیٰ کے دوست اور تنہائی میں اس کے دشمن مت بنو۔

۷۰۴۹۔ سلیمان، ابراہیم بن محمد بن عرق، نیز، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی العاصم، نیز، احمد بن اسحاق، ابن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عبد السلام بن عبد القدوس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے۔ فرمایا تم میں سے جس شخص کی نماز اسے ظلم سے نہ روکے تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں ناراضگی کا ذریعہ بنتی ہے، اور یہ آیت پڑھتے ”بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے“ (عنکبوت۔ ۴۵)

۷۰۵۰۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، نیز، ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، یزید بن یوسف، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے اسلام ختم ہونے کی خبر دینے والو! اللہ تعالیٰ اسلام کو دور نہیں فرمائے گا۔

۷۰۵۱۔ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، نیز، ابراہیم بن محمد حسن، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ابو درداء فرماتے ہیں اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ کسی نے کہا دل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایا اس کے لئے ہر وادی میں مال رکھا جائے۔

۷۰۵۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ابن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو دعا کرتے سنا: اے اللہ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے، گناہوں کے پیچھے چلنے، اعمال کے واپس مار دیئے جانے اور گمراہ کن فتنوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۷۰۵۳۔ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، عمرو بن عثمان، محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید، سقر بن رستم دمشقی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا کہ تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل قابل قبول نہیں، شرک، کفر، اور رائے، کسی نے پوچھا کہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے پر عمل کرنا۔

اسے عبدہ بن عبد الرحیم نے بقیہ سے اسی طرح نقل کیا ہے، انہوں نے سقر بن رستم کہا ہے۔

۷۰۵۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، ابی، نیز، ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، وحیم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال کو اپنے وعظ میں کہتے سنا، اے بقاء و خلود والو! تم فناء ہونے کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ تم خلود اور ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے البتہ تم ایک دار سے دوسرے دار کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

ولید فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الرحمن بن یزید بن تمیم نے بتایا کہ انہوں نے بلال بن سعد کو اسی طرح فرماتے سنا اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا، جیسے تم پیٹھوں سے ارحام کی طرف منتقل ہوئے، اور ارحام سے دنیا کی طرف اور دنیا سے قبور سے کی طرف اور قبور حشر کی طرف پھرو ہاں سے ہمیشہ جنت یا جہنم کی طرف منتقل ہو گے۔

۷۰۵۵۔ عبد اللہ بن محمد، ابو جعفر بن ماہان الرازی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد السکونی سے سنا۔ فرماتے ہیں مؤمن بندہ کوئی بات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور اس کی بات کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے عمل میں دیکھتے ہیں، اگر اس کا عمل اس کے قول کے موافق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کے تقویٰ میں نظر فرماتے ہیں۔ اگر اس کا ورع و تقویٰ اس کے قول اور عمل کے مطابق ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھتے ہیں پس اگر اس کی نیت سلامتی والی ہو تو وہ اس لائق ہے کہ وہ سب کا سب نجات جائے، بے شک مؤمن کی بات اس کے عمل کے مطابق ہوتی ہے اور منافق وہ بات کہتا ہے جس کا اسے علم نہیں، اس کا عمل اوپری چیز پر ہوتا ہے۔

۷۰۵۶۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، نیز، ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن مصفی، ضمیرہ، صدقہ بن المنصور، نضاک بن عبد الرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ عباد الرحمن، بندہ مؤمن کی

بات کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے عمل کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول و عمل، مومن کے قول و عمل کے موافق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کے تقویٰ کو دیکھیں، پس اگر اس کا قول و عمل اور تقویٰ، مومن کے قول و عمل اور تقویٰ کے مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ اسے نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کی نیت کو دیکھیں، پس اگر اس کی نیت درست ہو تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ اس کے علاوہ چیزوں میں بچ جائیں۔

”مومن ایسی بات کرتا ہے جو اس کے عمل کے تابع ہوتی ہے جبکہ منافق جو جانتا ہے کہتا ہے اور اوپری بات پر عمل کرتا ہے، یہ ولید کے الفاظ ہیں۔“

۷۰۵۔ ابی، ابراہیم بن عباس، ابی، ضحاک، بن عبد الرحمن ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا: عباد الرحمن! ہم میں سے کسی ایک سے کہا جاتا ہے، کیا تم مرنا چاہتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے نہیں، تو کہا جاتا ہے: کیوں؟ وہ کہتا ہے: یہاں تک کہ میں عمل کر لوں، اور کہا معتقرب میں عمل کر لوں، تو وہ نہ مرنا پسند کرتا ہے اور نہ عمل کرتا ہے، اس کی پسندیدہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عمل مؤخر ہو دنیا کا مال مؤخر ہو اسے پسند نہ تھی۔

۷۰۵۸۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، بن مزید، ابی، ابو بشر، ضحاک بن عبد الرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بلال بن سعد فرمایا کرتے تھے اے عقلمندو! اس شخص کی اقتداء مت کرو جسے علم نہیں، اے عقلمندو! بے وقوفوں کے پیچھے مت چلو، اے بصیرت والو! اندھوں کی بات مانو، اے احسان والو! مساکین اور جو شخص پہنچاتا نہیں وہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہو اور زیادہ قبولیت کے لائق نہ ہو، سو چنے والے کو چاہیے کہ وہ اس چیز میں غور و فکر کرے جو اس کے لئے باقی اور نفع بخش ہو۔

فرماتے ہیں میں نے بلال کو فرماتے سنا: جس چیز کو تمہارا وکیل بنا کر بھیجا گیا تم اسے ضائع کر دیتے ہو، اور جس کی کفالت کی گئی تم اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کی تعریف نہیں، کیا عقلمند دنیا کے طالب ہوتے ہیں بلکہ اس سے ہٹ گئے ہوتے جس کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا، جیسے تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کر کے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو۔

۷۰۵۹۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن فرید، ابی، ضحاک بن عبد الرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ کی چار خصلتیں تمہارے ساتھ جاری ہیں باوجودیکہ تم ظلم اور خطائیں کرتے ہو، ایک تو اس کا رزق جو تم پر دائر ہے، اور رہی اس کی رحمت تو وہ تم سے ڈھکی چھپی نہیں، رہا اس کا پردہ تو تم پر مکمل ہے، رہا اس کا عذاب تو اس نے جلدی نہیں کی، پھر تم اسی پر غفلت میں پڑے ہوئے اپنے پروردگار پر جرات کرتے ہو، اب تم باتیں کرتے ہو، معتقرب اللہ تعالیٰ سلام فرمائے گا اور تم ساکت رہو گے، پھر تمہارے اعمال سے دھواں اٹھے گا جس سے چہرے سیاہ ہو جائیں گے اور اس دن سے ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے جس میں ہر نفس کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا، اے رحمن کے بندو! اگر تمہاری سابقہ خطائیں بخش دی جائیں تو مستقبل میں ایک مشغلہ بن جائے گی، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن جاؤ گے۔

۷۰۶۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک بن عبد الرحمن بن ابی حوشب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو اپنے وعظ میں فرماتے سنا۔ اے رحمن کے بندو! اگر تم خطاؤں سے محفوظ رہو تو اللہ تعالیٰ اور تمہارے درمیان کوئی خطانہ ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کی کوئی طاعت و عبادت بھی ہو، اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر اسے ادا کر دو تو پھر بھی تمہیں دنیا کی محبت اس سے بڑے ثمر میں ڈال دے گی، ہاں اگر اللہ تعالیٰ درگزر فرمائے اور معاف کر دے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! خوب جان لو! تم تھوڑے دنوں میں لمبے دنوں کے لئے بد عمل کرتے ہو اور تم دار مقام کے لئے دار زوال میں رہتے ہو، تکان و غم کے گھر میں رہ کر نعمتوں اور بیشگی کے گھر کے لئے تیاری کرتے ہو جس نے یقین پر عمل نہ کیا سو وہ دھوکے میں نہ پڑے۔

۶۱۔ ابی، ابو محمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی، ضحاک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد سے سنا، اے رحمٰن کے بندو! کیا کوئی خبر دینے والا یہ خبر لے کر آیا ہے کہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل قبول ہو گیا ہے یا تمہارے گناہوں میں سے کوئی گناہ بخش دیا گیا؟ کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں جلد ثواب دیدیتا تو اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ چیزوں کو تم کم سمجھتے، کیا تم اس دنیا کی جلدی کرانے میں جو عنقریب فنا ہو جائے گی کئی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں رغبت کرتے ہو اور اس جنت میں رغبت اور ایک دوسرے سے آگے نہیں بڑھتے، جس نے ہمیشہ کے اور سبائے لگا تار، یہ بدلہ ہے ان لوگوں کا جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا جبکہ کافروں کا انجام جہنم ہے (رعد - ۳۵)

۶۲۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ضحاک بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے بلال بن سعد کو فرماتے سنا، اے رحمٰن کے بندو! بعض دفعہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے صرف ایک فریضہ پر عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے علاوہ چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ یوں شیطان اس کا بازو بتا رہتا ہے اور اسے بھلا کر کے دکھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، سو تم اپنے اعمال کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارا ان سے کیا ارادہ ہے؟ اگر وہ اعمال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو انہیں جاری رکھو۔

اور اگر وہ اعمال غیر اللہ کے لئے ہیں تو اپنے آپ پر مشقت نہ ڈالو، تمہارے لئے کچھ نہیں، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لئے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اسی کی طرف پانچ کلمات چڑھتے ہیں اور عمل صالح اسے بلند کرتا ہے“ (فاطر - ۱۰) اے رحمٰن کے بندو! تم میں سے ضرور کسی کو اپنے رب سے کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے یا تو وہ برائی کرنے والا ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کیلئے ایسا کرتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا عہد اس کا حکم اور اس کی وصیت تو وہ تمہارے ہاں ضائع، کیا تم ہر گھڑی یہ چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا احسان مکمل رہے اور تم اچھے بارے میں اپنے رب کے حق میں اپنے آپ کو گم نہ پاؤ، یہ تو تمہارے رب اور رب کے درمیان آدھو آدھ بھی نہیں، اے رحمٰن کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی تدبیر سے امن میں نہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تمہارے پاس ثمن و بدلہ ہے لہذا اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم اللہ تعالیٰ کا عمل دنیا کے ثواب کے لئے کرتے ہو سو جو کوئی ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہو گیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیا کے عمل سے مدد چاہی، اور اس میں اپنے رب کو پسند نہیں کیا جو چیز تمہارے لئے باقی تھی اسے پھینک دیا اس کا تھوڑا حصہ تمہارے لئے کافی تھا۔

۶۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے روایت ہے فرمایا کہ جب میرے والد جانکنی کے عالم میں تھے، انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے! اپنے بیٹے کو بلاؤ، میں نے اپنے گھر والوں کو کہا انہوں نے اسے سفید قمیص پہنائی، پھر فرمایا اے اللہ! میں انہیں کفر، عمل کی گواہی، قید ہونے اور انسانوں کا محتاج ہونے سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اوزاعی سے انہوں نے بلال سے آپ نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لئے یہ دعا کی۔

۷۰۶۴۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن وحیم، ابی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے روایت ہے، فرمایا وہ لوگ جب غلام آزاد کرتے تو کہتے جاتے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں اپنے لئے خیر طلب کرو، اگر تمہیں زمانے کی کوئی مصیبت پہنچے تو میری طرف آ جانا بلال بن سعد، اپنے والد سعد بن تمیم السکونی، عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ سے سند روایت کرتے ہیں۔

۷۰۶۵۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابو مسھر، نیز، ابراہیم بن احمد المقری، ابو عمران الجونی، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، عمرو بن شریک، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد بن حمیم السکونی وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس دور سے ہم گذرے ہیں ہم نے عرض کیا اس کے بعد کون سا؟ تو آپ نے فرمایا! پھر دوسرا دور، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر کون سے؟ آپ نے فرمایا پھر تیسرا دور، پھر کون سے لوگ یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جن سے قسمیں نہیں لی جائیں گی مگر وہ قسمیں کھائیں گے ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی وہ پھر بھی گواہی دیں گے، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے گی تو وہ واپس نہ کریں گے۔
اس روایت کو معالی بن منصور نے صدقہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۰۶۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عثمان بن اسماعیل بن عمران دمشقی، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابو عامر الخوی، سلیمان بن عبد الرحمن، ولید بن مسلم، عبد اللہ بن غلاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے، میں نے بلال بن سعد کو ان کے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا، فرمایا کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جو کچھ میرے لئے ہے جب تک وہ فیصلہ کرتے ہیں عدل سے کام لے، اور تقسیم میں انصاف برتے، رشتوں ناطوں والوں پر رحم کرے، سو جو کوئی اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرے تو نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

۷۰۶۷۔ ابو حامد بن جلد، محمد بن احمد، ابو غسان مالک بن یحییٰ سوسی، معاویہ بن یحییٰ، ابو عثمان الشامی، عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں بلال سے وہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض کیں اور سب سے پہلے ان کے اعمال سے پانچ نمازیں اٹھائی جائیں گی اور سب سے پہلے ان سے پانچ نمازوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۷۰۶۸۔ سلیمان بن احمد، ابو حنیفہ محمد بن حنیفہ الواسطی، عمر بن احمد بن محمد بن ماہان، ابی، طلحہ بن زید، وطیق بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں بلال بن سعد سے، وہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے، آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو حیات بخشی۔

وطین کی غریب حدیث ہے جو انہوں نے بلال سے نقل کی ہے، طلحہ اس میں منفرد ہیں بلال کی حدیث جو حضرت ابن عمر سے مروی ہے اس میں معاویہ بن یحییٰ، اوزاعی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۳۳۰۔ یزید بن میسرہ

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۹۱۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۶/۴۵۷۔

۲۔ التاريخ الكبير ۴/۳۶۸۔ وکنز العمال ۵/۱۳۷۳۔

۳۔ مشکاة المصابيح ۱/۵۸۴۔ واتحاف السادة المتقين ۳/۶۱۔ وکنز العمال ۹/۱۸۸۵۹۔

۴۔ مسند الامام احمد ۴/۵۳۸۔ والسنن الكبرى للبيهقي ۸/۳۳۱۔ وصحيح ابن حبان ۳/۱۰۹۳۔ والترهيب والترغيب

۲۳۸/۲۳۸۔ ومجمع الزوائد ۶/۲۳۷۔

ان لوگوں میں سے وہ شخص ہیں جو وعظ و تذکرہ میں مبلغ، رائے اور مشورے میں صاحب الرائے انکی کنیت ابو یوسف ہے، نام یزید بن میسرہ ہے۔

۷۰۶۹۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن ولید، ابوسلمہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمارے پاس عون بن عبد اللہ آئے، مسجد میں داخل ہوئے اور ہمیں ایسا وعظ سنایا کہ ہم نے اس جیسا نہیں سنا، پھر فرمایا تم میں کوئی بیمار ہے جس کی ہم عیادت کریں؟ ہم نے کہا یزید بن میسرہ، چنانچہ ہم یزید کے پاس گئے، اس وقت وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، عون نے ہمیں پھر ایسی نصیحت کی جسے ہم مسجد میں بھول آئے تھے۔ یزید بن میسرہ اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا بہت خوب، بہت خوب، آپ نے ایک وسیع دریا سے سوال کیا جس سے بڑی نہر نکالی اور اس پر بہت سے درخت لگائے اگر آپ کے درخت پھلدار ہوئے تو آپ خود بھی کھا لیں گے اور دوسروں کو بھی کھلائیں گے اور اگر آپ کے درخت بے پھل ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے ایک کلباڑا ہوگا۔

اس کے بعد یزید نے عون سے کہا پھر کیا ہوگا؟ عون نے کہا اے کاٹا جائے گا، کہا پھر کیا ہوگا، عون نے کہا پھر اے آگ میں ڈالا جائے گا یزید نے کہا یہی اس کا انجام ہے۔

اس روایت کو ابن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا جس میں اضافہ کیا ہے کہ بقیہ نے کہا میں نے عتبہ بن ابی حکیم کو فرماتے سنا کہ عون نے کہا: میری واسط میں ان سے ملاقات ہوئی کہ میرے دل میں جتنی یزید بن میسرہ کی نصیحت نے اثر کیا اس سے زیادہ کسی نصیحت نے اثر نہیں کیا۔

جسے ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن المبارک نے بقیہ سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ عبد اللہ بن محمد عمر بن حسن حلی، ابو نعیم حلی، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عطاء خراسانی کے پاس آئے تو مکحول کے ہاں ٹھہرے، انہوں نے مکحول سے کہا کیا یہاں ہمیں کوئی حرکت دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، یزید بن میسرہ، چنانچہ یہ لوگ ان کے پاس آئے، عطاء نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، انہوں نے کہا ہاں، علماء جب کسی بات کا علم حاصل کرتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں اور جب عمل کر لیتے ہیں تو مشغول ہوتے ہیں تو گم ہو جاتے ہیں جب گم ہو جاتے ہیں تو طلب کئے جاتے ہیں اور جب طلب کئے جاتے ہیں تو بھاگ جاتے ہیں، عطاء نے کہا دوبارہ بیان کیجئے، چنانچہ انہوں نے دوبارہ یہی الفاظ کہے، تو عطاء واپسی پر ہشام سے نہ ملے۔

۷۰۷۱۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوشریل الحمصی، ابوالیمان، اسماعیل بن عیاش، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا اپنے علم کو اس شخص پر خرچ نہ کرو جو پوچھتا نہیں اور جو شخص موتی نہیں چنتا اس پر نچھاور نہ کرو، اور اپنی پونجی اس شخص کے سامنے مت پھیلاؤ جو تمہارا نقصان کرے۔

۷۰۷۲۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو النضی، اسماعیل بن عیاش، ابوراشد القنونی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ہمارے اشیاء دنیا کو دنیہ (گھٹیا) کہا کرتے تھے، انہیں اگر اس سے بھی برائا ملتا تو اس کا وہ نام رکھ دیتے، ان میں سے جس کی طرف دنیا متوجہ ہوتی تو وہ کہتے، پرے ہٹ بری! اے خنزیری! ہمیں تیری ضرورت نہیں ہم اپنے پروردگار کو جانتے ہیں۔

۷۰۷۳۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہشام بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان لالچ ہے۔

۷۰۷۴۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ہشام بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکلتانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان

کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ الکندی سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ پسند نہیں کہ میں یو پاری ہوتا اور اگر میں ہوتا تو مجھے یو پاری بننا اس بات سے زیادہ پسند ہوتا کہ میں اناج جمع کر کے مسلمانوں پر گرانی کا انتظار کرتا۔

۷۰۷۵۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسن الصوفی، ایشم بن خارجہ، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: رونے کی سات وجوہات ہیں، خوشی، غم، خوف، درد، ریا، شکر اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا، جس کا ایک قطرہ بھی پہاڑوں کے برابر آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۷۰۷۶۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن عبد الجبار، ایشم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر بن یزید، نیز، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجروی، ضمرۃ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا مؤمن کی آگ سے بچ کہیں تجھے جلا نہ ڈالے، اس لئے کہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب چاہتے ہیں اسے اٹھا لیتے ہیں۔

اس روایت کو ابن المبارک نے اسماعیل بن عیاش، حریر بن عثمان اور یحییٰ بن جابر سے نقل کیا ہے۔

۷۰۷۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، جعفر بن محمد فضیل، یزید بن عبد ربہ، بقیہ، راشد بن ابی راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ فرماتے ہیں، جس نعمت کے ساتھ شکر گزاری ہو وہ نقصان دہ نہیں، اور نہ وہ مصیبت جس کے ساتھ صبر ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی آزمائش اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نعمت سے بہتر ہے، اسے محمد بن حرب نے راشد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۰۷۸۔ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، وحیم، ولید بن مسلم، ثور بن محفوظ بن علقمہ، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا جس مہر میں اللہ تعالیٰ کے لئے کمی نہیں کی جاتی وہ ملعون ہے یا اس میں برکت نہیں ہوتی۔

۷۰۷۹۔ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، ابوالفتح، بقیہ، اسماعیل بن یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا بدکار عورت، ہزار بدکاروں کے برابر ہے اور نیک عورت کے لئے سو صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

۷۰۸۰۔ محمد بن احمد نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن حصین السکوئی جب حمص کے گورنر بنے تو انہوں نے یزید بن میسرہ کی طرف پیام بھیجا، جس میں انہوں نے کہا اے ابو یوسف! ملطنت کے جس کام میں ہم مبتلا کئے گئے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ یزید نے فرمایا اے امیر! اللہ سے ڈرو اور جلدی کرنے سے بچو، تحمل مزاجی سے کام لو، جیل میں سکون ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ بادشاہ کے مصاحب کو کیا کہا جاتا ہے؟ اے مسلط ہونے والے تجھ میں شیطان کی روح نہ پھونکی جائے، اسلئے کہ تو منی سے پیدا کیا گیا، اور منی میں ہی لوٹایا جائے گا تو اپنے سے پہلے شخص کی جگہ کا وارث ہوا ہے اور کل تیری جگہ کا کوئی اور وارث ہوگا۔

۷۰۸۱۔ ابو بکر، عبد اللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن ابی سہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، احوص بن حکیم زہیر بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا انہوں نے کتب کو پڑھ رکھا تھا، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اس میں یہ بات تھی میرے بندوں میں سے مجھے سب سے پسندیدہ وہ بندے ہیں جو خیر خواہی کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ لوگ جو پیادہ جمعوں کی طرف جاتے ہیں۔ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں کہ جب میں اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو انہیں دیکھ کر عذاب روک دیتا ہوں اور مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو مسلمان کی برائی کی اقتداء کرتا ہے اور اس کی اچھی بات کی پیروی نہیں کرتا۔

۷۰۸۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالغیر، نیز، ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، الحوطی، اسماعیل بن عیاش،

صفوان بن عمرو، عبدالاعلیٰ بن عدی البھرانی، الخوصی، عبدالرحمن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے وہ نو جوان جو میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے والا ہے میری وجہ سے اپنی جوانی کو خرچ کرنے والا ہے تیرا مقام میرے بال میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

۷۰۸۳۔ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الکلتانی، یحییٰ بن جابر الطائی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا ایک حکیم نے تین سو ساٹھ حکمت کے صحیفے لکھے اور انہیں لوگوں میں بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تم نے زمین کو نفاق سے بھر دیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفاق سے کچھ بھی قبول نہیں فرمایا۔

۷۰۸۴۔ ابی محمد بن علی نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، فرج بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جس نے بغیر مشورہ کے عمل کیا تو اس نے باطل چیز کا قصد کیا۔

۷۰۸۵۔ ابی، ابراہیم بن محمد، ابوالریج رشدینی، ابو وہب، نیز، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبداللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم الحمصی، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کا پھل ہوتا تھا۔ وہ فرمایا کرتے تھے اے یحییٰ! تجھ سے زیادہ بھی کوئی نعمت ہے تیرا کھانا ٹڈیاں اور درختوں کے پھل ہیں، ابن وہب نے یحییٰ بن جابر کو نہیں کیا۔

۷۰۸۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن عدی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدرت کرو، اللہ کی قسم جس قوم سے یہ متنفر ہو جائیں پھر لوٹنے کی نہیں۔

۷۰۸۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نیز، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوالمغیرہ، الفرغ بن فضالہ، ابوراشد تنوخی، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا بنی اسرائیل کے چھوٹے بڑے علماء ہاتھ میں لاثھی لیکر چلتے کہ مبادا ان کی چال میں تکبر پیدا ہو۔

۷۰۸۸۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام لوگوں اور مساکین کو اپنی بکریوں میں سے موٹی بکری کھلاتے، اور اپنے گھروالوں کے لئے کمزور اور کم درجہ کی بکری ذبح کرتے، ان کے گھروالے ان سے کہتے، آپ لوگوں کو اور مساکین کو اپنی موٹی بکریاں ذبح کر کے کھلاتے ہیں اور ہمیں کمزور کھلاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا مال بہت برا ہے۔ اگر میں اپنے برے میں اس خیر کو تلاش کروں جو میرے رب کے پاس ہے۔

۷۰۸۹۔ ابو محمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرغ، اسماعیل بن عمرو، الفرغ بن فضالہ، ابوراشد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے، فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حق کی قسم کھا کر میں تم سے کہتا ہوں جیسی تم تو وضع کرتے ہو ایسے ہی تم بلند کئے جاتے ہو، جیسے تم رحم کرتے ہو ایسا ہی تم پر رحم کیا جاتا ہے، جیسی تم لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہو ایسی اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری کرے گا۔

۷۰۹۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، نیز، عبداللہ بن محمد بن جعفر ابن ابی عاصم، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور بنی آدم کا نور بن جاؤ تو جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تمہاری بیمار پرسی نہ کرے اس کی بیمار پرسی کر دو، اور جو تمہیں واپس نہ کرے اسے قرض دو، اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

۷۰۹۱۔ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، محمد بن سمیع، اسماعیل بن عیاش، عبدالرحمن بن نجیح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن

میسرہ کو فرماتے ہیں۔ اگر تم اس شخص کے حق میں بددعا کرتے رہو جس نے تم پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلاں آدمی تمہارے لئے بددعا کر رہا ہے، اگر تم چاہو تو ہم تمہارے لئے قبول کر لیں اور اس کے خلاف قبول کر لیں، اور اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو قیامت تک مؤخر کروں، تمہیں اللہ تعالیٰ کی معافی شامل ہو۔

۷۰۹۲۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، راشد بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا مسیح علیہ السلام اپنے صحابہ کرام کو کہا کرتے تھے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کبوتر کی طرح کمزور ہو تو ہو جاؤ، فرمایا کہا جاتا ہے کہ کبوتر سے کمزور کوئی چیز نہیں، تم اس کے بچے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کر لیتے ہو تو وہ پھر اپنی جگہ آ کر اس میں بچے دیتے ہیں۔

۷۰۹۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، آپ خوب جانتے ہیں کہ میرے دروازے پر کوئی بھی شخص میرے ظلم کی شکایت کرنے کھڑا نہیں ہوا، میرے لئے بستر بچھایا جاتا تو میں اس کو چھوڑ کر اپنے نفس کو کہتا، اے میرے نفس! تو بستر روندنے کے لئے پیدا نہیں ہوا، ان سب کو میں نے صرف آپ کے فضل کو تلاش کرنے کے لئے ترک کیا۔

۷۰۹۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو القزوی، عبد القدوس بن الحجاج، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید سے روایت ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو مال، اولاد اور اہل کے ختم کرنے کی آزمائش میں مبتلا کیا تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور الحمد للہ رب العالمین سے اچھی کوئی چیز نہ بچی، پھر انہوں نے فرمایا اے رب الارباب ذات جس نے مجھ پر احسان کیا آپ نے مجھے مال اور اولاد عطا فرمائی، میرے دل کا کوئی گوشہ نہ بچا کہ اس میں وہ داخل ہو گیا، تو یہ سب کچھ میں نے لیا اور اپنے دل کو فارغ کر لیا، اب میرے اور آپ کے درمیان کوئی حائل نہیں، ایسا کون ہے جسے آپ مال اور اولاد عطا فرمائیں تو اسے مال اور اولاد کی محبت آپ کے ذکر سے غافل نہ کرے؟ میرے دشمن ابلیس کو پتہ نہ چلے کہ آپ نے جو کچھ میرے ساتھ کیا اور نہ وہ میرے ساتھ جسد کرے گا، فرماتے ہیں اس سے ابلیس کو بڑی سخت تکلیف ہوئی۔

۷۰۹۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید بن میسرہ کی جو باتیں ہمیں پہنچی اس میں انہوں نے فرمایا، جب تمہارے سامنے کوئی تمہاری پاکیزگی کا اظہار کرے تو اس کا انکار کرو اور اسکے ساتھ غصہ سے پیش آؤ، اس بات کا اقرار نہ کرو، اور کہو اے پروردگار! لوگ جو کہتے ہیں اس پر میرا مواخذہ نہ فرما اور میری ان کی مغفرت فرما جنہیں یہ جانتے نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے، اس سے آغاز کر جو اللہ تعالیٰ کا تم پر حق بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کو جاننے کی کوشش نہ کرو جو تمہارے لئے مناسب نہیں، فرمایا یزید بن میسرہ فرمایا کرتے تھے اے اللہ! اپنا خوف ہمارے دلوں میں پیدا فرما، اور ہمارے دلوں میں موت کا ذکر ہمیشہ رکھنا۔ لوگو! یاد کرو آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہوں گے؟ آج اپنے گھروں کی باتیں کر رہے ہو، کل قبروں میں خاموش ہوں گے تو نیک شکر گزار بندوں کے لئے خوشخبری ہو، اے غافل! تم میت کو قبر تک چھوڑنے جاتے ہو۔ وہ کہتا ہے تمہارے لئے خرابی ہو تم کل میری طرح ہو گے، اے نفس کیا تو ان چیزوں کو نہیں دیکھتا جنہیں تو دنیا میں دیکھتا ہے اور جن چیزوں کی مانند تو نے نہیں دیکھا، وہ سب ان روحوں کی مانند ہیں، جو جاتی ہیں تو ان کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا، یا جیسے بیل جو چکر لگاتا ہے اس کا پہلا چکر پورا ہو جاتا ہے پھر دوسرا۔

۷۰۹۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، علی بن اسحاق، عبد اللہ بن المبارک، اسماعیل بن عیاش، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ فرمایا انسان بعض دفعہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی

نہیں ہوتی، تو اسے اپنی خطاؤں پر اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے، جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے، اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے نر جتنا آنسو نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اگر اٹھانا چاہیں تو پاک صاف تندرست اٹھاتے ہیں اور اگر اس کی روح قبض کرنے کا ارادہ کریں تو اسی طرح صاف اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

۷۰۹۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو المغیرہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے ابو بکر محمد بن احمد المؤمن، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، ہشام بن عبد اللہ بن الرازی، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے کہ سابقہ لوگوں میں ایک شخص نے بہت سامال اور اولاد جمع کی، انہیں محفوظ کر رکھنے کے بعد اس نے ہر قسم کا مال اپنے لئے پسند کیا، پھر ایک محل تعمیر کیا جس پر دو مضبوط دروازے بنائے، جس پر اپنے غلاموں کو پہرہ دار مقرر کیا، پھر اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور ان کے لئے کھانا بنایا، پھر وہ اپنی چار پائی پر ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا، اس وقت اس کے گھر والے کھانا کھا رہے تھے جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے اپنے آپ سے کہا اے نفس! کئی سال تک عیش و عشرت کر لے، اس لئے کہ میں نے تیرے لئے اتنا کچھ کر لیا جو تیرے لئے کافی ہے۔

فرماتے ہیں ابھی وہ بات مکمل بھی نہیں کر سکا تھا کہ اسکی طرف ملک الموت متوجہ ہوا، اس کی شکل و صورت ایسے آدمی کی طرح تھی جس پر دو بوسیدہ کپڑے تھے، اس کے گلے میں کاسہ گداہی تھا جو مسکینوں کے مشابہ تھا، اس نے ایسا دروازہ کھٹکھٹایا جس سے وہ اپنے بستر پر گھبرا گیا، نو جوان خدمتگار اس کی طرف لپکے، تم کون ہو اور کیا کام ہے؟ اس نے کہا، میرے پاس اپنے آقا کو بلاؤ، انہوں نے کہا تمہاری طرف اور ہمارا آقا؟ اس نے کہا ہاں میری طرف اسے بلاؤ، تو ان کے آقا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ انہوں نے اسکی شکل و صورت سے آگاہ کیا۔ اس نے کہا تم لوگوں نے اسے دھکے دیکر ہٹا کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا ہم نے بے حد کوشش کی، کچھ دیر کے بعد پھر اس نے دروازے پر دستک دی جو پہلے سے زیادہ سخت تھی، آقا جو بستر پر ہی تھا پہرے دار اس کی طرف لپکے کہ تو پھر آ گیا، اس نے کہا ہاں اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ، اسے بتاؤ کہ ملک الموت ہوں۔

جب انہوں نے اس کی بات سنی تو ان پر ذلت و عاجزی طاری ہو گئی۔ پہرہ دار آئے اور اپنے آقا کو خبر دی کہ وہ ملک الموت ہے تو ان کے آقا نے ان سے کہا اس سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور اس سے پوچھو کہ کیا وہ اسکے ساتھ کسی اور کو بھی لے جائے گا؟ انہوں نے اسے بتایا وہ ان کے پاس آیا اور آکر کہا اٹھو اپنے مال کے بارے میں جو کچھ کرنا ہے کرو، اس واسطے کہ میں یہاں سے تمہاری جان لیکر ہی جاؤں گا، اس نے اپنا مال حاضر کیا، جب اس نے مال کو دیکھا تو کہنے لگا اللہ تجھ پر لعنت کرے تو ہی تھا جس نے مجھے رب کی عبادت سے غافل رکھا، مجھے اپنے رب سے خلوت گزینی سے روکا، تو اللہ تعالیٰ نے مال کو زبان عطا فرمائی، اس نے کہا تو کیوں مجھے گالیاں دیتا ہے؟ تو لوگوں میں کم درجہ شخص تھا تو میں نے تجھے بلند کیا جو تجھ پر میرے نشانات ہیں میری وجہ سے تو بادشاہوں کے تختوں تک پہنچتا، ان کے پاس جاتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تک تو داخل نہ ہو سکتے تھے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں اور سردار عورتوں کو نکاح کے پیام بھیجتا اور ان سے نکاح کرتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پیام بھیجتے مگر نکاح نہ کر سکتے، کیا تو مجھے خباثت کے راستوں میں خرچ نہ کرتا تھا اور میں نافرمانی نہ کر سکتا، اگر تو مجھے اللہ تعالیٰ کے راستوں میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہ کرتا، اس معاملہ میں تو مجھ سے زیادہ قابل ملامت ہے، اے انسانو! میں اور تم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، بعض گناہ کرنے والے اور بعض نیکی کرنے والے، سو مال تو اسی طرح کہے گا لہذا تم بچو، ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی تو وہ مر گیا۔

حدیث کا سیاق ان دونوں کا ہے، بعض کی حدیث کے الفاظ بعض میں داخل ہو گئے۔

۷۰۹۸۔ محمد بن منعم، ابو شعیبہ حرافی، یحییٰ بن عبد اللہ، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یزید بن میسرہ کی کتاب میں

لکھایا کہ جسم میں شہوت کی کس قدر شدت ہے، یہ جلانے والی آگ کی طرح ہے اور اس سے عورتوں سے دور رہنے واسطے کیسے بچ سکتے ہیں۔

۷۹۹۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے جس نے سائل کو ہٹایا اس نے اسے قتل کر دیا۔

۸۰۰۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن عبد ربہ، محمد بن حرب، ابوراشد نے مجھے کہا ابو یوسف سے کہو! کہ آئے اور اپنا حق وصول کرے، میں نے انہیں مسجد سے نکالا تو وہ گرجے کی فصیلوں میں سے ایک فصیل پر بیٹھ گئے اور اسے کہا میرا حق دو، اس نے کہا کیا تم قاضی کی بات نہیں مانتے، انہوں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا میں اس کے سامنے تمہارا دعویٰ دائر کراؤں گا، آپ نے فرمایا میرا حق دینا ہے تو دو ورنہ جاؤ، میں نے کہا ابو یوسف آپ ہی قاضی ہیں تاکہ وہ آپ کا حق آپ کو دیدے، آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضمانت کون دیتا ہے کہ وہ مجھ سے نامناسب گفتگو نہیں کرے گا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! وہ آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ مان لیں، (نساء، ۶۵)

۸۰۱۔ احمد بن عبد اللہ، ابی، یزید، محمد بن حرب، یحییٰ بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ یزید نے عباس بن ولید سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ ان کا وظیفہ ختم کر کے ایک تحریر لکھ دے اور یہ کہ انہوں نے اپنا سب کچھ بیچ کر صدقہ کر دیا ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی رہائش کا مکان بھی بیچ دیا، اس کے بعد وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ میں عذر کرنے والا نہیں، اے اللہ! مجھے جلد اپنی طرف بلا لے، راوی کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ وہ ٹھہرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کر لی۔

۸۰۲۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحمرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن عدی البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم بغیر اطاعت کے جنت میں نہیں جاسکتے، اور میں نے اس کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق کے لئے مقرر کر رکھا ہے جس نے رات اور دن میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا اور مؤمنوں کی اولاد ہے۔

۸۰۳۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحمرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، صفوان بن عمرو، ابواسحاق البھرانی، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر قیدی بننا مسلط کر دیتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انکی ضرورت نہیں ہوتی۔

۸۰۴۔ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبد الوہاب بن ضحاک، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں یزید بن میسرہ حضرت ام درداء سے وہ حضرت ابودرداء سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت بھیجے والا ہوں جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ حمد و شکر بجالائے گی اور اگر انہیں کوئی ناپسندیدہ مصیبت پہنچتی تو وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے گی، ان میں حلم ہوگا اور نہ علم، عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ربنا! یہ کیسے ہوگا جبکہ ان میں حلم ہوگا اور نہ علم؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں انہیں اپنے حلم سے اور اپنے علم سے علم عطا کروں گا۔

۳۲۱۔ ابراہیم بن ابی عبکہ

ان بزرگوں میں سے ابراہیم بن عبکہ ہیں جو امانتدار، قاری قرآن ہیں وہ اپنے علم و قرأت میں رچتے بچتے اور اپنے مواظب اور نصیحتوں میں قوی اور بلیغ تھے۔

۸۰۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید العسقلانی، ابو عیسر بن قاس، ضمرہ بن ربیعہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبکہ سے روایت

ہے، فرمایا کہ ولید بن عبد الملک آئے اور مجھے گفتگو کرنے کا حکم دیا، تو میں نے گفتگو کی، بعد میں مجھے عمر بن عبد العزیز ملے، انہوں نے کہا آپ نے ایسی نصیحت کی جس نے دلوں میں اثر کیا۔

۱۰۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے ولید بن عبد الملک نے کہا آپ کتنے دنوں میں ختم کرتے ہیں؟ میں نے کہا، اتنے دنوں میں تو انہوں نے کہا امیر المومنین باوجود اتنی مشغولیت کے تین یا سات دنوں میں ختم کرتے ہیں۔

۱۰۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، عبد اللہ بن ہانی بن عبد الرحمن المقدسی، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمرو بن ولید نے ایک شخص سے ابراہیم بن ابی عبلہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا تو عمرو نے کہا جہاں تک میری معلومات ہیں وہ ہر دلعزیز شخص ہیں۔

۱۰۸۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن راشد، عبد اللہ بن ہانی بن عبد الرحمن، ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہشام بن عبد الملک نے میری طرف آدمی بھیجا کہ اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے پہچانتے ہیں۔ بڑی عمر میں آپ کا امتحان لیا تھا، ہم آپ کی سیرت اور حال سے خوش ہیں، میری رائے ہے کہ میں آپ کو اپنے خالص اور خاص لوگوں میں رکھ کر اپنے کام میں شریک کروں، میں آپ کو مصر کے خراج پر مقرر کر چکا ہوں، فرماتے ہیں میں نے کہا امیر المومنین رہی آپ کی رائے تو اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو اجر و ثواب عطا فرمائے، وہی بدلہ دینے اور ثواب دینے والا کافی ہے اور میں جس حالت پر ہوں اس میں مصر کے خراج کی کیا ضرورت اور نہ اس کی مجھ میں طاقت ہے، فرماتے ہیں وہ انتہائی غضبناک ہو ایساں تک کہ اس کا چہرہ متغیر ہو گیا، اس کی آنکھ میں سیاہی تھی، اس نے میری طرف خطرناک آنکھوں سے دیکھا اور کہا تمہیں مان کر یا مجبوراً نرم ہونا پڑے گا، میں گفتگو کرنے سے خاموش رہا، یہاں تک کہ اس کا غیظ و غضب فرو ہو گیا اور اس کی آتش غضب بجھ گئی۔

میں نے کہا امیر المومنین! میں گفتگو کروں؟ کہا کرو، میں نے کہا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: "ہم نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اس کو اٹھانے انکار کر دیا" (احزاب ۷۲) اللہ کی قسم! جب انہوں نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ ان کے انکار پر غضبناک نہ ہوئے اور نہ انہیں مجبور کیا، جب انہیں یہ پیشکش ناپسند گزری اور میں اس بات کا مستحق نہیں کہ میرے انکار پر آپ ناراض ہوں اور میری ناپسندیدگی پر مجبور کریں، فرماتے ہیں وہ میری بات پر ہنس پڑا یہاں تک کہ اس کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر کہا تم نے اس کا انکار اپنی دینی سمجھداری کی وجہ سے کیا ہے، ہم آپ سے خوش اور آپ کو معاف کرتے ہیں۔

۱۰۹۔ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن راشد، عبد اللہ بن ہانی، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابراہیم بن ابی عبلہ سے سنا، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے اور ولید کی طرح کون ہو سکتا ہے اس نے دمشق کا گرجا گرا کر وہاں دمشق کی مسجد تعمیر کی، اللہ تعالیٰ ولید پر رحم کرے، ولید کی طرح کون ہے اس نے ہندوستان و اندلس کو فتح کیا۔ وہ مجھے چاندی کے ٹکڑے دیتا جنہیں میں بیت المقدس کی مسجد کے قراء میں تقسیم کرتا۔

۱۱۰۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم، ابو عمیر، ضمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابراہیم بن ابی عبلہ نے کہا ولید میرے پاس چاندی کے ٹکڑے بھیجتا جنہیں میں بیت المقدس والوں میں تقسیم کرتا۔

۱۱۱۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن المنذر، ابی، بقیہ، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے۔ فرمایا میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرت ام درداء ان کے لئے کھانا پکاتیں جب وہ تندرست ہو گئے تو آپ نے فرمایا ہم تمہارے لئے اس وجہ سے کھانے پکاتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے اور جب کہ وہ تندرست ہو چکے ہیں تو کوئی ضرورت نہیں۔

ابراہیم بن ابی عبلہ نے متعدد صحابہ کرام کا زمانہ پایا، انہوں نے حضرت انس بن مالک، ابو عبد اللہ بن ام حرام انصاری، وائلہ بن اسقع، عبد اللہ بن بسر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہم جمعین کو دیکھا، حضرت عبادہ بن صامت، عتبہ بن غزوہ، سلمی، اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے روایت اور ارسال کرتے ہیں۔

۱۱۲۔ حسن بن علان، احمد بن عیسیٰ بن السکن، ابو عمرو زبیر بن محمد رھاوی، قتادہ بن فضال الحرثی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے انس بن مالک سے عرض کیا میں کیسے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ میں کیسے وضو کروں اور یہ نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں، یہی بات ہے آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو (ہر عضو) تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا اسی طرح ہرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے۔

۱۱۳۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق الحمضی، عمرو بن عثمان، عبد السلام بن عبد القدوس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی غرض سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل ہی کرے گا، اور جس نے اس کے مال کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے فقیر کر دے گا اور جس نے حسب کی وجہ سے شادی کی تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹیا پن میں بڑھائے گا اور جس نے نظر کی حفاظت اور شرمگاہ کی حفاظت کی خاطر شادی کی یا صلہ رحمی کی غرض سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت دیں گے۔ ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن عبد القدوس مفرد ہیں۔

۱۱۴۔ ابو بکر بن خالد، احمد بن علی الخزاز، ابراہیم بن محمد بن عرعہ، ابو العباس، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن ام حرام کو نیا کپڑا پہنتے دیکھا ہے۔

۱۱۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر الرازی، علی بن الجعد، غیاث بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن ام حرام انصاری رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونی کی عزت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے آسمانوں اور زمین کی برکتیں مسخر کی ہیں۔

دونوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں ابو العباس میں میری رائے غیاث بن ابراہیم ہیں۔

۱۱۶۔ سلیمان بن احمد، احمد بن النضر العسکری، سعید بن حفص نفیلی، محمد بن محسن العکاشی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی سحری میں برکت عطا فرما، سحری کیا کرو اگر چہ پانی کے گھونٹ یا کھجور سے ہو خواہ کشمش کی ایک مٹھی ہو، اس واسطے کہ فرشتے تم پر رحمت بھیجتے ہیں۔

اس روایت میں ابراہیم العکاشی جو محمد بن اسحاق مفرد ہیں۔

۱۱۷۔ حسن بن علی، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بھلول، جدی، ابی، طلحہ بن زید، ان کے سلسلہ سند سے حضرت وائلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو بھی مرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرے۔

۱۱۸۔ ابو جعفر محمد بن حسن بن علی القطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ایوب بن سوید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ نے

۱۔ الموضوعات ۲/۲۵۸، وتنزیہ الشریعة ۲/۳۰۶، والقوائد المجموعة ۱۲۱، وكشف الخفا ۲/۳۳۱، ومجمع الزوائد ۲/۲۵۴، والترغیب والترہیب ۳/۴۶۳۔

۲۔ المستدرک ۳/۱۲۲، ومجمع الزوائد ۵/۳۴، والموضوعات ۲/۱۱۶، والدر المنثور ۱/۱۷۷۔

ابو زہریہ سے انہوں نے حضرت رافع بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا: میرے لئے زمین میں گھر تعمیر کرو، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے جس گھر کا حکم دیا گیا تھا اسے پہلے اپنے لئے گھر بنایا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا داؤد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا گھر بنایا، آپ نے عرض کیا اے میرے رب! آپ نے اپنی قضا و قدر میں یہی فرمایا ہے جو بادشاہ بناوہ اپنا نشان چھوڑتا ہے، پھر وہ مسجد کی تعمیر میں لگ گئے جب اس کی فصیلیں مکمل ہو گئیں تو اس کا تہائی حصہ گر گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی، تم میرا گھر اچھی طرح تعمیر نہ کر سکو گے، آپ نے عرض کیا وہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ تمہارے ہاتھ سے جو خون ہوئے ہیں آپ نے عرض کیا کہ اے رب کیا یہ آپ کی رضا اور محبت میں نہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں ان پر رحم کرتا ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر یہ بات گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ غمگین نہ ہو، میں اس مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان کے ہاتھوں مکمل کروں گا۔ پھر جب داؤد علیہ السلام فوت ہو گئے تو سلیمان علیہ السلام اس کی تعمیر میں مصروف ہو گئے قرباتیاں اور جانوروں کے ذبح کا وقت قریب ہوا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں نے مسجد کی تعمیر پر تمہاری خوشی دیکھ لی، سو مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں تین باتوں کا سوال کرتا ہوں، ایسا فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے قریب اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز کی نیت سے آئے تو جب مسجد سے نکلے تو گناہوں سے ایسے پاک بچاؤ ہو کر نکلے جیسے آج اس کی ماں نے اسے جنا، نبی علیہ السلام نے فرمایا ان میں دو چیزیں تو مجھے عطا ہوئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری مجھے عطا ہو جائے گی۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ایوب بن سوید منفر د ہیں۔

۱۱۹۔ ابو بکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید الکراہیسی، محمد بن ابی سری، محمد بن سری، محمد بن حمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبدہ عقیلی سے، ولید بن عبد الرحمن جرشی سے حضرت جبیر بن نفیر وہ حضرت عوف بن مالک انجعی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علم کے اٹھائے جانے کے اوقات ہیں، تو زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائیگا جبکہ ہم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے جسے ہم سیکھتے اور اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو سکھائیں گے، آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن لبید! میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، کیا اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل نہیں تھی تو پھر انہیں کیا فائدہ ہوا جبیر بن نفیر فرماتے ہیں میری شہاد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے علم کے اٹھائے جانے کے اسباب بیان نہیں کئے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا علماء کی اموات سے، اور اس کا اظہار اس طرح ہوگا کہ خشوع ختم ہو جائے گا تمہیں کوئی خشوع کرنے والا دکھائی نہ دے گا۔

اسے لیث بن سعد نے ابراہیم بن ابی عبدہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۲۰۔ حسن بن علی الوراق، جعفر بن محمد الفریابی، ابو جعفر نفیلی، کثیر بن مروان المقدسی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبدہ سے وہ

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۱/۷۲۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱/۲۷۵۔ ومجمع الزوائد ۷/۷۳۔ والدر المنثور ۳/۱۶۰۔ وتنزیہ

الشریعة ۲۲۹/۱۔ والفوائد المجموعة ۲۹۶۔ واللائلی المصنوعة ۱/۸۸۔

۲۔ صحیح ابن حبان ۱/۱۱۵۔ وسنن الترمذی ۲۶۵۳۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۸/۴۳۔ والمستدرک ۱/۹۹۔ ومجمع

الزوائد ۱/۱۰۰۔ ۲۰۰۔

عقبہ بن وساج بحوالہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے اتنا گناہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ اچھا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا اگر چہ اچھا ہو تو بھی وہ لغزش کا باعث ہے، ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برا ہو تو وہ بہت برا ہے۔

۱۲۱۔ حسن بن علی، عبد اللہ بن ناجیہ، سلیمان بن عیسیٰ جوہری، عبد الرحمن بن یونس الرقی، محمد بن حمید، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے عقبہ بن وساج سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام میں سوائے حضرت ابوبکرؓ کے کوئی بھی سفید بالوں والا نہ تھا، پھر آپ نے مہندی اور وسنہ کا خضاب لگایا۔

۱۲۲۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابوبکر احمد بن عمر ابزاز، حسن بن عبد العزیز الجرجی، یحییٰ بن حسان، ولید بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن عبلہ سے وہ ابو حفص سے آپ نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ یہ معلوم کر لو کہ جو مصیبت تمہیں پہنچتی تھی وہ خطائیں ہو سکتی اور جو خطا ہوئی تھی وہ پہنچ نہیں سکتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہلے پہل قلم پیدا فرمایا اور اسے کہا لکھ، اس نے عرض کیا، اے میرے رب میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اس کے علاوہ کسی اور اعتقاد کی بات پر مرادہ مجھ سے نہیں۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں یحییٰ ولید نے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسے ابراہیم نے ابو زید اودی سے حضرت عبادہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۲۳۔ ابی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن جعفر نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے ابراہیم بن محمد بن حسن، سعید بن رحمۃ، محمد بن حمیر، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے باطل کی وجہ سے حق دبانے کے لئے ظالم کی مدد کی تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے، جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ ۳۳ زناؤں کے برابر ہے، جو گوشت حرام مال سے پھلا پھولا وہ آگ کا مستحق ہے۔ ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن حمیر منفرد ہیں۔

۱۲۴۔ سلیمان بن احمد، سلامہ بن ناھض، علی بن سعید بن بشر رازی، عبد اللہ بن حانی بن عبد الرحمن بن ابی عبلہ، ابی، عی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ ہم استخارہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے (وہ دعائے استخارہ اس طرح ہے) اے اللہ میں آپ سے خیر چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ قدرت والے ہیں میں قادر نہیں، آپ جانتے ہیں مجھے علم نہیں، آپ غیب کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ میرے حق میں جو فیصلہ فرمائیں اس کا انجام اچھا کریں۔

۱۲۵۔ حسن بن علی، عبد اللہ بن ناجیہ، احمد بن عبد الرحمن بن یونس السراج، مصعب بن سعید، محمد بن مھسن الاسدی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ سالم بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد بھلا دی تو اس نے اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس پر بھی ترک کر دی۔ ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف مصعب کی محمد سے روایت کردہ حدیث سے لکھی ہے۔

۱۔ کشف الخفاء ۱/۲۶۶، والعلل المتناہیۃ ۲/۳۳۰، وکنز العمال ۵۹۳۹۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۴/۴۰۰، والفوائد المجموعۃ ۲/۱۱۱۔

۳۔ مسند الامام احمد ۳/۱۲۸، والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/۳۲۱، ونصب الرایۃ ۲/۲۷۳، وسنن ابی داؤد، کتاب الجہاد باب ۲۴، وسنن النسائی، کتاب الخیل باب ۸۔

۱۲۶۔ حسن بن علی، محمد بن دلیل اسکندرانی، احمد بن عبد المؤمن، محمد بن اسحاق، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے کہ میں نے ام درداء کو حضرت ابو درداءؓ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔ آپ نے فرمایا: صبر کرو اور ڈٹے رہو، سرحد پر گھوڑے باندھو، (آل عمران - ۲۰۰) پانچ نمازوں کی پابندی کرو، دشمن کے ساتھ بذریعہ تلوار قتال پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے باندھ کر رکھو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف محمد بن اسحاق، جو ابن محسن عکاشی ہیں کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۷۔ ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم القاضی، ابوالبشر محمد بن احمد بن حماد ولابی، عبد اللہ بن حسانی بن عبد الرحمن المقدسی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم بن ابی عبلہ سے وہ ام درداء سے آپ حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت اپنے بدن میں عافیت پائی، اپنے گھر میں امن کے ساتھ رہا، اس کے پاس اس دن کا کھانا تھا تو گویا اس کے پاس پوری دنیا جمع ہو گئی، اے ابن جعشم! تمہارے لئے اتنا کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹائے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تیرا گھر تجھے چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے، اس کے علاوہ جو ہے اس پر حساب ہے۔

ابراہیم کی غریب حدیث ہے جسے ان کے بھتیجے ان سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۲۸۔ قاضی ابوالاحمد، عبد اللہ بن احمد نے پوری جماعت سمیت نقل کیا ہے محمد بن احمد بن راشد، عبد اللہ بن حسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ابراہیم سے وہ بلال بن ابی الدرداءؓ سے وہ حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں۔ تم اپنے زمانے میں اپنے اعمال کو تبدیل کر کے جو انجانی صورت دیکھو تو اگر خیر ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر بری ہو تو کیا ہی بری ہے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۱۲۹۔ القاضی ابوالاحمد، ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن راشد، موسیٰ بن عامر، عراق بن خالد، ان کے سلسلہ سند میں ابن ابی عبلہ سے عبد اللہ بن محمد بن یزید تمیمی وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو وہاں کچھ دیر ٹھہرے، وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب وہ جانے لگے تو حضرت حسن پانچ سو آدمیوں کے ساتھ انہیں الوداع کہنے آئے، یہاں تک کہ ان کے ساتھ حصن الکاتب تک پہنچے لوگوں نے ان سے کہا ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا: اچھا فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے تم اللہ تعالیٰ کا ذمہ نہ توڑو اور نہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں اور نہ جنت کے بلند مقامات نے تمہیں پہچانا، جب تم اسے دیکھو گے اور وہ تمہارے قریب ہوگی اس وقت کسی مسلمان کا ناجائز خون آڑے آجائے گا جس کسی نے ظلمنا بہایا تھا۔

میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں تمہیں اپنی طرف سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انسان کا سب سے پہلے قبر میں پیٹ بد بودار ہوتا ہے لہذا تم اپنے پیٹوں میں حلال چیز داخل کرو۔

۳۲۲ یونس بن میسرہ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں غلج جگہ شہید کئے جانے والے یونس بن میسرہ بن حلبس ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔
۱۳۰۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، ہشام بن عمار، یثیم بن عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں یونس بن میسرہ کی مجلس میں بیٹھتا تھا وہ نابینا تھے۔ میں نے انہیں فرماتے سنا اے اللہ! مجھے شہادت نصیب فرما۔ چنانچہ وہ ۱۳۲ھ میں جب عبد اللہ بن علی دمشق میں داخل ہوئے تو آپ قتل کر دیئے گئے۔

۱۳۱۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعد، ابو مسھر، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے یونس بن میسرہ کو فرماتے سنا، میرے بھائی کہاں ہیں؟ میسرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے شاگرد رہ گئے کھلانے والے رخصت ہو گئے اور کھانا مانگنے والے بچ گئے۔
۱۳۲۔ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبد اللہ بن یوسف، خالد بن یزید بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: حکمت کہتی ہے اے ابن آدم! تو مجھے تلاش کرتا پھرتا ہے جبکہ تو مجھے ذہنوں میں پاسکتا ہے جو خیر کی بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور جس شر کے بارے میں تو جانتا ہے اسے ترک کر دے۔

۱۳۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز الجرجی، ابو مسھر، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سامنے لوح (محفوظ) میں لکھا ہے میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی الہ نہیں، میں رحمن اور رحیم ہوں، رحم کرتا اور رحم کھاتا ہوں، میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے جاتی ہے میری معافی میرے عذاب پر سبقت لے جاتی ہے میری طرف سے اجازت ہے جو کوئی تین سو تیس شریعتوں میں سے ایک بھی لے کے آیا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔
۱۳۴۔ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعد، عباس بن ولید، ابو مسھر، عبد الرحمن بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ابن حلبس سے سنا وہ فوت کے وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نیک لوگ چلے گئے اور بد بودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بد بودار ہے۔

۱۳۵۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن بکار، ابوالقاسم، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ وہ دمشق میں جمعہ کے علاوہ قبروں سے ہو کر جاتے، ایک دفعہ انہوں نے کسی کہنے والے سے سنا، یہ یونس بن حلبس ہیں جنہوں نے ترک کر دیا، تم لوگ ہر مہینے حج و عمرہ کرتے ہو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو، تم لوگ عمل کرتے ہو جانتے نہیں، ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے، فرماتے ہیں یونس متوجہ ہوئے، اسے سلام کیا مگر اس نے سلام کا جواب نہیں دیا، یونس نے کہا سبحان اللہ! میں تمہاری آفتگوں رہا ہوں اور تمہیں سلام کر رہا ہوں مگر تم جواب نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا ہم نے تمہاری بات سن لی ہے لیکن وہ ایک نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے۔

۱۳۶۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، سہل بن صالح، منصور بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے، فرمایا کہ یونس علیہ السلام اور قارون کی ملاقات ہوئی کہ ایک زمین میں دھنسیا جا رہا ہے اور ایک گہرائی میں ڈبو یا جا رہا، قارون نے یونس علیہ السلام سے کہا یونس اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اپنے پہلے قدم میں پاؤنگے، جسے تم اس کی طرف رکھو گے، یونس علیہ السلام نے اس سے کہا تم کیوں توبہ نہیں کرتے؟ اس نے کہا میں نے اپنی توبہ اپنے بھتیجے کے لئے رکھ دی ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۶۶، والتاریخ الكبير ۸/۳۲۸، والجرح ۹/۲۰۳۶، والکاشف ۳/۸۵۸۹، وتہذیب

الکمال ۱۸۵ (۳۲/۵۴۴)

۱۳۷۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، عمرو بن ابی سلمہ، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا شیطان دنیا کے ساتھ ہے، اس کا مکرو فریب مال کے ساتھ ہے اس کا اچھا کر دکھانا خواہش کے وقت ہے اور اس کا مکمل قبضہ شہوات کے وقت ہوتا ہے۔

یونس بن میسرہ متعدد صحابہ کرام سے سند روایت کرتے ہیں، جن میں معاویہ بن سفیان، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، واثلہ بن اسقع، عبد اللہ بن یسر، اور حضرت ام درداء، ابودریس الخولانی اور ان کے علاوہ حضرات سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۸۔ ابومسلم محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، الحوطی، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر لوٹ کر آنے والی ہے اور شر و برائی چھٹنے والی ہے۔

یونس کی غریب حدیث ہے ان سے نقل کرنے میں مروان منفرد ہیں۔

۱۳۹۔ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، دمشق، احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ، یحییٰ بن صالح الوحاظی، سعید بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ابن حلبس سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کتاب ایک ستون اپنے تکیے کے نیچے سے جدا ہوتے دیکھا جس کے پیچھے میں نے اپنی نگاہ دوڑائی تو وہ اڑتا ہوا نور تھا جو شام کی طرف گیا۔

ابن حلبس کی غریب حدیث ہے۔ ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۱۴۰۔ ابوالحسن علی بن احمد بن محمد المقدسی، حسن بن الفرغ الغزی، ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے روایت ہے۔ وہ حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اے اللہ! فلاں فلاں شخص آپ کے ذمہ اور آپ کے پڑوس کی رسی میں ہے۔ اسے قبر کے فتنہ اور جہنم کے عذاب سے بچا، آپ ہی وفا کرنے والے حق والے ہیں، اے اللہ! اسے بخش اور اس پر رحم فرمائیے بے شک آپ بخشنے اور رحم کرنے والے ہیں۔

مروان سے یہ یونس کی روایت کردہ روایت منفرد ہے۔

۱۴۱۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، وزیر بن صبیح، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے وہ حضرت ام درداء سے آپ حضرت ابوالدرداء سے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے اس قول میں روایت کرتے ہیں ”اللہ تعالیٰ ہر دن ایک شان میں ہوتے ہیں (رحمن۔ ۲۹) آپ نے فرمایا شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ کو بخشیں، پریشانی دور کریں کسی قوم کو بلند شان اور دوسری کو کم مرتبہ کریں۔

۱۴۲۔ محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابودریس خولانی سے وہ حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادت کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ شراب کا پینا اور لوگوں سے مذاق کرنا ہے۔

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۲۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۸۶/۱۹، وصحيح ابن حبان ۸۲، وتاريخ أصبهان ۳۴۵/۱، والأحاديث الصحيحة ۶۵۱، وكشف الخفا ۴۷۶/۲، والدر المنشرة ۷۸.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۹۹/۸، ودلائل النبوة للبيهقي ۳۳۹/۶، وتاريخ ابن عساكر ۳۲/۱، ومجمع الزوائد ۸۵/۱۰، وكنز العمال ۳۵۰/۳۶، ۳۵۰/۳۷.

۳۔ سنن أبي داود ۳۲۰۲، وسنن ابن ماجة ۱۴۹۹، وصحيح ابن حبان ۷۵۸، ومشكاة المصابيح ۱۶۷۷.

یونس بن میسرہ کی غریب حدیث ہے جس میں عمرو مفرد ہیں۔

۱۴۳۳ھ۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن المبارک الصوری، عمرو بن واقد، ان کے سلسلہ سند میں یونس وہ ابو اور یس سے آپ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا ان کی شدت کا بیان کیا، حضرت علی بن ابی طالب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس میں تم سے اگلوں کی باتیں اور تمہارے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، تمہارے معاملات کے فیصلے ہیں جس نے کسی زبردست کی وجہ سے اسے ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور جگہ سے ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوطی، حکمت بھرا ذکر اور سیدھا راستہ ہے، یہی وہ کتاب ہے جسے جب جنہوں نے سنا تو انہوں نے کہا ”ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو سیدھی راہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے“ (الحج - ۲۱) یہی وہ کتاب ہے جس کے پڑھنے سے زبان لڑکھڑائی نہیں اور بار بار اس کا پڑھنا اسے بوری نہیں کرتا۔

ابو اور یس کی حضرت معاذ سے روایت کردہ غریب حدیث ہے ہم نے صرف یونس کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۴۴۲ھ۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یزید رفاعی، اسحاق بن سلیمان، معاویہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں یونس بن میسرہ سے وہ ابو اور یس خولانی سے وہ حضرت ابو درداءؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے بھائی کی عیادت کرنے نکلتا ہے تو کوکھ تک رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب مریض کے پاس صحیح ہو کر بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

۳۲۳۔ عمر بن عبد العزیز

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے پاکدامن، جو بچائے گئے، سخاوت والے، آہ و بکا والے آقا عمر بن عبد العزیز ہیں، وہ اپنی امت میں فضیلت میں یکتا، انصاف میں اپنے خاندان والوں میں سے نیک بخت تھے۔ انہوں نے زہد و عفت، تقویٰ و کفایت شعاری کو یکجا کیا، بعد کی زندگی نے انہیں جلد ختم ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا، عدل و انصاف کی اقامت نے انہیں ملامت گروں سے بے پروا کر دیا۔ وہ رعیت و رعایا کے لئے امن و امان اور اپنے مخالفین کے لئے حجت و برہان تھے، وہ گفتگو کرتے تو علمی بات کرتے سمجھاتے تو حکمت سے۔ کسی نے کہا کہ دنیا سے اعراض اور بہتر چیز (یعنی آخرت) کی طرف متوجہ ہونے کا نام تصوف ہے۔ قریب کی چیز کی طرف لپکنا، بلندی کی طرف بڑھنے کے ساتھ۔

۱۲۵۔ ابراہیم بن احمد بن ابی الحسین، جدی ابو حصین محمد بن حسین بن حبیب و ادعی قاضی، عبد الرحمن بن یونس الرقی، عطاء بن مسلم الخفاف، عمرو بن قیس السلائی، ان کے سلسلہ سند میں ہے محمد بن علی بن حسین سے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ ہر قوم میں ایک نیک بخت شخص ہوتا ہے اور بنی امیہ کا نیک بخت شخص عمر بن عبد العزیز ہے۔ وہ قیامت کے دن ایک پوری جماعت کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

۱۲۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن حرب، مبارک بن فضالہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنتا تھا۔ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ حضرت عمر کی اولاد میں سے کس کے چہرے میں علامت ہے، جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا؟

۱۲۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد الرزاق، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہب بن منبہ نے فرمایا اگر اس صفت میں کوئی ہدایت یافتہ ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں۔

۱۲۸۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، ایوب بن محمد الوزان، ضمرۃ بن ربیعہ، اسریٰ بن یحییٰ، ربیع بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نماز کے لئے نکلے تو ان کے ساتھ انکے ہاتھ پر نیک لگائے ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ میں نے ذل میں کہا یہ بوڑھا خشک آدمی ہے۔ پھر جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ان سے جا ملا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو سلامت رکھے یہ بوڑھا کون تھا؟ جو آپ کے ہاتھ پر نیک لگائے آ رہا تھا؟ انہوں نے فرمایا ربیعہ! تم نے انہیں دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا تمہارا ان کے بارے میں کیا گمان ہے، میں تو انہیں نیک آدمی سمجھتا ہوں، یہ میرے بھائی خضر تھے جو میرے پاس مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ میں اس امت کا فرمانروا بننے والا ہوں اور یہ کہ ان کے بارے میں عدل سے کام لوں گا۔

۱۲۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ایوب بن سوید، محمد بن فضالہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز جزیرہ میں ایک راہب کے پاس ٹھہرے جسے وہاں کافی عرصہ پہلے عمر ملے تھے، اس کی طرف سابقہ کتب کا کوئی منسوب کیا جاتا تھا یہ وہاں اترے، اس نے ان سے پہلے کسی کو وہاں اترتے نہیں دیکھا، انہوں نے کہا، تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تمہارے باپ کے حق کی وجہ سے ہم انہیں حرم کے مہینے میں رجب کی جگہ، ائمہ عدل میں شمار کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید نے ہم سے اس کی تفسیر یوں بیان کی کہ تین ماہ تو پے در پے ہیں، ذوالقعدہ،

ذوالحجہ اور محرم، تو ترشیب ابو بکر، عمر، عثمان اور رجب ان مہینوں میں سے منفرد ہیں اور وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

۱۵۰۔ ابو احمد محمد بن احمد البحر جانی، عامر بن شعیب، یحییٰ بن ایوب، رزق بن رزق الکندی، حمر القصاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ خلافت میں بکریاں دوہتا تھا۔ میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرا اس کی بکریوں میں تقریباً تیس بھیڑ بیٹے تھے، میں انہیں کتے سمجھتا رہا، کیونکہ میں نے اس سے پہلے بھیڑیے نہ دیکھے تھے، میں نے کہا او چرواہے! تم اتنے زیادہ کتوں سے کیا کرو گے؟ اس نے کہا ارے بیٹے! یہ کتے نہیں ہیں یہ تو بھیڑیے ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ! بھیڑیے بکریوں میں ہو کر انہیں نقصان نہیں پہنچاتے؟ اس نے کہا بیٹا! جب سردرست ہو تو جسم میں کوئی بیماری نہیں ہوتی، اور یہ عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کا واقعہ ہے۔

۱۵۱۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر، مالک بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز لوگوں کے گورنر بنے تو چرواہوں نے کہا یہ کون نیک شخص لوگوں کا سردار بنا ہے؟ کسی نے ان سے کہا تمہیں اس کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا جب سے عادل خلیفہ لوگوں کے ذمہ دار بنے ہیں تو بھیڑیے ہماری بکریوں سے رک گئے ہیں۔

۱۵۲۔ محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خدش، حماد بن یزید، موسیٰ بن اعمین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے خلافت میں بمقام کرماں بکریاں چرایا کرتے تھے، تو بھیڑیے اور بکریاں اکٹھے چرا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں ایک رات ایک بھیڑیا ایک بکری پر حملہ آور ہوا تو میں نے کہا۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ نیک مرد فوت ہو چکا ہے، حماد نے فرمایا کہ مجھ سے اس شخص نے یا کسی اور نے بیان کیا کہ انہوں نے حساب لگایا تو انہوں نے اسی رات کے مطابق انہیں فوت پایا۔

۱۵۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن ابراہیم دورق، عفان بن مسلم، عثمان بن عبدالحمید، ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ خراسان میں کوئی شخص تھا۔ اس نے کہا میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اس نے کہا جب بنی مروان کا زخمی شخص کھڑا ہو (یعنی خلیفہ بنے) تو جا کر اسکی بیعت کرو، کیونکہ وہ امام عادل ہے، تو جب وہ شخص تین مرتبہ میرے خواب میں آیا تو اس نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور مجھے ڈانٹا۔ چنانچہ میں ان کی طرف روانہ ہوا، جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے ان سے ساری بات کہہ دی، تو انہوں نے مجھ سے کہا تمہارا کیا نام ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا خراسان میں، انہوں نے کہا جس مکان میں تم رہتے ہو اس کا والی وارث کون ہے؟ اور تمہارا وہاں دوست دشمن کون ہے؟ انہوں نے مسئلہ کو پوشیدہ رکھا اور مجھے چار ماہ قید رکھا، میں نے مراحم مولیٰ عمر بن عبدالعزیز سے شکایت کی، تو انہوں نے کہا امیر نے تمہارے بارے میں تحریر لکھ دی ہے، انہوں نے مہینے بعد مجھے بلایا ہے، میں تمہارے بارے میں فیصلہ لکھ چکا ہوں، پھر مجھے یہ بات حاصل ہو گئی کہ تمہارے دوست دشمن کی طرف سے جو بات مجھے خوش کرے گی لہذا آؤ اور مجھ سے سن کر ماننے اور عدل پر بیعت کرو، جب تم اسے چھوڑ دو گے تو تم پر کوئی بیعت نہ ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان سے بیعت کی، انہوں نے فرمایا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں مالدار ہوں، میں تو صرف اسی غرض سے آپ کے پاس آیا تھا، پھر میں نے انہیں الوداع کہا اور چل پڑا۔

۱۵۴۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمہ، علی بن ابی حملہ، ابوالاعین، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرمایا میں خالد بن یزید بن معاویہ کے ہمراہ بیت المقدس کے صحن میں تھا کہ اچانک ایک نوجوان لڑکا آیا، اس نے خالد کو سلام کیا خالد اس کی طرف متوجہ ہوئے، نوجوان نے خالد سے کہا کیا ہم پر کوئی آنکھ ہے؟ فرماتے ہیں میں نے جلدی سے کہا ہاں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سننے اور دیکھنے والی ذات مقرر ہے، اس پر نوجوان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور وہ اپنا ہاتھ خالد کے ہاتھ سے چھڑا کر چل دیا، میں نے خالد سے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا تم اسے نہیں پہنچاتے، یہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ امیر المومنین کا بھائی ہے، اگر اس کی اور تمہاری عمر زیادہ ہوئی تو تم اسے ہدایت کا امام دیکھو گے۔

۱۵۵۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن بشیر، اسماعیل بن عیاش، ابن اسحاق، ابراہیم بن عقبہ، عطاء مولیٰ ام بکرہ الاسلامیہ، حبیب بن ہند اسلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت سعید بن المسیب نے کہا۔ اس وقت ہم عرفہ میں تھے، خلفاء تو تمین ہیں۔ میں نے کہا کون سے خلفاء؟ فرمایا ابو بکر، عمر اور عمر، میں نے کہا حضرت ابو بکر و عمر کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرے عمر کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم زندہ رہے تو انہیں دیکھ لو گے اور اگر فوت ہو گئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

۱۵۶۔ محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر، عمرو بن عثمان، ایوب بن محمد الوزان، ضمرہ، رجا، ابن عون، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابن معمرین سے جب طلایعنی انکور کے پکائے ہوئے شیرے کے متعلق پوچھا گیا تو فرماتے ہیں اس سے امام الہدیٰ یعنی عمر بن عبد العزیز نے منع کیا ہے۔

۱۵۷۔ محمد بن علی بن حسین بن ابی معشر، عمرو، ضمرہ، ابن شونب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن نے فرمایا اگر کوئی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہے ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

۱۵۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، فطر بن حماد بن واقد، ابی، مالک بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ لوگ کہتے ہیں مالک بن دینار زائد ہے، زائد تو عمر بن عبد العزیز ہے جس کے پاس دنیا آئی بھی تو انہوں نے ترک کر دی۔

۱۵۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو مرداس الرقی، ابراہیم بن بکار الاسدی، ابو یونس بن ابی شیبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ میں نے عمر بن عبد العزیز کو طواف کرتے دیکھا ان کے ازار کا بندھن ان کے پیٹ کے مچھاپے میں غائب تھا، پھر میں نے انہیں خلیفہ بننے کے بعد دیکھا اگر میں ان کی پسلیاں انہیں چھوئے بغیر گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔

۱۶۰۔ ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، عبد اللہ بن یوسف، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں۔ مجھے ابو جعفر یعنی امیر المومنین نے کہا تمہارے والد عمر کا کتنا غلہ ہوتا تھا جب وہ خلیفہ بنے؟ میں نے کہا: چالیس ہزار دینار، وہ کہنے لگے جب ان کی وفات ہوئی تو اس وقت؟ میں نے کہا چار سو دینار، اور اگر وہ زندہ رہتے تو یہ بھی کم ہو جاتا۔

۱۶۱۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام، یحییٰ الغسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے فرمایا: مجھے ابو جعفر نے بلا بھیجا کہ عمر بن عبد العزیز کو جب خلافت سونپی گئی ان کی کتنی آمدن تھی؟ میں نے کہا پچاس ہزار دینار، پھر کہا وفات کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا وہ انہیں واپس کرتے رہے، یہاں تک کہ دو سو دینار رہ گئے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اسے بھی واپس کر دیتے۔

۱۶۲۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام، ابی، جدی، مسلمہ بن عبد الملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کرنے آیا، کیا دیکھتا ہوں ان پر ایک میلی قمیض ہے، میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا فاطمہ! امیر المومنین کی قمیض دھو ڈالو، انہوں نے کہا ہم ان شاء اللہ دھوئیں گے، پھر دوبارہ جب میں آیا تو قمیض اپنی حالت پر تھی، میں نے کہا فاطمہ! میں نے آپ کو امیر المومنین کی قمیض دھونے کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کو آتے ہیں وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم! ان کی صرف یہی قمیض ہے۔

۱۶۳۔ احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد حسن، یزید بن حکیم ابو خالد العسکری، سعید بن مسلمہ، ابو بشیر مولیٰ مسلمہ عبد الملک، ان کے سلسلہ سند میں مسلمہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں عمر بن عبد العزیز کے پاس اس دن گیا جس میں ان کی وفات ہوئی، اور فاطمہ بنت عبد الملک ان کے سر ہانے بیٹھی تھیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ پانکتی کی طرف بیٹھ گئی، اور میں ان کے سر ہانے بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ ان پر میلی قمیض ہے جس کا گریباں بھٹا ہے۔ میں نے انہیں کہا اگر آپ یہ قمیض بدل دیں تو وہ خاموش رہیں میں نے کئی بار یہ بات کہی

یہاں تک کہ میں نے سخت سے کہا، وہ کہنے لگیں بخدا! ان کی یہی ایک قمیض ہے۔

۱۶۴۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی السری، محمد بن مروان عجل، عمارہ بن ابی حفصہ، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کی بیماری میں انکی عیادت کرنے گیا تو ان کی قمیض میلی ہو چکی تھی جس کا گریبان چاک تھا اتنے میں مسلمہ آگئے۔ انہوں نے اپنی بہن فاطمہ بنت عبد الملک زوجہ عمر سے کہا۔ مجھے امیر المؤمنین کی دوسری قمیض دیدیں تاکہ ہم انہیں پہنائیں، کیونکہ لوگ ان کے پاس آرہے ہیں تو عمر نے کہا مسلمہ! انہیں رہنے دو، امیر المؤمنین کی صبح و شام اسی کپڑے میں ہوتی ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۶۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، سلیمان یعنی ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے بیٹوں سے کہا، خزانچی پر کوئی تہمت نہ رکھنا، کیونکہ میں نے اس کے پاس صرف اکیس دینار چھوڑے ہیں۔ اس میں گرجوں میں رہنے والوں کے گھروں کے خرچ ہیں اور کھیتی کی کچھ قیمت جو اس میں ان کے لئے ہے اور ان کی قبر کی جگہ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں وہ اسے اجرت پر نہیں دیتے۔

۱۶۶۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن عمر الرقی، ابوامیہ آختہ، جو عمر بن عبد العزیز کے غلام تھے ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں مجھے عمر بن عبد العزیز نے دو دینار دیکر گرجا والوں کی طرف بھیجا، اور فرمایا اگر تم میرے ہاتھ قبر کی جگہ فروخت کرو تو ٹھیک، ورنہ میں یہاں سے منتقل ہو جاؤں۔

راوی کا بیان ہے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے کہا اگر ہمیں انکے منتقل ہونے کا افسوس نہ ہوتا تو ہم ان دیناروں کو قبول نہ کرتے۔ انہوں نے کہا پھر میں عمر کے ساتھ حمام میں آیا، کمزوری کے باعث ان کی گردن جھک گئی اس کے باوجود انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی جسمانی صفائی کی، اسی دن میں اپنی مالکین کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دو پہر کے لئے وال تیار کر کے دی، میں نے کہا ہر دن دال، تو وہ کہنے لگیں، بیٹا! یہ تمہارے آقا امیر المؤمنین عمر کا کھانا ہے۔

۱۶۷۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد، سلیمان بن سیف، سعید بن عامر، عون بن المعتمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور کہا فاطمہ! تمہارے پاس ایک درہم ہے جس سے میں انگور خریدنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا نہیں، میرے پاس تو نہیں، پھر کہا اچھا ایک پیسہ بھی نہیں جس میں انگور خریدوں؟ انہوں نے کہا نہیں، میں ان کی طرف متوجہ ہوا میں نے کہا آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ ایک درہم پر بھی قادر نہیں اور نہ آپ کے پاس پیسہ ہے جس سے انگور خریدیں تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا ہمارے لئے کل جہنم کی آگ میں طوق پہننے سے زیادہ آسان ہے۔

۱۶۸۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن مبارک، ابراہیم بن شیط، سلیمان بن حمید المدنی، ابو عبیدہ، عقبہ بن نافع القرشی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ فاطمہ بنت عبد الملک کے ہاں آئے، اور ان سے کہا آپ مجھے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ جب سے وہ خلیفہ بنے اس وقت سے وفات تک کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔

۱۶۹۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین المروزی، عبد اللہ بن مبارک، ابو الصبار، سہل بن صدقہ مولیٰ عمر بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے عمر کے خاندان کے کسی خاص آدمی نے بیان کیا کہ جب انہیں خلافت ملی تو ان کے گھر باداز بلند رونے کی آواز سنی گئی، لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو گھر والوں نے کہا کہ حضرت عمر نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا کہ مجھ پر ایک بار عظیم پڑا ہے، جس نے مجھے تم سے غافل کر دیا ہے سو جو کوئی آزاد ہونا چاہے میں اسے آزاد کرتا ہوں، اور جو چاہے کہ میں اسے اس شرط پر روک رکھوں کہ اسے میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا تو میں اسے روک لوں گا تو وہ ان سے ناامیدی کی وجہ سے رو پڑی ہیں۔

۱۷۱۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں میں اور ابن ابی زکریا عمر کے دروازے پر تھے کہ ہم نے ان کے گھر سے رونے کی آواز سنی، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تو گھر والوں نے ہمیں بتایا امیر المؤمنین نے اپنی اہلیہ کو اس بات کا اختیار دیا کہ ان کی گردن میں ایک عظیم ذمہ داری ڈالی گئی جس کی وجہ سے وہ عورتوں سے غافل ہو گئے، چاہے اپنے گھر میں رہے یا اپنے والد کے گھر چلی جائیں، تو وہ رو پڑیں، ان کی وجہ سے گھر کی باندیاں بھی رونے لگیں۔

۱۷۲۔ عبد اللہ بن محمد بن علی بن اسحاق، حسین المروزی، ابن السبارک، جریر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے فاطمہ بنت عبد الملک نے کہا، مغیرہ! مردوں میں کوئی عمر سے زیادہ بھی صوم و صلوٰۃ کا پابند ہوگا؟ لیکن لوگوں میں سے مجھے ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نظر نہیں آیا، جب وہ گھر آتے تو اپنے آپ کو مصلے پر ڈال دیتے، نیند آنے تک رونے اور دعا کرنے میں مشغول رہتے اور جب بیدار ہوتے تو پھر ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ پوری رات یہی معمول رہتا۔

۱۷۳۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبد العزیز بن ولید بن ابی السائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جس پر خوف فرمایا خشوع ظاہر ہو جتنا عمر بن عبد العزیز کے چہرے پر دیکھا۔

۱۷۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیہ، ابو عثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کا ایک غلام تھا، جو خچر پر کام کرتا اور ان کے لئے ہر روز ایک درہم اجرت لاتا، ایک دن وہ ڈیڑھ درہم لایا تو آپ نے فرمایا یہ کیسے؟ تو اس نے کہا بازار زیادہ چلا، آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے لہذا اسے تین دن آرام کراؤ۔

۱۷۵۔ محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فاطمہ بنت عبد الملک عمر بن عبد العزیز کی اہلیہ کی ایک باندی تھی انہوں نے اسے حضرت عمر کی طرف بھیجا اور فرمایا مجھے معلوم تھا کہ یہ آپ کو پسند ہے میں نے اسے آپ کو بخش دیا لہذا اس سے اپنی حاجت پوری کریں، تو عمر نے اس سے کہا اے لڑکی خدا کی قسم! مجھے تم سے اپنی حاجت برآری سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی، ذرا اپنا قصہ تو سناؤ اور تجھے کس نے قید کیا؟ اس نے کہا میں بربر قبیلہ کی لڑکی تھی، میرے والد نے کوئی جرم کیا اور پھر موسیٰ بن نصیر سے جو عبد الملک کی طرف سے افریقا کے گورنر تھے بھاگ گئے تو مجھے موسیٰ بن نصیر نے گرفتار کر لیا۔ وہاں سے مجھے عبد الملک کی طرف بھیج دیا اور عبد الملک نے فاطمہ کو بہہ کر دیا، اور انہوں نے مجھے آپ کی طرف روانہ کر دیا تو آپ نے فرمایا قریب تھا کہ ہم رسوا ہوتے، پھر اسے تیار کر کے اس کے گھر والوں کی طرف بھیجا۔

۱۷۶۔ محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد الحرانی، ابو حسین رھاوی، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، سعید بن سوید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے انہیں جمعہ کی نماز پڑھائی، پھر آپ تشریف فرما ہوئے تو آپ کی قمیض گریبان سے آگے پیچھے سے پھٹی ہوئی تھی کسی شخص نے ان سے کہا، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا کچھ عطا کیا ہے، اگر آپ عمدہ لباس پہن لیں تو بہتر ہے، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر سر اٹھا کر فرمایا سب سے افضل ارادہ سنجیدگی کے وقت ہے اور سب سے افضل معافی قدرت کے وقت ہے۔

۱۷۷۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، محمد بن ابو بکر، سعید بن عامر، قربان بن دہیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے حضرت عمر کی بیٹی جس کا نام امینہ تھا، گزری اسے حضرت عمر نے بلایا، یا امین یا امین! تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، پھر کسی آدمی کو کہا، وہ آپ کے پاس لے آیا، آپ نے فرمایا تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ اس نے کہا میں برہنہ تھی، فرمایا مزاحم، ان بستروں میں دیکھو جنہیں ہم نے چاک کیا ہے ان میں سے ایک قمیض اسے کاٹ دو، چنانچہ انہوں نے قمیض کا کپڑا کاٹ دیا، پھر اسے کوئی شخص اس کی پھوپھی ام البنین کے پاس لے گیا، اس نے کہا آپ کی بیٹی برہنہ ہے اور آپ کے پاس کس چیز کی کمی ہے؟ چنانچہ اس نے اس کی طرف کپڑوں کا ایک صندوق بھیجا اور کہا عمر سے کچھ مت مانگنا۔

۷۷۱ء۔ سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، مہدی بن سابق نھدی، عبد اللہ بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز ایک جنازے کے ساتھ، چلے جب لوگ فارغ ہو کر واپس ہونے لگے تو عمر بن عبد العزیز اور ان کے ساتھی پیچھے ٹھہر گئے، آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ جنازے کے بولی ہو کر بھی پیچھے رہ گئے؟ انہوں نے فرمایا مجھے قبر نے پکارا اے عمر بن عبد العزیز! مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں نے دوستوں سے کیا کیا؟ میں نے کہا کیوں نہیں، تو قبر نے کہا میں کفن پھاڑ دیتی، بدن کے ٹکڑے کر دیتی، خون چوس لیتی اور گوشت کھا لیتی ہوں، کیا آپ مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو قبر بولی، میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے اور کلائیوں کو بازوؤں سے بازوؤں کو کندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے رانوں کو گھٹنوں سے گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا جدا کر دیتی ہوں، پھر عمر رو پڑے اور فرمایا خبردار دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے اس کا عزت مند ذلیل ہے، اس کا مالدار فقیر، اس کا جوان بوڑھا ہونے والا، اس کا زندہ مرنے والا ہے سو تمہیں اس کی طرف متوجہ ہونا ہے باوجودیکہ تم اس کے پیٹھے پھیرنے کو جانتے ہو دھوکا میں نہ ڈالے، قریب خوردہ وہی ہے جو اس کے دھوکہ میں آئے۔ اس کے وہ باتیں کہاں ہیں جنہوں نے شہر تعمیر کئے ہیں، نہریں نکالیں، اس میں درخت لگائے اور کچھ ہی ایام اس میں بسر کئے، انہیں ان کی صحت مندی نے دھوکے میں رکھا، وہ اپنی چستی اور نشاط کی وجہ سے مغرور ہوئے تو انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا، اللہ کی قسم! وہ بہت زیادہ روکنے کی وجہ سے اموال کے حریص تھے مال جمع کرنے کی بنا پر لوگ ان سے حسد کرتے تھے۔

مٹی نے ان کے بدنوں کا کیا حال کیا؟ ریت نے ان کے جسموں کا کیا حلیہ بگاڑا، اور کپڑوں نے ان کے جوڑوں اور ہڈیوں سے کیسا سلوک کیا؟ وہ دنیا میں لگائے گئے تختوں پر بچھائے گئے بستروں پر تھے، خدام ان کے سامنے خدمت کناں، گھروالے اکرام کناں، پڑوسی امداد کرتے سو جب تو ان کے پاس سے گزرے تو انہیں پکارا اگر تو انہیں پکار سکتا ہے، انہیں آواز دے اگر تو آواز دے سکتا ہے، ان کے لشکر کے پاس سے گزرا اور ان کے قریب قریب بنائے گئے گھروں کو دیکھ جس میں وہ عیش و عشرت سے رہتے تھے۔ ان کے مالدار سے پوچھ کہ ان کی مالداری باقی رہی، ان کے فقیر سے پوچھ کہ اس کے فقر میں کچھ بچا، ان سے ان زبانوں کے بارے میں پوچھ جن سے بولتے تھے اور آنکھوں کے بارے میں جن سے لذتوں کی چیزیں دیکھتے تھے۔ ان سے باریک جلدوں کے بارے میں پوچھ، خوبصورت چہروں کے بارے میں، نرم جسموں کے متعلق پوچھ کہ کیڑاؤں نے ان کا کیسا حال بنایا؟ رنگ مٹا دیئے گئے، گوشت کھا لیے گئے، چہروں پر مٹی ڈال دی گئی، جسموں کا خاتمہ کر دیا گیا، پڑھ کی ہڈیاں توڑ دی گئی، اعضاء جدا کر دیئے گئے، جوڑ توڑ دیئے گئے ان کے دلہن کے لئے سجے کمرے اور ان کے اونچی ناک والے کہاں ہیں؟ ان کے خدام ان کا جھٹھ اور ان کے خزانے کہاں ہیں؟ اللہ کی قسم! انہوں نے توشہ میں کچھ بھیجا اور نہ تکیہ رکھا، نہ اپنے لئے درخت لگایا اور نہ لجر میں قمار کے لئے کوئی چیز اتاری، کیا وہ آبادیوں اور صحرائیں رہائش پذیر نہ تھے؟ کیا ان کے لئے رات دن برابر نہ تھے؟ کیا وہ شب دیجور میں نہ تھے؟ ان کے اور عمل کے درمیان (خلج) حائل ہو گئی، انہوں نے دوستوں کو چھوڑ دیا، بہت سے نرم چہرہ مرد اور عورتیں ایسی ہیں جن کے چہرے بوسیدہ ہو گئے؟ ان کے اجسام ان کی گردنوں سے دور ہو گئے، ان کے جوڑوں کے ٹکڑے ہو گئے، آنکھوں کی سیاہی رخساروں پر بہہ پڑی، اور منہ خون اور پیپ سے بھر گیا، ان کے جسموں میں حشرات الارض پھر رہے ہیں اور ان کے اعضاء کو جدا کر دیا، پھر اللہ کی قسم! وہ کچھ ہی عرصہ رہے کہ ہڈیاں بوسیدہ کھوکھلی ہو گئیں۔

انہوں نے باغات کو چھوڑ دیا، کشادگی کے بعد وہ تنکیوں میں جا پڑے، ان کی عورتوں نے نکاح کر لئے، ان کے بچے راستوں میں چکر لگاتے ہیں۔ رشتہ داروں نے ان کے گھروں اور میراث کو تقسیم کر لیا، ان میں سے اللہ کی قسم! بعض ایسے ہیں جن کی قبریں کشادہ ہیں، گھنا تر و تازہ ماحول ہے جو لذتوں سے لطف اندوز ہو رہا ہے، اے کل قبر میں رہنے والے! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا، کیا تجھے معلوم ہے کہ تو دنیا میں زندہ رہے گا یا تیرے لئے دنیا باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر کہاں ہے؟ تیری کشادہ نہر کہاں ہے؟ تیرا وہ پھل کہاں

ہے جو بالکل کپنے والا ہے؟ تیرے باریک کپڑے، تیری خوشبو اور تیری دھونی کہاں ہے؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کہاں ہیں؟ کیا کہتا نہیں کہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ سے گھبراہٹ دور نہ کرے گا، وہ پسینے سے شرابور ہے، پیاس سے بلبلارہا ہے، موت کی تختیوں سے پہلو پر پہلو بدل رہا ہے، آسمان سے حکم آگیا، قضا و قدر کا غالب حصہ آگیا، موت و امر کا وہ حصہ آگیا جس سے تو نکلتا تھا، دوری ہو دوری، اے والد، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کرنے والے، انہیں غسل دینے والے، اے میت کو کفن دینے اور خاکانے والے، اے قبر میں تنہا چھوڑ کر واپس ہونے والے، کاش مجھے معلوم ہو جاتا تو کیسی سخت زمین پڑے، کاش میں جانتا تیرے ہاں رخسار میں بوسیدگی کی ابتدا ہوئی، اے ہلاکتوں کے پڑوس میں رہنے والے! (آج) تو مردوں کے محلہ میں جا بسا، کاش مجھے معلوم ہوتا کہ جب میری روح دنیا سے نکلے گی ملک الموت مجھے کس چیز کیساتھ ملیں گے، اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے، پھر یہ اشعار اے: تو فانی چیز پر خوش ہوتا اور بچپن میں مشغول ہوتا ہے، جیسے خواب دیکھنے والا نیند کی حالت میں لذتوں کے دھوکے میں ہوتا ہے اے غمخوار و فریب خوردہ تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہو گئی تو اس پر تیرے لگا ہوا ہے جس کی جدائی تجھے گراں گزرے گی۔ اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گزارتے ہیں، پھر آپ لوٹ گئے اس کے بعد صرف ایک جمعہ زندہ رہے۔

۱۷۱۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین النخضرمی، علی بن مطر، اسد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے ہاتھ ایک جنازہ میں تھے۔ جب میت دفن کر دی گئی تو وہ اپنی چھوٹی سی خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس آئے اور اس پر چھری گاڑ کر کہا: اے صاحب قبر! السلام علیک، حضرت عمر نے فرمایا مجھے کسی نے پکار کر کہا وعلیک السلام، اے عمر بن عبد العزیز، کیا پوچھتے ہو؟ میں نے کہا: اے ہاں ٹھہرنے والوں اور تیرے پڑوسیوں کے بارے میں پوچھتا ہوں تو اس نے کہا، رہا بدن تو وہ میرے پاس ٹھہر جاتا ہے اور روح اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھالی جاتی ہے مجھے معلوم نہیں اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ اس نے کہا میں دونوں آنکھیں پھاڑ دیتی، پتلیوں کو کھا جاتی، کفنوں کو چاک کر دیتی ہوں، پھر اسی طرح کا ذکر کیا اور شعر بھی ذکر کیا۔

۱۷۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن یحییٰ ازدی، عبید بن نوح، ابو بکر بصری، ابو قمرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز مروان کی اولاد میں سے کسی کے جنازے میں نکلے، جب نماز جنازہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو اپنے دوستوں سے کہا: ٹھہر جاؤ! تو وہ اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ قبروں کے درمیان جا کھڑا ہوا، اور ان سے چھپ گیا، کافی دیر ہو گئی تو لوگوں کو ان کی کت کا گمان ہوا، پھر وہ تشریف لائے آپ کی آنکھیں سرخ تھیں، رگیں پھولی ہوئی تھیں، انہوں نے کہا امیر المؤمنین! آپ نے اتنی دیر بیٹوں لگائی؟ آپ نے فرمایا کہ میں دوستوں کی قبروں کے پاس آیا، جن میں میرے آباؤ اجداد کی قبریں بھی تھیں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو مٹی نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ میں نے کن کن آدمیوں سے ملاقات کی؟ میں نے کہا کیسے؟ اس نے کہا کفنوں کو پھاڑ دیا، بدن کھینچ لئے، آنکھیں نکال لیں، پھر اسی طرح بتایا، البتہ بات کا اضافہ کیا ہے کہ جب میں بہت پیچھے چلا گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اے عمر! تو ایسے کفنوں کا بندوبست کر جو بوسیدہ نہ ہوں، میں نے کہا ایسے کون سے کفن ہیں؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا خوف اور نیک عمل۔

۱۷۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد، ابو صالح شامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا۔ مرنے والا ہوں اور جس ذات پر موت نہیں آتی وہ غالب ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ میں مرنے والا ہوں کوئی بادشاہت ایسی جس جو موت کے زوال سے بچ سکے، بادشاہت تو اس ذات کی ہے جس پر موت نہیں آسکتی۔

۱۷۴۔ ابو بکر بن محمد بن احمد، احمد بن محمد بن العبدی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ اس موت نے دنیا والوں کی چمک دمک کو خراب و پراگندہ کر دیا، اسی اثنا میں کہ وہ اس حالت میں تھے کہ ان کے پاس موت کی جستجو کرنے والا آ گیا، تو جس حالت میں وہ تھے انہیں ہلاک کر دیا، وہاں حسرت و افسوس ہے اس کے لئے جو موت سے نہ ڈرے، نرمی اور آسانی میں موت کو یاد کرتا تو اپنے لئے کوئی خیر آگے بھیجتا، جسے دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنے کے بعد پاتا۔
راوی کا بیان ہے کہ پھر عمر رو پڑے، یہاں تک کہ اتاروئے کہ کھڑے ہو گئے۔

۱۸۳۔ ابو بکر بن محمد بن احمد، ابوالحسن احمد بن محمد العبدی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، اسحاق بن منصور بن حیان اسدی، جابر بن نوح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے کسی عزیز کو لکھا، جب تم موت کی یاد کو دن یا رات میں معلوم کر لو گے تو ہر فانی چیز تمہیں مبغوض ہوگی اور ہر باقی رہنے والی محبوب ہوگی۔ والسلام

۱۸۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابن ابی بکر، سعید بن عامر، اسماء بن عبید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عنہ بن سعید بن العاص، عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور کہا، امیر المومنین! آپ سے پہلے جتنے خلفاء تھے وہ سب ہدیے دیتے تھے جبکہ آپ نے ہمیں ان سے محروم رکھا ہے۔ میرے اہل عیال اور میری جائیداد ہے کیا؟ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ مجھے اتنا دیا جائے جو میرے اہل و عیال اور جائیداد کے لئے کافی ہو؟ تو عمر نے فرمایا تم میں سے ہمیں وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اپنی مشقت میں ہمیں کافی ہو، چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑے، جب دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت عمر نے پکارا، ابو خالد! ابو خالد! تو وہ واپس آگئے پھر فرمایا اکثر موت کو یاد کیا کرو، اگر تم تنگی میں ہوئے تو وہ تمہیں وسعت میں لا کھڑا کرے گی اور اگر وسعت میں ہوئے تو تنگی میں لے آئے گی۔

۱۸۵۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ البروزی، خالد بن خدائش، حماد بن زید، محمد بن عمرو، عنہ بن سعید، فرمایا میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، پھر اسی طرح ذکر کیا۔

۱۸۶۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی غاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعوفہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے لوگو! تم ایسے ہدف ہو جن میں امیدوں کے تیر پھینکے گئے ہیں تمہیں جب بھی کوئی نعمت دی جاتی ہے تو پہلی جدا ہو جاتی ہے، کونسا ایسا لقمہ ہے جس کے ساتھ اٹکن نہیں؟ کونسا ایسا گھونٹ ہے جس کے ساتھ پھندا نہیں؟ شاہد شخص کی شام مقبول ہے جس نے تمہیں تکلیف پہنچائی، اور تم میں اپنی حکمت چھوڑی، اور آج کا دن رخصت کئے جانے والا دوست ہے اور اس کا سفر قریب ہے اور آنے والا کل جو کچھ اس میں اسے لیکر آنے والا ہے وہ شخص کیسے بھاگ رہا ہے جو اپنے طلب گار کے ہاتھ میں تڑپ رہا ہے؟ وہ طلب گار سے قوی نہیں اور نہ مطلوب سے زیادہ ضعیف ہے تم تو مسافر ہو، اسکے گھر کے سوا اپنی سواریوں کے کجاووں میں اترو گے، تم تو شاخیں ہو جڑیں پہلے گزر گئیں سو جان لو کہ جڑوں کے ختم ہو جانے کے بعد شاخوں کی کیا حیثیت ہے۔

۱۸۷۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر قواریری، زائدہ بن ابی زناد، عبید اللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں شام میں گارے سے بنے ہوئے منبر پر خطبہ دیا، اس خطبے میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد تین باتیں کہیں:

(۱) اے لوگو! تم اپنے مخفی امور کی اصلاح کر لو تو تمہارے اعلانیہ امور کی اصلاح خود بخود ہو جائیگی۔

(۲) تم اپنی آخرت کے لئے کام کرو تمہاری دنیا کی کفایت کی جائیگی۔

(۳) اور یہ بات جان لو کہ ہر وہ آدمی جس کے اور آدم کے درمیان کوئی باپ زندہ نہیں رہا ہے اسے موت ضرور آئیگی، والسلام علیکم۔

۱۸۸۔ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک، احمد بن عبداللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سری بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اپنی آخرت کو ٹھیک کر لو، تمہاری دنیا ٹھیک ہو جائیگی، اپنی خفیہ باتوں کی اصلاح کر لو تو تمہارے ظاہری کام ٹھیک ہو جائیں گے، اللہ کی قسم! یقیناً ہر وہ بندہ (راوی کو شک ہے کہ عبد کہا یا رجل کہا) جس کے اور آدم کے درمیان ہر باپ مر چکا ہے اسے

موت ضرور آئیگی۔

۱۸۹ء۔ سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابوالحسن مدائنی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی طرف ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

اما بعد! ہم اہل آخرت کے افراد میں سے ہیں جنہوں نے دنیا کو مسکن بنالیا ہے۔ ہم مردے ہیں مردوں کے بیٹے ہیں، تعجب ہے اس میت پر جو مردے کی تعریف کرے مردے کی طرف خط لکھے، والسلام۔

۱۹۰ء۔ ابو محمد بن حیان، علی بن رستم، عبدالرحمن بن عمر، ابوالجراح، محمد کوئی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا، اس حال میں کہ وہ خطبہ دے رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق کو پیدا کیا پھر اس کو سلا دیا، پھر سونے والوں کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر بعض جنت میں جائیں گے اور بعض کو جہنم میں، اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات کو سچا مانتے ہیں کہ ہم بے وقوف ہیں اور اگر اس کو جھٹلاتے ہیں تو ہلاک ہو جائیں گے، پھر منبر سے نیچے اتر گئے۔

۱۹۱ء۔ ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، یحییٰ بن ابی بکر، عبداللہ بن الفضیل تميمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے آخری خطبے کی تفصیل یہ ہے کہ وہ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء کی اس کے بعد انہوں نے کہا:

اما بعد! بے شک تمہارے ہاتھوں میں جو مال ہے یہ مرنے والوں کا سلب (چھین) ہے، اس وقت جو لوگ باقی ہیں وہ بھی عنقریب اس کو چھوڑ جائیں گے جیسا کہ پہلے چھوڑ گئے ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ تم ہر روز ایک صبح یا شام کے وقت اللہ کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے پیچھے چلتے ہو؟ تم اس کو زمین کے ایک گڑھے میں اور گڑھے کے بھی بیچ میں رکھتے ہو، جہاں نہ بچھونا ہے اور نہ تکیہ ہے، یہ مردہ اپنا سارا مال و متاع چھوڑ جاتا ہے، دوست احباب سے جدا ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنا مسکن بنا لیتا ہے حساب و کتاب کا سامنا کرتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اسی کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑتا ہے اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

خوب یاد رکھو! اللہ کی قسم! میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اس حال میں کہ میں لوگوں میں سے کسی کو اتنا نہیں جانتا ہوں جتنا کہ اپنے نفس کو پہنچانتا ہوں، پھر آپ نے اپنے کپڑے کے کنارے کو پکڑ کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے اور منبر سے نیچے اتر آئے، اس کے بعد انہوں نے خطبہ نہیں دیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

۱۹۲ء۔ عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن مکرم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان، عیسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا:

اما بعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے مال کو استطاعت کے مطابق سمیٹنے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو ذخیرہ آخرت بنانے کی وصیت کرتا ہوں۔ گویا کہ تو نے موت کا ذائقہ چکھ لیا ہے اور دن اور رات کی گردش سے اپنے مابعد کے حالات کا معاینہ کر لیا ہے کیونکہ دن اور رات تیزی سے مدت کو لپیٹ رہے ہیں اور عمر کو گھٹا رہے ہیں، ان سے کوئی چیز نہیں رہی، مگر اسکو انہوں نے فنا کر دیا ہے اور کسی زمانے پر یہ نہیں گزرے مگر اس کو پرانا کر دیا ہے۔ بقیہ ماندہ لوگوں کے ساتھ وہی کچھ کرنے کو تیار ہیں جو کچھ گذر جانے والوں کے ساتھ کیا ہے۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے برے اعمال کی وجہ سے مغفرت مانگتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس بات کی نصیحت کرتے ہیں اور اس میں کمی کرتے ہیں۔

۱۹۳ء۔ عبداللہ بن محمد، ابن ابی عاصم، ح، محمد بن علی، حسین بن محمد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہو گئی تو عمر بن عبدالعزیز ان کی تعریف کرنے لگے تو مسلمہ نے کہا: اے امیر المومنین! اگر وہ زندہ

ہوتے تو کیا آپ ان کے پاس جاتے اور وصیت کرتے؟ تو انہوں نے کہا نہیں، مسلمہ نے کہا، کیوں حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہو؟ تو کہنے لگے مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ اس کے بارے میں میری آنکھیں مزمین کر دی گئی ہو، وہ جو بات مزمین کر دی جاتی ہے باپ کی آنکھ میں اپنے بیٹے کے بارے میں۔

۱۹۴ء۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل، اسحاق، قاضی، نصیر بن علی، محمد بن یزید بن جیش، وہیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کے بیٹے عمر بن عبدالعزیز کے دروازے پر جمع ہوئے۔ اسی اثناء میں عبدالملک بن عمر اپنے باپ کے پاس جانے کے لئے آئے تو مروان کے بیٹوں نے اس سے کہا: یا تو آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیر المومنین تک پہنچادیں، اس نے کہا کہ بتاؤ تو انہوں نے کہا، بے شک اس سے پہلے خلفاء ہمیں عطا یا دیا کرتے تھے اور ہمارے مرتبے کو پہنچانتے تھے اور آپ کے والد نے ہمیں ان سے محروم کر دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے بیٹے اپنے والد کے پاس گئے اور مروان کی اولاد کا پیغام دیا تو عمر نے اس سے کہا ان سے جا کر کہو کہ میرا باپ کہہ رہا ہے۔ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی صورت میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

۱۹۵ء۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، منضل بن غسان، میرے والد، ازد کے ایک آدمی سے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز سے کہا مجھے وصیت کیجئے! تو انہوں نے کہا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کو مد نظر رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے تم پر ذمہ داری ہلکی ہو جائیگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد بہتر اور آسان ہو جائیگی۔

۱۹۶ء۔ میرے والد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر، محمد بن ادریس، محمد بن حمید، زافر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ایسا ڈرنا کہ اس کے علاوہ کو قبول نہیں کیا جاتا اور نہیں رحم کیا جاتا مگر ویسے تقویٰ والوں پر اور بدلہ نہیں دیا جاتا مگر اسی پر، بے شک ایسے تقویٰ کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

۱۹۷ء۔ میرے والد، ابوالحسن، ابوبکر، حسین بن محبوب، ابوتوبہ بن نافع، ابوربیعہ عبید اللہ بن عبید اللہ بن عدی کندی، یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بعض ملازموں کی طرف خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے:

لَمَّا بَعْدَ! پس گویا کہ بندہ اللہ کی طرف لوٹ آئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو خیر دیں گے ان کے اعمال کے بارے میں جو انہوں نے کئے تاکہ برے اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں اور اچھے عمل کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیں، اس لئے کہ اس کے حکم کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور نہ ہی اس سے اس کے معاملے میں جھگڑا کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ٹوکا جاسکتا ہے۔ اس کے اس حق کے بارے میں جس کی ادائیگی کا اس نے مطالبہ کیا ہے اور وصیت کی ہے اور بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اور شرف تمہیں عطا کیا ہے، اس پر شکر کرتے رہو تمہیں ابھارتا ہوں اس لئے کہ شکر اس کی نعمتوں کو بڑھاتا ہے اور ناشکری ان کو ختم کرتی ہے موت کی یاد زیادہ کرو جس کے بارے میں تمہیں علم نہیں کہ وہ کب آجائے جس سے نہ چھٹکارا ہے اور نہ بچنا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اور اس کی شدت کو یاد کرو پھر دنیا تمہیں عطا کی گئی ہے اس سے ڈرتے رہو، اس لئے کہ وہ شخص جو اس سے ڈرتا نہیں قریب ہے کہ اچانک اس کے پاس ہلاکت آ پہنچے، تجھے دنیا میں جس عمل کا حکم دیا گیا ہے اس پر زیادہ توجہ دے پھر اسی پر اکتفاء کرے، بے شک میری زندگی کی قسم! اس میں دنیا سے بے پروائی ہے اور تو علم کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ تو اس کو جہل پر ترجیح نہ دے، اور حق کو نہیں پاسکتا جب تک کہ باطل کو نہ چھوڑ دے، پس ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں اور اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارا اور آپ کا اپنی رحمت سے اچھے طریقے سے دفاع کریں۔

۱۹۸ء۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن احسین، عمرو بن جریر، ابوسریع الشامی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر

بن عبدالعزیز نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے کہا: آج کی رات میں نے غور و فکر میں لگا دی ہے۔ اس نے کہا کس چیز میں اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا قبر اور اس میں رہنے والے کے حالات میں، بے شک اگر تو تیسری رات کے بعد میت کو اس کی قبر میں دیکھ لے تو ایک طویل زمانے تک اس سے مانوس ہونے کے باوجود اس سے وحشت محسوس کرے گا اور یقیناً تو ایک ایسا گھر دیکھے گا جس میں کیڑے مکوڑے گھوم رہے ہیں اور پیپ چل رہا ہے اور اچھی خوشبو، اور صاف ستھرے کپڑوں کے بعد اب آب و ہوا کے تبدیل ہونے اور کفنوں کے پرانے ہونے کے ساتھ کیڑے مکوڑے اس کے جسم کو نوچ رہے ہیں۔

پھر اس آدمی نے ایک چیخ لگائی اور بے ہوش ہو کر گر گیا، پھر فاطمہ نے کہا: اے تنگی کرنے والے تیرا ناس ہو۔ اس آدمی کو یہاں سے نکال دو، اس لئے کہ ہم زندگی کو امیر المومنین پر خلافت کے بعد تنگ پاتے ہیں پس کاش وہ خلیفہ نہ بنتے۔

راوی کہتے ہیں پھر وہ آدمی باہر نکلا فاطمہ آئیں اس حال میں کہ ان کے چہرے پر پانی ڈال رہی تھیں اور روزی تھیں، یہاں تک کہ ان کو بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ فاطمہ رو رہی ہیں۔

اس پر انہوں نے کہا اے فاطمہ! تم کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگیں اے امیر المومنین! میں نے اپنے سامنے آپ کے کچھڑنے کو دیکھا پھر اس سے میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے موت کے ڈر سے آپ کے کچھڑنے کو یاد کیا، آپ کے دنیا سے علیحدہ ہونے اور ہم سے جدا ہونے کو میں نے یاد کیا، پس اس چیز نے مجھے رلا دیا ہے۔

اے فاطمہ! تو نے حقیقت بتا دی ہے، پھر وہ گرنے لگے تو فاطمہ نے ان کو پکڑ لیا اور کہا اے امیر المومنین ہم اپنے دل کی ان کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کر سکتے جو آپ کے بارے میں موجود ہیں، پھر وہ اسی جال پر رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا تو فاطمہ نے ان کے چہرے پر پانی ڈالا اور آواز دی، اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا تو وہ گھبرا کر اٹھ گئے۔

۱۹۹ء۔ محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر، محمد بن حسین، یونس بن حکم، عبدالسلام جو مسلم بن عبدالملک کے مولیٰ ہیں، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک مرتبہ رونے لگے تو فاطمہ بھی رونے لگیں اور باقی گھر والے بھی رونے لگے انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کو کس چیز نے رلا دیا ہے، جب مجلس ختم ہو گئی تو فاطمہ نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ کس وجہ سے رو رہے تھے؟ اس نے کہا، اے فاطمہ! میں نے لوگوں کے اللہ تعالیٰ کے سامنے لوٹنے کی جگہ کو یاد کیا کہ ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے چیخ لگائی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔

۲۰۰ء۔ محمد بن احمد بن ابان، میرے والد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن سفیان، ابو منصور واسطی، مغیرہ بن مطرف رواسی، خالد بن صفوان، میمون بن مهران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ قبرستان کی طرف نکلا پس جب اس نے قبروں کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگا پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابویوب! یہ میرے آباء و اجداد بنو امیہ کی قبریں ہیں ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ اہل دنیا کی لذت اور عیش میں کبھی شریک ہی نہیں ہوئے ہیں کیا ان کو پچھاڑا ہوا نہیں دیکھتا؟ ان پر عبرت ناک سزائیں واقع ہو چکی ہیں ان پر مصیبتیں پہنچے ہو گئی ہیں اور حشرات الارض ان کے جسموں پر مسلط ہو چکے ہیں، پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہو گئی، پھر ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے ہمیں یہاں سے لے چلو، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے ان لوگوں میں سے جو ان قبروں میں ہیں اور ان لوگوں میں سے جو اللہ کے عذاب سے بے خوف ہیں کسی کو زیادہ ناز و نعمت والا۔

۲۰۱ء۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن ہدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے شعیب بن صفوان کے بھائی کو سنا کہ وہ سفیان بن حسین سے نقل کر رہے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک رات روتے ہوئے جاگ اٹھے، ان سے کہا گیا، آپ کو کیا ہوا اے امیر المومنین! انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو میرے سامنے کھڑے ہیں اور یہ کہہ

رہے ہیں: جب تجھ پر چالیس راتیں گزر جائیں تو اس وقت تو اللہ تعالیٰ سے ڈر اور موت کے لئے تیار ہو جا، پھر راوی نے کہا جب عمر بن عبد العزیز کا انتقال ہوا تو چلتے ہوئے پانیوں کا رخ بھی تبدیل ہو گیا۔

۷۲۰۲۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی کو کسی کام پر عامل بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، تو اسے عمر نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم یہ کام کرو گے؟ اس آدمی نے کہا میں اپنے نفس پر قسم کھاتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، عمر نے اس آدمی سے کہا تم نافرمانی نہ کرو، آدمی نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا عرضنا الامانة (ترجمہ) ہم نے امانت کو زمین اور آسمان پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا، کیا یہ انکی طرف سے معصیت تھی؟ عمر بن عبد العزیز نے پھر اسے معاف کر دیا۔

۷۲۰۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عمر بن ولید کی طرف ایک خط لکھا جس میں یہ لکھا: اور تیرے لئے تیرے باپ نے سارا خنس کا مال تقسیم کر دیا ہے اور تجھے تیرے باپ کا حصہ ملا ہے۔ عام مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حصے کی طرح، اور اسی میں اللہ اور رسول کا حق ہے اور قریبی رشتہ داروں، مسکینوں، یتیموں اور مسافروں کا حق ہے سو کس قدر تیرے باپ کے خصم زیادہ ہوں گے قیامت کے دن، پس کیسے نجات پائے گا وہ آدمی جس کے خصم قیامت کے دن زیادہ ہوں؟ اور تیرا گانے بجانے کے آلات کو ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے، البتہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیری طرف بھیجوں ایسے آدمی کو جو تیرے زیادہ پانی والے برے کنویں کو عبور کر جائے، راوی کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز ہر روز اپنے ذاتی مال میں سے ایک درہم مسلمانوں کے مال میں داخل کرتے تھے پھر ان کے ساتھ کھاتے تھے۔

۷۲۰۴۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد اور عمر بن عثمان، کثیر بن عبید، ان سب نے کہا کہ ولید بن مسلم، اوزاعی سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے کہا اس رائے کو لے لو جو تم سے پہلے لوگوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس کو نہ لو جو ان کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ جاننے والے تھے۔

احمد، عبد اللہ، محمود، ولید، عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے حاجیوں کے احکام میں بعض احکام کو، لوگوں کے عمل کے برخلاف ختم کرنے کا حکم دیا۔

۷۲۰۵۔ احمد، عبد اللہ، محمود، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے خاندان والوں کے وہ خاص عطایا جو ان کو ملتے تھے بند کر دیئے اور ان کو اپنے گھروں کی طرف لوٹنے کا حکم دے دیا، تو عنہ بن سعید نے اس سلسلہ میں عمر بن عبد العزیز سے بات کی اور کہا، اے امیر المؤمنین! بے شک کیا ہمیں آپ کی قرابت حاصل نہیں ہے؟ تو عمر بن عبد العزیز نے جواب دیا۔ میرا اور آپ کا مال ہرگز وسیع نہیں ہوگا، رہا یہ مال تو اس میں تمہارا حق ایسے ہی ہے جیسے برک غناد جگہ کے کنارے میں موجود آدمی کا حق ہے اور نہیں روکتا اس مال کو وہ شخص جو اسے لیتا ہے مگر اس پر قابو پانے کے بعد، اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ اگر معاملہ بالکل الٹا ہو جائے یہاں تک کہ سارے اہل زمین کی رائے تمہاری رائے کے موافق ہو جائے تو ان پر اللہ کے عذاب کی صورت میں مصیبت نازل ہوگی اور یہ عذاب اہل زمین پر پہلے بھی نازل ہو چکا ہے اور پھر راوی نے کہا: عمر بن عبد العزیز عام لوگوں کو وعظ کہنے والے کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ نماز کے بعد اور جب وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو یہ بھی اس کی پیروی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیتے تھے۔

۷۲۰۶۔ عبد اللہ، محمود، ولید، ابو عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اسامہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبد العزیز کے پاس گئیں، اس حال میں ان کے ساتھ انکا آزاد کردہ غلام بھی تھا جس نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا تو عمر بن عبد العزیز کھڑے ہوئے اور اس کی طرف گئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑا لے کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا، اور ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ

گئے اور اس کی جو بھی ضرورت تھی اس کو پورا کر دیا۔

۷۲۰۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب ان کے دادا کو عمر بن عبد العزیز نے موصل کا گورنر بنایا تو میں موصل میں آیا تو میں نے اسے چوری اور ڈاکے کا مرکز پایا، پھر میں نے عمر بن عبد العزیز کی طرف خط لکھا اور ان کو شہر کی حالت بتائی اور یہ پوچھا کہ کیا میں لوگوں سے محض گمان یا تہمت کی وجہ سے مواخذہ کروں یا گواہوں کی بنیاد پر مواخذہ کروں کہ جس طرح لوگوں کی عادت چل رہی ہے؟ تو انہوں نے مجھے جواب لکھا کہ میں سنت کے مطابق گواہوں کی بنیاد پر مواخذہ کروں، اس لئے کہ اگر حق ان کی اصلاح نہیں کر سکتا تو اللہ ان کی اصلاح نہیں کرے گا۔

یحییٰ کہتے ہیں میں موصل سے جب رخصت ہوا تو وہ ایک بہترین شہر بن چکا تھا اور چوری اور ڈاکے کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

۷۲۰۸۔ محمد، ابراہیم، میرے والد، ان کے دادا کے سلسلہ سند میں ہے کہ جعقونہ بن حارث عمر بن عبد العزیز کے پاس گئے اور اس سے کہا بے شک میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہوں، کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر والے آپ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہاں، وہ میری اصلاح کو پسند کرتے ہیں، جعقونہ نے کہا نہیں، بلکہ وہ آپ سے محبت کرتے رہیں گے جب تک آپ کی جماعت ان کی خدمت کرتی رہے گی، اور وہ آپ کے دسترخوان پر کھاتے رہیں گے اور آپ کی پشت پناہی حاصل کرتے رہیں گے۔ پس تو اللہ سے ڈر اور ان کو حلال کے سوا کچھ نہ کھلا، پھر اس نے کہا ہم ایک مرتبہ رات کو عمر بن عبد العزیز کے ساتھ چلے تو اس نے اپنے سر پر ایک سفید، ڈھلی ہوئی ٹوپی رکھی اور کہا یہ ٹوپی تمہارے گمان کے مطابق کتنے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ایک درہم کی اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے یقین نہیں کہ یہ مکمل حلال مال سے ہو۔

۷۲۰۹۔ محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے اور وہ میمون بن مہران سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے مجھے کہا اے میمون! مجھے کوئی حدیث سنائیے تو میں نے اسے ایک حدیث سنائی جس سے وہ بہت زیادہ روئے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اس کو سن کر اتار دیں گے تو میں آپ سے اس سے کچھ نرم حدیث بیان کرتا، تو انہوں نے کہا اے میمون! بے شک ہم پر عس کا درخت کھانے میں جو میرے علم کے مطابق دلوں کو نرم کرنے والا، آنسوؤں کو بہانے والا اور جسموں کو مطیع بنادینے والا ہے، میمون نے کہا مجھے عمر نے بلایا اور کہا اے مہران بن میمون! میں نے کہا، کیا میمون بن مہران نہیں ہے اے امیر المومنین! تو انہوں نے کہا ہاں واقعی میمون بن مہران ہے، میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں تم اس کو یاد کر لو، وہ یہ کہ تم نامحرم عورت کی خلوت سے بچنا اگرچہ تیرا نفس تجھے یہ حیلہ سکھائے کہ تو اسے قرآن کی تعلیم دے رہا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۲۱۰۔ محمد، محمد بن ابراہیم، میرے والد، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبد الملک نے حج کیا اور ان کے ساتھ عمر بن عبد العزیز بھی تھے۔ پس جب میں عسغان کی گھاٹی پر پہنچا تو سلیمان نے اپنے لشکر پر نظر ڈالی تو انکے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہا: اے عمر تو اس منظر کو کیسی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ تو انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کا بعض حصہ دوسرے بعض حصے کو کھارہا ہے۔ تجھ سے اس کے بارے میں سوال کیا جائیگا اور اس کی نعمتوں کے سلسلے میں تجھ سے مواخذہ کیا جائیگا، اسی اثنا میں سلیمان کے حجرے سے ایک کوا اپنی چونچ میں روٹی کا ٹکڑا لے کر اڑا اور شور مچانے لگا۔ اس پر سلیمان نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے یہ کوا کیا کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ ٹکڑا کہاں سے داخل ہوا اور نکل گیا، اس نے کہا اے عمر! تو عجیب بات کہہ ڈالتا ہے، عمر نے کہا اگر آپ چاہیں تو میں اس سے زیادہ عجیب بات بتلاؤں، تو بادشاہ نے کہا، بتلائیے، تو اس نے کہا، جس نے اللہ کو پہچانا اور پھر اس کی نافرمانی کی اور جس نے سلطان کو پہچانا اور پھر اس کی اطاعت کی اور جس نے دنیا اور اس کے حوادث کو دیکھا اور پھر اس پر مطمئن ہو گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔ سلیمان نے کہا تم نے ہماری زندگی تنگ کر دی ہے اے عمر! چنانچہ اس نے اپنے جانوروں کو ایڑ لگائی اور پھلا

گیا، پھر عمر اس وقت تشریف لائے جب امیر المومنین اپنی سواری سے اتر چکے تھے تو انہوں نے اس کی لگام پکڑی اور یہ اس وجہ سے کہ وہ اپنے سامان سے آگے نکل گیا تھا۔

پھر لوگوں نے دیکھا کہ جس نے کوئی چیز آگے بھیجی تھی وہی اس کو دی جا رہی ہے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے، تو سلیمان نے کہا تجھ کو کیا چیز مل رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا اسی طرح قیامت کے دن ہوگا جس نے آگے جو کچھ بھیجا ہوگا وہی اس پر پیش کیا جائیگا اور جس نے کچھ نہیں بھیجا ہوگا اس کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

۷۲۱۱۔ محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حزلی، عفان (تحویل) حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابن ابی بکر، عمر بن علی مقدمی، حجاج بن عنبسہ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مروان کی اولاد جمع ہوئی اور انہوں نے کہا ہم امیر المومنین کے پاس چلے جائیں اور اس سے نرمی کا مطالبہ کریں اور اپنی رشتہ داریاں اس کو یاد کرائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ ان کے پاس چلے گئے اور ان میں سے ایک آدمی نے بات کی اور وہ خوش ہو کر بات کر رہا تھا، راوی کہتے ہیں عمر نے اسکی طرف دیکھا، راوی کہتے ہیں اس آدمی نے اپنے کلام میں ہنسی مذاق کا انداز بھی اختیار کیا، تو اس پر عمر نے کہا کیا تم اسی مقصد کے لئے جمع ہوئے ہو، بری بات سننے کے لئے جمع ہوئے ہو، کیا ابھی تک کہنے اور حسد دور نہیں ہوئے، جب تم جمع ہو جاؤ تو اللہ کی کتاب میں غور کرو، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں غور و فکر کرو، جب یہ کر چکو تو حدیث کے معانی میں غور و فکر کرو اور ان کو لازم پکڑو۔

۷۲۱۲۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دربان سے کہا آج کے دن میرے پاس مروان کی اولاد میں سے کوئی آدمی نہ آئے، پس جب وہ جمع ہوئے اس کے پاس تو اس نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور پھر کہا اے مروان کی اولاد! بے شک تمہیں عزت و مرتبے اور مال و دولت کا ایک وافر حصہ عطا کیا گیا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ اس امت کا آدھا مال یا ایک تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ چنانچہ وہ سب خاموش ہو گئے پھر عمر نے کہا تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ تو قوم کے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہمارا نہیں ہوگا یہاں تک کہ یہ حائل ہو جائیگا ہمارے سروں اور جسموں کے درمیان، اللہ کی قسم ہم اپنے آباؤ اجداد کی ناشکری نہیں کرتے اور اپنی اولاد کو فقیر نہیں بناتے، اس پر عمر نے کہا، اگر تم میرے خلاف مدد طلب نہ کرتے اس ذات سے جس سے میں یہ حق طلب کرتا ہوں تو میں تمہارے چہرے بگاڑ دیتا، یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

۷۲۱۳۔ حسن بن محمد، اسماعیل بن اسحاق، ابوثابت محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے زمانہ ماضی کے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا اور اس وقت اس کے پاس ہشام بن عبدالملک بھی موجود تھا اس نے کہا اللہ کی قسم! ہم اپنے آباؤ اجداد پر کوئی عیب نہیں لگاتے اور نہ ہی اپنی قوم میں اپنا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔ اس پر عمر نے کہا: کونسا عیب زیادہ بڑا ہے قرآن کے بتائے ہوئے عیب سے؟

۷۲۱۴۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، ابو عثمان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا ایک غلام ان کے خچر کو کرائے پر دیتا تھا اور روزانہ ایک درہم کرایہ لے آتا تھا۔ وہ ایک دن دو درہم لے آیا تو عمر نے پوچھا آج کیا ہوا؟ اس نے کہا مارکیٹ کا ریٹ چڑھ گیا ہے، عمر نے کہا نہیں بلکہ تو نے اس سے کام زیادہ لیا ہے، چنانچہ تین دن تک اس کو ویسے ہی چھوڑ دیا اور اس سے کام نہیں لیا۔

۷۲۱۵۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، (تحویل) ابو حاتم بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن ابی غنیہ نوئل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنو امیہ مروان کی بیٹی کو محل کے دروازے پر اتارتے تھے۔ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے کہا اس کے اتارنے کا ذمہ دار میں خود ہوں گا، پس انہوں نے اس کو پکڑا اور اسکی سواری پر سوار کر کے قبتہ دروازے پر

لے گئے، پھر اس سے ہنسی مذاق کرنا شروع کیا حالانکہ ہنسی مذاق اس کے شایان شان نہیں تھا، پھر اس نے کہا کیا تم نے چوکیداروں کو دروازے پر نہیں دیکھا؟ اس لڑکی نے کہا ان کو میں نے تجھ سے بہتر لوگوں کے دروازوں پر بھی دیکھا ہے۔ پس جب اس نے دیکھا کہ غصہ ان کی طبیعت سے نہیں نکل رہا تو اس نے سنجیدگی اختیار کر لی اور مذاق چھوڑ دیا اور کہنے لگا اے پھوپھی! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے اور آپ نے لوگوں کو ایک ایسے دریا پر چھوڑا ہے جس پر لوگ آتے ہیں، پھر اس دریا کا آپ کے بعد ایک ولی بننا ہے جس نے اس میں کچھ بھی کمی نہیں کی پھر اس کے بعد دریا کا ولی ایسا شخص بننا ہے جو اس سے ایک نہر کھود کر لے جاتا ہے، اس کے بعد لوگ مسلسل اس سے نہریں کھودتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے دریا کو خشک کر دیا اور اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ چھوڑا، اور اللہ نے اگر مجھے زندہ رکھا تو میں ان نہروں کو بند کر دوں گا اور دریا کو سابقہ حالت پر لوٹا دوں گا، وہ عورت کہنے لگی پھر ان کو آپ کی مجلس میں گالی نہ دی جائے، اس نے کہا کون ان کو گالی دیتا ہے سوائے اس کے کہ ایک آدمی کی طرف ظلم کی فریاد دلائی جاتی ہے اور وہ اس کا فیصلہ کر دیتا ہے ۷۱۶۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ دیہات کے کچھ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس جھگڑا لے کر گئے جو کہ بنو مروان کے ساتھ ایک ایسی زمین میں تھا جس کو دیہاتیوں نے آباد کیا تھا۔ اس کو ولید بن عبد الملک نے لے لیا تھا اور وہ زمین اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی، عمر بن عبد العزیز نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمینیں اللہ کی ملک ہیں اور تمام بندے اللہ کے بندے ہیں، جس نے کسی ویران زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے، اس نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس کر دی۔

۷۱۷۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز جروی، ایوب بن سوید، ابن شاذب، ایاس بن معاویہ بن قرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں عمر بن عبد العزیز کو تشیہ دیتا ہوں ایک ایسے اچھے ماہر کارِ گیر کے ساتھ جس کے پاس کارِ گیری کے آلات نہیں ہیں یعنی وہ اپنے معاونین کو نہیں پاتا ہے۔

۷۱۸۔ ابو خالد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، عمر بن حفص، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنے بعد ولی عہد کی طرف خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے عمر بن عبد العزیز کی طرف سے یزید بن عبد الملک کی طرف، سلام علیک، امیر المؤمنین، پس بے شک میں اس اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد و صلوة کے بعد صورتحال یہ ہے کہ میں دائمی مریض ہوں اپنی تکلیف کی وجہ سے اور مجھے یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ مجھ سے میری خلافت کے بارے میں سوال کیا جائیگا، اور اس کے بارے میں مجھ سے دنیا و آخرت کے بادشاہ حساب و کتاب لیں گے، اور میں اپنے اعمال میں سے کسی چیز کو چھپانے کی طاقت نہیں رکھتا، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں ”ہم اپنے علم کی بنیاد پر لوگوں کے سامنے ان کے تمام حالات بیان کر دیں گے اور ہم ان سے بے خبر نہیں تھے، پس اگر مجھ سے رحیم (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہو جائیں تو میں کامیاب ہو گیا اور بڑی مصیبت سے نجات پا گیا، اور اگر وہ مجھ سے ناراض ہو گیا تو بائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا، میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنی رحمت سے جہنم کے عذاب سے پناہ میں رکھیں اور اپنی رضا مندی اور رحمت عطا کر کے مجھ پر احسان فرمائیں، پس تجھ پر لازم ہے کہ تو اللہ سے ڈرے اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھے، اس لئے کہ تو میرے بعد زیادہ عرصہ نہیں رہے گا بلکہ اللہ کی لطیف اور خیر ذات سے جا ملے گا، والسلام۔

۷۲۱۹۔ عبد اللہ بن محمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عنبسہ بن سعید، ابن المبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے یزید بن عبد الملک کی طرف اپنے مرض وفات میں خط لکھا اور اس کا مضمون بھی سابقہ خط کی طرح ہے، البتہ اس میں یہ زیادتی بھی ہے کہ عمر نے کہا کہ میں اپنی خلافت کے معاملہ میں ڈر رہا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے اس کی وجہ سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا، پس اگر مجھے اللہ تعالیٰ معاف کر دیں تو وہ بہت معاف کرنے والے غفور الرحیم ہیں، اور اگر میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے مواخذہ کریں تو ہائے افسوس میں کس کی طرف پناہ پکڑوں گا۔

۷۲۲۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیمہ، یزید بن مردانیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید کی طرف خط لکھا اور کہا: میرے پاس آپ کا خط پہنچ گیا ہے جس میں آپ نے لکھا کہ بعض عاملوں نے مال کے اندر خیانت کی ہے اور وہ مال انکے پاس موجود ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان سے یہ مال چھین لوں۔

پس تعجب ہے تجھ پر کہ تو مجھ سے مخلوق کو عذاب دینے کے بارے میں مشورہ کر رہا ہے تاکہ میں تیرے لئے ڈھال بن جاؤں، اور گویا کہ میری رضامندی تجھے اللہ کی ناراضگی سے بچالے گی، پس جب تیرے پاس میرا خط پہنچے تو دیکھ لے کہ جو شخص ان میں سے کسی چیز کا اقرار کرتا ہے تو اس کے اقرار کی وجہ سے وہ اس سے لے لے، پس میری زندگی کی قسم! پس وہ لوگ اللہ سے ملاقات کریں اپنی خیانتوں کے ساتھ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ کے سامنے ان کے خونوں کے ساتھ کھیل کر حاضر ہوں، والسلام۔

۷۲۲۱۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، علی بن عثمان، عبد الواحد بن زیاد، عمرو بن میمون بن مهران، لیث بن ابی رقیہ، جو کہ عمر بن عبد العزیز کے ان کی خلافت میں کاتب تھے، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے بیٹے کی طرف اپنی خلافت کے پہلے سال میں خط لکھا جبکہ ان کا بیٹا مدینے میں تھا اور اسے عبد الملک کہا جاتا تھا، خط کا مضمون یہ ہے: اما بعد! پس بے شک سب سے زیادہ حقدار میری وصیت اور نصیحت کا میرے نفس کے بعد تو ہے اور اس کو ضبط اور محفوظ کرنے کا سب سے بڑا ذمہ دار تو ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے کہ اس نے ہمارے ساتھ بہت احسان کا معاملہ فرمایا اور وہ ہمارے اور عام لوگوں کے معاملات میں بہت زیادہ مہربان ہیں، اور جو نعمتیں باقی ہیں ان کو پورا کرنے کی اللہ ہی سے امید ہے اور اسی سے ہم اس کے شکر کی توفیق مانگتے ہیں۔

پس تو اپنے اوپر اور اپنے والد کے اوپر اللہ کے احسانات کو یاد کر، پھر اپنے باپ کی مدد کر اس کے خلاف جس پر اسے قدرت حاصل ہے اور اس معاملہ میں بھی مدد کر جس کے بارے میں تیرا گمان یہ ہے کہ میرا باپ ان کو سرانجام دینے سے عاجز ہے۔ پس تو اپنی جان، صحت اور جوانی کی پوری رعایت رکھ، اگر تو اس بات پر قادر ہے کہ تیری زبان تحمید و تسبیح اور تعلیل کی صورت میں اللہ کے ذکر سے ہمہ وقت متحرک رہے تو ایسا ہی کر لے، اس لئے کہ تیری اچھی باتوں میں سے سب سے اچھی بات اللہ کی حمد اور اس کا ذکر ہے، اور تجھے اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے جن کے حاصل ہونے میں تو اپنے باپ سے بھی بڑھ گیا ہے ننتے میں ڈالا جائے، بے شک تیرا باپ اپنے والد کے ہاں بھائیوں کے درمیان اس طرح تھا کہ بڑے کو اس پر فوقیت حاصل تھی اور چھوٹے کو قرب حاصل تھا اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے ہر قسم کی تعریفیں ہیں مجھے اپنے والد کی جانب سے اچھا حسب و نسب عطا کیا ہے۔

اور میں تمہیں اس گھر سے نہیں نکالوں گا جس میں میں رہ رہا ہوں، پس جو شخص جنت کی رغبت رکھتا ہو اور جہنم سے بھاگتا ہو تو ایسی حالت والے آدمی کی توبہ قبول ہوتی ہے اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں مدت مقررہ (موت) کے آنے سے پہلے اور عمل کے ختم ہونے سے پہلے اور اللہ تعالیٰ جن و انس کو ان کے اعمال کا بدلہ دینے سے پہلے، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیں گے ایسی جگہ جہاں فدیہ قبول نہیں کیا جائیگا، اور جہاں عذر و معذرت نفع مند نہیں ہوگی اور جہاں مخفی امور ظاہر ہو جائیں گے اور شفاعتیں باطل ہو جائیں گی، لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر لوٹیں گے اور متفرق ہو کر اپنے مقامات کی طرف جائیں گے، پس اس آدمی کے لئے خوش خبری ہے جس نے اللہ

کی اطاعت کی اور اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس اگر اللہ تعالیٰ تجھے مالداری عطا کر کے آزمائیں تو اپنی مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا، اور اللہ کے لئے اپنے آپ کو نیچا کر دے، اور اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر، اور مالدار کے وقت وہ بات کہہ جو ایک نیک بندے نے کہی، ”یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں“ (سورہ نمل: ۴۰) اور تو فخر و خود پسندی سے اجتناب کرنا اور اسی طرح اپنے رب کے دیئے ہوئے مال کے بارے میں یہ گمان نہ کر کہ تیری کسی شرافت کی بنیاد پر یہ تجھے ملا ہے، یا کسی ایسی فضیلت کی بنیاد پر ملا ہے جو ان لوگوں میں نہیں ہے جنہیں اللہ نے یہ مال نہیں دیا ہے، اگر تو نے اللہ تعالیٰ کے شکر میں کوتاہی کی تو بھی فقر و فاقہ کا مزہ چکھے گا، اور تو ان لوگوں میں سے ہوگا جنہوں نے مالدار کی بنیاد پر سرکشی کی اور ان کو اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا، پس بے شک میں تجھے یہ نصیحت کر رہا ہوں باوجودیکہ میں اپنے نفس پر بہت ظلم کرنے والا ہوں، بہت سے امور میں غلطی کرنے والا ہوں اور اگر آدمی اپنے امور کے ٹھیک ہونے تک اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کامل ہونے تک اپنے بھائی کو نصیحت نہ کرتا تو لوگ خیر کو چھوڑ دیتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیتے اور حرام کاموں کو حلال سمجھنے لگتے، اور نصیحت کرنے والے اور زمین میں اللہ کے لئے خیر خواہی کرنے والے کم ہو جاتے، پس اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو زمینوں اور آسمانوں کے پروردگار ہیں، اور اسی کے لئے زمین آسمان میں کبریائی ثابت ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

۷۲۲۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، علی بن اسحاق، عبد اللہ بن المبارک، جعفر بن حیان، توبہ عنبری ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے صالح بن عبد الرحمن نے سلیمان بن عبد الملک کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس عمر بن عبد العزیز بھی موجود تھے تو میں نے عمر سے کہا کیا تجھے صالح سے کوئی کام ہے؟ اس نے کہا اس کو یہ پیغام بھیج دو کہ تو اس چیز کا اہتمام کر جو اللہ تعالیٰ کے پاس باقی رہنے والی ہے، اس لئے کہ جو چیز اللہ کے ہاں باقی ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی ہے، اور جو چیز اللہ کے ہاں باقی نہیں ہے وہ لوگوں کے ہاں بھی باقی نہیں ہے۔

۷۲۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، میرے والد، احمد بن الحجاج، عبد اللہ بن المبارک، ہشام بن الغاز، مسلمہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں فجر کی نماز کے بعد عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا جبکہ وہ ایسے گھر میں تھے جس میں وہ فجر کے بعد تنہائی میں بیٹھے اور اس وقت کوئی ان کے پاس نہیں آتا تھا، تو ایک باندی ان کے پاس کھجوروں سے بھرا ایک تھال لے آئی اور ان کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔ اس نے اس میں کچھ کھجوریں اٹھائیں اور کہا: اے مسلمہ! کیا یہ رات تک کافی ہیں؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے، پھر کچھ زیادہ اٹھائیں اور کہا کیا یہ کافی ہیں؟ میں نے کہا ہاں اے امیر المومنین! اس آدمی کے لئے کافی ہیں جس کو ان کے علاوہ کسی کھانے کی پرواہ نہیں، اس نے کہا سو کس وجہ سے ہم جہنم میں داخل ہوں گے؟ مسلمہ نے کہا جتنی نصیحت میں نے اس واقعے سے حاصل کی اتنی کسی بھی واقعے سے حاصل نہیں کی۔

۷۲۴۔ عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن المبارک، علی بن سعدہ، اباح بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اسی اثنا میں حجاج کا ذکر آ گیا تو میں نے اسے برا بھلا اور سخت ست کہا، تو عمر نے کہا رہنے دو اے رباح! میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور پھر مظلوم اسے برا بھلا کہتا رہتا ہے اور ظلم کو گھٹاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا حق پورا وصول کر لیتا ہے، بلکہ الظالم کا مظلوم پر حق ہو جاتا ہے۔

۷۲۵۔ عبد اللہ بن علی، حسین، عبد اللہ بن المبارک، وہیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے۔ جب تک تمہارا ساتھی تم پر غالب نہ آجائے اس وقت تک اس کے بارے میں اچھا گمان کرتے رہو۔

۷۲۶۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن الحسین خذاء، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، عمر بن حفص، عبد العزیز بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے

کہ مجھ سے میرے والد نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! جب تو کسی مسلمان سے کوئی بات سنے تو جب تک اس کو اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو اس کو برائی پر محمول نہ کر۔

۷۲۷۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن الحسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبد اللہ بن یونس، اسماعیل بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے بعض عاملوں نے ان کی طرف خط لکھا کہ بے شک آپ نے بیت المال کو نقصان پہنچایا ہے یا اس طرح کی کوئی بات لکھی، راوی کہتے ہیں عمر نے کہا اس میں جو کچھ ہے وہ لوگوں کو دے دو اور جب اس میں کچھ باقی نہ رہے تو اس کو کھاد سے بھر دو۔

۷۲۸۔ ابو حامد، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن ہانی، سعید بن ابی مریم، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حنیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا، انا بعد! بے شک میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اسکی اطاعت کو لازم پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ اللہ کے ولیوں نے تقویٰ کی برکت سے اللہ کی ناراضگی سے نجات پائی ہے اور اسی سے ان کو ولایت ملی ہے، اور اسی سے ان کو انبیاء کی رفاقت ملی ہے اور اسی سے ان کے چہرے خوش و خرم ہوئے ہیں اور اسی سے انہوں نے اپنے خالق کو پہنچانا ہے اور یہی دنیا میں فتنوں سے بچنے کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نکلنے کا راستہ ہے اور وہ زمین پر موجود لوگوں سے بھی اسی طرح راضی ہوگا جس طرح گذر جانے والوں سے راضی ہوا ہے اور باقی ماندہ لوگوں کے لئے گذر جانے والوں میں عبرت کا سامان ہے اور تو اپنے نفس کے بارے میں جلدی سوچ قبل اس کے کہ تجھے شدید غم میں مبتلا کر دیا جائے اور تیرے ساتھ وہ معاملہ ہو جو تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ ہوا ہے۔ بے شک تو نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کیسے مرتے ہیں اور کیسے جدا ہوتے ہیں اور تو نے دیکھا موت کو کہ وہ کیسے توبہ کرنے والے سے جلدی تو یہ کرواتی ہے اور صاحب امید سے اس کی امید کو ختم کرتی ہے اور بادشاہ سے اسکی سلطنت مانگتی ہے اور موت ہی بڑی نصیحت ہے، دنیا سے رخ موڑنے والی ہے اور آخرت میں رغبت دلاتے والی ہے، ہم موت کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اچھی موت اور موت کے بعد اچھائی کا سوال کرتے ہیں اور تو کسی ایسے قول و فعل سے دنیا کو طلب نہ کر جس سے تیری آخرت کو نقصان پہنچے، اور تیرا دین عیب دار ہو جائے اور اسکی وجہ سے تیرا رب تجھ سے ناراض ہو جائے، اور یقین کر لے کہ تقدیر تیرے پاس تیرا رزق پہنچا دے گی اور تجھے تیری دنیا میں سے پورا پورا حصہ دے گی جس میں تیری قوت کی وجہ سے نہ تو زیادتی ہوگی اور نہ ہی تیری کمزوری کی وجہ سے اس میں کمی ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ تجھے فقر میں مبتلا کر دیں تو اپنے فقر میں عفت اختیار کر اور اپنے رب کے فیصلے کے سامنے سر جھکا دے اور اللہ تعالیٰ تیرے حصے میں جو اسلام جیسی عظیم دولت رکھی ہے اسی کو غنیمت سمجھ، دنیا کی جو نعمتیں تجھے حاصل نہ ہوں تو تو یقین کر کہ اسلام میں فانی دنیا کے سونے اور چاندی سے بہتر بدلہ موجود ہے۔

تو یہ بات جان لے کہ جو شخص اللہ کی رضا مندی اور جنت کی تلاش میں لگتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کبھی نقصان نہیں پہنچاتے، اسے دنیا میں فقر اور مصیبتیں پیش نہیں آتیں، اور جو شخص اللہ کی ناراضگی اور جہنم کا خطرہ مول لیتا ہے اسے کبھی اللہ تعالیٰ نفع نہیں پہنچا میں گے، اور اسے دنیا میں وسعت اور اللہ کی نعمتیں حاصل نہیں ہوں گی، اہل جنت دنیا کی کسی ناپسندیدہ بات کو مصیبت نہیں سمجھتے اور اہل جہنم کسی بھی لذت سے خوش نہیں ہوتے، جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے ہر روز تم صبح کے وقت با نام کے وقت کی طرف رخصت ہونے والے آدمی کے ہمراہ چلتے ہو جس نے اپنی حاجت پوری کر لی، اور اسکی مدت ختم ہو گئی، اور تم، رات کے ایک گڑھے میں غائب کر دیتے ہو، پھر تم اس کو ایسی حالت میں چھوڑتے ہو جس میں نہ بچھونا اور نہ تکیہ ہے، وہ دوستوں سے جدا ہو جاتا ہے، مال و اسباب سے الگ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اسسکن بنا لیتا ہے اور حساب و کتاب کا سامنا کرتا ہے اور گویا اپنے عمل کے بدلے میں اسے رھن رکھا جاتا ہے جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اس کا محتاج ہوتا ہے جو کچھ پیچھے چھوڑا ہے اس سے سب نیاز ہو جاتا ہے تو تم موت کے آنے سے پہلے اللہ سے ڈرو اور کوچ کر۔ نہ کی مدت آنے سے پہلے، اللہ کی قسم! میں تمہیں یہ بات کر رہا ہوں اس حال میں کہ میں کسی ایسے شخص

نہیں پاتا جو مجھ سے زیادہ گناہ گار ہو، میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں اور توبہ مانگتا ہوں۔

۷۲۲۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، میرے والد، وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بن عبدالملک کو حروری لوگوں کے قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور قید خانے میں ڈالنے کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ وہ توبہ کر لیں تو سلیمان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو قتل کا مطالبہ کر رہا تھا سلیمان نے کہا: اس کو دفع کرو حروری یا (کون تجھے یہاں لایا ہے) اس نے کہا میں تجھے شرم دلانے آیا ہوں، اے فاسق کے بیٹے فاسق! سلیمان نے کہا میرے پاس عمر بن عبدالعزیز کو لے آؤ، پس جب وہ اس کے پاس آگئے تو اس نے یہی بات دوبارہ اس سے کہی اور پوچھا تو کیا کہہ رہا تھا؟ اس نے کہا میں کہہ رہا تھا اے فاسق کے بیٹے! سلیمان نے عمر سے کہا: اے ابو حفص اب اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اس کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ جیسے اس نے تجھے اور تیرے باپ کو گالی دی ہے تو بھی اس کو اور اس کے باپ کو گالیاں دے دے، سلیمان نے کہا بس یہی، اس نے اس کے بارے میں حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تو سلیمان مجلس سے اٹھا اور وہاں سے چلے گئے۔

پھر ان سے خالد بن ریان کی ملاقات ہو گئی جو سلیمان کے چوکیداروں میں سے تھا اور کہنے لگا: کیا آپ امیر المؤمنین سے یہ کہتے ہو کہ میرے نزدیک اس بدتمیز حروری کی سزا صرف یہ ہے کہ آپ اس کے باپ کو ویسے ہی گالیاں دے دو جیسا کہ اس نے آپ کو اور آپ کے باپ کو گالی دی ہے، اللہ کی قسم! مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ وہ مجھے حکم دیں گے کہ میں آپ کو قتل کر دوں، عمر نے کہا اگر وہ مجھے حکم دیتے تو کیا تو کر گزرتا، اس نے کہا ہاں اللہ کی قسم اگر وہ حکم دیتے تو میں کر گزرتا، جب خلافت عمر بن عبدالعزیز کی طرف منتقل ہو گئی تو خالد بن ریان ان کے پاس آئے اور چوکیداری کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اس سے پہلے وہ ولید بن عبدالملک کے چوکیدار رہ چکے تھے اس کی طرف عمر نے دیکھا اور کہا اے خالد! یہ تلوار رکھ دے اور ساتھ یہ دعا کی! اے اللہ میں نے تیرے لئے خالد بن ریان کے مرتبے کو گرا دیا ہے تو کبھی اس کو بلند مرتبہ عطا نہ کرنا، پھر چوکیداری کی صفات میں غور و فکر کیا اور عمر بن مہاجر انصاری کو بلایا اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اسلام کے سوا کوئی رشتہ داری نہیں ہے لیکن میں نے تجھے دیکھا کہ تو کثرت کے ساتھ تلاوت کرتا ہے اور ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھے اور میں نے تجھ پر مزید یہ دیکھا کہ نماز بہت اچھی پڑھتا ہے اور انصار کے آدمیوں میں سے ہے۔ یہ تلوار پکڑو میں نے تمہیں اپنی سیکورٹی کے لئے مقرر کر دیا ہے۔

۷۲۳۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، میرے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ایک دن حمص شہر کے بازار میں چل رہے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کے جسم پر دو قطری چادریں تھیں، اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ جو شخص مظلوم ہو وہ آپ کے پاس آئے؟ عمر نے کہا: ہاں، اس نے کہا تو پھر بہت دور سے تیرے پاس یہ مظلوم آیا ہے، عمر نے اس سے کہا، تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ اس نے کہا عدن کے دور دراز علاقے میں، عمر نے کہا، تجھ پر کیا ظلم ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میری جائیداد (زمین) پر قبضہ کر کے مجھ سے وہ چھین لی ہے۔ اس کے بعد عمر نے عروہ بن محمد کو خط لکھا جس میں اسے یہ حکم دیا کہ وہ اس آدمی کے دعوے کو سنے اور گواہوں کی بنیاد پر اس کے حق کو ثابت کرے اور پھر اس خط پر مہر لگائی، پھر جب اس آدمی نے جانے کا ارادہ کیا تو عمر نے اسے کہا: ذرا ٹھہرو تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا سفر خرچ کتنا ہے؟ اور تیرے کپڑے بھی پھٹے ہوئے ہیں تو اس نے حساب لگایا تو سفر خرچ کی مقدار گیارہ دینار تک پہنچی تو عمر نے اسے وہ دینار عطیے میں دیدیے۔

۷۲۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابو ثابت محمد بن عبید اللہ، وہب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مالک نے مجھے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبدالعزیز سلیمان بادشاہ وقت کے پاس موجود تھے تو عمر نے اس سے ایک دن کہا: اس عورت کا کتنا حق ہے جسے تو ادا

نہیں کر سکتا۔

۷۲۳۲۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد حماد، علی بن ابراہیم، عبد اللہ بن صالح، عبد العزیز بن ابی سلمہ، طلحہ بن عبد الملک ایل، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سلیمان بن عبد الملک کے پاس ایسے وقت میں گئے جبکہ اس کا بیٹا ایوب بھی اسکے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت اس کا ولی عہد تھا اس کے بعد ایک آدمی آیا جو حلفاء کی کسی عورت کی میراث کا مطالبہ کر رہا تھا۔ سلیمان نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ عورتوں کا زمین میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، عمر بن عبد العزیز نے کہا سبحان اللہ، اور اللہ کی کتاب کہاں گئی؟ سلیمان نے کہا اے لڑکے جاؤ، اور عبد الملک بن مردان کا درجہ لے آؤ جس میں اس نے یہ بات لکھی ہے، عمر نے اس سے کہا، گویا کہ تو نے اسے مصحف آسمانی لانے کے لئے بھیجا ہے؟ یہ بن کر ایوب نے کہا اللہ کی قسم! عجیب بات ہے کہ ایک آدمی امیر المومنین کے سامنے اس طرح کی باتیں کرتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اس کا سر تن سے جدا ہو سکتا ہے، تو عمر نے کہا: جب خلافت تیرے اور تیرے جیسے آدمیوں کے پاس پہنچے گی تو ایسا ہی ہوگا، پس جو چیز اس وقت ان کے پاس ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے جس کا مجھے خطرہ ہے کہ وہ ان کو آ پہنچے گی، سلیمان نے کہا: چھوڑو، کیا تم ابو حفص سے اتنی سخت باتیں کر رہے ہو، عمر نے کہا اللہ کی قسم! اگر امیر المومنین ہمارے ساتھ جہالت کا معاملہ کرے گا تو ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔

۷۲۳۳۔ محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن حماد، سلیمان بن یوسف، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو بنو مروان کا ایک خط پہنچا جس سے وہ ان پر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قتل کرنا میرے اختیار میں ہوتا تو میں اللہ کے لئے مروان کو قتل کے مستحق ہونے کی وجہ سے قتل کرتا، جب مروان کی اولاد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خاموش ہو گئے اس لئے کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی استقامت کو جانتے تھے کہ جب یہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کر گزرتا ہے۔

۷۲۳۴۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز نے اپنے باپ عمر سے کہا: اس معاملے میں آپ کو اپنی رائے پر عمل کرنے سے کیا چیز مانع ہے، پس اللہ کی قسم! مجھے پرواہ نہیں ہے اس معاملے کو نافذ کرنے کی صورت میں میری اور تیری وجہ سے ہانڈیاں جوش ماریں، عمر نے کہا: پس اللہ کی قسم! میں لوگوں کو مشقت برداشت کرنے کا عادی بنارہا ہوں، پس اگر اللہ نے میری زندگی رکھ تو اپنی رائے پر ہی عمل کروں گا، اور اگر مجھے جلدی موت آگئی تو اللہ تعالیٰ میری نیت کو جانتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں لوگوں کے ساتھ اچانک وہ معاملہ کروں جو تو کہہ رہا ہے کہ وہ مجھے تلوار کے استعمال پر مجبور کر دیں گے اور جو خیر تلوار کے علاوہ کسی اور طریقے سے حاصل نہ ہو سکتی ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، عمر بن علی مقدم، انکے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان بن عبد الملک کے بیٹے نے چوکیدار سے کہا: مجھے امیر المومنین عمر سے کوئی کام ہے، اس نے کہا میں نے اس کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا اس کو اندر آنے دیجئے، تو میں اس کو عمر بن عبد العزیز کے پاس لے آیا سلیمان کے بیٹے نے کہا، کس وجہ سے آپ نے میری زمین جایداد کو ضبط کر لیا ہے، اس نے کہا اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ایسے زمین کو ضبط کروں جو اسلام میں صحیح طریقے سے حاصل کی گئی ہو، اس نے کہا یہ میرے کاغذات ہیں، اس نے اپنی آستین (جیب) سے کاغذات نکالے، ان کو عمر نے پڑھا اور کہا: یہ زمین کس کی تھی؟ ابن الحجاج فاسق کی تھی، پس وہ اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے، پس یہ مسلمانوں کے بیت المال کا حصہ ہے اس نے کہا، مسلمان اس کے زیادہ مستحق ہیں پھر اس نے کہا اے امیر المومنین! مجھے میرے کاغذات واپس کر دیجئے، انہوں نے جواب دیا، اگر تو میرے پاس یہ نہ لے آتا تو میں تجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا لیکن جب تو ان کاغذات کو لے آیا ہے تو اب ہم تجھے ایسی چیز نہیں دیں گے جسے تو ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

راوی کہتے ہیں سلیمان کے بیٹے رونے لگے، چوکیدار نے کہا: میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! سلیمان کا بیٹا بڑا الاؤ لا، نرم دل اور ہر دلعزیز ہے، اس کے ساتھ آپ یہ معاملہ کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: تیرا ناس ہو، بے شک! وہ میری جان ہے اور میں اس کیلئے اپنے دل میں ایسے ہی محبت پاتا ہوں جیسا کہ اپنے بیٹے کے لئے۔

۷۲۳۶۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاف، احمد بن ابراہیم دورق، منصور بن ابی مزاحم، شعیب یعنی ابن صفوان، بشر بن عبد اللہ بن عمر، عمر کی اولاد میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز سے کہا: بے شک میں تیری قوم کا آپ کی طرف قاصد بن کر آیا ہوں اور ان کے دلوں میں وہی بات ہے جو میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، بے شک وہ کہہ رہے ہیں: آپ اپنے دور حکومت میں نئے سرے سے عمل کیجئے۔ جو لوگ آپ سے پہلے حکومت کر گئے ہیں ان کے انجام دیئے ہوئے معاملات میں دخل نہ دیجئے چاہے وہ صحیح ہوں یا غلط، اس لئے کہ ان کا بوجھ انہی پر ہے، عمر نے کہا آپ مجھے یہ بتائیے کہ اگر آپ میرے پاس ایک ہی وقت میں دو دیوان لے آؤ جن میں سے ایک حضرت معاویہ کا ہو اور دوسرا عبد الملک بن مروان تو کونسے دیوان کو میں اہمیت دوں؟ اس نے کہا جو ان میں سے مقدم ہو، اور اسکے برابر کسی چیز کو نہیں سمجھتا، عمر نے کہا میں نے اللہ کی کتاب کو اس سے بھی مقدم پایا ہے۔ لہذا اپنے دور حکومت کے معاملات کو بھی اور اپنے سے پہلے والوں کے انجام دیئے ہوئے معاملات کو بھی کتاب اللہ کی کسوٹی پر تولوں گا۔

تو سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی حکومت میں جو آپ کو حق اور انصاف کے ساتھ عطا کی گئی ہے اپنی رائے پر عمل کیجئے اور اپنے سے پہلے گزر جانے والوں کے اچھے یا برے کاموں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے، ان میں دخل نہ ازی نہ کیجئے بس یہ آپ کے لئے کافی ہے، عمر نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کی طرف تم مرکز دوبارہ لوٹو گے، آپ مجھے بتائیے کہ اگر ایک آدمی مر جاتا ہے اور اپنی اولاد میں بڑے بچے اور چھوٹے بچے چھوڑ کر جاتا ہے پھر بڑے چھوٹوں پر اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آجاتے ہیں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیتے ہیں، پھر چھوٹے بڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے بڑے بھائیوں کو پکڑ کر تیرے پاس لے آتے ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کے اموال پر قبضہ کیا ہے تو آپ کیا کریں گے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے واپس دلوں گا، انہوں نے کہا: میں نے اپنے سے پہلے گزر جانے والے بہت سے حکمرانوں کو پایا ہے جو لوگوں پر اپنی طاقت و قوت کی وجہ سے غالب آ گئے تھے اور اسی طرح ان کے متبعین بھی طاقت کی وجہ سے لوگوں پر غالب آ گئے اور لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا، اب جب حکومت مجھے سونپ دی گئی ہے تو وہ اس ظلم کو لے کر میرے پاس آتے ہیں، پس میرے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں کمزور کو طاقت ور کر دوں، اس کا مال دلوں، اور گھٹیا سمجھے جانے والوں کو با عزت لوگوں سے ان کا حق دلوں، اس پر اس نے کہا اللہ آپ کو اس کی توفیق دیں اے امیر المؤمنین!

۷۲۳۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاف، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، محدث، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز، عمر کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک مجھے آپ سے علیحدگی میں ضرورت کی بات کرنی ہے، اس وقت ان کے پاس مسلمہ بن عبد الملک بھی موجود تھے۔ اس سے عمر نے کہا اے بھتیجے! آپ ذرا باہر چلے جائیں، مسلمہ نے کہا، ہاں، پھر وہ کھڑا ہو گیا اور باہر چلا گیا، عبد الملک بن عمر اپنے باپ کے سامنے بیٹھ گئے اور اسے کہا: آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے قیامت کے روز سوال کریں گے؟ اس نے کہا کیا آپ نے ایک بدعت دیکھی ہے جسے آپ نے منایا نہیں ہے اور ایک سنت دیکھی ہے جسے آپ نے زندہ نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا وہ چیز ایسی ہے کہ عوام نے تجھے اس کے سلسلہ میں میرے پاس بھیجا ہے یا تو اپنی طرف سے کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم! وہ میری ذاتی رائے ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بارے میں آپ سے سوال کیا جائیگا، پھر آپ کیا جواب دیں گے، اس کے باپ نے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بیٹے ہونے کی نسبت بہترین بدلہ عطا

فرمائے، پس اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ تو نیکی کے معاملات میں میرا مددگار ثابت ہوگا، اے میرے پیارے بیٹے! تیری قوم نے حکومت کے اس معاملہ کو ایک ایک گروہ اور ایک ایک کڑا لگا کر باندھ دیا ہے اور جب غلبہ کے ذریعہ ان سے وہ چیزیں چھیننے کا ارادہ کرتا ہوں جو ان کے قبضے میں ہیں تو میں بے خوف نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ مجھ پر ٹوٹ پڑیں، ایسا ٹوٹ پڑنا جس میں کثرت سے خون بہہ جائے، پس اللہ کی قسم! اس دنیا کا ختم ہو جانا مجھ پر زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ میرے راستے میں لڑائی کی وجہ سے خون بہایا جائے، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرے باپ پر دنیا کے ایام میں سے کوئی دن ایسا نہ آئے جس میں وہ ایک بدعت کو مٹائے اور ایک سنت کو زندہ نہ کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تیری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۷۲۳۸۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور، شعیب، فرات بن سائب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا، اس حال میں کہ اس کے پاس ایک ہار تھا جو اس کے باپ نے اسے دیا تھا اور وہ ایسا ہار تھا کہ اس جیسا ہار کسی نے دیکھا نہیں تھا، عمر نے اس سے یہ کہا: یا تو تو اپنا زیور بیت المال کی طرف لوٹا دے یا مجھے اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدے، کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اور تو اور یہ زیور ایک ہی گھر میں موجود ہوں، اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں آپ کو اختیار کرتی ہوں اے امیر المؤمنین! اگرچہ مجھے اس جیسے اس سے کئی گنا زائد ہار بھی قربان کرنے پڑیں، راوی نے کہا عمر بن عبد العزیز نے اس ہار کے بارے میں حکم دیا اور اسے اٹھا کر مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا گیا، پس جب عمر فوت ہو گئے اور یزید خلیفہ بن گیا تو اس نے فاطمہ سے کہا: اگر آپ چاہیں تو آپ کا ہار آپ کو واپس کر دیا جائے؟ اس نے کہا بس میں اس ہار کو نہیں چاہتی، میں نے عمر بن عبد العزیز کی زندگی میں دل کی خوشی سے یہ ہار دیا تھا، کیا میں اس کے مرنے کے بعد اس کو واپس لے لوں؟ نہیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، پس جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے اس ہار کو اپنی اولاد اور گھروالوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۲۳۹۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک کاتب لایا گیا جو کہ اسکے سامنے لکھتا تھا اور یہ کاتب خود تو مسلمان تھا لیکن اس کا باپ نصرانی تھا یا اس کے علاوہ کسی اور مذہب کا پیروکار تھا، تو عمر نے اس آدمی سے کہا جو اسے لے کر آیا تھا، کاش! تو مہاجرین کی اولاد میں سے کسی آدمی کو لے آتا، راوی نے کہا: اس کا فرنے یہ بات سن کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے باپ کے کفر نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، راوی کہتے ہیں اس پر عمر نے کہا البتہ میں نے تجھے ایک مثال بنایا ہے تو میرے سامنے کبھی بھی کتابت کا کام سرانجام نہ دینا۔

۷۲۴۰۔ ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ از دی، سعید بن سلیمان، محمد بن عبد الرحمن بن مجیر، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ بن عمر ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اس کی طرف لکھا اللہ کے بندے عمر کی طرف سے سالم بن عبد اللہ کے نام، السلام علیکم، سلام کے بعد پس میں اس اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حمد و صلوة کے بعد صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی حکومت کا بوجھ، مجھ پر ڈال دیا ہے اور یہ حکومت میرے مشورے کے بغیر میری طرف سپرد کی گئی ہے اور نہ ہی میں نے اس حکومت کو طلب کیا ہے بلکہ اللہ کی تضاوت قدر کی بنیاد پر یہ حکومت مجھ تک پہنچ گئی ہے، پس میں اس معاملے میں اللہ سے مدد طلب کرتا ہوں اور ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس معاملے میں سمع و طاعت اور اچھی موافقت نصیب فرماویں، اور مجھے نرمی اور عدل و انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمادیں، پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو میری طرف عمر بن خطاب کے لکھے ہوئے خطوط اور ان کے ضبط شدہ طور طریقے اور ذمیوں اور اہل قبلہ کے بارے میں ان کے فیصلے سمجھ دے، اس لئے کہ اگر اللہ نے مجھے توفیق دی تو عمر کی سیرت اور ان کے طور طریقوں کی اتباع کرنے والا ہوں، تو سالم بن عبد اللہ نے ان کی طرف جوابی خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ہے سالم بن عبد اللہ کی طرف سے اللہ کے بندے، امیر المومنین عمر کی طرف، السلام علیکم، پس میں اس اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں، پس اللہ نے دنیا کو پیدا کیا جب اس کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کے لئے بہت تھوڑی مدت مقرر کی ہے، یہاں تک کہ اس کی ابتداء اور انتہاء کے درمیان کا سارا وقت دن کی ایک گھڑی کی طرح ہے، پھر اس دنیا اور اس دنیا پر رہنے والوں کے بارے میں فناء ہونے کا فیصلہ لکھ دیا ہے چنانچہ فرمایا ”ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، اسی کے لئے حکم ثابت ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے“ (قصص ۸۸) دنیا والے اس دنیا کے کسی بھی معاملے میں خود مختار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ دنیا ان سے اور وہ اس دنیا سے جدا ہو جائیں گے، اسی کے متعلق اس نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا، پہلے سے اس بارے میں وعید بھیج دی، اس کتاب میں مثالیں بیان کیں، اور بات اس کے ساتھ ملا دی اپنے دین کی تشریح کی، حرام کو حرام اور حلال کو حلال ٹھہرایا، عمدہ طریقے سے قصص و واقعات بیان کئے اور کر لیا اپنے دین کو پہلے لوگوں میں

اور آخری لوگوں میں۔ پس اس کو ایک ہی دین بنا دیا اور کوئی فرق نہیں کیا اپنی کتابوں میں اور کوئی اختلاف نہیں کیا اس کے رسولوں نے اور کوئی بد بخت نہیں اس کے حکم کے ساتھ جیسے دوسرا نیک بخت بن گیا ہو اور کوئی نیک بخت نہیں بنا اس کے حکم سے جس کے ذریعے کوئی بد بخت ہوا ہو اور بے شک تو آج کے دن اسے عمر! تو نے وعدہ نہیں لیا کہ تو انسان ہے بنی آدم میں سے کافی ہوتا ہے تجھ کو کھانے سے اور پانی سے اور کپڑے سے تجھ کو کافی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی کو پس اس فضل کو کر دے اپنے اور اپنے اس رب کے درمیان جس کی طرف نعمتوں کا شکر متوجہ ہوتا ہے۔ بے شک تو والی بنا ہے بڑے کام کا کوئی والی نہیں ہے تجھ پر اللہ کے علاوہ تحقیق ہو چکا ہے جو تیرے اور لوگوں کے درمیان تھا اگر تو طاقت رکھے یہ کہ بچا دے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو اور یہ کہ نقصان میں نہ ڈالے اپنے نفس کو اور اپنے اہل کو تو کر لو اور کوئی قوت دینے والا نہیں ہے مگر اللہ ہی پس بے شک تجھ سے پہلے جو تھے انہوں نے جو عمل کرنا تھا کر لیا اور مٹا دیا جو انہوں نے مٹانا تھا حق سے اور زندہ کیا جو انہوں نے تربیت پایا اور انہوں نے گمان کیا کہ یہی طریقہ ہے اور انہوں نے بند نہیں کیا بندوں پر نرمی کا دروازہ مگر کھول دیا ان پر آزمائش کا دروازہ اور کسی عامل کو نکالنے سے تجھ کو کوئی نہیں روکے گا یہ کہ تو اس سے کہہ دے کہ نہیں پاتا ہوں اس کا عمل مجھ کو کافی ہو جائے، پس بے شک جب تو کسی کو اللہ کے لئے نکالے گا اور عمل کرے گا اللہ کے لئے تو مہیا کرے گا اللہ تیرے لوگوں کو اللہ کے مددگاروں کے ساتھ اور مدد اللہ کی طرف سے نیت کے بقدر ہوتی ہے جب بندے کی نیت تام ہو جائے تو اللہ کی مدد بھی تام ہو جاتی ہے اور جب بندے کی نیت میں کوتاہی ہو تو اللہ کی مدد بھی کم ہو جاتی ہے پس اگر تو طاقت رکھے کہ قیامت کے دن تو اللہ کے پاس اس حال میں آئے کہ تیرے پیچھے ظلم کا دعویدار نہ ہو اور پہلے لوگ تجھ کو متبعین کی وجہ سے رشک کرنے والے ہو اور تو ان پر رشک کرنے والا ہو ان کے زیادہ اتباع کی وجہ سے پس کر گزرا اور کوئی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے، تحقیق وہ ڈرتے تھے کیا موت کے وقت کی سختی سے وہ وقت جس سے وہ بھاگتے تھے اور پھاڑ دی ان کے پیٹ وہ پیشیں جس میں وہ نہیں بھرتے تھے اور پھوڑ دی گئی ان کی وہ آنکھیں جن کی لذت ختم نہیں ہوئی اور ریزے ہو گئے، ان کی گردنیں مٹی میں بغیر تکیہ لگائے ہوئے اس کے بعد

کہ تو جانتا ہے کہ وہ فرش میں پل وہ ہو گئے گندگی زمینوں کے نیچے اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوتے تو مسکین ان سے اذیت محسوس کرتا ان پر بہت ساری خوشبو کے خرچ کرنے کے بعد اور یہ اسراف ہوگا اور جلدی کرنے والا ہوگا حق سے، ہم اللہ ہی کے لئے اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

کیا ہی بڑا معاملہ اور ڈرا بنے والا معاملہ ہے اے عمر! جو گزر گیا اس امت کے بارے میں پس چاہئے کہ عراق والے تیری صدارت سے اس آدمی کی طرح ہو جس پر تیری وجہ سے کوئی فقر نہ ہو اور نہ وہ آپ سے بے پرواہ ہو ان پر ایسے ظالم گورز مقرر ہوئے ہیں جنہوں نے مال تقسیم کر لئے اور خون بہائے۔

جب آپ بھیجتے ہو اپنے تمام عمار کو کہ وہ ٹیکس لیں اور وہ عصبیت کے ساتھ کام کرے اور ظلم کرے ان کے عمل میں اور وہ ذخیرہ اندوزی کرے مسلمانوں پر بھیجنے کے اعتبار سے اور حرام خون کو بہاتے ہیں، اللہ سے ڈرو اے عمر! اس معاملہ میں پس بے شک اگر تو جرأت کرے اس پر تو یہ کہ آئے تیرے پاس ذلیل کرنے والا، اور اگر تو نے تقویٰ اختیار کیا جس کا میں نے تجھ کو حکم دیا تو آپ پالو گے اپنے راحت کو اپنے پیٹ سمع اور بھر پر، پھر اگر آپ سوال کریں یہ کہ میں ارسال کروں عمر بن خطاب کے خط اور سیرت اور اسکے فیصلے جو مسلمانوں میں اور اہل عہد نے کئے تھے اور عمر نے تیرے زمانے کے علاوہ میں کام کیا تھا پس میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے عمل کیا جس طرح سے اس نے عمل کیا تھا اور آپ ہو جائیں گے اچھے مرتبے والے عمر کی طرح اللہ کے نزدیک اور کہہ دے جس طرح بندہ صالح نے کہا تھا کہ ترجمہ) اور میں ارادہ نہیں کرتا ہوں کہ میں تمہاری مخالفت کروں اس کی وجہ سے جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں۔ میں نے ارادہ نہیں کیا اصلاح کا جب تک کہ میں استطاعت رکھوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسکی طرف رجوع کرتا ہوں اور کئی لوگوں نے اسکو نقل کیا ہے ان میں اسحاق بن سلیمان، عن حنظلہ بن ابی سفیان فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا تو انہوں نے لکھ لیا کہ اے عمر یاد کرو وہ بادشاہ جن کی آنکھیں نکل گئیں، اسی طرح مختصر بیان کیا۔

۷۲۲۱۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان، جعفر بن برقان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا اما بعد! اللہ نے مجھے آزمایا اور اسی طرح ذکر کیا اور روایت کیا ہے معمر بن سلیمان الرقی نے فرات بن سلیمان سے فرمایا ہے کہ سالم کی طرف عمر نے لہذا خط لکھا جسے موسیٰ بن عقبہ نے روایت کیا۔

۷۲۲۲۔ ابو حامد بن ابن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن الحسن الاسدی، محمد بن طلحہ، واؤد بن سلیمان، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید جو صاحب کو قہ تھے اس کی طرف خط لکھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ کے بندے عمر کی طرف سے جو امیر المؤمنین ہے عبد الحمید بن عبد الرحمن کی طرف، تجھ پر سلام ہو میں تعریف کرتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اما بعد! اہل کوفہ ایسی قوم ہے جس کو مصیبتیں اور سختیاں پہنچی ہے اور اللہ کے احکام میں ان پر زیادتی کی گئی ہے اور برے اعمال نے ان پر برے طریقے جاری کیے ہیں اور دین کا قیام عدل اور احسان پر ہے تیرے نفس کے علاوہ تیرے نزدیک کوئی اہم چیز نہیں ہے یہ کہ تو تابع کر دے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کے لئے کیونکہ اس میں ذرا بھی گناہ نہیں، میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی زمین اور آبادی پر ویرانہ کو مت اٹھاؤ، اور نہ ویرانہ کو آباد پر، اس واسطے کہ میں نے تمہیں اس چیز کا والی بنایا ہے۔

۷۲۲۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سعدان بن نصر المخرمی، عبد اللہ بن بکر بن حبیب، اس کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے خناصرہ کے لوگوں کو خطاب کیا، آپ نے فرمایا لوگو! تم فضول پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم نے بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک لوٹنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بارے حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوں گے یقیناً وہ شخص نقصان اور خسارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے باوجودیکہ وہ رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور جنت سے محروم ہو وہ جنت جس کی چوڑائی آسمان و زمین

جیسی ہے، خبردار! امام کل اسی شخص کے لئے جو اللہ سے ڈرے اور خوف کرے، جس ختم ہونے والے مال کو باقی رہنے والے تھوڑے کو زیادہ کے اور خوف کو امن کے بدلہ بیچ دیا۔

کیا تم جانتے نہیں کہ تم لوگ ہلاک ہونے والوں کی پیٹھ میں ہواور باقی رہنے والے تمہارے خلیفہ بننے والے ہیں اسی طرح تم ہو گے یہاں تک کہ اسے بہتر وارثوں کے حوالے کیا جائے۔

۷۲۴۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، سلمہ، جعفر بن ہارون، مفضل بن یونس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے صبح کیسے کی؟ میں نے انتہائی سستی، شکم پری اور گناہوں میں لت پت ہو کر صبح کی ہے اللہ تعالیٰ سے کئی امیدیں وابستہ ہیں۔

۷۲۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، بشر بن حسان ہذلی، ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، میرا پیٹ اپنے رب کی عبادت میں سست ہے، گناہوں اور خطاؤں میں لتھڑا ہے، اللہ تعالیٰ سے نیک بندوں کے درجوں کی تمنا کرتا ہے جبکہ ان کے اعمال نہیں کرتا۔

۷۲۶۔ بی، ابراہیم بن محمد بن حسن، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

۷۲۷۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اسی طرح کی بات فرمائی، اس سند میں ابن دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۸۔ محمد بن احمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابو محمد بزار، مسیب بن واضح، محمد بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ایک شخص کے پاس سے گزرے، اس کے ہاتھ میں ایک کنکری تھی جس سے وہ کھیل رہا تھا اور ساتھ یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! حور عین سے میری شادی کرانا، حضرت عمر بن عبدالعزیز اس کی طرف مائل ہوئے اور فرمایا تم کیا ہی برے پکارنے والے ہو، تم نے ہاتھ سے کنکری کیوں نہ پھینک دی کہ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا کرتے۔

۷۲۹۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن عمر بن علی الانصاری، شبابہ، خارجہ بن مصعب، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، فرمایا دل کے لئے وہی بات مفید ہے جو دل سے نکلے۔

۷۳۰۔ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، بشر بن معاذ، شیخ، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے چھپنے والوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ایک رسوا کرنے والا سوال ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب کی قسم! ہم ان سب سے ان چیزوں کے بارے میں ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے (الحج ۹۳-۹۴)

۷۳۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالمتعال بن عبدالوہاب، ضمہ، عبداللہ بن شاذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سلیمان نے حج کیا۔ ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز تھے سلیمان طائف کی طرف نکلے وہاں انہیں بجلی اور چمک پہنچی تو سلیمان سہم گئے اور عمر نے کہنے لگے اے ابو حفص! یہ کیا چیز ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ رحمت کے اترنے کے وقت کی علامت ہے تو جب عذاب آئے گا اس وقت کیا حالت ہوگی۔

۷۳۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابو کریب، ابو بکر بن عیاش، عذری ان کے سلسلہ سند میں ہے عذری سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۳۳۔ محمد بن ابراہیم، ابو العباس بن قتیبہ، ابراہیم بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز عرفات کے سلیمان کے ساتھ تھے، وہاں بجلی کی نرمی اور سخت کنکری کی کیفیت پیدا ہوئی جس سے سلیمان خوفزدہ ہو گئے جب عمر بن عبدالعزیز کی

طرف دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے، سلیمان نے کہا: عمر! آپ یہ سب کچھ سنتے ہوئے بھی ہنس رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس سے آپ گھبرا گئے، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اس وقت کیا ہوگا؟

۲۵۴ء۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، عفان بن راشد ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز، عرذہ میں سلیمان کے ساتھ کھڑے تھے کہ وہاں بجلی کی زرمی اور تہامہ کی جانب سے کڑک پیدا ہوئی تو سلیمان نے اپنا سینہ کچاؤے کے اگلے حصہ پر رکھ دیا اور گھبرا گئے، تو عمر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ بجلی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو لائی ہے اس وقت کیا حالت ہوگی جب یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو لائے گی، راوی کا بیان ہے کہ پھر سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا کتنے لوگ ہیں؟ تو عمر نے فرمایا امیر المؤمنین اکثر آپ کے مد مقابل لوگ ہیں تو سلیمان نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہی ان کی آزمائش بنائے۔

۲۵۵ء۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن وکیع، ابن عیینہ، عمر بن ذر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے غلام نے ان سے کہا: جب وہ سلیمان کے جنازے سے واپس لوٹے، آپ مجھے غمگین نظر آ رہے ہیں؟ میری طرح وہ بھی نعمتوں میں تھے۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی شخص ایسا نہیں جسے میں اس کا حق اسے نہ دینا چاہتا ہوں، سوائے کاتب کے، اسکی مدت میں اور اس کا مطالبہ کرنے والے کے سوا۔

۲۵۶ء۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، فضل بن یعقوب، حسن بن محمد بن اعین، نصر بن عربی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، میں نے انہیں اس طرح بیٹھے دیکھا، انہوں نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے اور ان پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور ان کی ٹھوڑی گھٹنوں پر تھی گویا ان پر اس امت کا غم ہے۔

۲۵۷ء۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عامر بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سب سے پہلے جو انوکھی چیز عمر بن عبد العزیز میں دیکھی گئی یہ تھی کہ وہ ایک جنازے میں نکلے تو وہ اس مقام پر جو خلفاء کے لئے بنایا گیا تھا، خلفاء عموماً جب لوگوں کے جنازوں میں حاضر ہوتے تو انہی پر بیٹھتے تھے ان کے لئے بھی ایک چادر ڈالی گئی، آپ نے اس پر پاؤں مارا اور زمین پر بیٹھ گئے لوگوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ اتنے میں ایک آدمی آیا اور ان کے سامنے کھڑا ہو گیا، اس نے کہا امیر المؤمنین! مجھے بڑی سخت ضرورت پیش آئی ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے میں کل اللہ تعالیٰ سے اپنے مقام کا آپ سے سوال کروں گا۔ آپ میرے سامنے حاضر ہوں گے اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس پر وہ اپنے دانتوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا تو حضرت عمر نے فرمایا دوبارہ کہو جو تم کہہ رہے تھے تو اس نے دوبارہ وہی کہا، اے امیر المؤمنین! مجھے سخت ضرورت ہے فاقہ نے انتہا کر دی ہے، میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے آپ کا سوال کروں گا کہ میرا کیا مقام تھا؟ پھر وہ اتار دیا کہ اس کے آنسو اس چھڑی پر بہنے لگے، حضرت عمر نے فرمایا تیری کفالت میں کتنے لوگ ہیں؟ اس نے کہا پانچ ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے، آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیری اولاد کے لئے دس دینار مقرر ہیں، اور ہم پانچ سو کا حکم دیتے ہیں۔ دو سو میرے مال میں سے اور تین سو اللہ تعالیٰ کے مال سے، اس سے اپنی حاجت پوری کرو یہاں تک کہ تمہارا عطیہ ظاہر ہو۔

۲۵۸ء۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، بن قتیبہ، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حجاج بن یوسف کا گورنر رہ چکا ہے تو آپ نے اسے معزول کر دیا۔ وہ معذرت کے لئے آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تھوڑا ہی عرصہ حجاج کا گورنر رہا ہوں، آپ نے فرمایا برے آدمی کی صحبت ایک آدھ دن بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

۲۵۹ء۔ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شیبہ، سہل بن عاصم، عبد اللہ بن غالب، ابو عاصم عبادانی، ان کے سلسلہ سند میں

ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے خطاب کیا، فرمایا اما بعد! اگر تم لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو تم بے وقوف ہو اور اگر تم اسے جھٹلاتے ہو تو ہلاک ہونے والے ہو۔

۷۲۶۰۔ عبد اللہ بن محمد، جعفر بن عبد اللہ بن صباح، ابوہام، ضمہ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا کلام اس کے عمل میں سے ہے تو اس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

۷۲۶۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ، ثعلب نحوی، زبیر بن بکار، محمد بن مسلمہ، ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جس حق بات کا میں نے ارادہ کیا اس میں لوگوں نے اس وقت تک میری موافقت نہیں کی جب تک میں نے ان کے لئے دنیا کو نچھاور نہیں کر دیا۔

۷۲۶۲۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: وہ شخص کامیاب رہا جس نے اپنے آپ کو مسائل میں الجھنے، غصہ کرنے اور لالچ سے دور رکھا۔

۷۲۶۳۔ سلیمان بن احمد، اسحاق، عبد الرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے حضرت عدی بن ارطاة کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد! آپ کا سعد بن مسعود کو عمان کا گورنر بنانا وہ نفلطی ہے جس کا اللہ تعالیٰ آپ کے خلاف فیصلہ فرمائیں گے، یہ بات آپ کے مقدر میں طے ہو چکی تھی کہ آپ اس میں مبتلا ہوں گے۔

۷۲۶۴۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خدش، نوح بن قیس، محمد بن معبد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے رومی قیدیوں کو روانہ فرمایا اور انہیں فد یہ میں دیکر مسلمان قیدیوں کو چھڑایا، فرماتے ہیں جب میں شاہ روم کے پاس آتا اور اس وقت روم کے سربراہ آوردہ لوگ بھی آجاتے تو میں باہر آجاتا، فرماتے ہیں ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو وہ انتہائی پریشان اور غمگین زمین پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا بادشاہ معظم کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا: کیا ہوا؟ اس نے کہا ایک نیک مرد مر گیا ہے میں نے کہا کون؟ اس نے کہا: عمر بن عبد العزیز۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر شاہ روم نے کہا میرا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اگر کوئی مردوں کو زندہ کرتا تو وہ عمر بن عبد العزیز ہوتے، اس کے بعد اس نے کہا: مجھے وہ راہب پسند نہیں جس نے دروازہ بند کر دیا اور دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اور عبادت گزاری میں لگ گیا، البتہ اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جس کے قدموں تلے دنیا ہے اور پھر وہ اسے چھوڑ کر راہب بنا۔

۷۲۶۵۔ محمد بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن محمد بنغوی، خالد بن مرداس، حکیم یعنی ابن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا۔ انہوں نے اپنے غلام کو گوشت کا ایک ٹکڑا بھوننے کے لئے روانہ کیا وہ جلد ہی آگیا، آپ نے اس سے فرمایا تم نے اتنے جلدی کیسے کی؟ اس نے کہا میں نے یہ گوشت مطبخ (باورچی خانہ) میں بھونا ہے، اس جگہ مسلمانوں کا ایک مطبخ تھا جس میں صبح و شام ان کا کھانا پکتا تھا۔ آپ نے غلام سے فرمایا اے بیٹا! یہ سارا تم ہی کھا لو، اس واسطے کہ اسے تم نے تیار کیا ہے میں نے تیار نہیں کیا۔

۷۲۶۶۔ ابی، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، ولید بن صالح، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کا ایک بکس تھا جس میں آپ کے بالوں کی بنی ذرہ تھی اور ایک طوق تھا گھر کے درمیان ان کا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں آپ نماز پڑھتے تھے۔ اس کمرہ میں کوئی داخل نہ ہوتا تھا جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ اس صندوق کو کھولتے، اس ذرہ کو پہنتے، گلے میں طوق ڈالتے اور فجر کے طلوع تک اپنے رب سے مناجات و دعا کرتے اور روتے، پھر اس صندوق میں رکھ دیتے۔

۷۲۶۷۔ ابی، محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، ابو عبد الرحمن حاتم بن عبید اللہ ازوی، حسین بن محمد خزاعی، حضرت عثمان کی اولاد میں سے ایک شخص نے نقل کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے کسی خطبہ میں فرمایا: ہر سفر کے لئے توشہ لازمی ہوتا ہے سو تم دنیا

AlHidayah - الهداية

ہو جائے، خبردار! میرے سوا کسی مظلوم پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں، میں ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہوں، یہ بھی سن لو کہ میرے گورنروں میں سے جو گورنر بھی حق سے اعراض کرے یا کتاب اللہ اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کی اطاعت تم پر واجب نہیں، میں نے اس کا معاملہ تمہیں سوپ دیا یہاں تک کہ وہ حق کی مراجعت کرے، اس کی مذمت کی جائے، خبردار! تمہارے مالداروں کے درمیان دولت چکر نہ لگائے اور مال فنی کی کسی چیز میں تمہارے فقراء پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے۔ خبردار! جو آنے والا، دین کے کسی معاملہ میں عوام و خواص میں اصلاح کی غرض سے آئے تو اس کے لئے حسب نیت نیکی بقدر مشقت دوسو دینار سے تین سو دینار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو سفر کی تکلیف کی پروا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسروں کے لئے حق کو زندہ فرمائے۔

اگر مجھے اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں تمہیں مناسک حج سے غافل کر دوں گا تو تمہارے لئے حق کے وہ امور لکھ بھیجتا جنہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا اور وہ امور باطل جنہیں تمہارے لئے ختم فرماتا، اللہ تعالیٰ بنی اکیلا اس کا مستحق ہے۔ سو تم اس کے علاوہ کسی کی تعریف نہ کرو، اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیتا تو میں بھی اپنے غیر کی طرح ہوتا۔ والسلام علیکم

۷۲۷۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے کسی گورنر نے انہیں خط لکھا: امیر المومنین! میں ایسی زمین میں ہوں کہ جہاں بہت زیادہ نعمتیں ہیں، یہاں تک کہ میں نے اپنے سے پہلے لوگوں کے مقابلے میں دو گنا شکر ادا کرنے کی لالچ کی، تو اس کی طرف حضرت عمر نے لکھا: میں تجھے جس حالت پر تم ہو خیال کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو وہ تعریف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے افضل ہے۔ تم اسے صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں معلوم کر سکتے ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”البتہ ہم نے داؤد اور سلیمان علیہم السلام کو علم عطا کیا۔ ان دونوں نے کہا: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی“ (النمل - ۱۵) جو کچھ داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو دیا گیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی افضل نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لیجایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچ جائیں (یہاں سے) اور وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے“ (الزمر - ۷۳، ۷۴) جنت میں داخل ہو جانے سے افضل کون سی نعمت ہے۔

۷۲۸۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز سوائے مسلمانوں کی ضرورت کے سرکاری گھوڑوں پر سفر نہ کرتے تھے، انہوں نے اپنے ایک گورنر کو ان کے لئے شہد خریدنے کا حکم لکھا کہ اس میں کسی سے کام نہ لیں، تو ان کے عامل و گورنر نے اس شہد کو ڈاک کی سواری پر لا دیا جب وہ آگیا تو عمر نے پوچھا تم کس پر لا کر لائے؟ لوگوں نے کہا ڈاک کی سواری پر، آپ نے اس شہد کو بیچنے اور اس کی قیمت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کر لینے کا حکم دیا اور آپ نے فرمایا: تم نے ہمارا شہد خراب کر دیا۔

۷۲۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الاعلیٰ بن حماد، ابو عوانہ، خالد بن ابی صلت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس وہ پانی لایا گیا جو امارت کے کوٹلوں میں گرم کیا گیا تھا آپ نے اسے ناپسند کیا اور اس سے وضو نہ کیا۔

۷۳۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن موسیٰ السدی، ابوالخیر، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے لئے سیب اور میوؤں کا بدیہ آیا، آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا مجھے ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم نے میرے عملہ میں سے کسی کی طرف کوئی چیز بھیجی ہو، کسی نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدیہ قبول نہ فرماتے تھے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن وہ ہمارے لئے اور ہمارے بعد والوں کے لئے رشوت ہوگی۔

۷۳۱۔ حبیب بن حسن، احمد بن عبد الجبار، یثیم بن خارجہ، اسماعیل، عمر بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر کو سیب کی خواہش ہوئی

فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی سیب ہوتا کہ وہ خوشبودار ہوتا ہے؟ ان کے گھر والوں میں سے کوئی شخص اٹھا اور ان کی طرف سیب کا ہدیہ بھیجا جب قاصد اسے لے کر آیا، آپ نے فرمایا یہ کس قدر خوشبودار اور اچھا ہے، اے غلام! اسے لے جاؤ اور فلاں کو سلام کہہ کر کہو کہ تمہارا ہدیہ ہمارے پاس جہاں تم چاہتے ہو پہنچ چکا ہے۔

عمر بن مہاجر نے کہا: میں نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ کے اہل بیت میں سے آپ کے چچا زاد نے بھیجا ہے اور آپ یہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کھاتے اور صدقہ تناول نہ فرماتے تھے، آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ، ہدیہ تھا اور ہمارے لئے رشوت ہے۔

۷۲۷۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن الیث، عبد اللہ بن بکر السہمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے کسی آدمی نے بیان کیا عمر بن عبد العزیز نے بمقام خناصرہ لوگوں سے خطاب کیا۔ فرمایا تمہیں ہم تک ضرورت و حاجت پہنچانے سے کون منع کرتا ہے مگر میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جتنی میری قدرت ہے اس کے بقدر اس کی حاجت بر آری کر لوں، تم میں سے کسی کو وہ کچھ کفایت نہ کرے گا جو کچھ ہمارے پاس ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے ابتدا ہو اور میرے اس گوشت کے ٹکڑے سے آغاز ہو جو میرے قریب ہوتا کہ میری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ زندگی کی عیش و عشرت کا ارادہ کروں تو زبان اسکے اقرار میں میری طرف سے تابع اور اس کے اسباب سے باخبر ہوگی لیکن اللہ کی قضاء ایک بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ اس کی طاعت و عبادت کی راہنمائی کرتی ہے اور اس بارے میں اس کی نافرمانی سے روکتی ہے، پھر اپنی چادر کا پلو اٹھایا اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہو گئی اور لوگوں کو لرلایا، پھر آپ منبر سے اتر آئے، بس یہ آخری بار تھی پھر وفات تک آپ نے خطبہ نہ دیا۔

۷۲۸۔ محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرعة، ابو یزید عبد الرحمن بن ابی المعمر المصری، یعقوب بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے۔ فرمایا حضرت عمر بن عبد العزیز نے خطبہ دیا اور یہ ان کا آخری خطبہ تھا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا:

تم بے فائدہ پیدا نہیں کئے گئے اور نہ تم بے کار چھوڑے جاؤ گے، تمہارے لئے ایک معاد ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نکل جائے اور ایسی جنت میں ہوگا جس کی چوڑائی آسمان و زمین جتنی ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کل وہی شخص امن میں ہوگا جو آج اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اس سے خوف کیا اور ختم ہونے والی چیز کو باقی کے عوض، تھوڑی کو کثیر کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے فروخت کر دیا؟

کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم ہلاک ہونے والوں کی پیٹھوں میں تھے جو تمہارے بعد زندہ رہ جانے والوں کے لئے ہو جائیں گی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا کہ تم بہتر وارث کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ پھر تم ہر روز صبح اور شام کے وقت نکلنے والے (مردے) کے ساتھ چلتے ہو جس نے اپنا مقصد پورا کر دیا، اس کی مدت پوری ہو چکی، یہاں تک کہ تم اسے زمین کے پھٹنے والے حصہ کی شکن میں چھپا دیتے ہو، پھر اسے بغیر تیاری اور بغیر تکیہ کے چھوڑ دیتے ہو۔ اس نے دوستوں سے جدائی اختیار کر لی، مٹی سے جا ملا، حساب کے لئے متوجہ کیا گیا، اس نے جو عمل کیا وہ گروی رکھے گی، جو اس نے چھوڑا اس سے بے پروا ہے جو آگے بھیجا اس کا محتاج ہے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے وفات دینے اور موت کے اترنے سے ڈرو، اللہ کی قسم میں تم سے یہ بات کہہ رہا ہوں اور جتنے گناہ میرے ہیں اس سے زیادہ کسی کے گناہ نہیں جانتا۔ استغفر اللہ۔

تم میں سے جو بھی ہمیں اپنی ضرورت پہنچائے، تو جو کچھ ہمارے پاس ہے اسے کفایت نہ کرے گا مگر میری تمنا ہے کہ مجھ سے اور میرے مخصوص لوگوں سے ابتدا ہوتا کہ ہماری اور اس کی زندگی برابر ہو جائے، اللہ کی قسم! اگر اس کے علاوہ میں زندگی کا عیش و آرام چاہتا تو زبان میرے تابع ہوتی، اور میں اس کے اسباب کا عالم ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ کی بولنے والی کتاب اور سنت عادلہ سبقت لے گئی جس نے اس کی

طاعت کی رہنمائی اور اسکی معصیت سے روکا ہے، پھر چادر کا پلو اٹھایا اور خود بھی رو پڑے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو بھی رلایا۔

۷۲۷۹۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید، دھیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کے سزاوار حمد و ثناء کی، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجا اور نہ اس کتاب کے بعد کوئی کتاب نازل کی جو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی، خبردار جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ قیامت تک برحق ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں بدعتی نہیں بلکہ متبع اور پیروی کرنے والا ہوں، خبردار! میں تم سے بہتر نہیں لیکن تم سے زیادہ گراں بار ہوں، خبردار! بات سن کر جاننا، دونوں باتیں ہر مسلمان پر واجب ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے، خبردار! جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیا تو جان رکھو مخلوق کی کچھ فرمانبرداری نہیں جب خالق کی نافرمانی ہو کیا تم نے سن لیا؟ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۷۲۸۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عثمان الحرابی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوة، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز خطبہ دے رہے تھے، فرمایا لوگو! جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور توبہ کرے، اگر اس سے دوبار خطا سرزد ہوئی تو توبہ کرے، اور اگر پھر گناہ کی طرف لوٹا تو پھر استغفار کرے اور توبہ کرے، کیونکہ یہ گناہوں کے طوق لوگوں کی گردنوں میں ڈالے گئے ہیں، ہلاکت اور بھرپور ہلاکت ہے کہ آدمی گناہوں پر اصرار کرے۔

۷۲۸۱۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابو مخزوم، عمر بن ابی الولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جمعہ کے روز نکلے، وہ کمزور جسم تھے، انہوں نے حسب عادت خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! تم میں سے جس نے نیکی کی تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس نے کوئی برائی کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اقوام پر چند ایسے اعمال ان کی گردنوں کا وظیفہ بنائے ہیں اور ان پر واجب کئے ہیں کہ وہ ان پر عمل کرے۔

۷۲۸۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، رجاء بن الحارود، عبد الملک بن قریب الاصمعی، عدی بن الفضل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطبہ دیتے ہوئے سنا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے طلب کرو، اس لئے کہ تم میں سے جس کے لئے پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے دور دراز علاقے میں کوئی رزق ہو گا وہ اسے پہنچ کر رہے گا۔

۷۲۸۳۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ح، حسن بن انس بن عثمان الانصاری، احمد بن حمدان بن اسحاق العسکری، علی بن المدینی، معتمر بن سلیمان، علی بن زید بن جدعان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کے خطاب کے دوران حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: خبردار! سب سے افضل عبادت فرائض کی ادائیگی اور محارم (حرام چیزوں) سے بچنا ہے۔

۷۲۸۴۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، زید بن حباب، حباب، عیاش بن عقبہ، حضرمی، وہ ابن لہیعہ کے چچا زاد ہیں، بحدل شامی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے دوست تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا ”اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے“ (الانبیاء۔ ۴۷) تا ختم آیت پڑھی، پھر ایک جانب مائل ہوئے وہ گرنا چاہتے تھے۔

۷۲۸۵۔ ابوبکر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ازہر، شراب فروش سے روایت ہے فرمایا: میں نے خناصرہ میں عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا آپ پر پیوند لگی قمیص تھی۔

۷۲۸۶۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی دوست کو کہتے سنا: عمر بن عبدالعزیز منبر پر چڑھے، پھر فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہر چیز کا

خلیفہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا کوئی خلیفہ نہیں، لوگو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار کی اطاعت کرو، اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت نہ کرو۔

۷۲۸۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس کا نام زید تھا کہ اس نے عمر بن عبدالعزیز کو عید کے دن خطبہ دیتے سنا وہ سوار ہو کر آئے، آپ اترے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی اترے، پھر آپ چلتے ہوئے آئے، آپ سفید اون کا جبہ پہنے تھے اور سر پر ایسا عمامہ تھا جس کی بناؤٹ ظاہر تھی، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے۔ اس کے بعد منبر پر چڑھے آپ کے پاس ایک لاٹھی لائی گئی جو چاندی سے ملون تھی، اور سی کو آپ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر کتاب اللہ کی آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا کہ اس پر سے بغیر زبان کے عبور نہیں ہو سکتا، مجھے اپنی زندگی کی قسم! اور بے شک میری زندگی کی قسم میری طرف سے برحق ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر لوگوں میں سے جو بندہ بھی وسعت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے اپنے مال کے ایک ریوڑ کی طرف دیکھا۔ پھر اسے فقراء اور مساکین، یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کر دیا، تو میں اپنے آپ اور اپنے اہل بیت سے شروع کرتا، پھر لوگ اسی حالت میں رہے، پھر آپ نے اترتے وقت آخری بات کہی کہ اگر سنت کا احیاء اور بدعت کا مٹانا مقصود نہ ہوتا تو میں اس بات کی پروا نہ کرتا کہ گھڑی بھر بھی دنیا میں زندہ رہتا۔

۷۲۸۸۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ، احمد بن عبدہ، حماد بن زید، یحییٰ بن عبد اللہ بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، یحییٰ بن زکریا، یحییٰ بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عرفات میں خطبہ دیا۔ فرمایا تم ایک وفد نہیں ہو، تم نے قریب اور بعید سے ہر چیز کو دیکھ لیا، تم نے سواری کو سدھایا اور ختم کر دیا، آج وہ شخص آگے بڑھنے والا نہ ہوگا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت لے جائے، آج وہی سبقت والا ہے جسے اللہ تعالیٰ بخشش دے۔

حماد نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے کہ کسی نے ان سے کہا میں مغرب کی نماز کہاں پڑھوں؟ اپنی اس راوی میں جہاں تجھے آ ملے۔

۷۲۸۹۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن عبدالجبار، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے کسی شیخ سے سنا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو عرفہ میں منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے اللہ! نیکی کرنے والے کی نیکی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ گار کو توبہ کی طرف لوٹا، ان کے ارد گرد سے رحمت کے ساتھ گناہ کم کر، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

۷۲۹۰۔ ابو محمد، احمد، سعید بن عامر، محمد بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو خطاب کرتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی پھر اس نعمت کو چھین لیا اور اسکے عوض صبر عطا کیا تو یہ صبر اس چھنی ہوئی نعمت سے افضل ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا“ (الزمر۔ ۱۰)

۷۲۹۱۔ عمر بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن محمد ابغوی، عبد اللہ بن عمر بن القواہری، زائدہ بن ابی رقاد، عبد اللہ بن عیزار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے بلک شام میں مٹی کے بنے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا لوگو! اپنی پوشیدہ باتیں درست کر لو، تمہاری بظاہر حالت درست کر دی جائے گی، اپنی آخرت کے لئے عمل کرو، تمہارے دنیا کے معاملہ کی کفایت کی جائے گی۔

۷۲۹۲۔ ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک بن انس، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: کہا جاتا تھا کہ خاص آدمی کے گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمومی عذاب نہیں دیتا، لیکن جب ناشائستہ کام برسر عام کئے جانے لگیں تو سب کے سب عذاب کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

۷۲۹۳۔ حبیب بن حسن، جعفر بن محمد الفریابی، قتیبہ بن سعید، عمرہ بن الیرند، حاجب بن خلیفہ ابرجی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن

عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں ان کے خطاب کے وقت حاضر ہوا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: خبردار! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں صحابیوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) نے جو طریقہ رائج فرمایا: تو وہ دین ہے ہم اسی پر عمل کرتے اور وہی ہماری آخری حد ہے اور جو ان دونوں کے علاوہ کسی نے کچھ رائج کیا ہم اس کا عمل مؤخر کرتے ہیں۔

۷۲۹۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، نصر بن قاسم فرافسی، عبداللہ بن عمر القواریری، منہال بن عیسیٰ، غالب القطان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے اللہ! اگرچہ میں اس کا اہل نہیں آپ کی رحمت کو پہنچوں تو آپ کی رحمت اس بات کی مستحق ہے کہ وہ مجھے پہنچے، تیری رحمت ہر چیز کو شامل ہے اور میں بھی ایک چیز ہوں، یا ارحم الراحمین! آپ کی رحمت مجھے بھی شامل ہوا ہے پروردگار! آپ نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے آپ کے حکم کی فرمانبرداری کی اور اس عمل میں لگے رہے جس کے لئے آپ نے انہیں پیدا کیا، تو آپ کی رحمت انہیں آپ کی طاعت و فرمانبرداری کرنے پہلے بھی شامل تھی، یا ارحم الراحمین۔

۷۲۹۵۔ ابو حامد بن جبیلہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن الیث، عفان، جویریہ بن اسماء، اسماعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ پہلی بات جو میں نے عمر بن عبدالعزیز سے جب وہ خلیفہ بنے، منبر پر سنی یہ تھی آپ فرما رہے تھے: لوگو! میں نے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور بظاہر کبھی کوئی سوال نہیں کیا، سو جو تم میں سے ناپسند کرے تو اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے، تو انصار سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے لوگوں سے بیعت لی۔

۷۲۹۶۔ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن اسماعیل الحرابی، ہشام بن عمار، بقیۃ بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص سے وہ ابو حازم خنصری اسدی سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا میں جمعہ کے روز عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں دمشق آیا، اس وقت لوگ جمعہ (کی نماز) کے لئے جا رہے تھے، میں نے دل میں کہا: اگر میں اس جگہ جاؤں جہاں ٹھہرنا چاہتا ہوں تو میری نماز رہ جائے گی لیکن میں پہلے نماز پڑھ لیتا ہوں، مسجد کے دروازے کی طرف گیا، اونٹ بٹھایا اور باندھ کر مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ امیر المؤمنین لکڑیوں پر خطبہ دے رہے ہیں، مجھ پر جب آپ کی نگاہ پڑی تو پہچان کر مجھے پکارا، ابو حازم میری طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے؟ لوگوں نے جب امیر المؤمنین کی بات سنی کہ وہ مجھے بلارہے ہیں تو انہوں نے مجھے جگہ دی یوں میں محراب کے قریب ہو گیا۔

منبر سے اترنے کے بعد آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے فرمایا: ابو حازم! ہمارے شہر کب آنا ہوا؟ میں نے کہا: اسی گھڑی، میرا اونٹ باہر مسجد کے دروازے پر بندھا ہے، جب انہوں نے بات کی تو میں بھی پہچان گیا، میں نے کہا: آپ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے کہا اللہ کی قسم! آپ جب ہمارے پاس خناصرہ میں عبدالملک بن مروان کے گورنر تھے۔ اس وقت آپ کا چہرہ چمکدار، کپڑا صاف ستھرا، سواری ریوڑ کے قابل، کھانا پسندیدہ اور آپ کے محافظ مضبوط تھے، تو اب جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں آپ کی حالت کو کس نے بدل دیا ہے؟ آپ نے مجھے کہا: ابو حازم! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو حدیث تم نے مجھے خناصرہ میں سنائی تھی وہ کیوں نہیں سناتے؟ میں نے کہا: بہتر ہے، میں نے ابو ہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے جس سے بمشکل پار ہونا ہوگا جس سے صرف کمزور اور ناتواں ہی گزر سکیں گے۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین رو پڑے، اور اتنی بلند آواز سے روئے کہ ان کا اوپلا بلند ہو گیا، آپ نے فرمایا: ابو حازم! کیا تم مجھے اس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنے نفس کو کمزور بنانے پر ملامت کرتے ہو، میرا گمان نہیں کہ میں اس سے بچ پاؤں گا؟ ابو

حازم فرماتے ہیں، پھر امیر المؤمنین پر غشی طاری ہو گئی اور اتاروئے کہ رونے کی آواز بلند ہو گئی اور پھر اتنا ہنسے کہ ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں اور لوگوں نے ان کے بارے میں بہت باتیں بنائیں، میں نے ان سے کہا: خاموش رہو اور اپنے آپ کو روکو کیونکہ امیر المؤمنین کو ایک بڑا واقعہ درپیش ہے، ابو حازم فرماتے ہیں: جب وہ ہوش میں آئے تو لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے ان سے گفتگو کی۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! ہم نے آپ کی عجب حالت دیکھی فرمایا: کیا میں جس حالت میں تھا اسے تم نے دیکھ لیا؟ میں نے کہا، جی ہاں، فرمایا میں جب تم لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اچانک مجھ پر غشی طاری ہوئی، میں نے دیکھا جیسے قیامت برپا ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو جمع کیا جس میں لوگوں کی ۱۲۰ صفیں ہیں جس میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی صفوں میں ہے اور تمام امتوں میں سے موحدین کی ۴۰ چالیس صفیں ہیں۔ اچانک کرسی رکھی گئی ترازو نصب ہوا، اعمالناے پھیلانے گئے پھر کسی نے منادی کی، عبد اللہ بن ابی قحافہ کہاں ہے؟ تو ایک طویل قیامت بوڑھا شخص نمودار ہوا جس نے مہندی اور سرمہ سے خضاب لگا رکھا تھا، آتے ہی فرشتوں نے انہیں بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا وہاں ان کا ہلکا سا حساب ہوا، پھر دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا، عمر بن الخطاب کہاں ہے؟ تو ایک دراز قد بوڑھا شخص نمودار ہوا جو مہندی کا خضاب لگا تا تھا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب لیا گیا، پھر دائیں جانب جنت کی طرف جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے ندا کی عثمان بن عفان کہاں ہے؟ اچانک ایک لمبے قد والا بوڑھا شخص جو زرد خضاب لگا تا تھا ظاہر ہوا، فرشتوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا ہلکا سا حساب لیا گیا پھر دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا، پھر منادی نے پکارا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو ایک بوڑھا شخص سفید سر، سفید ریش، بڑے پیٹ والا، باریک پنڈلیوں والا ظاہر ہوا، فرشتوں نے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کھڑا کیا، ہلکا سا حساب ہوا اور دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم ملا۔

میں نے جب دیکھا کہ معاملہ میرے قریب ہے تو میں اپنے آپ میں مشغول ہوا کہ نامعلوم اللہ تعالیٰ میرا کیا بنائیں گے، حضرت علی کے بعد والوں سے اللہ تعالیٰ کیا معاملہ فرمائیں گے، اسی اثنا میں منادی نے کہا: عمر بن عبد العزیز کہاں ہے؟ میں کھڑا ہوا تو منہ کے بل گر پڑا، پھر اٹھا تو دوبارہ منہ کے بل گر پڑا، تیسری بار اٹھا تو پھر گر پڑا، میرے پاس دو فرشتے آئے جنہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے گنہگاری کے دھاگے، اس کے چھلکے، تاگے کے بارے میں اور ہر اس فیصلے کے بارے میں پوچھا جو میں نے کیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں نجات نہیں پاسکتا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل اور اپنی رحمت سے تدارک فرمایا، اور میرے متعلق دائیں جانب جنت میں جانے کا حکم صادر فرمایا، اسی دوران کہ میں فرشتوں کے ساتھ جن کے سپرد مجھے کیا گیا تھا، جا رہا تھا کہ راکھ پر پڑے ایک مردار پر گزر رہا تھا۔ میں نے کہا: یہ مردار کیسا؟ فرشتوں نے کہا: اس کے پاس جاؤ پوچھو خود بتائے گا، میں نے قریب ہو کر اسے لات ماری، کون ہے تو؟ اس نے کہا تو کون ہے؟ میں نے کہا عمر بن عبد العزیز۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اور تمہارے دوستوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا ان چاروں کے بارے میں دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم ہوا، پھر مجھے یاد نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے بعد والے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: مجھ پر میرے رب نے فضل فرمایا اور اپنی رحمت سے میرا تدارک کیا، مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم مل چکا ہے تو اس نے تین مرتبہ کہا کہ کاش میں بھی پیسہ تیرا میں نے کہا: تو ہے کون؟ اس نے کہا: میں حجاج بن یوسف ہوں، میں نے کہا: حجاج! حجاج! حجاج! یہ بات میں نے تین بار کہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارا کیا کیا؟ حجاج نے کہا: میں ایسے رب کے حضور آیا جو سخت سزا دینے والا، صاحب قوت، اپنے تافرانوں سے انتقام لینے والا ہے، اس نے مجھے ہر اس قتل کے بدلے میں جو میں نے کیا اسی طرح قتل کیا، اور اب دیکھو میں اپنے رب کے سامنے پڑا اسی بات کا انتظار کر رہا ہوں جس کا موحدین کو اپنے رب کی طرف سے انتظار ہے، یا جنت میں یا جہنم میں، ابو حازم کہتے ہیں کہ عمر بن

عبدالعزیز کے اس خواب کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا کہ اس امت کے کسی شخص کو جہنمی نہ کہوں گا۔

اسی روایت کو ابراہیم بن ہراسہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالزناد اور انہوں نے ابو حازم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز جب خناصرہ میں امیر المؤمنین تھے میں ان کے پاس آیا، انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا جبکہ میں انہیں نہ پہچان سک رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: ابو حازم! قریب ہو جاؤ، میں جب قریب ہوا تو پہچان لیا، میں نے کہا: آپ امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے کہا: کل آپ سلیمان بن عبد الملک کی طرف سے امیر و گورنر تھے اس وقت آپ کی سواری قابل ایڑ، کپڑا صاف، چہرہ چمکدار، کھانا مزیدار، محل مضبوط، باتیں بہت ہوا کرتی تھیں، یہ حال کس چیز نے کر دیا جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے وہ حدیث دہراؤ جو تم نے مذینہ میں مجھ سے بیان کی تھی، میں نے کہا بہتر: امیر المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے تمہارے سامنے مشکل چڑھائی والی گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور و ناتواں ہی گزر سکے گا، یہ سن کر آپ بہت روئے پلا۔

۲۹۷۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عبد اللہ بن علاء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو مجمع میں ایک ہی خطبہ کو بار بار دہراتے سنا: جس کا آغاز سات کلمات سے کرتے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، ہم اس کی حمد کرتے اس کی مدد چاہتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں، اپنی جانوں اور اپنے برے اعمال سے اس کی پناہ مانگتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، جسے وہ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ بہک گیا، پھر تقویٰ کی وصیت کرتے، اور گفتگو فرماتے پھر اپنے خطبہ کو ان آیات کو پڑھ کر ختم کرتے ”اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی“ (الزمرہ: ۵۳) مکمل دس آیات تک پڑھتے، عبد اللہ بن علاء کہتے ہیں کہ اس مقام کی قرأت اس سے پہلے انہوں نے نہیں چھوڑی۔

۲۹۸۔ ابی، ابو محمد، ابراہیم بن محمد، ابو عامر موسیٰ بن عامر، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی العاتکہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عید الفطر کے خطبہ میں کہا: کیا تم جانتے ہو کہ اس جگہ کیسے نکلے؟ تیس دن تم نے روزے رکھے، تیس راتیں تم لوگوں نے قیام کیا، پھر اپنے رب کے حضور مانگنے نکلے ہو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے۔

۲۹۹۔ ابو بکر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، مطرف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا۔ آپ پر دو سبز رنگ کے کپڑے زیب تن تھے، موت کا ذکر کر کے آپ نے فرمایا: رنج و غم، رنج و غم کی طرح نہیں اور نہ غضبناکی، غضبناکی کی طرح ہے۔

۳۰۰۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، زکریا بن عدی، ابن المبارک، مسلمۃ بن ابی بکر، ان کے سلسلہ سند میں قریش کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے کسی گورنر سے وصیت لی، تمہاری جو حالت بھی ہو اس میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازم رکھو، کیونکہ تقویٰ الہی بہترین تیاری، عمدہ حیلہ اور مضبوط چیز ہے اور تمہاری سب سے زیادہ دشمنی اپنے نفس اور ان نافرمانیوں کے ساتھ ہو جو تمہارے ساتھ ہیں، کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کے حیلوں سے زیادہ خطرناک ہیں، اس لئے کہ ہم اپنے دشمنوں سے عداوت اور ان کے خلاف مدد ان کے گناہوں کی وجہ سے مانگتے ہیں، اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی

۱۔ تاویخ ابن عساکر ۲/۲۱۹۔ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۳۔ و الترغیب والترہیب ۴/۱۳۱۔ و اتحاف السادة المتقين

۱۰/۱۲۲۔ ۳/۳۷۳۔ و کنز العمال ۸۸/۳۳۶

زور نہ تھا، اسلئے کہ ہماری تعداد ان کی تعداد جتنی نہیں، اور نہ ہماری قوت ان کی قوت جیسی ہے اور نہ ہم اپنی ناراضگی اور قوت سے ان پر مدد اور غلبہ حاصل کر سکتے ہیں، سو تمہاری سب سے زیادہ احتیاط گناہوں کی دشمنی سے ہونی چاہئے اور نہ گناہوں سے زیادہ کسی چیز سے سخت معاہدہ ہو۔

خبردار! تم پر اللہ تعالیٰ کے نگہبان فرشتے مقرر ہیں جو تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں چاہے وہ اعمال چلتے سرزد ہوں یا کسی جگہ پڑاؤ کے دوران ہوں، سو ان سے حیا کرو اور ان کی رفاقت بہتر بناؤ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہو، اور نہ یہ کہو کہ ہمارا دشمن ہم سے زیادہ شریر ہے وہ ہرگز ہم پر غالب نہ ہوں گے، اگرچہ ہم گناہ کریں کیونکہ بہت سی قومیں ایسی ہیں کہ ان کے گناہوں کے سبب ان سے زیادہ شریر لوگ ان پر مسلط کر دیئے گئے، اپنی جانوں کے خلاف اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی مدد چاہو جیسے تم دشمنوں کے خلاف مدد مانگتے ہو، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے سوال کرتے ہیں۔

جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان سے دوران سفر دشمن کے ساتھ ٹڈ بھینٹ تک نرمی سے پیش آؤ، انہیں ایسے چلنے کی مشقت میں نہ ڈالو جو انہیں جھکا دے، اور نہ ان سے ایسی منزل سے کم کرو جو ان کے لئے نرمی کا باعث ہو، سفر ایسا نہ ہو کہ ان کی طاقت اور پاؤں ختم کر دے، کیونکہ تم ایسے دشمن کی طرف جارہے ہو جو مقیم ہے جن کی جانیں اور قدم مضبوط ہیں۔

اگر تم دوران سفر اپنی جانوں اور قدموں پر نرمی نہ کرو گے تو تمہارے دشمن کو قوت و طاقت اور اپنی مقیم جانوں اور قدموں کو مضبوط کرنے میں تم پر فضیلت حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جاتی ہے۔

اپنے ساتھیوں کو ہر جمعہ کے دن و رات میں جمع کیا کرو تا کہ انہیں راحت حاصل ہو جس میں وہ اپنی جانوں اور قدموں کو تازہ دم کر لیا کریں، اپنے اسلحہ اور سامان کی مرمت کر لیں اور اپنی چھاؤنی کو صلح کے گاؤں سے دور رکھو، تمہارا کوئی فوجی ان کے بازار میں کسی ضرورت سے نہ جائے، ہاں جس پر تمہیں بھروسہ ہو کہ وہ تمہارے دین و جان کو امن دے گا وہاں کسی پر ظلم نہ کرنا، اور نہ گناہ کا تو شہ لیکر جانا، اور وہاں کسی شخص کو ناحق کوئی تکلیف نہ دینا، کیونکہ ان کی حرمت و ذمہ داری تم پر ایسی ہے جسے پورا کرنے کی آزمائش میں تم ڈالے گئے، جیسے وہ ان پر صبر کرنے کی آزمائش میں مبتلا ہیں، اہل صلح کے ظلم سے اہل حرب پر مدد نہ چاہو، وہاں کے اہل عرب لوگ جن پر تمہیں اطمینان ہے وہ تمہارے جاسوس ہوں، کیونکہ جھوٹے شخص کی بات تمہارے لئے مفید نہیں، اگرچہ وہ کبھی کسی بات میں سچ بول دے، اور جھوٹ کی ملاوٹ کرنے والا تمہارے خلاف جاسوس ہے تمہارا جاسوس نہیں۔

۳۰۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، ح، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، علی بن خزم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا کہ کسی آدمی کو اس کے ہم مجلسوں کی جگہ نراندہ دو، اور نہ اس پر غضب کی وجہ سے، اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو اس کے گناہ سے زیادہ تادیب مت کرو، اگرچہ ایک کوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۳۰۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی کسی گورنر کو لکھا تم صرف اس سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار لشکر کی سواریوں میں سے کم ہو۔

۳۰۳۔ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے یمن کے گورنر عروہ بن محمد کو لکھا: اپنے سے پہلے بنی فلاں کو دیکھ کر اپنے سے دور رکھو، اپنے کسی کام میں انہیں شریک نہ کرو، کیونکہ وہ برے گھروالے لوگ ہیں، عبید اللہ بن عمر، ابن شہاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا ابا عبد! جن لوگوں کے معاملات تمہارے سپرد ہوئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، انہیں سزا دینے کی تاخیر میں ان کے مکر سے محفوظ نہ ہو، اس واسطے کہ اس شخص کو سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے جس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۷۳۰۴۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، الحمیدی، سفیان بن عیینہ، جعفر بن برقان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہماری طرف عمر بن عبد العزیز نے لکھا: یہ زلزلہ ایسا عذاب ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سزا دیتے ہیں اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ شہروں کے لوگ فلاں دن فلاں مہینے اور فلاں وقت باہر نکالے جائیں۔ چنانچہ وہ نکالے گئے کہ تم میں سے جو صدقہ کر سکتے ہیں وہ صدقہ کریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا، اپنے رب کا نام لیا، اور نماز پڑھی“ (اعلیٰ ۱۳، ۱۵) اور یوں کہو جیسے تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے کہا تھا ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم اپنا نقصان کرنے والے ہوں گے“ (اعراف ۲۳)

اور یوں کہو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا ”اگر آپ نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا“ (ہود ۴) یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا سو مجھے بخش دے، (القصص ۱۶) اور ایسے کہو جیسے ذوالنون یونس علیہ السلام نے کہا تھا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی معبود ہے، تیری ذات پاک ہے، میں ظالموں میں سے ہوں (الانبیاء ۸۷)

۷۳۰۵۔ علی بن حمید واسطی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ، ابابعد! ہمارا شہر خراب ہو چکا ہے، اگر امیر المومنین کی رائے ہو کہ کچھ مال مقرر کر کے اس کی تعمیر کریں تو کر دیں، تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں لکھا میں تمہارے خط کا مضمون سمجھ گیا اور جو تم نے یہ تحریر کیا کہ تمہارا شہر خراب ہو چکا ہے، سو جب تم میرا یہ خط پڑھو تو اسے عدل کا قلعہ بنا لو اور اس کے راستوں کو ظلم سے صاف کر دو، یہی اس کی مرمت و تعمیر ہے والسلام۔

۷۳۰۶۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن ابی الربیع، سعید بن عامر، عون بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن بن عمر بن عبد العزیز کو لکھا: گویا کہ آپ وہ آخری شخص ہیں جن کے متعلق موت مقرر کی گئی، کسی نے کہا وہ تو فوت ہو چکے ہیں تو عمر نے انہیں جواب لکھا ابابعد! آپ دنیا میں ایسے ہیں جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے ہیں جیسے ہمیشہ رہنا ہے۔

۷۳۰۷۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عدی بن ازطاة کو لکھا جنہیں آپ نے بصرہ کا گورنر بنایا تھا ابابعد! تم نے مجھے اپنی سیاہ پگڑی، قراء کے ساتھ بیٹھنے اور اپنے عمامہ کو لٹکا کر دھوکا دیا ہے، تم نے خیر و بھلائی کا اظہار کیا جس کی وجہ سے میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو ظاہر کر دیا ہے جو تم چھپاتے تھے۔ والسلام

۷۳۰۸۔ ابوبکر کجی، عبد اللہ بن محمد الحرانی، یوسف القطان، جریر بن عبد الحمید، جابر بن حنظلہ النضی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عدی بن ازطاة نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا: ابابعد! لوگ بکثرت مسلمان ہو رہے ہیں، مجھے خراج کم ہونے کا اندیشہ ہے؟ تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں لکھا: میں تمہارا خط سمجھ گیا، اللہ کی قسم! میں یہ پسند کرتا ہوں کہ سب کے سب لوگ بھی مسلمان ہو جائیں پھر بھی میں اور تم دو کسان رہے جائیں تب بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھا میں گے۔

۷۳۰۹۔ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا الغلابی، ابن عائشہ، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو اس کی اطلاع ملی کہ ان کے بیٹے نے ایک ہزار درہم کا گنبد خرید کر انکو بھی بنوائی ہے، آپ نے اسے لکھا: میرا حکم یہ ہے کہ جس گنبد کو تم نے ایک ہزار درہم کا خریدا ہے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو اور ایک درہم کا گنبد خرید کر اس پر یہ نقش کروالو، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنا مقام پہچانا، والسلام

۷۳۱۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید الخزاز، ضمرہ، کریم بن سلیمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے

اپنے فلسطین کے گورنر عبداللہ بن عون کو لکھا: مکس نامی گھر کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اسے گرا دو، پھر اس کا ملکہ اٹھا کر سمندر میں بکھیر دو۔
۷۳۱۱۔ احمد بن جعفر بن سلیم، اور یس بن عبدالکریم، محرز بن عون، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن موسیٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: مسلمان کو شیطان کے ورغائے کے باوجود بادشاہ کے ظلم کی طاقت نہیں، مسلمان کی اس کے دین کے بارے میں مدد یہ ہے کہ وہ اپنے حق کی وجہ سے بچے۔

۷۳۱۲۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعبداللہ سلمیٰ، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعبہ پر پردے لگانے والوں نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا، جس میں وہ ان سے بیت اللہ کو کپڑا پہنانے کا کہہ رہے تھے، جیسے ان سے پہلے لوگ کرتے تھے، آپ نے انہیں لکھا، میں چاہتا ہوں کہ یہ مال بھوکے جگروں کی سیرابی میں لگاؤں کیونکہ وہ اس کے بیت اللہ سے زیادہ مستحق ہیں۔

۷۳۱۳۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمیٰ، مبشر، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا گورنر تھا اور میں اہل ذمہ (ذمیوں) کے کھلیانوں پر مہر لگاتا تھا۔ میرے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ ایسا نہ کرو مجھے معلوم ہوا کہ یہ حجاج کی کارستانیوں میں سے ہے اور میں اس کی سیرت اپنانے کو ناپسند کرتا ہوں۔

۷۳۱۴۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں ضمہ نے رجا بن ابی سلمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب عبدالملک بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو آپ نے تمام شہروں میں نوحہ سے روکنے کا پیام بھیجا اور یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا ہم اللہ تعالیٰ کی پسند کی مخالفت کرنا پسند نہیں فرماتے۔

۷۳۱۵۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم الدورقی، عبید اللہ بن ولید دمشقی، عبدالملک بن بزیغ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاة کو لکھا: اما بعد! تم ہمیشہ میری طرف سردی گرمی میں مسلمانوں کے ایک شخص کو مشقت میں ڈال کر سنت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہو، گویا تم اس کے ذریعہ میری تعظیم کرنا چاہتے ہو، اللہ کی قسم! تمہیں حسن بصری کافی ہیں، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو اپنے، میرے اور مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا، اللہ تعالیٰ حسن بصری پر رحم فرمائے، وہ اسلام کی ایک منزل اور مکان ہیں، میرا خط انہیں ہرگز نہ دکھانا۔

۷۳۱۶۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: اما بعد! تمہارا حق کو لازم پکڑو اس واسطے کہ حق تمہیں اہل حق کے مراتب میں اتارے گا، جس دن صرف حق کے ساتھ ہی فیصلے ہوں گے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

۷۳۱۷۔ عبداللہ بن محمد، احمد، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن یمان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے اپنے گورنر کو لکھا: اما بعد! تمہارا ہاتھ مسلمانوں کے خون سے اور تمہارا پیٹ ان کے اموال سے اور تمہاری زبان ان کی عزت میں پڑنے سے رک جائے۔ جب تم نے یہ کام کر لئے تو تم پر سزا کی کوئی راہ نہیں، (سزا کا) راستہ ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم ڈھاتے ہیں (الشوریٰ ۴۲)۔

۷۳۱۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمرة، ابن شاذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ صالح بن عبدالرحمن اور ان کے دوست نے عمر بن عبدالعزیز کو لکھا: ان دونوں کو عمر نے عراق کے کسی کام پر مقرر کیا تھا کہ لوگ بغیر تلوار کے درست نہیں ہوتے، آپ تے ان دونوں کو لکھا: خباثت کے دو خبیثوں اور رذیل شے کے دو گھٹیا انسانو! تم مجھ سے مسلمانوں کے خون کے بارے میں عرض و معروض کرتے ہو؟ لوگوں میں سے کبھی ایک شخص کے خون کے بجائے میرے لئے تم دونوں کے خون بے قیمت ہیں۔

۷۳۱۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیہ، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن عمرو بن حزم کو لکھا: اما بعد! تم نے جو خط سلیمان کی طرف لکھا اسے دیکھنے کی ذمہ داری میری تھی ان کی نہیں، تم

نے لکھا جس میں تم شمع کے لئے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے کہ جو رقم پہلے لوگوں کو ملتی تھی میرے لئے بھی مقرر کی جائے، اور تم یہ بھی ذکر کر رہے تھے کہ سابقہ شمعیں ختم ہو چکی ہیں، مجھے میری جان کی قسم! عرصہ دراز سے میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم اپنے گھر سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انتہائی تاریک رات میں جاتے تھے جس میں کچھ بھی ہوتی تھی، اور تمہارے پاس کوئی روشنی کا ذریعہ بھی نہ تھا مجھے میری جان کی قسم! تم اس دن سے آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔ والسلام۔

۷۳۲۰۔ احمد، عبد اللہ، ابی، یحییٰ بن عبد الملک، حفص بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ابو بکر بن عمرو بن حزم کو لکھا، ابا بعد! میں نے تمہارا وہ خط پڑھا ہے جو تم نے سلیمان کی طرف لکھا ہے، اسے دیکھنے کی ذمہ داری پر میں مامور تھا، تم نے ان سے اتنے کاغذوں کا سوال کیا جو تم سے پہلے لوگوں کو دیے جاتے تھے، اور تم نے ذکر کیا کہ پہلے کاغذ ختم ہو گئے ہیں۔ میں نے تمہارے لئے ان کاغذوں سے کم کاغذ کاٹیں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو کاٹ کر بھیجے جاتے تھے، تم اپنا قلم باریک بناؤ، اور قریب قریب سطروں میں لکھو، اپنی حاجتوں کو یکجا کرو، اس واسطے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ جو چیز مسلمانوں کے لئے فائدہ مند نہیں اسے ان کے مال سے خارج کرواں۔ والسلام۔

۷۳۲۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبید اللہ بن احمد بن عقبہ، حماد بن حسن، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو بکر بن عمرو بن حزم نے عمر بن عبد العزیز کو لکھا وہ ان کے مدینہ منورہ میں گورنر تھے، السلام علیکم ابا بعد! ہمارے انصار کے شیوخ اتنی عمروں کو پہنچ گئے انہیں عطیات سے جو شرف ملتا تھا اس تک نہیں پہنچے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ عطاء سے انہیں کوئی شرف ملے تو ایسا کر دیں۔

اور دوسرے خط میں لکھا:

السلام علیکم ابا بعد! مجھ سے پہلے جو گورنر مدینہ میں تھے انہیں شمع کے لئے کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کی رقم ملے تو ایسا کر دیں، اور ایک دوسرے خط میں لکھا: السلام علیکم! ابا بعد بنی عدی بن نجار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہیں ان کی مسجد گر گئی ہے، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ اسے تعمیر کریں تو ایسا کر دیں، راوی کا بیان ہے آپ نے ان سب سوالوں کا ایک ہی جواب ایک خط میں لکھ دیا: السلام علیکم ابا بعد! میرے پاس تمہارا خط آیا جس میں تم نے ذکر کیا کہ ہمارے انصار کی شیوخ کو عطیات کا شرف حاصل نہیں ہوا، اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ انہیں عطیات سے شرف حاصل ہو تو ایسا کر دیں، سو شرف تو آخرت کا ہے جو تم نے لکھا کہ اس کے متعلق مجھے علم نہیں، تمہارا خط آیا کہ تم سے پہلے امراء مدینہ کو شمع کے لئے رقم ملتی تھی اگر امیر المؤمنین کی رائے ہو کہ مجھے شمع کے لئے رقم ملے تو ایسا کر دیں، ابن ام حزم! مجھے اپنی جان کی قسم! کانی عرصہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلیٰ تک اندھیرے میں جاتے تھے۔ تمہارے سامنے شمع نہ جلائی جاتی تھی اور نہ تمہارے پیچھے انصار و مہاجرین کے بیٹے گھوڑے چلاتے تھے، آج بھی تم اپنے نفس کے لئے اسی پر راضی ہو جاؤ جس پر اس سے پہلے راضی تھے، اور تمہارا خط آیا کہ بنی عدی بن نجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں کی مسجد گر گئی ہے۔ اگر امیر المؤمنین کی رائے اسے تعمیر کرنے کی ہو تو اس کا حکم دیں، مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اس طرح دنیا سے چلا جاؤں کہ پتھر کو پتھر پر رکھوں اور نہ کچی اینٹ کو اینٹ پر، جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو اس مسجد کو کچی اینٹوں سے درمیانی تعمیر میں بنوادینا۔ والسلام علیک۔

۷۳۲۲۔ محمد بن ابراہیم، ابو عمرو بن الحمرانی، ایوب بن محمد الوزان، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شاذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عمر بن ولید کو لکھا کہ مجھ سے زیادہ ظالم اور خیانت کرنے والا وہ شخص ہے جس نے ثقیف کے ایک غلام کو خمس الخمس کا نگران بنایا

جو لوگوں کے خونوں اور ان کے اموال میں فیصلے کرتا ہے یعنی یزید بن ابی مسلمہ، اور مجھ سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حیان کو حجاز کا گورنر بنایا، جو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار پڑھتا ہے اور مجھ سے زیادہ ظالم اور خائن وہ ہے جس نے قرہ بن شریک کو مھر کا والی بنایا، وہ دیہاتی نکھو خشک آدمی ہے اس نے وہاں ساز باجے ظاہر کئے۔

۳۲۳۔ محمد بن ابراہیم، ابو عمرو، ابوب الزوان، ضمیرہ، ابن شوق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: شام میں ولید، عراق میں حجاج، حجاز میں عثمان بن حیان اور مصر میں قرہ بن شریک، اللہ کی قسم ان لوگوں نے زمین کو ظلم سے بھر دیا ہے۔

۳۲۴۔ محمد بن ابراہیم، ابو عمرو، سلیمان بن سیف، محمد بن سلیمان، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: عبد اللہ (اللہ کے بندے) عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خاقان اور اس کی قوم کی طرف پیام ہے، سلام ثابت ہو اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر۔

۳۲۵۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے دادا سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حرور یہ فرقہ کے کچھ لوگ موصل کے کسی علاقہ میں جمع ہو گئے۔ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس کا پتہ بتانے کا خط لکھا: آپ نے مجھے لکھا جس میں مجھے حکم دے رہے تھے کہ میں اہل جہل کے کچھ لوگ بھیجوں اور انہیں گروی مال دوں اور ان سے گروی لوں، اور یہ کہ انہیں ڈاک کے گھوڑوں پر سوار کر کے میرے پاس پہنچا دیا جائے میں نے یہ تمام امور سرانجام دیدیے۔

وہ آپ کے پاس آئے، انہوں نے جو دلیل پیش کی آپ نے اسے توڑ کے رکھ دیا، وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں اس وقت جواب نہیں دے سکتے یہاں تک کہ تم اہل بیت کی تکفیر کرو اور ان پر لعنت کرو، اور ان سے برأت کا اظہار کرو۔

حضرت عمر نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے لعنتیں کرنے والا نہیں بنایا، لیکن جب تک میں اور تم زندہ رہے تو غنقریب میں تمہیں اور انہیں سفید درمیانے راستہ پر اٹھاؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات قبول نہیں کی، حضرت عمر نے ان سے کہا: تمہارے دین میں سچائی کے سوا چارہ نہیں، یہ دین تم نے کب سے اللہ تعالیٰ کا دین بنالیا ہے؟ وہ کہنے لگے فلاں فلاں سال سے، آپ نے فرمایا کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے برأت کا اظہار کیا؟ وہ کہنے لگے نہیں، آپ نے فرمایا: تو کیسے تمہارے لئے اس کے چھوڑنے کی گنجائش ہے اور مجھے اپنے اہل بیت پر لعنت کرنے کی چھوٹ نہ ہو، جب کہ ان میں نیک اور برائی کرنے والے درستی اور خطا تک پہنچنے والے ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہم یہاں پہنچ چکے ہیں، حضرت عمر نے مجھے لکھا: ان سے اپنا گروی مال لے لو، اور تمہارے پاس جو ان کے لوگ گروی ہیں انہیں چھوڑ دو، اگر اس قوم کی رائے ہو کہ ذمیوں میں فساد مچائے بغیر پھر میں اور مسلمانوں میں سے کسی سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو جہاں چاہیں چلے جائیں، اور اگر وہ مسلمانوں یا ذمیوں سے چھیڑ چھاڑ کریں تو ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اور ان خارجیوں کی طرف لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے خروج کرنے والی جماعت کی طرف یہ خط ہے اما بعد! میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے مجادلہ کرو جو بہتر ہو، اس ارشاد تک پڑھا اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں نے خوب واقف ہے (النحل - ۱۲۵) اور میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ وہی کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا "وہ لوگ جو اپنے گھر سے اترتے اور ریا کرتے ہوئے نکلے اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے" (الانفال ۴)

کیا تم میرے گناہ کی وجہ سے اپنے دین سے نکلتے، خونریزی کرتے اور محارم کی بے حرمتی کرتے ہو؟ اگر ابو بکر و عمر کے گناہ، اگر ان کے گناہ ان کی رعیت کو دین سے نکالنے والے ہیں، تو تمہارے آباء و اجداد ان کی جماعت میں تھے ان سے علیحدہ نہ ہوئے، تم کس

قد رسلانوں کے خلاف تیزی کرتے ہو، جبکہ تم چالیس سے کچھ اوپر آدمی ہو، اللہ کی قسم! اگر تم لوگ میرے پہلو ٹھے بیٹے ہو کر اس بات سے منہ موڑتے جس حق کی طرف میں بلارہا ہوں تو میں تمہاری نیریزی بدلتی اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا گھر تلاش کروں گا، یہ نصیحت ہے اگر تم اس کے سننے سے چہروں پر کپڑا ڈال لو، سابقہ زمانے میں نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہی کیا گیا۔

بہر کیف یہ لوگ جنگ کرنے پر تلے رہے، اپنے سرمنڈائے اور یحییٰ بن یحییٰ کی طرف چل دیئے، ان کے پاس حضرت عمر کا خط آیا اور یحییٰ ان کے ساتھ جنگ کے لئے متفق تھا، اللہ کے بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے یحییٰ بن یحییٰ کی طرف یہ خط ہے۔

اما بعد! میں نے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا ذکر کیا ”حد سے نہ گزرو، اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں

کرتا“ البقرة ۱۹۰، المائدة ۸) اور یہ بھی تجاوز ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جائے گا، ہرگز کسی عورت، بچے

اور قیدی کو قتل نہ کرنا، بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا، اور نہ زخمی پر چڑھائی کرنا۔ والسلام

۷۳۲۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن، ابراہیم بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ان کے دادا سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ حق کے روکنے کی وجہ سے یہاں تک کہ حق ان سے خرید اچائے اور ظلم کے پھیلانے کی وجہ سے یہاں تک کہ ان سے بدلہ لیا گیا۔

۷۳۲۷۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عبد الجبار بن یحییٰ رملی، عقبہ بن علقمہ، ابی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے بیت الاموال کے خزانچوں کو لکھا تمہارے پاس جب کوئی کمزور شخص ایسا دینار لائے جسے وہ خرچ نہ کر سکتا ہو تو اس کا دینار بیت المال سے بدل دو۔

۷۳۲۸۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح، ابو عقبہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا ہر شبہ میں جہاں تک ہو سکے حدود کو ہٹاؤ، اس واسطے کہ اگر والی معافی میں غلطی کرے تو یہ بہتر ہے کہ وہ ظلم و سزا میں زیادتی کرے۔

۷۳۲۹۔ ابی، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ البصری، نصر بن علی، محمد بن عثمان، قیس بن عبد الملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اپنی خواہ گاہ کی طرف جانے لگے تو انہیں راستے میں ایک شخص مل گیا جس کے ہاتھ میں ایک تحریر تھی،

فرماتے ہیں: لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ امیر المؤمنین کو تلاش کر رہا ہے، اسے اندیشہ ہوا کہ لوگ اسے روکیں گے اس نے وہ تحریر آپ کی طرف پھینک دی، آپ جب اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ آپ کے چہرے پر جا لگی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ خون کے پھینٹے آپ کے چہرے پر پڑ رہے ہیں، اس وقت آپ دھوپ میں کھڑے تھے، آپ نے تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم دیا اور اسے جانے دیا۔

۷۳۳۰۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی الاذنی، نیز، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، مخلد بن الحسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز کی انگوٹھی پر نقش بنایا، آپ نے اس کی پاداش میں اسے دن میں گرفتار رکھا پھر چھوڑ دیا۔

۷۳۳۱۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی الاذنی، ح، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، المسیب بن واضح، مخلد بن حسین، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے کسی والی کو لکھا کہ مسلمان قیدیوں کا فدیہ دو اگرچہ اس میں سارا مال لگ جائے۔

۷۳۳۲۔ سلیمان بن حسن بن عبد الباقی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک شخص کو گورنر بنانے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا تو آپ نے اس سے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تمہیں یہ کام لازمی کرنا ہوگا۔ اس نے کہا میں اپنے آپ کو یہ قسم دیتا ہوں کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میری نافرمانی کرتے ہو؟ اس نے کہا امیر

المؤمنین! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”بے شک ہم نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھا لیا“ (الاحزاب ۱۸) تو یہ ان کی نافرمانی تھی؟ تو آپ نے اسے معاف کر دیا۔ ۳۳۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے عدی کو لکھا: اما بعد میری بیماری کے بارے میں تمہارا خط آیا اور میرے خیال میں مجھے یہ تکلیف سودا یا صفر کی وجہ سے پہنچی اور جسکی وجہ موت کی طرف میں ہوں۔ والسلام

۳۳۴۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل، محمد بن ابی عیینہ المکھلی، میں نے عمر بن عبدالعزیز کا وہ خط پڑھا جو آپ نے یزید بن عبدالملک کی طرف لکھا:

”السلام علیکم! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف و حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی معبود ہے، اما بعد! سلیمان بن عبدالملک، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ان کی روح انتہائی اچھی حالت اور اچھے وقت میں قبض کی، انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا اور اپنی طرف سے میرے لئے بیعت لی اور میرے بعد یزید بن عبدالملک کے لئے بیعت لی اگر وہی حالت ہوتی جس میں میں تھا یعنی شادیاں کرنا، مال جمع کرنا تب بھی اللہ تعالیٰ مجھے ایسی اچھی حالت تک پہنچا دیتا کہ جہاں تک کسی کو نہیں پہنچایا۔ لیکن مجھے سخت حساب اور باریک سوالوں کا خوف ہے۔ ہاں جتنے پر اللہ تعالیٰ مدد فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔“

۳۳۵۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عبداللہ بن بکر السہمی، شیخ بن شلیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس ہشام بن مصاد تھے، آپ کو کوئی چیز یاد آتی تو آپ آبدیدہ ہو جاتے، اتنے میں آپ کے خادم مزاحم آئے کہ باہر دروازے پر محمد بن کعب قرظی آئے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: انہیں اندر لے آؤ، وہ اندر آچکے تھے اور آپ نے ابھی ایک آنسو نہیں پونچھے تھے۔ محمد نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کیوں زور ہے ہیں؟ ہشام بن مصاد نے کہا: فلاں فلاں بات پر زور ہے ہیں، تو محمد بن کعب نے کہا: امیر المؤمنین! دنیا تو بازار ہے کچھ لوگ کام کی چیزیں اور کچھ نقصان کا سامان لے گئے ان میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو ہماری طرح دھوکے میں ہیں، یہاں تک کہ موت نے انہیں آگھیرا، وہ دنیا سے ملامت زدہ ہو کر ایسی حالت میں نکلے کہ انہوں نے اپنی آخرت کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، اور جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچاؤ کا کوئی سامان نہ کیا، ان کے جمع شدہ مال کو اس شخص نے تقسیم کر دیا جو ان کی تعریف نہیں کرتا اور اپنے لوگوں کی طرف چل دیئے جو ان کا عذر قبول نہیں کرتے۔

تو امیر المؤمنین! ہم اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے وہ اعمال دیکھیں جن کے وہ حریص تھے تو ان کی مخالفت کریں اور وہ اعمال دیکھیں جن کی وجہ سے ہم ان کے متعلق خوف کرتے ہیں تو ان اعمال سے روکیں، امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ سے ڈریئے اور دوسروں کے لئے اپنے دل کو تیار کیجئے جس کام کے ساتھ آپ اپنے رب کے پاس جانا پسند کرتے ہیں تو اسے آگے بھیج دیجئے اور جس کام کے ساتھ حاضر ہونا ناپسند کرتے ہیں تو جہاں اس کا بدل ملتا ہو اسے تلاش کیجئے اور ایسے سامان کا رخ نہ کیجئے جو آپ سے پہلے لوگوں کے لئے کساد بازاری کا سبب بنا، وہ آپ سے گزر جانے کی امید رکھتا ہے۔

امیر المؤمنین! اللہ سے ڈریئے، دروازوں کو کھلا رکھئے، دربانوں کو نرمی سکھائیئے، مظلوم کی مدد کیجئے، ظالم کو ہٹائیئے، جس شخص میں تین چیزیں ہوں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان مکمل ہے جب وہ راضی ہو تو اس کی رضا مندی اسے باطل میں داخل نہ کرے اور جب غصہ کرے تو اس کا غضب حق سے نہ نکالے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اس چیز میں دست درازی نہ کرے جو اس کی نہیں۔

۳۳۶۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوسلمہ، سلام یعنی ابن ابی مطیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ خبر ملی کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو ہوا تیز چلنے لگی، آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا کسی نے آپ سے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: کم بخت! جب بھی کوئی قوم ہلاک ہوئی تو وہ ہوا کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔

۳۳۷۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن ولید، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس میں جو میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعلق ہے اتنی گنجائش بھی مل جائے کہ میں تمہیں چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں تو میں ایسا کر گزروں گا، لیکن میرا جو اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس میں اس بات کی گنجائش نہیں ہوگی مجھے اس کا خوف ہے۔

۳۳۸۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ولید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس ان کے کوئی بھائی آئے، انہوں نے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے بات کروں کہ آپ عمر ہیں اور اس بات کو آپ ناپسند کریں گے اور کل پسند کریں گے، اور اگر چاہیں کہ میں آپ سے اس طرح بات کروں کہ آپ امیر المؤمنین ہوں جیسے آج آپ پسند کرتے ہیں اور کل ناپسند کریں گے، آپ نے فرمایا کیوں نہیں! آپ بات کریں میں عمر ہوں، اس بات کو آج میں ناپسند کرتا ہوں اور کل پسند کروں گا۔

۳۳۹۔ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، ابو حفص البخاری، محمد بن عبداللہ بن علاقہ، ابراہیم بن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس ان کی گھر کی مسجد میں آیا، میں آپ کا خیر خواہ تھا، اور آپ میری بات سنا کرتے تھے، آپ نے فرمایا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ! وہ کیا چیز ہے جو مجھے آپ کے عتاب و ناراضگی سے بچائے، آپ کی رضا مندی تک پہنچائے اور آپ کی ناراضگی سے بچائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زبان سے استغفار اور دل سے ندامت، راوی کا بیان ہے میں نے کہا: اعضاء سے (گناہوں کے کام) چھوڑنا۔

۳۴۰۔ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن حسین، عبدالعزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ گفتگو کرنا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر و فضل عبادت ہے۔

۳۴۱۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ، بن ابی داؤد، سلیم بن یحییٰ، ولید بن مسلم، ابوعمر و اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تم کیسے ہو گے جب میں تم میں سے ہر ایک کو ایک لشکر کا ذمہ دار بناؤں گا؟ تو آپ کے بیٹے ابن الحارثہ نے کہا: ہمیں وہ کام کیوں پیش کرتے ہیں جو آپ خود کرنا پسند نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونوں کو دیکھ رہے ہو؟ جو ختم ہونے والے ہیں، مجھے تو یہ بھی ناپسند ہے کہ تم انہیں اپنے پاؤں سے میلا کرو، تو میں یہ کیسے پسند کر سکتا ہوں کہ تم میرے دین کو میلا کرو؟

۳۴۲۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عبداللہ بن سعید الکندی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، ابوعبید حاجب سلیمان، نعیم بن سلامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ تیل اور نمک اگا بہن تھوم کھارہے تھے۔

۳۴۳۔ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ج، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن عباس بن ولید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ اوزاعی نے بیان کیا کہ حضرت عمر جب کوئی نامناسب بات پیش آتی تو آپ فرماتے: جتنا ہو۔ کا اسی کے بقدر، امید ہے کہ اس میں بھلائی ہو۔

۳۴۴۔ احمد، عبداللہ، محمود بن خالد، ولید، ابوعمر و، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ محمد بن عبدالملک بن مروان نے (اپنی بہن) فاطمہ بنت عبدالملک زوجہ عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا: حضرت عمر بن عبدالعزیز کا جس بیماری میں انتقال ہوا اس کے آغاز کو آپ کیسا سمجھتی ہیں؟

انہوں نے فرمایا: میں اسے بڑا گراں سمجھتی ہوں، اس کا ظہور و ابتداء خوف تھا۔

۷۳۴۵۔ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرشد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: وہ رائے لو جو تم سے پہلے کسی کی ہو، جو بات ان کے خلاف ہو اس پر عمل نہ کرو، کیونکہ وہ لوگ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

۷۳۴۶۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، المسیب بن واضح، ابواسحاق الفزازی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو مسلم جب مسلمانوں کو بھرتی کرنے نکلے تو عمر بن عبد العزیز نے انہیں دابق سے لوٹا دیا، اور فرمایا اس طرح مسلمانوں کی دشمنی کے خلاف مدد نہیں کی جاتی، ان کا وظیفہ ۲ ہزار تھا جسے آپ نے ۳۰ کرویا، چنانچہ وہ دابق سے طرابلس لوٹ آئے، وہ حجاج کے شمشیر زن تھے اور بنی ثقیف سے ان کا تعلق تھا۔

۷۳۴۷۔ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، المسیب بن واضح، ابواسحاق الفزازی، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز روزانہ مسلمانوں کے کھانے میں ایک درہم جمع کراتے پھر ان کے ساتھ کھانا کھاتے، ذمیوں کے پاس اترتے تو وہ آپ کے سامنے ساگ پات اور سبزیاں پیش کرتے جنہیں وہ لوگ اپنے کھانوں میں استعمال کرتے تھے، تو آپ انہیں اس سے زیادہ دیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ وہ اگر آپ کا ہدیہ قبول نہ کرتے تو آپ ان کے ساتھ شریک طعام نہ ہوتے، رہے مسلمان تو ان سے کچھ بھی قبول نہ فرماتے تھے۔

۷۳۴۸۔ محمد بن معمر، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن خیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا اور میرے دل میں ایک حدیث کھٹک رہی تھی جس کے متعلق میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا، میں نے ان سے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو لوگوں کا بادشاہ بنایا گیا اور وہ لوگوں کے فاقہ اور حاجات سے چھپا رہا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ نہ سکے گا، راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے کہا: تم کیا کہتے ہو؟ اس کے بعد کافی دیر تک سر جھکائے رکھا، راوی کا کہنا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ وہ لوگوں کے سامنے نکلے۔

۷۳۴۹۔ محمد بن معمر، سلیمان بن احمد، ابوشعیب الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے گورنروں کو لکھا: کہ نماز کے وقت مشغولیت سے بچو، اس لئے کہ جس نے نماز کو ضائع کر دیا تو وہ نماز کے علاوہ تمام شعائر اسلام کو بری طرح ضائع کرنے والا ہے۔

۷۳۵۰۔ احمد بن محمد نے اپنی کتاب میں ذکر کیا، ابو مسلم الکشی، احمد بن ابی بکر المقدسی، بشر بن حازم، ابو عمران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے فرمایا جو شخص دل سے موت کے قریب ہو تو جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے کاتی سمجھتا ہے۔

۷۳۵۱۔ محمد بن احمد المؤمن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبد الوہاب، بن عطاء، ان کے سلسلہ سند میں روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز جب کبھی موت کو یاد کرتے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

۷۳۵۲۔ محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، عبد اللہ، قداح ذکر کرتے ہیں کہ ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: اگر یہ بدعت نہ ہوتی تو میں قسم کھا لیتا کہ میں دنیا کی کسی چیز سے راحت و فرحت حاصل نہیں کروں گا یہاں تک کہ مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے رب کی جانب سے میری طرف آنے والے فرشتوں کے چہروں میں کیا ہے؟ اور مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی حالت میں نرمی ہو، کیونکہ یہ وہ آخری موقع ہے جس میں مومن بندے کو اجر دیا جاتا ہے۔

۷۳۵۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، اسحاق بن اخیل، احمد بن علی ثمری، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز

نے فرمایا: کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کے وقت مجھ سے تخفیف کی جائے کیونکہ یہ آخری موقع ہے جس میں مسلمانوں کو ثواب ملتا ہے۔ ۳۵۴۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ولید بن مسلم نے مکہ میں بیان کیا الوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ موت کی سختی کے وقت مجھ پر نرمی کی جائے کیونکہ یہ وہ آخری گھڑی ہے جس میں مسلمانوں کے لئے کفارہ ہے۔

۳۵۵۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد اللہ بن میمون الخطابی، حسن یعنی ابوالحسین، میمون بن مهران، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے یہ آیت پڑھی ”تمہیں مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس نے غفلت میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ تم نے قبروں کی زیارت کی“ (النکاح ۱۲۱) تو انہوں نے کہا اے میمون! میں قبر کو زیارت ہی سمجھتا ہوں، اور زیارت کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی منزل کی طرف لوٹے، یعنی جنت یا جہنم کی طرف۔ ۳۵۶۔ ابی، محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، محمد بن حمید، جکام، حسن بن عیسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے ایک عجمی باندی خریدی، تو وہ کہنے لگی میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور یہ عمر بن عبد العزیز خوش نہیں ہوتے؟ تو آپ نے فرمایا یہ بے ہودہ کیا کہتی ہے؟ تو لوگوں نے کہا: اس طرح کہہ رہی تھی، تو آپ نے فرمایا، بلاکت ہے اس کے لئے اس سے کہو کہ فرحت اور خوشی آگے ملنے والی ہے۔

۳۵۷۔ ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یعقوب بن محمد زہری، عبد العزیز بن ابی حازم، ابیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: ابو حازم! مجھے نصیحت کرو، فرماتے ہیں میں نے کہا: آپ لیٹ جائیں اور یوں خیال کریں کہ موت آپ کے سر کے پاس ہے تو دیکھئے کہ اس وقت آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ اسے ابھی سے اختیار کر لیجئے اور جو بات آپ اس وقت ناپسند سمجھیں گے اسے ابھی سے چھوڑ دیجئے۔

۳۵۸۔ محمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد، داؤد بن الحمر، عبد الواحد بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حسن رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز کی طرف خط لکھا اما بعد! اے امیر المومنین! لمبی زندگی کی انتہا اس فنانک ہے جو معلوم ہے لہذا آپ اپنے فنا سے وہ حصہ لیجئے جو باقی رہنے والا نہیں، اپنی اس بقاء کے لئے جس نے فنا نہیں ہونا، والسلام۔ جب عمر بن عبد العزیز نے خط پڑھا تو رو پڑے، فرمایا: ابوسعید نے انتہائی مختصر نصیحت کی ہے۔

۳۵۹۔ محمد بن احمد، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسن، اسحاق بن یحییٰ العبدی، عثمان بن عبد الحمید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سباق بربری، محمد بن عبد العزیز کے پاس آئے، آپ نے فرمایا: اے سباق مجھے مختصر نصیحت کرو، انہوں نے کہا: اچھا اے امیر المومنین! میں ان شاء اللہ انتہائی بلیغ نصیحت کروں گا، پھر کہا، سنئے، اس کے بعد کچھ شعر پڑھا اور ان کا ترجمہ یہ ہے،

جب تم تقویٰ کا توشہ لے کر سفر کے لئے نہیں نکلے اور موت کے بعد اس شخص سے پورا پورا حق لیتے ہو جس نے توشہ تیار کیا، تمہیں ندامت ہوگی کہ تم اس کے ساتھ شریک نہ ہوتے اور موت سے قبل جس چیز سے تم ڈرتے تھے وہ ہو کر رہی۔ حضرت عمرؓ اتنے روئے کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۳۶۰۔ ابی، محمد، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسن، حماد بن ولید، عمر بن ذر، میمون بن مهران، ان کے سلسلہ سند میں ہے۔ فرماتے ہیں ایک دن میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، اس وقت آپ کے پاس سباق البربری شاعر تھے وہ شعر پڑھ رہے تھے، پڑھتے پڑھتے وہ اس شعر تک پہنچے، کتنے تندرست موت کے لئے امن کے ساتھ رات گزارتے ہیں، اچانک اس کے پاس آرزو میں تھوڑی سی نیند کے بعد آجاتی ہیں، وہ کچھ نہیں کر سکتا کہ اچانک اسے موت آجاتی ہے، نہ وہ اس سے بھاگ سکتا ہے اور نہ اپنی طاقت سے بچ سکتا ہے۔

عورتیں اس پر پردہ ڈال کر روتی ہیں، بلا نے والے کی آواز وہ نہیں سن سکتا ہے اگرچہ وہ اپنی آواز کو بلند کرے، وہ لحد کے قریب ہوا جو اس کی خواب گاہ بن گئی اور ان سب کو چھوڑ گیا جنہیں اس نے کل جمع کیا تھا، موت کسی مالدار کو مال داری کی وجہ سے نہیں چھوڑتی اور نہ کسی مفلس کو چھوڑتی ہے جو حاجتمند ہو۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز برابر روزہ ہے تھے اور تڑپ رہے تھے یہاں تک کہ بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چل دیے۔

۷۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، ابو شعیب حرائی، خالد بن یزید العمری، وہیب بن الورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

وہ مسکین دکھائی دیتا ہے اور وہ لہو پر غصہ کرتا ہے، قوم کی بات سے اعراض کرتا ہے، اسے تمام جہالت سے علم تنگ کرتا ہے، وہ شخص جو کسی چیز کو جاننے والا ہے جاہل کی طرح نہیں۔

وہ جاہلوں سے ترش رو ہے جب انہیں دیکھتا ہے اس کے لئے ان کے دور خسار بھی مذاق کرنے والے نہیں۔ اپنی زندگی کچھ دور ایام سے نصیحت حاصل کر اور اس میں مشغول رہ کر جلد ختم ہونے والی زندگی سے کچھ دیر بعد آنے والی زندگی کی فکر کرو۔

۷۳۶۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، ابی، اسماعیل بن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوہ، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے عمر بن عبد العزیز کا ذکر کیا کہ انہوں نے موت کے وقت یہ اشعار پڑھے:

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ موت نے ان لوگوں کو بھی نہ جانے دیا جو پہلے گنہگار تھے، کوئی پروں والا اور ناخنوں والا اس سے نجات نہ پاسکا، پھر سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کر دیا، پھر فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے نام قرض لیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے پاس کوئی عطیہ آجائے۔

۷۳۶۳۔ حسن بن انس، انصاری، احمد بن حمدان بن عسکری، اسحاق بن ابی اسرائیل، جریر، حمزہ زیات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز یہ دو بیتیں پڑھتے تھے:

اے فریب خوردہ! تیرا دن بھول اور غفلت میں ہے اور تیری رات سونے میں کٹ جاتی ہے تو ہلاکت تیرے لئے لازم ہے، تو اسکی تھکاوٹ و مشقت اٹھائے گا جس سے کچھ عرصہ بعد ملنے کو تو ناپسند کرتا ہے اس طرح تو دنیا میں چوپائے رہتے ہیں۔

۷۳۶۴۔ ابو حامد بن جہلہ، محمد بن یزید بغدادی، سعید بن یونس عطار، ابو معشر، محمد بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اکثر یہ دو شعر پڑھا کرتے تھے:

”اے دھوکے میں پڑے ہوئے تیرا دن بھول اور غفلت میں اور تیری رات سونے میں گزر جاتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے لازم ہے تو اس چیز میں مشغول ہے جس سے جدائی تجھے ناپسند ہوگی، دنیا میں چوپائے اسی طرح زندگی گزارتے ہیں۔

اس کے بعد یہ دو آیات پڑھتے، مجھے بتاؤ کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک فائدہ اٹھانے دیں، پھر ان کی موعود چیز ان کے پاس آجائے تو ان کی چیزیں انہیں کچھ فائدہ نہ دیں گی (شعراء۔ ۲۰۷/۲۰۵)۔

۷۳۶۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید ابز از بغدادی، محمد بن قدامہ جوہری، سعید بن محمد الوراق، قاسم بن غزوآن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

”کیا آج تو بیدار ہے یا سو رہا ہے، حیران و پریشان شخص کیسے سو سکتا ہے؟ اگر تو دو پہر کا بیدار ہوتا تو پے درپے آنسو تیری آنکھوں کی پتلیوں کو پھاڑ دیتے، ایسی بات نہیں بلکہ تو لمبی نیند میں ہے اور انتہائی خوفناک بڑے بڑے امور تیرے قریب ہو چکے ہیں۔ اے فریب خوردہ! تیرا دل بھول بھلیوں اور غفلت میں ہے اور تیری رات نیند میں بسر ہوتی ہے۔ ہلاکت تیرے لئے ضروری ہے جو چیز۔

پرائی ہونے والی ہے اس نے تجھے دھوکے میں رکھا اور تو خواہشات میں لگا ہے جیسے سونے والا نیند کی حالت میں لذتوں سے مغرور ہوتا ہے، تو اس چیز میں مشغول ہے جس کی مفارقت تجھ پر گراں گزرے گی اسی طرح دنیا میں چار پائے زندگی گزارتے ہیں“

۷۳۶۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد بن ابی الدنیا، محمد بن حسین، ان کے کسی شاگرد سے ہے فرمایا: عمر بن عبد العزیز نے فرمایا:

”لوگ کوچ کرنے والے اور اقامت کرنے والے ہیں، سو جو چیز مقیم کے لئے ظاہر ہو اس کی نصیحت کر، لوگوں میں سے بد بختی کی وہ شخص زندگی گزارتا ہے جو رات کو مردار اور بیداری میں غافل ہوتا ہے، اگر وہ حیا اور دین والا ہوتا تو موت کا مراقبہ کرتا اور حفظ (حفاظت کے فرشتوں) سے ڈرتا۔“

۷۳۶۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن الحذاء، احمد بن ابراہیم، سہل بن محمود، حرملہ بن عبد العزیز، ان کے سلسلہ سند میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے کسی بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنی قبر کی جگہ خریدنے کا حکم دیا، ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خریدی، فرماتے ہیں پس شاعر نے کہا: جب مجھے موت کی خبر دینے والوں نے عمر بن عبد العزیز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: وہ لوگ عدل اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہونگے، وہ قوم کو چھوڑ کر اس لحد میں اتر گیا جو لحد انہوں نے اس کے لئے تیار کی، وہ لحد ایک سننے والے، سیدھے وزنوں والے کی کٹیا میں ہے۔

۷۳۶۸۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے، ابراہیم بن محمد بن حارث، عثمان بن طلوت بن عباد، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے جو اہل مدینہ کے غلاموں میں سے تھا عمر بن عبد العزیز کا مرثیہ کہا: ”دفن کرنے والوں نے جب سمعان، وزنوں کے ماہر کی جھونپڑی میں جب دفن کیا تو لحد میں ایسے غائب کر دیا جس کا قصد نہر کو بہانا نہ تھا اور نہ کھجوریں اور گھوڑوں کو ایڑا لگانا تھا۔“

۷۳۶۹۔ احمد بن قاسم بن سوار نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مسیح بن حاتم نے ہمیں یہ شعر سنائے کہ ابن عائشہ نے عمر بن عبد العزیز کے مرثیہ میں یہ اشعار پڑھے تھے:

”مجھے جب عمر بن عبد العزیز کی وفات کی خبر، موت کی خبر دینے والوں نے دی تو میں نے کہا، یہ لوگ حق اور دین کو قائم رکھنے والے شخص سے دور نہ ہوں گے، کسی نہر کو جاری کرنے، کسی کھجور اور گھوڑوں کو ایڑا لگانے نے اسے غفلت میں نہ ڈالا، آج جب قبر میں دفن کرنے والوں نے دفن کیا تو سمعان کے گرجے میں وزنوں کو درست کرنے والوں کو غائب کر دیا۔“

۷۳۷۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، سلیمان بن صالح، عبد اللہ بن مبارک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کثیر بن عبد الرحمن نے عمر بن عبد العزیز کے متعلق یہ اشعار کہے:

وہ ایسا شخص تھا جو کبھی مصیبت کی آہ کو ظاہر نہ کرتا اور نہ کبھی خوشی کا اظہار کرتا، جب اسے مسرت ہوتی بہت کم قسم کھانے والا، اپنی قسم کی حفاظت کرنے والے، اگر اس کی قسم ظاہر ہو جاتی تو پوری ہو جاتی تھی۔

۷۳۷۱۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز کی وفات ہوئی تو جریر نے یہ اشعار کہے:

موت کی خبر دینے والوں نے ہمیں امیر المومنین کی وفات سے خبردار کیا، اسے وہ شخص جو حج و عمرہ کرنے والوں میں سے بہتر شخص تھا، آپ نے بہت بڑی ذمہ داری کا بار اٹھایا اور انہیں ماہر ہوئے اور لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر بسر کی، سورج بے نور ہے طلوع نہیں، آپ پر تو رات کے ستارے اور چاند بھی روتا ہے۔

۷۳۷۲۔ ابو بکر محلی، احمد بن حماد بن سفیان، نیز، ابو خالد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو الاشعث، عمرو بن صالح زہری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی ثقہ شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب محارب بن دثار کو عمر بن عبدالعزیز کی وفات کی اطلاع پہنچی تو اپنے کاتب کو بلایا کہ لکھو، اس نے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، آپ نے فرمایا: مثادو کیونکہ شعروں میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی، پھر یہ اشعار کہے:

اگر موت، مخلوق کے عدل کی بناء پر آنے سے گریز کرتی تو اے عمر آپ کو موت کی مصیبت نہ پہنچتی، کتنی حق شریعتوں نے ان کی نعشیں اٹھائیں جو مرنے کے قریب تھیں، اور دوسری آپ کی منتظر ہیں، اے میری جان کی مصیبت اور میرے ساتھ غم کرنے والوں کی مصیبت، ایسے انصاف پسند انسان پر جسے قبر نے ہلاک کر دیا، تین شخص ایسے گزرے کہ میری آنکھوں نے ان جیسا نہ دیکھا، ان کی ہڈیاں مسجد کی قبر میں جمع ہیں، آپ ہمیشہ کوشش کر کے ان کی اتباع کرتے رہے اور حق کے راستوں کو تلاش کر کے ان پر چلتے رہے، اگر میں کچھ قدرت رکھتا حالانکہ تقدیر غالب ہوتی ہے، جو صبح و شام آتی اور ظاہر ہوتی ہے، تو میں عمر سے بھلائیوں کو پھیر دیتا، جس کی رمز گاہ سمعان کی جھونپڑی میں ہے لیکن تقدیر غالب رہتی ہے۔

۷۳۷۳۔ محمد بن علی بن جیش، ابو شعیب حرانی، ہاشم بن ولید، ابو بکر بن عیاش، ان کے سلسلہ سند میں ہے جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوئی تو فرزدق نے یہ اشعار کہے:

”کتنی برحق شریعتیں، جو لوگوں کے لئے شروع ہوئیں مٹ چکی ہیں اور دوسری آپ کا انتظار کر رہی ہیں، اے میری جان اور میرے ساتھ مصیبت زدہ لوگوں کی پریشانی! ایسے منصف و عادل شخص کے بارے میں جسے گڑھوں نے ہلاک کر دیا۔“

۷۳۷۴۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعوفہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ سے جو (بھی خلیفہ بن کر) کھڑا ہوتا حضرت علی کو برا بھلا کہتا، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں کچھ نہیں کہا، تو کثیر عزم نے کہا:

”آپ جب سے والی بنے آپ نے حضرت علی کو برا بھلا نہیں کہا اور نہ لوگوں سے ڈرے اور نہ مجرم لوگوں کی عادت اپنائی، آپ نے جیسا کیا ویسا سچ کر دکھایا جس کی وجہ سے ہر مسلمان راضی ہو گیا۔“

۷۳۷۵۔ حسن بن محمد کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبداللہ بن عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبداللہ بن زید کی بیٹی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئی۔ وہ آکر کہنے لگی امیر المومنین! میں عبداللہ بن زید کی دختر ہوں، میرے والد بدر میں موجود تھے اور احد میں شہید کئے گئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا یہ ایسی عزت کی باتیں ہیں، کوئی پانی سے ٹپ ہوئی اینٹوں کی عمارت نہیں جو کچھ عرصہ بعد پیشاب میں تبدیل ہو جائے۔

مانگو مجھ سے کیا مانگتی ہو؟ چنانچہ انہوں نے کچھ مانگا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا۔

۷۳۷۶۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، احمد بن حسن بن عبدالملک محمد بن عبداللہ بن ساہور الرقی، عبدالرحمن العمری، ربیعہ، عطاء، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کو اس وقت سے مؤخر کیا جس میں جمعہ کی نماز ہوتی تھی، ہم نے ان سے کہا: کیا آج آپ نے جمعہ کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا لا کپڑے دھونے لے گیا تھا اس نے دیر کر دی تھی، یوں ہم سمجھ گئے کہ ان کے اس کے علاوہ کپڑے نہ تھے، پھر فرمایا مجھے اپنا مہینہ کا حال خوب یاد ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دے رکھا ہے وہ صرف میرے کپڑے سے کم ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

”گزشتہ زمانے میں جو فیصلے ہوئے سو ہوئے پھر آنے والی راتوں میں دوبارہ ان کا آنا نہ ہوا۔“

۷۳۷۷۔ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، عمرو بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کی قیص اور کپڑے ٹخنوں اور تسمے کی بڑی تک ہوتے تھے۔

۷۳۷۸۔ احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل المنقری، اسحاق ابو یعقوب، یعنی ابن عثمان الکلابی، رجاء بن حیوہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے تو ان کے کپڑوں کی قیمت لگائی گئی تو وہ ۱۲ درہم کے تھے، انہوں نے ان کی قمیص، چادر، قبا، شلواروں، عمامہ، ٹوپی اور موزوں کا ذکر کیا۔

۷۳۷۹۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یحییٰ بن معین، مروان بن معاویہ، یوسف بن یعقوب الکالبی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز گاڑھے اون کا لباس پہنتے، ان کا چراغ تین بانسوں پر ہوتا جن کے اوپر مٹی ہوتی۔

۷۳۸۰۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، نیز محمد بن علی، محمد بن قتیبہ، احمد بن زید بن الخزاز، ضمیرہ بن ربیعہ ابن شاذب، ربیع بن عبیدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرماتے ہیں میں تجارت کرتا تھا، عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: اے ربیع! ریشم کی دو چادریں میرے لئے بناؤ، ایک اندر کے لئے اور ایک اوپر کرنے کے لئے، فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور بصرہ میں انہیں تیار کیا، کچھ عرصہ ہی گزرا کہ میں انہیں لیکر آ گیا، آپ نے مجھے ان پر قبضہ کرنے کا حکم دیا، جب صبح ہوئی تو ان کے پاس گیا، آپ نے فرمایا: ربیع! تمہارے کپڑے کیا ہی عمدہ ہیں اور اگر ان میں کھر دراپن نہ ہوتا، جب وہ جانے لگے تو مجھے کہا: اے ربیع! میرے لئے ان بہروں جنوں میں باریک روئی کا کام کرو، فرماتے ہیں میں نے ان کے لئے تین حصے خریدے ان تینوں سے دو کھر درے جبے بنا کر ان کے پاس لے آیا، آپ نے وہ لے لئے، پھر مجھ سے فرمایا: ربیع! تمہارے کپڑے کیا ہی اچھے ہیں اگر ان میں نرمی نہ ہوتی، راوی کا بیان ہے کہ میں نے ان کی پہلی اور دوسری بات یاد کی۔

۷۳۸۱۔ ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، حسن بن احمد بن ابی شعیبہ الحرانی، ابو شعیبہ عبد اللہ بن مسلم، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے ہے فرماتے ہیں: کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا، آپ کے پاس کاتب تھا، اس وقت شمع جل رہی تھی اور آپ مسلمانوں کے کام میں مصروف تھے، فرماتے ہیں وہ شخص نکلا اور شمع بجھا دی گئی اور حضرت عمر کے پاس ایک چراغ لایا، میں آپ کے قریب ہوا، آپ پر ایک قمیص دیکھی جس پر پیوند لگا ہوا تھا، جس نے دونوں کندھوں کو ڈھانپا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے معاملہ میں توجہ فرمائی۔

۷۳۸۲۔ حبیب بن حسن، جعفر القریابی، ایوب، یحییٰ بن حمزہ، عوف بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جب تک مسلمانوں کے کاموں میں مصروف رہتے، تو ان کے لئے ایک شمع جلائی جاتی، جب ان سے فارغ ہوتے تو دوسرا چراغ جلا لیا جاتا۔

۷۳۸۳۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، عبید بن عبد الملک، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے، اے پروردگار! اس شخص کی اصلاح فرما جس کی درنگی میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی درنگی ہے، راوی کا بیان ہے کہ جس شخص نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا اس نے مجھے بتایا: کہ وہ عرفہ میں کھڑے دعا کر رہے تھے، آپ اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اے پروردگار! امت محمد میں احسان کا اضافہ فرما، ان کے گناہگار کو توبہ کی طرف لوٹا، پھر انگلی سے اشارہ کر کے یوں فرمایا اے اللہ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو مٹا دیجئے۔

۷۳۸۴۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبید اللہ بن مویب، صالح بن سعید المؤذن، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں اور عمر بن عبدالعزیز سویداء میں تھے کہ عشاء کی اذان ہوئی، آپ نے نماز پڑھائی، پھر محل میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر باہر آ کر دو رکعت مختصر سے پڑھے، اس کے بعد بیٹھ گئے اور احتباء باندھ لیا، سورہ انفال کھولنے کا حکم فرمایا، پھر برابر اسے دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی تحریف کی آیت سے گزرتے تو ناجزی کرتے اور جب آیت رحمت سے گزرتے تو دعا کرتے اسی طرح کرتے کرتے فجر کی اذان ہو گئی۔

۳۸۵۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں عبد الاعلیٰ بن بلال آئے، انہوں نے کہا اے امیر المومنین! جب تک زندگی آپ کے لئے بہتر ہے تب تک اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ رکھے، آپ نے فرمایا: ابو نصر اللہ تعالیٰ اس کام سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن یوں کہو: اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی زندگی عطا فرمائے، اور نیک لوگوں کے ساتھ آپ کو موت دے۔

۳۸۶۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، الفضل بن دکین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ابو اسرائیل نے عمر بن عبد العزیز کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ علی بن ابی ذبیہ نے کہا کہ میں نے انہیں دیکھا، وہ لباس اور خوشبو میں سب سے بہتر تھے ان کی چال میں تکبر تھا، پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ راہوں کی سی چال چلتے ہیں، جو کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ عمر کے بعد چال بری ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

۳۸۷۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن عامر، غیلان بن میسرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا۔ اس نے کہا میں نے فضل لگائی تو وہاں سے شامی لشکر گزرا جس نے ساری فصل تباہ کر دی، آپ نے اسے دس ہزار درہم عوض میں دیئے۔

۳۸۸۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ابی، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، سالم بن عبد اللہ، میمون بن مهران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: مجھے بتاؤ! لوگوں میں سب سے بے وقوف شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا جس نے اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دی، حضرت عمر نے فرمایا کیا میں تمہیں **بیچ** سے زیادہ بے وقوف شخص نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا، ضرور، آپ نے فرمایا جس نے اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر بیچ دی۔

۳۸۹۔ احمد، عبد اللہ، ابی، ابو المغیرہ، بشر بن عبد اللہ بن بشار السلمی، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر نے لوگوں سے خطاب فرمایا: لوگو! قیامت کا دن تم سے ہرگز دور نہ ہو اور نہ طویل ہو، اس لئے کہ جس کی موت آگئی تو اس کی قیامت قائم ہو گئی نہ وہ کسی اچھائی میں اضافہ کر سکتا ہے اور نہ کسی برائی کرنے والے کو عتاب کر سکتا ہے، خبردار! کسی آدمی کے لئے خلاف سنت کام میں سلامتی نہیں اور خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری نہیں کی جاسکتی، خبردار! تم لوگ ظلم سے بھاگنے والے شخص کا نام امام عادل رکھتے ہو، خبردار ان دونوں سے معصیت کے قریب وہ شخص ہے جو امام ظالم ہو۔

۳۹۰۔ احمد، عبد اللہ، ابی، ابو المغیرہ، بشر بن عبد اللہ بن بشار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا جھگڑالو سے بچو، کیونکہ نہ تم اس کے فتنے سے محفوظ رہ سکتے ہو اور نہ اس کی حکمت سمجھ سکتے ہو۔

۳۹۱۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبد اللہ بن رجا، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر قیامت کے روز امتوں کا خباثت میں مقابلہ ہو اور ہر امت اپنے خبیث لائے اگر ہم حجاج کو لائیں تو ان پر غالب رہیں گے۔

۳۹۲۔ ابو حامد، محمد بن اسحاق، ولید بن مسلم، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے روکو، اور اپنے قول کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد لکھا: مشرکین تو ترے نجس ہیں سو وہ مسجد حرام کے قریب نہ پھنکیں، (التوبہ۔ ۲۸) اور لکھا، صبح و شام نشانوں پر تیر اندازی مسجد کی تعمیر ہے اور فرمایا: جس نے اپنے دین کو جھگڑوں کا ہدف بنایا اس کی مشغولیت زیادہ ہوگی۔

۳۹۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن سعید، سعید بن عامر، عون بن الحمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے، عمر رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ہائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا، آپ نے فرمایا: اے خلس! جب تو بات کرے تو ہائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کر، دائیں ہاتھ سے اشارہ کر، اس آدمی نے کہا: میں نے آج جیسا دن نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص مرتا تو اس سے زیادہ غمگین نہ ہوتا، پھر اسے میرا دایاں

میرے بانیوں کا وہم پیدا کرتا ہے، تو عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنب کسی چیز کو مخصوص فرما لیتے ہیں تو اسے دائیں جانب سے ہی اشارہ کرتے ہیں۔

۳۹۴۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن زیاد بن ایوب، یثیم بن عمران، حیان بن نافع البصر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عروہ بن محمد السعدی نے کچھ ہدایا دیکر سلیمان بن عبد الملک کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ دابق میں تھے، اتفاق سے جب ہم پہنچے تو وہ فوت ہو چکے تھے اور عمر بن عبد العزیز کو خلیفہ بنادیا، ہم ان کے پاس آئے ہم نے ان ہدایا کو ایسے ہی تیار رکھا جیسے وہ سلیمان بن عبد الملک کے لئے تیار تھے، فرماتے ہیں ہمارے ساتھ جس میں تقریباً پانچ سو یا چھ سو رطل عنبر اور بہت زیادہ مشک تھی، وہ لوگ حضرت عمر پر ان ہدایا کو پیش کرنے لگے، مشک کی خوشبو پھیلنے لگی، عمر نے اپنی آستین اپنی ناک پر رکھ لی، پھر فرمایا اے غلام! اسے اٹھاؤ کیونکہ اس خوشبو سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے اس کے بعد فرمایا: اے ابو ایوب، کاش تم زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بہت زیادہ حصہ ہوتا، راوی کا بیان ہے کہ وہ خوشبو وہاں سے اٹھالی گئی۔

۳۹۵۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، عبد الرحمن بن عبد اللہ عمری، ربیعہ بن عطا، عمر بن عبد العزیز کے پاس یمنی عنبر کی تھیلی لائی گئی، آپ نے کپڑے سے اپنی ناک بند کر لی، مزاحم نے آپ سے کہا: امیر المومنین یہ تو اس کی خوشبو ہے؟ مزاحم! تمہارا ناس ہو، خوشبو کی خوشبو سے ہی فائدہ اٹھایا جاتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ جب تک خوشبو اٹھانہ لی گئی آپ نے برابر اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔

۳۹۶۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس عنبر لایا گیا تو آپ نے اپنی ناک پکڑ لی، کسی نے کہا: آپ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: خوشبو کا فائدہ تو سونگھنا ہی ہے۔

۳۹۷۔ محمد بن علی، حسین بن محمد حماد، عمرو بن عثمان، ابی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار پائی، آپ کا عصا، بڑا پیالہ اور چھوٹا پیالہ، تکیہ جس کے اندر کھجور کی چھال تھی، چھوٹی اور بڑی چادر تھی، جب آپ کے پاس قریش کے کچھ لوگ آتے تو آپ فرماتے یہ اس ذات کی میراث ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی ہے اور تمہاری مدد کی اور اس کی وجہ سے تمہیں طاقت دی، یہ یہ کیا۔

۳۹۸۔ ابو احمد محمد بن احمد، ابو خلیفہ، ابن عائشہ، عمارہ بن عقیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جریر بن عبد العزیز کے پاس آئے، نیز، سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا، غلابی، عمارہ بن عقیل، جریر بن عطیہ بن الخطمی، ان کا نام حذیفہ بن بدر بن سلمہ ہے۔ انہوں نے کہا: جب عمر بن عبد العزیز آئے تو حجاز و عراق کے شعراء آپ کے ہاں اٹھ آئے، جو جو لوگ آئے ان میں نصیب، فرزدق، احوص، کثیر اور حجاج قضاعی شامل تھے۔ وہ ایک ماہ تک ٹھہرے رہے لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہ ملی۔

اور نہ حضرت عمر کو ان کے بارے میں کوئی رائے اور خواہش ہوئی، ان کی رائے اور ان کے مخصوص لوگ اور وزراء ان کی خواہش کے لوگ قراء فقہاء اور وہ لوگ تھے، آپ کے ہاں ورع و تقویٰ میں موسوم تھے۔ آپ ان کی طرف پیام بھیجتے وہ لوگ جہاں بھی اپنے شہروں میں ہوتے، اتفاق سے عون بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی کے آنے کی جریر کو خبر ہو گئی، ہذلی متقی، اور فقیہ تھے، گفتگو میں حسن بن ابی الحسن کی نظیر تھے، جریر نے انہیں عمر کے دروازے پر کپڑے چڑھائے اور زلفوں پر عمامہ سجائے ہوئے جو ان کے سر پر چپکا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے شملے اپنے آگے ڈالے ہوئے تھے دیکھا۔

اے قاری! جس نے اپنا عمامہ لٹکایا ہوا ہے، یہ تیرا زمانہ ہے میرا زمانہ گذر چکا ہے، ہمارے خلیفہ کو پیام دو اگر تم ان ملوک میں روانے پر ہو جس کوئی بندہ ہر جہری زلفوں میں تو عون نے اس سے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا جریر، انہوں نے کہا تمہارے لئے میری عزت حلال نہیں،

تو اس نے کہا، تو پھر خلیفہ سے مراد کر کر دینا، انہوں نے کہا: اگر مجھے تمہارے لئے موقع ملا تو تمہارا کام کروں گا، پھر وہ عمر کے پاس گئے انہیں سلام کیا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اپنے کلام اور مواظ کا کچھ ذکر کیا، پھر فرمایا: دروازے پر جریر ہے اس سے میری عزت بچا لیجئے، چنانچہ آپ نے جریر کو اجازت دی، وہ اندر آیا اور کہا: امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے سامنے نصیحت کی بات کی جائے اور ہنسی مذاق کی بات نہ کی جائے، کیا مجھے گفتگو کی اجازت دے سکتے ہیں؟ آپ نے اسے اجازت دی تو اس نے کہا:

میں نے اپنی سلامت میں پیشوائی کو پھیرایا جبکہ مجھے اپنے صبح و شام کے چکروں میں یمامہ کے عرض کا پتہ نہ چلا، جب سے قوم نے کجاوے کئے اس وقت سے ان کا قصد صرف اپنی تھوڑی سے آسودگی کی خاطر دھوکہ بازی ہی ہے، وہ معزاء کے آختہ کی طرح، جب دو پہر کا سورج روشن ہو اور چاند کے لئے سایہ لوٹ آیا، چہنچہتے ہیں، میں نے ایک مقدار سے کسی زمین سے آکر خلیفہ کی زیارت کی، جیسے ایک وقت مقرر پر موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس آئے، ہم خلیفہ سے اسی طرح کی امید کرتے ہیں جب بارش کے موخر ہونے کی وجہ سے باران کی امید کی جاتی ہے، کیا میں اس مصیبت اور نقصان کا ذکر کروں جو درپیش ہے، یا جو خبر آپ کو دی گئی اس پر اکتفاء کریں گے، میں آپ کے بعد ہمیشہ ایسے گھر میں رہا جس نے مجھے بلا سوچے سمجھے ٹھہرائے رکھا اور قبیلہ میں میرا چڑھنا اتنا مشکل ہو گیا۔

ہمارے شہری آدمی کو جو مشقت میں مبتلا ہو، ہمارا دیہاتی آدمی کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا، اور نہ دیہاتی ہمارے لئے شہری پر کوئی چیز لاتا ہے۔

حج کے ایام میں کتنی ہی بیوائیں پر اگندہ بال ہوتی ہیں اور کتنے ہی یتیم ایسے ہوتے ہیں جن کی نظر اور آواز کیزور ہوتی ہے، آپ نے ان کی پریشانی دور کر دی یہاں تک کہ ان بچوں اور عورتوں نے مل کر دعا کی کہ اے رب تمام لوگوں کے لئے عمر کو بابرکت بنا۔ جو آپ کی عیادت کو آیا آپ اس کے والد کی عدم موجودگی میں کافی ہیں، جیسے چڑیا کے بچے گھونسلے میں اڑ سکیں نہ اٹھ سکیں، یہ بیوائیں جن کی آپ نے ضرورتیں پوری کیں تو اس بیوہ مرد کی ضرورت کون پوری کرے گا۔

حضرت عمر کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، فرمایا: تم تو اپنی مشقت بیان کر رہے ہو، اس نے کہا جبکہ جو چیز مجھ سے اور آپ سے غائب ہے وہ زیادہ سخت ہے، الغرض آپ نے حجاز کی طرف ایک قافلہ روانہ کیا جو انانج، کپڑوں اور عطیوں سے لد ا ہوا تھا، جسے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا گیا، پھر فرمایا جریر کیا تم مہاجرین سے ہو؟ اس نے کہا نہیں، فرمایا: تمہارے اور انصار کے درمیان کوئی رشتہ داری، قرابت داری ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو اس غنیمت پر کس سے لڑے گا، اور مسلمانوں کے دشمنوں پر بلہ بولے گا؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: تو میں تمہارے لئے اس غنیمت کی کسی چیز میں کوئی حق نہیں سمجھتا، اس نے کہا کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس میں حصہ مقرر کیا ہے، اگر آپ اسے مجھ سے دور نہ کریں۔

آپ نے فرمایا تیرا اس ہوا وہ حق کیا ہے؟ اس نے کہا ایک مسافر آپ کے پاس دور دراز سے آیا اور وہ آپ کے دروازے پر سب سے بے تعلق ہے، آپ نے فرمایا تب تو میں تجھے دوں گا، آپ نے میں دینا منگوائے جو عطیات سے بچ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میرے عطیہ سے بچ گئے تھے، مسافر کو آدمی کے مال سے دیا جاتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو میں تمہیں دے دیتا، لو! انہیں لے لو، اور اگر چاہو تو تعریف کرو اور چاہو تو مذمت کرو، اس نے کہا امیر المومنین! میں تو تعریف کروں گا، جب وہ باہر نکلا تو شاعروں نے اسے گھیر لیا انہوں نے کہا: ابو حرزہ تمہارے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا تم میں سے ہر آدمی اپنی سواری سے مل جائے کیونکہ میں ایسے آدمی کے پاس سے آیا ہوں جو فقراء کو دیتا ہے مگر شعراء کو نہیں دیتا، پھر اس نے کہا:

میں نے شیطان کا منتر اس پر چلتا نہ دیکھا، جبکہ میرا شیطانی جن منتر کرنے والا ہے، یہ غلابی کے الفاظ ہیں۔

۳۹۹ء۔ سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، ابو محمد الثوری، اصمعی، عمری، ان کے سلسلہ سند میں ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا، ہم کسی آدمی کی عقل

کی بناء پر زندگی نہیں گزارتے چہ جائیکہ اس کے گمان پر زندگی گزاریں۔

۷۴۰۰۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعونہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا۔ آپ سے پہلے جتنے لوگ تھے خلافت ان کی زینت کا سبب تھی اور آپ امیر المومنین! خلافت کی زینت ہیں، آپ کی مثال تو ایسی ہے جیسے شاعر نے کہا:

موتی چروں کے حسن کو دو بالا کرتا ہے، گویا موتی کے لئے تیرے چہرے کا حسن و جمال زینت ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا۔

۷۴۰۱۔ محمد بن علی، حسن بن محمد بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے محمد بن کعب قرظی کو خط لکھا، جس میں ان سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے اپنا غلام سالم بیچنا ہے، وہ بہتر عبادت گزار غلام تھا، انہوں نے کہا: میں نے اسے مدبر (مرنے کے بعد آزاد) بنالیا ہے آپ نے فرمایا: چلو وہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ کے پاس سالم آیا۔

آپ نے فرمایا: میں جس مصیبت میں مبتلا ہوں تم دیکھ رہے ہو اور اللہ کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاسکتا، سالم نے کہا: اگر آپ جیسے کہتے ہیں ویسے ہی ہیں تو یہی آپ کی نجات ہے ورنہ یہ ایسا معاملہ ہے جس سے ڈرنا چاہئے، آپ نے اس سے کہا، سالم! مجھے کچھ نصیحت کرو، فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی جس کی پاداش میں وہ جنت سے نکالے گئے، اور آپ کئی خطاؤں کے مرتکب ہو کر جنت کی آرزو کرتے ہیں۔

۷۴۰۲۔ ابراہیم بن عبد اللہ، احمد بن محمد شان، ابو العباس سراج، قتیبہ بن سعید، النضر بن زرارہ، ان کے سلسلہ سند میں کسی معتبر شخص سے روایت ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز کا ایک بھائی تھا جسے اللہ تعالیٰ کی خاطر بھائی بنایا، مملوک غلام تھا جس کا نام سالم تھا، جب آپ خلیفہ بنے، تو کسی دن اسے بلایا، اس سے کہا: سالم! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پاؤں گا، انہوں نے کہا: اگر آپ ڈرتے ہیں تو بہت اچھی بات ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ آپ خوف نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک گھر میں ٹھہرایا، جہاں اس سے کوئی غلطی سرزد ہوئی تو اسے اس گھر سے نکال دیا، اور ہم تو کئی گنا ہوں والے ہیں، پھر بھی اس گھر میں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۷۴۰۳۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن العباس، سلمہ بن شیبہ، سہل بن عاصم، عبد اللہ بن عقبہ، علی بن حسین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کا ایک دوست تھا، آپ کو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا ہے، آپ اس کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے گئے، وہ آپ کے سامنے چیخ پڑے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا: موصوف تمہارا رازق نہ تھا، تمہارا رازق زندہ ہے جس پر موت نہیں آئی، اور موصوف نے تمہاری کوئی چیز (رزق کے) راستوں سے بند نہیں کی۔ اپنے رزق کا راستہ بند کیا ہے اور تم میں سے ہر آدمی کے لئے ایک راستہ (رزق کے لئے) ہے جسے اللہ کی قسم بند ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا، اس کے لئے فنا اور خراب ہونا مقرر کر دیا، اس کے باسیوں پر فنا ہونا مقرر کر دیا، ہر نعمت کا گھر یگنیوں سے بھر گیا ہے، جو جمع ہوئے منتشر ہو گئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، سو جو تم میں سے اپنے آپ پر رو سکے روئے، اس لئے کہ جس طرف آج تمہارا یہ شخص چلا گیا ہے تم سب کل اسی کی طرف جانے والے ہو۔

۷۴۰۴۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، الحکم بن موسیٰ، سبرہ بن عبد العزیز، سہل بن ربیع بن سبرہ، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد ربیع سے روایت ہے فرمایا: جب عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز، اور سہل بن عبد العزیز اور مزاحم مولیٰ عمر کی جب پے درپے ہلاکت ہوئی تو ربیع بن سبرہ ان کے پاس آئے، اور کہا: امیر المومنین اللہ تعالیٰ آپ کا اجر بڑھائے، میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا جسے آپ کی طرح لگا تار دنوں میں مصیبت پہنچی ہو۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے بیٹے جیسا بیٹا، آپ کے بھائی جیسا بھائی اور آپ کے غلام جیسا غلام کبھی نہیں دیکھا، حضرت عمر نے اپنا سر جھکا لیا، مرے ساتھ جو شخص تکیہ پر تھا، اس نے مجھے کہا: تم نے انہیں

مکتبین کر دیا، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے سراٹھایا اور فرمایا: ربیع تم نے ابھی کیا کہا؟ چنانچہ جو کچھ میں نے پہلے کہا دوبارہ دہرایا، آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم! جس نے ان پر موت بھیجی، ان چیزوں میں سے میں کوئی بھی گویا نہ تھی۔

۷۴۰۵۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبد الحمید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دو بیٹے بچپن میں فوت ہو گئے، لوگ آپ کے پاس تعزیت کے لئے آئے۔ آپ خاموش بیٹھے تھے، لمبی گفتگو نہ کرتے، یہاں تک کہ بعضوں نے کہا: یہ حالت جزع (فزع انتہائی غم و بے صبری) کی وجہ سے ہے، تو پھر آپ نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: ملک الموت میرے حجرہ میں آیا اور میرا ایک حصہ لے کر گیا مجھے ایسا لگا کہ مجھے لے گیا ہے۔

۷۴۰۶۔ ابوبکر، عبد اللہ، منصور بن بشیر، ابوسعید المودب، یعنی محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، عبد الکریم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ میری طرف سے اسلام کو اچھا بدلہ دے۔

۷۴۰۷۔ ابوبکر، عبد اللہ، ابو معمر، ابوسفیان العمری، اسامہ بن زید، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے حضرت عمر نے کہا: تم نے میری امارت و حکومت میں اس حق سے زیادہ لذت کوئی چیز نہیں پائی جو خواہش کے موافق ہو۔

۷۴۰۸۔ ابوبکر، عبد اللہ، ابو معمر، ابوبکر بن عیاش، ابویحییٰ القتات، مجاہد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے مجھے تیس درہم دیے اور فرمایا: مجاہد یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔

۷۴۰۹۔ ابوبکر، عبد اللہ، ہارون بن معروف، ضمرہ، ولید بن راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کے عطیات میں دس درہم کا اضافہ کیا، جس میں آقا اور غلام برابر تھے۔

۷۴۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ، ابو معمر، سفیان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: مراخواہشمند دل تھا، میں جس چیز کی پروا نہ کرتا یہ اس سے بڑی کی خواہش کرتا، جب مراد دل آخری حد تک پہنچ گیا تو آخرت کی خواہش کرنے لگا۔

۷۴۱۱۔ محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن حسین بن معبد المظہی، حسن بن محمد زعفرانی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرا یہ نفس بڑا خواہشمند ہے، اسے دنیا کی جو چیز ملی اس سے افضل کی خواہش کرنے لگا، جب اسے خلافت ملی، جس سے افضل کوئی چیز نہیں، سعید نے فرمایا: جنت، خلافت سے افضل ہے۔

۷۴۱۲۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، شعیب بن صفوان ابویحییٰ، محمد بن مروان بن ابان بن عثمان بن عفان، ان کے سلسلہ سند میں اس شخص سے روایت ہے جس نے مزاحم سے سنا، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے کہا: میں نے آپ کے گھر والوں میں خلل دیکھا ہے، تو آپ نے مجھے کہا: مزاحم! کیا وہ انہیں کافی نہیں، میں نے انہیں غنیمت میں سے اتا دیا جو مسلمانوں کو عمر کے مال سے دیا جاتا ہے۔

میں نے انہیں کہا: اتنی زیادہ ضرورت میں یہ مال نا کافی ہے اور ساتھ ساتھ ان کی ضیافت ان کے کپڑے اور ان کی عورتوں کی ضروریات نہیں؟ اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ انہیں فاقہ لاحق ہو، تو عمر نے مجھے کہا: میرا نفس بڑا خواہشمند ہے اور میں نے اپنے آپ کو اس وقت مدینہ میں دیکھا جب میں لڑکوں سے کھیلا کرتا تھا، پھر مرے دل میں عربیت اور شعر سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی، جس سے میں نے بقدر ضرورت اور جتنا میں چاہتا تھا حاصل کیا، پھر بادشاہت کی خواہش ہوئی تو میں مدینہ کا گورنر بن گیا، پھر بادشاہت ہی میں لباس، عیش و عشرت اور خوشبو کی خواہش ہوئی، مجھے معلوم نہیں کہ مرے خاندان یا باہر کے لوگوں میں سے کوئی مری طرح رہتا ہو۔ پھر مرے دل میں آخرت اور عدل پر عمل کرنے کی خواہش ہوئی، مجھے امید ہے کہ مجھے وہ حصہ ملے گا جس کی آخرت میں سے مرے دل نے خواہش کی،

میں وہ شخص نہیں جس نے لوگوں کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت خراب کر دی ہو۔

۷۴۱۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، محمد بن کثیر، ابو کثیر بن مروان، رجاء بن حیوة، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک رات میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس باتیں کرتا رہا، چراغ خراب ہو گیا تو میں اسے درست کرنے کھڑا ہوا تو عمر نے مجھے بیٹھنے کا کہا، پھر خود اٹھے اور اسے درست کیا، اس کے بعد واپس آ کر بیٹھ گئے، فرمایا: میں اور عمر اٹھے، میں اور عمر بیٹھے، آدمی کا کمینہ پن ہے کہ وہ اپنے مہمان سے کام لے۔

۷۴۱۴۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمیر بن ربیعہ، عبدالعزیز بن ابی خطاب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: مجھے رجاء بن حیوة نے کہا: میں نے تمہارے باپ سے بڑھ کر کامل عقل والا آدمی نہیں دیکھا۔ ایک رات میں ان سے باتیں کرتا رہا، پھر اس طرح کی بات کا ذکر کیا۔

۷۴۱۵۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن ح، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، حسین بن محمد، عبداللہ بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ایک بوڑھے شخص سے سنا جو عمر بن عبدالعزیز کے محافطوں میں سے تھا: کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس وقت دیکھا جب وہ خلیفہ بنے، ان کا بڑا خوبصورت رنگ تھا، عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے، پھر کچھ عرصہ بعد میں ان کے پاس آیا، وہ خلیفہ تھے ان کا رنگ جل کر سیاہ ہو گیا، کھال بڑیوں سے مل گئی یہاں تک کہ کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت کا نام و نشان نہ تھا، آپ کے سر پر سفید ٹوپی تھی جس کی روئی جمع تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی نے دھوئی ہے، آپ پر بوسیدہ کپڑے تھے جن کے بند نکلے ہوئے تھے، اور وہ عمامہ پر تھے جو زمین سے مل رہا تھا، عمامہ کے نیچے گاڑھے کی قطرائی اچکن تھی، آپ نے مجھے کچھ مال دیا کہ میں اسے رقبہ میں صدقہ خیرات کر دوں، آپ نے فرمایا: اس مال کو بہتی نہر کے کنارے تقسیم کرنا، میں نے کہا: مرے پاس ناواقف آدمی بھی آئے گا کیا میں اسے بھی دیدوں؟ آپ نے فرمایا: ہر اس شخص کو جو تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے۔

۷۴۱۶۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معاویہ بن عبداللہ بن معاویہ بن عاصم بن منذر بن زبیر بن العوام، ابوالمقام ہشام بن ہشام، محمد بن کعب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عمر خلیفہ بنے تو میری طرف پیام بھیجا، میں اس وقت مدینہ منورہ میں تھا، میں آپ کے پاس آ گیا، میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو تعجب کیے بغیر نظر نہ ہٹاتا، آپ نے فرمایا: ابن کعب! تم مجھے ایسا دیکھ رہے کہ اس طرح پہلے نہ دیکھتے تھے، میں نے کہا: تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں، فرمایا: کاہے کا تعجب؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے آپ کی رنگت اور جسم کی کمزوری، بالوں کے گرنے پر تعجب ہو رہا ہے، فرمایا: اس وقت کیا حال ہوگا جب مجھے تم تین سال بعد دیکھو گے جب میں قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جاؤں گا، مری آنکھیں مرے رخساروں پر (پھٹ کر) بہہ پڑیں گی، اور مرے نتھنے پیپ اور خون سے جاری ہوں گے، تمہیں مجھ سے زیادہ اچنبھا ہوگا۔

۷۴۱۷۔ ابو بکر بن عبداللہ، عبید اللہ بن عمر، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مروان عقیلی، عمارہ بن ابی حفصہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز کے مرض الوفا میں ان کے پاس آئے، آپ نے کہا: آپ اپنے خاندان والوں کے لئے کسے وصیت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادینا، آپ نے دوبارہ وہی بات کہی کہ گھر والوں کے بارے میں کسے وصیت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرا والی وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہ نیکوکاروں کا نگہبان ہے

۷۴۱۸۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو اسحاق، محمد بن حسن، ہاشم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب وہ دورہ پڑا جس میں عمر کی وفات ہوئی تو ان کے پاس مسلمہ بن عبدالملک آئے۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ نے اپنی اولاد کا منہ اس مال سے خالی

چھوڑ دیا، انہیں ناآزار کر دیا، ان کے پاس کچھ نہیں، اگر آپ ان کے بارے میں مجھے یا اپنے خاندان میں سے مجھ جیسے کسی شخص کو وصیت کرویں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے سہارا دو، پھر فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ میں نے اس مال سے اپنی اولاد کا منہ خالی چھوڑ دیا ہے تو اللہ کی قسم میں نے انہیں ان کے حق سے منع بھی نہیں کیا اور نہ انہیں وہ چیز دی جو ان کا حق نہیں بنتی تھی اور تمہارا یہ کہنا کہ آپ مجھے یا مجھ جیسے کسی شخص کو اپنے خاندان والوں میں وصیت کر دیں، تو میرا وصی اور ولی ان کے بارے میں وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب نازل کی اور وہی نیکو کاروں کا نگہبان ہے، مری اولاد ان دو مردوں کی مانند ہیں، ایک تو تقویٰ اختیار کرتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ نکال دیں گے، دوسرا وہ جو گناہوں کی طرف متوجہ ہو۔ سو میں ایسا نہیں کہ انہیں مزید اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر امداد و طاقت دوں، پھر ان کی طرف پیام بھیجا، وہ بارہ افراد تھے، راوی کا بیان ہے آپ نے ان کی طرف دیکھا تو آپ آبدیدہ ہو کر رونے لگے، پھر فرمایا: وہ نو جوان جنہیں میں بے سروسامان چھوڑے جا رہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی نہیں، ایسی بات نہیں بلکہ الحمد للہ انہیں میں بھلائی کے ساتھ چھوڑے جا رہا ہوں۔

اے مرے بیٹو! تم اہل عرب اور معاہدین میں سے جس سے بھی ملو تو ان پر تمہارا حق ہے، بیٹو! تمہارے سامنے دو معاملوں میں سے ایک ہے یا یہ کہ تم مالدار ہو جاؤ اور تمہارا باپ جہنم میں داخل ہو یا یہ کہ تم نادار و فقیر رہو اور تمہارا باپ جنت میں داخل ہو، اور تمہارے باپ کو تمہارا فقیر رہنا اور جنت میں جانا تمہارے مالدار ہونے اور اس کے جہنم میں جانے سے زیادہ محبوب ہے، کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے۔

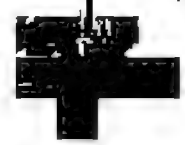
۷۴۱۹۔ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بہل بن محمود، عمر بن حفص المصطفی، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ حضرت عمر نے تمہارے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو وہ مسکرا کر انے لگے، انہوں نے کہا، ہمارے ایک غلام تھے جن کے پاس خرچ کا حساب تھا، وہ کہتے ہیں کہ جب عمر جانکنی کے عالم میں تھے تو مجھے کہا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا: چودہ دینار، فرمایا: ان سے تو تم مجھے ایک منزل سے دوسری منزل تک اٹھانے میں لگاؤ گے، راوی کہتے ہیں، پھر میں نے کہا: آمدنی کتنی چھوڑی؟ تو انہوں نے کہا چھ ہودینار کی آمدنی، تین ہودینار ہر سال ملتے ہیں، جو ہمیں ان کی طرف سے میراث ملی اور تین ہودینار ہمارے بھائی عبدالملک کی میراث سے ملے، ہم آپ کے بارہ لڑکے اور چھ لڑکیاں تھے، آپ کا مال ہم میں ۱۵ کے حساب سے تقسیم ہوا۔

۷۴۲۰۔ ابو محمد، احمد، منصور بن بشیر، ابو بکر یعنی (بن نوفل) بن القرات ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، عمر بن عبدالعزیز نے جعونہ بن حارث کو ملطیہ کا گورنر بنایا، انہوں نے وہاں چڑھائی کی جس کی وجہ سے انہیں مال غنیمت حاصل ہوا، وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے، آکر جب سارے واقعہ سے خبردار کیا تو عمر نے فرمایا: کسی مسلمان کو بھی نقصان پہنچا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں صرف ایک چھوٹا سا مرد ہے، یہ سن کر عمر غضبناک ہو گئے اور فرمایا: چھوٹا مرد چھوٹا سا مرد ہوا فرمایا۔ مرے پاس بکریاں اور گائے لاتے ہو اور مسلمانوں کے ایک مرد کو تکلیف پہنچے؟ جب تک میں زندہ ہوں تم اور تمہارا باپ کسی عہدہ پر فائز نہیں ہو سکتے۔

۷۴۲۱۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے اپنے چچا محمد کو فرماتے سنا: حضرت عمر نے فرمایا: وہ شخص جو کسی عہدہ پر فائز نہیں کیا گیا، گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

۷۴۲۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عمر الباطلی ح، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابو موسیٰ، عثمان بن عطفانی، علی بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ہے، میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا: چالیس سالہ شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت تام ہو گئی کہ اس میں عمر بن عبدالعزیز فوت ہوئے۔

۷۴۲۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، اسمعیل بن ابراہیم، ایوب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر کو وہ جگہ یاد



دلانی گئی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے، لوگ اس بارے میں عرض و معروض کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں تو اچھا ہے، آپ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم کے علاوہ ہر طرح کا عذاب دے یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات آئے کہ میں اپنے آپ کو اس کا اہل و مستحق سمجھوں، یعنی ایسی بات نہیں میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔

۷۲۲۳۔ محمد بن علی، ابو عمرو، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعوفہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا: اگر آپ مدینہ منورہ کے قریب ہوں، پھر اسی طرح بیان کیا۔

۷۲۲۵۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو کریم ابن المبارک، جابر بن حازم، مغیرہ بن حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھ سے فاطمہ زوجہ عمر بن عبدالعزیز نے بیان کیا، میں عمر کو اکثر یہ کہتے سنا کرتی تھی، اے اللہ! ان لوگوں پر مری موت کو ہلکا کریں، اگرچہ ایک گھڑی ہی کیوں نہ ہو، ایک دن میں نے ان سے کہا: اگر میں یہاں سے چلی جاؤں تو اچھا ہے کیوں کہ آپ بیدار رہے ہیں، تاکہ امیر المؤمنین! آپ کچھ نیند کر لیں۔ تو میں اس کمزے کے ایک گوشہ میں چلی گئی، پھر میں نے آپ کو فرماتے سنا: یہ آخرت کا گھر جسے ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں سر بلندی اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پر ہیزار گاروں کا ہے۔ (القصص ۸۳)، آپ بار بار اسے دہراتے رہے، فرماتی ہیں: پھر آپ نے سر جھکا لیا، تو میں نے آپ کے ایک خادم بچے سے کہا: جاؤ دیکھو، وہ گیا تو اس نے چیخ ماری، پھر میں آئی تو انہوں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کیا ہوا تھا، ایک ہاتھ سے اپنی دونوں آنکھیں بند کی ہوئی اور دوسرا ہاتھ منہ پر رکھا ہوا تھا۔

۷۲۲۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، حارث بن بہرام، النضر، لیث بن ابی مرقیہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ جب آپ مرض الوفا میں تھے تو آپ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے بٹھایا، آپ نے فرمایا: میں وہی ہوں جسے آپ نے دیا تو میں نے کوتاہی کی، آپ نے روکا میں نے نافرمانی کی، لیکن اللہ اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر آپ نے سر اٹھایا اور تیز نظروں سے دیکھنے لگے، لوگوں نے کہا: آپ بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: میں کچھ ایسے حاضرین کو دیکھ رہا ہوں جو انسان ہیں نہ جنات، اس کے بعد آپ کی روح قبض ہو گئی۔

۷۲۲۷۔ حبیب بن حسن بن حلو، یحییٰ بن یزید بن مصعب شامی، اسمعیل بن عیاش، ابن المبارک اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں حاضر ہوا، اس کے بعد وہاں سے شہر قسریں کے ارادے سے نکلا، جاتے جاتے ایک راہب پر گزر ہوا جو اپنے دو بیلوں یا گدھوں کو چلا رہا تھا، وہ مجھے کہنے لگا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اس شخص کے جنازہ میں حاضر تھے؟ میں نے کہا: ہاں تو اس نے اپنی آنکھیں جھکا لیں اور ڈھاڑیں مار کر رونے لگا، میں نے کہا: تو اس پر کیوں روتا ہے جبکہ تو اس کے دین پر نہیں، اس نے کہا: میں اس پر نہیں رورہا، بلکہ اس نور پر رورہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا ہے۔

۷۲۲۸۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، علی بن میمون الرقی، ابوخلید، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اہل مجلس سے کہا: جو کوئی تم میں سے مرے ساتھ رہنا چاہے وہ پانچ خصلتوں کو اپنا کر مرے ساتھ رہے، مجھے عدل کی وہ راہ دکھائے جو مجھے بھائی نہیں دیتی، نیکی کے کام پر مراد دگا ہو، مجھے اس شخص کی ضرورت و حاجت پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا، مرے پاس کسی کی غیبت نہ کرے، مری طرف سے اور لوگوں کی طرف وہ جس امانت کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اسے پہنچائے لہذا اگر وہ ان سب صفات سے متصف ہو تو وہ آجائے ورنہ وہ مری صحبت و مجلس سے روکا جائے مرے پاس نہ آئے۔

۷۲۲۹۔ مخلد بن جعفر، محمد بن علی المروزی، خالد بن خداش، حماد، ابو ہاشم روانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آ کر کہنے لگا: میں تے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بنی ہاشم ان سے شکایت کر رہے ہیں، آپ بنے ان سے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے۔

۷۴۳۰۔ محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عبد السلام، حسن بن ابی امیہ، ابواسامہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص نے خواب میں باب جنت پر لکھا دیکھا، اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبد العزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت کا اعلان ہے۔

۷۴۳۱۔ ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، ابن ابی حاتم، ح، محمد بن ابراہیم، محمد بن اسلم، بن یزید الوراق، عمار بن خالد، محمد بن یزید الواسطی معاذ مولیٰ زید بن تمیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے خواب میں آسمان سے اترتی ایک کھلی کتاب کو دیکھا جس پر واضح خط سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے عمر بن عبد العزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت کی کتاب ہے، بے شک میں ہی اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔

۷۴۳۲۔ عبد الرحمن بن محمد بن المذکر، عباس بن حمدان، محمد بن یحییٰ، عباد بن عمر، مخلد بن یزید، یوسف بن ماحک، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کی قبر پر مٹی برابر کر رہے تھے۔ اسی دوران آسمان سے ہم پر ایک پتلی کھال گری جس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر بن عبد العزیز کے لئے جہنم سے امان کا اعلان ہے۔

۷۴۳۳۔ عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، احمد بن محمد بن ابی بزہ، محمد بن یزید بن خیس، وہیب بن ورد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک دفعہ مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص باب بنی شیبہ سے اندر آ رہا ہے وہ کہہ رہا تھا، لوگو! تم پر اللہ تعالیٰ کے خط نے ایک والی مقرر کیا ہے میں نے کہا: کون؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا، جس پر لکھا تھا، م، ر، اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز کی بیعت ہو گئی۔

۷۴۳۴۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، ولید بن صالح، ابوالحی، خصاف اخی خصیف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف حضرت ابو بکر بائیں طرف حضرت عمر اور ان کے سامنے میمون بن مہران بیٹھے ہیں، میں نے میمون بن مہران سے آ کر پوچھا: یہ شخصیت کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، میں نے کہا: اور یہ؟ انہوں نے فرمایا: دائیں طرف حضرت ابو بکر اور بائیں طرف عمر ہیں، اتنے میں عمر بن عبد العزیز آ گئے اور وہ حضرت ابو بکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان بیٹھ گئے، تو حضرت عمر کو ان کی جگہ کی حرص ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور اپنی گود میں بٹھالیا۔

۷۴۳۵۔ مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ المروزی، خالد بن خدّاش، حماد، ابو ہاشم رمانی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک شخص عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، اس نے کہا: میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے دائیں طرف ابو بکر اور بائیں طرف عمر تھے، پھر اسی طرح کا تذکرہ کیا۔

۷۴۳۶۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم الدورقی، اسود بن سالم، حسان بن ابراہیم، عبید اللہ الوصابی، عراق بن حجرہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا: عمر قریب ہو جاؤ! میں آپ کے اتنا قریب ہو گیا کہ آپ سے مصافحہ کر سکوں، کیا دیکھتا ہوں دو بوڑھے شخص آپ پر سایہ افکن ہیں، آپ نے فرمایا: جب تم مری امت کے والی بنو، تو ان کے بارے میں اس طرح نگرانی کرنا جیسے ان دونوں نے کی، میں نے عرض کیا، یہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ ابو بکر ہیں اور یہ عمر ہیں۔

۷۴۳۷۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن یحییٰ بن ابی طالب، ابراہیم بن بکر البصری، بشار خادم عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کے دائیں طرف ابو بکر اور بائیں طرف عمر تھے،

اور حضرت عثمان کو کہتے دیکھا: رب کعبہ کی قسم! میں نے حضرت علی سے لڑائی کی اور حضرت علی فرمانے لگے، رب کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا ہے۔

۷۲۳۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، ابو المغیرہ، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: جب تم کسی گروہ کو دیکھو کہ وہ عوام کو چھوڑ کر کسی کام میں سرگوشی کر رہے ہیں تو جان لو وہ گمراہی کی داغ بیل رکھ رہے ہیں۔

۷۲۳۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن سعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ وہ قصاص کا حکم دیں اور ان کی زیادہ طوالت عمر کی دعا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود بھیجنے کی ہو۔

۷۲۴۰۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، سفیان ثوری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: ”میں تمہیں تقویٰ اور کام میں میانہ روی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، اور جو چیزیں لوگوں نے بعد میں پیدا کیں انھیں چھوڑنے کا حکم کرتا ہوں، جس کی سنت جاری تھی، وہ لوگ اس کی ذمہ داری کے لئے کافی ہیں۔ جان لو! کہ جس نے جب کبھی کوئی بدعت نکالی تو اس کی رہنمائی کی چیز پہلے گزر چکی ہوگی، جو عبرت ہوگی، لہذا تم سنت کو تھامو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لئے حفاظت کا ذریعہ ہے اور یہ بھی جان لو کہ جس نے کئی طریقوں کی راہ نکالی جبکہ اسے ان کی پھسلن، غلطی، خلاف ورزی اور انتہا پسندی کا علم ہوتا ہے اس واسطے کہ پہلے گزرے ہوئے لوگ علم کی بنا پر واقف ہوئے اور تنقید کی نگاہ ان کے لئے کافی رہی اور کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد نہیں۔

۷۲۴۱۔ ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسمعیل بن سعید، عبد اللہ بن موسیٰ، ابور جاء البروی، شہاب بن خراش، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص کی طرف لکھا: السلام علیکم، اما بعد! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں پھر اسی طرح کی بات ذکر کی، البتہ اس کا اضافہ کیا ہے، وہ لوگ امور کے جاننے پر قوی تھے، ان کاموں میں اگر کوئی فضیلت تھی تو وہ اس کے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گزرے ہیں، اور ہدایت اگر یہ ہوتی جس پر تم کار بند ہو تو وہ اس تک تم سے پہلے پہنچ چکے ہوتے، اور اگر تم یہ کہو کہ بعد کی بدعتیں ان لوگوں کی ایجاد ہیں، جنہوں نے ان کے علاوہ کسی اور کی پیروی کی اور اپنے آپ میں کھو کر ان سے غافل رہے، البتہ انہوں نے ایسی باتیں کیں جو کافی تھیں اور ایسے قوانین وضع کیے، جو شافی تھے ان سے بالا کوئی سواری چلا کر تھکانے والا نہیں۔

ان کے علاوہ کئی لوگوں نے کوتاہی کی تو خشک ہو گئے اور دوسروں ان سے صرف نظر کیا تو وہ غلو و انتہا پسندی میں پڑ گئے، جبکہ تم اس کے درمیان سیدھی راہ پر ہو۔

۷۲۴۲۔ ابو محمد بن جبلہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، عثمان بن عبد الحمید، موسیٰ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عمر کچھ لوگوں کے پاس آ کر بیٹھے، پھر انہیں یاد آیا کہ آپ نے انہیں سلام نہیں کیا، آپ انھیں اور آ کر انہیں سلام کیا اور پھر بیٹھے۔

۷۲۴۳۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، قبیصہ، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے، ایک شخص حضرت عمر سے ملا، ان سے کسی نے کہا: اس سے آپ کو کس نے روکا؟ آپ نے فرمایا: متقی شخص کو لگام پڑی ہوتی ہے۔

۷۲۴۴۔ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے مالک بن دینار کو فرماتے سنا: میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ عمر بن عبد العزیز صدیق ہیں۔

۷۲۴۵۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد بن عمران ثعالبی، خالد بن حیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی سے دوسرے نبی کے بارے میں عہد لیتا ہے اور لوگوں سے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں عہد

لیا۔

۷۴۴۶۔ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد الدورقی، احمد بن نصر بن مالک، محمد بن ثور، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے سامنے علماء تلامذہ تھے۔

۷۴۴۷۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے سامنے علماء مرے طالب علم تھے۔

۷۴۴۸۔ محمد بن علی، احمد بن عبد الجبار، یثیم بن خارجہ، مبشر بن اسماعیل، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے پاس اس خیال سے آئے کہ ہماری انہیں ضرورت ہے تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سامنے طالب علم پایا۔

۷۴۴۹۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، ان سے یا کسی اور سے روایت ہے، مجاہد کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز کو تعلیم دینے آئے، جب ہم ان کے پاس رہے تو ہم نے ان سے سیکھا۔

۷۴۵۰۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، ابو نعیم، جعفر بن برقان، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز علماء کو تعلیم دیتے تھے۔

۷۴۵۱۔ ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن سلیمان ہروی، حسین الدراع، عبد اللہ بن خراش، مرشد ابی مرشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کو فرماتے سنا: لوگو! نعمتوں کو شکر کی زنجیروں سے اور علم کو لکھنے کی زنجیروں میں قید کرو۔

۷۴۵۲۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان ح، حسین بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق، حجاج، حماد بن سلمہ، رجاء بن المقدم، نعیم بن عبد اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے فرمایا: میں بہت سی باتیں فخر کے اندیشہ سے چھوڑ دیتا ہوں۔

۷۴۵۳۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عفان، عمر بن علی، عبد ربہ بن ابی ہلال الجزری، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر سے کہا: امیر المؤمنین! مرے خیال میں آپ کی زندگی کس طرح چل رہی ہے؟ رات کے ابتدائی حصہ میں آپ لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ درمیان میں اپنے ہم مجلس کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ ہی جانتا ہے، اس میں آپ کہاں ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: آپ نے مرے کندھے کو تھپکا کر فرمایا: سنو میمون! میں نے لوگوں کی ملاقات کو ان کے عقول کو بھرنے کا ذریعہ پایا ہے۔

۷۴۵۴۔ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشابوری، یعقوب بن محمد بن ماہان، محمد بن صدیق خثام، سعید بن منصور، حمزہ بن یزید، انس بن مالک فرماتے ہیں: کہ مسلمہ بن عبد الملک عمر کے پاس آئے۔ اس وقت آپ چادر اوڑھے بیٹھے تھے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ نے ہمارے لئے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں میں ذکر چھیڑ دیا۔

۷۴۵۵۔ عمر بن احمد بن شاپین، علی بن محمد بھری، مطلب بن شعیب، ابو صالح، لیث بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کا ایک شخص شہید ہوا، تو وہ ہر شب جمعہ خواب میں اپنے والد سے ملتا، اس سے بات چیت اور انس کی باتیں کرتا، راوی کا بیان ہے کہ ایک جمعہ وہ نوجوان نہ آیا، اگلے جمعہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹے تم نے مجھے غمگین کر دیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر شاق گزرا، اس نے کہا: میں اس وجہ سے نہ آ سکا کہ شہداء کو یہ حکم ملا تھا کہ وہ عمر بن عبد العزیز سے ملیں، ہم نے ان سے ملاقات کی ہے۔ یہ عمر بن عبد العزیز کی وفات کی بات ہے۔

۷۴۵۶۔ محمد بن احمد بن ہارون، عبد اللہ بن حسن بن اخت عبدان، نصر بن داؤد بن طغرق، محمد بن فضل، عباس بن راشد، ابیہ

راشد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مرے آقا عمر بن عبدالعزیز نے زیارت کی، جب واپس ہونے لگے تو مجھ سے فرمایا: اس کے ساتھ چلو، جب ہم نکلے، تو ہم نے ایک کالا سانپ مرا پایا، عمر اترے اور اسے دفن کر دیا، اچانک ایک بھی آواز آئی، اے بے وقوف! اے بے وقوف! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے میں فرماتے سنا تھا، تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا اور تجھے اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، آپ نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہو سکتا ہے تو مرے سامنے آ، اس نے کہا: میں ان سات شخصوں میں سے ایک ہوں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وادی میں بیعت کی تھی، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سانپ کے بارے میں فرماتے سنا کہ تو فلاں زمین کے بیابان میں مرے گا۔ تجھے اس دن اہل زمین کا بہترین شخص دفن کرے گا، تو عمر رونے لگے، اور قریب تھا کہ سواری سے گر پڑتے، فرمایا: راشد میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب تک مجھے مٹی کے پیر نہیں کر دیتے اس کی کسی کو اطلاع نہ کرو گے۔

۷۳۵۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی فزارہ، الشجعی، محمد بن مسلم بھری، ابوسعید المودب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے ایک شخص سے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب ہونے والوں کا ذخیرہ ہے، مومنوں کی پناہ گاہ ہے، خبردار دنیا سے ہوشیار رہنا کہیں تجھے فتنہ میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ یہ تجھ سے پہلے لوگوں کے ساتھ یہ کھیل، کھیل چکی ہے، اس پر جن لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے انہیں یہ دھوکا دیتی ہے، اور اس پر بھروسہ کرنے والے کو غمگین کرتی ہے، اس کی لالچ کرنے والے پر دسترس حاصل کر لیتی ہے، جس نے اسے باقی رکھنا چاہا وہ اسے باقی نہیں رکھتی، اور جو اس کی خواہش کرے اس سے ہلاکت دور نہیں کی جاتی، اس کے بڑے پر رونق مناظر نہیں، اس سے جو تم نے آگے بھیجا، وہ تجھ سے سبقت نہیں کر سکتا، اور جو تم نے پیچھے چھوڑا وہ تجھے حاصل نہیں ہو سکتا۔

۷۳۵۸۔ عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، سفیان بن عیینہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے فرمایا: رضا تھوڑی ہے صبر مومن کی کدال ہے۔

۷۳۵۹۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن ولیع، جریر، مختار بن فعلفل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لئے سکے ڈھالے گئے، جن پر لکھا تھا کہ عمر نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا: اسے توڑ دو اور اس میں لکھو، اللہ تعالیٰ نے وفا اور عدل کا حکم دیا ہے۔

۷۳۶۰۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ہشام بن عمار، یثیم بن عمران، اسمعیل بن عبید اللہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اسمعیل! تمہاری عمر کتنے سال ہے؟ انہوں نے کہا: ساٹھ سال کچھ ماہ، آپ نے فرمایا: اسمعیل! تم مزاج سے بچنا۔

۷۳۶۱۔ محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ الموصلی، ابوالربیع سلیمان بن داؤد الخلی، بقیہ، سلم بن زیاد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ فاطمہ بنت عبد الملک نے عمر بن عبدالعزیز سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے خاص مال کا اجراء کریں، آپ نے فرمایا: نہیں، تمہارے لئے مرے مال میں وسعت نہیں، وہ کہنے لگیں: تو پھر آپ لوگوں سے کیوں وصول کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے مبارکبادی ہے اور گناہ ان پر ہے لیکن جب میں والی بن گیا تو میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا گناہ مجھ پر ہو گا۔

۷۳۶۲۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالاعلیٰ، معمر بن سلیمان، ہشام، خالد الربیع، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ آسمان عمر بن عبدالعزیز (کی وفات) پر چالیس دن نزوئے گا۔

۷۳۶۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی حنیہ کے کسی شخص سے وہ محمد بن کعب قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے کہا: ایسے لوگوں کی مصاحبت و دوستی سے دور رہو، جنہیں تمہارا خیال صرف اپنی

ضرورت تک ہوتا ہے، جو نہی ضرورت پوری ہوئی محبت کی ڈوریں کٹ گئیں، ایسے لوگوں کی دوستی اختیار کرو، جو بھلائی کے کاموں میں بلند ہمت اور حق بات میں سنجیدہ اور صاحب متانت ہوں، ایسے لوگ تمہارے نفس کے خلاف تمہاری امداد کریں گے اور ان کی ذمہ داری تمہیں کافی ہوگی۔

۷۴۶۴۔ ابو حامد، محمد، اسمعیل بن ابی الحارث، اسحاق بن اسمعیل، جریر، مغیرہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کہ اگر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ مر ازمانہ پاتے تو جس چیز میں اب میں پڑ چکا تو مری حالت پر نرمی کرتے۔

۷۴۶۵۔ عبید اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن حسین، نیز، ابو حامد، محمد بن اسحاق، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن اسحاق طالقانی، ضمیرہ، ابن ابی حمزہ، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے ایک یہودی ملاوہ کہنے لگا، عمر اس امت کی حکومت کا ذمہ دار بنے گا، جس میں وہ عدل انصاف قائم رکھے گا، میں نے عمر سے ملاقات کی تو اس یہودی کی بات بتائی۔ فرمایا: جب وہ والی بن گئے، تو یہی یہودی مجھے ملا، کہنے لگا: میں تمہیں نہ کہتا تھا کہ عمر حکومت سنبھالے گا اور ان میں انصاف کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں، فرماتے ہیں پھر وہ مجھے ملا تو اس نے کہا کہ اس کے چاند نے پانی مانگا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے نفس کا تذکرہ کرے، ان کا بیان ہے کہ میں جب عمر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے، اسے کیسے علم ہوا، مجھے وہ گھڑی معلوم ہے جس میں میں نے پانی مانگا، پس اگر مری شفا اسی میں ہے کہ میں اپنے کان کی لو کو ہاتھ لگاؤں یا خوشبو کو اپنی ناک تک اٹھانے میں ہے تو میں ایسا نہ کروں گا۔

۷۴۶۶۔ محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، ابوالحسین رہاوی، محمد بن عبید، ابراہیم السکونی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے اور سلمان کے غلاموں میں لڑائی و جھگڑا ہو گیا، اس کا ذکر سلیمان نے عمر سے کر دیا، اسی دوران کہ آپ ان سے باتیں کر رہے تھے تو سلیمان نے عمر سے کہا: آپ نے غلط کہا: عمر نے کہا: جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ، جھوٹ بولنے والوں کیلئے برائی ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

۷۴۶۷۔ محمد، حسین بن محمد بن حماد، اسحاق الشہیدی، یحییٰ بن یمان، سفیان، زفر یعنی العجلی، قیس بن جبر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بنی امیہ میں عمر ایسے ہیں جیسے آل فرعون میں مؤمن شخص۔

۷۴۶۸۔ محمد بن علی، حسین، سلیمان بن سیف، مسلم بن ابراہیم، عثمان بن بن عبد الحمید، بن لاحق، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک سورت پڑھی، آپ کے پاس کئی لوگ تھے، کسی نے کہا: اس شخص نے غلطی کی ہے، تو عمر نے اس سے کہا: کیا بھلا جو بات تو نے سنی وہ تجھے لفظی غلطی کرنے سے نہیں ہٹاتی؟

۷۴۶۹۔ محمد، حسین، ایوب الوزان، ولید بن ولید دمشقی، محمد بن مہاجر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ بصرہ کے ایک شخص نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا جو اسے کہہ رہا تھا، کہ تم اس سال حج کر لو، اس نے کہا: اللہ کی قسم! مرے پاس تو کوئی مال نہیں حج کیسے کروں؟ اس نے کہا: اپنے گھر کی فلائی جگہ کھودو وہاں ایک زرہ پڑی ہے اسے بچ کر حج کر لے، جب میں نے صبح کی تو زمین کھود کر اس سے زرہ نکالی، جسے بچ کر میں نے حج کیا، مناسک حج ادا کیے اور بیت اللہ کو الوداع کہنے آیا، اسی دوران مجھے اونگھ نے مدہوش کر دیا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چل رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عمر بن عبدالعزیز کے پاس جاؤ اور اسے میرا سلام کہہ کر کہنا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور ابوالیتامی (یتیموں کا باپ) ہے، سو تم گورنر اور نمائندہ وصول کرنے والے پر سخت ہاتھ رکھو، اور اس کے طریقے سے روگردانی کرنے سے بچنا، جو تمہیں مجھ سے ہٹا کسے جائے گی، وہ بیدار ہو کر رونے لگا، اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاصد بنایا ہے، اگر آپ کا پیام مجھے سخت اندھیروں میں پہنچانا ہوتا تو تب بھی میں اسے نہ چھوڑتا، اسے پہنچا کر رہتا یا مر جاتا، شام کا رخ کر کے حضرت عمر کی طرف روانہ ہوا، آپ

اس وقت سمعان نامی گرجے میں تھے، وہ آپ کے دربان کے پاس آیا کہ مجھے عمر کے پاس جانے دو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر ہٹا دیا، وہ دوسرے دن آیا، دربان نے پوچھا: اے بندہ خدا کون ہے؟ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، دربان نے کہا: یہ بے وقوف ہے اس میں کوئی عقل نہیں، تیسرے دن پھر اس نے اجازت مانگی، دربان نے کہا: اللہ کے بندے تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے؟ پھر وہ عمر کے پاس آیا اور کہا: امیر المومنین! یہ ایک آدمی ہے جو آپ تک آنے کی اجازت کا بڑا دلدادہ ہے، جب میں اسے کہتا ہوں: تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، خیر اسے اجازت مل گئی اندر آیا، تو آپ نے پوچھا، تم کون ہو؟ اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد، اس نے جو خواب دیکھا تھا اس کی خبر دی، اس نے کہا: میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر سے ملاقات کی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا اس کی اطلاع دی، کہ آپ نے فرمایا: خبردار ان دونوں کے طریقے سے نہ ہٹاؤ ورنہ وہ تمہیں کل ہم سے ہٹا دے گا۔

حضرت عمر نے فرمایا: اس شیخ کو اتنے اتنے پیسے دینے کا حکم کرو، اس نے کہا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کی وجہ سے کچھ بھی قبول نہ کروں گا اگرچہ آپ مجھے حکومت ہی کیوں نہ دیدیں، پھر وہ شخص چلا گیا، عمرو بن مہاجر نے کہا میں امیر المومنین کے دروازے کے پاس سویا ہوا تھا کہ اگر لوگ کوئی ہنگامہ وغیرہ کریں تو اس کی اصلاح کروں، ورنہ میں آپ کو جگادوں، اس رات میں آپ کے رونے اور ان سسکیوں کی وجہ سے جو آپ پر غالب تھیں بیدار رہا، میں نے کہا: امیر المومنین کس وجہ سے خوفزدہ ہیں آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے بصری شخص کا خواب سچ کر دکھایا ہے، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کو دیکھا آپ نے فرمایا: عمر بن عبد العزیز! ہمارے پاس تمہارا نام عمر مہدی اور یتیموں کا والی ہے، سو تم گورنر اور محصول وصول کرنے والے پر اپنا ہاتھ سخت رکھو، اور ان دونوں کے طریقہ سے روگردانی نہ کرنا، وہ تجھے راہ سے ہٹا دیں گی تو آپ پھوٹ پھوٹ کر مرنے لگے اور فرمانے لگے، میں ان کے اور ان کے طریقے کا کیسے لائق و اہل ہوں۔

۷۴۷۔ محمد بن ابراہیم، ابو عمرو بن حرائی، سلیمان بن سیف، ابو عاصم، عثمان بن خالد بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ عمر نے میمون بن مہران سے کہا، ان امراء کے پاس نہ جانا اگرچہ تم کہو کہ میں انہیں امر بالمعروف کرنے جا رہا ہوں، اور ہرگز کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا اگرچہ تم کہو کہ میں اسے قرآن پڑھا رہا ہوں، اور والدین کے نافرمان کے ساتھ، ہرگز تعلق نہ جوڑنا اس واسطے کہ جو اپنے باپ سے نہیں جڑ رہا وہ تم سے کیسے جڑے گا۔

۷۴۸۔ محمد بن ابراہیم بن علی، ابو عمرو بن عمر بن عثمان، ابی، جدی ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے عدی بن ارطاة کو لکھا، کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم حجاج بن یوسف کے طریقے کو اپناتے ہو، سو اس کی روش اختیار نہ کرنا، کیونکہ وہ نماز اپنے وقت میں نہ پڑھتا تھا، ناحق زکوٰۃ لیتا تھا اور اس کے علاوہ کاموں کو زیادہ ضائع کرنے والا تھا۔

۷۴۹۔ محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر نے کہا: مجھے عدو اللہ حجاج کے صرف قرآن پاک سے محبت اور اہل قرآن کو عطیات دینے پر رشک آتا ہے اور اس کی اس بات پر جب اس کی وفات ہونے لگی: اے اللہ! مجھے بخش دے، کیونکہ لوگ سمجھ رہے ہیں۔

۷۵۰۔ محمد بن علی بن حسین بن قتیبہ، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی، ابی، جدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں ہشام بن عبد الملک کے پاس تھا، اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا۔ امیر المومنین! عبد الملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا اور جب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے تو انہوں نے چھین لی، ہشام نے اس سے کہا: اپنی بات دہراؤ، اس نے کہا: امیر المومنین! عبد الملک نے مرے دادا کو ایک جاگیر دی جسے ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، اور جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنے

تو انہوں نے لے لی، شام نے کہا: تم بھی عجیب آدمی ہو؟ جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی ان کا تذکرہ تو ایسے کرتے ہو اور جس نے چھٹی انکے لئے دعا و رحمت کر رہے ہو، البتہ ہم نے وہی حکم صادر کیا جو عمر رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

۴۷۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق السمرانی، ابو الاشعث احمد بن المقدام، محمد بن بکر البرسانی، سلیم بن نفیع القرشی، خلف ابی الفضل القرشی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز کی اس تحریر کے بارے میں روایت ہے جو آپ نے اس جماعت کی طرف لکھی جنہوں نے آپ سے خط و کتابت کی، جس میں انہوں نے ایسی باتیں لکھیں جس میں گفتگو کرنا ان کا حق نہ تھا، اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تردید کی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ تقدیروں کی تکذیب کی، جو اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی چیز کو ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ ہے، نیز انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت میں قائم سنتوں پر طعن کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا

اما بعد! تم نے اپنے خط میں وہ بات لکھی ہے جو تم اس سے پہلے چھپا رہے تھے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید اور اس سے خروج پایا جا رہا جو اس بات کی طرف لے جائے گا، جس تکذیب تقدیر کا آپ کو اپنی امت کے بارے میں خوف تھا اور تم جانتے ہو کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ سنت پر عمل کرنا نجات کا ذریعہ ہے، عنقریب علم جلد اٹھ جائے گا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے وہ لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں، کسی شخص کو **لے کر** ایسی جس کا اس نے ارتکاب کیا اور جسے وہ ہدایت سمجھتا رہا، اور نہ اس ہدایت میں جسے وہ گمراہی سمجھ کر چھوڑے رہا، کی بات واضح ہو جانے کے بعد عذر کی گنجائش نہیں۔ تحقیق تمام واضح ہو چکے اور جنت ثابت ہو چکی، عذر منقطع ہو گیا، جس نے نبوت کی خبروں اور جو کچھ کتاب اللہ لائی اس سے اعراض کیا تو اس کے ہاتھ سے ہدایت کی رسیاں چھوٹ گئیں، اس کے لئے مصیبت سے نجات پانے کا کوئی بچاؤ اور ذریعہ نہیں، تم نے ذکر کیا ہے کہ تمہیں یہ بات ملی ہے کہ میں کہتا ہوں: بندے جو اعمال کرتے اور جہاں وہ پہنچتے ہیں اس کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے جس کا تم نے انکار کیا، تم نے کہا: کہ ایسی چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں آ سکتی یہاں تک کہ مخلوق سے وہ اعمال صادر ہوں، سو ایسا کیسے ہے جیسا کہ تم کہتے ہو؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”ہم تھوڑی دیر عذاب بٹائیں گے بے شک تم دوبارہ کرنے والے ہو“ اگر انہیں لوٹایا جائے تو ان چیزوں کی طرف دوبارہ لوٹ آئیں ان سے انہیں روکا گیا، بے شک وہ جھوٹے ہیں“ (الانعام ۲۸) اور تم نے اپنی جہالت سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے“ سمجھا کہ مشیت و پابست اسی میں ہے جو تم گمراہی یا ہدایت پسند کر لو اسے کر لو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تمہاری پابست کچھ نہیں ہاں جو اللہ رب العالمین چاہے“ (تکویر ۴۹) تو اللہ تعالیٰ کی ان کے لئے جو مشیت تھی اس سے انہوں نے چاہا، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو وہ اپنی مرضی سے نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے نہ کوئی بات اور عمل ہی کر پاتے، اس لئے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اسے بندوں کی ملکیت میں نہیں دیا اور نہ وہ چیزیں انہیں سوچنی ہیں جن سے اپنے رسولوں کو روکا ہے، جبکہ رسول تمام لوگوں کی ہدایت کے حریص تھے، سو ان میں سے بھی صرف انہوں نے ہدایت پائی جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، اور اطمینان تمام لوگوں کو گمراہ کرنے کا متمنی ہے مگر گمراہ وہی جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا اور تم نے اپنی جہالت سے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم نہیں کہ جو اعمال معصیت بندے کرتے ہیں ان پر جو چیز انہیں مجبور کرتی ہے اور نہ اس چیز کا علم ہے جو انہیں اس کی فرمانبرداری سے روکے، لیکن یہ تمہارے گمان میں ہے، اللہ تعالیٰ جیسے یہ جانتا ہے کہ وہ اس کا کیا فرمانی

کریں گے اسی طرح یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اس کی کوئی عبادت چھوڑیں گے، تم نے اللہ تعالیٰ کے علم کو لغو و فضول قرار دیا، تم کہتے ہو کہ اگر بندہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اگرچہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ ہو کہ وہ عمل نہیں کرے گا، اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی ترک کر دے، اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم اس معصیت کو چھوڑنے والا نہ ہو، سو تم جب چاہتے ہو تو اسے درست کہہ دیتے ہو تو وہ علم بن جاتا ہے اور اگر اس کی تردید کر دو تو وہ جہالت بن جاتی ہے، اور اگر چاہو تو اپنی جانب سے علم بنا لیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، تم نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا علم کاٹ دیا، اور دیکھو حضرت ابن عباس اس بات کو تو حید توڑنے والی شمار کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت کو بغیر تقسیم و اختیار کے فضول بنایا ہو اور نہ اپنے رسولوں کو اس چیز کے توڑنے کے لئے بھیجا جو پہلے سے اس کے علم میں تھی، سو تم علم میں ایک بات ثابت کرتے ہو اور دوسری بات توڑتے ہو، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اللہ تعالیٰ کو ان کی سابقہ اور آئندہ باتوں کا علم ہے وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ و گھیراؤ نہیں کر سکتے، ہاں جتنا وہ خود چاہے“ (البقرة ۲۵۵) ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم کی طرف جارہی ہے، اور اسی پر اترانے والی ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے درمیان پردہ اور حائل بن جائے، وہ علم و حکمت والا ہے۔ اور تم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عمل کے سوا جس کا اللہ نے اپنی کتاب میں کسی قوم کے بارے بتایا، کوئی عمل فرض نہ کرتا، جبکہ ان کے اس کے علاوہ کئی اعمال ہیں جن پر وہ عمل کرتے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”ہم عنقریب انہیں فائدہ اٹھاتے دیکھیں گے پھر ہماری طرف سے انہیں دردناک عذاب پہنچے گا“ (ہود ۴۸) تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ عمل کرنے والے ہیں اور بتایا کہ وہ انہیں پیدا ہونے سے پہلے عذاب دینے والا ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ: اگر وہ چاہتے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ عذاب ہے اس سے نکل کر اس رحمت میں چلے جاتے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں، سو جس نے ایسا گمان کیا تو اس نے تردید کے ذریعے کتاب اللہ پر زیادتی کی، تحقیق اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے بہت سے مردوں کا نام اور ان کے اعمال کا نام لیا جو اس کے علم میں پہلے سے تھا، تو ان کے آباء میں سے کوئی بھی ان ناموں کو تبدیل نہ کر سکا، اور نہ اس فضیلت کو تبدیل کر سکا جو اس کے علم میں ان کے لئے پہلے سے طے ہو چکا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور یاد کرو ہمارے بندوں کو، ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو جو طاقت اور بصیرت والے تھے، ہم نے انہیں خالص آخرت کے گھر کی یاد کے لئے خالص کر لیا“ (ص ۴۵، ۴۶) اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں غالب اور زیادہ روکنے والا ہے کہ وہ کسی کو اپنے علم میں کسی چیز کے باطل کرنے کا مالک بنائے، وہ ان کا نام اپنی اس وحی کے ذریعے لیتا ہے جس کے آگے اور پیچھے سے باطل نہیں آ سکتا، یا یہ کہ وہ اپنی مخلوق میں کسی کو شریک کرے یا جس کو وہ اپنی رحمت سے نکال چکا اسے داخل کرے، یا جسے داخل کر لے اسے نکال سکے۔

یقیناً اس نے بہت بڑی جہالت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کو جس کا یہ گمان ہے کہ پیدا کرنے کے بعد علم ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ہر چیز کا علم ہمیشہ سے رکھنے والا ہے اور ہر چیز پر اسے پیدا کرنے سے پہلے نگران ہے، ان کے ابتدا کرنے سے اس کے علم میں کوئی نقص نہیں آیا، اور نہ ان کے اعمال سے اس کے علم میں کوئی اضافہ ہوا، اور نہ ان ضرورتوں کی وجہ سے جن سے ان کے ظلم کی جزا کاٹی نہ ابلیس اپنے آپ کو ہدایت دے سکا، اور نہ دوسروں کو گمراہ کر سکا، اور تم نے اپنے مقابلے کے ذریعے اللہ کے اس علم کا ابطال دور کرنے کا ارادہ کیا جو اس کی مخلوق کے بارے

میں ہے، اور اس کی عبادت کو مہمل و بے کار بنانے کا قصد کیا، جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہاری ہدایت کے توڑنے اور تمہاری تہمت کو ہٹانے کے لئے قائم ہے۔ اور تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور لوگ اس وقت مشرک تھے، تو جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینا چاہی تو اس کی گمراہی اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر نہ اتر سکی، اور جسے ہدایت دینے کا ارادہ نہ کیا اسے کفر میں گمراہ چھوڑا، تو اس کی گمراہی اس کی ہدایت اور گمراہی کو ثابت رکھا، سو تم نے اپنی قدرت سے اس کی طاعت کو اختیار کر لیا اور اپنی قدرت سے اس کی معصیت کو چھوڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ اس بات سے خالی ہے کہ وہ کسی کو اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرے، یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔

اور تم نے یہ گمان کیا کہ جو چیز مقدر ہے وہ تمہارے نزدیک آسانی، نرمی اور نعمت ہے، اور تم نے نئے اعمال نکال لیے، اور اس بات کا

انکار کیا کہ پہلے سے کسی کے لئے اللہ تعالیٰ طرف سے ہدایت یا گمراہی ہو، اور تمہی ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے آپ کو ہدایت دی، اور تمہی ہو جنہوں نے اسے (ہدایت کو) اللہ تعالیٰ کی قوت اور اجازت کے بغیر معصیت سے روکا، سو جس نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی بات میں غلو و انتہا پسندی سے کام لیا، کیونکہ اگر کوئی چیز پہلے سے اللہ کے علم و تقدیر میں نہ ہو تو یوں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں ایک شریک ہو جائے گا جو اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سوا اپنی مشیت نافذ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کا ارشاد ہے ”تمہارے لئے ایمان کو محبوب و پسندیدہ بنایا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کیا“ (الحجرات ۷) جبکہ وہ اس سے پہلے اسے پسند کرتے تھے، ان میں سے کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے لئے جو درود و مغفرت پہلے سے تھی اس کی خیر دی، فرمایا: وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپ میں نرم گوشہ ہیں (الفتح ۲۹) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سابقہ اور بعد کی لغزشوں کو بخش دے“ (الفتح ۲) اگر اللہ تعالیٰ کا علم نہ ہوتا تو اس پر عمل کرنے سے پہلے نہ بخشنا، فضیلت ان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو اور ان سے رضا مندی ان کے ایمان لانے سے پہلے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے اور ایمان لانے کی خبر ان کے کامل کرنے سے پہلے دی، ارشاد ہے ”اے مخاطب! تو انہیں رکوع سجدہ کرتا دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں“ (الفتح ۲۹) اور تم کہتے ہو کہ انہیں اس بات کی قدرت مل چکی کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کرنے کی خبر سے ہٹائیں، اور انہیں یہ اختیار ہے کہ وہ کفر پر قائم رہیں، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے جس کفر کا ارادہ کیا وہ ہو چکا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی وحی میں جو اس نے اختیار کی کوئی تصدیق ہوگی، بلکہ مضبوط دلیل تو اللہ تعالیٰ کی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ کی نوشت نہ ہو چکی ہوتی تو جو تم نے لیا اس میں تمہیں دردناک عذاب پہنچتا، (الانفال ۶۸) تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی مل گئی بیشتر اس کے کہ انہیں اجازت دی جاتی۔

اور تم نے کہا: کہ اگر وہ چاہتے تو علم سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی اس مغفرت میں آ جاتے جو اس کے علم میں نہیں، یعنی جو انہوں نے لیا اس کا ترک کرنا جو جس کا یہ گمان ہے تو اس نے غلو کیا اور جھوٹ بولا، اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے مردوں کا ذکر کیا جو ابھی اپنے باپوں کی پیٹھوں اور ماؤں کے ارحام میں تھے، ”اور وہ دوسرے جو ابھی تک ان سے

ملے“ (الجمعة ۳) اور فرمایا جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش اور جو ہمارے بھائی ایمان کی حالت میں پہلے چلے گئے انہیں بخش“ (الحشر ۱۰) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت پہلے سے ثابت ہو گئی جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے، بنسبت ان لوگوں کے جو ان سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے، ان کے دعا کرنے سے پہلے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو چاہا تو کسی اور کی مشیت و ارادہ اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اس کے پہنچنے تک آڑے آجائے، سو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہدایت دینا چاہی تو انہیں کوئی گمراہ نہ کر سکا، اور ابلیس نے ایک قوم کو گمراہ کرنا چاہا وہ ہدایت پا گئے، اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے فرمایا: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی اختیار کی ہے اس سے نرم لہجہ میں بات کرنا شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے (طہ ۴۳، ۴۴) اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا کہ وہ فرعون کے دشمن اور اس کے غم کا ذریعہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ہم فرعون، ہابان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھا رہے تھے جس سے وہ ڈرتے تھے“ (القصص ۶) اور تم کہتے ہو: اگر فرعون چاہتا تو موسیٰ علیہ السلام کا دوست اور مددگار بن جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تا کہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے لئے دشمنی اور غم کا سبب بنے“ (القصص ۸)

اور تم نے کہا: اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے رک جاتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک وہ غرق ہونے والا لشکر ہے (الدخان ۲۴) یہ بات پہلے لوگوں کے ذکر میں اس کے پاس اپنی وحی میں ثابت شدہ ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم میں جو دربارہ آدم علیہ السلام تھا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں“ (البقرة ۳۰) تو وہ اس بات تک اس لغزش کے ذریعہ پہنچے جو ان سے سرزد ہوئی، جیسے ابلیس کا اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے مذموم اور راندہ درگاہ ہونا ثابت تھا جس تک وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں مبتلا ہو کر پہنچا، آدم علیہ السلام نے توبہ سیکھی تو ان پر رحم کیا گیا، ابلیس نے لعنت سیکھی تو وہ بہک گیا، پھر آدم علیہ السلام زمین کی طرف اتارے گئے جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے تھے، آپ پر رحم کیا گیا، آپ کی توبہ قبول کی گئی، اور ابلیس اپنے نظریے کے مطابق مذموم راندہ درگاہ اور مغضوب اتارا گیا۔

اور تم نے کہا: کہ ابلیس اور اس کے جن دوست یا اللہ تعالیٰ کے علم کو ٹال سکتے اور جو تقسیم اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کر رکھی اس سے نکل سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”حق بات یہ ہے اور میں حق بات ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گے سب سے بھر دوں گا“ (ص ۸۴، ۸۵) یہاں تک کہ اس کا علم ان کی مشیت کے بعد نافذ ہوا، سو تم اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کر کے اپنی ہلاکت کے طلب گار کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جب تمہیں پیدا کرنے پر گواہ نہیں بنایا تو تمہاری جہالت اس کے علم کا کیسے احاطہ کر سکتی ہے، جس چیز نے ہونا ہے اس سے اللہ کا علم روکا نہیں جاسکتا، اور نہ کوئی اس کے علم سے آگے بڑھ سکتا ہے کہ اس کی تردید کرے۔ اگر تم ہر گھڑی بندوں کی طرف سے جو فساد فی الارض اور خونریزی اس میں ہوتی ہے اس میں منتقل ہوتے رہو اور جو علم غیب میں ان کے لئے ہے اس میں تب بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں فساد اور خونریزی ہوگی، اور انہوں (فرشتوں) نے جو کہا تو وہ علم و حکمت والی ذات کی تعلیم سے کہا، یہ ان کی طرف سے سمجھا گیا، جس کے بولنے کی اس نے انہیں قدرت دی، اور تم نے یہ انکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے بلند ہونے سے پہلے اسے ہٹایا، اور ایک قوم کو گمراہ

ہونے سے پہلے گمراہ کیا، یہ ایسی بات ہے جس میں ایمان والے شک نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے پیدا کرنے سے پہلے ان کے کافر و مؤمن کا علم تھا، ان کے نیک و بد کا پتہ تھا، تو ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤمن ہے وہ کیسے کافر ہو سکتا ہے یا وہ عند اللہ کافر ہے تو وہ مؤمن کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، بھلا جو مردہ (دل) تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایسا نور بنادیا جو لوگوں میں لئے چلتا ہے، کیا یہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ان سے نہ نکل سکے والا ہے۔ (الانعام ۱۲۲) تو وہ ہمیشہ گمراہی میں رہے گا اس سے نکل نہ سکے گا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نکل سکتا ہے پھر اس ہدایت کے بعد لوگوں نے پچھڑے کے جسم کو معبود بنالیا اور اس کی وجہ سے گمراہ ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا تاکہ وہ شک کریں، تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی جماعت ہو گئے۔ وہ جماعت جو حق کے ذریعہ راہ پاتی اور اسی سے عدل کرتے ہیں، تو یہ لوگ اسی طرف پہنچے جو پہلے سے ان کیلئے طے ہو چکا۔

پھر اس ہدایت کے بعد قوم شہود گمراہ ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کیا اور نہ ان پر رحم کیا گیا، تو وہ علم الہی کے مطابق ایک چیخ تک جا پہنچے، تو وہ ہلاک ہو گئے، پہلے سے یہ طے ہو چکا کہ ان کا رسول صالح علیہ السلام ہوں گے اور اونٹنی ان کی آزمائش کا باعث ہوگی، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفر کی حالت میں موت دے گا، چنانچہ انہوں نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

اور ابلیس جو تسبیح و عبادت کرنے میں ملائکہ کا شریک کا رہتا تھا، اس کی آزمائش ہوئی، اس نے نافرمانی کی، تو اس پر رحم نہ ہوا، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو ان پر رحم کیا گیا، حضرت آدم علیہ السلام نے غلطی کا قصد کیا تو بھول گئے اور حضرت یوسف نے قصد کیا تو بچا لیے گئے، تو ایسے وقت میں استطاعت کہاں تھی؟ کیا وہ ان چیزوں میں سے کسی سے بچا سکتی تھی یہاں تک کہ جس نے ہونا تھا ان سے کچھ بھی نہ ہوتا؟ یا اس بات کا فائدہ پہنچا سکتی تھی کہ جو چیز نہ ہوئی وہ ہو جاتی؟ تو اس سے تمہارے لئے یہ دلیل سامنے آگئی کہ جو باتیں تم بیان کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ غالب اور قدرت والا ہے۔

اور تم نے اس بات کا انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس کے لئے پہلے ہدایت یا گمراہی مقدر ہو، اور تمہارے گمان کے مطابق اس کا علم حافظ اور مشیت اعمال میں تمہیں سوچی گئی ہے، اگر تم چاہو تو ایمان پسند کر کے جنتی بن جاؤ، پھر تم نے اپنی جہالت سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنالی جو اہل سنت لیکر آئے وہ کتاب منزل کی تصدیق کرنے والی ہے کہ وہ ایک گناہ جس نے ایک گناہ خبیث کو چلایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جب آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا جو عمل ہم کرے ہیں اس سے فراغت ہوگئی یا کوئی چیز ہے جسے ہم ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ ہر چیز سے فراغت ہوگئی، تو تم نے جھٹلانے سے اس پر طعن کیا، اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے جو اس کے علم کے بارے میں ہے جب تم نے کہا: ہم اس سے نہیں نکل سکتے، تو وہ جبر ہے اور جبر تمہارے نزدیک افسوس و حسرت ہے، سو تم نے اللہ تعالیٰ کا علم جو مخلوق میں نافذ ہوا حیف و افسوس بنالیا، جبکہ حدیث میں آیا ہے۔ ”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، ان کی اولاد کو ان کے ہاتھ بکھیر دیا، پھر اہل جنت کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے اہل جہنم کو لکھا اور جو وہ اعمال کریں گے“ حضرت سہل بن حنیف صفین کے دن فرماتے ہیں: لوگو! اپنی آراء کو اپنے دین کے بارے میں مہم سمجھو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

میں مری جان ہے میں نے ابو جندل کے دن اپنے آپ کو دیکھا، اگر ہم چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ٹھکرا دیں تو ٹھکرا سکتے تھے، اللہ کی قسم! ہم نے جس کام کے لئے اپنی تلواریں کندھوں سے اتار رکھی تھیں وہ کام ہمارے لئے جسے ہم پہلے جانتے تھے وہ تمہارے اس کام سے زیادہ آسان تھا۔

پھر تم اپنی جہالت سے حق کی دعوت کا اظہار کر کے غلط تاویل سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم کی تردید کی طرف بلاتے ہو، تم نے کہا: اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے اور تمہارے ائمہ نے کہا جو اہل سنت سے تھے اچھائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی ہماری طرف سے دونوں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں جو پہلے سے علم الہی میں ہے، تم نے کہا: یہ چیز اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اس کا آغاز ہماری طرف سے ہو جیسے برائیوں کا آغاز ہماری طرف سے ہوتا ہے تو یہ تمہاری طرف سے کتاب اللہ کی تردید ہے، دین میں نقص و توڑ ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تقدیر کے متعلق گفتگو ظاہر ہوگی، یہ اس امت کا پہلا شرک ہے، ان کی یہ بری رائے انہیں اس بات تک پہنچائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے خارج کر دیں کہ اس نے کوئی شرمندہ فرمائی ہے جیسا انہوں نے اسے اس بات سے خارج کر دیا کہ اس نے کوئی شرمندہ فرمایا، تم اپنی جہالت سے یہ سمجھتے ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کے علم میں گمراہ تھا پھر ہدایت یافتہ ہو گیا تو وہ اپنی قدرت سے ہوا یہاں تک کہ اس ہدایت میں پہنچ گیا جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھی، اور جس نے اپنا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اس قدرت کے سونے جانے کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اس سے سینہ کھولنے سے پہلے سوچنی تھی، وہ اگر مومن تھا پھر کافر ہو گیا تو اس کے اپنے نفس کی چاہت ہے تو اس کی مشیت اس کے کفر میں اللہ تعالیٰ کی مشیت جو اس کے ایمان کے بارے میں زیادہ نافذ ہونے والی ہے۔

بلکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس نے بغیر مدد کے کوئی نیکی کی، تو وہ اس کی طرف سے اس پر وبال ہوگی، اور جس نے بغیر دلیل کے کوئی برائی کی، تو اس میں اس کا حصہ ہوگا، اور فضیلت ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ہدایت دینے کا ارادہ کرے، تو اللہ تعالیٰ کا حکم ان لوگوں میں بھی نافذ ہوگا جو گمراہ ہیں یہاں تک کہ ہدایت یافتہ ہو جائیں، اور تم نے مشیت کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کا اختیار تمہیں دے رکھا ہے، تمہارے اعمال میں اپنے سابقہ علم کو تم سے ہٹالیا، اور اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع بنالیا۔ وہ فیصلہ کرتا ہے اللہ کی قسم! بنی اسرائیل کے لئے ان کی مشیت جاری نہیں کی، جب انہوں نے جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اسے مضبوط پکڑنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ پہاڑ ان پر اٹھایا گیا گویا کہ وہ ایک ساکبان ہے کہ تم نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنی مشیت اس شخص کے لئے جاری کی ہو جو اپنی گمراہی میں پڑا ہو اور اپنی ہدایت کا ارادہ کرے، بالآخر وہ اسے تلوار کے زور سے زبردستی اسلام کی ہدایت دے، اس علم کی وجہ سے جو اسے حاصل ہے یا اس نے قوم یونس کی مشیت کو جاری کیا، جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا، بالآخر عذاب نے انہیں ڈھانپ لیا، پھر وہ ایمان لے آئے تو ان کا ایمان قبول کیا، اور ان کے غیر پر ایمان کو رد کر دیا قبول نہ کیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور اس کے علاوہ جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے ان کا انکار کرتے ہیں، تو انہیں ان کے ایمان نے کچھ فائدہ نہ دیا، جب ہمارا عذاب دیکھ لیا، یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں چلا آ رہا

ہے“ (غافر ۸۴، ۸۵) یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم جو اس کی مخلوق میں جاری ہو چکا، ”وہاں کافروں نے نقصان اٹھایا“ (غافر ۸۵) یہ ان کے عذاب واقعہ ہونے کی جگہ تھی کہ وہ ان سے توبہ قبول کیے بغیر انہیں ہلاک کرنے۔

بلکہ ہدایت و گمراہی، کفر و ایمان، خیر و شر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے اسے اپنی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ دے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے کہا: مجھے اور مری اولاد کو بہت پوجنے سے بچا، (ابراہیم ۳۵) انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار امت بنا“ (البقرہ ۱۲۸) یعنی ایمان و اسلام آپ کے ہاتھ میں ہے، اور جو بتوں کی عبادت کرے اس کی عبادت بھی آپ کے ہاتھ میں ہے“ جبکہ تم نے اس کا انکار کیا اور اسے اپنا اختیار سمجھا کہ اللہ کی مشیت۔

اور قتل کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ بغیر موت کے ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام تمہاری کتاب میں لیا، یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا: اس پر سلام ہو جس دن وہ پیدا ہوا، اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جائے“ (مریم ۱۵) یحییٰ علیہ السلام کی وفات قتل سے ہوگی، اور یہی موت ہے جیسے وہ شخص مرتا ہے جو شہید قتل کیا جائے، یا قصداً یا خطا قتل ہو، جیسے کوئی بیماری سے یا اچانک مرنے سے مرتا ہے، یہ ساری کی ساری موتیں ہیں جو اپنے وقت پر ہیں جیسے اللہ تعالیٰ موت دے۔ اور جب مرنے والا اپنا رزق پورا کر لے، نشان کو پہنچ جائے، اس کا بستر ظاہر ہو جائے، کوئی تنفس و جاندار اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مر سکتا۔ یہ وقت مقررہ کی تحریر ہے“ (آل عمران ۱۴۵) کوئی نفس اس وقت تک نہیں مر سکتا یہاں تک کہ اگر دنیا میں اس کی ایک گھڑی کی عمر ہے تو اسے پہنچے گا، ایک قدم کی جگہ ہے تو وہ اس پر پاؤں مارے گا، رائی برابر کوئی رزق ہے تو اسے پورا کرے گا، اور کوئی لینے کی جگہ ہے، چاہے جہاں ہو اس کے سامنے آ جائے گی، اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے ”ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو گے اور جہنم کی طرف جمع کیے جاؤ گے“ (آل عمران ۱۲) تو اللہ تعالیٰ ان کے عذاب کی خبر دی کہ وہ دنیا میں قتل ہوں گے اور آخرت میں آگ کا عذاب ہوگا، جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ تھے اور تم کہتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس علم کو جو ان دونوں عذابوں کے متعلق تھا جس کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے خبر دی وہ انہیں ہو کر رہیں گے، رد کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اپنا پہلو پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے گمراہ کرے، اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے (الحج ۲۲) یعنی بدر کے دن قتل، اور ہم اسے قیامت کے دن آگ کا عذاب چکھائیں گے، (الحج ۲۲) دیکھو! تمہیں تمہاری رائے نے کیسے ہلاک کیا، اور اس کتاب کو دیکھو جو تمہاری بد بختی میں اس کے علم کے مطابق لکھی گئی کہ وہ تم پر رحم نہیں فرمائے گا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے، جہاد اس وقت سے لیکر جب سے اس نے اپنے رسول کو مبعوث کیا قیامت تک جاری رہے گا، اس میں ایک جماعت ایمانداروں کی ہوگی جو دجال کو قتل کرے گی، اسے کسی ظالم کا ظلم اور نہ کسی عادل کا عدل توڑ سکے گا۔ تو حید کے قاتل لوگ ان کی تکفیر کریں اور نہ ان کے خلاف شرک کی شہادت و گواہی دیں۔ اچھی اور بری تقدیریں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں“ تو تم نے اسلام سے جہاد (کاستون) توڑ ڈالا، تم ان سے اپنی بدعت کی وجہ سے بری ہو گئے، تقدیروں کا تم نے انکار کیا، اسی طرح موت سے مقرر وقت کی اعمال اور رزق کی نفی کی، تو اب تمہارے ہاتھ کوئی خصلت و صفت باقی نہ رہی جس پر اسلام کی بنیاد استوار ہے تم نے اسے توڑ دیا اور اس سے نکل گئے۔

۳۲۴۔ عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان لوگوں میں سے بہت ڈرنے والے، سبک و تیز خاطر عمر بن عبد العزیز کی اولاد ہے، وہ حق نایفہ کرنے والے اور باطل کو پچھاڑنے والے ہیں، کسی نے کہا: خطروں سے ڈرنا اور غلط چیزوں سے نفرت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۷۴۵۔ ابو حامد بن جبکہ، محمد بن اسحاق، الفضل بن سہل، یزید بن ہارون، عبد اللہ بن یونس الشافعی، سیار ابی الحکم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے ایک بیٹے جن کا نام عبد الملک تھا، وہ عمر پر فضیلت رکھتے تھے۔ کہنے لگے ابا جان! حق کو قائم رکھو اگر چہ دن کی ایک گھڑی میں ہو۔

۷۴۶۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد ابراہیم الدورقی، یحییٰ بن یعلیٰ محارب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ شام کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ عمر بن عبد العزیز کو عبادت میں ان کے بیٹے عبد الملک نے لگایا ہے۔

۷۴۷۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عیاس بن ولید بن زید، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ اوزاعی سے سلیمان بن محارب، عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں۔ انہیں طاعون کی بیماری اپنے والد کی خلافت میں لگی جس سے وہ فوت ہو گئے تھے۔ فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے عمر سے زیادہ کوئی شخص عزیز نہیں اور میں جس حالت میں انہیں دیکھ رہا ہوں اس سے زیادہ مجھے ان کی موت محبوب ہے۔

۷۴۸۔ ابو بکر بن ملاک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ہارون بن معروف، ضمہ، ابن شاذب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد الملک بن عمر کی بیوی ان کے پاس آئی، اس نے کنگھی کی ہوئی تھی، ازار اور قمیص اور جوتے پہن رکھے تھے، آپ نے جب دیکھا تو فرمایا: عدت گزار، عدت گزار۔

۷۴۹۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، فرات بن سلیمان، میتوان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے ان سے کہا: ابا جان! آپ کو عدل کے نافذ کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے جو آپ چاہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مری اور آپ کی گردن میں ہانڈیوں کے طوق پہنا دئے جائیں، آپ نے فرمایا: بیٹا میں لوگوں کو سختی کی مشق کر رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کروں، تو میں اسے مؤخر کرتا ہوں یہاں تک کہ اس کے ساتھ دنیا کا لالچ نمودار ہو جاتا ہے تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس کے لئے سکون اختیار کرنے لگیں گے۔

۷۵۰۔ حسن بن محمد بن کیسان، اسمعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن ابی بکر، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے غلام مزاحم سے کہا: تمہارے خیال میں مجھے مسلمانوں کا کتنا مال ملتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے عیال کتنے ہیں؟ فرمایا: ہاں اللہ ان کا وارث ہے، میں ان کے پاس سے اٹھ کر ان کے بیٹے عبد الملک سے ملا، میں نے انہیں کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے کیا کہا؟ فرمایا: کیا کہا؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں، تم جانتے ہو کہ ہمیں مسلمانوں سے کتنا مال ملتا ہے؟ فرمایا: تو تم نے کیا جواب دیا، میں نے کہا: کہ آپ اپنے اہل و عیال کو جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی نعمتیں ان کے لئے ہیں، عبد الملک نے کہا: مزاحم تم برے وزیر ہو، پھر اپنے والد کے پاس اجازت مانگنے آئے، آپ نے دربان سے کہا: انہیں اجازت دو، تو دربان نے کہا: آپ کے والد کے لئے دن رات میں یہی وقت ہے، تو انہوں نے فرمایا: ان سے ملنا ضروری ہے۔ حضرت عمر نے

ان کی بات سن لی، آپ نے فرمایا: کون ہے؟ تو دربان نے کہا: عبدالملک ہیں، آنے کی اجازت چاہتے ہیں، پھر وہ اندر آئے، آپ نے فرمایا، اس وقت کیسے آنا ہوا؟ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے جاری کریں، آپ نے فرمایا: آپ کو کیا علم کہ میں نماز تک زندہ رہوں گا؟ آپ نے فرمایا: اسی گھڑی پھر وہ نکلے اور لوگوں میں نماز کا اعلان کیا گیا، اس کے بعد منبر پر چڑھے اور اس بات کو لوگوں کے سامنے دہرایا۔

۷۲۸۱۔ حسین، اسمعیل، محمد بن ابی بکر، ابو محمد بن حیان احمد بن حسین الحذاء، احمد الدورقی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہم عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے۔ جب ہم منتشر ہوئے تو ان کے منادی نے نداء کی کہ نماز کی جماعت تیار ہے، میں مسجد میں آیا، تو حضرت عمر منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی فرمایا: اما بعد! ان لوگوں نے ہمیں ایسے عطیات دیے جو ہمارے لئے لینا مناسب اور ان کے لئے دینا مناسب تھے، میں نے دیکھا کہ اس بارے میں سوائے اللہ تعالیٰ کے محاسب نہیں، میں نے اور میرے اہل بیت نے اس کی ابتدا کی ہے، مزاحم یہ تحریر پڑھو! وہ ایک ایک تحریر پڑھنے لگے، پھر عمر اسے لے لیتے آپ کے ہاتھ میں اون کترنے کی قینچی تھی، آپ اسے کاٹتے جاتے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہو گئی۔

۷۲۸۲۔ محمد بن ابراہیم، ابو عمرو بہ الحمرانی، عمرو بن عثمان، خالد بن یزید، جعوفہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے، کہا: امیر المومنین! آپ اپنے رب کے پاس جب جائیں گے تو کیا جواب دیں گے؟ آپ نے حق کو ابھی تک زندہ نہیں کیا اور باطل کو مٹایا نہیں؟ آپ نے فرمایا: بیٹا بیٹھو! تمہارے آباؤ اجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا، بالآخر یہ معاملات مجھ تک پہنچے، تو اس کی برائیاں متوجہ تھیں اور اس کی بھلائیاں منہ پھیرے ہوئے تھیں، لیکن کیا میرا حسب اچھا نہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے میں اس میں ایک حق زندہ کرتا ہوں، اور ایک باطل مٹاتا ہوں، یہاں تک کہ مجھے اسی حالت پر موت آ جائے۔

۷۲۸۳۔ محمد ابو عمرو بہ، محمد بن یحییٰ بن کثیر، سعید بن حفص، ابوالخلیج، میمون یعنی ابن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے میری طرف، مکحول اور ابو قلابہ کی طرف پیام بھیجا، ہم آگئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں کا ان اموال کے بارے میں کیا خیال ہے جو میں نے لوگوں سے ظلمنا لیے ہیں، تو مکحول نے اس دن کمزوری بات کی جسے آپ نے ناپسند کیا وہ کہنے لگے: میری رائے یہ ہے کہ آپ از سر نو شروع کریں۔

عمر نے مری طرف ایسے دیکھا جیسے وہ مجھ سے مدد مانگ رہے ہیں، میں نے کہا: امیر المومنین! عبدالملک کو بلا بھیجیں، انہیں حاضر کریں کیونکہ وہ مری رائے میں کم نہیں، آپ نے فرمایا: حارث! میرے لئے عبدالملک کو بلا لاؤ، جب آپ کے پاس عبدالملک آئے تو فرمایا: عبدالملک تمہاری ان اموال کے بارے میں کیا رائے ہے جنہیں لوگوں سے میں نے ظلمنا لیا ہے۔ وہ لوگ حاضر ہو چکے اور ان کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ہمیں ان اموال کی جگہیں بھی معلوم ہیں؟ انہوں نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ انہیں واپس کریں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو لینے والے کے ساتھ آپ بھی شریک ہونگے۔

۷۲۸۴۔ عبد اللہ بن محمد احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں عمر بن عبد العزیز کے میرٹھی تھے اور شام میں بھی برابر ان کے ساتھ رہتے، فرماتے ہیں کہ عبدالملک اپنے والد عمر کے پاس آئے کہا: مزاحم نے تم سے جو مظالم کے ہٹانے کا ذکر کیا تھا اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے، مجھے تو انھیں نافذ کرنا ضرور ہے۔

حضرت عمر نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: الحمد للہ اس ذات نے میری اولاد میں ایسا شخص پیدا فرما دیا جو دینی معاملات میں میری اعانت کرتا ہے۔ بہتر ہے میرے بیٹے! ابھی میں ظہر کی نماز پڑھ کر منبر پر اعلان کر کے لوگوں کے سامنے کہہ دوں گا، عبدالملک کہنے لگے:

امیر المؤمنین! ظہر تک کی ذمہ داری کون لیتا ہے اور اس کا کون ذمہ دار ہوگا کہ ظہر تک آپ زندہ بھی رہے تو آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ تو عمر نے کہا: لوگ قیلولہ (دوپہر کے آرام) کے لئے چلے گئے ہیں، تو عبد الملک نے کہا: آپ اپنے منادی کو حکم دیں وہ لوگوں کی جماعت کا اعلان کرے، تاکہ لوگ جمع ہو جائیں، آپ نے ایسے ہی کیا، لوگ جمع ہو گئے، ایک جامہ دان یا چمڑے کی ٹوکری لائی گئی جس میں یہ کاغذات تھے، عمر کے ہاتھ میں اون کترنے کی پینچی تھی جن سے وہ خط تراشتے رہے یہاں تک کہ ظہر کی اذان ہو گئی۔

۷۲۸۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، معمر بن سلیمان الرقی، میمون بن مہران، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی گھر میں تین شخصوں سے زیادہ شخص نہیں دیکھے، عمر بن عبد العزیز، ان کے بیٹے عبد الملک اور ان کے خادم مزاحم۔

۷۲۸۶۔ احمد، عبد اللہ، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، زیاد بن ابی حسان ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہ عمر بن عبد العزیز کے پاس تھے جہاں ان کے بیٹے عبد الملک دفن ہوئے، جب انہیں فن کر چکے، قبر زمین کے ساتھ برابر کر دی گئی، لوگوں نے زیتون کی دو لکڑیاں ان کے پاس رکھیں، ایک سر ہانے اور ایک پاؤں کی طرف، پھر آپ نے ان کی قبر کو قبلہ اور اپنے درمیان رکھ لیا، اور آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، لوگوں نے آپ کے گرد حلقہ بنا لیا پھر فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بے شک تو اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا، اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے، تم عطا کئے میں تم سے خوش رہا اور اس سے زیادہ خوش اور اللہ تعالیٰ سے اپنا حصہ پانے کا امیدوار اس وقت سے ہوں جب سے میں نے تمہیں اس منزل و گھر میں رکھا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بنایا ہے، سو اللہ تجھ پر رحم کرے، تمہیں بخشے اور تمہیں تمہارے عمل سے اچھا بدلہ عنایت کرے اور جو حاضر اور غائب تمہارے لئے شفاعت خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے، ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور اس کے حکم کو تسلیم کرتے ہیں، الحمد للہ رب العالمین، پھر آپ لوٹ گئے۔

۷۲۸۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عفان، یسر بن مفضل، ابی، علی بن حصین، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر کو دیکھا ان پر پے در پے مصائب آئے، ان کے بھائی فوت ہوئے، پھر ان کے غلام مزاحم، پھر عبد الملک فوت ہوئے، جب عبد الملک فوت ہوئے تو انہوں نے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی، فرمایا: میں نے اسے کپڑے میں عورتوں کے حوالے کیا تو میں ہمیشہ اس میں خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک آج تک محسوس کرتا رہا اور جتنی میری اس سے آج آنکھ ٹھنڈی ہوئی اتنی کسی کام میں نہیں ہوئی۔

۷۲۸۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، علاء بن عبد الجبار، العطار، حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عمر نے عبد الحمید بن عبد الرحمن کو اپنے بیٹے عبد الملک کے متعلق لکھا جب ان کی وفات ہوئی، اما بعد! اللہ جس کا نام بابرکت اور جس کا ذکر بلند ہے اس نے جب سے مخلوق پیدا کی تو موت ان کے لئے مقدر فرمادی اور موت تک انہیں پہنچنا مقرر کر دیا، اس نے اپنی سچی کتاب میں جو باتیں نازل فرمائیں، جس کی حفاظت اس کے علم سے ہے اس کی صداقت و حقانیت پر اپنے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ وہی زمین و اہل زمین کا وارث ہوگا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹ آئیں گے۔

پھر اپنے نبی سے فرمایا: ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی، تو کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو یہ ہمیشہ رہیں گے؟ (الانبیاء ۳۴) پھر فرمایا: ہم نے تمہیں اسی زمین سے پیدا کیا اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ نکال باہر کریں گے (طہ ۵۵) تو دنیا میں موت لوگوں کے لئے راستہ ہے، اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کسی نیک اور بدکار کے لئے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھ رکھی، وہ اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے اس ثواب سے راضی نہیں جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو پسند ہو اور نہ اپنی نافرمانی کرنے والوں کو ایسی مصیبت میں آزماتا ہے جو ان کی رسوائی کا سبب ہو، ہر چیز جسے لوگ پسند کریں یا اسے ناپسند کریں، تو ایسی چیز چھوڑ دی گئی، اسی وجہ سے وہ چیز پیدا کیے جانے کے وقت پیدا کی گئی اور جب سے ٹھہری تو ٹھہری ہوئی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے کہ کون اچھے عمل کرتا ہے۔

تو جو دنیا سے نکلتے ہی اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں اور اس کے پسندیدہ لوگوں یعنی انبیاء اور ائمہ ہدایت کی طرف آیا، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کے گھر میں رہے گا، جہاں نہ اسے تھکاوٹ ہوگی نہ تکان اور جس کی دنیا سے جدائی کسی اور کی طرف ہوگی اور کسی اور کے منازل و مقامات کی جانب ہوگی تو اس نے بڑے لمبے شرکاء سامنا کیا اور ایسے کام میں جا پڑا جس کا اس میں بس نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں جب تک ہمیں باقی رکھے تو اپنا فرمانبردار بنا کر رکھے، اپنی کتاب کا تابع بنا کر رکھے اور جب ہم دنیا سے نکلیں تو ہمارے نبی کی طرف اور ان برگزیدہ اور نیک لوگوں کی طرف پہنچائے جن کی ہدایت کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا ہے۔

اور میں اس کی رحمت سے اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں ہمیں برے اعمال اور آخرت میں برائیوں سے بچائے، پھر عبدالملک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا احسان کیا، اور اس کے باپ پر بھی احسان کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ رکھنا چاہا زندہ رکھا۔ اور پھر جب اسے فوت کرنا چاہا اس کی روح کی قبض کر لی، جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ موت کا آرزو مند تھا جس میں اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے کسی کام سے ایسی محبت ہو جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کی مخالفت کرے، اس واسطے کہ اس کے خلاف اس کی آزمائش میں مرے پاس صلاحیت نہیں، جو اس کا احسان اور جو اس کی نعمت مجھ پر اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

میں نے وہی کہا جو اس کا راستہ تھا، الحمد للہ میں ثواب اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سچے وعدہ کی امید رکھتا ہوں، انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر میں نے کوئی مصیبت نہیں پائی سب پر چاہے وہ گزر گئی یا وہ باقی ہے، سب پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و حمد ہے، دنیا اور آخرت کے ہر کام میں، میں نے چاہا کہ میں تمہیں اس کے متعلق لکھوں اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے خبردار کروں مجھے معلوم نہیں کہ تمہاری طرف سے اس کے متعلق کوئی نوحدہ نہیں ہوا ہوگا اور نہ لوگ اس بات کے لئے جمع ہوئے ہوں گے، اور نہ تم نے کسی قریبی اور دور کے شخص کو اس کی اجازت دی، مجھے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی کفایت سے کافی ہے، اور نہ میں تجھے کسی معاملہ میں ملامت کروں گا، ان شاء اللہ۔ والسلام

۷۴۸۹۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عفان بن مسلم، جویریہ بن اسماء، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز غصہ ہوئے اور ان کا غضب بڑھ گیا، جس میں تیزی تھی، عبد الملک بن عمر بن عبد العزیز موجود تھے، جب ان کا غضب فرو ہوا، تو کہا: امیر المومنین! آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتیں ہیں، آپ کو جو مقام عطا کیا اور آپ کو جو اپنے بندوں کے کام کی ذمہ داری عطا کی ان سب باتوں نے آپ کے غصہ کو یہاں تک پہنچا دیا جو میں دیکھ رہا ہوں۔

انہوں نے فرمایا: تم نے کیسے کہا؟ تو انہوں نے اپنی بات دہرائی، پھر وہ فرمانے لگے، عبد الملک تم غصہ نہیں ہوتے؟ تو وہ کہتے لگے: میرے پیٹ کی وسعت اس کی مشقت نہیں اٹھا سکتی اگر میں اس میں غصہ کو نہ لوٹاؤں یہاں تک کہ اس سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوتی جسے میں ناپسند کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ بڑے پیٹ والے تھے۔

۷۴۹۰۔ عبد اللہ، احمد، احمد بن ابراہیم، منصور بن ابی مزاحم، مروان ابو عمر الجزری، ابن ابی عبلہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ عمر بن عبد العزیز ایک دن لوگوں کے لئے تشریف فرما ہوئے، جب دو پہر ہوئی تنگ دل، کمزور اور اکتا سے گئے، آپ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرے رہو میں تمہارے پاس آتا ہوں، گھر میں تھوڑی دیر سنانے کے لئے داخل ہی ہوئے تھے کہ ان کے بیٹے عبد الملک آ گئے، لوگوں سے پوچھا، لوگوں نے کہا: گھر چلے گئے ہیں، یہ گھر پہنچے اجازت چاہی، اجازت مل گئی، اندر آئے، کہا امیر المومنین! آپ

کس وجہ سے اندر آ گئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر ستانے کے لئے آیا ہوں، تو انہوں نے کہا: آپ موت کے آنے سے محفوظ ہیں جبکہ آپ کی رعیت آپ کے دروازے پر آپ کی منتظر ہے اور آپ ان سے چھپے ہوئے ہیں؟ حضرت عمر اسی وقت اٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

۷۳۹۱۔ ابو حامد بن حیلہ، محمد بن اسحاق الثقفی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن فراس ابو ہریرہ، محمد بن مالک العبیدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب عبد الملک بن عمر کا انتقال ہوا، تو لوگوں نے آپ سے تعزیت کی، ایک اعرابی جو بنی کلاب سے تھا اس نے تعزیت میں کہا: تو امیر المؤمنین سے تعزیت کرتا ہے اس لئے کہ تو کبھی کبھی دیکھتا ہے کہ وہ چھوٹے بچے کو غزا دیتا اور اس کی ولادت کرتا ہے، آپ کا بیٹا حضرت آدم کی اولاد ہے جن میں سے ہر ایک کے لئے موت کے حوض پر گھاٹ بنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی وقعت سے اعرابی کی تعزیت کو دیکھا گیا اتنا کسی کی تعزیت کو نہیں دیکھا گیا۔

عمر بن عبد العزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس متعدد صحابہ اور کبار تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے سنداً روایت کرتے ہیں جن میں حضرت انس بن مالک ہیں جن سے آپ نے سنا، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، عمر بن ابی سلمہ الحزومی، سائب بن یزید، یوسف بن عبد اللہ بن سلام خولہ بن حکیم انصاریہ شامل ہیں۔

اسی طرح آپ ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، سالم بن عبد اللہ بن عمر، عروہ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، غامر بن سعد بن ابی وقاص، خارجہ بن زید بن ثابت، عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ، ابو بردہ بن ابو موسیٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ، ربیع بن سبرہ الجبلی، محمد بن مسلم بن شہاب زہری، اور ان کے علاوہ صحابہ اور تابعین کے بیٹوں سے بھی روایت کرتے ہیں، اس کتاب کے علاوہ آپ کی مسند روایات جہاں تک ہمیں ملی ہیں ہم نے انہیں جمع کیا ہے جن میں چند یہ ہیں۔

۷۳۹۲۔ سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد العمری، زبیر بن بکار، یحییٰ بن ابی فقیلہ عبد الخالق بن ابی حازم، ربیعہ بن عثمان تمیمی، عبد الوہاب بن بخت، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے بتایا کہ انہوں نے عبد الملک بن مروان کو لکھا: ابا بعد! بے شک آپ نگہبان ہیں اور آپ سے رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۷۳۹۳۔ محمد بن عمر بن سلام، احمد بن الجعد، محمد بن بکار، محمد بن فضل بن عطیہ، سالم افطس، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند کرتے ہیں جو اپنی جوانی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں فنا کرے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن فضل سالم سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۳۹۴۔ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن یثیم الوزان، ابو نعیم، عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز، ہلال مولیٰ عمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز سے وہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مری والدہ اسماء بنت عمیس نے کوئی چیز سکھائی، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ مصیبت کے وقت کہیں: اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئا، اللہ میرا رب ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتی، عمر کی غریب حدیث ہے، جسے ان کے بیٹے ہلال آپ سے نقل کرنے میں منفرد ہیں، اسی روایت کو وسیع، محمد بن بشر اور مروان فزاری نے دوسرے لوگوں کے ساتھ عبد العزیز سے نقل لیا ہے۔

۷۳۹۵۔ محمد بن مظفر، ابراہیم بن جعفر بن احمد بن ابی غیاث، حسن بن علی بن عمرو، عبد الکریم بن ابی ہمام، ابراہیم بن ابی یحییٰ، اسمعیل بن ابی حکیم، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک

کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے آپ نے دونوں کندھوں کے درمیان اوڑھا ہوا تھا۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف عبدالکریم کی حدیث سے لکھا، جس میں حسن منفرد ہیں۔

۷۴۹۶۔ حسن بن علی بن خطاب، محمد بن سلیمان، ابوشعثا علی بن حسن، قاسم بن مالک الحمزنی، جعیدی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید سے کہتے سنا: حضرت سائب! کیا آپ نے اصحاب رسول میں سے کسی کو چادر کی تہبند یا چادر اوڑھے دیکھا کہ پھر وہ باہر نکلے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر آج کوئی ایسا کرے تو لوگ اسے مجنون کہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف قاسم کی حدیث سے لکھا ہے، سائب بن یزید صحابی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے آپ نمر کے بھانجے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور برکت کی دعا کی تھی۔

۷۴۹۷۔ ابراہیم بن ابی حصین، جدی ابو حصین، عبید اللہ بن یعیش، یونس بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے آپ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن اسحاق، یعقوب بن عتبہ سے وہ عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۴۹۸۔ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید انصاری، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن کو حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کے مال سے مال بنایا تو کسی شخص نے اپنا بھینہ سامان پایا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

صحیح ثابت متفق علیہ حدیث ہے جسے ثوری، شعبہ، مالک اور عمرو بن حارث نے دوسرے لوگوں کے ساتھ یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے اور یزید بن الہاد اور ابی حصین نے ابوبکر بن محمد بن عمرو سے، انہوں نے عمرو سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۷۴۹۹۔ محمد بن عمر بن سالم، محمد بن سہل ابو عبداللہ، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمعیل، نقل بن ابی الفرات احمسی، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ سالم وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ان دو مردوں عمر اور ابو جہل میں سے جو آپ کو زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخشے۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۷۵۰۰۔ حبیب بن حسن، محمد بن حیان البصری، عمرو بن حبیب، ابن علامہ، ابراہیم بن ابی علیہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے سنا کہ عروۃ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: انسان دنیا میں جس گھڑی اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر نہیں کرتا قیامت کے روز اس پر افسوس کرے گا۔

عمر اور ابراہیم کی غریب حدیث ہے جس میں ابن علاقہ منفرد ہیں۔

۷۵۰۱۔ محمد بن عمر بن سلمہ، محمد بن سہل، مضارب بن بدیل، ابی بشر بن اسمعیل، نقل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبدالعزیز سے وہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تند ہوا سے بھی زیادہ پر مسرت ہوتے جب آپ کے پاس جبرائیل امین علیہ السلام قرآن مجید دہرانے کے لئے نازل ہوتے۔

عمر کی غریب حدیث ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۹۵، ودلائل النبوة للبيهقي ۲/۳۱۶، والدر المنتشرة ۱۸/۱ وفتح الباری ۷/۳۸۷۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۸، والترغيب والترهيب ۲/۴۰۱، والدر المنتشر ۱/۱۵۰۔

۵۰۲۔ ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، ابو عولہ یعقوب بن اسحاق اسفراکینی، محمد بن داؤد درمی، ابراہیم بن عمر بن بکر سلکی، ابی شان شیبانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے آپ ابو سلمہ سے وہ عبد الرحمن بن عوف سے وہ ربیعہ بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت کا افضل کھانا گوشت ہے۔

ربیعہ اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں محمد بن داؤد درمی منفرد ہیں۔

۵۰۳۔ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم نے بول کر لکھوائی علی بن سعید، طاہر بن خالد بن نزار، ابی، محمد بن ابی یحییٰ، عبید اللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کی سات بجوہ کھجوریں صبح کے وقت کھائے گا شام تک اسے کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔

ابوطوالہ عبد اللہ بن عبد الرحمن اور عمر کی غریب حدیث ہے جس میں طاہر بن خالد بن نزار اپنے والد سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۵۰۴۔ محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن بہل، مضارب بن بدیل، ابی، مبشر بن اسمعیل، نوفل بن ابی الفرات، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: پس اس دن اس جیسا کوئی عذاب دے گا اور نہ اس جیسا کوئی باندھے گا۔ (الفجر ۳۵، ۳۶)

عمر کی غریب حدیث ہے ہم نے صرف اسی طریق سے لکھی ہے۔

۵۰۵۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر بن عبد العزیز سے وہ ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے آپ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

صحیح ثابت حدیث ہے جسے ابن عیاض، یزید بن ربیع اور عبد الواحد بن زیاد نے معمر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زہری سے صالح کیسان، ابن جریج، ابن مسافر، یونس، شعیب، محمد بن خلید اور محمد بن اسحاق نے دوسرے لوگوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۵۰۶۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن اسمعیل بن عبد اللہ بن زرارۃ رقی، ابو جعفر نفیلی، ابودہاء، ثابت بنانی، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ایک کھلی وادی میں جمع کرے گا، پھر ہر قوم کو ان کا وہ معبود دیا جائے گا جس کی وہ اللہ کے علاوہ پرستش و عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ انہیں آگ میں داخل کر دیں گے صرف توحید والے باقی رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: تمہیں کس چیز کا انتظار ہے؟ وہ کہیں گے: ہمیں اس رب کا انتظار ہے جس کی ہم بن دیکھے عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر وہ چاہے تو ہمیں اپنی ذات کی پہچان کرا دے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی فرمائیں گے، تو وہ سجدہ ریز ہو پڑیں گے، پھر ان سے کہا جائے گا: اے اہل توحید! اپنے سراٹھاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی اور تمہاری جگہ ہر شخص کے بدلے ایک یہودی اور ایک نصرانی کو جہنم میں بھیج دیا ہے۔

عمر اور ثابت کی غریب حدیث ہے جس میں ابودہاء منفرد ہیں نفیلی ابوحاتم البوزرعہ اور سلمہ بن حبیب سے ائمہ نے نقل کیا۔

۱۔ اللآلی المصنوعة ۱۲۱/۲، وکشف الخفا ۱۷۴/۱، والضعفاء للعقيلي ۲۵۸/۳.

۲۔ مسند الامام احمد ۱۶۸/۱، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴

۷۵۰۔ ابو بکرؓ، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبد اللہ قطان، عبد الرحمن بن معزی، محمد بن اسحاق، زہری، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ ربیع بن سبرہ چینی سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال عورتوں سے منع کرنے سے منع فرمایا۔

اسے ابراہیم بن ابی عبیدہ نے عمر سے اسی طرح نقل کیا ہے، یہ عمر کی ربیع سے روایت کردہ عزیز روایت ہے۔ ربیع سے ایک جم غفیر نے اسے نقل کیا ہے۔

۷۵۰۸۔ حسن بن غیلان، محمد بن خلف قاضی وکیع، علی بن ابی دلامہ، علی بن عیاش ابو مطیع طرابلسی، عباد بن کثیر، ان کے سلسلہ سند میں عمر سے وہ زہری سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں دین اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں علی بن عیاش ابو مطیع سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۷۵۰۹۔ ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم بن خثویہ، تستری، یعقوب بن ابراہیم نیز، عمر بن محمد بن اسری، عبد اللہ بن ابی داؤد، عمر بن شبہ، عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب یزید بن عمر بن مروق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں شام میں تھا، عمر بن عبد العزیز لوگوں میں عطیات تقسیم کر رہے تھے، میں ان کی طرف بڑھا، تو مجھے کہنے لگے: کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا: قریشی ہوں، کہا: قریش کی کونسی شاخ؟ میں نے کہا: بنی ہاشم، کہا: کون سے بنی ہاشم؟ تو میں خاموش ہو گیا، پھر کہا: کون سے بنی ہاشم؟ میں نے کہا: علی کا دوست ہوں، فرمایا: کون سا علی؟ تو میں خاموش رہا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھ کر کہا: اللہ کی قسم میں بھی علی کا دوست ہوں، مجھ سے ان متعدد حضرات نے بیان کیا، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ جس کا میں دوست اس کا علی دوست ہے، پھر فرمایا: مزاحم! اس جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ انہوں نے کہا سو یا دو سو درہم، فرمایا: اسے پچا کینا دو، ابن ابی داؤد فرماتے ہیں: پچاس دینار اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوستی کی وجہ سے ملے، پھر فرمایا: حق تیری بستی میں ہے غریب تیرے پاس اسی طرح آئے گا۔ جیسے تیرے پاس تیرے دوست آتے ہیں۔

عمر کی غریب حدیث ہے جس میں عمر بن شبہ، عیسیٰ سے روایت کرنے والے منفرد ہیں۔

۳۲۵۔ کعب الاحبارؒ

شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان بزرگوں میں سے ماہر عالم، کتب و اسناد والے پوشیدہ اور خفیہ باتوں کو پھیلانے والے، مشاہد اور آثار کی طرف اشارہ کرنے والے، ابو اسحاق کعب بن مائع الاحبار ہیں۔ کسی نے کہا: تصوف، نیک لوگوں سے دوستی اور برے لوگوں سے دوری کا نام ہے۔

۷۵۱۰۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: نیک، مؤمن اور نیک غلام دونوں عذاب سے مأمون ہیں، انہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی ان کے گھروں میں کیسے حفاظت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے سے محبت کرتے ہیں تو دنیا کو اس سے دور کر دیتے ہیں تاکہ جنت میں اس کے

۱۔ سنن ابن ماجہ ۴/۱۸۱، ۴/۱۸۲، والمعجم الصغير للطبرانی ۱۲/۱، ومسند الشہاب ۱۰/۱۸، ۱۰/۱۹، وأمالی الشجرى ۱۹۶/۲، والترغیب والترہیب ۳/۳۳۹، ومشكاة المصابیح ۵۰۹۰، ۵۰۹۱، ۵۰۹۲، والعلل المتناہیة ۲/۲۲۴، طبقات ابن سعد ۷/۴۵۵، والتاریخ الكبير ۷/۹۶۲، والجرح ۷/۹۰۶، والکاشف ۳/۴۷۹، وتهذیب الکمال ۴/۹۸۰، (۱۸۹/۲۳)

درجات بلند کریں اور جب کسی کافر سے بغض کرتے ہیں تو اس کے لئے دنیا وسیع کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ اسے جہنم کی منزلوں میں سے درجہ لے جاتے ہیں۔

کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے فرماتے ہیں کہ جو صبر کرتے اور فقر پر راضی رہتے ہیں، تم غم نہ کرو، اس لئے کہ اگر دنیا کا وزن تمہارے اس مقام سے جو میرے پاس چھڑ کے پر کے برابر بھی ہوتا تو میں انہیں کچھ بھی نہ دیتا، کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فقراء بندے جب اللہ تعالیٰ کے حضور ضرورت و حاجت کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: تمہیں خوشخبری ہو غم نہ کرو کیونکہ تم مالداروں کے سردار ہو، قیامت کے دن جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو، کعب نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام فقر اور مصیبت پر جتنے خوش ہوتے اتنے نرمی اور آسائش پر خوش نہ ہوتے تھے۔ مصیبت ان کے لئے بڑی ہلکی ہوتی تھی، یہاں تک کہ ان میں سے کسی کو جوں بھی قتل کر دیتی، اور آسائش کو جب دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ کہیں گناہ میں مبتلا تو نہیں ہو گیا۔

کعب فرماتے ہیں: جس نے دنیا دار اور مال کے لئے عاجزی کی تو اس کا دین بھی کمزور ہو جائے گا، وہ اس شخص کے پاس فضیلت کا متلاشی ہے جس کے پاس فضل کا اختیار نہیں اور دنیا سے اسے اتنا حصہ ہی ملے گا جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، اللہ تعالیٰ ہر اس سے بغض کرتے ہیں جو مال جمع کرتا ہے خیر سے روکتا اور تکبر کرتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر مومن عالم مغضوب ہے۔ کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کپڑے تو راہوں جیسے پہنتے ہو مگر تمہارے دل متکبروں اور نقصان پہنچانے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں، اگر تم آسمانی بادشاہت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اپنے دلوں کو مار دو۔

۵۱۱۔ ابو بکر بن خالد، حارث ابن ابی اسحاق، عید بن ہادون، ابو ہلال، عبد اللہ بن بریدہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس شخص کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر و منزلت ہوتی ہے تو اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے، جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو زکوٰۃ روک دیتا ہے اس کے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے جو شخص چوری کرتا ہے تو اس کے رزق کا حساب اس میں کر لیا جاتا ہے۔

۵۱۲۔ حبیب بن حسن ابو القاسم، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن علی، ابو ہلال، حفص بن دینار، عبد اللہ بن ابی ملیکہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: کعب! ہم سے کچھ موت کے متعلق بیان کرو! انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! یوں سمجھیں! جیسے کوئی کانٹے دار ٹہنی انسان کے پیٹ میں داخل کر دی جائے، اور ہر کانٹا ہر رگ کو چمٹ جائے پھر سختی سے کھینچنے والا شخص اسے کھینچے تو دیکھ لیں، کیا اس ٹہنی کے ساتھ لگتا ہے اور کیا باقی بچتا ہے۔

۵۱۳۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابان بن مخلد، محمد بن عمرو بن حجاج، حکم بن بشیر، عمر بن قیس، حکم، ابو خالد، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جس نے اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، جو ذات اس کے دل میں ہے وہ فنا نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ اس میں مزید نازل فرمائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بدل خیر پہنچانے والے اور فضیلت والے ہیں۔

۵۱۴۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزازی، عبد الوارث، الجری، عمر، اسمعیل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اس کے آنسو بہہ کر زمین پر گر پڑیں تو اسے کبھی بھی جہنم کا عذاب نہیں ہوگا یہاں تک کہ بارش کے قطرے جب زمین پر گریں تو پھر آسمان کی طرف واپس ہو جائیں۔

۵۱۵۔ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ القزازی، عبد الوارث، الجری، عباد، اسمعیل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں یہ مجھے اپنے ہموزن سونا صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔



۵۱۶۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن عون، عقیلی، ان کے سلسلہ سند میں ان کے کسی ساتھی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آبدیدہ ہو جاؤں اور آنسو میرے رخساروں پر بہہ پڑیں تو یہ بات مجھے پہاڑ برابر سونا صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۵۱۷۔ ابوالاحمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، جاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد الالبانی ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: وہ ان کے پاس گئے، آپ بیمار تھے کسی نے کہا: ابواسحاق! آپ اپنے آپ کو کیسے پارہے ہیں؟ کہنے لگے: ایک جسم جو اپنے گناہوں میں گرفتار ہے، اگر اسی حالت میں اس کی روح قبض ہوگئی تو ایسی ذات کی طرف جانا ہوگا جو جہنم ہے، اور اگر معاف کر دے تو اسے ایسی مخلوق بنائے جس کا کوئی گناہ نہیں۔

۵۱۸۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر بن عون، عبد اللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: زمین میں کسی آدمی کے لئے اس وقت تک تعریف برقرار نہیں رہ سکتی جب تک آسمان میں برقرار نہ ہو۔

۵۱۹۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، جریری، ابوالورد، ابو محمد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے روشن کرو، وہاں نماز کا کچھ حصہ مقرر کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی جان ہے کہ ان لوگوں کا نام لیا جاتا ہے، وہ آسمان والوں میں مشہور ہیں، فلاں جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے اپنا گھر اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کر رکھا ہے۔

۵۲۰۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، اسمعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کم گوئی حکمت ہے، خاموشی کی عادت بنالویہ ایک اچھی کھیتی ہے، بوجھ کی کمی ہے، گناہوں کے لئے خفت ہے، بردباری کا دروازہ اچھا بناؤ کیونکہ اس کا دروازہ خاموشی اور صبر ہے۔ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بغیر تعجب کے ہنسنے والے کو ناپسند کرتے ہیں، اسی طرح وہ شخص بھی مبغوض ہے جو بے مقصد کام کے لئے جاتے ہیں۔

اور اس والی اور حکمران کو پسند فرماتے ہیں جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت سے غافل نہ ہو، خوب جان لو کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے، علم اٹھ جانے سے پہلے اسے حاصل کرو، علم کا خاتمہ اس کے بیان کرنے والوں کے ختم ہونے سے ہوتا ہے۔

۵۲۱۔ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، حسین، ابوعیاش، سلیمان بن ابی سلمہ صنعانی، وہ کعب سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ محمد بن معمر، ابوشعیب حراتی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، ولید بن ہشام، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: رعیت والی و حکمران کی درستی سے درست اور اس کی خرابی سے خراب ہوتی ہے۔

۵۲۳۔ محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمر، عبد اللہ بن ویلیس، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جس میں امانت ختم ہو جائے گی، رحمت اٹھائی جائے گی، سوال (بھیک) کی کثرت ہوگی، جس نے اس وقت سوال کیا تو اس کے لئے برکت نہ ہوگی۔

۵۲۴۔ عبد اللہ بن احمد بن محمد، جعفر بن محمد فریابی، عبد الاعلیٰ بن حماد، وہیب، ابوسعود جریری، ابوسلیل، غنیم بن قیس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی، تم میں کا ہر شخص ان جہنم پر سے گزرے گا، اس بات کا فیصلہ تیرے رب کے ہاں حتمی طور پر ہو چکا (مریم ۷) پھر فرمایا: جانتے ہو اس پر سے کیسا گزرنا ہوگا؟ جہنم لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی، گویا کہ وہ کسی گول دائرے کی پیٹھ ہے یہاں تک کہ اس پر نیک و بد ہر قسم کے لوگوں کے پاؤں ٹک جائیں گے، اتنے میں ایک منادی ندا کرے گا۔ اپنے دوست لے لے اور میرے دوست چھوڑ دے، تو وہ اپنے ہر دوست کو دھنسا دے گی، وہ ان کو آدمی کے اپنے بیٹے سے زیادہ جاننے والی ہوگی،

مومن اس طرح نکلیں گے کہ ان کے کپڑے تر ہونگے۔

ابو محمد بن حیان، ابورستہ، عباس نرسی نیز، عبد اللہ بن محمد بن سلام، داؤد بن ابراہیم، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ وہیب نے ہم سے اسی طرح بیان کیا۔

۷۵۲۵۔ عبد اللہ بن محمد، جعفر بن محمد، محمد بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید الحضری، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب سے حضرت عمر نے کہا: اے کعب ہم کو ذرا ڈراؤ، وہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے کھڑے ہیں، ان کی کمریں دہری نہ ہوں، کچھ اور ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اپنی پیٹھوں کو اٹھایا نہیں، اور بعض دوسرے سجده ریز ہیں، انہوں نے اپنے سر نہیں اٹھائے، یہاں تک کہ جب نرسنگے میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ سب مل کر کہیں گے: تیری ذات پاک اور تمام تعریفیں تیرے لئے، جیسی تیری عبادت کرنا مناسب تھی ہم نے نہ کی پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس دن کی شدت سختی اتنی ہوگی کہ ایک شخص جس کا عمل ستر انبیاء کے برابر ہوگا وہ بھی اس دن اپنے عمل کو کم سمجھے گا، اللہ کی قسم! جہنمیوں کے دھون کا ایک ڈول سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ڈال دیا جائے تو ان کے مغرب میں کھوپڑیاں جوش مارنے لگیں، اللہ کی قسم! جہنم ضرور ایک بجڑک مارے گی، اس وقت مقرب فرشتہ کیا ہر ایک گھٹنے ٹیک کر گر پڑے گا اور کہے گا: اے رب! مری جان بچا مری جان بچا، یہاں تک کہ ہمارے نبی اور حضرت ابراہیم اور اسحاق علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قوم کو رلا دیا، یہاں تک کہ وہ چیخنے لگے، حضرت عمر نے جب یہ حالت دیکھی تو کعب سے کہا: ہاں! ہمیں بشارت سناؤ، تو انہوں نے کہا: خوشخبری ہو، اسکے لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ۳۱ شریعتیں ہیں، ان شریعتوں میں سے جو شخص بھی ایک شریعت کو اخلاص کے کلمہ کے ساتھ لایا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت کا علم ہو جائے تو تم جگ عمل میں سستی کرنے لگو۔

اللہ کی قسم! اگر ایک جنتی عورت اندھیری رات میں آسمان سے جھانکے تو زمین روشن ہو جائے اللہ کی قسم! اگر آج جنت کا کوئی کپڑا دنیا میں پھیلا دیا جائے تو جو اس کو دیکھ لے بے ہوش ہو جائے لوگوں کی آنکھیں اس کا تحمل نہ کر سکیں گی۔

۷۵۲۶۔ عبد اللہ بن محمد بن احمد بن جعفر، جعفر بن محمد بن مستفاض، حسن بن عمر بن شقیق، بلخ میں سن ۲۶ میں بیان کیا، نیز، یوسف بن یعقوب، حسن بن ثنی، عفان، جعفر بن سلیمان، علی بن زید، مطرف بن عبد اللہ بن مشیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں حضرت عمر کے پاس تھا، آپ نے مجھے فرمایا: کعب! ہمیں ڈراؤ، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہمیں ڈراؤ! فرماتے ہیں: میں نے کہا: امیر المومنین اس شخص کے عمل کی طرح عمل کریں، اگر آپ اس عمل کا ستر نبیوں کے عمل سے موافق پائیں تو پھر آپ اسے کم سمجھیں، فرماتے ہیں: حضرت عمر نے اپنا سر جھکا لیا، پھر افاقہ ہوا تو کہا: کعب! ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: امیر المومنین! اگر مشرق میں بیل کے نتھنے کے بقدر جہنم کو کھول دیا جائے اور ایک شخص مغرب میں ہو تو بھی اس کا دماغ کھول کر اسکی گرمی سے بہنے لگے گا، حضرت عمر نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: کعب! ہمیں مزید ڈراؤ! میں نے کہا: قیامت کے دن جہنم دھاڑے گی جس کی وجہ سے مقرب فرشتہ اور بھیجے ہوئے رسول بھی انکھنوں کے بل گر پڑیں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں وہ گھٹنے ٹیک کر کہیں گے: اے میرے رب آج میں صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں، آپ نے کافی دیر سر جھکائے رکھا، میں نے کہا: امیر المومنین! کیا آپ یہ بات کتاب اللہ میں نہیں پاتے؟ حضرت عمر نے کہا: کیسے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جس دن ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑے گی، ہر جان کو اس کے کیسے کا پورا بدلہ دیا جائے گا ان پر ظلم نہ ہوگا، تو حضرت عمر خاموش ہو گئے۔

۵۳۱۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، اللیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت عمر نے کعب سے فرمایا: ہمیں ڈراؤ پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۵۳۲۔ عبد اللہ بن محمد جعفر بن محمد فریابی، عبد اللہ بن عبد الرحمن سمرقندی، یزید بن ہارون، جریری، ابو سلیل، غنیم بن قیس، ابوالعوام، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: جہنم کے ایک داروغہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ایک گرز ہے جس کے دو حصے ہیں جس سے وہ ایک دفعہ مارتا ہے تو آدمی سات لاکھ میل کی مسافت جہنم میں اوندھے منہ چلا جاتا ہے۔

۵۳۸۔ عبد اللہ بن محمد، ابو بکر فریابی، یحییٰ بن خلف، منجاب، علی بن مسہر، ابو مصعب، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے وہ کعب سے نقل کرتے ہیں: فرمایا: قیامت کے روز متکبرین کی چیونٹی کی طرح آدمی کی صورت میں اٹھائے جائیں گے، ان پر ذلت و رسوائی چھائی ہوگی، یا یہ فرمایا: ان کے پاس ذلت و رسوائی آئے گی، ہر طرف سے آگ کے راستوں میں چلیں گے، طینۃ الخبال جو اہل جہنم کا لہو اور پیپ ہوگی، پلائی جائے گی۔

۵۳۹۔ عبد اللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء، بن ابی مروان، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: اس بات کی قسم کھا کر کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کے دریا کو پھاڑا، تو رات میں یہ لکھا ہے، متکبر لوگ کے قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے پھر اسی طرح ذکر کیا۔

ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ موسیٰ عقبہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۴۰۔ عبد اللہ بن جعفر، سوید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نیز، احمد بن یحییٰ ابو حامد فریابی، علی بن محمد المنجو رانی بلخی، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی جو اس زمین اور آسمان کے علاوہ ہوگی۔ (ابراہیم ۴۸) فرمایا: آسمان تبدیل ہو کر باغات بن جائیں گے اور زمین تبدیل ہوگی تو سمندروں کی جگہ آگ ہوگی۔

۵۴۱۔ ابی، محمد بن احمد بن حسن بغدادی، عیسیٰ بن سلیمان فہری، اسمعیل بن عیاش، عبد اللہ بن دینار، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: میں نے توریت میں لکھا پایا، جس شخص کی آنکھ سے مکھی کے سر برابر بھی، اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے۔

۵۴۲۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن معمر، روح، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعب نے کہا: جہنم میں جو ٹھنڈک ہے وہ زمہریر ہے اس کی وجہ سے ہڈیوں سے گوشت گر جائے گا، یہاں تک کہ وہ لوگ جہنم کے سمندر سے مدد مانگیں گے۔

۵۴۳۔ ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل ح، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان نیز، ابی، عبد اللہ بن محمد بن عمران، عمر بن علی، ابو داؤد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز سردار و رئیس کو اچھی حالت میں لایا جائے گا، اس سے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور پیش ہو، چنانچہ اسے دربار الہی میں لایا جائے گا، جہاں کوئی پردہ نہ ہوگا، اس کے بعد اسے جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو وہاں وہ اپنی فرودگاہ اور اپنے ان دوستوں کی جگہوں کو دیکھے گا جو بھلائی کے کاموں میں اس کے پاس جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، اسے کہا جائے گا یہ فلاں کی جگہ ہے یہ فلاں کا مکان ہے، تو وہ اس عزت و شرافت کو دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی تھی، وہ اپنے مکان کو ان کے مقامات سے افضل دیکھے گا، اسے جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے سر پر تاج سجایا جائے گا جس کے گرد جنت کی خوشبو ہوگی، اس کا چہرہ ایسے چمکے گا جیسے چاند ہوتا ہے۔

ہمام کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے چودہویں کا چاند کہا تھا، فرماتے ہیں، جب اسے باہر نکالا جائے گا تو جس مجلس کے پاس سے بھی وہ گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے: اے اللہ! اسے ان کے ساتھ شامل کر دے، یہاں تک کہ وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو بھلائی اور خیر کی باتوں پر اس کے ساتھ جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، وہ ان سے کہے گا: اے فلاں اے فلاں تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ یہ نعمت تیار کر رکھی ہے، وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ عزت و کرامت کے بارے میں خبردار کرتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کے چہرے اس کے چہرے کی طرح سفیدی سے کھل اٹھیں گے، تو لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچان لیں گے وہ کہیں گے یہ ہیں اہل جنت“

اسی طرح ایک برائی میں مبتلا رئیس و سردار کو لایا جائے گا، اسے کہا جائے گا اپنے رب کے حضور حاضری دے، وہ وہاں پہنچایا جائے گا۔ وہاں کوئی پردہ حائل ہوگا، پھر اسے جہنم جانے کا حکم ہوگا، وہاں وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کی جگہوں کو دیکھے گا، اور جو جو ذلت و رسوائی اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھی ہے وہ بھی دیکھے گا، وہ اپنی جگہ کو ان کی جگہوں سے خوفناک پائے گا، فرماتے ہیں اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی، اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی، پھر اسے باہر لایا جائے گا تو وہ جس گروہ کے پاس سے بھی گزرے گا وہ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے، پھر وہ اپنے ان دوستوں کے پاس آئے گا جو اسکے ساتھ برائی کے کاموں میں جمع ہوتے اور اس کی مدد کرتے تھے، تو وہ مسلسل انہیں جہنم کے ان کے مقامات سے آگاہ کرتا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تیار کیے، یہاں تک کہ ان کے چہروں پر سیاہی چڑھ جائے گی، جیسی سیاہی اس کے چہرے پر ہوگی، لوگ انہیں ان کے چہروں سے پہچان کر کہیں گے: یہ جہنمی لوگ ہیں۔

۵۳۲۔ ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے کعب کے حوالہ سے بتایا گیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جہنم میں ایسے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزے کے پھل کی طرح ہوگی جو ہر قوم کے اعمال پر منطبق آجائیں گے۔

۵۳۵۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے، فرمایا کہ ہم مسجد میں کعب احبار کے پاس بیٹھے تھے، وہ بیان کر رہے تھے، اتنے میں حضرت عمر آ گئے، مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے، وہاں سے بیٹھے بیٹھے آپ نے انہیں پکار کر کہا: ارے کعب! ہمیں ڈراؤ!

فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بے شک روز قیامت جہنم ضرور قریب ہوگی۔ اس کی آواز گونجنے لگی آواز جیسی ہوگی، وہ دھاڑ رہی ہوگی، یہاں تک کہ جب وہ انتہائی قریب ہو جائے گی تو زور سے دھاڑے گی تو اللہ تعالیٰ نے جو نبی، جو صدیق اور شہید پیدا کیا وہ گھٹنوں کے بل گر کر کہے گا: اے اللہ! آج میں صرف آپ کو اپنی جان بچانے کا کہوں گا۔ اے ابن خطاب! اگر آپ کے پاس ستر انبیاء جتنا عمل بھی ہو تو آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پاسکتے، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم! معاملہ بڑا سخت ہے۔

۵۳۶۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن یزید المقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک قوم کعب کے پاس گئی، وہ شام سے لے کر رات بھر چلتے رہے، اسی میں آئندہ دن بھی گزر گیا یہاں تک کہ انہوں نے کعب سے اپنی سیر و سفر کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: تم نے کسی جہنمی آدمی کی جگہ کو نہیں دیکھا۔

۵۳۷۔ عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ابی، ان کے سلسلہ سند میں ایک آدمی سے روایت ہے کہ کعب ایک ریت کے ٹیلے کے پاس سے گزرے، وہاں ٹھہر کر آپ نے کہا: جتنا یہ ٹیلہ گیلا ہو لوگ اس سے زیادہ روئیں گے، پھر وہ اتنا روئیں گے کہ پیستہ ناک تک پہنچ جائے گا۔

۵۳۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ہارون، ابو غسان، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی جان ہے۔ اگر تو مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں ہو پھر اس کے دروازے کھول دیئے جائیں، تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا دماغ اونٹنوں سے باہر نکل آئے گا، اسے قوم! کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟ یا تم اس پر صبر کر سکتے ہو؟ لوگو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت آسان ہے سو اس کی اطاعت کرو۔

۵۳۹۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمارہ بن غزیہ، عبد اللہ بن دینار، عطاء بن یسار، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جہنم میں چار پل ہیں، پہلے پل پر ہر وہ شخص ہوگا جو رشتہ داری ختم کرنے والا ہوگا، دوسرے پل پر ہر وہ شخص ہوگا جو قرض کے بوجھ تلے ہوگا یہاں تک کہ اسے ادا کر دے، تیسرے پل پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پل پر متکبر ہوں گے اور رحمت کہے گی، اے پروردگار! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

۵۴۰۔ عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ الموصلی، محمد بن صباح، اسمعیل بن زکریا، عاصم الاحول، عبد اللہ بن شقیق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: اس جہنم پر انیس فرشتے ہوں گے، ہر فرشتے کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوگا جس کے دو حصے ہوں گے، ایک دفعہ مارے گا تو آدی ستر ہزار ہاتھ آگ میں دھنس جائے گا۔

۵۴۱۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین الحذاء، علی بن المدینی، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن ایوب، یزید بن ابی حبیب، شعیب بن زرعہ، حنشل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے ”پس وہ گھائی میں نہ گھسا“ (البلد ۱۱) فرمایا: اس کے جہنم میں ستر درجے ہیں۔

۵۴۲۔ ابی، احمد بن محمد بن حسن البغدادی، ابراہیم بن عبد اللہ بن جنید، عبید اللہ بن عائشہ، سلام الخواص، فرات بن سائب، زاذان، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنالیں گے، جبرائیل سے فرمائیں گے جہنم کو لے آؤ، جبرائیل علیہ السلام اسے ایک ہزار لگاموں سے ہنکا کر لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ لوگوں سے ایک سال کے فاصلے پر ہوگی تو زور سے دھاڑے گی، جس کی وجہ سے مخلوق کے دل ہو اس باختہ ہو جائیں گے، پھر دوسری دفعہ زور سے دھاڑے گی جس میں ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا۔

پھر وہ تیسری دفعہ دھاڑے گی تو دل سینوں تک پہنچ جائیں گے، عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی، ہر آدمی کو اپنے عمل کی گھبراہٹ ہوگی، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرمائیں گے: اے پروردگار میں اپنی دوستی کی وجہ سے صرف اپنی جان بخشی چاہتا ہوں، اور موسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار میں اپنی مناجات و سرگوشی سے صرف اپنی خلاصی چاہتا ہوں، اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار جو عزت مجھے آپ نے بخشی اس سے صرف اپنی گلو خلاصی چاہتا ہوں، (اپنی ماں) جس مریم نے مجھے جناح کے بارے سوال نہیں کرتا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے: اے پروردگار مری امت، مری امت بچا دے، میں اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو آپ سے صرف اپنی امت کا سوال کرتا ہوں۔

اللہ جل جلالہ آپ کو جواب دیں گے، آپ کی امت کے جو مرے اولیاء ہیں ان کو نہ کوئی خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں آپ کی امت کے بارے میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دوں گا، اس کے بعد فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس انتظار میں کھڑے رہیں گے کہ انہیں کیا حکم ملتا ہے، تو رحمن تعالیٰ فرمائیں گے، زبانہ کی جماعت! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کے ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے چلو جو کبیرہ گناہوں پر جبرے رہتے تھے، کیونکہ دنیا میں ان کی مرے حکم سے سستی و کاہلی کی وجہ سے مرا غضب بڑھ گیا۔ انہوں نے مرے حق کو کم سمجھا، انہوں نے مرے حرام کردہ احکام میں دست اندازی کی، لوگوں سے چھپتے پھرتے اور مرے سامنے آتے باوجود یکہ میں نے انہیں عزت بخشی، انہیں تمام امتوں پر فضیلت عطا کی، وہ مرا فضل اور مری بڑی نعمت کو نہ پہنچاتے تھے تو اس

وقت زبانیہ فرشتے، مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو مینڈھیوں سے پکڑیں گے اور جہنم میں لے جائیں گے، ان کے بعد اس امت کا کوئی شخص جہنم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا ماسوائے اس شخص کے جس کا چہرہ سیاہ ہوگا، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ہوں گی، گردن میں طوق ہوگا، مگر جو اس امت کے ہوں گے وہ اپنے رنگوں کے ساتھ لے جائے جائیں گے، جب یہ مالک فرشتہ جہنم کے پاس پہنچیں گے، تو وہ ان سے کہے گا: اے بد بختوں کی جماعت! تم کس امت کے لوگ ہو؟ ان سے زیادہ خوبصورت رنگ والا کوئی جہنمی بھی نہ ہوگا، وہ کہیں گے، مالک! ہم قرآن والی امت ہیں، مالک کہے گا: کیا بد بختوں کی جماعت! قرآن (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ نازل نہیں ہوا؟ تو وہ چیخ و پکار سے رو کر اپنی آوازیں بلند کریں گے، اور کہیں گے: ہاے محمد! اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے ان لوگوں کے لئے شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم مل چکا، فرماتے ہیں: کہ مالک کو انتہائی سختی اور غصہ سے پکارا جائے گا، اے مالک! تمہیں کس نے حکم دیا کہ انہیں بد بخت کر کے عتاب کرو اور ان سے یوں بات کرو اور عذاب میں داخل کرنے سے روکنے کا کس نے کہا ہے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں مجھے سجدے کیا کرتے تھے، اے مالک! انہیں طوق نہ ڈالنا کیونکہ یہ غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں بیڑیاں نہ پہنانا کیونکہ یہ مرے بیت الحرام کے ارد گرد طواف کرتے تھے، انہیں کوتار کے کپڑے نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے کپڑے اتار دیے، اے مالک! آگ سے کہہ دو ان کی زبانیں نہ جلائے کیونکہ یہ قرآن پڑھا کرتے تھے، مالک! آگ سے کہہ دو انہیں ان کے اعمال بقدر پکڑے۔

جہنم ان سے اور ان کے استحقاق کی مقدار سے، جتنی ماں اپنے بچہ سے واقف ہوتی ہے اس سے زیادہ واقف ہوگی، کسی کو ٹخنوں تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو سینہ تک عذاب میں گرفتار کرے گی، جب اللہ تعالیٰ ان سے کبیرہ گناہوں، ان کی سرکشی اور ان کے اصرار کا انتقام لے لیں گے، تو مشرکین اور ان کے درمیان ایک دروازہ کھولا جائے گا، تو وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں دیکھیں گے جس میں کوئی ٹھنڈی چیز چکھ سکیں گے اور نہ پینے کی کوئی شے، رو رو کر کہیں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے بد بختوں پر رحم کیجئے! ان کے لئے شفاعت کریں، آگ نے ان کا گوشت کھالیا، ان کا خون چوس لیا، ان کی ہڈیاں توڑ دیں۔

پھر وہ پکاریں گے ہائے ہمارے رب! ہائے مالک! اس پر تو رحم فرمائیے جو دنیا میں آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا، اگرچہ اس نے برائی اور غلطی کر کے حد سے تجاوز کیا ہو، اس وقت مشرکین مانہیں کہیں گے: تمہیں تمہارے اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے نے کیا فائدہ دیا، تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہو کر فرمائیں گے: جبرائیل جاؤ! اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو شخص بھی جہنم میں ہے اسے باہر نکال لاؤ، جبرائیل علیہ السلام انہیں جوق در جوق نکالیں گے وہ جل کر خاکستر ہو چکے ہوں گے، جبرائیل علیہ السلام انہیں جنت کے دروازے پر بہتی ایک نہر میں جسے نہر حیات کہتے ہیں ڈالیں گے، وہ اس میں اتنی دیر ٹھہریں گے کہ پہلے سے زیادہ سندر ہو جائیں گے، پھر انہیں جنت میں داخل کرنے کا حکم ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا: یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رحم تعالیٰ نے آزاد کیا ہے، وہ جنتیوں میں اسی سے پہچانے جائیں گے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی کریں گے کہ اس نشان کو مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو مٹا دیں گے اس کے بعد وہ جنتیوں میں اس علامت سے نہ پہنچانے جائیں گے۔

۵۴۳۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران الجونی، عبد اللہ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”ہے شک ابراہیم نرم دل تھے“ (التوبہ ۱۱۳) کے متعلق منقول ہے، فرمایا کہ حضرت ابراہیم کو جب جہنم یاد آتی تو فرماتے اوہ جہنم اوہ جہنم۔

۵۴۴۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، سفیان بن فروخ، نافع ابو ہریرہ، نافع، ابو عمر، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کسی

تخص نے حضرت عمر کے پاس یہ آیت پڑھی، جب ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی تو ہم ان کھالوں کے علاوہ اور کھالیں تبدیل کر دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں (النساء ۵۶) تو حضرت عمر نے فرمایا: دوبارہ پڑھو، وہاں کعب بھی موجود تھے، وہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! اس کی ایک تفسیر مجھے بھی یاد ہے جو میں نے اسلام سے پہلے پڑھی تھی، حضرت عمر نے فرمایا: سناؤ! اگر تم نے ایسے بیان کی جیسی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے، ورنہ اس میں غور کریں، وہ کہنے لگے: میں نے اسے اسلام سے پہلے پڑھا ہے، ”جب ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ان کھالوں کو دوسری کھالوں میں بدل کر دیں گے، یہ سب کچھ ایک گھڑی میں ۱۲۰ بار ہوگا، حضرت عمر فرمانے لگے: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۵۴۵۔ عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابن عساکر، عبد الرزاق، یحییٰ بن عبد اللہ، ابن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن حنظلہ، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”ایک زنجیر جس کی لمبائی اور پچائش ستر ہاتھ ہے اسے اس میں جکڑو (الحاقہ ۳۲) کے متعلق روایت ہے، فرمایا کہ اگر دنیا کا تمام لوہا اس کی ایک کڑی سے تولا جائے تب بھی اس کے وزن کے برابر نہ ہو سکے گا۔

۵۴۶۔ ابو محمد بن حیان، ابوتکلی رازی، ہناد بن السری، قیسہ، سفیان، یزید بن ابی زیاد، عبد اللہ بن الحارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی کو جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی طرف ایک ہزار یا اس سے زیادہ فرشتے لپکیں گے۔

۵۴۷۔ عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابوبکر بن ابی شیبہ، غندر، عثمان بن غیاث، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: وہ سمندر ہوگا جسے بڑھکایا جائے گا تو وہ جہنم بن جائے گی۔

۵۴۸۔ محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، نوح بن حبیب، مؤمل بن اسمعیل، حماد بن سلمہ، ثابت، عبد اللہ بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ملک الموت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو انہیں گھرنہ پایا، اتنے میں حضرت ابراہیم آگئے، آپ نے اسے گھر میں دیکھا تو فرمایا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں ملک الموت ہوں، آپ نے فرمایا: جھوٹ ہے ملک الموت کی ایک غلامت ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے، تو ملک الموت نے اپنا چہرہ گدی کی طرف پلٹا، جسے ابراہیم علیہ السلام دیکھ کر بے ہوش ہو گئے، جب اتفاق ہوا تو وہ رونے لگے، حضرت ابراہیم، حضرت سارہ اور حضرت اسحاق علیہم السلام بھی رونے لگے، وہ فرشتہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو کر کہنے لگا، اے پروردگار! آپ نے مجھے ایسی روح کے قبض کے لئے روانہ کیا کہ اس کے بعد اہل زمین کے لئے کوئی خیر و بھلائی باقی نہ رہے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کی حالت سے تجھ سے زیادہ واقف ہوں، جاؤ! ان کی روح قبض کر لو، وہ آپ کے پاس بیمار بن کر ایک طرف جھکتے ہوئے آیا، آپ اسے باغ میں لے گئے، وہ انگور کھانے لگا، انگور کا پانی اس کے دونوں ہونٹوں سے بہنے لگا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا: تمہاری کتنی عمر ہے؟ وہ کہنے لگا ابراہیم علیہ السلام کی عمر کے بقدر، حضرت ابراہیم فوت ہونا چاہتے تھے اس نے ایک پھول انہیں سٹگھایا اور ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کر لی۔

۵۴۹۔ ابی، عبد اللہ بن محمد بن عمران، ابوسعود، ابو داؤد، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مغیث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: تم لوگ قرآن مجید کو اپنے لیے لازم کر لو، کیونکہ اس میں عقل کی سمجھ، حکمت کا نور اور علم کے چشمے ہیں۔ رحمن کی کتب میں سے سب سے نیا عہد ہے۔

۵۵۰۔ ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش قتبان، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبکہ ان کے پاس ایک شخص آیا جو عامل بالحدیث تھا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور اونچی جگہ بیٹھنے کے بغیر راضی رہ، کسی کو اذیت مت پہنچاؤ، اس واسطے کہ اگر تیرا علم آسمان و زمین کے خلا کو بھر دے اور تم میں عجب و خود پسندی ہوگی تو ایسے علم سے اللہ تعالیٰ تمہاری کمی اور نیچائی میں ہی اضافہ فرمائیں گے۔

تو وہ شخص کہنے لگا! ابوالحق! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! وہ مجھے جھٹلاتے اور اذیت پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: انبیاء کی تکذیب کی گئی انہیں تکلیفیں پہنچائی گئیں وہ صبر کرتے، سو تم بھی صبر سے کام لو ورنہ پھر تمہاری ہلاکت ہے۔

۵۵۱۔ محمد بن احمد، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابن عبد الحکم، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں اس شخص کو انبیاء اور ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں میں سے بنانے والا ہوں جو اچھی بات کرے، اس پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام سکھائے“ آپ نے فرمایا: لوگ جمع ہوئے، جماعت سے علیحدہ ہوئے، اعراس اور ان پر طعن کرنے کے لئے، پھر وہ کہنے لگے، یہ کام کرو، یہاں تک کہ ان میں عجب داخل ہو گیا، سو تم عجب سے بچو کیونکہ وہ ذبح اور ہلاکت ہے۔

کعب نے فرمایا: جو شخص آخرت کے شرف تک پہنچنا چاہے تو وہ غور و فکر خوب کرے، عالم ہو جائے گا، آج کے روزینے پر راضی ہو جائے مالدار بن جائے گا، اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے، اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کے بھڑکنے والے سمندر بھجوادے گا، کعب فرماتے ہیں: اچھی روش اور عمل صالح کے ساتھ علم کی طلب نبوت کا جزء ہے، کعب کا ارشاد ہے، عالم مؤمن، ابلیس اور اس کے لشکر کے لئے ایک لاکھ عابد مؤمن سے زیادہ سخت ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حرام سے محفوظ رکھتا ہے، کعب کا ارشاد ہے، عنقریب تم جاہل لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ علم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے اور اس کے بارے میں ایسے غیرت کریں گے جیسے عورتیں، مردوں کے بارے میں غیرت کرتی ہیں، بس اتنا ہی ان کے علم کا حصہ ہوگا، کعب نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! آپ کے بندوں میں سے کون زیادہ عالم ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علم کا بھوکا شخص، کعب نے فرمایا: علم کا طالب اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانے اور آنے والا ہو، فرمایا: علم طلب کرو، اس میں تواضع کرو، اس واسطے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی الابار، منصور بن ابی مزاحم، اسمعیل بن عیاش، عقیل بن بدرک، ولید بن عامر یزنی، یزید بن حمیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ ایسے قرآن مجید پڑھیں گے، جن کی آوازیں گانے والی عورتوں اور حدی خوانوں سے زیادہ اچھی ہوں گی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نہ دیکھے گا اور لامحالہ کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہیں دیکھے گا۔

۵۵۳۔ ابی، ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے کتاب اللہ کو اپنی آواز سے آراستہ کیا۔

۵۵۴۔ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن عبد الملک، عبد اللہ بن عبد الوہاب، محمد بن جعفر ورکانی، ابو الصباح، ابو علی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں قرآن مجید کے پڑھنے میں اپنی آواز کو اچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں موتیوں کا بنا گنبد عطا کریں گے یا یہ فرمایا: کہ وہ گنبد زبرجد کا ہوگا جو اللہ تعالیٰ اسے دے گا جو جنت میں اپنی آواز اچھی کرے گا جب تک اہل جنت اس کی زیارت کرتے رہیں گے وہ اس کی آواز سنیں گے۔“ یہ ابو الصباح کے الفاظ ہیں۔

۵۵۵۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن سلیمان بن ایوب، سعید بن یحییٰ، عبید بن سعید، ان کے سلسلہ سند میں اہل واسطہ کے کسی شخص سے روایت ہے جسے ابن صباح کہا جاتا تھا۔ وہ ابو علی سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں، سبقت کرنے والے، (کیا ہی اچھے ہیں) سبقت کرنے والے (الواقعہ ۱) وہ قرآن والے ہیں۔

۵۵۶۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، رشد بن سعد، صخر بن عبد اللہ، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو آسمان وزمین کا خلا بھر جاتا ہے۔

۵۵۷۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، قزح بن سدید، اسمعیل بن امیہ، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر وہ کلمات جنہیں میں صبح وشام کہتا تھا نہ کہتا تو یہود مجھے بھونکنے والے کتے یا رنگنے والے گدھوں کے ساتھ شامل کر دیتے، وہ کلمات یہ ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے ان کامل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا، وہ اللہ جو آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے۔ ہاں وہ اس کی اجازت سے ہی گریں گے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور پھیلائی، شیطان اور اس کے لشکر سے پناہ چاہتا ہوں۔

۵۵۸۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابو محمد الحکی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کرتے تھے، جب چالیس آدمی ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، ظلم اور قطع رحمی کی وعانہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کا سوال عطا فرماتے ہیں۔

۵۵۹۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں جو والدین کا نافرمان ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی عمر میں اضافہ فرماتے ہیں، جب وہ والدین سے اچھا سلوک کرے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی میں بڑھ جائے۔

۵۶۰۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے کعب سے سنا فرماتے ہیں: تورات کی فاتحہ (آغاز) سورہ انعام کا آغاز ہے اور تورات کا خاتمہ سورہ ہود ہے۔

۵۶۱۔ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابو عمران الجونی، عبد اللہ بن ربیع، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے کہ تورات کو اس آیت پر ختم کیا گیا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے۔

۵۶۲۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، مطرف، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے ہوا کو روک دیں تو آسمان وزمین کی فضا بدبودار ہو جائے۔

۵۶۳۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ابراہیم بن بشار، ابوالیوب، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، معبد الجبلی، ابوالعوام، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے ایک داخل ہو گیا اور دوسرا داخل نہ ہوا، وہ کہنے لگا: مجھ جیسا آدمی اپنے رب کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے اسے اپنا دوست بنالیا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گھنیا سمجھا۔

۵۶۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر سے اسی طرح کی روایت ہے کہ اس شخص نے کہا: مجھ جیسا شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

۵۶۵۔ عبد اللہ، ابوالحریش، محمد بن میمون الحیاظ، منصور بن عمار، عبد اللہ بن لہیعہ، عقبہ الحضرمی، ابوقبیل، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ گناہ بھلایا نہیں جاتا، غلبہ پانے والا مرتا نہیں اور نیکی پرانی نہیں ہوتی۔

۵۶۶۔ ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ العمانی، شریک، سعید بن مسروق، عکرمہ ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ حضرت ابن عباس

اور کعب کی ملاقات ہوئی، کعب نے کہا: ابن عباس! جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر آ گئیں اور خون بہا دیئے گئے تو جان لینا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک دوسرے کو ٹکرا کر انتقام لے گا اور جب دیکھو کہ وہاں پھیل گئی، تو جان لینا کہ زنا پھیل گیا ہے اور جب دیکھو کہ بارشیں روک دی گئیں، تو جان لینا کہ زکوٰۃ روک دی گئی، جو چھ لوگوں کے پاس (قابل ادا تھا) اسے روکا تو اللہ تعالیٰ کے پاس جو قابل عطا تھا اس نے اسے روک لیا۔

۷۵۶۷۔ عمر بن محمد بن حاتم، جدی محمد بن عبد اللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن مطرف، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”بستر ہوں گے بلند“ (الواقعة ۳۴) کے متعلق فرماتے ہیں: چالیس سال کی مسافت کے لیے بستر ہوں گے۔

۷۵۶۸۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب، ابو عوانہ، یزید بن ابی زیاد، عبد اللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بھی جنت کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے فرماتے ہیں، اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا، فرماتے ہیں اس کی اچھائی میں اضافہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اہل جنت اس میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۵۶۹۔ عبد اللہ بن محمد، فضل بن عباس، عبد اللہ بن عمر قواریری، فضیل بن عیاض، سفیان بن سعید، یزید بن ابی زیاد، عبد اللہ بن حارث، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ہر دن اللہ تعالیٰ جنت عدن کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اپنے لوگوں کے لئے اچھی ہو جا تو وہ پہلے سے دو گنا جگہ جج جائے گی۔

۷۵۷۰۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد بن سلام، ہناد بن السری، محمد بن عبید، سلمہ بن نبیط، عبید بن ابی الجعد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کا ایک گھر ہے جس میں موتی کے اوپر موتی ہو گا یا لعل کے اوپر لعل جس میں ستر ہزار محل ہوں گے، ہر محل میں ستر ہزار گھر، ہر گھر میں ستر ہزار کمرے، جس میں نبی، صدیق، شہید، امام عادل اور اپنے نفس کو مضبوط رکھنے والا رہے گا۔

۷۵۷۱۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی، محمد بن ثور، معمر، ابان، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: ان کے پاس سونے کے ستر ہزار پیالے پھیرائے جائیں گے۔ ہر پیالے میں ایسا رنگ اور کھانا ہو گا جو دوسرے میں نہ ہو گا، قنادہ فرماتے ہیں: ایک ہزار غلام ہوں گے، ہر غلام ایسے کام پر ہو گا کہ دوسرا اس میں مشغول نہ ہو گا۔

۷۵۷۲۔ ابو محمد بن حیان، ابویحییٰ الرازی، ہناد، بن السری، قبیصہ، قیس بن مسلم عنبری، جواب بن عبید اللہ، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت میں سرخ یا قوت کا ایک ستون ہے، اس کی بلندی پر ستر ہزار کمرے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگوں کی منزلیں ہیں، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا ”اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے“ ان میں سے جب کوئی شخص اہل جنت کو جھانکے گا تو ان کے لئے ایسے ہی روشنی ہو جائے گی جیسے آفتاب نکلنے سے دنیا والوں کے لئے روشنی ہو جاتی ہے، وہ کہیں گے: یہ شخص اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

۷۵۷۳۔ ابی، محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن عیاش جو یزید بن قودر کے چچا ہیں۔ ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے سرخ یا قوت کے ستون پر ہوں گے، ستون کے بالائی حصہ میں ایک ہزار کمرے ہوں گے جو اہل جنت کی طرف جھانکیں گے تو ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا، یہ اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں“ ان میں سے جب کوئی جھانکے گا تو اس کا حسن اہل جنت کو اس طرح روشن کر دے گا جیسے سورج سے زمین والے روشن ہو جاتے ہیں تو اہل جنت کہیں گے، یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے، وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھیں گے، وہ ایسے چمکے گا جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۷۵۷۴۔ ابو محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان، شیخ قیس، ابو العوام، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جنت فردوس میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے والے ہوں گے۔

۷۵۷۵۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، کسی آدمی سے کعب سے روایت ہے فرمایا: ادنیٰ درجہ جنتی کے لئے قیامت کے دن دو پہر کا کھانا ستر ہزار برتنوں میں لایا جائے گا۔ ہر برتن کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، دوسرے میں پہلے کی لذت پائے گا، جس میں کوئی قباحۃ وحقارت نہیں ہوگی۔

۷۵۷۶۔ عبد اللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، عثمان بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، میسرہ، عکرمہ، ان کے سلسلہ سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے کعب سے جنت الماویٰ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: وہ ایسی جنت ہے جس میں سبز پرندے ہوں گے۔ ان میں شہداء کی ارواح اٹھائی جائیں گی، جعفر فرماتے ہیں سند یوں ہے مستب، ابو اسحاق فزاری، زائدہ سے اسی طرح روایت ہے۔

۷۵۷۷۔ یوسف بن یعقوب نجوہی، حسن بن ثنی، عفان، حماد بن سلمہ، حمید موری عجل، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جاریہ بن قدامہ بیت المقدس آئے اور عامر بن عبد اللہ کے پاس آ کر بیٹھ گئے، آپ نے انہیں مرحبا کہا، فرمایا: کیسے آنا ہوا، وہ کہنے لگے، اس مسجد میں نماز پڑھنے اور کعب سے ملاقات کے لئے آیا ہوں، عامر نے لگے: وہ تمہارے پاس بیٹھے ہیں، کعب نے فرمایا: کیا تم صرف اس مسجد میں نماز پڑھنے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: جو بندہ رات کو اٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے دھل جاتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا اور جو بیت المقدس میں نماز پڑھنے آیا، تجارت، بیع و شراء کی غرض سے نہیں آیا وہ واپس لوٹے گا تو ایسے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا، عمرہ دو دفعہ بیت المقدس آنے سے افضل ہے اور ایک حج دو عمروں سے افضل ہے۔

۷۵۷۸۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن ثنی، عفان، حماد، ثابت، بکر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں تورات میں لکھا پاتا ہوں، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مراد مومن بندہ غمگین ہوگا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی دو پٹیاں باندھتا کہ وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔

۷۵۷۹۔ عبد اللہ بن محمد، احمد بن روح، عبد اللہ بن قیس، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اسحاق بن نوح شامی، عبد اللہ بن ضمیر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: میں اس امت میں ایک قوم کی صفات پاتا ہوں جو رہبانیت کے درجہ میں ہوگی، ان کے دل نور سے منور ہوں گے، حکمت کے نور سے ان کی زبانیں بولیں گی، فرشتوں کو ان کی کوشش اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ ملنے پر تعجب ہوگا، کسی نے کہا: ابو اسحاق! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے بھوکا اور پیاسا رکھا ہوگا، قیامت کے دن پکارا جائے گا، آگاہ! بھوکے اور پیاسے لوگ کھڑے ہو جائیں، تو وہ صفوں کے درمیان سے اٹھا کر ایک ایسے لگے دسترخوان پر آ جائیں گے کہ اس جیسا دسترخوان آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا ہوگا وہ دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے اور لوگ حساب کتاب میں مشغول ہوں گے۔

۷۵۸۰۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، خالد بن عبد اللہ، حصین، ہلال بن سیاف، جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ماسوائے انسانوں اور جنوں کے تمام مخلوق گھبرا جاتی ہے، اس میں نیکیاں اور برائیاں دو چند ہو جاتی ہیں۔

۷۵۸۱۔ حسن بن محمد بن علی، ابو کثیر محمد بن ابراہیم بن ابی الحکم، بحر بن نصر، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن تودر، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جس دن ان کا روزہ جمعہ کے موافق ہوتا تو اس میں زیادہ صدقہ کرتے، پھر فرماتے اس دن کا روزہ پچاس ہزار سال روزوں کے برابر ہے۔ جتنی قیامت کے دن کی طوالت ہے

اسی طرح تمام اعمال کا اجر اس میں دوگنا ہو جاتا ہے۔

۵۸۲۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن حضرمی، ابو نعیم، مطیع ابو عبد اللہ، فضل بن عمر، فقیم، مجاہد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جمعہ کے متعلق ہمیں کچھ بتاؤ! اس کے بارے میں آپ کیا لکھا ہوا پاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے سات آسمان اور سات زمین گھبرا جاتی ہیں پھر اسی طرح کی بات نقل کی۔

۵۸۳۔ حسین بن محمد علی بن اسحاق مادرانی، محمد بن یونس، عون بن عمارہ، روح بن قاسم، عبد اللہ بن زید، حسن، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں تمہیں شہوات کے کھانے سے روکتا ہوں، اس واسطے کہ دل دنیا کی شہوات سے لگے بندھے ان کی عقلیں مجھ سے چھپی ہوئی ہیں، حضرت آدم نے کہا: روح القدس! میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: آپ کہیں: اے اللہ! آپ دنیا کی ذمہ داری اور آخرت کے دن کی خوفناکیوں میں میری کفایت کریں۔ مجھے اس جنت میں داخل کریں جس سے مجھے نکالنے پر آپ قادر ہیں، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہو گئی، پھر کہا: آدم! کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: کہو: اے اللہ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تا کہ میری معیشت آسان ہو، آدم علیہ السلام نے وہی بات کہی، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہو گئی، پھر جبرائیل نے کہا: آدم! کہو، آپ نے فرمایا: روح القدس! کیا کہوں؟ کہا: یوں کہو: اے اللہ! مغفرت پر خاتمہ فرما، یہاں تک کہ ہمیں گناہ کوئی ضرر نہ پہنچائیں، حضرت آدم نے اسی طرح کہا: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: واجب ہو گئی۔

۵۸۴۔ سلیمان، علی بن عبد العزیز، حازم، ابو ہلال نیز، ابو اسحاق، محمد بن عباس، عمرو بن علی، محمد بن سوار، سعید، ابو احمد محمد غطر یفی، ابو بکر نجار، ابراہیم جوہری، عبد الوہاب بن عطاء، قتادہ، عمر بن غیلان ثقفی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ سعید نے اپنی بات میں کہا: وہ مدینہ کے امیر تھے کہ ہم سے اس نیک شخص کعب احبار نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد اس سورت پر رکھی ہے، کہو وہ اللہ ایک ہے۔

حدیث کے الفاظ سعید سے ہیں، اصل روایت عبد الوہاب بن عطاء عن سعید ہے۔

۵۸۵۔ احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، محمد بن ثنی، وہب بن جریر، ابی، یحییٰ بن الیونین، یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبد اللہ، عبید اللہ بن عدی بن خیبار، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو یہ آیت پڑھتے سنا: کہو! آؤ میں تمہارے سامنے وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تمہارے لئے حرام کی ہیں۔ (الانعام ۱۵۱) فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں کعب کی جان ہے، یہ تورات کی پہلی آیت ہے جو تا آخر آیات نازل ہوئی۔

۵۸۶۔ احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، یعقوب بن اسمعیل، احمد زبیدی، یونس بن ابی اسحاق، ابوسفیر، عقیل ابی عبد الرحمن، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جس نے چار درہم کا کپڑا پہن کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو اس کی بخشش کر دی جائے گی۔

۵۸۷۔ ابو محمد عبد اللہ بن اسحاق، جدی عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، ابو محمد، مقاتل بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: جو شخص کسی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ اسے دیکھ کر کوئی پہنچان نہ سکے تو وہ گناہوں سے ایسے ہی نکلے گا جیسے اپنی اس رات سے نکلے گا۔

۵۸۸۔ عبد اللہ بن محمد، جدی عیسیٰ، آدم، ابو داؤد واسطی، ابو علی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اے بیٹے! اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ صبح بسترے تسبیح کرنے والے تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی حفاظت کرنا کیونکہ یہ اوائلیں رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور وہ تسبیح کرتے ہیں۔

۵۸۹۔ عبد اللہ، عیسیٰ، آدم، ضمیر، السری، اس شخص سے جو کعب سے روایت کرتے ہیں کہ کعب نے فرمایا: اگر ایک شخص مسجد کے دروازے پر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چٹکبرے گھوڑے پر سواری کرے، بہت سال مال دے اور دو سال مسجد میں بیٹھ کر صبح کی نماز کے بعد سورج کے طلوع تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، تو ذکر کرنے والے کا اجر بڑھ جائے گا۔

۵۹۰۔ عبد اللہ، جدی عیسیٰ، آدم، محمد بن الفضل، زید العمی، بشر العدوی، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ میں نے کعب کو فرماتے سنا، اس امت کے بہترین لوگ، سابقہ لوگوں کے بہترین لوگ ہیں، ان میں سے ایک شخص برابر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز رہے گا۔ وہ اس وقت تک سر نہیں اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کی فضیلت کی وجہ سے اس کے بعد والوں کی بخشش نہ کر دی جائے۔

۵۹۱۔ عبد اللہ، جدی عیسیٰ، آدم، عدی بن فضل، سعید الجری، ابوالورد بن تمامہ، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت مری جان ہے اللہ تعالیٰ نیکیوں سے برائیاں ایسے مٹاتے ہیں جیسے پانی میل کچیل کو ختم کرتا ہے، اور وہ پانچ نمازیں ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں مری جان ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک اس میں پہنچا دینا ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے“ (الانبیاء ۱۰۶) پانچ نمازیں پڑھنے والوں کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کا نام عابدین رکھا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”بے شک فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے“ یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (الاسراء ۷۸) فجر کی نماز میں قرات کرنا۔

۵۹۲۔ عبد اللہ، جدی عیسیٰ، آدم، ابوداؤد واسطی، ابوعلی بن کعب، ان کے سلسلہ سند میں ہے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ فرشتوں کے لشکر اس کی صحبت میں رہیں اس کے لئے استغفار کریں، اس کی حفاظت کریں، اعلیٰ کے اہم کاموں میں اس کی کفایت کریں، تو وہ جتنا چاہے اپنے گھر میں خفیہ، پوشیدہ طور پر نماز پڑھے، کعب نے فرمایا: ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے اپنے گھروں کو قبلہ یعنی سجدہ گاہ بنا۔ آہیں، فرمایا: مساجد زمین میں متقین کے گھر ہیں، اللہ تعالیٰ پوشیدہ نماز پڑھنے والے، صدقہ کرنے والے اور روزہ رکھنے والے کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔

۵۹۳۔ عبد اللہ، جدی عیسیٰ، آدم، محمد بن فضل، علی بن زید، سعید بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو دو رکعت نفل کا ثواب معلوم ہو جائے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے عظیم جانے، اور رہی فرض نماز تو اس کا اجر تو جتنا کوئی بیان کر سکے اس سے بھی زیادہ ہے۔

۵۹۴۔ عبد اللہ، جدی عیسیٰ، آدم، شیبان ابو معاویہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ جب کعب نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے آپ سے بات کی، آپ نے دو رکعت پڑھنے تک اسے جواب نہ دیا، پھر فرمایا: میں تمہیں جواب دے سکتا تھا مگر ہر نماز کے بعد کی نماز جن کے درمیان لغو گفتگو نہ ہو علیین کا اعمال نامہ ہے۔

۵۹۵۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ، رشید بن سعد، سعید بن عبد الرحمن معافری، ان کے سلسلہ سند میں ان کے والد سے روایت ہے کہ کعب احبار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا، آپ نے اس سے کہا: کیوں روتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے کوئی بات یاد آگئی تھی، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ اگر میں تجھے تیرے رونے کی وجہ بتا دوں تو تو مری تصدیق کرے گا، اس نے کہا: ہاں، آپ نے فرمایا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اس کتاب میں لکھا دیکھتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے مرے رب! میں ایک ایسی بہترین امت کا ذکر تو رات میں پاتا ہوں جو لوگوں کے لئے نکالی جائے گی، نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے گی، پہلی اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے گی، مگر انہوں نے جنگ کرے گی، یہاں تک کہ کانے دجال کو قتل کریں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اے رب! مجھے اس امت میں سے بنادے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ!

وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا اے مرے رب! میں تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو حمد کرنے والے، سورج کی دیکھ بھال کرنے والے، اپنے ارادے مضبوط رکھنے والے ہوں گے وہ کہیں گے ان شاء اللہ ہم یہ کام کریں گے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! میں ایک ایسی امت کا حال لکھا پاتا ہوں جو اپنے کفاروں اور صدقوں کو کھائے گی، اور پہلے لوگ زکوٰۃ کو جلاتے تھے، البتہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی زکوٰۃ جمع کر کے کسی مملوک غلام اور لونڈی کو خرید لیتے اور پھر اس صدقہ و زکوٰۃ کے ذریعے آزاد کر دیتے اور جو باقی بچتا ہے گہرا کنواں کھود کر اس میں ڈال دیتے، پھر اوپر سے مٹی ڈال دیتے تاکہ وہ اسے واپس نہ نکالیں، وہ اور ان کی دعائیں قبول ہوں گی ان کی اور ان کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اسے میری امت بنادے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ تو احمد علیہ السلام کی امت ہے، اس یہودی عالم نے کہا: ہاں کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں لکھا پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا عرض کیا: رب! میں ایک ایسی امت کا حال دیکھتا ہوں کہ جب وہ بلند مقام پر چڑھیں گے تو اللہ اکبر کہیں گے اور جب نیچے اتریں گے تو الحمد للہ کہیں گے، بھلا میان ان کے لئے پاکی کا سبب ہوگا، زمین ان کے لئے مسجد ہوگی چاہے وہ جہاں بھی ہوں، جنابت سے پاک ہوں گے، جہاں وہ پانی نہ پائیں گے تو مٹی سے ان کی پاکی ایسے ہی ہوگی جیسے پانی سے ہوتی ہے، ان کے سر اور پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے

یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: ہاں! میں ایک اسی امت کو پاتا ہوں کہ جب وہ کسی نیکی کا قصد کرے گی تو ان کے لئے نیکی لکھ دی جائے گی، اور اگر عمل کرے گی تو وہ دس گنا سے بڑھا کر سات سو گنا کر دی جائے گی اور جب وہ کسی برائی کا قصد کرے گی تو جب تک اس کا ارتکاب نہ کرے گی تو اس وقت تک نہ لکھی جائے گی، اور برائی بھی بقدر برائی لکھی جائے گی، انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! میں ایک ایسی امت پاتا ہوں جو رحم کی گنی ہے، کمزور لوگ جو کتاب کے وارث ہوں گے جنہیں آپ نے جن لیا، ان میں سے بعض اپنے آپ پر ظلم کرنے والے اور کچھ میانہ رو اور بعض بھلائی کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، مجھے ان میں سے ہر ایک بخشا ہوا ملتا ہے، انہیں میری امت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، کعب نے کہا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں دیکھا، عرض کیا: اے رب! تورات میں ایک امت کا حال پاتا ہوں ان کے مصاحف ان کے سیٹوں میں ہوں گے، وہ جنت کے کپڑوں کے ہم رنگ کپڑے پہنیں گے، ان کی نمازوں کی صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح ہوں گی، مساجد میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی طرح ہوگی، ان کا جہنم میں وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح بری ہو جائے جیسے پتھر درخت کے پتوں سے بری ہو، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انہیں میری امت بنادیں، فرمایا: موسیٰ! وہ احمد علیہ السلام کی امت ہے، یہودی عالم نے کہا: ہاں، جب موسیٰ علیہ السلام اس خیر و بھلائی سے متعجب ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ

کی امت کو عطا فرمائی تو عرض کیا اے کاش! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے میں سے ہوتا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، جس میں تین آیات تھیں جن کے ذریعے آپ کو راضی کرنا مقصود تھا، اے موسیٰ! میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت اور اپنے کلام کیلئے چن لیا ہے جو ہم نے آپ کو دیا اسے لیجیے اور شکر گزار رہیے! اور ہم نے ان کے لئے الواح میں ہر چیز کو لکھا نصیحت کے لئے، ”ذاری القاسقین“ تک فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک جماعت ہے جو حق کی رہنمائی کرتی اور اس کے ذریعے عدل کرتی ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام پوری طرح راضی ہو گئے۔

۵۹۶ء۔ ابرہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عبد اللہ بن عمرو، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی علامات بتاؤ، تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھا پاتا ہوں کہ حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہر خیر و شر میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور نیچے اترتے وقت سبحان اللہ کہیں گے، ان کی اذان فضا میں ایسے گونجے گی جیسے چٹان میں شہد کی مکھیوں کی بھنھناہٹ ہوتی ہے، ملائکہ کی طرح وہ نماز میں صفیں باندھیں گے، جنگ میں ان کی صفیں نماز کی صفوں جیسی ہوں گی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے تو فرشتے انکے آگے اور پیچھے سخت مضبوط نیزے لئے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صف میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پہ سایہ فگن ہوں گے، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا جیسے گدھ اپنے گھونسلے کو سایہ فگن ہوتے ہیں۔ وہ بھاگ کر کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آجائیں گے۔

۵۹۷ء۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، ابو محیات، عبد اللہ ملک بن عمیر ان کے سلسلہ سند میں کعب کے بھتیجے سے روایت ہے۔ فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت پاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت حمادون ہیں۔ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے سورج کی رعایت کریں گے، پانچ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کریں گے کمر پہ ازار باندھیں گے، اپنے اطراف کو دھویں گے (یعنی وضو کریں گے) ان کی آسمان میں ایسی ہی گونج ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی اور ہم محمد مختار کی صفت یہ پاتے ہیں کہ وہ نہ سخت گریں گے نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور کر نیوالے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے ان کی پیدائش مکہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کی بادشاہت شام میں ہوگی۔

۵۹۸ء۔ احمد بن یعقوب بن مرجان، یوس القاضی، محمد بن عبد الملک بن ابو شوارب، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، بواسطہ ایک آدمی، ذکوان، کعب بنیر، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن اسحاق شریک، عاصم بن بھدلہ، ابو صالح، کعب ج، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح، لوین، اسماعیل بن زکریا، علاء بن مسیب، ان کے والد سے کعب سے روایت ہے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ سخت گونجے اور نہ سخت دل، اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیگا، لیکن معاف کریں گے اور بخش دیں گے، ان کی پیدائش مکہ میں ہجرت مدینہ کی طرف اور ان کی حکومت ملک شام میں ہوگی پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۵۹۹ء۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہیب بن بقیہ، خالد، زیاد بن ابی عمر، ابو خلیل، ان کے سلسلہ سند کعب سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل کے علماء مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسی امت میں داخل ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے جدا کیا پھر جمع کیا پھر ان سب کو جنت میں داخل کر دے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں سے چنا“ یہاں تک کہ ”عدن کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے“ (فاطر ۳۲، ۳۳)

۶۰۰ء۔ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، سندل بن علی، اعمش، ابو صالح، ان کے سلسلہ سند میں ہے کعب نے عمر

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم آپ کو امام عادل پاتے ہیں اور آپ کے متعلق یہ بھی لکھا پاتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، آپ نے فرمایا: یہی بات ہے میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔

۷۶۰۱۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، علی بن مسعر، عبد الملک بن عمیر، مصعب بن سعد، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے دستہ کو پکڑ کر کھولے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر ہمارے سامنے تو رات کی ایک آیت پڑھی، ہم پچھلے لوگوں میں سے پہلے آنے والے ہیں۔

۷۶۰۲۔ محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں نقل کیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد الغزیز، حاجب بن ولید، بنان بن حازم نے بعلبک میں بیان کیا۔ انہیں عبد السلام کہا جاتا ہے، ثور بن یزید، مدرک بن عبد اللہ کلاعی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت کے بہترین لوگ پہلوں اور پچھلوں سے بہتر ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان میں سے ایک شخص برابر سجدہ میں رہے گا یہاں تک وہ اپنا سر نہیں اٹھائے گا کہ اس کی فضیلت سے اس کے بعد والے لوگوں کو بخش دیا جائے، کعب پچھلی صفوں میں جگہ تلاش کرتے تھے اس امید سے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں۔

۷۶۰۳۔ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، عثمان بن طاہوت، عمران قطان، ابو عمران الجونی، عبد اللہ بن رباح، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس امت میں رزق اور عطا کی مثال ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل میں من و سلوی تھا۔

۷۶۰۴۔ ابی، حامد بن محمود، بن عیسیٰ، حسن بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشابوری، وہب بن سماک، عبد العزیز بن ابی داؤد، ان کے سلسلہ سند میں کعب احبار سے روایت ہے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں تو رات کی تختیوں میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک ایسی قوم ہوگی کہ ان کے دل مضبوط پہاڑوں کی طرح منور ہوں گے، نور کی وجہ سے پہاڑ اور ریت کے تودے انہیں سجدہ کرنے کے لئے گرنے کے قریب ہو جائیں گے، آپ نے رب تعالیٰ سے سوال کیا، اے اللہ! انہیں میری امت بنادیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو چن لیا ہے، اور انہیں ہدایت کا امام بنایا ہے، یہ گروہ ان کی امت سے ہوگا، اے رب! وہ کس وجہ سے اس درجہ کو پہنچے کہ میں بنی اسرائیل کو ان کے عمل کی طرح عمل کرنے کا حکم اور نعمت تک پہنچوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! میں نے جو کچھ امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا، انبیاء اس سے عاجز ہوں گے، موسیٰ! وہ اس مقام کو اس طرح پہنچے کہ انہوں نے جو کچھ میرے پاس ہے ان میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو کھانے کی چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کیں انہیں چھوڑ دیا، ان کی زندگی دنیا میں روٹی ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزری، وہ دنیا سے اور دنیا ان سے مایوس ہوگی۔ ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور میرے نزدیک زیادہ قرب والا وہ شخص ہے جو سخت بھوکا اور سخت پیاسا ہو، موسیٰ! مرے نزدیک جب بھی کوئی ہوا تو وہ بھوکے اور پیاسے جگر کی وجہ سے ہوا، موسیٰ! بھوک کا ثواب مرے ہاں جنت ہے، موسیٰ! صبر کرو اور مجھ پر بھروسہ کرو، یہ مرے نزدیک سب سے اعلیٰ عمل ہے، موسیٰ! جو دنیا میں مرے خوف اور خشیت سے بھوکا اور پیاسا رہا تو اسے آخرت میں سیراب اور سیر کیا جائے گا، موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ چربیوں اور گوشت کو پکھلا کر دنیا میں مراقب حاصل کریں اور کم کھانے کے ساتھ کہ یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ موسیٰ! خوشخبری اس کے لئے جو ان کے پاس اور وہ ان کے پاس صبح کرے جو مرا سب سے قریب ہے، اور لوگوں میں مجھے سب سے مبغوض وہ شخص ہے جو بھوکے ننگے سے مرے خوف کی وجہ سے بغض رکھے۔

۷۶۰۵۔ ابراہیم، عبد اللہ، محمد بن اسحق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، عطاء بن ابی مردان، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کا دریا پھاڑ دیا ہے، تو رات میں لکھا ہے اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، والدین سے نیک

سلوک کرو، رشتہ داروں سے جوڑو، میں تمہاری عمر دراز کر دوں گا، تمہارے لیے آسانی پیدا کروں گا اور تمہاری مشکل کم سے دور کر دوں گا۔
۶۰۶۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، جریر، منصور، مجاہد، عبد اللہ بن ضمیر، سلوی، ان کے سلسلہ سند میں کعب سے روایت ہے فرمایا: کہ بندہ جب اپنے گھر سے نکلے اور یوں کہے بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تو کلت علی اللہ، تو اسے کہا جاتا ہے تیری حفاظت و کفایت کی گئی، تیری رہنمائی کی گئی، فرماتے ہیں: جب وہ نکلتا ہے تو شیطان اسے ملتا ہے، وہ کہتا ہے تمہارے لئے اس کے خلاف کوئی تدبیر نہیں، اس کی حفاظت کی گئی، کفایت کی گئی اور اس کی رہنمائی کی گئی، کوئی اور ڈھونڈو، چنانچہ وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں۔

۶۰۷۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، لیث، خالد بن ابی یزید، سعید بن ابی ہلال، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب حضرت عمر کے پاس سے گزرے اس وقت آپ کوڑے سے ایک شخص کو مار رہے تھے۔ کعب نے کہا: عمر ٹھہر جائیے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے تو رات میں یہ لکھا ہے کہ زمین کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ کی طرف سے ہلاکت ہے، حاکم زمین کے لئے حاکم آسمان کی طرف سے ہلاکت ہے تو حضرت عمر نے کہا: مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، کعب کہنے لگے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں یہی لکھا ہے کہ جو اپنے نفس کا محاسبہ لے، اس سے آگے پیچھے کوئی حرف نہیں۔

۶۰۸۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے ایک دن کسی شخص کو کوڑے مارے، اس وقت کعب بھی وہاں موجود تھے، جب اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے کہا: سبحان اللہ، آپ نے جلاد سے کہا، اسے چھوڑ دو، کعب ہنس پڑے، آپ نے پوچھا: کیوں ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سبحان اللہ سزا میں کمی کا باعث ہے۔

۶۰۹۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد بن سعید، نبیہ بن وہب، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے فرمایا: ہر فجر میں ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قبر مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اپنے پر مارتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ مامون ہو جاتے ہیں تو آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں، پھر انہی کی طرح اور نازل ہوتے ہیں اور وہی کام سرانجام دیتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر ستر ہزار فرشتے نکلیں گے۔

۶۱۰۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، لیث، خالد، سعید، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر نے کعب سے کہا: کعب! میں ذرا ڈاکٹریٹ کرنے کے لیے نکلتا ہوں، اگر آپ قیامت کے دن میں پہنچا دیے جائیں، اور جہنم کو دیکھ لیں اور آپ کے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تب بھی آپ اپنی نجات مشکل سمجھیں گے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے جہنم اس دن دھاڑے گی، ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی گھٹنوں کے بال گر کے کہے گا اے رب میری جان، میری جان، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے، اے میرے رب! میں آپ کو اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بچا، حضرت عمر رو پڑے اور بہت روئے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں مری جان ہے اس دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت، مہربانی اور بردباری میں اس طرح جلوہ افروز ہوں گے کہ اگر آپ کا عمل چالیس طاغوتوں جیسا بھی ہو تب بھی آپ کو نجات کا یقین ہوگا، اس دن ابلیس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر طمع کرے گا۔

۶۱۱۔ ابو احمد غطریفی، ابو خلیفہ، محمد بن عبد اللہ خزاعی، حسان بن زرین، ابن عجلان، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب نے ایک شخص کو دیکھا: بوچھا، یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا: عراقی ہوں، ان کے دین کے بارے میں تو اس نے اچھی خبر نہ دی، کعب نے کہا سبحان اللہ! کیا

وہ نماز نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن انہیں اس کا فائدہ نہیں ہوتا، جبکہ وہ یہ کام بھی کرتے ہیں، کعب نے کہا: ہم اس کے سر اور جسم کے بالوں کا حساب لگاتے ہیں؟ اس نے کہا: انہیں کون گن سکتا ہے؟ کعب نے کہا: وہ ذات شمار پر قادر ہے جو اس کی طرح طرح کی خطائیں معاف کرتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے۔ اٹھ جاؤ تم! غلو و انتہا پسند کرنے والے ہو۔

۶۱۲ء۔ احمد بن محمد بن موسیٰ، اسحاق بن احمد بن زریک، طاہر بن عبد اللہ، محمد بن کرام، عبد اللہ بن مالک، ان کے والد سے، اسرائیل، طارق بن عبد الرحمن، مسروق عبد اللہ بن مسعود، ان کے سلسلہ سند میں ہے کہ کعب اخبار کے پاس تھا، اور وہ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، کعب نے کہا: امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو وہ عجیب بات نہ سناؤں جو میں نے انبیاء کی کتب میں پڑھی ہے کہ ایک الوح حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا، اس نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ آپ نے کہا وعلیک السلام، اے الو! یہ بتاؤ تم کھیتی کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت آدم سے اسی کی وجہ سے بھول ہوئی، آپ نے فرمایا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ اس نے کہا: قوم نوح اس میں ہلاک و غرق ہوئی اس وجہ سے نہیں پیتا، آپ نے فرمایا: آباد جگہوں کو چھوڑ کر ویران جگہوں میں کیوں رہتے ہو؟ اس نے کہا: ویران جگہیں اللہ تعالیٰ کی میراث ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی میراث میں رہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: کتنی بستیاں ہیں جو ہم نے ہلاک کر دیں، جن کی معیشت اچھی تھی، یہ ان کے گھر ہیں جن میں ان کے بعد بہت تھوڑے لوگ رہے اور ہم ہی وارث ہیں۔ (القصص ۵۸) ساری دنیا اللہ تعالیٰ کی میراث ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جب تم ویران جگہ بیٹھتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: وہ لوگ کہاں ہیں جو دنیا میں عیش و عشرت اور نعمتوں میں زندگی گزارتے تھے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: گھروں میں تمہاری کیا آواز ہوتی ہے جب تم وہاں سے گزرتے ہو؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں: انسانوں کے لئے ہلاکت ہو کیسے سو رہے ہیں جبکہ ان کے آگے بڑی سختیاں ہیں۔

آپ نے فرمایا: دن کے وقت تم کیوں نہیں نکلتے؟ اس نے کہا: انسانوں کے اپنی جانوں پر کثرت ظلم کی وجہ سے، آپ نے فرمایا: تمہاری آواز کیا ہوتی ہے؟ اس نے کہا: میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ تیار کر لو، اپنے سفر کے لئے تیار ہو جاؤ، نور کو پیدا کرنے والی ذات پاک ہے، سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: الو انسان کے بارے زیادہ خوفزدہ اور ڈرنے والا ہے اور اس کے بارے شفقت کرنے والا ہے۔ پرندوں میں انسان کے لئے الو سے زیادہ کوئی شفیق پرندہ نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں الو سے زیادہ کسی سے بغض نہیں۔

الحمد للہ آج شب ۸ محرم ۱۴۲۶ھ ”حلیۃ الاولیاء“ کی پانچویں جلد پوری توجہ اور صحیح تحقیق و ترجمہ کے ساتھ مکمل ہو گئی، جہاں کہیں کوئی کمی پائیں اطلاع فرما کر ممنون فرمائیں۔

عامر شہزاد علوی

فاضل دارالعلوم کراچی

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

طبقات الاصفیاء

حصہ ششم

کعب احبار، اہل شام کے تابعین کرام، مشہور عبادت گذاروں
اور زاہدوں کا تذکرہ

کعب احبار و نوف البکالی تا یسفیان الثوری رحمہما اللہ

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

آرڈو بازار ایم ایچ پبلشرز
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت



حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حضرت کعب احبار کے باقیماندہ اقوال

۷۱۳ء - منصور بن احمد، محمد بن احمد اشرم، علی بن داؤد قنطری، ابن ابی مریم، ابن دراوردی، ابو سھیل بن مالک، والد..... کعب نے بیان کیا ہے کہ محمد عربیؐ پر نازل شدہ قرآن پاک کی دو آیات توراۃ و انجیل کے تمام مضامین کو محیط ہیں۔ کیا تم نے قرآن کریم کی ان دو آیتوں میں غور نہیں کیا:

فمن يعمل مثقال ذرة خیراً یرو، ومن یعمل مثقال ذرة شراً یرو (الزلزال ۷، ۸)

سو جو شخص زرہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھنے لے گا اور جو شخص زرہ برابر بھی بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حضرت کعب احبار کے شرکاء مجلس نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ انسان کی وفات کے بعد عند اللہ اس کے اچھے یا برے مقام کے بارے میں سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ تم اس کی زندگی کے اعمال دیکھو اگر اس نے زندگی میں اعمال صالحہ کئے ہیں تو عند اللہ اس کے لئے اچھا مقام ہے۔ اگر اس نے اعمال سیئہ کئے ہیں تو عند اللہ اس کے لئے برا مقام ہے اور نیکی اور بدی انسان کے ہاتھ میں ہے، اگر انسان صالحین کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا اور اگر وہ برے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا قیامت کے دن تم کو تمام امتوں پر گواہ بنایا جائے گا اور آپ تم پر گواہ ہوں گے اس کے بعد کعب احبار نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

و کذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویكون الرسل علیکم شہداء (البقرہ آیت ۱۴۳)

(ترجمہ) اور اس طرح ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت بنادی ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہوں۔

۷۱۴ء - محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، صفوان بن صالح، رواد بن جراح، صدقہ بن یزید عمرو بن عبد اللہ..... حضرت کعب احبار کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں بیت المقدس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تو میرا چھوٹا عرش ہے تیری وجہ سے میں نے زمین کو بچھایا اور تیری وجہ سے میں نے آسمان کو بلند کیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہنے والے پیٹھے چشمے حقیقت میں وہ تیرے ہی نیچے سے بہہ رہے ہیں اور جس شخص کی تیرے اندر وفات ہوئی گویا اس کی آسمان میں وفات ہوئی اور جس شخص کی وفات تیرے ارد گرد ہوئی گویا اس کی وفات تیرے اندر ہوئی۔

اور ہر روز میں تجھ پر آسمان سے آگ نازل کرتا ہوں جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کے نشانات ختم کر دیتی ہے اور عرش کے نیچے سے پانی اتار کر تجھے دھلواتا ہوں حتیٰ کہ آفتاب کی طرح تجھے صاف و شفاف بنا دیتا ہوں اور میں علامت کے طور پر بادلوں کی ایک چوڑی دیوار تیرے ارد گرد بناتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے تجھ پر ایک گنبد بناتا ہوں اور تیرے اندر اپنی روح ڈالتا ہوں اور میرے فرشتے قیامت تک تیرے اندر میری تسبیح و تحمید کرتے رہیں گے وہ دور سے گنبد کی روشنی کو دیکھ کر کہتے ہیں بیت المقدس میں اللہ کی رضا کے لئے سجدہ کرنے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

۶۱۵- عبد اللہ بن محمد، ابو العباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو عامر، ولید بن مسلم، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن ابی حکیم، ابی راشد خرائی حضرت کعب احبار نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے اور اس کے پاؤں زمین کی تہہ میں اور سر عرش کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر اعلان کرتا ہے: ہے کوئی ساکن جس کا سوال پورا کیا جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا جس کی مغفرت کی جائے۔ وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے پھر وہ اس قدر زور سے آواز نکالتا ہے کہ عرش کے ارد گرد والے فرشتے اس کی آواز سے گھبرا جاتے ہیں اور وہ بھی ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان کے فرشتے بھی ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اہل زمین میں سے سب سے پہلے مرغ اس کی آواز کو سنتا ہے پھر وہ زور سے چند آوازیں نکالتا ہے اس کی پہلی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے عابدین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ اور اس کی دوسری آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے لوگو اپنے بستروں کو چھوڑ دو۔ اور تیسری آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے مطہعین کی جماعت اپنا آرام ترک کر دو اور اس کی چوتھی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے نمازیو نیند سے اٹھ کھڑے ہو اور اس کی پانچویں آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے ذاکرین کی جماعت نیند ختم کر دو۔ صبح ہونے کے بعد وہ اپنے پروں کو مارتا ہوا کہتا ہے اے غافلین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح ہونے سے قبل قرآن پاک کی دس آیات تلاوت کرنے والا شخص غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔

اور قبل از صبح قرآن حکیم کی بیس آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔ اور پچاس آیات تلاوت کرنے والا شخص نمازیوں میں شمار ہوتا ہے اور قرآن پاک کی سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام قائمین میں لکھا جاتا ہے اور ڈیڑھ سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کو اجر کا ایک قطار دیا جاتا ہے اور ایک قطار ایک سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بہتر مشقال کا ہوتا ہے اور ایک مشقال چوبیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

۶۱۶- ابو محمد بن حیان، ابو خلیفہ، ابو ولید طیالسی، حماد، ثابت، مطرف..... کعب کہتے ہیں کہ ذاکر کے لئے عرش کے نیچے شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے وہاں پر ذکر کرنے والے کا تذکرہ ہوتا ہے۔

۶۱۷- ابو محمد، ابو العباس خزاعی، قعنبی، مالک، حضرت کعب نے بیان کیا ہے کہ جب تم اللہ کے ہاں بندہ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا چاہو تو دیکھو اس نے پیچھے کیسے اعمال چھوڑے ہیں۔

۶۱۸- ابو بکر محمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اور ابو حذیفہ اسحاق بن بشیر، سفیان ثوری، عباد بن کثیر، منصور بن معتمر مجاہد..... حضرت کعب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ جب تم غنی کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کسی گناہ کی جلد سزا دیدی گئی ہے اور جب تم فقر کو آتے دیکھو تو اسے خوش آمدید کہو کیونکہ یہ صالحین کا شعار ہے۔ اے میرے کلیم تم رضا بالقضاء سے بڑھ کر کسی نبی نیک عمل کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو اور ناشکری سے بڑھ کر کوئی عمل بھی تمہاری حسنت کو ختم کرنے والا نہیں ہے۔

اہل دنیا کی بے التفاتی کے وقت ان کے سامنے فروتنی مت اختیار کرو اور ان کی دنیا کے سامنے دین کو پست مت کرو ورنہ

میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا، فقراء کی مغیبت اور ان کی ہم نشینی اختیار کرو اور اپنے اندر سے حب دنیا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو، اس لئے کہ یہ کبار میں سے تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اے موسیٰ بن عمران! گناہوں پر نادم ہونے والوں کو خوشخبری سنا دو، اور متکبرین غافلین کو ہلاکت کی بشارت سنا دو۔

۶۱۹ء۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابو عبدالسلام..... حضرت کعبؓ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ خیر کی تعلیم حاصل کرو اور پھر دوسرے کو اس کی تعلیم دو۔ اس لئے کہ دونوں کی قبروں کو میں نور سے روشن کر کے ان کی قبروں کی وحشت کو دور کر دوں گا۔

۶۲۰ء۔ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، داؤد بن محبر، میسرہ بن عبدالربہ، عمر بن سلیمان مکحول..... حضرت کعبؓ احبار نے فرمایا کہ ایک شخص کو تم خوب اعمال صالحہ کرنے والا، شب بیدار اور دین کے بارے میں مشقتیں برداشت کرنے والا پاؤ گے لیکن عند اللہ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کم عقلی اور کم فہمی کی بنا پر ایسا ہوگا۔ اور ایک شخص کو تم رات میں سونے والا، دن کو افطار کرنے والا اور بہت زیادہ اعمال خیر کرنے والا نہیں پاؤ گے لیکن امید ہے کہ وہ عند اللہ مقربین میں سے ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل تقسیم کرتے وقت اپنے بندوں پر اپنی معرفت و عبادت اور اطاعت لازم کی تھی لہذا اللہ کی مخلوق میں سے عاقل افراد ہی اس کی اطاعت و عبادت کرنے والے ہیں اور جاہل اپنی جہالت کی وجہ اللہ کی شناخت و اطاعت اور عبادت سے محروم ہیں۔

۶۲۱ء۔ محمد، حارث، داؤد، حکم، احوص بن حکیم..... کعبؓ نے بیان کیا کہ جنت میں چمکدار موتیوں کا ایک شہر ہے جس کے ادراک سے آنکھیں قاصر ہیں، کسی نبی اور مقرب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اولوالعزم انبیاء، شہداء اور مجاہدین کے لئے تیار کیا ہوا ہے اس لئے کہ یہ لوگ عقل، بردباری اور سمجھ کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

۶۲۲ء۔ ابو بکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ابو حذیفہ اسحاق بن بشر، ابن سمعان، مکحول..... کعبؓ کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹا! عاقل اور خاموشی اختیار کرنے والا بن جاہل اور لالی یعنی باتیں کرنے والا نہ بن، کسی قوم کے ساتھ لالی یعنی گفتگو میں مشغول ہونے سے خاموش رہنا تیرے لئے بہتر ہے۔ ہر عمل کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور عقل کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے اور ہر چیز کے لئے ایک سواری ہوتی ہے اور عقل کی سواری تو وضع ہے اور تیری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تو عقل کی سواری پر سوار نہ ہو اور تیری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تیرے شر سے محفوظ رہیں۔

۶۲۳ء۔ احمد، حسن، اسماعیل، ابو حذیفہ، ابن سمعان..... فقہاء میں سے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت کعبؓ، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ وہ ایک روز ایک صحابی کے پاس سے گزرے وہ صحابی قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے (ترجمہ) (اے وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا ڈالیں) (از نساء آیت ۸۷)۔

اس صحابی کی تلاوت سن کر حضرت کعبؓ اسلام لے آئے اس کے بعد کعبؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے رومیوں سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی حضرت کعبؓ چلتے چلتے ایک راہب کے پاس پہنچے جو گر جاگھر میں چالیس سال سے گوشہ نشین تھا۔ حضرت کعبؓ نے اسے آواز دی اس نے گرجے سے کعبؓ کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تم کون

ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں کعب احبار ہوں۔ پادری نے کہا کہ میں نے تمہارا جواب سن لیا ہے تمہیں مجھ سے کیا کام ہے؟

حضرت کعبؓ نے کہا میں تم سے حال و احوال کرنے آیا ہوں۔ اور میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم نے اس گر جاگھر میں گوشہ نشینی اس وجہ سے کی ہے کہ تم نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ گرجوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے والے افراد قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت کعبؓ نے کہا کہ اور میں تم کو خدا کی قسم دیکر یہ بھی پوچھتا ہوں کہ تم نے ان لوگوں کے لئے توراۃ میں نہیں پڑھا کہ وہ پراگندہ حال لوگ ہوں گے، ان کی اولاد ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے یتیم دکھائی دے گی حالانکہ وہ حقیقت میں یتیم نہیں ہوگی ان کی ازواج بیوہ دکھائی دیں گی حالانکہ حقیقت میں وہ بیوہ نہیں ہوں گی وہ اپنے توشہ کے ہمراہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کریں گے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے لوگوں میں وہ بہترین شمار ہوں گے۔ راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ساری باتیں ”توراۃ“ میں ہیں نے پڑھیں ہیں۔

حضرت کعبؓ نے فرمایا وہ گرجوں میں رہنے والے افراد کے بجائے خیموں میں رہنے والے امت محمدیہ کے افراد ہیں جو راہ خدا میں قتال کرنے والے ہیں۔ راہب ان کی یہ باتیں سن کر گرجے سے نیچے اتر آیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا اور اس نے ان کے ہمراہ رومیوں سے قتال کیا اور غزوہ سے فارغ ہو کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمرؓ نے دونوں کے اسلام قبول کرنے پر تعجب کیا لہذا رہبانیت انہی لوگوں سے شروع ہوئی۔

۶۲۴ء ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، یزید بن شریح کعبؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ”یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتہ والوں پر کی تھی“ (از نساء آیت ۴۷) تو اس وقت میں گدی کی طرف چہرہ پھر جانے کے خوف سے اسلام لے آیا۔

۶۲۵ء عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، محمد بن اسماعیل سلمی، نعیم بن حماو، ابوصفوان اموی، یونس بن یزید، زہری سعید بن مسیب کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں اور میرا عرش تمام مخلوق سے اونچا ہے اور میں عرش پر مخلوق کے امر کا انتظار کرتا ہوں اپنے زعم میں اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائیں لیکن حقیقت میں وہ میرے علم سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے، اور ہر شخص کو میرے پاس ہی آنا ہے پس میں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا جس کی چاہوں مغفرت کر دوں اور جس کو چاہوں عذاب دوں۔

۶۲۶ء سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، بکر بن سہیل، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن ایوب، خالد بن یزید، کعب احبار کا بیان ہے کہ خضر بن عامیل دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر اپنے وطن سے نکل کر بحر چین تک پہنچ گئے، پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے پانی میں غوطہ دے دو، چنانچہ انہوں نے ان کو پانی میں غوطہ دے دیا چند روز کے بعد وہ پانی کے اوپر آئے تو لوگوں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے پانی کی گہرائی میں آپ کی حفاظت فرمائی ہے آپ نے اس میں کیا دیکھا؟ خضر نے جواب دیا کہ اس وقت ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس پانی کی گہرائی کی مقدار کا اندازہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ حضرت داؤد کے زمانے کا ایک شخص اس بات کی جستجو میں لگا ہوا ہے اور وہ قیامت تک اس کے تہائی حصہ تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ تین سو سال سے اس کام میں مصروف ہے۔

میں نے فرشتہ سے کہا کہ آپ مجھے اس دریا کے پانی کی زیادتی اور کمی کے بارے میں مطلع کیجئے؟ فرشتے نے جواب دیا کہ ایک مچھلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے جب وہ سانس لیتی ہے تو اس دریا کا سارا پانی اس کی ناک کے نتھنے میں چلا جاتا ہے، یہ اس کے پانی کی کمی کی مقدار ہے، پھر وہ مچھلی دوبارہ سانس لیتی ہے تو وہ سارا پانی باہر آ جاتا ہے یہ اس کے پانی کی زیادتی کی مقدار ہے۔ پھر میں نے فرشتے سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ مچھلی کے پاس سے آیا ہوں، اللہ نے مجھے اس کو سزا دینے کے لئے

اس کی طرف بھیجا تھا کیونکہ دریا کی مچھلیوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کثرت نکل کی شکایت کی تھی۔ پھر میں نے اس فرشتے سے سوال کیا کہ زمین کس چیز پر قائم ہے آپ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے اس فرشتے نے جواب دیا کہ ساتوں زمین پتھر کی ایک چٹان پر قائم ہیں اور وہ پتھر کی چٹان فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور وہ فرشتہ مچھلی کے پروں پر کھڑا ہے اور اس مچھلی کا مسکن پانی ہے اور پانی ہوا پر قائم ہے اور ہوا فضا میں پھیلی ہوئی ہے جس کا وزن کسی چیز پر نہیں ہے جو صرف حکم الہی سے چلتی ہے۔

۷۶۲۷ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، ابویزید قرطبی، سعید بن ابی مریم، عبدالرحمن بن ابی زناد، عباد بن اسحاق، سلیمان بن تحیم، کعب نے فرمایا کہ جس مچھلی کی پشت پر زمین قائم ہے، شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تیری پشت پر لوگوں، درختوں، جانوروں اور پہاڑوں کی ایک جماعت قائم ہے تو ایک پھونک کے ذریعہ ان سب کو اپنی پشت سے ایک طرف کھینچ کر سکتی ہے وہ ابلیس کے مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایک جانور اس کی طرف بھیجتا جو اس کی ناک کے ذریعے اس کے دماغ تک پہنچ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے تو وہ جانور اس کی ناک کے راستے سے باہر آ جاتا ہے۔ حضرت کعب فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ دونوں آمنے سامنے ہوتے ہیں، جب بھی وہ مچھلی ابلیس کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ جانور اس کے دماغ میں پہنچ جاتا ہے۔

۷۶۲۸ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، احمد بن عبد اللہ بن مغیرہ، مجاشع بن عمرو، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کعب نے کہا ہے کہ اللہ کے ہاں صندوق یا میل ایک فرشتہ ہے، تمام دریاؤں کا نظام اس کے سپرد ہے۔

۷۶۲۹ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن رباح انصاری، کعب نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین شخص ایک روز ایک جنگل میں جمع ہو گئے ہر ایک کے پاس اسم اعظم تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ تم مجھ سے کسی شے کا سوال کرو تا کہ میں اللہ سے اس کو تمہارے لئے طلب کروں، اس کے ساتھیوں نے کہا تم اللہ سے ہمارے لئے یہاں پر جاری چشمہ، سرسبز و شاداب باغ اور عمدہ عمدہ اشیاء طلب کرو وراوی کہتا ہے اس نے اللہ سے ان چیزوں کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ اشیاء کا ان کے لئے وہاں پر انتظام فرما دیا اس کے بعد دوسرے نے بھی وہی بات کی اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے تازہ کھجوروں کا سوال کرو، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ سے تازہ کھجوروں کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تازہ کھجوریں اتار دیں انہوں نے ان کھجوروں میں سے ایک قسم کھائی تھی کہ اللہ نے باقی کھجوریں اٹھالیں بعد ازاں تیسرے نے بھی وہی بات کی۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ آسمان سے حضرت عیسیٰ پر دسترخوان نازل کیا جاتا تھا تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے اس کو طلب کرو چنانچہ انہوں نے اس سے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ دسترخوان اٹھالیا گیا۔

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سب نے دعا کے ذریعے اپنا مقصود حاصل کر لیا آؤ اب ہم سب جمع ہو کر زندگی کے سب سے بڑے گناہ کا ذکر کریں۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک بار میں اپنے دوست کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں درختوں کی کثرت کی وجہ سے ہم جدا ہو گئے اس وقت میں نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے وہ گھبرا گیا یہ میری زندگی کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ایک بار میری والدہ نے مجھے بلایا دوری کی وجہ سے میں نے اس کی آواز نہ سنی اس بات پر ناراض ہو کر پتھروں سے دل بھر کر خوب میری پٹائی کی اس کے بعد میں عصا لے کر آیا جب اس نے اسے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ گئی اسی اثناء میں درخت سے ٹکرا کر اس کا چہرہ زخمی ہو گیا یہ میری زندگی کا سب سے عظیم گناہ ہے۔

۷۶۳۰ عبد اللہ بن محمد، احمد بن عبد اللہ، سلمہ بن شیب، ابو المغیرہ، ابو بکر بن ابی مریم، علاء بن سفیان، کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آباء کے بددین ہونے کی وجہ سے اولاد پر ضرور نحوست نازل ہوتی ہے گناہ گاروں کے گناہ کا تین پشتوں تک اور صالحین کی نیکی کا دس پشتوں تک اثر رہتا ہے۔

۶۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، زکریا بن یحییٰ بدائی، علی بن عاصم، جریری ابو عطاء، کعب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا ایک روز ایک سفید کھوپڑی پر گزر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ مجھے یہ کھوپڑی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ اسے میرے نبی آپ تھوڑی دیر کے لئے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیجئے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے رخ پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت عیسیٰ نے دوبارہ اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہاں پر ایک شیخ سبزی کی ایک گڈی پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کیجئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ ایک روز کھیت سے بلا اجازت مالک میں نے یہ سبزی توڑ کر نہر میں اسے دھویا اس پر اللہ تعالیٰ نے میری بصارت زائل فرمادی پھر حضرت عیسیٰ نے ان سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا، اس کے جواب دینے پر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور اس کی قوم کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

۶۳۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر ابو حذیفہ، محمد بن عبد اللہ بصری، عامر بن عبد اللہ حضرت کعب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے روز عصر کے وقت وادی صخرہ کے پاس سے گزرے وہاں پر ایک بوسیدہ کھوپڑی پڑی ہوئی تھی جس کے صاحب کی وفات ہوئے ۹۴ سال ہو گئے تھے حضرت عیسیٰ نے حیرانگی کی حالت میں اس کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کے حضور عرض کیا کہ اس صاحب کو مجھ سے گفتگو کی اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنے احوال سے مجھے مطلع کرے۔ راوی کہتا ہے کہ آسمان سے ندا آئی اے روح اللہ اس سے سوال کیجئے آپ کو آپ کے سوال کا جواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھی پھر اس کھوپڑی کے قریب ہو کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا بسم اللہ وبالله کھوپڑی نے کہا کہ بہترین نام سے آپ نے دعا کی اور بہترین ذکر سے آپ نے مدد طلب کی اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ مجھ سے سوال کیجئے۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا کہ تیری وفات کو کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے جواب دیا کہ یہاں پر حیات اور سالوں کو شمار کرنے والا کوئی نفس اور روح نہیں ہے یکا یک ندا آئی اس کی وفات کو ۹۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا تیری موت کس طرح آئی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں بیٹھا ہوا تھا آسمان سے مجھے ایک تیرا کر لگا اور وہ آگ کی طرح میرے پیٹ میں داخل ہو گیا اور میری حالت حمام میں داخل ہونے والے شخص کی طرح ہو گئی جو حمام کی پیش کی وجہ سے جان کی حفاظت کے لئے حمام سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو اس کے بعد ملک الموت اپنے معاون فرشتوں کے ساتھ جنکے چہرے کتوں کے چہروں کی طرح تھے ان کے بڑے بڑے دانت تھے اور آنکھیں نیلی تھیں کے ساتھ میرے پاس آئے ان کے ہاتھوں میں لوہے کے گرز تھے جو انہوں نے میرے چہرے اور پشت پر مارے۔ انہوں نے اذیت ناک طریقے سے میری روح نکالی پھر ملک الموت نے اس کو دوزخ کے کنارے رکھا پھر اس کو دوزخ کے ٹاٹ کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے لیکن ملائکہ نے آسمان کے دروازے بند کر کے ان کو داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ قبر کی تنگی، تاریکی اور عذاب جہنم میں سے کون سا تمہارے نزدیک سخت تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اے روح اللہ روح کے نکلنے کے بعد آنکھ کی بصارت جس کے ذریعے روشنی اور تاریکی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی نہیں رہتی اور نہ قلب کے لئے عقل جس کے ذریعہ تنگی اور کشادگی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی رہتی ہے۔ بحر حال قصہ مختصر میری روح کے نکلنے کے بعد مجھے قبر میں داخل کر دیا گیا بعد ازاں دو عظیم الشان فرشتے ہاتھوں میں لوہے کے گرز لئے میری قبر میں آئے انہوں نے مجھے بٹھا کر اس زور سے مجھے ضرب لگائی کہ مجھے یوں محسوس ہوا آسمان وزمین مجھ پر گرا دئے گئے ہیں اور انہوں نے ایک تختی میرے حوالے کر کے کہا کہ اپنی زندگی کے کئے ہوئے تمام اعمال اس پر لکھو جب میں لکھ کر فارغ ہوا تو انہوں نے میری طرف دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا اس کے ذریعہ سے دوزخ کی آگ سے میری قبر بھر گئی اور سختی اونٹ کی گردن کی طرح لپی لپی گردنوں والے سانپوں سے میری قبر میں آئے جنہوں نے میری ہڈیوں سے سارا گوشت ٹوٹ لیا۔

اس کے بعد ایک فرشتہ ہاتھ میں لوہے کا گرز جس کے سر پر سانپ اور سیاہ خجروں کی طرح بچھو تھے اس گرز کے تین سوساٹھ تھے ہر تین پر تین سوساٹھ قسم کی آگ تھی اٹھائے ہوئے میرے پاس آیا انہوں نے وہ گرز مجھے مارا جس سے میرے جسم میں آگ لگ گئی علاوہ ازیں اژدہ اور بچھو میری طرف بڑھے اچانک ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو لے چلو چنانچہ چند ذراؤنی شکل کے فرشتے جن کے دانت ہرن اور گائے کے سینک کی مثل تھے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکیلی تھیں اور انگلیاں سینک جیسی تھیں مجھے اٹھا کر کرسی پر جلوہ افروز ایک فرشتے کے سامنے لے گئے اس نے کہا کہ اس نافرمان نفس کو لے چلو چنانچہ وہ مجھے نلے کر دوزخ کے اول دروازے پر آئے وہاں پر تنگ راستہ تیز ہوا، گر جنے والے بادل تھے وہاں کالی آگ تھی جو دنیا کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے دوسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ پہلے کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی، پھر وہ مجھے تیسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ دوسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چوتھے دروازے پر لے گئے وہاں کی آگ تیسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت بھی تھا جس سے سیاہ پتھر جھڑ رہے تھے ان پتھروں کے کناروں پر آگ تھی ایک قوم کو ان پتھروں کو کھانے کا حکم دیا گیا میں نے اس قوم کے بارے میں دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ یہ بنیموں کے مال کو ظلمنا کھانے والے لوگ ہیں۔

اس کے بعد وہ مجھے پانچویں دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ تمام آگوں کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت تھا جس پر سو سو گرز لے لے کھڑے تھے کچھ لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا گیا تھا میں نے درخت اور اس کے کھانے والوں کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ قوم کا درخت ہے اور اس کے کھانے والے سود خور لوگ ہیں اور اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں کی آگ بھی گذشتہ کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک بہت گہرا کنواں تھا اس میں چند افراد تھے جن کے چہروں سے پیپ رس رہی تھی اس پیپ کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو ساری زمین کو بدبودار کر دے میں نے اس کنویں اور ان لوگوں کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زمہریر ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زانی تھے۔ پھر وہ مجھے دوزخ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کے پاس لے گئے اس کے ارد گرد فرشتے ہاتھوں میں آگ کے گرز لئے ہوئے کھڑے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کس چیز کی عبادت کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیل کی اس نے کہا کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ تم کس طرح بیل کی عبادت کرتے تھے اس نے کہا کہ ہم اس کو سجدہ کرتے تھے اسے کھلاتے پلاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا نبی کون تھا اس نے جواب دیا کہ الیاس، اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے ساتویں دروازے پر لے گئے وہاں پر آگ کے تین سو خیمے تھے ہر خیمے میں آگ کے تین سو محل تھے ہر محل میں آگ کے تین سو گھر تھے ہر گھر میں آگ کے تین سو کمرے تھے ہر کمرے میں تین سو قسم کے عذاب تھے جس میں سانپ بچھو اور اژدہ شامل تھے مجھے اس میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باندھ کر ڈال دیا گیا، آگ ہمیں جلاتی تھی اژدہ ہمیں کھاتے تھے سانپ ہمارا گوشت نوچتے تھے فرشتے لوہوں کے گرز سے ہماری پٹائی کرتے تھے میں ۹۴ سال سے عذاب میں مبتلا ہوں جمعرات اور جمعہ کے علاوہ تھوڑی دیر کے لئے بھی مجھ سے عذاب میں تخفیف نہیں کی جاتی۔ اسی اثناء میں غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان کو اس کی کھوپڑی کے پاس لے جاؤ جو وادی صحرہ میں پڑی ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ نے اس کے لئے سفارش کی ہے چنانچہ مجھے وہاں سے نکالا گیا اے روح اللہ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے سفارش کریں یا وہی کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ اے باری تعالیٰ اس نفس کو میرے سامنے زندہ کر دے راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی دعا کی برکت سے اسے زندہ کر دیا اور حضرت عیسیٰ کے بعد اس کی وفات ہوئی۔

۶۳۳ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، سفیان، اوزاعی، کعب کا قول ہے لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے

گا کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور سوال عام ہو جائیگا یہاں تک کہ ہر چیز برکت اٹھالی جائے گی۔

۷۶۳۴ ابو محمد، احمد بن جعفر بن فارس، محمد بن نعمان بن عبد السلام، کثیر بن ہشام، عیسیٰ بن ابراہیم ہاشمی، معاویہ بن عبد اللہ جعفری، کعب نے فرمایا کہ درہم و دینار حضرت آدم کے دور سے شروع ہوئے اور معیشت کی اصلاح انہی پر موقوف ہے۔

۷۶۳۵ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن کثیر، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعب کہتے ہیں کہ کیم اپریل کو اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرما ہوتے ہیں اور کھیتی کو پھل لانے کا حکم دیتے ہیں۔

۷۶۳۶ محمد بن احمد، محمد بن عثمان، ابو شاذان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ابو عثمان نہدی، کعب نے بیان کیا ہے کہ دجال عرب کے پانیوں میں سب سے پہلے اس پانی پر آئے گا جو بصرہ میں جبل سنام کے قریب واقع ہے۔

۷۶۳۷ محمد، محمد بن نصر بن عبد الرحمن، احمد بن بشر، سعید، قتادہ، کعب کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مقام ابراہیم، مکن یمانی اور زمزم کے درمیان ہے۔

۷۶۳۸ محمد، محمد، منجانب ابو عامر اسدی، سفیان اعمش، ابوصالح، کعب کا بیان ہے کہ دنیا چھ ہزار سال تک باقی رہے گی۔

۷۶۳۹ محمد، محمد، اللہ شاذان، جریر بن حازم، زبید بن حارث، عکرمہ کعب کا قول ہے کہ توراۃ کی سب سے پہلی نازل ہونے والی دس آیات سورہ انعام کی آخری دس آیات ہیں۔

۷۶۴۰ محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، مندل، اعمش، صالح کہتے ہیں کہ کعب نے عمر سے کہا کہ ہم آپ کو شہید امام عادل اللہ کے بارے میں ملامت سے خوف نہ کرنے والا پاتے ہیں۔

۷۶۴۱ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سراج، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن عیاش، ابن عیاش قتیبانی، یزید بن قودر، کعب نے فرمایا کہ اخروی شرف کے خواہاں شخص پر کثرت تفکر لازم ہے۔

۷۶۴۲ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس، ابو ہاشم، ابن یمان، خارجہ بن زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعب نے بیان کیا ہے کہ طلب علم کے سلسلہ میں خروج کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان وزمین کو رزق کا ضامن بنا دیتا ہے۔

۷۶۴۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیار جعفر، عبد الجلیل، ابو عبد السلام کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ خیر سیکھو اور پھر لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں خیر کے معلم اور متعلم کی قبر کی وحشت کو اپنے نور کے ذریعہ دور کر دوں گا۔

۷۶۴۴ محمد بن حسن مقبری، عبد اللہ بن عبد الوہاب، محمد بن عمر بن نعام، حمصی، بقیہ بن ولید، یحییٰ، بشر بن منصور، ابو عبد السلام، کعب کا بیان ہے کہ اگر تم عذاب جہنم کی ایک قسم کو یاد کرو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور جسے کھانے پینے سے بد بھمی کا خطرہ ہو تو وہ قرآن کی یہ آیت (شہد اللہ انہ لا الہ الا هو) (از آل عمران ۱۸) پڑھتا رہے اس کی برکت سے انشاء اللہ اس مرض سے حفاظت پائے گا۔

۷۶۴۵ ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ریحہ رشدی، ابن وہب، ابن ابی ذئب، سعد بن ابی سعید مقبری، سلویٰ نے بیان کیا ہے کہ نوفل بن مسابق نے کعب احبار سے سوال کیا کہ قرآن میں والد کی نافرمانی کے کون کون سے اسباب بیان کئے گئے ہیں؟ کعب احبار نے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے (۱) یہ کہ جب والد اولاد کو کسی کام کے کرنے پر قسم دے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی اسے پورا نہ کرے (۲) والد اولاد سے کسی چیز کا سوال کرے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی ان کا سوال پورا نہ کرے (۳) اولاد والد کی امانت کا پاس نہ کرے (۴) والد اولاد کے بارے میں اللہ سے شکوہ کرنے لگے

۷۶۴۶ ابراہیم، ابو ریحہ، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابو حنظلہ، قتادہ، کعب نے ایک بار ابو موسیٰ

اشعری سے سوال کیا کہ اہل جنت کی تعداد کتنی ہوگی انہوں نے لاکھوں کا اظہار کیا پھر کعبؓ نے ان سے اہل جنت کی صفوں کی تعداد اور ان کے درمیانی فاصلہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے نفی میں جواب دیا کعبؓ نے کہا کہ اہل جنت کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں آٹھ صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی دو صفوں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔

۷۶۲۷ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، قیس بن ربیع، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن یاس، شیبان عاصم بن بہدہ، ابو صالح، کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ نے تمام مہینوں میں سے ماہ رمضان اور تمام شہروں سے شہر مکہ، تمام ایام سے یوم جمعہ اور تمام راتوں میں سے لیلۃ القدر اور تمام اوقات میں سے نمازوں کے اوقات کو پسند فرمایا ہے پس مومن ہمیشہ دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ ادا کر چکا دوسری وہ جس کے انتظار میں ہوتا ہے۔

۷۶۲۸ محمد، جریر، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو الربیع الرشیدی، ابن وہب، عمر بن محمد، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ السلوٰی، کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام شہروں میں مکہ زمانوں میں شہر حرم کا زمانہ مہینوں میں ذی الحجۃ، ایام میں یوم جمعہ، راتوں میں لیلۃ القدر اوقات میں فرضوں کے اوقات اور کلام میں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ والحمد للہ سب سے زیادہ پسند ہے۔

۷۶۲۹ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، مسیب بن رافع، کعبؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دن و رات میں کچھ اوقات منتخب کر کے ان میں نمازیں فرض کیں اور زمانہ سے چار اشہر حرم منتخب کئے، اور مہینوں میں سے ماہ رمضان منتخب فرمایا، اور دنوں سے جمعہ کا دن اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب کیا اور زمین سے مساجد کا حصہ پسند فرمایا۔

۷۶۵۰ حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابو ہلال، عبد اللہ بن بریرہ، کعبؓ کا قول ہے کہ دو عمروں سے حج اور بیت المقدس میں دو رکعت پڑھنے سے عمرہ افضل ہے اور بیت اللہ اور بیت المقدس میں سے ایک کی طرف سفر کرنا دوسرے کی طرف سفر کرنے کی مثل ہے کیونکہ دونوں کے نزدیک مقام اور میزاب ہے۔

۷۶۵۱ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، عمر بن ابی بکر، کعبؓ کا بیان ہے کہ میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ جو شخص صبح و شام خیر کی بات سیکھنے سکھانے یا اللہ کے ذکر کے لئے مسجد جائے تو وہ راہ خدا میں قال کرنے والے کی مانند ہے عبد العزیز نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے مسجد جانے والا شخص غیر متعلم اور غیر ذاکر کی مانند ہے۔

۷۶۵۲ ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر یا خیر کی بات کے تعلیم و تعلم کے لئے مسجد میں آنے والا شخص راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے اور دنیاوی باتوں کے لئے مسجد میں آنے والا شخص دوسرے کی چیز پر خوش ہونے والے شخص کی طرح ہے اور اس کا ذکرین وصالحین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۷۶۵۳ عبد اللہ بن محمد جعفر، قاسم بن فورک، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار بن حاتم، موسیٰ بن سعید راسی، ہلال ابو جبلہ، ابو عبد السلام، کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بن عمران میں نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اے موسیٰ قیامت کے روز جس کے نامہ اعمال میں دس رمضانوں کے روزے ہوں گے وہ متواضعین میں شمار ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں بیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ ابرار میں سے ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں تیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ میرے نزدیک شہداء سے افضل ہے۔ اے موسیٰ بن عمران ماہ رمضان کے آغاز پر میں حاملین عرش کو عبادت چھوڑ کر روزے داروں کی دعا پر آمین کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ روزے دار کی دعا کو رد نہ کرنے کا میں نے عزم کیا ہوا ہے۔ اے موسیٰ ماہ رمضان میں آسمان وزمین درختوں، پہاڑوں اور چوپایوں کو

روزے داروں کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہوں۔ اے موسیٰ! ماہ رمضان کے صائمین میں سے تین شخصوں کو تلاش کر کے ان کی معیت اختیار کر اور اکل و شرب میں ان کے ساتھ شریک ہو، اس لئے کہ زمین کے جس حصہ پر ماہ رمضان کے تین روزہ دار ہوں وہ حصہ عذاب و غضب سے محفوظ رہتا ہے، اے موسیٰ! کیا تم کو میرے مقرب شخص کے بارے میں معلوم ہے؟ غصہ کے وقت برداشت سے کام لینے اور والدین و اقارب کے قطع تعلقی کے باوجود ان سے صلہ رحمی کرنے والا شخص مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مقرب ہے۔ ماہ رمضان میں پیاس برداشت کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے روز میں نے سیرابی کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اے موسیٰ! اگر تو مریض ہے تو رمضان کے صائمین کو حکم دے کہ وہ تجھے اٹھا کر لے جائیں، اگر تو مسافر ہے تو سفر سے واپس آ کر بوڑھے، بچوں اور حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ لے کر اس جگہ پر چلا جا جہاں روزے دار ہیں اس لئے کہ اگر میں آسمان و زمین کو ان پر چھوڑ دوں تو ان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا اور میں ان کو ان کے انعامات کی خوشخبری سناؤں گا اور عید کی شب میں آسمان و زمین سے کہتا ہوں کہ تم گواہ رہو کہ میں روزے داروں سے راضی ہو گیا۔ اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ روزوں کے بدلہ میں نے تم کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے اور قیامت کے روز تم پر حساب میں آسانی کروں گا اور دنیا میں تمہارے رزق میں فراخی کروں گا اور تمہاری لغزشوں کو معاف کر دوں گا میری عزت قسم آج کے بعد تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور ماہ رمضان کے روزے امر آخرت سے ہیں، لیکن اسے دنیا ہی میں میں نے تم کو عطا کر دیا۔

اگر تم امر دنیا کے بارے میں مجھ سے سوال کرو گے تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔ اے موسیٰ بن عمران! لوگوں سے کہہ دو کہ وہ مجھ سے دعا میں جلدی نہ کریں اور مجھ سے بخل نہ کریں کیا انہیں معلوم نہیں کہ بخل مجھے ناپسند ہے پھر میں کیسے بخیل ہو سکتا ہوں۔ اے موسیٰ بن عمران! افطاری کے وقت ہر دعا مجھ سے کرو اس لئے اس وقت میں کوئی دعا رد نہیں کرتا بڑی بڑی چیز کے سوال کرتے کے بارے میں مجھ سے بخل سے کام مت لو اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے حیا مت کرو کوٹنے کے اوزار اور بکری کے چارہ تک کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔ اے موسیٰ! تمہیں معلوم نہیں کہ رائی اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے ہی پیدا کیا ہے اور ہر شے کو میں نے مخلوق کی ضرورت کے واسطے پیدا کیا ہے۔ اور جو شخص مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ میں اس کے عطا اور عدم عطا پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کے ساتھ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہوں پھر اگر وہ اس پر میرا شکر ادا کرے گا تو اس کا ٹھکانہ دار الحامدین ہے اور جسے میں سوال نہ کرنے کے باوجود کوئی شے عطا کروں، پھر وہ اس پر میری ناشکری کرے تو قیامت کے روز اس پر حساب میں سختی کروں گا۔

۶۱۵۴ ابو محمد بن حیان، محمود بن قرج، محمد بن عبد اللہ بن حفص رجا، بن عبد اللہ، صالح بن صباح مقدسی، کعب نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات میں موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ امت محمدیہ کو رمضان کے ایک روزے کے بدلے دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دیا جائے گا اور انہیں ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر عطا کروں گا اور میں نے اس ماہ میں ان کے لئے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس میں صدق دل سے توبہ کرنے والے شخص کا اگر اسی شب یا ماہ میں انتقال ہو گیا تو اس کے لئے میں شہیدوں کا ثواب ہے۔ اے موسیٰ! امت محمدیہ کو حج کے ادا کرنے پر میں وہی کچھ عطا کروں گا جو میں نے حضرت آدم و ابراہیم کو عطا کیا تھا۔ اے موسیٰ! میں زکوٰۃ کی ادائیگی پر امت محمدیہ کی عمروں میں زیادتی کروں گا اور آخرت میں انہیں مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا اے موسیٰ! میں بہت کچھ عطا کرنے والا ہوں میں بندہ سے چھوٹی چیز کا مطالبہ کر کے اسے بڑی چیز عطا کرنے والا ہوں اے موسیٰ! میں بہترین موٹی ہوں میں لوگوں سے قرض کا مطالبہ کر کے انہیں فرض عطا کرنے والا ہوں اور دنیاوی آقا اپنے ماتحتوں کے ساتھ مجھ جیسا سلوک نہیں کر سکتے، اے موسیٰ! میرے کاموں کی صفت بیان سے بالاتر ہے۔ اے موسیٰ! میری رحمت محمد اور ان کی امت کے لئے خاص ہے۔ اے موسیٰ! امت محمدیہ میں ایسے افراد بھی ہیں کہ کلمہ شہادت کے کہنے پر ان کے لئے انبیاء کے ثواب کے برابر ثواب ہے، ان پر میری رحمت کا نزول

ہوتا ہے میرے غضب سے وہ محفوظ رہتے ہیں ان کو عذاب قبر نہیں ہوگا منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئے جائیں گے، اے موسیٰ امت محمدیہ کے لئے میری رحمت خاص ہے۔ امت محمدیہ کے جس فرد کی زبان اور دل میں کلمہ شہادت ہوگا اس کی توبہ میں ضرور قبول کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ ان باتوں کے سننے کے بعد سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے امت محمدیہ میں سے ہونے کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم آپ اس امت کے زمانہ تک زندہ نہیں رہیں گے، اے موسیٰ اگر قیامت کے روز تو میرا قرب چاہتا ہے تو یتیم و سائل کو ڈانٹ ڈپٹ مت کر۔ اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں قیامت کے روز تیری زندگی کی ہر دعا قبول کروں تو حسن اخلاق تجھ پر لازم ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یتیم کو رخصا، الہی کے لئے کھانا کھلانے والے کے واسطے کیا اجر ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ میں ایک منادی کے ذریعہ اس کے لئے آگ سے آزادی کا اعلان کراتا ہوں۔

۶۵۵ ابو محمد بن حیان، ابو العباس ہروی، ابو عامر دمشقی، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، یزید بن ہاد، نافع، کعب نے لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔

۶۵۶ قاضی محمد بن احمد، ابوالحسن شیبانی، عباد بن احمد عزیزی، محمد بن سوتہ، عبد الواحد، کعب نے بیان کیا کہ حضرت القمان حکیم نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹے نماز قائم کر، اس لئے کہ دین میں نماز کی مثال خیموں کے ستونوں کی مانند ہے۔ بلاشبہ ستونوں کی درستگی میخوں اور رسیوں کی درستگی کا سبب ہوتی ہے اور ستونوں کی عدم درستگی میخوں اور رسیوں کی عدم درستگی کا سبب ہوتی ہے اور اپنے دوست سے فروتنی کا معاملہ کروہ بھی تجھ سے فروتنی کا معاملہ کرے گا اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر ورنہ تو ان کی نظروں میں مبغوض ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہترین چیزوں میں سے صدقہ کر، اس سے تیرے مال میں برکت ہوگی اور غضب الہی سے محفوظ رہے گا۔ مفلس

۶۵۷ پڑوسی، مسکین، غلام، قیدی پر رحم کھا، یتیم کو قریب کر کے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کیونکہ اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے شخص پر اللہ رحم کرتا ہے۔ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعب کا قول ہے کہ ضعیف و محتاج لوگوں کے لئے خوشخبری ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انبیاء کی صحبت کے ذریعہ ان کا اکرام کرے گا۔

۶۵۸ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعب کا قول ہے کہ عمدہ آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو آخرت میں ایسی شیریں گفتار عطا کی جائے گی کہ اہل جنت اس سے کبھی بھی نہیں اکتائیں گے اور جید قاری آخرت میں اپنی ازواج و خادمین کے ساتھ عمدہ تلاوت کی وجہ سے ایک ہزار سال تک موتیوں کے محل میں قیام کرے گا۔

۶۵۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یزید، جریری، عبد اللہ بن شفیق، کعب نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ یوں دعا کرتے تھے اے اللہ میرے دل کو توبہ کے ذریعہ نرم فرما دے اور میرے دل کو پتھر کی طرح سخت مت کر۔

۶۶۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الرحمن، سفیان، عیسیٰ، سالم، کعب نے فرمایا کہ حضرت نوح کے بعد زمین پر یکے بعد دیگرے چودہ ابدال رہیں گے جن کی وجہ سے اہل ارض پر عذاب نازل نہیں ہوگا لہذا

۶۶۱ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ نے زمین کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ اے زمین میں تیرے کچھ حصہ پر نزول کرنے والا ہوں اس کے بعد پہاڑ بلند ہو گئے اور پتھروں نے فروتنی ظاہر کرتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر اللہ نے اس پر قدم مبارک رکھ کر فرمایا یہ میری قیام گاہ ہے اور یہ میری مخلوق کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ یہ میری جنت اور دوزخ ہے اور یہاں پر قیامت کے روز جس کا میں مالک ہوں میرا میزان قائم ہوگا۔

۶۶۲ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، قتیبہ، یزید بن خالد، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعد بن ابی ہلال ایک بار حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے حضرت کعب سے علم نجوم کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ میرے

نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے اس لئے کہ مجھے اس میں کوئی بھلائی نظر نہیں آتی۔

۷۶۱۳ اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، احمد بن منیع، عباد بن عباد، ابان، سالم بنی، عبد اللہ بن رباح، کعب کا بیان ہے کہ مشرکین کے ہاتھوں قتل ہونے والے مسلمان کے لئے دونوں ہیں اور حور یہ کے ہاتھوں قتل ہونے والے شخص کے لئے آٹھ نور ہیں۔

۷۶۱۴ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، سلیمان بن ایوب، جعفر بن سلیمان، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، والد، سیار، جعفر ابو عمران، عبد اللہ بن رباح، کعب کا قول ہے کہ شہید کے لئے دونوں ہیں اور خوارج کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے آٹھ نور ہیں اور خوارج نے حضرت داؤد کے زمانہ میں ان کے خلاف بغاوت کی تھی۔

۷۶۱۵ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، عبد اللہ بن شقیق، کعب کا قول ہے کہ بہترین عمل سب سے اچھا حدیث اور بدترین عمل تلخ حدیث سے ہیں نے کعب سے سب سے اچھا حدیث اور تلخ حدیث کی تشریح کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ سب سے اچھا حدیث یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کی تسبیح میں اور پوری قوم باتوں میں مشغول ہو اور تلخ حدیث یہ ہے کہ ایک انسان نیک صالح ہے اور جب اس کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا جائے تو وہ اس کی برائی کریں۔

۷۶۱۶ اسحاق بن ابراہیم بن محمد، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن موسیٰ ابو معاویہ، اعش، مجاہد، کعب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز صدقہ کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے۔

۷۶۱۷ ابو محمد بن حیان، جعفر فریابی، قتیبہ، مالک بن انس، یزید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعب احبار نے کہا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو اگر گناہ کا حکم ہو جائے تو اس کے نزدیک نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زمین میں دھنس جانا بہتر ہوتا ہے۔

۷۶۱۸ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم احمد بن سعد، ابن لہیعہ، عمار بن عزیہ، عبد اللہ بن دینار، عطاء بن یسار، کعب فرماتے ہیں کہ دوزخ میں چار پل ہوں گے پہلے پر قطع رحمی کرنے والے کو، دوسرے پر مقروض کو، تیسرے پر خائنین کو، چوتھے پر متکبرین کو روک لیا جائے گا۔

۷۶۱۹ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، مہر بن حارث، سعید بن ابی ہلال، کعب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم والدین کے نافرمان شخص کو جلد موت دے دی جاتی ہے اور والدین کے فرماں بردار شخص کی عمر میں برکت کی جاتی ہے۔ کعب کہتے ہیں کہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے کہ والدین کی آواز پر لبیک نہ کہنے والی اولاد والدین کی نافرمان ہوتی ہے۔ نیز والدین جس اولاد کے لئے بد دعا کریں تو وہ اولاد بھی والدین کی نافرمان ہوتی ہے اور والدین کی طرف سے سوال کے باوجود ان کا خیال نہ کرنے والی اولاد بھی نافرمان ہوتی ہے۔

۷۶۲۰ محمد بن علی، عبد اللہ بن حسن بن معبد، ابو کریب، بخاری، اعش، سالم بن ابی الجعد، کعب کا قول ہے کہ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ کار مٹاؤں لوگ ہوں گے ان سے مٹاؤں کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد جو بادشاہ کے پاس اپنے بھائی کی چغلی کرنے والا ہے ایسا شخص اپنی بھائی اور بادشاہ کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

۷۶۲۱ ابو جعفر احمد بن محمد بن احمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، زعفرانی، ابو معاویہ، اعش، زیاد، کعب نے بیان کیا ہے کہ لقل اور بناوٹ چالیس روز تک باقی رہتی ہے بعد ازاں شے اپنی اصل حالت پر لوٹ آتی ہے۔

۷۶۲۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن رباح انصاری، کعب کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم ہرون حضرت اوط کے شہر سدوس کی طرف جھانک کر فرماتے تھے تمہارے لئے ہلاکت ہو کعب کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا: داتا تھا۔

۷۶۲۳ محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بھری، حماد بن زید، یحییٰ، کعب نے کہا ہے کہ عنقریب فتنہ برپا ہوگا جس میں لوگوں کے خون، اموال اور

فروج کو حلال سمجھا جائے گا اور بعد ازاں فتنہ و جال واقع ہوگا۔

۷۶۷۴ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے عراق جانے کا ارادہ کیا کعب احبار نے عمر سے فرمایا آپ عراق نہ جائیں اس لئے کہ وہاں پر جنات کے اثرات اور بڑے بڑے امراض ہیں۔

۷۶۷۵ ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبید اللہ بن ابی جعفر، کعب احبار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہیں جو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کھل جائے گا۔

۷۶۷۶ ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن احمد، قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، صنابحی، کعب کہا کرتے تھے عنقریب چمڑے کے سکڑنے کی طرح عراق سکڑ جائے گا اور مینگی کے ٹکڑوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

۷۶۷۷ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابو الضیف، کعب کا قول ہے کہ یا جوج و ما جوج روزانہ کدال کے ذریعے دیوار کو منہدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ منہدم ہونے کے قریب ہوتی ہے تو یا جوج و ما جوج کہتے ہیں کہ کل ہم اس کو گرا دیں گے راوی کہتا ہے کہ کل جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ دیوار بالکل صحیح و سالم کھڑی ہو جاتی ہے پھر یا جوج و ما جوج اسے از سر نو گرانا شروع کرتے ہیں اور شام کو جب دیوار گرنے کے قریب ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن جب اس دیوار کے انہدام کے لئے حکم الہی ہوگا تو منجانب اللہ ان کی زبان سے کہلوا یا جائے گا کہ انشاء اللہ کل ہم اس کو بالکل منہدم کر دیں گے۔ چنانچہ کل وہ آکر اس کے باقی ماندہ حصہ کو منہدم کر دیں گے۔

پھر یا جوج و ما جوج کے اگلے حصے سے ایک شخص دریا پر آکر اس کا ساراپانی پی جائے گا اس کے بعد ان کے درمیانی حصہ سے ایک شخص آکر اس دریا کی مٹی کو چاٹ لے گا پھر ان کے آخری حصہ سے ایک شخص آئے گا اور وہ کہے گا یہاں پر پانی تھا بعد ازاں یا جوج و ما جوج آسمان کی طرف تیر پھینک کر کہیں گے زمین والوں کو ہم نے زیر کر دیا اور اہل آسمان پر ہم غالب آگئے پھر اللہ تعالیٰ ایک کیڑے کے ذریعے ان کو ہلاک کر دے گا حتیٰ کہ روئے زمین پر ان کا تعفن پھیل جائے گا۔ بعد ازاں اللہ کے حکم سے ایک پرندہ ان کی نعشوں کو دریا میں پھینک دے گا اس کے بعد زمین میں بہ کثرت پیداوار ہوگی حتیٰ کہ ایک انار تمام اہل بیت کو کفایت کرے گا اسی انشاء میں کالے حبشی کے بارے میں خبر مشہور ہوگی کہ وہ اہل بیت سے قتال کے لئے آرہا ہے مسلمان ایک مختصر سادستہ اس کے مقابلے کے لئے روانہ کریں گے لیکن حبشی سے ان کی ملاقات سے قبل ہی اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا کے ذریعے تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لے گا اس کے بعد صرف لوگوں کا غبار باقی رہ جائے گا۔

۷۶۷۸ ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن عطاء، عمر بن احمد بن احمد بن علی، ابو مغیرہ، صفوان بن عمر، شرح بن عبید، کعب نے بیان کیا کہ یا جوج و ما جوج کو تین قسموں پر پیدا کیا گیا ہے (۱) ان کے اجسام مرغابی کی مانند ہیں (۲) ان کی لمبائی اور چوڑائی چار چار گز ہے (۳) ان کے بڑے بڑے کان ہیں۔

۷۶۷۹ سلیمان بن احمد، عبد الرحمن بن خاتم مرادی، نعیم بن حماد، ابو مغیرہ، اسماعیل بن عیاش، ابو بکر بن ابی مریم غسانی، کعب کا قول ہے کہ تین سانپ کی ایک قسم ہے جو اہل ارض کو ایذا دے گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو خشکی سے دریا میں پھینک دے گا۔ ب دریا کی جانور اس کی ایذا رسانی سے چلا میں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ یا جوج و ما جوج کی غذا کے واسطے دریا سے خشکی پر پھینک دے گا۔

۷۶۸۰ سلیمان، عبد الرحمن، نعیم، بقیہ بن ولید، ابو مغیرہ، ابو بکر بن ابی مریم، ابو زہریہ، کعب کا بیان ہے کہ یا جوج و ما جوج کے بعد لوگ دس سال تک خوشحالی میں رہیں گے حتیٰ کہ دو شخص ایک انار اٹھا سکیں گے اسی طرح انور کا ایک خوشہ دو آدمی اٹھا سکیں گے دس سال تک وہ اس حالت پر رہیں گے بعد ازاں اللہ کی طرف سے خوش گوار ہوا چلے گی جو کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑے گی اس کے بعد بلا وجہ لوگ ایک

دوسرے کو قتل کر دیا۔ حتیٰ کہ اسی اثناء میں قیامت قائم ہو جائے گی۔

۶۸۱ء سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، نعیم بن حماد، بقیہ، ابوالمغیرہ، مصفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؓ نے فرمایا کہ عنقریب زمین اہل زمین پر تنگ ہو جائے گی پھر وہ تم پر حرکت کرنے لگے گی حتیٰ کہ تمہیں اس کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا خیال آئے گا اور آقاؐ اپنے غلاموں کو آزاد کر دینگے بعد ازاں ایک عرصہ تک زمین پر سکون رہے گی حتیٰ کہ اپنے غلاموں کو آزاد کرنے والوں کو افسوس ہوگا پھر ایک وقت کے بعد زمین دوبارہ حرکت کرے گی حتیٰ کہ بعض لوگ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے آزاد کر دئے ہم نے اپنے غلام آزاد کر دئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں نے آزاد کیا ہے۔

۶۸۲ء سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرہ، ابن شاذب، ابو منہال ابو زیاد، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی پشت پر بارہ محافظ پیدا کئے ان میں افضل ترین اور بہترین ابو بکرؓ اور عثمانؓ ہیں۔

۶۸۳ء سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرہ، ابن شاذب، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، کعبؓ کا قول ہے کہ سب سے پہلے اس امت میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی بعد ازاں بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور جباریت ہوگی اس وقت زمین کا باطن زمین کے ظاہر سے بہتر ہوگا۔

۶۸۴ء سلیمان بن احمد، عبدالرحمن، نعیم، عثمان بن کثیر، محمد بن مہاجر، عباس بن سالم، عمر بن ربیعہ، مغیث، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کعبؓ سے توراۃ میں اپنی صفت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ توراۃ میں آپ کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ ایک سخت خلیفہ ہوگا جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خیال نہیں کرے گا ان کے بعد منتخب ہونے والے خلیفہ کو ان کی قوم ظلماً قتل کرے گی اس کے بعد فتنے واقع ہوں گے۔

۶۸۵ء محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید بقیہ بن ولید، محمد بن زیاد بانی کہتے ہیں کہ میں کعبؓ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور میں نے ان سے ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ تمہارے سامنے ایک جسم ہے جس پر گناہوں کی وجہ سے مواخذہ کیا گیا ہے اگر اسی حالت میں میری موت آگئی تو میں رحمت الہی کا محتاج ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت یاب کر دیا تو بقیہ زندگی میں اس کی اطاعت میں گزار دوں گا۔

۶۸۶ء حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، مسر، مصعب، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ حضرت داؤدؑ صبح و شام تین بار یہی دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آج مجھے برا اس مصیبت سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے خلاصی عطا فرما دے اے اللہ آج آسمان سے نازل ہونے والی تمام بھلائیوں سے مجھے حصہ عطا فرما۔

۶۸۷ء ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی، عبداللہ بن ہر باج کعبؓ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے اس بات سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ زمین میں میرے علاوہ تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے ساتھ رہتے تھے۔

۶۸۸ء عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، اسماعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، کعبؓ کہتے ہیں کہ ضرورت کے مطابق بات کرنا حکمت ہے، تم پر خاموشی لازم ہے اس لئے کہ وہ ایک اچھائی اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔ تم حکمت کے دروازے تلاش کرو، صبر حکمت کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ بلا وجہ ہنسنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس حاکم سے خوش ہوتا ہے جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت کا خیال رکھتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حکمت مومن کا گم شدہ سرمایہ ہے علم کے اٹھائے جانے سے قبل اسے حاصل

علم کا اٹھنا اس کے ناقلین کا دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔

۶۸۹ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن ابی بکر مقدمی، معتمر، ابوسلیمان، کعب کا بیان ہے کہ جس آگ میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا تھا اس آگ نے صرف ان کی رسیوں کو جلایا تھا۔

۶۹۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر مسلم بن سعید، مجاشع بن عمر، ابن لھیعہ یحییٰ بن میمون حضرمی، کعب نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو راتوں رات بنی اسرائیل کے لے جانے کا حکم دیا تو انہیں حضرت یوسف کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جانے کے بارے میں حکم دیا لیکن حضرت موسیٰ کو ان کی جائے قبر معلوم نہیں تھی بنی اسرائیل کی سراج نامی ایک خاتون تھی جسے اللہ تعالیٰ نے دراز زندگی عطا فرمائی تھی حتیٰ کہ اس نے حضرت موسیٰ کا زمانہ پایا اس نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے حضرت یوسف کی قبر کے بارے میں نشان دہی کروں گی اس شرط پر کہ آپ مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کریں۔

حضرت موسیٰ نے اس سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا کہ (۱) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری جوانی دوبارہ لوٹا دیں (۲) آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے حضرت موسیٰ نے دونوں کا وعدہ فرمایا (۳) آخرت میں جنت میں مجھے آپ کی معیت حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اس کی تیسری بات سن کر رونے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ جنت میرے قبضے میں ہے میں اس کا سوال پورا کروں گا حضرت موسیٰ نے اس کی تیسری شرط بھی پورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس عورت نے کہا کہ حضرت یوسف کی قبر اس جزیرہ میں ہے جس پر پانی غالب آچکا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے دو لکڑی کے پیالے لے کر ان پر اللہ کا نام لکھ کر اس کی دونوں جانبوں میں وہ پیالے ڈالے اس کے بعد اس کا پانی نیچے اتر گیا اس خاتون نے بتایا کہ اس جگہ حضرت یوسف کی قبر ہے نو جوان فوراً اس کی طرف لپکے تو انہوں نے سنگ مرمر کے تابوت میں حضرت یوسف کو پایا پھر وہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ قارون ان دونوں پیالوں کو غور سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد جس خزانے پر اس کا گزر ہوتا قارون زمین کے اس حصہ پر ان دونوں پیالوں کو رکھ دیتا جس سے زمین میں شگاف پڑ جاتا اور وہ وہاں سے خزانہ نکال لیتا اسی کی بابت قول باری تعالیٰ ہے: قارون کہنے لگا کہ مجھ کو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے (از قصص ۷۸) حالانکہ ان پیالوں کی وجہ سے اسے علم ہوا تھا اس سے قبل اسے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

۶۹۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابو عمر ان جونی، عبد اللہ بن ابی رباح انصاری، کعب کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم مہمان نواز، مساکین اور مسافروں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک روز ان کے پاس مہمان نہیں آیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے اور اسی حالت میں باہر نکلے اور مہمان کی جستجو میں راستہ میں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد انسانی شکل میں وہاں سے ملک الموت کا گزر رہوا انہوں نے حضرت ابراہیم کو سلام کیا حضرت ابراہیم نے سلام کا جواب دے کر ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا کہ میں مسافر ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں آپ کے ہی انتظار میں بیٹھا تھا بعد ازاں حضرت ابراہیم ان کا ہاتھ پکڑا انہیں اپنے گھر لے گئے۔ حضرت اسحاق نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ ملک الموت ہے جس کی وجہ سے انہوں نے رونا شروع کر دیا حضرت سارہ نے حضرت اسحاق کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو روتا دیکھ کر خود بھی رونا شروع کر دیا ملک الموت نے جب حضرت ابراہیم کو روتے دیکھا تو وہاں سے چلے گئے جب سب خاموش ہو گئے تو حضرت ابراہیم نے ناراض ہو کر گھر والوں سے فرمایا رونے کی وجہ سے میرا مہمان چلا گیا حضرت اسحاق نے فرمایا کہ مجھے ملامت مت کیجئے اے میرے والد جب میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کی رحلت کا وقت قریب آ گیا ہے لہذا آپ اپنے اہل کو وصیت کیجئے۔

حضرات ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا باہر جاتے وقت اسے تالا لگا کر جاتے تھے اور ان کے علاوہ

کوئی ان کے کمرے میں نہیں جاتا تھا ایک بار حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے اسے کھولا تو اس میں ایک شخص کو بیٹھے ہوئے پایا حضرت ابراہیم نے اس سے دریافت کیا کہ تم کس کی اجازت سے داخل ہوئے اس نے کہا کہ گھر کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں اس کے بعد حضرت ابراہیم نے ایک کونہ میں دو رکعت نفل پڑھ کر حسب سابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر ملک الموت آسمان پر چلا گیا اللہ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ان میں کیا دیکھا ملک الموت نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کی مخلوق میں سے اس شخص کے پاس سے آیا ہوں جس نے سب کی بھلائی کے لئے دعا کی ہے۔ پھر اس کے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابراہیم نے اسے کھولا تو اس میں وہی شخص بیٹھا ہوا تھا اس بار حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ملک الموت ہے تو کوئی علامت ظاہر کر۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم کچھ دیر کے لئے اپنا چہرہ پھیر لیجئے پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا کہ اے ابراہیم میری طرف دیکھئے اس وقت حضرت ابراہیم نے ان کو اس حالت میں دیکھا جس حالت میں وہ مؤمنین کی روح قبض کرتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم نے خوب نور اور حسن و جمال دیکھا۔ پھر ملک الموت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ کچھ دیر کے لئے دوسری جانب رخ کیجئے پھر حضرت ابراہیم نے ملک الموت کو اس شکل میں دیکھا جس شکل میں وہ کفار و فجار کی روح قبض کرتے ہیں اس بار حضرت ابراہیم ملک الموت کی شکل دیکھ کر ڈر گئے حتیٰ کہ ان کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور قریب تھا کہ ان کی جان نکل جاتی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہچان لیا اب من جانب اللہ جو تجھے حکم ہے اسے جا کر پورا کر چنانچہ وہ چلے گئے اللہ کی طرف سے ملک الموت کے لئے حکم ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو چنانچہ ملک الموت ایک بوڑھے کی شکل میں حضرت ابراہیم کے پاس آئے اس وقت حضرت ابراہیم انگور کے باغ میں تھے حضرت ابراہیم کو ان پر رحم آ گیا انہوں نے ایک ٹوکرا انگوروں سے بھر کر ان کے سامنے لا کر رکھ دیا اور ان سے کھانے کی درخواست کی راوی کہتے ہیں کہ وہ انہیں چبا چبا کر پھینک رہے تھے حضرت ابراہیم کو اس پر بڑا تعجب ہوا پھر حضرت ابراہیم نے ان سے سوال کیا کہ تیرے کتنے سال گزر چکے ہیں اس نے بتایا کہ اتنے حضرت ابراہیم نے بتایا کہ میری عمر کے بھی اتنے سال گزر چکے ہیں اور میں اسی انتظار میں تھا پھر حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ اب مجھے دنیا سے اٹھا لیجئے چنانچہ ملک الموت نے اسی حالت میں حضرت ابراہیم کی روح قبض کر لی۔

۶۹۲ ابو محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ عبدوی، اسماعیل بن سعید کسائی عبد العزیز بن دراور دی، محمد بن عبد اللہ بن الزہری، ابن شہاب ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث جزہ بن جابر شعمی کعب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے تمام نبیوں میں ہم کلام ہوئے اپنی زبان سے قبل حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے اللہ یہ آپ کا کلام ہے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر یہ میرا کلام ہوتا تو تو زندہ نہ ہوتا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ مخلوق میں سے کوئی آپ کے کلام کے مشابہ ہے اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

۶۹۳ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن عیاش یزید بن قودر، کعب کہتے ہیں کہ ابلیس اور اس کے معاونین پر مسلمان کی سجدہ کی حالت میں سے کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان سجدہ کرتا ہے تو شیاطین کہتے ہیں کہ سجدہ کی وجہ سے اس کے لئے جنت اور ہمارے لئے دوزخ ہے۔

۶۹۴ ابراہیم، احمد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، زیادہ بن فائد، سہل بن معاذ، کعب نے بیان کیا ہے کہ سورہ اخلاص دس بار تلاوت کرنے والے شخص کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے اور سورہ اخلاص توراۃ، انجیل اور فرقان کے برابر ہے۔ اور چاشت کی دو رکعتوں میں ام القرآن پڑھنے والے شخص کے لئے ہر بال کے بدلہ ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

۶۹۵ ابراہیم، احمد، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر کعب احبار کا قول ہے کہ قرآن پاک تلاوت میں مکمل کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ایک لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور ہر حور کے لئے ایک لاکھ خادم اور باندیاں ہوں گی اور کچھ حصہ تلاوت کرنے والے

شخص کے لئے اسی کے حساب سے حوریں ہوں گی اور ہمیشہ قرآن پاک کو تلاوت میں پورا کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ دس لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور اسی حساب سے اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کے محل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ کعبؓ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی شئی محبوب نہیں ہے۔ ایک شخص کو قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھ کر کعب احبار نے کہا کہ اللہ کے بہترین بندوں کا کلام عمدہ ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمانوں کا کلام ردی ہوتا ہے کعبؓ نے فرمایا کہ سورہ اخلاص تلاوت کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔

۷۶۹۶ محمد بن علی، ابو عمرو بہ حرائی، مسیب بن واضح مخلص بن حسین ابو مسعود جریری، کعبؓ نے قول باری تعالیٰ "ان فی ہذا البلاغ المقوم عابدین" (از انبیاء ۱۰۶) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (قوم عابدین) سے مراد صلوٰۃ خمسہ کی پابندی کرنے والے حضرات ہیں اللہ نے ان کا نام قرآن پاک میں عابدین رکھا ہے۔

۷۶۹۷ ابو محمد بن حیان، محمد بن عمران بن جنید، عبد اللہ بن عاصم، حماد بن قیراط، مبارک بن مجاہد ابوازہر جریری، ابو العلاء کعبؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے پانچ نمازیں وقت پر ادا کی گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو عبادت سے بھر لیا۔

۷۶۹۸ ابو محمد، اسحاق بن احمد، ابن واریہ، حجاج، حماد، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن رباح، کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ کو قرآنی آیت (الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن) (از اسراء ۱۱۱) پر ختم کیا۔

۷۶۹۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن لہیعہ، وہب بن عبد اللہ، کعبؓ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے روز روزہ کھنے سے پہلو سے افطار کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۷۷۰۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبید اللہ بن معاذ، عمران بن حریر، شمیٹ، کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اہل زمانہ کے قلوب کے مطابق ان پر بادشاہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے تو صالح بادشاہ ان پر مقرر کر دیتا ہے ورنہ ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیتا ہے۔

۷۷۰۱ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری یعلیٰ، اعش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب، کعب احبار نے کہا کہ کاش میں گھر کا دنبہ ہوتا گھر والے مجھے ذبح کر کے خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

۷۷۰۲ عبد اللہ، عبد الرحمن، ہناد، کعب، اعش، ابوصالح، عبد اللہ بن ضمرہ، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی سمع و اطاعت اختیار کی اس کا نصف ایمان ہو گیا اور جس نے اللہ کے لئے محبت کی اللہ کے لئے بغض رکھا اللہ کے لئے دیا اور روکا اس کے ایمان کی تکمیل ہو گئی۔

۷۷۰۳ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، ابن عجلان، ابو عبید کہتے ہیں کہ ایک بار کعبؓ کنینہ میں گئے تو وہ انہیں بہت اچھا لگا انہوں نے کہا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن یہ قوم کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے اسے پسند کرنے والوں کا آخرت میں ٹھکانا فلق ہو گا ان سے پوچھا گیا کہ فلق کیا ہے جواب دیا کہ یہ دوزخ میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام اہل دوزخ اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۰۴ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمر بن حارث، سعید بن ابی ہلال، عبد اللہ بن ابو عبیدہ راشد زہری، کعبؓ فرمایا کرتے تھے عمل اس شخص کی طرح کرو جو خیال کرتا ہے کہ بوڑھا پے کی حالت میں اس کی موت آئے گی اور خوف اس شخص کی طرح پیدا کرو جسے کل ہی موت کا خوف ہو۔

۷۷۰۵ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؓ کہتے ہیں کہ کبھی کھڑے

ہونے والا نواز دیا جاتا ہے اور کبھی سونے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس طرح کہ دو شخصوں کے درمیان اللہ کے لئے محبت ہوتی ہے ان میں سے ایک شخص ہو کر نماز پڑھتا ہے پھر دعا کرتا ہے اللہ اس کی نماز و دعا کو قبول فرما لیتے ہیں وہ شخص دعا میں اپنے بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ فلاں شخص جو سویا ہوا ہے اس کی مغفرت فرما دیجئے چنانچہ اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

۷۰۶۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبد اللہ بن ابی جعفر، عطاء بن یسار، کعب کا قول ہے کہ راہ خدا میں ایک روزہ روزہ دار کو دوزخ سے ستر گز دور کر دیتا ہے راوی کہتے ہیں کہ جنت میں روزہ داروں کے لئے ریان نامی ایک نہر ہے اس سے صرف روزہ دار ہی سیراب ہوں گے۔

۷۰۷۔ ابراہیم، محمد، قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، عطاء بن یسار، کعب کا بیان ہے کہ ان سے والدین کی نافرمانی کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے والدین کسی کام کا تمہیں حکم دیں اور تم اسے پورا نہ کرو تو گویا تم نے ان کی نافرمانی کی اور جب وہ تمہیں بددعا دیں تو اس وقت بھی گویا تم نے ان کی نافرمانی کی ہے۔

۷۰۸۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابن ابی السریٰ، ضمہ، اوزاعی، عطاء، کعب فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان و اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے تو بے شمار فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جب صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

۷۰۹۔ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن احمد بن موسیٰ بن مجاہد، اسحاق بن ابی ابراہیم، جہانی، اسماعیل بن ابراہیم بن بسام، عاصم بن طلحہ، شیبان، سدوسی، فرقہ سخی، ابان، کعب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں بذریعہ وحی حضرت موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں میری مدح کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین سے ایک دانہ بھی نہ اگاتا اے موسیٰ اگر زمین پر کوئی کلمہ گو نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ کو مسلط کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی مجھ سے دعا کرنے والا نہ ہوتا تو میں لوگوں کو اپنے سے دور کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی میری عبادت کرتے والا نہ ہوتا تو میں گناہ گاروں کو ایک لمحہ کے لئے بھی مہلت نہ دیتا اے موسیٰ کبر سے اجتناب کر اس لئے کہ قیامت کے روز اگر ساری مخلوق میں ذرہ بھر تکبر بھی پایا گیا اگرچہ آپ اور ابراہیم خلیل بھی ہوں تو میں سب کو دوزخ میں داخل کر دوں گا۔

اے موسیٰ فقراء سے ملاقات کے وقت اغنیاء کی طرح ان سے ملو اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تیرا علم ناکارہ ہو گیا اے موسیٰ کیا تو یہ جانتا ہے کہ میں ہر وقت تجھے یاد رکھوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر اے موسیٰ فقراء سے محبت کر، ان کی ہمنشین اختیار کر، گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈرا اے موسیٰ دنیا و قبر میں تو میری رفاقت چاہتا ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ ہاں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے کثرت سے تلاوت قرآن پاک کر۔ اے موسیٰ تو قیامت کے روز عزت چاہتا ہے، موسیٰ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ پھر صبح و شام میرے ذکر سے زبان تر رکھ۔ اے موسیٰ تو جنت کا خواہش مند ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر میرے بندوں کو میرے قریب کر دے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے ہوگا اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں کے سامنے میرے انعامات اور نعمتوں کا تذکرہ کر دے موسیٰ روز قیامت جو شخص اس حال میں مجھ سے ملاقات کرے گا کہ دنیا میں اس کو میری جانب سے نعمتیں ملیں اور ان پر اس نے اللہ کا شکر بھی ادا کیا ہوگا تو ایسے شخص کو مجھے عذاب دینے سے حیا مانع ہوگی۔ اے موسیٰ مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نافرمانی کیا ہے اللہ نے فرمایا میرے غضب کا سبب بننے والی نافرمانی یہ ہے کہ انسان کے والدین لوگوں کے سامنے اس کے بارے میں شکوہ کریں اور وہ اس کے باوجود ان کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنی مرغوب چیزیں کھاتا ہو لیکن والدین کو محروم رکھتا ہو۔

اے موسیٰ نافرمانی کے ایک کلمہ کا وزن تمام پہاڑوں کے وزن کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ وہ کون سا کلمہ ہے اللہ نے فرمایا کہ تم والدین کا جواب ”لا لیک“ سے دو۔ اے موسیٰ میرا سایہ میری رحمت اور میرا عنوان لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو والدین کی خوشی پر خوش اور ان کی تکالیف پر غمگین اور ان کے رونے پر رونیں۔ اے موسیٰ جس سے والدین راضی ہوں اس سے میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس سے والدین ناراض ہوں اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس کے لئے والدین استغفار کریں تو اس کے تمام گناہوں کے باوجود اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پروا نہ نہیں ہوتی۔ اے موسیٰ روز قیامت تو پیاس کی شدت سے بچنا چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے مومنین اور مومنات کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو۔

اے موسیٰ بغزشیں کم کرو جو تجھ پر مال و آبرو کے لحاظ سے ظلم کرے اے معاف کر جو تجھے بلائے اس کا جواب دے انشاء اللہ قیامت کے روز تو پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ قیامت کے روز تمام مخلوقات کے برابر تو نیکیاں چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اے باری تعالیٰ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے بیماروں کی عیادت لڑفقراء کے لباس کا خیال رکھ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہر ماہ میں سات روز فقراء اور مریضوں کی خبر گیری کے لئے مخصوص کر لئے تھے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس وقت تمام مخلوق کو تیرے لئے استغفار کا حکم دوں گا اور قیامت کے روز تیرے قبر سے نکلنے کے وقت فرشتوں کو تجھ پر سلام کرنے کا حکم دوں گا۔ اے موسیٰ جس قدر تیرے کلام اور زبان، وساوس قلب اور قلب، روح اور بدن، بصارت اور آنکھ کے درمیان فاصلہ ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس سے بھی کم فاصلہ ہو حضرت موسیٰ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کے حصول کے لئے محمد پر کثرت سے درود بھیجو اے موسیٰ تمام اسرائیلیوں کو خبردار کر دو کہ قیامت کے روز جو اسرائیلی مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس نے محمد کا انکار کیا ہوگا تو میں میدان محشر میں اس پر دوزخ کے داروغے کو مقرر کروں گا اور میں اس کے اور اپنے مہمان پر دے حائل کر دوں گا وہ مجھے اور میری کتاب کو نہیں دیکھ سکے گا اور اس کو شفاعت حاصل نہ ہوگی اور فرشتے اس پر رحمت نہیں بھیجیں گے حتیٰ کہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل یک یہ بات پہنچا دو کہ احمد پر ایمان لانے والا مخلوق میں سب سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے احمد اور ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والے کو قیامت کے روز میں شفقت کی نظر سے دیکھوں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے جو بھی احمد کی لائی ہوئی تعلیمات سے ایک حرف کا بھی انکار کرے گا اس کو میں دوزخ میں داخل کروں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو احمد رحمت برکت اور نور ہے صرف ان کی تصدیق کنندہ کو چاہے اس نے احمد کی زیارت کی یا نہیں کی زندگی میں، قبر میں اور قیامت کے روز میری معیت حاصل ہوگی حساب اور پل صراط کے موقع پر اس کے لئے آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ احمد کی تکذیب نہ کرنے والا اور ان سے بغض نہ کرنے والا مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے موسیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لئے بہت پہلے میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کی موت سے ۲۰ گھنٹے قبل میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور ملک الموت کو میں اس کے والدین اور دوستوں سے بھی زیادہ اس پر رحم کرنے کا حکم دوں گا اور قبر میں منکر نکیر کے سوالات اس پر آسان کر دوں گا اور قبر کی وحشت اس سے دور کر دوں گا اور قیامت کے روز ہر سوال اس کا پورا کروں گا۔

اے موسیٰ میری حمد و ثناء بیان کر اس لئے کہ میں نے تجھ سے ہم کلام ہو کر تیرے اوپر احسان کیا ہے اے موسیٰ احمد پر ایمان لا میری عزت کی قسم اگر تو احمد پر ایمان نہیں لایا تو جنت میں میری ہمسائیگی اور میری نعمتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اے موسیٰ تجھ سے قبل تمام مرسلین احمد پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی اور ان کے مشاق ہوئے اسی طرح آپ کے بعد آنے والے مرسلین ان کی تصدیق

کریں گے اور ان پر ایمان لائیں گے۔ اے موسیٰ گزشتہ انبیاء میں سے جو بھی احمد پر ایمان نہیں لائے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کی تمام حسنات اکارت ہو جائیگی وہ میری امان سے خارج ہو جائیں اس کی قبر کو نور ہدایت سے خالی رکھوں گا اس کا نام نبوت سے منادوں گا۔

اے موسیٰ اپنے نفس کی طرح احمد سے محبت کر اپنی امت کے لئے خیر کو پسند کرنے کی طرح امت محمدیہ کے لئے بھی خیر کو پسند کر پھر میں تیرے اور تیری امت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ مقرر کروں گا۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو اپنی مراد حاصل کرنے کا متمنی ہے تو مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کر اس لئے کہ محمد اور ان کی امت مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اے موسیٰ نماز فجر کے دو فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے اس روز کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ میری امان میں ہوں گے۔

اے موسیٰ میری عزت کی قسم جو شخص میری امان میں ہونے کی حالت میں دنیا سے جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے موسیٰ محمد اور ان کی امت کے لئے ظہر کے چار فرض ادا کرنے پر بڑا ثواب ہے۔ اس لئے کہ اول رکعت کے بدلہ میں ان کی مغفرت کروں گا دوسری رکعت کے بدلہ میں ان کے نامہ اعمال کو وزنی کر دوں گا تیسری رکعت کے بدلہ میں فرشتوں کو ان کے لئے استغفار کا حکم دوں گا چوتھی رکعت کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دوں گا اور حوروں سے ان کی شادی کروں گا۔ اے موسیٰ عصر کی نماز ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے تمام زمین و آسمان کے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا اے موسیٰ نماز مغرب کے تین فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے فرشتے شب و روز استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا۔

اے موسیٰ عشاء کے چار فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور میں ان کی ہر مراد پوری کرتا ہوں اے موسیٰ غسل مسنون پر محمد اور ان کی امت کو پانی کے ہر قطرے کے بدلہ ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے اے موسیٰ رمضان کے ایک روز بے کے بدلہ محمد اور ان کی امت کو دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دوں گا اور اس ماہ میں نفل کا اجر فرض کے برابر عطا کروں گا اور لیلۃ القدر میں صدق دل سے توبہ کرنے والے کو ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔ اے موسیٰ حج بیت اللہ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کو حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت عطا کروں گا اے موسیٰ زکوٰۃ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کی عمروں میں برکت کروں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔ اے موسیٰ میں بے حد عطا کرنے والا ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں بندے کا چھوٹے سے چھوٹا عمل قبول کر کے اسے بڑا ثواب عطا کرتا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہوں میں بندوں کو فرض عطا کر کے ان سے قرض کا مطالبہ کرتا ہوں میرا بندوں کے ساتھ سلوک دنیاوی آقاؤں کے اپنے ماتحتوں سے مختلف ہے۔ اے موسیٰ میرے افعال بیان سے بالاتر ہیں میری ساری رحمت احمد اور ان کی امت کے لئے ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ امت محمدیہ میں سے ایسے افراد بھی ہیں جو بلند مقامات پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہیں تو انبیاء کے مساوی ثواب عطا کیا جاتا ہے ان پر میری رحمت کا نزول ہوتا ہے میرا غضب ان سے دور کر دیا جاتا ہے قبر میں حشرات الارض سے محفوظ رہیں گے منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئے جائیں گے۔

اے موسیٰ میں نے اپنی رحمت احمد اور ان کی امت کے لئے خاص کر دی ہے، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں سے صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کی میں توبہ ضرور قبول کروں گا۔ حضرت موسیٰ

سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ کے حضور درخواست کی کہ مجھے امت محمدیہ میں شامل فرما اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانہ تک دنیا میں نہیں رہے گا۔

کعب کہتے ہیں کہ حضرت آدم و حواء ایک وقت تک اللہ کے حضور توبہ کرتے رہے اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی حضرت نوحؑ نے تین ماہ تک اللہ سے معافی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا حضرت ابراہیمؑ نے گیارہ ماہ تک اللہ کے دربار میں استغفار کیا تو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے اللہ سے توبہ کے بیان کی درخواست کی، بیس ماہ کے بعد ان کے سامنے توبہ کا بیان واضح کیا گیا۔ اور موسیٰ بن عمرانؑ نے ایک سال تک اللہ کے سامنے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی انہوں نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جب آپ نے میری مغفرت فرما دی اور مغفرت کے ذریعے میرے قلب کو خوش اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا تو قیامت کے روز میرے خصم کو میرے سامنے مت لانا، اس کے بعد حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو گئے جبرائیلؑ نے فرمایا اے موسیٰؑ مغفرت کی خوشخبری سننے کے بعد بھی آپ ناامید ہیں حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے جبرائیلؑ کیا میرا خصم قیامت کے روز نہیں کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا تو اگر میں انکار کروں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے اسے قتل کرتے ہوئے تجھے نہیں دیکھا تھا اگر میں اقرار کروں گا تو اللہ پوچھے گا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس کے بعد زور سے حضرت موسیٰؑ چیخ مار کر بیہوش ہو گئے، اس کے بعد افاقہ ہوا تو غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں اپنے نافرمان کو قیامت کے روز رسوا کروں گا اے موسیٰؑ کیا میں نے کتاب میں تجھ پر سلام نہیں بھیجا؟ کیا میرے تمام فرشتوں نے تجھے سلام نہیں کیا؟ اے موسیٰؑ مجھ پر تمام فرشتوں رسولوں اور فرائض پر ایمان لا کر پکا موحد بن جا اور جب تو کسی گناہ کے بعد استغفار کرے گا تو قیامت کے روز میں تجھے رسوا نہیں کروں گا اور تیرے دشمنوں کو خوش نہیں کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اپنے دشمن کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ابلیس اور اس کا لشکر تیرا دشمن ہوگا۔ اے موسیٰؑ میں ارحم الراحمین ہوں۔ اے موسیٰؑ قیامت کے روز جو مجھے غفور الرحیم سمجھ کر مجھ سے ملاقات کرے گا میں اس کے صغائر معاف کر کے کبار کے بارے میں اس سے تفتیش میں اس پر آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰؑ بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ ایسے لوگ مجھے محبوب ہیں۔ اے موسیٰؑ دنیا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف دعوت دینے والے شخص کو دنیا میں میری رفاقت اور قبر و قیامت میں میرا سایہ حاصل ہوگا۔ اے موسیٰؑ بنی اسرائیل کو بتا دو کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ خاشعین بن جائیں گے اے موسیٰؑ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ فرائض کے وقت دنیا کی کوئی چیز انکو فرائض سے غافل نہ کر دے۔ اے موسیٰؑ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ کسی لمحہ بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ ایسے شخص کو میں قبل از موت ایسے خوف میں مبتلا کروں گا کہ اگر وہ خوف میں اہل دنیا پر اتاروں تو وہ سب اسی وقت ہلاک ہو جائیں۔ اے موسیٰؑ سب سے زیادہ میں نے آگ کو دہشتناک بنایا ہے اے موسیٰؑ ایک مخلوق کو پیدا کر کے ان کے قلوب میں میں نے اس بات کا رعب ڈال دیا کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں لہذا ان میں میں نے اپنا خوف اور رعب بھر دیا۔ اے موسیٰؑ آگ اور اس کا سارا لشکر میرے تابع ہے اے موسیٰؑ فرشتوں کے قلوب اڑنے والے پرندوں کی طرح نرم و نازک ہیں۔ اے موسیٰؑ میں اللہ وحدہ لا شریک ہوں میری ہی عبادت کرو اور میرے لئے ہی نماز پڑھو اے موسیٰؑ تمام لوگوں میں سے میں نے آپ کو رسالت کے ذریعے منتخب کیا جو میں نے دیا اسے قبول کر لو اور میرا شکر ادا کرو۔

اے موسیٰؑ فقط میری عبادت کر میرا کسی کو شریک نہ بنا اے موسیٰؑ جھوٹی قسم کھانے والے پر میں رحم نہیں کرتا۔ اے موسیٰؑ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کر، اے موسیٰؑ مجھ سے ڈرنے والا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اے

موسیٰ میرا اور والدین کا شکر یہ ادا کر میری ہی طرف تو نے لوٹ کر آنا ہے۔

اے ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار اسحاق بن بشر قرشی ابو حذیفہ، سعید، قتادہ، کعب کہتے ہیں کہ اللہ سے ہم کلام ہوتے وقت حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندادوں اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ذکر کرنے والے شخص کا میں ہم نشین ہوتا ہوں، حضرت موسیٰ نے پھر عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کس حالت میں یاد کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جس حالت میں چاہو یاد کرو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو میرا قرب چاہتا ہے تو سائل و یتیم کو مت جھڑک ضعیف کی ہمنشینی اختیار کر مساکین پر رحم کھا، مال کی زیادتی پر مت اترا کیوں کہ کثرت مال دل کو سخت کرتا ہے۔ اے موسیٰ اگر تو غنی کو اپنی طرف آنے دیکھے تو سمجھ لے کہ کسی گناہ کی تجھے جلد سزا مل گئی اور اگر فقر کو آتے دیکھے تو خوش ہو جا اس لئے کہ یہ صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز آسمان و زمین کے تمام فرشتے تجھ سے سلام و مصافحہ کریں تو میرا ذکر کثرت سے کر اے موسیٰ شب میں میرے سامنے توراۃ کی تلاوت کر کہ وہ آخرت میں تیرے لئے ذخیرہ ہو، اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں فرشتوں کے سامنے تجھ پر رشک کروں تو مسلمانوں کے راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دے، اے موسیٰ میرے سامنے فروتنی اختیار کر اس سے تجھے رفعت حاصل ہوگی۔

اے موسیٰ تو چاہتا ہے کہ میں دنیا میں تیری دعا قبول کروں اور قیامت میں تیرا ہر سوال پورا کروں؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بالکل، اللہ نے فرمایا کہ پھر حسن خلق تجھ پر لازم ہے۔ اے موسیٰ جس طرح تو بچہ سے اختلاط رکھتا ہے اسی طرح لوگوں سے اختلاط رکھ۔ اے موسیٰ نرمی کا پہلو اختیار کر، اس لئے کہ متکبر اور سخت زبان و قلب والا شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہے اور اخلاق میں سے رحمت، نرمی اور مہربانی مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اے موسیٰ لوگوں کے سامنے نرم اور بہترین کلام کر۔

انسان کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ جب اس کو تقویٰ کی دعوت دی جائے تو وہ تکبر کرنے لگے، ایسے انسان پر میری اور فرشتوں کی لعنت کی جاتی ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی ہلاکت یقینی ہے اے موسیٰ ایسا شخص میری رحمت سے دور ہوتا ہے۔ اے موسیٰ میرے بندوں پر رحم کر میں تجھ پر رحم کروں گا۔ اے موسیٰ میں رحیم ہوں اور رحماء کو پسند کرتا ہوں۔ اے موسیٰ جس پر میری رحمت ہوتی ہے اسے میں جنت میں داخل کرتا ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو آسانی چاہتا ہے تو اپنی اولاد کی طرح صغیر و کمرور پر رحم کھا، قوی کی مدد کر، چھوٹے پر رحم کھانے کی طرح بڑے پر رحم کھا اے موسیٰ خیر خود بھی سیکھ دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے، اس لئے کہ ایسے شخص کو قبر میں وحشت نہیں ہوگی۔

اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا علم کارآمد ہو تو اس کے ذریعہ شب کی تاریکی اور دن کے اجالے میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو نیز اس کی وجہ سے تیری دنیا و آخرت کے مصائب دور کروں گا۔ اے موسیٰ لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کر اس لئے کہ اگر دنیا میں لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ مسلط کر دیتا اے موسیٰ کثرت سے میری حمد بیان کر اس لئے کہ اگر لوگوں میں میری حمد بیان کرنے والے نہ ہوتے تو میں سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کی جزاء کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو میری رضا حاصل ہوگی جنت میں میرا قرب اور دیدار حاصل ہوگا پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے رسول اور کلیم ہونے کی گواہی دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کے وقت ملک الموت آسانی کے ساتھ اس کی روح قبض کرے گا۔ اے موسیٰ کثرت سے نماز پڑھ اس لئے کہ نمازی مجھ سے مناجات کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا یا اللہ نماز پڑھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ نماز کی حالت میں میں فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہوں اور جس

پر میں فخر کروں وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ! مساکین کو کھانا کھلا حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کے ثواب کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! سب سے زیادہ میں اس پر رحم کروں گا اور اس کو دوزخ سے نجات دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ یتیم کا خیال رکھنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ نے فرمایا قیامت کے روز اس کو میرا سایہ حاصل ہوگا اور میں اس کو جنت میں داخل کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے باری تعالیٰ غمزدہ کو تسلی دینے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے میں تقویٰ عطا کروں گا اور ایمان کی دولت سے نوازاؤں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے فرشتوں کی مشایعت حاصل ہوگی، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور وہ میری رحمت میں داخل ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ خوف الہی سے رونے والے کا ثواب کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کو قیامت کی ہولناکی اور دوزخ سے نجات دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مسنون غسل و وضو کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! اس کے لئے ہر بال کے بدلہ قیامت کے روز ایک درجہ اور نور ہوگا اور برائے پانی کے استعمال پر مغفرت جدیدہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ والدین کے فرمانبردار شخص کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا اے اس کی مرضی کے مطابق اجر اور جنت عطاء کھوں گا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا اے باری تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے شخص کو کیا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی عمر و مال میں برکت کروں گا اور موت کی سختی سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور قیامت کے روز ابواب جنت کی طرف اسے دعوت دی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کو تکالیف نہ پہنچانے والے اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور غمناکوں کا اکرام کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اے موسیٰ! جو دوزخ کی آگ سے نجات چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوستوں کے لئے پسند کرنے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کی تکالیف پر صبر کنندہ کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے قیامت کی ہولناکی ختم کر دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لسان و قلب سے ذکر کنندہ کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ اے رب العالمین قرآن مجسم کی تلاوت کرنے والے کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مصیبت پر صبر کنندہ کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سانس کے بدلہ اس کے لئے جنت میں تین سو درجے ہوں گے ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ صابریں میں کون سا صاحب آپ کو پسند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! معاصی پر صبر کرنے والا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بعد فرائض کی ادائیگی پر صبر کنندہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ حرام چیزوں پر صبر کنندہ کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اسے میں ہر شبوت کے بدلہ میں جنت میں سات سو شبوتیں عطا کروں گا اور ہر سانس کے بدلہ میں جنت کے سات سو درجے عطا کروں گا ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے مطیع شخص کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دن میں ایسے شخص کو سورج کی ہر شعاع کے بدلہ نیکیاں عطا کروں گا اور رات کی تاریکی میں اطاعت کے بدلہ اسے قیامت کے روز دائمی نور عطا کروں گا اور دنیا میں اس کے قلب کو نور ہدایت عطا کروں گا اور آسمان میں اس کے لئے نور بناؤں گا جس کے ذریعے آسمان میں اسے پہچانا جائے گا

اور قیامت کے روز اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نور اس کے دائیں بائیں اور سامنے چمکتا ہوگا اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کروں گا اور اس کو حسنات عطا کروں گا، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کرنے والے کو کیا جزا ملے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اس کی سیئات کو معاف کر کے اس کی حسنات کو قبول کروں گا حساب میں اس پر آسانی کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے اللہ عذاب گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ وہ گناہ نہ کر گئے والے کی طرح ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ خطا گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ وہ میرے بعض فرشتوں کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ کس طرح؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اس لئے کہ اس نے بلا گناہ استغفار کیا ہے اور فرشتے بھی بلا گناہ میرے سامنے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ خطا اور نسیان میں نے اس امت سے اٹھالیا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ وہ میرا مخلوق میں محبوب بندہ بن جاتا ہے اور میں اس کی دوائ نکھیں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا ہے، پکڑتا اور چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جس سے وہ محبت کرتا ہے اس سے میں محبت کرتا ہوں، جس سے وہ بغض رکھتا ہے اس سے میں بغض رکھتا ہوں جس سے وہ جنگ کرتا ہے اس سے میں جنگ کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ گناہ کر کے توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ اس کی دعا قبول نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کرتا قیامت کے روز اسے بھلا دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ سود کھا کر توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ قیامت کے روز اسے شجرہ زقوم کھلاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے امان ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ قیامت کے روز زانی کی کیا سزا ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ تمام لوگ اس کی چیخ سے گھبرا جائیں گے اور اس کی بدبو سے ان کو تکلیف پہنچے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا الہی معاصی کے مرتکب کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صالحین سے محبت کرنے والوں کو کیا انعام ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ ان پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کثرت سے دعائیں کرنے والا اور انتہائی متواضع شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیاوی بلائیں اس سے دور کر دوں گا اور اخروی شدائد اس پر آسان کر دوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ عذاب قاتل کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے جرائم معاف نہیں کروں گا اور قیامت کے روز اس کی حاجت کا خیال نہیں کروں گا اور جنت کی خوشبو اس پر حرام کر دوں گا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا رب العالمین کافر کو اسلام کی دعوت دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے سفارش میں حصہ رکھوں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کو کتنا ثواب ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ قیامت کے روز اسے مسلمانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا یا اللہ کامل طور پر با وضو ہو کر وقت پر نماز پڑھنے والے کو کیا ثواب ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ میں اس کے لئے جنت مباح کر دوں گا اور اس کو اس کا سوال عطا کروں گا اور زمین کو اس کے رزق کا مالک بنادوں گا۔

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ ثواب کی امید پر روزہ رکھنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو

بہت اونچا مقام عطا کروں گا حضرت موسیٰؑ نے سوال کیا کہ یا اللہ رباء کے طور پر روزہ رکھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھنے والے کے مساوی اسے اجر ملے گا حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ یا اللہ شرعی حکم کے مطابق زکوٰۃ دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جس کا خاتمہ بالایمان ہو اس کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اسے میں ایسے انعام عطا کروں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کسی کان نے سنے ہوں گے نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ شک کی حالت میں کلمہ شہادت پڑھنے والے کے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اسے میں دائمی دوزخ میں داخل کروں گا اور میری رحمت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور انبیاء، صدیقین، شہداء اور فرشتوں کی شفاعت سے اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ الہی معتکف کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے مغفرت ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے طویل خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ منجانب اللہ ندا آئی اے موسیٰؑ اپنے دل کی بات کہہ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے دل کی بات سے آپ واقف ہیں۔

۷۱۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، عطاء بن ابی مروان، کعب کا قول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں ذکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ بعض حالت میں آپ کا ذکر خلاف ادب سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے موسیٰؑ وہ کون سی حالت ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ حدیث اور جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ ہر حال میں میرا ذکر کرو۔

۷۱۲ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن منصور بن ابی الجہم، نصر بن علی، یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، عطیہ عونی کہتے ہیں کہ کعب احبار نے کھڑے ہو کر حضرت عباسؓ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے قیامت کے روز شفاعت کے ضامن بن جائیں حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ قیامت کے روز مجھے بھی حق شفاعت حاصل ہوگا؟ حضرت کعبؓ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت میں سے ہر اسلام لانے والے کو قیامت کے روز شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

۷۱۳ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، فریابی، اسرائیل، سعید بن مسروق، عکرمہ کہتے ہیں کہ کعبؓ کو ابن عباسؓ سے کہتے سنا کہ جب تلوار میان سے باہر آ جائیں خون ریزی شروع ہو جائے تو سمجھ لو کہ زمین پر کوئی اللہ کا حکم توڑا گیا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے بعض کو بعض کے ذریعہ سزا ملی ہے اور جب بارش بند ہو جائے تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دی ہے اور جب و باعام ہو جائے تو سمجھ لو کہ زنا عام ہو چکا ہے۔

۷۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لھیعہ، ابن عجلان کہتے ہیں کہ کعبؓ ایک بار کینسہ میں داخل ہوئے تو اس کا منظر انہیں پسند آیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن قوم کے لئے گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے لیکن آخرت میں اس کے محبین کے لئے فلق ہوگا ان سے فلق کی تشریح پوچھی گئی تو فرمایا کہ فلق دوزخ میں ایک کمرے کا نام ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام دوزخی اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۱۵ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عمران، حسین بن حسن مروزی، بشر بن مفضل، ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن سالم، اسطیٰ عثمان بن عمر ابن عون، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعبؓ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ آپ خواب میں آنے والے حالات کے بارے میں کچھ دیکھتے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم میں ایسا شخص موجود ہے جسے آنے والے حالات کے

بارے میں باخبر کیا جاتا ہے۔

۷۱۶ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شویب، ہبل بن عاصم، سلم، کرز بن ذہیرہ کہتے ہیں کہ شب میں تہجد پڑھنے والوں کو فرشتے ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۷۲۳ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، ابوبکر بن جبار، ابی، ابوبکر بن جیش، ابو داؤد، ہمام، کعب فرماتے ہیں کہ چند آدمیوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے (۱) مجاہد پر (۲) قوم کے حملے کے وقت آگے بڑھنے والے پر (۳) قوم کے کسور ہونے کے وقت ان کی طرف سے مدافعت کرنے والے پر (۴) پوشیدہ طور پر نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے، صدقہ کرنے والے اور ہر عمل صالح کرنے والے پر۔

۷۱۷ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن ابی بکر، عبد اللہ بن ابی بدر، اسماعیل بن ابراہیم، جریر، ابوالورد بن شامہ، عمرو بن مرداس کعب نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ کے سامنے فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو اس کا نفع دیتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور ناشکری کرنے والے کو اللہ دنیا میں نعمت کا فائدہ نہیں دیتا اور آخرت میں اس پر آگ کا دروازہ کھول دے گا۔

۷۱۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عمر بن عبد اللہ بن محمد بن عبید، سلم بن جناد، شیخ، مجالد، شععی کہتے ہیں کہ حطیبہ اور کعب حضرت عمر کے پاس تھے حطیبہ نے حضرت عمر کو ایک شعر سنایا، نیکی کرنے والے کو ضرور انعام ملتا ہے، اللہ اور لوگوں کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔ کعب نے فرمایا کہ یہ دوسرا مصرعہ توراۃ میں اس طرح ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔

۷۱۹ ابو بکر بن محمد بن احمد مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حارث بن خلیفہ، درید ابو سلیمان، ابراہیم ابو عبد اللہ الشامی کعب کہتے ہیں کہ موت کی تیاری کرنے والے شخص پر دنیا کے مصائب اور اس کے غموم ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۷۲۰ ابو بکر، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، خالد بن خدش، حماد بن زید، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کعب سے موت کے بارے میں سوال کیا، کعب نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین موت ابن آدم کے پیٹ میں ایک کانٹے دار درخت کی طرح ہے، اس کے ہر جوز اور گ میں کانٹا ہے۔ پس کہ حضرت عمر کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

۷۲۱ ابو بکر مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن اسحاق بن حیان، مروان بن معاویہ، عبد الرحمن بن سدید بن عطار، ہمام کعب نے بیان کیا ہے کہ جنت میں ایک شخص روئے گا اس سے بچ پوچھی جائے گی وہ جواب دے گا میں اس لئے روبرو ہوں کہ مجھے راہ خدا میں صرف ایک بار قتل کیا گیا ہے حالانکہ میری خواہش تھی کہ مجھے بار بار راہ خدا میں قتل کیا جاتا۔

۷۲۲ ابو بکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، زبیر ابو عبد اللہ قصری، کعب کہتے ہیں کہ موت کی تکلیف انسان سے جب تک وہ قبر میں رہتا ہے اس وقت تک ختم نہیں ہوتی اور وہ مؤمن کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے بڑی شدید اور کافر کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے ہلکی ہوتی ہے۔

۷۲۳ ابو بکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، ہموکی بن داؤد، عبد الرحمن بن زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کعب سے لا علاج مرض کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ موت لا علاج مرض ہے۔ ابن زید بن اسلم، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ موت کا علاج اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

مؤلف حلیہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے محمد بن احمد بن یزید، ابوسعد، ابوالیمان حکم بن نافع، صفوان بن عمرو، شرح بن عبید کی سند کے ساتھ حضرت کعب احباری کی یہ روایت سنائی۔ حضرت کعب فرماتے ہیں بیت المقدس کی بربادی پر قسطنطین شہر نے نوشی منائی بڑائی اور سرکشی کا اظہار کیا اللہ اس شہر کو متکبر و سرکش شہر کہا گیا قسطنطین شہر نے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ کا عرش پر قائم ہے تو کون سی بڑی بات سے میں بھی پانی پر کھڑا ہوں۔ تب اللہ پاک نے قسطنطین کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ قیامت سے قبل میں تجھے عذاب کا مزہ ضرور چکھاؤں کا نیز فرمایا تیرے زیورات، تیری ریشم و حریر کی رونقیں اور تیرے عمدہ عمدہ کھانے سب ختم کر دوں گا اور تجھے ایسا کر چھوڑوں گا کہ تیرا غناؤں میں دسے گا کوئی تیری کسی دیوار کے پاس کھڑا نہ ہوگا تجھے آباؤ کرنے کے لئے صرف اومڑیوں (اور درندوں) کو چھوڑوں گا پھول پودے اور درختوں کے بجائے تجھ میں صرف پتھر اور جنگلی خورد و گھاس اگے گی تیرے اور آسمان کے درمیان کچھ حائل نہ رہے گا تجھ پر آسمان سے تین طرح کی آگ برساؤں گا زفت (شارکوں) کی آگ، قطر ان کو لٹا رہے، جو بعض درختوں سے لگتا ہے کی آگ اور لفظ (منی کے تیل) کی آگ، الغرض؟ تجھے کان ناک کٹا ہوا (لول، لکڑا) اور منجا کر دوں گا مجھے تیری چیخ و پکار پہنچے گی اور میں آسمان میں تیری آواز سنو گا تیرے اندر میرے ساتھ شرک ہونا بند ہو جائے گا اور وہ باندیاں تیری منہ لگانا بند ہو جائیں گی جو اپنے حسن کے زور سے آفتاب کو خاطر میں نہیں لاتیں۔

حضرت کعب احباری نے ارشاد فرمایا اللہ اتم میں سے جس (قسطنطین کے رہنے والے) کو یہ خبر ملے وہ اپنے ملک سے چھ ماہ پہلے وہ ایک وقت قبل کے گھوڑے پر چلتا ہوگا پائے گا اور تم طباقیں بھر بھر کر اور ہتھ سے کاٹ کاٹ کر اس (شہر) کے خزانے تقسیم کر دو گے۔ تم یونہی مال و دولت کی فروانی میں رہو گے حتیٰ کہ وہ آگ آجائے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پس اس وقت تم جس قدر اس کے خزانے اٹھا سکو اٹھا کر تقسیم کر لین پھر تمہارے پاس ایک خبر آئے گی کہ وصال کا خروج ہو چکا ہے تم اس وقت اپنے ہاتھوں کو بھار کر نکال پڑو گے پس تم لوگ جب شام پہنچو گے تو اس خبر کو جھوٹ کی ایک پھونک پاؤ گے۔ جبکہ وصال اس کے سات سال کے بعد اٹھے گا چھ سال بعد پھر اس کے ساتویں سال میں خروج کر دے گا اس کے ساتھ ایک سانپ لڑکا ہوا ہوگا اور سمندر کے ساحل ساحل چل پڑے گا شیخ ابو نعیم فرماتے ہیں وعظ البصیحت اور (قیامت کی) نشانیوں سے متعلق کعب احباری کی بہت سی روایات رہ گئی ہیں جو عقل مندوں کے لئے غور و فکر کی چیزیں، ہم نے چند ایک روایات پر اکتفا کیا ہے اور اکثر تحریر سے رہ گئیں ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ جو روایات ہم کو پہنچیں اور جو ہم کو نکھوائیں ان سب کے ساتھ بہر و مند فرما۔ حضرت کعب احباری نے اکابر صحابہ امیر المؤمنین عمر فاروق سید البہا جرین، تاجر حبیب بن سلمان اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی روایات نقل فرمائی ہیں حضرت کعب احباری نے حضرت عثمان کی شہادت سے قبل افلاک پائی۔ رحمہ اللہ ورحمنا، اللہم ارض عنا وارضہم۔

۷۲۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، صفوان بن عمرو، سلیمان، یحییٰ بن عثمان، نعیم بن حماد، عبد اللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، ابو مخارق زبیر بن سالم کعب، حضرت عمر نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے

زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے کعب فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے بھی اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صفوان مفرد ہیں اس حدیث کو بقیہ بن ولید اور قدامہ نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۵ ۷ محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، وابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن مروان کعب کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت صہیب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول جب بھی کسی بستی میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارض السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الرياح وما اذین انا نسلک خیر هذا القرية وخیر اهلها ونعوذ بک من شرها وشر اهلها وشر من فیها۔ ا۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ عطاء اس سے مفرد ہیں عطاء سے اس کو ابن ابی الزناد نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۶ ۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، کعب فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت داؤد نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ میرے دین کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے ذریعہ عصمت بنایا ہے اے خداوند کریم میری دنیا کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنایا اے وحدہ لا شریک میں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کے غم کے ذریعے آپ کے انتقام سے دوزی طلب کرتا ہوں۔ جسے آپ نوازیں اسے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا فرماتے تھے۔

۷۷۲۷ ۷ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، عبد الرحمن بن مغیث، کعب کہتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ان الفاظ کے ذریعہ دعا فرماتے تھے۔ اے باری تعالیٰ تیری ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، آپ سے قبل کوئی خدا نہیں تھا جس کی پناہ پکڑیں اور نہ کوئی آپ کا معاون ہے جس کا ہم شریک ٹھہرائیں، آپ کی ذات بہت بلند و بالا ہے۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی داؤد اسی طرح دعا کیا کرتے تھے۔

۷۷۲۸ ۷ سلیمان بن احمد، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، بقیہ بن ولید، عقبہ بن ابی حکیم، طلحہ بن نافع، کعب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے اللہ کے رسول سے انسان کی صفت کے بارے میں کچھ سنا ہے اور میں آپ کے سامنے انسان کی صفت بیان کرتا ہوں، کیا یہ حضور اکرم ﷺ کے بیان کردہ صفت کے مطابق ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ میرے سامنے انسان کی صفت بیان کیجئے۔ کعب نے فرمایا کہ انسان کی آنکھیں دیکھنے والی ہیں، اس کے کان سننے والے ہیں، اس کی زبان بولنے والی ہے، اس کے دونوں ہاتھ دو پروں کے مانند ہیں، اس کے دونوں پاؤں چلنے کے لئے ہیں، اس کا جگر نرم ہے، اس کا دل بادشاہ ہے جب وہ خوش ہوتا ہے تو تمام اعضاء خوش ہوتے ہیں جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام اعضاء خراب ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے انسان کی صفت اسی طرح بیان کی ہے۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمرو بن حصین مفرد ہیں۔

۷۷۲۹ ۷

۱۔ المستدرک ۳۶۶/۱، ۱۰۰۶/۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۹/۸، والكلم الطیب ۱۷۸، وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۵۱۸، ودلائل النبوة للبيهقي ۲۰۳/۲، وصحيح ابن خزيمة ۲۵۶۵، وانظر كذلك: سنن الترمذی ۳۵۲۳، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۳، ۱۳۵، واتحاف السادة المتقين ۵/۱۰۰، ۱۰۹۔

۷۷۲۹۔ سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ، علی بن زید، عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے میری موجودگی میں کعبؓ نے اسرائیل کا تذکرہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے کعبؓ مجھے اسرائیل کے بارے میں خبر دیجئے؟ حضرت کعبؓ نے کہا کہ تمہارے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اس کے بعد کعبؓ نے کہا حضرت اسرائیل کے چار پر ہیں ان میں سے دو ہوا میں ہوتے ہیں اور ایک ان کے جسم پر پھیلا ہوا ہے اور ایک پر ان کی گردن پر ہوتا ہے اور عرش ان کی گردن پر اور قلم ان کے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی تو اسے قلم سے لکھا جاتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھتے ہیں۔ اس حدیث کو کعب کے سوا عبد اللہ بن حارث کے کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے ان سے اس حدیث کو عبد اللہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔ نیز خالد جذا نے اس حدیث کو ولید عن ابی بشر عن عبد اللہ بن رباح عن کعب کی سند سے روایت کیا ہے۔

نوف بکالی

صاحب محاسن و معالی میں سے ایک نوف بن ابی فضالہ بکالی بھی ہیں آپ کتب کے پڑھنے والے، محامد کی طرف دعوت دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے، بعض کا قول ہے کہ تصوف بلندی کی طرف دعوت دینے اور معاصی سے اجتناب کا نام ہے۔

۷۷۳۰۔ محمد بن معمر، ابو شعیبہ حراfi، یحییٰ بن عبد اللہ بالبتی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، نوف بکالی، نوف بکالی کا بیان ہے کہ عمرو بکالی وعظ و بیان کی ابتدا میں فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس خدا نے تمہارے بارے میں بہت پہلے گواہی دی اور تمہارا حصہ بچا کر رکھا اور تمہیں قوم کا امیر بنایا تم پر اس خدا کی حمد لازم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے ان سے فرمایا میں نے تین جگہوں قبرستان حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری زمین کو تمہارے لئے مسجد بنایا، انہوں نے کہا کہ ہم صرف کنیسہ میں نماز پڑھیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں نے پانی کے نہ ہونے کے وقت تمہارے واسطے تمام مٹی کو پاک کیا، انہوں نے کہا ہم صرف پانی سے پاکی حاصل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا کہ میں فرداً فرداً تمہاری نماز قبول کروں گا، انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف جماعت سے نماز پڑھیں گے۔

۷۷۳۱۔ عبد اللہ بن محمد بن عمران، عمرو بن علی، معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، نوف بکالی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ اللہ سے مناجات کے لئے بنی اسرائیل کے ایک وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے تین مقامات قبرستان، حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری روئے زمین کو پاک کیا اور مسجد بنایا اور تمہارے قلوب کو سکون بخشا اور تلاوت کے لئے تمہیں توراۃ عطا کی، بنی اسرائیل نے کہا کہ کنیسہ میں نماز پڑھیں گے اور سکون کو ایک تابوت میں رکھیں گے اور توراۃ کو دیکھ کر پڑھیں گے اللہ نے فرمایا (تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں) (از اعراف ۱۵۶ تا ۱۵۸) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ مجھے ان کا نبی بنادیتے، اللہ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی انہی میں

سے ہوگا۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ مجھے اس امت میں سے بنادیتجئے؟ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ تو ان کے زمانے تک زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں بنی اسرائیل کا امیر ہوں آپ ان کا امیر کسی اور کو بنادیتجئے اللہ نے فرمایا ترجمہ: (قوم موسیٰؑ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دین حق کے موافق ہدایت بھی کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں) (از اعراف ۵۹) نوف بکالی فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس رب نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے بارے میں خبر دی اور تمہارے لئے حصہ رکھا اور تمہیں امیر بنایا اس کی حمد تم پر لازم ہے۔ اس حدیث کو جریر نے بھی عن لیث بن ابی سلیم، عن شہر بن حوشب کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۷۳۲ محمد بن جعفر بن حفص ابو بکر مغازی، محمد بن عباس اخرم، محمد بن عبدہ، مصعب بن مقدام، سفیان ثوری، نسربن ذعلوق، نوف نے اس آیت (ثم فی سلسلۃ ذرعا سبعون ذراعاً) میں ذراع کے بارے میں فرمایا کہ وہ ستر باع کا ہوتا ہے اور ایک باع مکہ و مدینہ کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

۷۷۳۱ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، قرظی، نوف کہا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس امت میں ایک قوم ہوگی جو دنیا کی وجہ سے دین میں حیلہ بازیاں کریں گے، ان کی زبان شہد سے زیادہ شیریں ہوگی لیکن ان کے قلوب ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، وہ لوگوں کے سامنے دینے کے لباس میں ظاہر ہوں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم میرے سامنے جزأت کرتے ہو اور فریب دہی سے کام لیتے ہو میری ذات کی قسم میں تم کو سخت فتنے میں مبتلا کروں گا۔ قرظی نے فرمایا کہ قرآنی آیات میں غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ منافقین کی جماعت ہے۔

۷۷۳۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، نوف بکالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں تم پر نزول فرمانے والا ہوں، تمام پہاڑوں میں صرف جبل طور نے فروتنی اختیار کی اور کہا کہ میں فیصلہ خداوندی پر قائم ہوں چنانچہ خداوند کریم نے اس پر نزول فرمایا۔

۷۷۳۳ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر قواریری، معاذ بن ہشام، ابی عامر الاحول، عبد الملک بن عامر، نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی آپ کی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتوں کو اتارا، حضرت ابراہیمؑ نے تین روز تک ان کی امامت فرمائی۔

۷۷۳۵ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابی، ابو عمران نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ موسیٰؑ کو جب ندا دی گئی تو انہوں نے پوچھا مجھے ندا دینے والے آپ کون ہیں، اللہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا رب الاعلیٰ ہوں۔

۷۷۳۶ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، ابو بکر محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، عبد الرحیم بن سلیمان، اسرائیل، نساک، نوف کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ جادوگروں پر غالب آنے کے بعد آل فرعون میں چالیس سال تک رہے، منجاب کہتے ہیں کہ بیس سال تک رہے اس عرصہ میں حضرت موسیٰؑ ان کو اللہ کی نشانیاں مڈی، جوئیں اور مینڈکوں کی صورت میں دکھاتے رہے۔

۷۷۳۷ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر ابو عمران جونی، نوف بکالی کہتے ہیں کہ اس امت کی مثال حاملہ خاتون کی مانند ہے کہ اس کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ وضع حمل کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا، اسی طرح یہ امت جب آزمائشوں میں پھنس جائے گی تو اس امت کے لئے ان آزمائشوں کا راستہ قیامت کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔

۷۷۳۸ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن حکم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی و ابو ہارون عبدی، نوف بکالی نے بیان فرمایا کہ دنیا ایک پرندہ کی مانند ہے کہ اگر اس کے پر ٹوٹ جائیں تو وہ گر کر ہلاک ہو جائے، اسی طرح مصر اور بصرہ جب زمین کے اوپر یہ دونوں ویران

ہو جائیں گے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

۷۳۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی، نوف فرماتے ہیں کہ حضرت عزیر نے بوقت مناجات اللہ کے سامنے عرض کیا کہ آپ ایسی مخلوق پیدا کر رہے ہیں جسے آپ چاہیں ہدایت عطا کر دیں اور جسے چاہیں نہ کریں اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ اسے عزیر اس قسم کا سوال نہ کرو ورنہ تیرا نام نبوت سے ختم کر دوں گا میرے فعل کے بارے میں کسی کو سوال کا حق نہیں ہے لیکن لوگوں کے فعل کے بارے میں مجھے سوال کا حق ہے۔

۷۴۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی، نوف کہتے ہیں کہ حضرت مریم ایک کنواری لڑکی تھی حضرت زکریا ان کے بہنوئی تھے اور وہی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے حضرت مریم ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس آتے اور انہیں سلام کرتے حضرت مریم گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے پھلوں سے ان کی میزبانی کرتی تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حسب عادت حضرت زکریا کو اکرام کے طور پر کچھ پیش فرمایا جس کو دیکھ کر حضرت زکریا نے فرمایا (ترجمہ) اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں (از آل عمران ۳۷) (ترجمہ) (اس موقع پر دعا کی زکریا نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد (از آل عمران ۳۸)۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مریم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک ان کے سامنے ایک شخص آ کر کھڑا ہو گیا حضرت مریم اسے دیکھ کر کہنے لگیں (ترجمہ) میں تجھ سے اپنے خدا کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے (از مریم ۱۸) جب حضرت مریم نے رحمن کا ذکر کیا تو حضرت جبرائیلؑ گھبرا کر کہنے لگے کہ (ترجمہ) میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا، اور نہ میں بدکار ہوں فرشتہ نے کہا کہ یوں ہی ہو جاوے گا تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔ اس خاص طور پر پیدا کریں گے تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور اس کو باعث رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (از مریم ۲۱-۲۲)۔ چنانچہ حضرت جبرائیلؑ نے حضرت مریم کے سینہ میں پھونک ماری جس سے حضرت مریم حاملہ ہو گئیں حتیٰ کہ مدت پوری ہونے پر ان کو درد زہ شروع ہو گیا اس وقت حضرت مریم بیت نبوت میں تھیں بعد ازاں قوم سے حیا کرتی ہوئی وہ بیت نبوت سے نکل کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ ان کی قوم کو جب معلوم ہوا تو وہ حضرت مریم کی تلاش میں نکلی لیکن حضرت مریم کے بارے میں ان کو کوئی سراغ نہ مل سکا دوسری جانب حضرت مریم نے کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کہا (ترجمہ) کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی (از مریم ۲۳) راوی کا بیان ہے کہ (ترجمہ) پس جبرائیلؑ نے ان کے بائیں سے ان کو پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہارے بائیں جانب پیدا کر دی ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تر و تازہ کھجوریں جھڑیں گی پھر کھاؤ اور پو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزہ کی منت مانی ہے سو میں آج کسی آدمی سے نہیں بولوں گی (از مریم ۲۵-۲۶)۔

جب جبرائیلؑ نے یہ باتیں کیں تو حضرت مریم کی پشت مضبوط ہو گئی اور ان کا دل خوش ہو گیا اس کے بعد حضرت مریم نے بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسے گود میں اٹھالیا، راوی کا قول ہے کہ حضرت مریم کی قوم (جو ان کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی) کی ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی قوم نے اس چرواہے سے حضرت مریم کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں البتہ گزشتہ رات

میں نے اپنی گائے کو اس وادی کی طرف سجدہ کرتے ضرور دیکھا چنانچہ قوم اس وادی کی طرف گئی تو وہاں حضرت مریم بیٹھی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نودودھ پلا رہی تھیں قوم حضرت مریم کو دیکھ کر کہنے لگی اے مریم تو نے بڑے غضب کا کام کیا ہے (از مریم ۲۷) (ترجمہ) اے ہارون کی بہن تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں (از مریم ۲۸) ابو عمران نوف کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت مریم نے قوم کو بچہ سے بات کرنے کا اشارہ کیا تو وہ از روئے تعجب کہنے لگے (ترجمہ) بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر بات کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے (از مریم ۲۹) نوف کہتے ہیں کہ آیت میں لفظ ”مہد“ کے معنی گود کے ہیں ان کی اس گفتگو کے بعد حضرت عیسیٰ بائیں جانب ٹیک لگا کر کہنے لگے (ترجمہ) میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گزار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (از مریم ۳۰ تا ۳۳) راوی کا قول ہے کہ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔

۷۷۱ ابو بکر بن مالک عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ام درداء نے مجھے نوف اور ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا جو مسجد میں وعظ کرتا تھا ام درداء نے کہا کہ اللہ سے ڈرو لوگوں کو وعظ کرنے سے قبل اپنے نفسوں کو وعظ کرو۔

۷۷۲ ابو بکر، عبداللہ ابوریح زہرائی، ابوقدامہ حارث بن عبید عامر احوال کہتے ہیں کہ نوف سے قرآنی آیت (و جعلنا بینہم موبقا) کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل ایمان اور اہل ضلالت کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔

۷۷۳ حسین بن محمد، محمد بن عبداللہ بن غیلان، حسین بن جنید مصعب بن مقدم سفیان، ابواسحاق کہتے ہیں کہ نوف سے قول باری تعالیٰ و شر وہ بضمن بنحس کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بنحس کے معنی ظلم کے ہیں اور ثمن کا اطلاق بیس درہم پر ہوتا ہے۔

۷۷۴ ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی نوف کہتے ہیں کہ ایک نبی یا صدیق نے گائے کے بچہ کو اس کی والدہ کے سامنے ذبح کیا جس کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو گئی ایک روز وہ اسی حالت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھی تھی جس پر پرندوں کا ایک گھونسلہ تھا جس میں پرندے کے بچے تھے ان میں سے ایک بچہ گھونسلے سے نیچے گر گیا اور چوں چوں کرنے لگا اس کو اس پر رحم آگیا جس کی وجہ سے اس کو گھونسلہ میں لوٹا دیا اس رحم کھانے پر اللہ نے اس کی قوت بحال کر دی۔

۷۷۵ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، علی بن یزید، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار نوف اور عبداللہ بن عمرو جمع ہو گئے نوف نے لگے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین اپنے چیزوں سمیت لوہے کی ایک تختی بن جائیں اس وقت اگر کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو یہ کلہ پھر بھی اس میں شکاف کر کے اللہ تک پہنچ جائے گا۔

۷۷۶ سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، عبدالعزیز بن خطا، بسیل بن شعیب نہدی، ابوعلی صیقل، عبدالاعلیٰ، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپ گھر سے نکل کر ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر مجھ سے فرمایا کہ اے نوف سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ جاگ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے التفاتی اور آخرت کی طرف اشتیاق ظاہر کرنے والی قوم کے لئے خوشخبری ہے حقیقت میں ان ہی لوگوں نے زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو بچھونا اور اس کے پانی کو طیب اور قرآن و دعا کو اپنا شعار بنایا ہے انہوں نے حضرت مسیح کے طریقہ پر دنیا کو ترک کر دیا۔ اے نوف اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ قلب پرست لگا ہوں اور پاکیزہ ہاتھوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اس لئے کہ ناپاکی کی حالت میں کسی کی دعا کو قبول نہیں کرتا، اے نوف شاعر، نقیب، شری، عشر وصول کنندہ مت بن، اس لئے کہ حضرت داؤدؑ نے شب کی ایک گھڑی کے بارے میں فرمایا کہ اس گھڑی میں

نقیب، شرطی، شاعر عشر و صول کنندہ اور باجے بجانے والے کے علاوہ ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۷۷۴۔ ابی، محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بصری، ابو موسیٰ، ابوداؤد، ابی بن شعیب، ابی عبد اللہ علی، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ اس کے بعد نوف نے گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۷۷۸۔ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، قبیصہ، سفیان، اعمش، حکم نوف کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کے زمانے میں چونیاں کھینچوں کی مانند تھیں۔

۷۷۹۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نوف کے پاس عبد اللہ بن عمرہ آئے اور کہنے لگے کہ حدیث بیان کیجئے، نوف نے جواب دیا کہ میں صحابی رسول ﷺ کی موجودگی میں کیسے حدیث بیان کروں۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمرو نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہجرت کے بعد عتقریب ایک اور ہجرت ہوگی جس میں اچھے لوگ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کی طرف چلے جائیں گے اور خراب لوگ زمین پر رہ جائیں گے زمین انہیں پھینکے گی اللہ تعالیٰ مٹی اور خزیروں کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ مشرق کی طرف نکلیں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ تلاوت حلق سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب بھی ایک سنگ ٹوٹے گا تو دوسرا سنگ نکل آئے گا جب بھی ایک سنگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا جب بھی ایک سنگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا اس کے بعد بقیہ لوگوں میں دجال کا خروج ہوگا۔

۷۷۵۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، حجاج بن منہال، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ ثابت بنانی، ابویوب ازدی، نوف، عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہو کر جانے والے واپس چلے گئے تو آپ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کپڑوں کو سمیٹ کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا ہے وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے فرشتو میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو میرے ایک حکم کو پورا کر کے دوسرے کے انتظار میں ہیں۔

۳۲۷ حیلان بن فروہ

آپ بے مثال واعظ، ذہین، کتب، ماویہ کے حافظ، انبیاء کے واقعات کو احسن انداز سے بیان کرنے والے اور ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہنے والے تھے۔

۷۷۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ احکام خداوندی میں تال منول سے کام لینا ایلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس نے مخلوق خدا میں سے بے شمار لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۷۶۔ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابی، یونس، صالح مری، ابو عمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اپنے

۱۔ سنن ابی داؤد ۲۴۸۴، مسند الامام احمد ۲۰۹/۲، وفتح الباری ۳۸۰/۱۱، والترغیب والترہیب ۲۱/۳، وکنز العمال ۳۵۰۲۳، ۳۸۸۸۸، وتفسیر ابن کثیر ۲۸۳/۶۔

۲۔ المستدرک ۱۴۶/۲، والمسنند للامام احمد ۴۲۱/۳، وکنز العمال ۳۱۴۶، وانظر کذا لک: صحیح البخاری ۲۲/۹، وفتح الباری ۲۹۰/۱۲۔

۳۔ سنن ابن ماجہ ۸۰۱، ومسند الامام احمد ۱۸۶/۲، ۲۰۸، ۱۸۷، والترغیب والترہیب ۲۸۲/۱، وکنز العمال ۱۸۹۶۱، واتحاف السادة المتقين ۵۸۸/۱۰، والاحادیث الصحیحة ۲۶۱۔

نفس کو وعظ کرنے والے کے لئے منجانب اللہ ایک محافظ مقرر ہوتا ہے اور لوگوں میں عدل قائم کرنے والے کی عمر میں برکت کی جاتی ہے اور اطاعت الہیہ کی وجہ سے ذلیل ہونا معاصی کی وجہ سے عزت مند ہونے سے بہتر ہے۔

۷۷۵۳ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابی، یزید، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابو عمران جوئی، ابو جلد نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے موسیٰ جب تو میرا ذکر کرے تو خشوع اطمینان اور صدق دل کے ساتھ میرا ذکر کر اور جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو ذلیل و حقیر بن کر کھڑا ہو، اور اپنے نفس کی مذمت بیان کر اس لئے کہ وہ قابل مذمت ہی ہے قلب خاشع اور لسان صادق کے ساتھ مجھ سے مناجات کر۔

۷۷۵۴ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ، روح بن عبد المؤمن، مرحوم بن عبد العزیز، ابو عمران، ابو جلد کہتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین آگ بن جائے گی تم نے اس دن کے لئے کتنی تیاری کی ہے؟ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دینگے جو خدا سے ڈر کر ایمان لائے تھے اور ظالموں کو ایسی حالت میں رہنے دینگے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑینگے (از مریم اے)۔

۷۷۵۵ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عثمان، ابو غسان، حازم بن حسین، ابو عمران، ابو جلد فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی کتب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ساری روئے زمین سے آگ کے شعلے بلند ہوں گے۔

۷۷۵۶ ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، اسماعیل بن حارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ابو عمران جوئی، ابو جلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا بوڑھوں کی ایک جماعت پر گزر رہا تھا تو آپ نے ان سے فرمایا اے مشائخ کی جماعت تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی تیار ہونے اور پکنے کے وقت کٹنے کے قریب ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا لہذا تمہاری موت کا وقت قریب آچکا ہے اس لئے تم پر اس کی تیاری کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کا گزر جوانوں کی جماعت پر ہوا آپ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت کیا تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی کا مالک کبھی قبل از وقت بھی کھیتی کاٹ لیتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے ان سے فرمایا کہ تم موت کی تیاری کرو اس لئے کہ نہ معلوم تمہاری موت کب آجائے۔

یہ حدیث قوی حدیثوں میں سے ہے اور اس حدیث میں موسیٰ کا عطاء سے روایت کرنا مفرد ہے۔

۷۷۵۷ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن طوسی، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی، ابو جلد کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صرف نمازیوں پر بلائیں نازل ہوں گی اور دیگر لوگ ان کے ارد گرد آسودہ حال ہوں گے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر بعض یہودی یا نصرانی بن جائیں گے۔

۷۷۵۸ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابو عمران، ابو جلد کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مجھ پر کوئی محکم آیت نازل کیجئے تاکہ میں اسے لے کر تیرے بندوں کے پاس جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ تم قوم کی طرف جاؤ کیوں کہ ان کا تیری طرف آنا مجھے ناپسند ہے، چنانچہ حضرت موسیٰؑ ان کی طرف چلے گئے۔

۷۷۵۹ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کروں اس لئے کہ سب سے چھوٹی نعمت کے مقابلے میں بھی میرے تمام اعمال ہیچ ہیں۔ راوی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰؑ اب تو نے میرے شکر کا حق ادا کر دیا۔

۷۷۶۰ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد کا قول ہے کہ حضرت داد نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں؟ اور میں تو آپ کی نعمتوں کے ذریعے آپ کے شکر تک پہنچ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی

بھیجی کہ اے داؤد اب تک جو میں نے تم پر نعمتیں کیں ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں ہیں؟ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اے داؤد پھر میں تم سے اس وقت راضی ہوں گا جب تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے۔

۷۷۶۱ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابو عمران ابو جلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے بارگاہ الہی میں سوال کیا صرف اللہ کی رضا کی خاطر غم زدہ کو تسلی دینے والے شخص کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی وفات کے روز فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ قبر تک جائیں گے اور عالم ارواح میں اس کی روح پر رحمتیں نازل کروں گا پھر حضرت داؤد نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کی رضا کے لئے یتیم و محتاج کا خیال رکھنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ قیامت کے روز اے اطمینان قلب حاصل ہوگا اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۷۷۶۲ ابو بکر بن محمد بن جعفر بن حفص معدل، عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، یوسف بن بحر، ہشتم بن جمیل، صالح مری، ابو عمران جونی، ابو جلد کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ خشیت الہی کی وجہ سے رونے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ کی طرف سے ندا آئی کہ قیامت کے روز اے پریشانی نہیں ہوگی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب نہیں ہوگا۔

۷۷۶۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن جمیل، ابی ہاشم، صالح، ابو عمران جونی، ابو جلد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے داؤد میرے سچے بندوں کو تکبر کرنے اور اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے ڈراؤ کیونکہ جس کو میں نے حساب کے لئے اپنے سامنے کھڑا کیا تو انصاف کے دائرے میں اسے عذاب دیکر ہلکا اور میرے گناہ گار بندوں کو خوشخبری سناؤ کہ میں ان کا بڑے سے بڑا گناہ بھی مغاف کر دوں گا۔

۷۷۶۴ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابی، ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا، لوگ اس خیال سے جمع ہونا شروع ہو گئے کہ آج وعظ و نصیحت اور ادب کی باتیں ہوں گی پھر دعا ہوگی حضرت داؤد تشریف لائے اور آپ نے صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا اے باری تعالیٰ ہماری مغفرت فرما اس کے بعد حضرت داؤد واپس تشریف لے گئے بعد میں آنے والوں نے پہلے والوں سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت داؤد تشریف لائے تھے اور آپ نے صرف ایک جملہ ”اللھم اغفر لنا“ ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے تو خیال کیا تھا کہ آج عبادت و عطا و نصیحت اور دعا کا دن ہے لیکن حضرت داؤد نے دعا میں صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اللہ نے وحی کی کہ اے داؤد آپ کی قوم نے آپ کی دعا کو چھوٹا سمجھا ہے آپ انہیں بتادیتے کہ جس کی مغفرت کر دی گئی اس کی دنیا و آخرت سنور گئی۔

۷۷۶۵ احمد، عبد اللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا تو جو لوگ پیدا نہیں ہوئے وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والوں کے مقابلہ میں زیادہ قابل رشک تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا خدا کی قسم دنیا جس کے تم حریص ہو اور آخرت تمہاری نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کا مطلب بیان کیجئے؟ اس لئے کہ ان میں سے ایک کا تو ہم ارادہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر تم دنیا کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں رب الدنیا کھلاتا ہے جس کے قبضہ میں تمام خزانے ہیں اور اگر تم آخرت کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں آخرت کا رب کھلائے گا جو آخرت کا مالک ہے لہذا معلوم ہوا کہ تم دنیا و آخرت کسی شے کے مالک نہیں ہو۔

۷۷۶۶ احمد، عبد اللہ، عن ابی، ہاشم، صالح، ابی عمران، ابی جلد کی سند سے مروی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے مخلوق میں غور و فکر کیا جو لوگ پیدا نہیں ہوئے ہیں میں نے ان کو زیادہ قابل رشک پایا ان لوگوں سے جو پیدا ہو چکے ہیں۔

۷۷۶۷ ابو بکر، عبد اللہ، ابی ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو وصیت فرمائی کہ ذکر الہی کے

علاوہ کلام کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے اور سخت قلب والا شخص اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھو، کیونکہ تم ان کے خدا نہیں ہو بلکہ تم اپنے جرائم کی طرف دیکھو کیونکہ تم اللہ کے غلام ہو اور تمام لوگ دو قسم پر ہیں (۱) مصائب میں مبتلا (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے بس تم مصائب زدہ لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی حمد و بیان کرو۔

۷۷۶۸ ابو بکر، عبد اللہ ابی ہاشم، صالح، ابو عمران، ابو جلد کا قول ہے جب حضرت یونس کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو وہ سیاہ رات کے گڑے کی طرح ان کے سروں پر چکر لگانے لگا قوم کے عقلمند افراد اس زمانہ کے علماء کبار کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے دفع عذاب کے لئے دعا کا سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو اے اس وقت زندہ رہنے والی ذات جس وقت کوئی زندہ نہیں رہے گا اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے وحدہ لا شریک چنانچہ اس دعا کی برکت سے اللہ نے ان سے اپنا عذاب دور کر دیا۔

۷۷۶۹ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، ابواسامہ، ابوطاہر، مطر الوراق ابو جلد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم آخری زمانہ میں ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی زبان تر ہوگی لیکن قلوب خشک ہوں گے ان کی عمریں کم ہوں گی اور ان کے اخلاق خراب ہوں گے ان کے مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں گی ان کی زبانوں پر جھوٹ عام ہوگا اس وقت تم عذاب الہی کا انتظار کرنا۔

۷۷۷۰ ابی، ابو حسن، ابو بکر، عباس بن یزید، معاذ بن ہشام، ابی، موسیٰ بن جمیل، ابوروح، ابو جلد کہتے ہیں کہ میں اس وقت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس وقت عمر رسیدہ امیدیں لگا کھینکے اور کم عمر لوگ دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں گے اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کریں گے، اس وقت ایسی قوم بھی ہوگی جو بلا خوف الہی پر امید ہوگی ان کی کوئی دعا قبول نہیں ہوگی اور ایسی قوم بھی ہوگی جن کے قلوب بھڑے کے قلب کی طرح سخت ہوں گے۔

۷۷۷۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد الرحمن بن محمد بن سفیان، محمد بن رجا، بن سندی، نصر بن شمل، ابن عون، محمد، ابو جلد کہتے ہیں کہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر بادشاہ مسلط کئے جاتے ہیں

۷۷۷۲ ابو بکر بن خلا، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن جعفر ورکانی، اسماعیل بن عیاش ابان بن ابی عیاش، ابو جلد حضرت معقل بن یسار کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اس امت کی اقوام کے سینوں میں پرانے کپڑے کے طرح ہو جائے گا اور وہ قرآن کو چھوڑ کر دیگر چیزوں کو پسند کریں گے اور وہ انتہائی حریص اور لالچی ہوں گے، خوف خدا بالکل ان کے قلوب سے نکل جائے گا معاصی پر ان کا نفس انہیں تسلی دے گا شرعی حدود پامال کرنے کے باوجود اللہ سے عفو کی امید رکھیں گے وہ دنبہ کا لباس پہنیں گے لیکن ان کے قلوب بھڑے کی طرح ہوں گے ان کا بہترین شخص مدائین ہوگا، آپ ﷺ سے مدائین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ﷺ نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا شخص مدائین ہے۔

شہر بن حوشب

آپ خطابت کے بہترین شہسوار اور قرآن وحدیث کے ذریعہ عوام الناس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنے والے تھے۔

۷۷۷۳ ابی، ابن جعفر بن عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، محمد بن ابی منصور، عمران بن عبد الجید کہتے ہیں کہ ایک روز شہر بن حوشب نے بادشاہت کے خیال سے عمامہ باندھا پھر کچھ دیر کے بعد عمامہ اتارتے ہوئے فرمایا بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے۔

انظر الحديث في: المطالب العالیۃ ۵۴۵۴، وکنز العمال ۳۸۵۶۷۔

طبقات ابن سعد ۴/۳۴۹، والتاریخ الکبیر ۳/۲۷۳۰، والجرح ۳/۱۶۶۸، والکاشف ۲/۲۳۳۳، والمیزان

۲/۳۷۵۶، وتهذيب التهذيب ۲/۷۸۱۔

۷۷۴ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، حمزہ بن عباس، عبدان بن عثمان، ابن مبارک، عبد الحمید بن بھرام، شہر بن حوشب، ابو ہریرہ قاضی ابو احمد، محمد بن ایوب، علی بن عثمان، والی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبیدۃ ابو اسحاق ازدی، زید بن عوف، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ایک روز اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ آیا جس کے پروں میں موتی اور یا قوت لگے ہوئے تھے وہ ان کے سامنے پھڑ پھڑانے لگا حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لئے کہ یہ تمہارے پاس نشانی کے طور پر بھیجا گیا ہے کچھ دیر کے بعد اس پرندہ نے اپنی کھال اتاری تو وہ سرخ، گنجا اور بد شکل معلوم ہونے لگا پھر وہ حوض میں آکر اس کی مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جب وہ حوض سے باہر آیا تو وہ سخت سیاہ اور قبیح معلوم ہو رہا تھا، اس کے بعد اس نے پانی میں غسل کر کے اپنی کھال پہن لی تو اس کا حسن و جمال لوٹ آیا اس ساری کاروائی کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا بالکل یہی مثال مومن کی ہے جب وہ گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اس کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ سے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا حسن و جمال واپس لوٹ آتا ہے۔

۷۷۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن عثمان حفص بن غیاث، اعمش، حمزہ ابو عمارہ، شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمانؑ کے دوست تھے اور ان کے پاس آتے رہتے تھے، ایک روز حضرت سلیمانؑ کے عم زادان کے پاس بیٹھے تھے کہ ملک الموت آکر انہیں غور سے دیکھنے لگے اس نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت سلیمانؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ ملک الموت ہے حضرت سلیمانؑ کے عم زاد نے حضرت سلیمانؑ سے فرمایا کہ ان کے دیکھنے سے میرے قلب میں ان کا خوف بیٹھ گیا اس لئے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے ہند پہنچا دے چنانچہ حضرت سلیمانؑ نے ہوا کو حکم دیدیا اس کے بعد پھر ملک الموت آگئے۔ حضرت سلیمانؑ نے ان کو اپنے عم زاد کا پورا واقعہ سنایا۔ ملک الموت نے کہا کہ مجھے ہند میں اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس وجہ سے میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

۷۷۶ ابو محمد بن حیان، بشر بن محمد بن محمد کوفی، حسن بن علی حلوانی، حسین جعفی فضیل بن عیاض، ہشام بن حسان، عطاء عطار، شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ اہل جنت جنت میں سورہ طہ اور سورہ یسین کی تلاوت کریں گے۔

۷۷۷ ابو بکر محیی، ابو حصین وادعی، احمد بن یونس، یعقوب ثقی، جعفر بن ابی مغیرہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا بہترین درخت ہے کہ جنت کے سارے درختوں کا اس سے تعلق ہے اس کی ٹہنیاں جنت کی دیواروں سے باہر نکلی ہوئی ہیں۔

۷۷۸ عبد اللہ بن محمد علی بن اسحاق، حسین بن حسن عبد اللہ بن اسماعیل بن عیاش، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب کا قول ہے کہ کھانے میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ نہایت بابرکت اور قابل کفایت ہوتا ہے (۱) حلال آمدنی سے تیار کیا گیا ہو (۲) اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہو (۳) کھانے والے زیادہ ہوں (۴) کھانے کے بعد دعا پڑھی گئی ہو۔

۷۷۹ ابی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، داؤد بن عمر ضی، معتمر بن سلیمان، شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھے ہیں دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ تختی جس پر لوگوں کی عمریں لکھی ہوئی ہیں ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کے سامنے ایک فرشتہ کھڑا ہے جو انہیں تختی پیش کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے کہ اس کی روح قبض کر لو اس کی روح قبض کر لو۔

۷۸۰ سلیمان بن احمد، محمد بن محمد تمار، ابو الریح، یعقوب ثقی، حفص بن حمید، شہر بن حوشب نے قول باری تعالیٰ "وَالْبَحْرُ الْمَسْجُودُ" (از طور ۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا وہ تنور کی طرح ہوگا۔

۷۸۱ عبد اللہ بن محمد، جعفر بن محمد بن فارس، محمد بن حمید، عمر بن ہارون، عبد الجلیل بن عطیہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ اللہ کا ایک

فرشتہ صدیق بھی ہے پوری دنیا کے سمندروں کا نظام اسی کے سپرد ہے۔

۷۷۸۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب نے فرمایا قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ دی جائے گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے جن وانس کو جمع فرمائے گا پھر آسمان والے اتریں گے ان کے ساتھ بھی اتنے ہی جن وانس ہوں گے بعد ازاں ان کی صف بندی کی جائے گی پھر اہل ارض سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر ساتویں آسمان والے اتریں گے اور اس روز فرشتے کندھوں پر پوری قوت سے عرش الہی اٹھائے ہوں گے حتیٰ کہ عرش پر مستوی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پکارے گا آج کس کی بادشاہت ہے جب کسی طرف سے جواب نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا آج اللہ وحدہ قہار کی بادشاہت ہے آج بلا ظلم ہر نفس کو اس کے کئے ہوئے کا بدلہ ملے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

۷۷۸۳ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوزہ ابن خلیفہ، عوف منہال، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ لی جائے گی اور زمین میں کشادگی کر دی جائے گی اور تمام لوگ ایک چمنیل میدان میں جمع ہوں گے ایک ندادینے والا ندادے گا کہ عنقریب الیق کرام تمہارے سامنے آ جائیں گے، پھر اعلان ہوگا کہ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہنے والے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے اس کے بعد پھر ندا دی جائے گی ابھی اصحاب کرام سامنے ہوں گے پھر اعلان ہوگا شب بیدار کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ افراد کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے پھر تیسری بار اسی طرح اعلان ہوگا جن کی تجارت احکام دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی وہ لوگ کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۷۸۴ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن منیع، ابو نصر تمار، حماد بن سلمہ، سیار بن سلامہ شہر بن حوشب کا قول ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے دینی بات کرتا ہے تو اس کے عمل کے مطابق اس کی بات کا اثر ہوتا ہے۔

۷۷۸۵ ابی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان، داؤد، شہر کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لڑکے علماء پر فخر کرنے، جالبوں سے نزاع کرنے اور مجلسوں میں ریا کی نیت سے علم مت حاصل کر اور علم سے اعراض اور جہالت کی طرف رغبت مت کر جب تو لوگوں کی جماعت کو علم میں مشغول پائے تو تو بھی ان میں شمولیت اختیار کر اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تیرے لئے کارآمد ہوگا۔ اگر تو جاہل ہے تو تجھے ان سے غمی فائدہ ہوگا اور امید ہے کہ ان میں منجانب اللہ نازل ہونے والی رحمت میں تیرا بھی حصہ ہوگا لیکن جب تو کسی قوم کو اللہ کے ذکر میں مشغول نہ پائے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ اس سے تیرا علم ضائع ہوگا اور تیری جہالت میں اضافہ ہوگا اور اگر ان پر غضب الہی نازل ہو تو اس میں تیرا بھی حصہ ہوگا۔

۷۷۸۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، ابو بکر ہزلی شہر بن حوشب کا قول ہے قاتیل کے قتل کے بعد حضرت آدم ایک سو سال تک مسکرائے نہیں پھر انہوں نے دو شعر کہے

(۱) شہر اور اہل شہر تبدیل ہو گئے زمین غبار آلود اور خراب ہو گئی

(۲) ہر شے کا ذائقہ اور رنگ تبدیل ہو گیا لوگوں کی بشارت میں کمی آ گئی۔

۷۷۸۷ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن سفیان، ابراہیم بن عبد الملک، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یزید بن ابی مالک، شہر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج میری ایک بہت طویل القند شخص سے ملاقات ہوئی اس نے مجھے کشتی کی دعوت دی چنانچہ میں نے اس سے کشتی کر کے اسے شکست دہی اس کے بعد ایک بہت زیادہ کمزور کوتاہ قد شخص سے میری ملاقات ہوئی اس نے بھی مجھے کشتی کی دعوت دی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس طویل القند شخص سے کشتی لڑ چکا

ہوں میں تجھ سے کشتی نہیں لڑ سکتا چنانچہ ہماری کشتی ہوئی اس نے مجھے اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اس کے بعد اللہ کے رسول نے فرمایا طویل القدر شخص تیرے کبیرہ گناہ تھے جو تجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن ان پر تیری مدد کی گئی اور کوتاہ قد تیرے ضعیفہ گناہ تھے وہ تجھ پر غالب آ گئے اور انہوں نے تجھے دوزخ میں ڈال دیا اس لئے ضعیفہ گناہوں سے اجتناب بھی تجھ پر لازم ہے۔

۷۷۸ عبد اللہ بن محمد بن علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، صالح مری، حبیب بن محمد، شہر، ابو ذر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے جبرائیل میرے فلاں بندے کے قلب سے حلاوت ایمان ختم کر دے، اس کے بعد اس پر سخت مصیبت نازل ہوتی ہے پھر جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتے ہیں کہ اس کی حلاوت ایمان دوبارہ لوٹا دو، اس لئے کہ میں نے اس کو آزمائش میں مبتلا کیا تھا اور میں نے اسے صادق پایا اور عنقریب میں اس کی خوب مدد کروں گا لیکن جب بندہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف التفات نہیں فرماتے۔

۷۷۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن عبد الجبار، یثیم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے شہر کو کہتے سنا ہے کہ دوزخ میں غساق نامی ایک وادی ہے اس میں تین سو تیس گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں تین سو تیس محل ہیں، ہر محل میں تین سو تیس کمرے ہیں، ہر کمرے میں چار کونے ہیں، ہر کونے میں ایک بہادر ہے، ہر بہادر کے سر پر تین سو تیس بچھو ہیں، ہر بچھو کے سر پر تین سو تیس زبر کے نٹے ہیں، اگر ان میں سے ایک بچھو اہل دوزخ پر پھونک مار دے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے عافیت میں رکھے۔

۷۸۰ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ہودہ ابن خلیفہ، عوف اعرابی، شہر نے بحوالہ ابو ہریرہ اللہ کے رسول کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ قیامت کی علامات سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ تم چرواہوں کو لوگوں کا سردار بننے دیکھو گے، بکریاں چرانے والوں اور برہنہ لوگوں کو بلند عالیشان عمارتوں میں فخر کرتے دیکھو گے اور باندیوں کو آقاؤں کے لئے بچے جنت دیکھو گے۔

۷۹۱ ابو بکر، حارث، ہودہ، عوف، شہر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ کو کہتے سنا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا اگر علم شریا ستارے پر بھی ہو تو فارس کے کچھ لوگ پھر بھی اس کو حاصل کر لینگے۔

یزید بن زریع اور ابو عاصم نے عوف کے حوالہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۹۲ ابو عمران بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبد الحمید بن بھرام، شہر نے بحوالہ ابو ہریرہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کدو اور قیر کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تو اس کے علاوہ برتن نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس میں چاہو پو، ہر شخص کو اپنے کئے کا بدلہ ملے گا، میرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔

یزید بن زریع نے خالد حذاء عن شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۷۹۳ سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خالد بن محمد ابو وائل، عون بن عمارة، حفص بن جمیع، عبد الکریم، شہر بن حوشب نے بحوالہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ انبیاء اور رسول اہل جنت کے سردار ہوں گے شہداء اہل جنت کے سالار ہوں گے اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والے اہل جنت کے منتظم ہوں گے۔

۷۹۴ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عبد الحکم بن ذکوان، شہر کی سند سے مروی ہے ابو ہریرہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل

۱۔ کنز العمال ۳۸۵۵۶

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۴۹۷، ۴۲۰، ۴۲۲، ۲۶۹، وصحیح ابن حبان ۲۳۰۹، ومجمع الزوائد ۱۰/۶۳۰

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۳۵۵، وکنز العمال ۱۳۳۰۰، والضعفاء للعقيلي ۳/۴۳۳

۴۔ اللآلئ المصنوعة للسيوطي ۱/۱۲۷

کرتے ہیں کہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو ضائع کرے۔ (کنز العمال ۱۴۹۵۶)

۷۷۹۵ احمد بن اسحاق، عبدان بن احمد، زید بن حریش، عبد اللہ بن خراش، عوام، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں غسل دیا گیا جن میں دو سفید اور ایک یمنی کپڑا تھا۔

۷۷۹۶ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم فریابی سفیان، سلیمان بن احمد، سلیمان بن معانی بن سلیمان، ابی، موسیٰ بن ائین، سفیان، موسیٰ بن مسیب، شہر، ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک چلو پالی اور ہوا یوم نوح و عاد کے علاوہ کبھی بھی بلا حساب نازل نہیں فرمائے جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے، البتہ یوم نوح اور یوم عاد کے موقع پر اللہ نے ان پر بے حساب پانی اور ہوا نازل فرمائے حتیٰ کہ پانی اور ہوا کا روکنا ان اقوام کی طاقت سے باہر ہو گیا۔

فریابی اور کچھ لوگوں نے اس حدیث کو سفیان پر موقوف کیا ہے۔ نیز موسیٰ بن ائین عن سفیان کے طریق سے یہ حدیث متفرد ہے۔ ابو زرہ اور کچھ ائمہ نے اس حدیث کو معانی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۷۷۹۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الغفار بن احمد حمصی، محمد بن مصطفیٰ، یحییٰ بن سعید قطان، اسماعیل، احوص بن حکیم، شہر، ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں مجتمع دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے ذکر اور اس کی عظمت میں غور و فکر کیلئے جمع ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے اللہ کی بڑائی بیان کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ بالکل اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملین عرش میں سے اللہ کا ایک فرشتہ اسرافیل بھی ہے جس کے کندھے پر عرش الہی کا ایک کنارہ قائم ہے اس کے قدم اسفل السافلین پر اور سر ساتویں آسمان پر اٹکا ہوا ہے ایسے عظیم فرشتے بھی تمہارے رب کی مخلوق میں سے ہیں۔

اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کا احوص عن شہر بن حوشب عن ابن عباس روایت کرنا تفرد ہے۔ جلیل بن عطیہ نے شہر عن عبد اللہ بن سلام کی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۷۷۹۸ ابو احمد، محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، ابو ولید طیالسی، عبد الحمید بن بھرام، شہر بن حوشب، عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قریشی عورت حضرت سودہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ان کے پہلے شوہر سے ۵ یا ۶ بچے تھے اس وقت ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں نکاح سے کیا مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کوئی چیز مانع نہیں صرف اتنی بات ہے کہ مجھے اپنی اولاد سے خطرہ ہے کہیں وہ آپ کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں آپ ﷺ نے فرمایا صرف یہی وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے اونٹوں پر سوار ہونے والی قریش کی بہترین عورتیں ہیں جو احسن طریقے سے اولاد کی پرورش کرنے والی ہیں۔

عبد الحمید کا شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو بیان کرنا تفرد ہے۔

۷۷۹۹ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد، زید بن حریش، عبد اللہ بن خراش، عوام بن حوشب، شہر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس جنازہ کے ساتھ چلنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ خلاف شریعت امور ہو رہے ہوں۔

۱۔ الدر المنثور ۲/۴۲۹۔ والحبائک فی اخبار الملائک للسيوطی ۹۳۔

۲۔ الدر المنثور ۵/۳۴۷۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۳۱۹۔ وفتح الباری ۹/۵۱۲۔

۴۔ سنن ابن ماجہ ۱۵۸۳۔ و مسند الامام احمد ۲/۹۲۔

۸۰۰ ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن محمد بن شیریہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، لیث، شہر بن حوشب، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی حتیٰ کہ لوگ حضرت ابراہیم کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے اس کے بعد زمین پر برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔

۸۰۱ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الجلیل بن عطیہ، شہر، عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام اللہ کے خلق میں غور کر رہے تھے۔ آپ ﷺ شریف لائے اور آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کس چیز میں غور کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم خدا کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بارے میں سوچنے کے بجائے اللہ کی مخلوق کے بارے میں سوچو اللہ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے کہ جس کے قدم ساتویں زمین پر ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے۔ اس کے قدموں سے گھٹنوں تک چھ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اسی قدر ٹخنوں کے نیچے تک اور اللہ رب العزت مخلوق سے بے حد و حساب بڑے ہیں۔ ۲۔

۸۰۲ حبیب بن حسن، فاروق، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبل، قاضی ابو احمد، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، عبد اللہ بن ابی زیاد، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید، کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی غیبت سے بچنے والے کے لئے اللہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔ ۳۔

۸۰۳ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ داؤد اودی، شہر اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں سونے کے دو کنگن پہن کر بیعت کرنے لئے حاضر ہوئی آپ نے کنگنوں کو دیکھ کر فرمایا اے اسماء تمہیں اس کا خوف نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے حضرت اسماء کا قول ہے کہ اس کے بعد میں نے وہ کنگن اتار دیئے۔ ۴۔

حضرت مغیث بن سہمی

آپ وعظ و نصیحت کے ذریعہ لوگوں کو خدا ترسی کی طرف دعوت دینے والے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنانے والے تھے۔

۸۰۴ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عیسیٰ، مالک بن حارث، مغیث بن سہمی کا قول ہے کہ دوزخ ہر دن دو بار زور سے چیخ مارتی ہے جو جن وانس کے علاوہ ہر شے کو سنائی دیتی ہے۔

۸۰۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ہناد، ابو معاویہ، عیسیٰ، مالک بن حارث، مغیث بن سہمی نے بیان کیا ہے کہ جب انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اسے کہا جائے گا انتظار کرو ابھی تمہیں کچھ ہدیہ دیا جائے گا اس کے بعد سانپ اور اژدہا کے زہر سے بھرا ہوا پیالہ اس کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں جدا جدا ہو جائیں گی۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۳۸۲۔ و مسند الامام أحمد ۳۰۹/۲۔ والترغیب والترہیب ۶۱/۳۔ وفتح الباری ۳۸۹/۱۱۔ وکنز العمال ۳۸۸۸۸، ۳۵۰۲۳۔

۲۔ اتحاف السادة المتقين ۵۳۶/۶۔ والدر المنثور ۱۳۰/۶۔ وکنز العمال ۵۷۱۳۔ والاحادیث الصحیحة ۷۸۸/۱۔

۳۔ مسند الامام أحمد ۳۶۱/۶۔ وجمع الزوائد ۹۵/۸۔ والمصنف لابن أبی شیبہ ۳۸۸/۸۔ والزهد لابن المبارک ۲۴۰۔

وشرح السنة ۱۰۷/۱۳۔ ومشكاة المصابيح ۳۹۸۱۔ واتحاف السادة المتقين ۵۴۵/۷۔ والترغیب والترہیب ۵۱۷/۳۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱۳۸/۵۔

۵۔ التاريخ الكبير ۲۰۲۰/۸۔ والجرح ۱۷۹۲/۸۔ والکاشف ۵۶۷۷/۳۔ وتهذيب الکمال ۶۱۲۱/۱۔ وتهذيب

التهذيب ۲۵۵/۱۰۔

۷۸۰۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن احمد، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ اعمش، جامع، شداد، مغیث فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں ایک گناہ گار شخص تھا ایک روز اس نے معاصی پر نادم ہو کر اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میری مغفرت فرما دیجئے صرف اتنی بات پر اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۷۸۰۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، مغیث کا قول ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص تھا ایک روز تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے کہنے لگا کہ اے اللہ میری مغفرت فرما دے اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔

۷۸۰۸ عبد اللہ بن محمد ابو بکر، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، حسان بن ابی الاثرس، مغیث نے فرمایا کہ ”طوبیٰ“ جنت میں ایک درخت ہو گا اس کی ٹہنیاں ہر جنتی کے محل پر سایہ قلم ہوں گی اس پر رنگ رنگ کے پھل ہوں گے بختی اونٹ کی مثل اس پر سے ایک پرندہ کا گزر ہو گا جب کسی جنتی کو اس پرندے کی خواہش ہو گی تو وہ دعا کرے گا اسی وقت وہ پرندہ بھٹا ہوا ستر خوان پر اس کے سامنے آ جائے گا وہ جنتی اسے کھائے گا اس کے بعد وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔

۷۸۰۹ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی عبیدہ، ابی، اعمش، مالک بن حارث، مغیث کہتے ہیں کہ جنت کا ایک محل سونے ایک چاندی، ایک یا قوت اور ایک زبرد کا ہو گا پہاڑ مشک کے ہوں گے اور مٹی مشک اور زعفران سے مخلوط ہو گی۔

۷۸۱۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، ابو معاویہ، ابوسفیان، مغیث کا فرمان ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کرتا رہا ایک روز اس نے گرجے سے زمین کو دیکھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی جس کی وجہ سے زمین پر چلنے کی اس نے تمنا ظاہر کی راوی کہتا ہے کہ راہب ایک روز ایک روٹی لے کر گرجے سے نیچے زمین پر اتر آیا اور زمین پر چلنے لگا اسی اثناء میں ایک خوبصورت لڑکی پر اس کی نظر پڑ گئی حتیٰ کہ وہ اس خوبصورت و حسین و جمیل لڑکی پر عاشق و فریفتہ ہو گیا اور اسی حالت میں اس کی موت آ گئی موت و حیات کی کشمکش میں ایک سائل نے اس سے سوال کیا تو اس راہب نے وہ روٹی اسے دے دی پھر اس کی ساٹھ سالہ عبادت اور اس کے ایک گناہ کا وزن کیا گیا تو وہ ایک گناہ ساٹھ سال کی عبادت پر غالب آ گیا پھر اس کی آخری نیکی سائل کو روٹی دینے والی لائی گئی اور اسے اس کی ساٹھ سالہ عبادت کے ساتھ شامل کر کے اس کا وزن کیا گیا تو اس کی عبادت اس کے ایک گناہ پر غالب آ گئی۔

۷۸۱۱ ابو محمد بن حیان، جبیر بن ہارون، علی بن محمد طنافسی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابوسفیان نے مغیث سے اسی قسم کا قول روایت کیا ہے۔

۷۸۱۲ عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود، محمد بن حمید، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، اعمش، جامع بن شداد، مغیث بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ”توراة“ میں پڑھا ہے کہ اگر مجھے مسلمان کے فتنے میں واقع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کافر کو قبل از موت بہت کچھ عطا کرتا۔

۷۸۱۳ سلیمان بن احمد، طالب بن قرہ، محمد بن عیسیٰ طباع، قاسم بن موسیٰ، زید بن واقد، مغیث کا قول ہے کہ آپ ﷺ سے افضل الناس کے بابت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا گناہ، ظلم، دھوکہ اور حسد سے اجتناب کر کے دنیا سے جانے والا شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بات کس شخص میں پیدا ہو سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کو ناپسند اور آخرت کو پسند کرنے والے شخص میں، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے مصداق تو صرف آپ کے غلام حضرت رافع ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر حسن اخلاق کا مالک اس شخص کا مصداق ہے۔

۷۸۱۴ محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہشیم بلدی، محمد بن کثیر صنعانی، عبد اللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبد اللہ، یحییٰ بن عبد اللہ حرانی

اوزاعی، نبھیک بن مریم مغیث بن سکی کا بیان ہے کہ ایک روز میں نماز پڑھا تھا ابن عمر میرے پہلو میں کھڑے تھے اور ابن زبیر نماز فجر روشنی میں پڑھاتے تھے، ایک روز انہوں نے نماز فجر تاریکی میں پڑھائی تو میں نے ابن عمر سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے زمانہ میں نماز فجر اندھیرے ہی میں ہوا کرتی تھی حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور میں فجر کی نماز روشنی میں شروع ہوئی۔

۳۳۰ حضرت حسان بن عطیہؓ

آپ اعمال خیر میں سبقت لے جانے والے معاصی کی مذمت کرنے والے تھے۔ آپ اصلاً بصری تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔ ۸۱۵ء احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، یزید بن عبد الصمد، ابو مسھر، عقبہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ سے بڑا مرد صالح میں نے نہیں دیکھا۔

۸۱۶ء سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، عمرو بن عثمان، عبد الملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کا قول ہے کہ حضرت حسان بن عطیہ عصر تا مغرب ذکر الہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۱۷ء سلیمان، محمد بن معمر، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں طویل قیام اللیل کرنے والے شخص کے لئے یوم قیامت طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

۸۱۸ء احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کا بکریوں کا ریوڑ تھا ایک روز انہوں نے آواز سن کر اسے چھوڑ دیا میں نے اوزاعی سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ایک دن ان کی بکریوں کا اور ایک دن ان کے پڑوسیوں کی بکریوں کا مقرر ہے۔

۸۱۹ء محمد بن معمر، ابو شعیب، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ بعض لوگوں کے درمیان ایک ہی نماز میں شریک ہونے کے باوجود آسمان وزمین کا فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اسی نماز میں غافل اور لاپرواہ ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۸۲۰ء احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمد بن وزیر، سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرید، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ سجدہ کرنے والا شخص رحمٰن کے قدم پر سجدہ کرتا ہے ولید اوزاعی کے قول سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کا یہ فرمان (بندہ حالت سجدہ میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے) اور اسی طرح (خوشی سے کیا گیا صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے) قرب الہی پر محمول ہے اسی طرح حسان کا یہ قول کہ بندہ رحمان کے قدم پر سجدہ کرتا ہے قرب الہی پر محمول ہے۔

۸۲۱ء سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرید، صفوان، احمد، عبد اللہ، علی بن سہل، ولید اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ایمان کا فائدہ عمل کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ نماز کی اقامت کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں، سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں (از انفال ۳ تا ۴)۔

۷۸۲۲ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، موسیٰ بن ابی ایوب، سعید بن کثیر بن دینار، سلمہ بن کلثوم اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ آج لوگوں میں خیر خواہی بہت کم رہ گئی ہے۔

۷۸۲۳ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ انسان کا گھر میں نماز ادا کرنا پوشیدہ اعمال سے ہے۔

۷۸۲۴ محمد بن معمر، سلیمان، ابو شعیب، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ذکر الہی کو ناپسند کرنا اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی دشمنی ہے۔

۷۸۲۵ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ خواتین کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۶ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، یونس، ابن کثیر، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ عورتوں کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۷ سلیمان بن احمد، عمر بن مقلاص، ابی، احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، ولید بن ابی طلحہ، ابن وہب، یونس بن یزید، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ تین شخصوں سے کھانے پینے کے اعتبار سے حساب نہیں ہوگا (۱) افطاری کے وقت کھانے والے سے (۲) سحری کھانے والے سے (۳) مہمان کو کھلانے سے۔

۷۸۲۸ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عمر بن عثمان، عبد الملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک کی خلافت میں غیاث قدری ہمارے پاس آئے غیاث چرب زبان تھا اس نے ہمارے پاس کچھ باتیں کیں پھر اس نے حسان سے اپنی کی ہوئی باتوں کے بارے میں سوال کیا حسان نے جواب میں کہا اے غیاث اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری باتوں کے جواب سے عاجز تھا، اس لئے کہ میرا قلب تیری باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۸۲۹ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، یونس بن حبیب، محمد بن کثیر اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان نے غیاث قدری سے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری جیسی باتیں نہ کرتا کیونکہ تیری ساری باتیں غلط ہیں۔

۷۸۳۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر اوزاعی حسان بن عطیہ کا قول ہے کہ سنت کے بجائے بدعت کی طرف عوام بہت جلد مائل ہو جاتی ہے۔

۷۸۳۱ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی حسان نے فرمایا کہ جس قوم نے بدعت ایجاد کی اللہ نے اسی کی مانند سنت سے انہیں قیامت تک محروم کر دیا۔

۷۸۳۲ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، جعفر بن مسافر، بشر بن بکیر، اوزاعی نے گزشتہ قول کی مانند حسان کا قول نقل کیا ہے۔

۷۸۳۳ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان کا قول ہے علانیہ دعا سے سری دعا ستر درجہ افضل ہوتی ہے۔

۷۸۳۴ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عبد الجبار بن یحییٰ عقبہ بن علقمہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے حسان کے لئے دعا کی حسان نے آمین کہی بعد میں لوگوں نے حسان سے کہا کہ آپ کو اس کی دعا کی قبولیت کا یقین ہے؟ حسان نے جواب میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا میرے حق میں قبول فرمائے گا۔

۷۸۳۵ احمد، عبد اللہ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان نے بحوالہ عبدہ بن ابی لبابہ نقل کیا ہے کہ ابو لبابہ شام کے وقت فرمایا کرتے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو دن کو ختم کر کے رات لایا جو کہ سکون کا باعث ہے۔ اے باری تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار

بندہ بنادے تمام تعریف اس ذات کے لئے ہیں جس نے آج کے روز تک ہمیں عافیت بخشی اس لئے کہ بہت سے افراد اس زمانہ میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے اے باری تعالیٰ موت تک مجھے عافیت عطا فرما اور آخرت میں عذاب جہنم سے نجات عطا فرما عبیدہ بن ابی لبابہ صبح کے وقت یہی دعا کیا کرتے تھے

۸۳۶ ھ احمد، عبد اللہ، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جس مجلس میں لغو باتیں کی جائیں پھر اختتام مجلس پر شرکائے مجلس استغفار کر لیں تو وہ استغفار ان کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔

۸۳۷ ھ سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، واحمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی فرماتے ہیں کہ حسان یہ دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ تقدیر اور شیطان کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور غیر کے لئے مجھے عبرت بنانے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور غیر کو مجھ سے زیادہ نوازنے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں رسوائی سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی مرضی کے خلاف بات کرنے سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں اے رب کریم میری مغفرت فرما بلاشبہ تو میرے گناہوں سے واقف ہے اور قدرت کے باوجود مجھے عذاب مت دینا۔

۸۳۸ ھ سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، واحمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی حسان کا قول ہے جو شخص کسی وادی میں اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی حسنت سے پر کر دیتا ہے۔

۸۳۹ ھ سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، واحمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی نے بحوالہ حسان بیان کیا ہے کہ جس شخص میں پانچ چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ شخص کامل الایمان ہے (۱) اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی کرنا (۲) اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت کرنا (۳) لوگوں کو خوش کرنے والا شخص (۴) ذورحم محرم سے صلہ رحمی کرنے والا شخص (۵) جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔

۸۴۰ ھ احمد بن اسحاق، عبد اللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی اوزاعی حسان کا قول ہے کہ حاطین عرش کی تعداد ۸ ہے جو شیریں آواز میں حمد الہی میں مشغول رہتے ہیں ان میں سے چار حمد الہی کرتے ہوئے کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کے علم کے بعد آپ کے حلم پر آپ کی تعریف کرتے ہیں، دیگر چار کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ آپ کی قدرت کے بعد ہم آپ کے غفور پر آپ کی حمد خوانی کرتے ہیں۔

۸۴۱ ھ احمد، عبد اللہ، عباس، ابی، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ علم میں اضافہ کے بقدر انسان کے لئے رحمت الہی اور قدرت الہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۸۴۲ ھ احمد، عبد اللہ، عباس، ابی، اوزاعی حسان کا قول ہے جو انسان کھانے کے حاضر ہونے پر کہے اے اللہ اے میرے لئے پاکیزہ رزق بنادے جس پر مجھ سے کوئی حساب و کتاب نہ ہو تو گویا اس نے کھانا کھانے کا شکر ادا کر دیا۔

۸۴۳ ھ محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ظالم کے ساتھ عذاب دے گا پھر دونوں کو دوزخ میں داخل کرے گا

۸۴۴ ھ محمد، ابو شعیبہ، یحییٰ بن اوزاعی حسان نے کہا انسان جب شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان مسکرا کر کہتا ہے اے انسان تو لعنت و رسوا کردہ پر لعنت کرتا ہے حسان کہتے ہیں کہ شیطان بندہ کے لعنت کرنے کے وقت کہتا ہے تو مجھ پر لعنت کرتا ہے حالانکہ اللہ اس سے قبل مجھ پر لعنت کر چکا ہے۔

۸۴۵ ھ محمد، ابو شعیبہ، یحییٰ بن اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ شیاطین بہت زیادہ ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایسے کھیت میں

داخل ہو جس میں ٹڈیاں بہت زیادہ ہوں جب وہ چلے تو اس کے دائیں بائیں بہت سی ٹڈیاں اڑیں اگر اللہ شیطین کو انسان کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رکھتا تو لوگوں کو ہر جگہ شیطین نظر آتے۔

۸۴۶ محمد، سلیمان بن احمد، ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ حاملین عرش فرشتوں کے پاؤں ساتویں زمین پر قائم ہیں اور ان کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے اور ان کے سینگ ان کے طول کے مساوی ہیں جن پر عرش قائم ہے۔

۸۴۷ محمد، سلیمان، ابو شعیب، یحییٰ اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ انسان کے گناہ کرنے کے بعد فرشتہ کافی دیر تک اس کی توبہ کا انتظار کرتا ہے اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتہ اس کا گناہ لکھتا ہے ورنہ نہیں لکھتا۔

۸۴۸ ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جمعہ کے روز مسافر کی مدد نہیں کی جاتی اور اس کی حاجت پوری نہیں کی جاتی۔

۸۴۹ محمد، ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عمرؓ کے مساوی نہیں ہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم مجھے اس شخصیت کے مساوی سمجھتے ہو جس نے اپنے دور خلافت میں شیطین کو بیڑیوں سے جکڑ دیا تھا۔

۸۵۰ محمد، ابو شعیب، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ دو رکعت سنت کے مطابق ادا کرنا بلا سنت کے ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۸۵۱ سلیمان، ابو شعیب، اوزاعی حسان نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز ارشاد خداوندی ہو گا اے لوگو میں اب تک تمہارے بارے میں خاموش رہا اب تم خاموش رہو آج تمہارے اعمال نامے تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے جو خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے جو برائی کو پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جو آج تم پر پیش کئے گئے ہیں۔

۸۵۲ سلیمان، ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم پر آزمائش آئی تو وہ صرف ان کی خواہش کی وجہ سے آئی۔

۸۵۳ سلیمان، ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی حسان نے قول باری تعالیٰ (و لا ينقص من عمره) کی تفسیر میں فرمایا ہر آنے والا دن انسان کی عمر کم کرتا ہے۔

۸۵۴ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، حسان نے فرمایا لوگ جب سائلوں محتاجوں اور فقراء کا خیال رکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے دہشت زدہ کر دیتا ہوں۔

۸۵۵ احمد، عبد اللہ، علی بن خشرم، عبد اللہ بن سعید، سلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ، ابی عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ ایک شخص گدھے پر سوار تھا گدھے کا پاؤں پھسل گیا سوار نے کہا کہ تو ہلاک ہو دائیں جانب والے فرشتے نے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے جسے میں لکھوں یا نہیں جانب والے فرشتے نے بھی یہی کہا من جانب اللہ صاحب شمال کو اس کے لکھنے کا حکم ہوا چنانچہ اس کا یہ قول اس کے گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

۸۵۶ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ کچھ افراد غضب الہی کا مورد ہوتے ہیں (۱) لوگوں کو ناحق قتل کرنے والے (۲) متکبر لوگ (۳) قلوب میں کینہ رکھنے والے (۴) چغل خور (۵) لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والے (۶) بغاوت کرنے والے

۸۵۷ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ رات کے وقت مسلمانوں کی چوکیداری کرنے والے شخص کے لئے جنت واجب ہے۔

۸۵۸ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ فتیہ جال سے بارہ ہزار مرد اور ستر ہزار عورتیں محفوظ رہیں گے۔

۸۵۹ سلیمان بن احمد، ہشام بن مرشد، جنوان بن صالح، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، علی بن سہل، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ حضرت آدم جنت سے نکالے جانے پر ستر سال تک روئے اور اتنا ہی عرصہ اپنی خطا پر روئے اور اپنے بیٹے کے قتل پر

چالیس سال تک روئے اور ایک سو سال تک مکہ میں قیام فرمایا علی بن سہل کے قول کے مطابق ساٹھ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔
محمد بن مصعب نے اس روایت کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اوزاعی کا اس روایت کو اسحق بن ابی طلحہ عن انس مرفوعاً روایت کرنا مشہور ہے۔

۸۶۰ء محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، یونس ابن حبیب، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان انس بن مالک کا قول ہے کہ اصبان کے متر بزار یہودی و جال کی اتباع کرینگے جن کے سروں پر سبز چادریں ہوں گی۔

اوزاعی نے اس روایت کو اسی طرح حسان بن شداد کی سند سے نقل کیا ہے۔ نیز سوید نے اس روایت کو اوزاعی عن حسان عن مسلم بن مشکم عن شداد کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۶۱ء محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرافی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی حسان کا قول ہے کہ ایک روز شداد نے ایک منزل پر اتر کر دسترخوان طلب کیا اور کھیل کود کا ارادہ کیا ان سے کہا گیا کہ یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس ایک بات کے علاوہ میں نے کبھی بھی غیر مذہب داری کی بات نہیں کی اس لئے تم اس کو چھوڑو میں تمہیں اللہ کے رسول کا قول سنا تا ہوں کہ جب لوگ مال جمع کرنے لگیں تو تم یہ دعا یاد کرو اے باری تعالیٰ میں آپ سے ثابت قدمی، عزیمت، نعمت پر شکر، حسن عبادت قلب سلیم، لسان صادق کا سوال کرتا ہوں جو چیزیں تیرے علم میں ہیں میں تجھ سے ان کی بہتری کا طالب ہوں ان کے شر سے تیری پناہ کا ساکن ہوں میرے جن گناہوں سے تو واقف ہے ان کے بارے میں تجھ سے تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے مشہور ہے۔

۸۶۲ء عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود، عبد اللہ بن نمیر، محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر صنعانی، سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، ابو اسحاق بن حمزہ، محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرافی، یحییٰ بن عبد اللہ اوزاعی حسان، ابو کبشہ، عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہی ہو لوگوں کو پہنچاؤ اور بنی اسرائیل سے احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر قصد اچھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے غریب ہے۔

۸۶۳ء حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلی، محمد بن کامل بن میمون زیات، محمد بن اسحاق عکاشی، اوزاعی حسان بن عطیہ، ابو کبشہ، عمرو بن عاص کا قول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گناہوں کے چھوٹا ہونے کو دیکھنے کے بجائے اس ذات کو دیکھو جس کے خلاف تم جرأت کر رہے ہو۔

یہ حدیث محمد بن منکدر کی سند سے غریب ہے۔ نیز اس حدیث کو حسان کا محمد بن منکدر کی سند سے بیان کرنے میں تفرّد ہے۔

۸۶۴ء محمد بن احمد بن علی بن محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کیا اس کے پاس کپڑوں کو صاف کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو صاف اور درست کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۲۴، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۲۵، و مشکاة المصابیح ۱۸۷، ۵۴۹۰، و کنز العمال ۳۸۷۷۲

۲۔ صحیح البخاری ۲۰۷۷۴، و سنن الترمذی ۲۶۶۹، و سنن الدارمی ۱۳۶۷۱، و مسند الامام احمد ۱۵۹۷۲

حسان اس حدیث کو محمد بن ابی عائشہ کی سند سے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۸۶۵ محمد بن احمد، محمد بن یوسف، محمد بن مصعب، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابو ہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تشہد سے فارغ ہو کر تم چار چیزوں سے پناہ طلب کیا کرو (۱) عذاب قبر سے (۲) عذاب دوزخ سے (۳) زندوں اور مردوں کے فتنہ سے (۴) فتنہ دجال سے۔ یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۶ ابو بکر آجری، عمر بن ایوب سفطی، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، قاسم بن زکریا مقرئ، ابو ہمام، ابو الفضل، اوزاعی، حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابو درداء نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے انشاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی پھر قسم توڑ دی اس پر قسم کا کفارہ نہیں ہے۔ (مسند الامام احمد ۶/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۰)

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۷ سلیمان بن احمد، ابو بکر بن سہل، عمرو بن ہاشم، اوزاعی حسان، نافع نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قسم کے ساتھ انشاء اللہ کہنے والا وہ حائث ہو گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ ۳۔ عمر بن ہاشم بیروٹی کا اس روایت کو مرفوعاً نقل کرنا تفرد ہے۔

۳۳۱ قاسم بن مخیرہؓ

آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی تفکرات سے کوسوں دور تھے، اصلاً کوئی تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔ ۷۸۶۸ سلیمان بن احمد، عبد الرحمن بن عمرو، ابو زرہ، ابو مسھر سعید بن عبد العزیز، قاسم بن مخیرہ کہتے ہیں کہ میرے دسترخوان پر کبھی دو قسم کے کھانے جمع نہیں ہوئے اور کبھی مجھے کوئی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۶۹ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن داؤد، محمود بن خالد، عمر اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ کبھی مجھے دنیاوی غم پیش نہیں آیا۔ ۷۸۷۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ابو جابر کہتے ہیں کہ قاسم ولیوں کی دعوت میں شرکت کرتے تھے لیکن صرف ایک قسم کا کھانا تناول فرماتے تھے۔

۷۸۷۱ احمد، عبد اللہ، ابو حمیر، علی، حمزہ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم ہمارے پاس آتے تھے اور بحکم نص قرآنی "واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذهبوا حتیٰ یستاذنوا" (النور ۶۲) اجازت طلب کر کے واپس جاتے تھے۔

۷۸۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ کبھی سلمان کی قبر کو روندنا میرے نزدیک سخت گناہ ہے۔

۷۸۷۳ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز جروی، ضمیرہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ آگ کے شعلہ کو روندنا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۳۰، سنن الدارمی ۹۸۳، سنن ابن ماجہ ۹۰۹، مسند الامام احمد ۲۳۷/۲، سنن الدارمی ۳۱۰/۱، وفتح الباری ۳۲۲/۲، ۱۶۵/۱۱۔

۲۔ کنز العمال ۱۰۷۴۷۔

۳۔ مسند الامام احمد ۶/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۰، وتفسیر القرطبی ۲/۳۷۳۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۰۳، والتاریخ الکبیر ۷/۷۴۳، والجرح ۷/۶۸۴، والجمع ۲/۴۲۱، والکاشف ۲/۲، وتهذیب الکمال ۴۸۲۵۔

مجھے ایک مسلمان کی قبر کوروند نے سے زیادہ محبوب ہے۔

۸۷۴ محمد بن معمر، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان کہتے ہیں کہ قاسم نے ارشاد خداوندی (اضاعوا الصلوة و اتبعوا الشهوات) (از مریم ۵۹) میں اضاعوا الصلوة کے بارے میں فرمایا اس سے مراد نماز کے اوقات ہیں کیونکہ نماز کے چھوڑنے سے تو کفر لازم آتا ہے۔

۸۷۵ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابو شعیب، یحییٰ، اوزاعی قاسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے اور غیر کے لیے عمل کیا تو وہ عمل غیر کے لیے ہوگا۔

۸۷۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، محمد بن عبد اللہ البصری، قاسم نے اپنی ام ولد سے کہا مجھے کیا ہو گیا کہ میں قبل از موت موت کی خواہش کرتا ہوں لیکن اس کے آنے پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔

۸۷۷ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابو شعیب، یحییٰ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم کے سامنے قرآنی آیت (ولا تلقوا ابدا یکم الی التھلک) (البقرہ ۱۹۵) تلاوت کی گئی ایک شخص نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی قوم پر حملہ نہ کرے۔ قاسم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دس ہزار افراد پر بھی حملہ کرے تو اس آیت کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اس کا مصداق ہی نہیں ہے اس آیت کا مصداق تو راہ خدا میں مال خرچ نہ کرنے والے افراد ہیں۔

۸۷۸ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، قاسم نے قرآنی آیت (ولا تلقوا الخ) کی مذکورہ تفسیر فرمائی۔

۸۷۹ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابو عمر، اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ غزوہ سے بلا اجازت امام لوٹنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ غزوہ کی طرف واپس چلا جائے اور جس شے پر بھی اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لغت کرتی ہے۔

۸۸۰ احمد، عبد اللہ، محمود، ولید، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب تم کسی شخص کو جھگڑا کرتے اور تکبر کرتے دیکھو تو سمجھو کہ وہ بھلائی سے بالکل محروم ہو گیا ہے۔

۸۸۱ احمد، عبد اللہ، کثیر بن عبید، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ پرندہ کے انڈے دینے کے ایام میں اس کا شکار مکروہ ہے۔

۸۸۲ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، محمد بن عیسر، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب انسان صبح کے وقت مسجد میں جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر آنے والے انسان کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۸۸۳ عبد اللہ، احمد بن ابی الحواری، ولید، اوزاعی، قاسم نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔

۸۸۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن، خالد بن دریک، ابو عبید، حاجب نے قاسم سے قدریہ کے بارے میں سوال کیا قاسم نے جواب دیا کہ ان باتوں کو قلوب ناپسند کرتے ہیں۔

۸۸۵ سلیمان، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، موسیٰ بن سلیمان، قاسم بن خیرہ کا قول ہے حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے شکم سیری سے اجتناب کر اس لئے کہ وہ دن رات ہر وقت انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۸۸۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، حکم، ہقل، سلیمان، ہاشم بن مرید، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، سلیمان بن موسیٰ

اسم نے گزشتہ قول کے مانند فرمایا۔

۷۸۸۷ سلیمان، محمد بن معمر، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبد العزیز کو ایک حدیث سنانے کے لئے گیا چنانچہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد میں نے ان سے کہا مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس بادشاہ نے لوگوں کی حاجت کا خیال نہیں رکھا تو قیامت کے روز اللہ اس کی حاجت کا خیال نہیں کرے گا۔

۷۸۸۸ ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی عبد اللہ بن شعیب، ابراہیم بن ہانی عبد اللہ بن یوسف سعید بن عبد العزیز، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے انعامات عطا کئے پھر مجھ سے احادیث بیان کرنے کو کہا لیکن میں نے اس وقت احادیث بیان کرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۷۸۸۹ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ، ابو مسھر، سعید بن عبد العزیز قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے ستر دینار دیئے اور سواری کے لئے خچر دیا اور پچاس دینار میرا وظیفہ مقرر کیا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے مجھے تجارت سے بے پرواہ کر دیا پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کرنے کو کہا لیکن اس حالت میں میں نے احادیث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اس حدیث کو ابو بکر بن عیاش نے ابی حسین و عاصم بن القاسم عن عبد اللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً بیان کیا ہے۔
۷۸۹۰ ابو احمد، معاذ بن شعیب، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزامی محمد بن کثیر، سفیان ثوری، علقمہ بن مرشد، قاسم، عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ صحت کے زمانہ میں جو یہ اعمال صالحہ کرتا تھا وہ اس کے لئے لکھتے رہو۔

اس حدیث کو زبید بن حارث، زید بن ابی انیسہ، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، شعبہ، ادربس اودی، جلیح، حسن بن حر، عمرو بن قیس ملاتی، ابو خالد الدالانی، حجاج بن ارطاة، عبد الملک بن ابی عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔
نیز ابو اسحق سبعی نے اس حدیث کو قاسم عن شرح کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۸۹۱ ابو بکر کحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، محمد بن عبد اللہ حاسب، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن عیسیٰ، احمد بن بشیر، اسمعش، حکم، قاسم، شرح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے مسح علی الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تم علیؓ سے سوال کرو چنانچہ میں نے علیؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے ہم کو حضر میں ایک دن ایک رات اور سفر میں تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔

مفضل بن صدقہ نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ عن الحكم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔
۷۸۹۲ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، قاسم، رواد، مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا اله الا الله وحده لا شریک له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير

اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔

بقیہ بن ولید نے اس روایت کو عبد الرحمن بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے، نیز زہیر بن معاویہ اور محمد بن مجلان نے اس روایت کو حسن بن حر عن القاسم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

اب المصنف ابن ابی شیبہ ۲۳۶/۳. و أمالی الشجرى ۲۸۷/۲. و تاریخ بغداد ۲۰۷/۲. و الدر المنثور ۱۰۴/۶. و کنز العمال ۶۷۲۳. ۶۷۲۴.

۸۹۳ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، روح ابن عبادہ، شعبہ، حکم، قاسم، عمرو بن شریح، قیس بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول سے قبل صدقہ فطرا کے طور پر یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر زکوٰۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول کے بعد اللہ کے رسول نے ہمیں نہ تو صدقہ اور عاشورہ کے روزے کا حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

ولید وغیرہ نے اس روایت کو ابو بردہ کے بجائے اوزاعی عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے نیز قتادہ، یحییٰ اور دیگر چند لوگوں نے اس روایت کو اوزاعی عن محمد بن ابی موسیٰ عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے، نیز اس سند میں بھی ابو بردہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۸۹۴ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عزیز موصلی، غسان بن ربیع، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، حسن بن حر، قاسم کہتے ہیں کہ علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ ابن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے اسی طرح میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی۔

حسن بن یحییٰ نے اس روایت کو زید عن القاسم عن ابی حبیب قاضی عمان کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۹۵ سلیمان بن احمد، ابوسیار احمد بن حمویہ تستری، عبد ان بن محمد، حسن بن علی بن صالح اوزاعی، قاسم، ابو بردہ، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جرنیش نبیذ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اسے دیوار پر مارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اسے بے ایمان شخص ہی نوش کرتا ہے۔

۸۹۶ سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابو عامر صوری نحوی، سلیمان بن عبد الرحمن، سلمہ بن علی، زید بن واقد، قاسم، ام درداء کہتی ہیں کہ ایک روز ابو درداء نے مجھ سے فرمایا اس وقت امر دین سے لوگوں میں صرف نماز باقی رہ گئی ہے۔

۸۹۷ مخلد بن جعفر، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار صدقہ بن خالد، زید بن واقد، قاسم، ابو حمید، ابوسعید خدری نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مومن کے سر میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور اس کے پاؤں میں کوئی کاٹنا نہیں لگتا مگر اس کے عوض قیامت کے روز اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کے گناہ معاف ہوں گے۔

۳۳۲ اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر

آپ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے صدق سے کام لینے والے تھے۔

۸۹۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل بن عبد اللہ بن ابی المہاجر کہتے ہیں کہ گریہ کی کثرت پر حضرت داؤد کو عتاب کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اس روز کی آمد سے قبل رولوں جس روز بہت رونا ہوگا ہڈیاں آگ میں جلیں گی اور اللہ کے فرما پر ہزار بیتناک فرشتوں کو مجھے سزا دینے پر مقرر کیا جائے گا۔

۸۹۹ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ عبد الرحمن بن عمرو عبد الرحمن بن یحییٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن شیبان، اسماعیل بن عبید فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات کے وقت انہوں نے اپنے لڑکوں کو جمع کر کے فرمایا اے بیٹو تم تقویٰ اور قرآن کو لازم پکڑو اور صدق کو اپناؤ حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کر دے اور پھر اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ اس کا اقرار کر لے، میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا اے بیٹو عامتہ المسلمین کے بارے میں اپنے قلوب کو صاف رکھو، خدا کی قسم میں جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تو تمام لوگوں کی خیر خواہی سے میرا قلب بھرا ہوتا ہے۔

اس حدیث کو ائمہ اور دیگر مشاہیر اہل علم نے ابو اسامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۰۰ عبد اللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صانع، ابو اسامہ، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبید اللہ، ابو صالح اشعری، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا ﷺ ابو ہریرہ کو لے کر شدید بخار میں مبتلا شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مریض تجھے خوشخبری ہو اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں دوزخ کی آگ کے عوض مؤمن بندہ پر مسلط کرتا ہوں۔

۹۰۱ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن خالد ازرق، ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل، ام درداء، بحوالہ ابو درداء رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ موت کے انسان کو تلاش کرنے کی طرح روزی بھی اسے تلاش کرتی ہے۔

۹۰۲ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان کا میرے پاس پیغام آیا کہ میرے بچہ کو تعلیم دو اس کا عوض میری طرف سے تمہیں ملے گا میں نے ان سے کہا کہ اس کا عوض میرے لئے کیونکر صحیح ہوگا جب کہ ابو درداء نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ابو درداء نے ایک شخص کو تعلیم دی، اس نے ابو درداء کو اس کے عوض ایک کمان پیش کی جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر تم آخرت میں دوزخ کی آگ کی کمان پسند کرتے ہو تو دنیا میں اسے قبول کر لو۔

۳۳۳ سلیمان اشدق

آپ صادق، فقیہ حاذق تھے۔

۹۰۳ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، احمد بن سعد، محمد بن مصطفیٰ، بقیہ، شعیب بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور سلیمان بن موسیٰ ہمارے پاس آتے تھے اور دونوں میں سلیمان کا حافظہ قوی تھا۔

۹۰۴ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، اسحاق بن اسماعیل واسطی، سفیان ابن جریج کہتے ہیں کہ شام سے آنے والوں میں سب سے زیادہ سلیمان بن موسیٰ دین کے بارے میں سوال کرنے والے تھے۔

۹۰۵ احمد بن اسحاق، ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، یزید بن یحییٰ، سلیمان بن موسیٰ کا قول ہے کہ تین شخص تین شخصوں سے انصاف نہیں کر سکتے بردبار جاہل سے، صالح فاجر سے اور شریف ذلیل سے۔

۹۰۶ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز جروی، ابو حفص، ابن عبد العزیز، سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کسی شخص کا تجھ پر غالب آنا تیرے اس پر غالب آنے سے بہتر ہے۔

۹۰۷ ابو محمد بن حیان، ابن ابی عاصم، عباس بن ولید، عبد الاعلیٰ سعید، سلیمان بن موسیٰ نے کہا اسلام میں تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر تو اس سے دینی معاملہ میں مشورہ کرے تو اس کو ذی علم پائے، اور اگر تو اس سے دنیاوی معاملہ میں مشورہ کرے تو تو اس کو صاحب رائے پائے۔

۹۰۸ ابو محمد، ابن ابی عاصم، نصر بن علی، عبد الاعلیٰ، برد کہتے ہیں کہ سلیمان ہمیشہ قبلہ رخ بیٹھتے تھے۔

۱۔ المستدرک ۳۳۵/۱ و سنن الترمذی ۲۰۸۸۔ و سنن ابن ماجہ ۳۳۷۰۔

۲۔ صحیح ابن حبان ۱۰۸۷۔ و موارد السنۃ لابن ابی عاصم ۱۱۷۱۔ و مجمع الزوائد ۷۲/۳۔ و مشکاة المصابیح

۳۱۱۲۔ و الترغیب والترہیب ۵۳۵/۲۔ و تنزیہ الشریعة ۲۶۲/۱، ۲۷۹، و العلل المتناہیة ۳۱۵/۲۔ و اتحاف السادة

المتقین ۴۷۷/۹۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۴۵۷/۷۔ و التاريخ الكبير ۱۸۸۸۔ و الجرح ۲/۲۱۵۔ و الکاشف ۲/۲۱۵۔ و المیزان

۲/۳۵۱۸۔ و تہذیب الکمال ۲۵۷۱۔

۹۰۹ عبد اللہ بن محمد بن محمد جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبد الرحمن بن ابراہیم وحیم، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان کہتے ہیں کہ جس شخص میں تم حجازی علم غراتی سخاوت اور شامی استقامت پاؤ تو کامل مرد خیال کرو۔

اس حدیث کو ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے ابن جریج اور یعلیٰ بن عبید اور شجاع بن ولید نے یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔
۹۱۰ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبد اللہ بن یونس زہیر بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، سلیمان، زہری، عروہ، عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے بلا اجازت ولی نکاح کرنے والی عورت کا نکاح حرام ہے اور عورت کی ملک بضع کے منافع کے بدلہ جو مال عورت کو ملا ہے وہ اسی کا ہوگا اگر وہ باہم نزاع کریں تو اس صورت میں حاکم وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

یہ حدیث سلیمان اور زہری کی سند سے غریب ہے۔

۹۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن محمد خزاعی بلخی علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبد العزیز تنوخی، سلیمان، زہری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا راہ خدا میں لگنے والی غبار قیامت کے روز چہروں کی روشنی ہوگی۔

۳۳۳ ابو بکر غسانی ۲۔

آپ موحّد اور بہت بڑے عابد تھے۔

۹۱۲ محمد بن علی، عبد الصمد، سعید بن یعقوب حضرمی، محمد بن عوف، حیوہ، بقیہ کہتے ہیں کہ ہم ابو بکر بن ابی مریم کے اقوال سننے کے لئے ان کی زمین پر گئے وہاں پر زیتون کے درخت بہت تھے ابو بکر کے اہل خانہ سے ایک نبطی نے آکر ہم سے سوال کیا تم کس سے ملنے آئے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم ابو بکر بن ابی مریم سے ملنے آئے ہیں اس نے کہا وہ ایسے ولی اللہ ہیں کہ اس بستی کے ہر زیتون کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہے۔

۹۱۳ محمد بن ابراہیم، عبد الصمد بن سعید، ابو ایوب بھرائی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی بن مسلم سکونی کو کہتے سنا ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم کے رخساروں پر خوف خدا کی بنا پر رونے کی وجہ سے آنسوؤں کی دو نالیاں بن گئیں تھیں۔

۹۱۴ محمد، عبد الصمد بن سعید، ابو ایوب، یزید بن عبد ربہ کہتے ہیں کہ میں صبح کو اپنے ماموں علی بن مسلم کے ساتھ ابو بکر بن ابی مریم کے پاس گیا اس وقت وہ حالت نزاع میں تھے میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم آپ کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیں؟ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرما دیا رات ہونے کے بعد پھر میں نے ان سے ان کے منہ میں پانی کا قطرہ ڈالنے کی اجازت طلب کی اس وقت انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ میں نے ان کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیا اس کے بعد ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اسی وقت ان کے جسم سے روح پرواز کر گئی۔

۹۱۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن مبارک کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ابو بکر بن ابی مریم اور صفوان بن عمرو کی خدمت میں لے گیا جب وہ ان کے ملفوظات سن کر واپس آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم ان دونوں بزرگوں سے خوب استفادہ کرو۔

۱۔ مسند الامام احمد ۶/۶۶، ۱۶۶۔ و سنن الدارمی ۲/۱۳۷۔ و سنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹۔ و مسند الحمیدی

۲۲۸۔ و فتح الباری ۹/۱۹۱۔ و ارواء الخلیل ۶/۲۳۳۔ و مجمع الزوائد ۴/۲۸۵۔

۲۔ تہذیب الکمال ۴۳۱۔ و الجرح ۲/۱۵۹۰۔

حدیث ابو بکر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث میں منصور حرانی متفرد ہیں۔

۹۱۶ ابو بکر طحی، محمد بن عبد اللہ حضری، محمد بن عبد الرحمن قرطانی، ابی منصور بن اسماعیل حرانی، ابو بکر بن ابی مریم، صفوان بن عمرو، عبد اللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو مونچھیں مونڈتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۱۷ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابویمان، ابو بکر بن ابی مریم، سعید بن سوید، عرباض بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس وقت حضرت آدم کا مٹی سے خمیر تیار ہو رہا تھا اس وقت سے ہی مجھے ام الکتاب میں عبد اللہ اور خاتم النبیین لکھا گیا تھا تشریح اس کی یہ ہے کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کے رویا صالحہ (جو انہوں نے میرے پیدا ہونے سے قبل دیکھے تھے کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا) کا ثمرہ ہوں)۔

یہ حدیث ہیثم عن عبد الرحمن کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو بقیہ بن ولید نے ابو بکر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۱۸ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، ابویمان، ابو بکر بن ابی مریم، ہیثم بن مالک، عبد الرحمن بن عائد اردوی، ابو حجاج ثمالی، نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ میت کو قبر میں رکھتے وقت قبر میت کو مخاطب ہو کر کہتی ہے اے ابن آدم میرے بارے میں کس چیز نے تجھے دھوکہ میں رکھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی، فتنہ، تاریکی اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں روزانہ میرے پاس سے تیرا گزر ہوتا تھا اس کے باوجود بھی تو میرے بارے میں دھوکہ کھا گیا پھر اگر وہ اللہ کا فرما بردار بندہ ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے کہ میں تیرے لئے جنت کا باغ اور روشنی کا گھر بن جاؤں گی اور اس شخص کی روح کو رب العالمین کے دربار میں پہنچایا جاتا ہے۔

۹۱۹ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، ابو بکر بن ابی مریم، ضمیر بن حبیب، ابو درداء نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غمزدہ قلب اللہ کو محبوب ہے۔

۹۲۰ ابو عمرو بن جہان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے ایام پر ایمان لانے والا ریشم سے فائدہ نہیں حاصل کرتا۔

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط محمد بن حمید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۲۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن حفص اصالبی، محمد بن تمیر، ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابو امامہ نے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ میری امت کے کچھ افراد طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور لباس استعمال کریں گے ان کا کلام شیریں ہوگا لیکن وہ میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط محمد بن حمید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۲۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفی، محمد بن تمیر، ابو بکر، عطاء بن ابی رباح، ابو سعید خدری

۱۔ مسند الامام احمد ۱۲۸/۳۔ والمستدرک ۳۱۸/۲۔ ۶۰۰۔ ودلائل النبوة للبيهقي ۸۳/۱۔ والمعجم الكبير للطبراني ۲۵۳، ۲۵۲/۱۔ وطبقات ابن سعد ۹۶/۱۔ والستة لابن أبي عاصم ۱۷۹/۱۔ والدر المنثور ۱۳۹/۱، ۲۰۷/۵، ۲۱۳/۲۔ واتحاف السادة المتقين ۱۲۳/۷۔

۲۔ تاریخ ابن عساکر ۶۷/۲۔ واتحاف السادة المتقين ۳۰۱/۶۔ ۳۹۵/۱۰۔ وکنز العمال ۲۵۴۶۔

۳۔ المستدرک ۳۱۵/۳۔ والمطالب العالیة ۳۲۲۹۔ ومجمع الزوائد ۳۰۹/۱۰۔ والدر المنثور ۱۳۷/۵۔ وكشف الخفا ۲۸۷/۲۔ والدر المنثور ۳۵۔ ومسنند الشهاب ۱۰۷/۵۔ والاحادیث الضعیفة ۳۸۳۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲۶۷/۵، والمعجم الكبير للطبراني ۱۲۶/۸۔ والترغيب والترهيب ۹۷/۳۔ ومجمع الزوائد ۱۳۱/۵۔

کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید بن حارثہ نے ایک ماہ کی ادھار پر سودینار میں ایک باندی خریدی اس کے بارے میں میں نے رسول ﷺ کو کہتے سنا کہ کیا تمہیں اسامہ کے ایک ماہ کی ادھار پر باندی خریدنے پر تعجب نہیں؟ اسامہ لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان ہے خدا کی قسم مجھے آنکھ بند کر کے ان کے بند ہونے اور لقمہ اٹھا کر اس کے منہ میں جانے سے قبل موت کا خطرہ ہوتا ہے اے عقل مندو موت کی تیاری کرو خدا کی قسم قیامت ضرور آنے والی ہے اور تم اسے عاجز کرنے والے نہیں ہو۔
یہ حدیث عطاء اور ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔

علی بن ابی جملہ اور رجاء بن ابی سلمہ

آپ دونوں ہم عصر، عابد حدیث کے راوی اور متبع شریعت تھے۔

۹۲۳ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن احمد بن معدان، عبد اللہ بن ہانی بن عبد الرحمن بن ابی عبد، ضمیرہ بن ربیعہ بن حبیب، علی بن ابی جملہ کہتے ہیں کہ زیاد بن صخر نخعی نے مجھ سے کہا جب تو کسی پر احسان کرے تو دیندار یا ذی حسب شخص پر احسان کر۔
اس حدیث میں محمد بن حمید متفرد ہیں۔

۹۲۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابو ہمام، ضمیرہ بن علی بن ابی جملہ کا قول ہے کہ عبد اللہ بن عباس یومیہ ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے۔
۹۲۵ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن الولید بن برد، ضمیرہ بن علی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی راشد سے میری اس وقت ملاقات ہوئی جس وقت لوگوں کی ایک غزوہ سے واپسی ہو رہی تھی انہوں نے فرمایا کہ اے ابونصیر میں نے دین کو روٹی کی مانند مزہ دار پایا۔

۹۲۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی راشد، ابو عمر بن نحاس، ضمیرہ بن علی فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ناقوس کے بجنے سے قبل ہی خلید بن سعید نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اسی طرح شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی مالک بن عبد اللہ غنمی نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔
۹۲۷ محمد بن عبد الرحمن بن مفصل، عبد اللہ بن سلیمان بن اھعث، محمد بن مصفی، بقیہ بن علی بن ابی جملہ، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابوبکر کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ زمین پر میری نافرمانی نہ کی جائے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا۔

۹۲۸ عثمان بن محمد بن عثمان اموی، محمد بن یعقوب ابن یونس، ابو عتبہ، ضمیرہ، رجاء بن ابی سلمہ نے فرمایا بردباری عقل سے بھی بڑی چیز ہے اس لئے کہ حلیم اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۹۲۹ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابو عمیر بن نحاس، ضمیرہ رجاء بن ابی سلمہ کا قول ہے کہ اس دنیا کی طرف لالچی انسان ہی رغبت کرتا ہے۔

۹۳۰ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمیرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عتبہ بن ابی زینب نے بیان کیا ہے کہ ”توراة“ میں یہ بات لکھی ہے کہ انسان پر اعتماد مت کرو کیونکہ آخر ایک دن ختم ہونے والا ہے البتہ اللہ وحدہ لا شریک پر اعتماد کرو کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے نیز توراة ہی میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ جیسے دنیا سے چلے گئے پھر کون ہے جو ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔

۹۳۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبد الصمد بن ابی جراح مصیعی، محمد بن وزید دمشقی، ضمیرہ بن ربیعہ، رجاء بن ابی سلمہ، زہری، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے بلا گواہ نکاح سے منع فرمایا۔ ۳

۱۔ الترغیب والترہیب ۲/۲۴۲۔ و التحاف السادة المتقين، ۱۰/۲۳۸۔ و تخریج الاحیاء، ۳/۳۳۷۔ و الدر المنثور ۳/۷۷۳۔
و تاریخ ابن عساکر ۲/۹۹۹۔
۲۔ التاريخ الكبير ۳/۱۶۶۔ والجرح ۳/۲۲۷۰۔ والکاشف ۱/۳۰۸۔ و تهذيب الكمال ۱۸۹۳۔
۳۔ مجمع الزوائد ۴/۲۸۵۔

یہ حدیث زہری عن حمید کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ضمیرہ کا جاء سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۳۳۷ ثور بن یزید

آپ خدا ترس انسان تھے۔

۹۳۲ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن ابی الرواد کا قول ہے کہ تمہارے پاس ثور (بیل) آگیا ہے اس لئے تم اس کے سینگ مارنے سے ڈرو۔

۹۳۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن سعید کہا کرتے تھے کہ ثور کا ظاہر و باطن ایک ہے۔
۹۳۴ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الملک بن ابی عبد العزیز ابوالنصر، معافا بن عمران، ثور کا قول ہے حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے علم و عمل کے جامع شخص کا فرشتوں کے ہاں بہت بلند مرتبہ ہے۔

۹۳۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبد الرحمن، بشر بن منصور، ثور بن یزید نے حضرت عیسیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ علم و عمل کا جامع شخص فرشتوں میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔

۹۳۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، ابو علی بن مسلم طوسیٰ علی بن احمد بن عبد اللہ مقدسی، عبد الجبار بن محمد بن عبید اللہ، ابی مؤمل، سیار بن حاتم، رباح بن عمرو قیسی، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ”توراة“ میں پڑھا ہے کہ اللہ سے محبت رکھنے والے انسان کو اللہ کے سامنے عبادت کے لئے کھڑے ہونے میں بہت لطف آتا ہے۔

۹۳۷ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، بحر بن احمد، خلیل بن میمون عبادانی، ابن ابی اذینہ، ثور نے بیان کیا ہے کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اصل چیز یہ ہے کہ انسان کو علم یقین حاصل ہو جائے اور وہ ہر وقت شہوات کو مغلوب رکھے۔

۹۳۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے بھوک پیاس برداشت کرنے والوں کو کہہ دو کہ انہی لوگوں کو اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

۹۳۹ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبد الوہاب، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ بشر شامی فرمایا کرتے تھے اللہ کا فرما بردار انسان نوزا جاتا ہے اور عاصی محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا میں غمزدہ نیک شخص کو قیامت کے روز بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی، تمام انسان قصد کنندہ ہیں پھر بعض نیکی کا اور بعض گناہ کا ارادہ کرنے والے ہیں۔

۹۴۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی، ثور فرماتے ہیں کہ میں نے توراة میں حضرت عیسیٰ کا ارشاد پڑھا ہے کہ اے میرے حواریو ذکر الہی کثرت سے کرو دنیاوی باتیں کم کرو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے ذکر کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے مناجات کرو اس سے دعا کرو۔

۹۴۱ عبد اللہ بن احمد محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، رباح قیسی، ثور کا بیان ہے کہ میں نے ”توراة“ میں پڑھا ہے کہ نیک لوگ اگر بگڑ جائیں تو وہ مخلوق خدا میں سب سے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔

۹۴۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، رباح، ثور کا فرمان ہے کہ میں نے توراة میں پڑھا ہے کہ ژانی اور چور قیامت کے روز نیکیوں کے ثواب کو دیکھنے کے وقت ان جیسا ہونے کی خواہش کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔

۹۴۳ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، بقیہ، سلمہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ثور کو کہتے سنا کہ شیر عاصی بندہ پر

حملہ کرتا ہے۔

۹۴۵ ۷ محمد بن علی، ابو غزوہ، البوقی، بقیہ بن ولید، ولید بن کمال، ثور کا قول ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اینٹ گارے یا سینٹ کے بغیر تعمیر نقصان دہ ہوتی ہے اسی طرح بے عمل زندگی بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۹۴۶ ۷ عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ لوطی شخص پر اگر پورا دریا کا پانی بھی ڈال دیا جائے تو پھر بھی وہ پاک نہیں ہوتا۔

۹۴۷ ۷ محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکرم، احمد بن سعید، ہارون بن عمر مخزومی کہتے ہیں کہ ثور سجدہ کر کے سجدہ کی جگہ کو بوسہ دیتے تھے ۹۴۸ ۷ قاضی ابوالاحمد، عبد اللہ بن محمد بنغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مؤمن قلب کی آنکھ سے اور منافق ظاہری آنکھوں سے روتا ہے۔

۹۴۹ ۷ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، موسیٰ بن عبد الرحمن انطاکی، بقیہ بن ولید، عباس بن اخنس، ابو خالد رجبی، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے سیکھنے کی مانند تم یقین بھی سیکھو اس لئے کہ میں بھی اسے سیکھتا ہوں۔

۹۵۰ ۷ عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، رطل، ثور نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے کہ جب کسی دروازہ پر سائل آتا ہے تو رحمت الہی بھی اس کے ساتھ آتی ہے بعض لوگ سائل کو دیکر رحمت حاصل کرتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں مسکین کی طرف دیکھنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے، نماز میں طویل قیام کرنے والے کے لئے اللہ قیامت کا قیام آسان کر دے گا کثرت سے دعائیں مانگنے والے کے لئے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے اس کی دعا قبول ہوگئی ہے اس کی حاجت پوری کر دی گئی ہے۔

۹۵۱ ۷ فاروق خطابی، حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، سعید بن سلام عطار، ثور، خالد بن معدان، معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو تم خفیہ طریقہ پر اپنی حاجات پوری کرو اس لئے کہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۹۵۲ ۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمر بھی سلام الطویل، ثور، خالد بن معدان، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقویٰ اختیار کرو کوشش اور تجارت کے بغیر تمہیں رزق ملے گا۔ یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۹۵۳ ۷ فاروق، ابو مسلم کشی، عصمہ بن سلیمان، الخزار، حازم مولیٰ بنی ہاشم، المازہ، ثور، خالد، معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ایک صحابی کی جائیداد کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کے لئے خیر اور رزق کی کشاوی کی دعا کرتے ہوئے اس کے سامنے دف

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۴۰۹/۱. وتخریج الاحیاء ۷۲/۱.

۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۲۱۷/۲، ومجمع الزوائد ۱۹۵/۸. والمعجم الصغير للطبرانی ۱۲۹/۲. ومیزان الاعتدال ۳۱۹۵. ولسان المیزان ۱۰۷۳/۳. والمجروحین ۳۱۲/۱. وكشف الخفا ۱۳۵/۱. وتنزیہ الشریعة ۱۳۵/۲. والفوائد المجموعة ۷۰، ۲۶۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۵. والدر المنشرة ۱۲. وتاریخ بغداد ۵۷/۸. والالین المصنوعة ۴۳/۲. واتحاف السادة المتقين ۵۳/۸. والموضوعات لابن الجوزی ۱۲۵/۲. ۱۶۶.

۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ۸۱۵۳. ومجمع الزوائد ۱۲۵/۷. واتحاف السادة المتقين ۱۵۷/۳. وكشف الخفا ۳۷/۱. وكنز العمال ۵۶۶۶.

بجانے کا حکم دیا چنانچہ دف لا کر اس کے قریب بجایا گیا اس کے بعد تشریوں میں میوے اور نبید پیش کی گئی لیکن صحابہ کرم نے اس سے اپنے ہاتھ روک لئے آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لیکن خوشیوں کے موقع پر اس کی اجازت ہے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سمیت سب نے اسے تناول فرمایا۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو حازم عن المازة کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۵۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان حمصی، بقیہ بن ولید، ثور، خالد، حضرت معاذ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بدعتی کی تعظیم کے لئے چلا اس نے اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کی۔

اس حدیث کو بقیہ نے اسی طرح روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس نے ثور عن خالد عن عبد اللہ بن بسر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۵۵ ابو حسن سہل بن عبد اللہ تستری، حسن بن عبد العزیز مجوز، ابو عاصم ہبیل، ثور، خالد، ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے کھانے کے حاضر ہونے کے وقت فرماتے ”الحمد لله كثير اطيبا مباركا فيه غير مكفئ ولا مودع ولا مستغن عنه ربنا“۔

ثوری نے اس حدیث کو ثور کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۵۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، محمد بن قاسم ثور، خالد، ابو امامہ فرماتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا زمین پر اللہ کے کچھ لوگ خاص برتن ہیں جو صالحین کے قلوب ہیں۔

یہ حدیث ثور کی سند سے ضعیف ہے۔ ہم اس حدیث کو محمد بن قاسم کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۵۷ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبح، عبد السلام بن عبد القدوس، ثور، خالد، ابو امامہ نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے نوش کریں گے۔

ہم نے اس حدیث کو ابو امامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے نیز یہ حدیث ثور عن خالد عن ابی ہریرہ کی سند سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۹۵۸ سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید مشقی، ہشام بن عمار، محمد بن شعیب، ثور، خالد، ابو امامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ صبح کو تعلیم و تعلم کے لئے مسجد جانے والے شخص کو ایک حج تام کا ثواب ملتا ہے۔

۹۵۹ عبد الملک بن حسن سقطی، احمد بن ابی عوف، احمد بن عبد الصمد، ابو سعید، ثور بن یزید، خالد بن حمدان، ابو درداء کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے جماعت کے فوت ہونے کے خوف سے اس کے لئے جلدی کرنے والے کے لئے من جانب اللہ جنت

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۶۵۔ واللائق المصنوعة ۲/۹۱۔ ومجمع الزوائد ۳/۵۶۔ وکنز العمال ۳۵۵۷۱۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۸۔ واللائق المصنوعة ۱/۱۳۱۔ وکنز العمال ۱۱۴۳۔

۳۔ صحيح البخاری ۷/۱۰۶۔ والمستدرک ۱/۵۲۸۔ ۳/۱۳۶۔ ومسند الامام احمد ۲/۲۵۲۔ ۲/۲۵۶۔ ۲/۲۶۱۔ ۲۶۷۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۷/۲۸۶۔ والمجمع الکبیر للطبرانی ۸/۱۱۰۔ وفتح الباری ۹/۵۸۔ والترغیب والترہیب ۲/۴۴۳۔ وعمل اليوم واللیلۃ لابن السنی ۳۳۸۔ ۴۶۲۔ ۴۷۸۔

۴۔ کنز العمال ۱۲۲۵۔

۵۔ فتح الباری ۱۰/۵۱۔ ۵۲۔ وکنز العمال ۱۳۱۹۸۔

۶۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰۔ (التہذیب)

واجب ہو جاتی ہے کاہلی کی وجہ سے چھوڑنے والا ایک سال تک کسی عمل کے ذریعہ بھی اس کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔
یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے، ہم اس کو فقط اسی طریق سے روایت کرتے ہیں۔

۹۶۰۔ ابو بکر بن خالد، سعید بن نصیر طبری، محمد ابن ابان، ابی ابوہام، ابوہازی، ثور، خالد، ابوہیرانماری فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بوقت آرام یہ دعا (اللہم اغفر لی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رہانی وتقل میزانی واجعلنی فی النداد الا علی) پڑھتے تھے۔
۹۶۱۔ سلیمان بن احمد، مقدان بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابو بکر داہری، ثور، خالد عن مجاہد کی سند سے مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اے ابن آدم جو تیرے پاس ہے وہ تجھے کافی ہے جب کہ تو اس کی تلاش میں ہے جو تجھے سرکش بنادے۔ ابن آدم! نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا نہ زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا۔ ابن آدم جب تیرا بدن تندرست ہو اور تجھے کوئی خوف نہ ہو اور تیرے پاس دن بھر کی روزی ہو تو دنیا کے خزانے تیرے لئے بیکار ہیں۔ الکامل ابن عدی ۱۲۵۸/۳، تاریخ ابن عساکر ۹۴/۵۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابوہام مفرد ہیں۔

۹۶۲۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حسن شعمی، اسماعیل بن موسیٰ سدی، (دوسری سند) عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسقرہ، رزق اللہ بن موسیٰ، دونوں (سند) محمد بن یعلیٰ، عمر بن صبح، ثور، محول، شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمان قدسی عزوجل ہے:

میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو امن جمع کرتا ہوں اور نہ دو خوف۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں پر امن رہا تو میں اس کو اس دن دواؤں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف زدہ رہا تو میں اس کو اس دن امن میں رکھوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ صحیح ابن حبان ۲۳۹۳، الاحادیث الصحیحہ ۷۴۲۔

۹۶۳۔ علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلیل حلبی، ابوتوبہ، ربیع بن نافع، یحییٰ بن حمزہ، ثور، بشر بن عبید اللہ، ابوادکین خولانی کی سند سے مروی ہے ابودرداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سورہ پاتھا کہ میں نے دیکھا میرے سر کے نیچے سے کتاب نکلی اور بلند ہونے لگی، مجھے ڈر لگا کہ اسے اٹھانے لیا جائے۔ میں نے اس کے پیچھے نگاہیں دوڑائیں تو دیکھا کہ وہ ملک شام جا کر اتری۔ خبردار! ایمان وہیں ہے جہاں فتنے واقع ہوں گے یعنی ملک شام میں۔ (مسند احمد ۱۹۹/۵، البدایہ والنہایہ ۲۵۱)۔

۹۶۴۔ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی فسوی، احمد بن حاتم طویل، عمر بن ہارون، ثور بن یزید بن شریح، جبیر بن نصیر، نو اس بن سمعان کا قول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا اپنے مسلمان بھائی سے اس طریقہ پر بات کرنا کہ وہ تیری بات کی تصدیق کرنے والا ہو اور تو اس کی تکذیب کرنے والا ہو سب سے بڑی خیانت ہے۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں عمر بن ہارون ملحق مفرد ہیں۔

۹۶۵۔ ابوقاسم عبد الرحمن بن عباس بن عبد الرحمن، ابو حنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماہان واسطی، عیسیٰ، ابی، طلحہ ابن زید، اوزاعی، ثور، راشد بن سعد، ابو اوریس، معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کفر پر موت اور ناحق خون کے علاوہ انسان کے ہر گناہ کے معاف کئے جانے کی امید ہے۔

ہم اس حدیث کو فقط طلحہ عن اوزاعی عن ثور کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۶۶۔ محمد بن جعفر بن بشیم، ابراہیم بن اسحاق حربی، مسعود، یحییٰ بن سعید، ثور حبیب بن عبید، مقدم بن معدی کرب نے محمد عربی ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اسے تعلیمات رسول کا سبق دو۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے، ہم اس حدیث کو فقط یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ کنز العمال ۱۹۲۶۸

۲۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۷۱۰، وفتح الباری ۱۲۶/۱۱، وکنز العمال ۸۸۲۳۶۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۳۹۷۱، و مسند الامام احمد ۱۸۳/۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹۹/۱۰، ومجمع الزوائد ۱۲۲/۱، ۹۸/۸، والادب المفرد

۳۹۳، ومشکاۃ المصابیح ۳۸۳۵، واتحاف السادة المتقین ۵۱۱/۷، والکامل لابن عدی ۱۲۲/۳، وتخریج الاحیاء ۱۳۱/۳،

۴۔ سنن ابی داؤد ۳۴۷۰، و سنن السانی ۸۱/۷، و مسند الامام احمد ۹۹/۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۳۵/۲، ۳۵۹، ۳۱/۸، والمستدرک

۳۵۱/۳، وصحیح ابن حبان ۵۱، ومجمع الزوائد ۲۹۶/۷۔

۵۔ المستدرک ۱۷۱/۳، و مسند الامام احمد ۱۳۵/۵، ۱۷۳، وعمل الیوم واللیلۃ ۱۹۳، والادب المفرد ۵۳۲، وصحیح ابن حبان ۲۵۱۳۔

وتاریخ بغداد ۵۹/۳، واتحاف السادة المتقین ۲۲۱/۶۔

۹۶۷۷ ابراہیم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن شبرویہ، اسحاق بن ابراہیم، بقیہ بن ولید، ثور، عبد الرحمن بن جبیر بن نضیر کا قول ہے کہ کسی کی تعریف کرنا اس کے حلق پر استرہ چلانے کے مترادف ہے۔ جبیر بن نضیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر کے سامنے ان کی تعریف کی ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تعریف کرنے والے کے چہرے پر مٹی ڈال دو اس کے بعد حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں مٹی لے کر اس تعریف کنندہ کے منہ پر ماری۔

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط بقیہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۹۶۷۸ ابراہیم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور، ابو نضیر کہتے ہیں کہ ایک بار ابن عمر نے ایک شخص کو طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا ایک شخص نے کہا کہ میں اس شخص سے واقف ہوں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اگر میں اسے پہچانتا تو میں اس کو کثرت جود و رکوع کا حکم دیتا، اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کی حالت میں نمازی کے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دئے جاتے ہیں تو پھر وہ جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث ابو نضیر اور ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عیسیٰ بن یونس کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۸ ابو زاہر یہ حدیر بن کریمؒ

آپ لوگوں کو خوف خدا کی دعوت دیکر ان کو معاصی سے باز رہنے کی طرف بلاتے تھے۔

۹۶۷۹ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ صالح، ابو زاہر یہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری زمانہ میں علم نازل کروں گا جسے اس زمانہ کے مرد و عورت، آزاد و غلام چھوئے، بڑے سب حاصل کریں گے اس وقت میں اپنے حق کے ضائع کرنے پر ان سے مواخذہ کروں گا۔

۹۶۸۰ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ابو زاہر یہ نے بیان کیا ہے کہ دعا کے بغیر کھانا کھانا چوری کر کے کھانے کے مترادف ہے۔

۹۶۸۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح نے بحوالہ ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو سنبھل کر چلو، سنبھل کر چلو کیونکہ اللہ کو پوری قدرت اور دستر مل حاصل ہے اور تمہارا خون بہنے والا ہے، اگر خاشعین، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو عذاب الہی کے ذریعہ تمہیں پین دیا جاتا۔ ۳۱ اس حدیث کو ابو زاہر یہ نے عن ابی درداء و حدیفہ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے۔

۹۶۸۲ ابو بکر بن محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن واسطی، یزید بن ہارون، اصغ بن زید، ابو بشر، ابو زاہر یہ، کثیر بن مرة حضرمی نے بحوالہ ابن عمر محمد عربیؐ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا اللہ اور اس کے رسول سے بری الذمہ ہے اسی طرح جس کے قریب میں بھوکا زندگی گزار رہا ہو اس سے بھی اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ ۳۲

۹۶۸۳ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، نعیم بن حماد، بقیہ، سعید بن سنان، ابو زاہر یہ، کثیر بن مرة نے بواسطہ عمر نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول

۱۔ السنن الکبری للبیہقی ۱۰/۳۔ و مجمع الزوائد ۳۰۱/۱۔ الدر المنثور ۳۵۵/۳۔ و شرح السنة ۵۰/۳۔ و تاریخ ابن عساکر ۳۳۸/۵۔ و کنز العمال ۱۸۹۰۸۔ و الأحادیث الصحیحة ۱۲۱۳۔ ۱۳۹۸۔
۲۔ طبقات ابن سعد ۴۵۰/۷۔ و تاریخ الکبیر ۳۳۰/۳۔ و الجرح ۱۳۱۳۔ و الجمع ۱/۳۵۹۔ و تہذیب الکمال ۱۱۴۴۔

۳۔ تلخیص الجبیر ۹۷/۲۔ و کنز العمال ۴۳۷۳۲۔

۴۔ مسند الامام احمد ۳۳/۲۔ و المستدرک ۱۲/۲۔ و المصنف لابن ابی شیبہ ۱۰۴/۶۔ و الترغیب والترہیب ۵۸۲/۲۔ و اتحاف السادة المتقین ۴۷۸/۵۔ و مشکاة المصابیح ۲۸۹۶۔ و فتح الباری ۳۳۸/۳۔

نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے پوری دنیا اٹھا کر میزے سامنے کر دی میں نے اپنے ہاتھ کی طرح اسے تاقیامت اس میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے اللہ نے انبیائے سابقین کے سامنے دنیا واضح کرنے کی طرح میرے سامنے بھی اسے واضح کر دیا۔

۹۷۴ء ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یعقوب، ابویمان، ابوہدی، سعید بن سنان، ابو زاہر، کثیر بن مرہ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے ایک بدکار عورت ایک نیرافا جر مردوں کے برابر ہے اور ایک صالح عورت ستر صدیقوں کے برابر ہے۔

۹۷۵ء ابی، مریم بن محمد، محمد بن یعقوب، ابویمان، ابوہدی، کثیر بن مرہ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا بد نظری اول بار غلطی سے ہوتی ہے دوسری بار باعقصد ہوتی ہے اور تیسری بار ہلاکت کا ذریعہ بنتی ہے، مؤمن انسان کی بد نظری انیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ خوف الہی اور ثواب کی امید پر بد نظری سے اجتناب کرنے والے کو آخرت میں اس کے عوض لہذا حاصل ہوگی۔

۹۷۶ء ابو احمد جر جانی، عبد اللہ بن شبر، اسحاق بن راہویہ، بقیہ، سعید بن سنان، ابو زاہر نے بواہی ابو درداء آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ فتنہ آتے وقت غیر واضح اور جاتے وقت واضح ہوتا ہے فتنہ بلاد خدا میں چکر لگاتا ہے اس لئے کسی کو اس کی ٹکیل پکڑنے کی اجازت نہیں ہے اس کی ٹکیل پکڑنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

۳۳۹ حبیب بن عبید

آپ اولیاء اللہ میں سے تھے۔

۹۷۷ء ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو مغیرہ، جریر بن عثمان، حبیب بن عبید کا قول ہے علم دین حاصل کرو اسے سمجھو اس سے نفع حاصل کرو ذریعہ وزینت کے لئے علم مت حاصل کرو و مقرب لوگ علم دین اسی نیت سے حاصل کریں گے۔

۹۷۸ء ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان، احمد بن سعید کندی، بقیہ بن ولید، ابن ابی مریم، حبیب بن عبید، نے بیان کیا ہے کہ دلچہ کے چلتے وقت عبادت کی وجہ سے پاؤں کا پتہ تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شوق کی وجہ سے ہے۔ کہا گیا: آپ کو خوشخبری ہو امیر نے مسلمانوں کے لشکر کی طرف ایک پیغام بھیجا ہے اور ان کو بلایا ہے۔ امیر کہتے ہیں دلچہ میرا شوق نہیں ہے میرا مشاق و دشمن ہے جو اس کو برا سمجھتے کرے۔ فیقول دلچہ لیس شوقی الی ذالک ان شوقی الی من یحشھا۔ آخری عبارت اس عربی عبارت کا ترجمہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حبیب بن عبید نے معاذ بن جبل، عمر بن عبید، ابی امامہ، ابی درداء، مقدام، عریاض، اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۹۷۹ء سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، مغیرہ، سلیمان بن احمد، احمد بن خلیل، ابویمان، ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ معاذ بن جبل سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانہ میں لوگ ظاہراً آپس میں بھائی بھائی ہوں گے لیکن حقیقت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا بعض کے بعض کی طرف رغبت اور بعض کے بعض سے خوف کی وجہ سے ایسا ہوگا۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲۸۷/۸۔ والأحادیث الضعیفة ۹۵۔ والجامع الکبیر ۴۸۴۹۔ وکنز العمال ۳۱۸۱۰۔ ۳۱۹۷۹۔

۲۔ کنز العمال ۳۵۰۸۹۔

۳۔ کشف الخفا ۳۵۵/۲۔

۴۔ کنز العمال ۳۱۰۷۱۔ والجامع الکبیر للسیوطی ۵۷۶۳۔

۵۔ لتاریخ الکبیر ۲۶۱/۸۲۔ والجرح ۴۸۸/۳۔ والجمع ۳۸۲۔ والکاشف ۲۰۳/۱۔ وتهذیب الکمال ۱۰۹۳۔

۶۔ کنز العمال ۲۳۸۵۶۔

۹۸۰ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حارث، محمد بن عبد الرحمن بن عرق حمصی، ابی، بقیہ، ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، مقدم بن معد کرب کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس زرد یا سفید نہیں ہوگا اس کی زندگی خراب ہوگی۔

۹۸۱ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ، ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عرباض بن ساریہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے جب میں اپنے بندہ سے اس کی محبوب چیز چھین لیتا ہوں تو اس کے عوض میرے پاس اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۹۸۲ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، ابو مسھر، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، حبیب بن عبید نے غتبہ بن عبد السلامی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ جنت میں ایک کانٹے دار درخت ہے میری مراد اس سے ح نامی درخت ہے جس کی مثل دنیا میں کوئی درخت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کانٹے بڑے بڑے ہوں گے اور اس میں ستر قسم کے کھانے ہوں گے۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حمزہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۸۳ احمد بن یعقوب بن مھر جان، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ باہلی، ابو بکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عائشہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ برے اخلاق والا شخص منحوس ہوتا ہے ان احادیث میں حبیب ابو بکر بن ابی مریم اور ثور بن یزید کی سند سے تفرد ہے۔

۳۴۰ ضمرہ بن حبیب

آپ صوفی با صفا انسان تھے۔

۹۸۴ ابی، ابراہیم بن محمد بن حصن، احمد بن سعید حمصی، بقیہ ارطاة کہتے ہیں کہ ضمرہ نماز پڑھتے وقت سب سے بڑے زاہد اور دنیاوی کام کرتے وقت سب سے بڑے دنیا دار معلوم ہوتے تھے۔

۹۸۵ ابی، ابراہیم بن محمد، احمد، بقیہ، غتبہ بن ضمرہ بن حبیب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ دو جگہوں پر مسکرانا مناسب ہے (۱) نڈیوں کو دیکھتے وقت (۲) احوال قبر پر مطلع ہونے کے وقت۔

۹۸۶ ابی، ابراہیم، احمد، عثمان بن سعید، غتبہ بن ضمرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ قبر کے جوان تین ہیں (۱) انکر (۲) ناکور (۳) رومان۔

۹۸۷ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عثمان بن سعید، غتبہ بن ضمرہ بن حبیب کا قول ہے کہ میری پھوپھی کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا، میں نے ان سے حال احوال لئے، انہوں نے کہا اے بھتیجے میں خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے اعمال کا بدلہ مجھے دیا ہے۔

۹۸۸ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، بناد بن سری، عیسیٰ بن یونس، ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم ضمرہ کا قول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو گھر کے داخلی معاملات کی اور حضرت علیؓ کو گھر کے خارجی معاملات کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۶/۳۶۱۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۴۱۳، ۸/۲۵۷۔

۳۔ مسند الامام احمد ۶/۸۵، مجمع الزوائد ۸/۲۵۷، والترغیب والترہیب ۳/۴۱۳، وکشف الخفا ۲/۱۶۷، والدر المنثور ۲/۷۳، والفوائد المجموعة ۲۵۳، والاحادیث الضعيفة ۹۳۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۳۶۲، والتاریخ الكبير ۳/۴۰۳، والجرح ۳/۴۰۵، والمیزان ۲/۳۹۵، وتهذيب الكمال ۲۹۳۲۔

۹۸۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو مغیرہ، عتبہ بن ضمرہ بن حبیب بن صہیب کہتے ہیں کہ تم کسی شخص کی نماز اور روزہ سے متاثر مت ہو بلکہ اس کے تقویٰ سے متاثر ہو اور وہ عابد ہونے کے ساتھ ساتھ متقی بھی ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے۔

۹۹۰ ضمرہ نے بحوالہ ابی درداء، عبد اللہ بن عمر، شداد بن اوس، نعمان بن بشر اسے سنداً روایت کیا ہے۔

۹۹۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عبد الوہاب بن نجاک، اسماعیل بن عیاش، ابو بکر بن ابی مریم، ضمرہ نے بحوالہ ابو درداء آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ من جانب اللہ تمہیں وفات کے وقت صدقہ کا حکم دیا گیا ہے!

یہ احادیث ضمرہ کی سند سے غریب ہیں نیز ابو بکر بن ابی مریم کا ضمرہ سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۹۹۲ احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع ابن ابی مریم نے بحوالہ ضمرہ ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے چھری لانے کا حکم دیا چنانچہ میں چھری لے آیا پھر آپ نے اسے تیز کروا کر میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کل سے علی کے حوالے کر دینا چنانچہ میں نے آپ کا فرمان پورا کر دیا حضرت علیؓ اپنے رفقاء کے ہمراہ بازار تشریف لے گئے جہاں شام سے شراب کی بوتلیں آئی تھیں حضرت علیؓ نے اس چھری سے شراب کی تمام بوتلیں توڑ دیں اس کے بعد آپ نے چند ساتھی مجھے معاونت کے طور پر دے کر فرمایا کہ بازار چلے جاؤ اور شراب کی تمام بوتلیں توڑ دو چنانچہ میں نے ان کو ساتھ لے کر شراب کی بوتلیں توڑ دیں۔

۹۹۳ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، سلیمان بن سلمہ خباری بقیہ، ابو بکر، ضمرہ، عطیہ بن قیس، نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے انگور کے دو خوشے ایک میرا اور میری والدہ کا عطا کئے اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کی میری والدہ سے ملاقات ہو گئی آپ نے ان سے انگور کے خوشے بے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اللہ کے رسول نے میرا کان پکڑ کر فرمایا اے دھوکہ باز۔

۹۹۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یثیم بن خارجہ، معاف بن عمران ابن ابی مریم، ضمرہ کا قول ہے کہ عبد اللہ کی والدہ اور شداد بن اوس کی بہن نے افطاری کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا آپ نے واپس کرتے ہوئے فرمایا یہ دودھ تم کہاں سے لائے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ میری بکری کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بکری کہاں سے آگئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے خریدی ہے شداد بن اوس کی بہن دوسرے دن خود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اتنی محنت سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا لیکن آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا انبیاء سابقین کو پاکیزہ مال اور اعمال صالحہ کا حکم دیا گیا اور یہی مجھے حکم دیا گیا ہے!

۳۴۱ ربیعہ جرشى ۳

آپ کا تعلق جماعت صحابہ سے تھا۔

۹۹۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر عبدی، حماد بن سلمہ، ثابت، بشیر بن عدوی، ربیعہ معاویہ کے زمانہ

۱۔ مسند الامام احمد ۶/۴۳۱۔ و مجمع الزوائد ۲/۲۱۲۔ و سنن الدار قطنی ۳/۱۵۰۔ و تلخیص الحبر ۳/۹۱۔ و المطالب العالیہ ۱۲۵۔ و لسان المیزان ۱۲۳۱۔ و کشف الخفا ۱/۳۸۸۔ و الکامل لابن عدی ۲/۴۹۲۔ و نصب الراية ۳/۳۹۹۔ و التلانی المصنوعة ۲/۶۸۔

۲۔ المستدرک ۳/۱۲۵۔ ۱۲۶۔ و التاریخ الکبیر ۶/۱۳۳۔ ۱۳۹۔ ۳۳۹۔ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۹۱۔ و تفسیر ابن کثیر ۵/۳۷۱۔ و الدر المنثور ۵/۱۰۔ و کنز العمال ۵۰/۹۲۵۔ ۱۶۹۹۰۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۳۸۔ و التاریخ الکبیر ۳/۹۶۳۔ و الجرح ۳/۲۱۱۔ و الکاشف ۱/۳۰۷۔ و الاستیعاب ۲/۳۹۳۔ و تہذیب الکمال ۵/۱۸۸۵۔ و الاصابة ۱/۵۱۰۔

میں کہتے ہیں کہ قیامت کے روز تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر منادی اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل عزت اور اہل کرامت لوگ تمہارے سامنے آجائیں گے، اس کے بعد وہ کہے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے بارے میں قرآنی آیت نازل ہو گئی مگر ہم ان کے پہلو بچھوں سے الگ رہے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف و امید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) از سجدہ ۱۵ تا ۱۶۔ چنانچہ اس اعلان پر ایک مختصر سی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک مدت کے بعد یہی اعلان ہوگا کہ وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں (از نور ۳۶ تا ۳۷) اس اعلان پر گزشتہ جماعت سے کچھ بڑی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک زمانہ کے بعد اعلان ہوگا کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرنے والے کھڑے ہو جائیں راوی کہتا ہے کہ اس اعلان پر گزشتہ دونوں جماعتوں کے مقابلہ میں ایک بڑی جماعت کھڑی ہوگی۔

۷۹۶ ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقرئ، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبد الرحمن بن سلام، محمد بن حسن بن علی یقطینی، علی بن عبد الحمید بنی، مجاہد بن موسیٰ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، عطیہ، ربیعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں، کان سنتے ہیں اور قلب بیدار رہتا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا، بعض کا قول ہے کہ ایک سردار نے محل تیار کروا کر اس پر دسترخوان لگوا یا پھر ایک شخص کے ذریعے تمام لوگوں کو اس دسترخوان پر مدعو کیا گیا ظاہر ہے کہ جو دعوت قبول کرے گا وہ گھر میں داخل ہو کر دعوت کھالے گا اور جو قبول نہیں کرے گا وہ محروم رہے گا اور سردار بھی اس سے ناراض ہو جائے گا اسی طرح اللہ سردار ہے اور محمد عربی ﷺ داخلی ہیں اور دین اسلام بمنزلہ گھر ہے اور جنت بمنزلہ دسترخوان ہے۔

۳۴۲ ابو عمر و شیبانی

آپ خدا ترس انسان تھے۔

۷۹۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، عبد اللہ بن ہانی، ضمرہ، شیبانی کا قول ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ نیکی کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا نیکی اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ضائع نہیں ہوتی۔

۷۹۸ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبد اللہ بن ہانی، ضمرہ نے بحوالہ شیبانی نقل کیا ہے کہ کتب سماویہ میں لکھا ہے کہ بیت المقدس اس سونے کے گلاس کی مانند ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہوا ہو۔

۷۹۹ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبد اللہ حضرمی، ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے شام میرے سامنے اور یمن میری پشت کی طرف کر کے فرمایا اے محمد میں نے تیرے سامنے مال غنیمت، رزق، اور تیرے پیچھے مدد کو کیا اور اللہ مسلسل اضافہ کرتا رہے گا اسلام اور اہل اسلام کو ذی عزت اور شرک اور اہل شرک کو رسوا کرتا رہے گا حتیٰ کہ مسافر بے خوف و خطر پر امن سفر کرے گا ۲

یہ حدیث شیبانی کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں حمزہ بن ربیعہ کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴/۵۸۷، و لتاریخ البکیر ۸/۳۰۴۸، والجرح ۹/۴۳۵، والکاشف ۳/۶۳۲۸، و میزان الاعتدال ۳/۹۵۹۶، و تہذیب الکمال ۳/۶۸۹۳۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۷۱، و تاریخ ابن عساکر ۸/۸۸، و مجمع الزوائد ۱۰/۶۰، و الأجادیث الصحیحہ ۳۵، و کنز العمال ۸۱/۳۱۷۸، ۳۵۴۰۔

۸۰۰۰ ابو عمرو، حسن، ابو عمیر، ضمیر، یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی، عمرو بن عبد اللہ حضرمی، ابو امامہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا جو امام عادل ہوں گے، عدل کے تحت فیصلے فرمائیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ قائم کریں گے، صدقہ قبول نہیں کریں گے، بکری اور اونٹ پر کسی کو ظلم کی ہمت نہیں ہوگی بخل اور حسد اٹھالیا جائے گا ہر جانور باحیثیت ہوگا حتیٰ کہ بچہ کو سانپ کے منہ میں ہاتھ رکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بچہ شیر کے سامنے ڈال دیا جائے گا، تو وہ اس سے محفوظ رہے گا، بکریوں میں بھیڑ یا حفاظتی کتے کا کام دے گا پورے روئے زمین پر عدل اور اسلام کا دور دورہ ہوگا، کفار کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا، زمین چاندی کے دسترخوان کی مانند ہوگی، زمین کی پیداوار حضرت آدم کے دور کی پیداوار کی طرح ہوگی، انگور کے ایک خوشہ یا ایک انار سے متعدد افراد شکم سیر ہو جائیں گے، بیل اور گھوڑے چند درہموں میں فروخت ہوں گے۔

۸۰۰۱ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، ابو مریم بحوالہ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اقراد سے بچو، ہم نے رسول ﷺ سے اس کی تشریح پوچھی آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص امیر یا عامل ہوگا اس کے پاس محتاج و یتیم اور مساکین اپنی حاجتوں کے سلسلہ میں آئیں گے، وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بیٹھنے کا حکم دے گا لیکن ان کی حاجت پوری نہیں کرے گا اس کے بعد ایک شریف مالدار آ کر اس مسکین کے نزدیک بیٹھ جائے گا پھر وہ اس سے اس کی حاجت کے بارے میں دریافت کرے گا وہ اس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرے گا جسے سن کر غنی کہے گا اس کی حاجت پوری کرو۔

۳۴۳ عثمان بن ابی سودہ ۲

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے آپ کو عہدہ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کر دیا۔

۸۰۰۲ محمد بن معمر، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ و احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، عبد اللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی سودہ نے ارشاد باری تعالیٰ "وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "وَالسَّابِقُونَ" سے اول اول مسجد جانے والے اور اول اول راہ خدا میں نکلنے والے افراد مراد ہیں۔

۸۰۰۳ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، عبد اللہ بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی عثمان بن ابی سودہ کا قول ہے کہ پہلے لوگ میت کو دفن کر کے قبرستان سے یہ دعا پڑھتے ہوئے لوٹتے تھے اے باری تعالیٰ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

۸۰۰۴ سلیمان، ابو شعیب، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، عثمان بن ابی سودہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی قافلہ شام سے زیتون لے کر لوٹتا تو عبد اللہ بن زبیر اس سے ملاقات کر کے سر پر زیتون لگاتے، چنانچہ ایک بار انہوں نے اسی طرح کیا اسی حالت میں اچانک ان کی حضرت عمر سے ملاقات ہو گئی حضرت عمر نے ان کی گدی پکڑ کر فرمایا سر کے بال خشک ہونے کے باوجود تیل لگاتے ہو پھر اپنے حلقہ کو دیکھ کر تکبر کرتے ہو؟ آج میں تمہارے بال صاف کر کے تمہیں جانے دوں گا۔

۸۰۰۵ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، رجل، عثمان بن ابی سودہ کا قول ہے "صلاة الاوابین" یہ ہے کہ انسان گھر سے نکلتے اور اس میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نفل پڑھ لے۔

۸۰۰۶ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عمرو بن ہشام دورتی عثمان بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، یزید بن ابی سودہ بحوالہ اپنے بھائی عثمان بن ابی سودہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۹۰۔ والدر المنثور ۲/۳۴۲۔

۲۔ التاريخ الكبير ۲/۲۲۴۔ والجرح ۶/۸۳۱۔ والكشاف ۲/۳۷۵۔ والميزان ۳/۵۵۱۔ وتهذيب الكمال ۲/۳۸۲۔

صامت کو اس دیوار پر سینہ پر ہاتھ رکھ کر گریہ کناں دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اس جگہ کے متعلق ہمیں اللہ کے رسول نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے اس جگہ دوزخ کو دیکھا ہے۔

۳۴۴ ابو زید غوثی

۸۰۰۷ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن خالد، فریابی، اوزاعی، ابو زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی موت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے دنیا سے چلے جانا، اس کے بعد حج یا عمرہ کی حالت میں دنیا سے کوچ کرنا افضل ہے لیکن تم تاجر ہو کر دنیا سے مت جاؤ۔

۳۴۵ عبد الرحمن بن میسرہ

۸۰۰۸ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب اخرم، جعفر بن محمد بن فضیل، ابو مغیرہ، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن میسرہ حضرمی کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روبیل ہے اس کا نصف حصہ برف اور نصف حصہ نور کا ہے وہ کہتا رہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ اس برف اور نور کے درمیان الفت و مودت پیدا کرنے کی مانند مومن بندوں کے درمیان بھی الفت و مودت قائم فرما۔

۸۰۰۹ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، احمد بن حسن بن عبد الجبار، یثیم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن میسرہ حضرمی، عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے جلال کی قسم محتاج و مساکین لوگ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔

۸۰۱۰ ابو عمرو بن حمادان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ دمشقی، بقیہ، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن میسرہ حضرمی، عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شیطان اور کفار کے علاوہ ہر شے اللہ کی حمد بیان کرتی ہے۔ ۳

۳۴۶ عمرو بن قیس کنذی

۸۰۱۱ ابو احمد، محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، حاجب بن ولید، زید بن جازم، ثور بن یزید، عمرو بن قیس کا قول ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے دنیا سے محبت کرنے والا انسان ذلیل ہوتا ہے دین کی خاطر ذلت برداشت کرنے والے انسان کو اللہ قیامت کے روز عزت دیں گے ذکر الہی کے بغیر نوش عیشی میں زندگی گزارنے والا جسم عند اللہ سب سے زیادہ مبغوض ہے۔

۸۰۱۲ علی بن ہارون، جعفر فریابی، سلیمان بن عبد الرحمن، اسماعیل بن عیاش عمرو بن قیس سکونی، عبد اللہ بن بسر مازنی کہتے ہیں کہ دو بندو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے خیر الناس کے بابت دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ بسی عمر یا کرا اعمال حسنہ کرنے والا انسان سب سے افضل ہے دوسرے نے خیر العمل کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر الہی میں مشغول رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا سب سے افضل عمل ہے۔ ۵

۱۔ طبقات ابن سعد ۵/۴۵۷، والجرح ۵/۱۳۶۲، والکاشف ۲/۳۳۶۹، والمیزان ۲/۴۹۸۶، وتهذيب الكمال ۳۹۷۳

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۳، ۳۲۸، وصحيح ابن حبان ۲۵۱۰، والترغيب والترهيب ۱۸/۲

۳۔ الدر المنثور ۳/۱۸۳، وعمل اليوم واللييلة لابن السني ۱۴۶، والاذكار ۸۱، وكنز العمال ۱۹۳۶۳

۴۔ طبقات ابن سعد ۵/۳۵۹، والتاريخ الكبير ۶/۲۶۳۵، والجرح ۶/۱۳۰۵، والميزان ۳/۶۳۲۶، وتهذيب الكمال ۴۴۳۵

۵۔ مشکاة المصابيح ۲۲۷۰، والاحناف السادة المطلقين ۷/۳۳۸، ۱۰/۱۲۰، وشرح السنة ۵/۱۱۶، والزهد لابن المبارك ۳۷۶، والاسرار المرفوعة ۲۲۶، والاحاديث الصحيحة ۶/۱۸۳۶

اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے عمرو بن قیس کی سند سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۴۷ محمد بن زیاد الہبانی

۸۰۱۳ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابی، بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا اس کے زیتون خرید کر لاؤ لیکن قیمت کم مت کرانا اس لئے کہ میں نے ایک قوم کو ایسا کرنا دیکھا ہے۔

۸۰۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سید کندی، بقیہ، محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ چند اللہ والوں نے جمع ہو کر موت کا تذکرہ کیا ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو میں تم سب سے پہلے لقاء الہی کے شوق کی وجہ سے دنیا سے چلا جاتا۔
۸۰۱۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ، بقیہ، محمد کا قول ہے کہ ابوالامامہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کی طرف چل دیئے راستہ میں ہر مسلمان، نصرانی اور چھوٹے بڑے کو انہوں نے سلام علیکم سلام علیکم کہا، جب گھر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اللہ کے رسول نے ہمیں سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۴۸ عبدہ بن ابولبابہ

۸۰۱۶ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی عبدہ کا قول ہے کہ لوگوں میں ریا کے سب سے زیادہ قریب اس کے لئے ہی ان کے لئے والا شخص ہے۔

۸۰۱۷ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ نے بیان کیا ہے کہ دن میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے رات تک اور رات میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے صبح تک رحمت بھیجتے ہیں۔

۸۰۱۸ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کی مدت ۹ سال ہے اس عرصہ میں شریع بالکل غیر جانبدار رہے۔

۸۰۱۹ محمد بن معمر، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، عبدہ فرماتے ہیں کہ جنتی جب ایک بار اپنی بیوی کے پاس سے آئے گا تو سترگنا محبت بڑھنے کے بعد دوبارہ اس کے پاس جائے گا۔

۸۰۲۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی نے بحوالہ عبدہ نقل کیا ہے کہ شریع اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت برکت کی دعا فرماتے اس کے بعد اسے کہتے میرے ساتھ رکوع کر ان کے رکوع سے فارغ ہونے کے بعد ان کی اہلیہ کھڑی ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے پہلو میں بیٹھ جاتی پھر ان سے ان کی اہلیہ کہتی کہ تقدیر الہی نے ہم دونوں کو جمع کر دیا اس لئے آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اس کے بعد شریع کی اہلیہ شریع سے کہتی شاید تم میری والدہ کے میرے پاس آنے سے خوش نہیں ہو؟ شریع کہتے کہ ایسا ہی ہے اس کے بعد ان کی اہلیہ نے ان کو دو سال تک آنے سے منع کر دیا چنانچہ وہ دو سال تک نہیں آئی دو سال گزرنے کے بعد جب ان کی والدہ ان کے پاس آئی تو انہیں بڑی مشکل سے پہچانا، شریع نے کہا کہ یہ تمہارے لڑکے کی بیوی کی لڑکی ہے۔

۸۰۲۱ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی، عبدہ نے کہا کہ دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۱/۲۲۳، والجرح ۷/۱۳۰۸، والکاشف ۳/۲۹۲۶، والمیزان ۳/۵۳۳۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۲۸، والتاریخ الکبیر ۶/۱۸۷۷، والجرح ۶/۳۵۵، والکاشف ۲/۳۵۷، وتہذیب الکمال

۸۰۲۲ احمد، عبد اللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے ابلیس کہتا ہے کہ انسان مجھے دو چیزوں میں عاجز نہیں کر سکتا (۱) مال کو حلال و حرام طریقوں سے حاصل کرنے میں (۲) اسے صحیح اور غلط کاموں پر لگانے میں۔

۸۰۲۳ احمد، عبد اللہ، عباس، ابی، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ہر روز سورج کو قبل از طلوع دو بار ضرب لگائی جاتی ہے جس کے بعد وہ سمت کر اعلان کرتا ہے کہ کچھ بے وقوف لوگ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے ہیں۔

۸۰۲۴ احمد، عبد اللہ، عباس، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ سے یا جوج ماجوج کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہزار ان میں سے اور ایک ہم میں سے ہوگا۔

۸۰۲۵ احمد، عبد اللہ، حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرد، یا قوت اور موتیوں کے ہیں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے بہت سریلی آواز نکلے گی۔

۸۰۲۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد السلام بن عقیق، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا کہ عبدہ مسجد میں دنیاوی باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔

۸۰۲۷ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی محمد بن ابی اسامہ، ضمرہ رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ کاش دنیا میں مجھے یہ چیز حاصل ہوتی کہ دنیا والے نہ مجھ سے کوئی سوال کرتے اور نہ میں ان سے کوئی سوال کرتا۔

۸۰۲۸ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق بن رافع، زید بن حباب، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ عبدہ سے ایک شخص نے کسی مسئلہ میں ان کی رائے معلوم کی انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔

۸۰۲۹ ابو حامد بن جبلة، محمد، عبد اللہ بن عمر قرشی، ابو اسامہ نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس عبدہ بن ابولبابہ اور حسن بن حر سے افضل کوئی شخص نہیں آیا۔

۸۰۳۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز جروی، ابو حفص تنیسی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کمزوری کی حالت میں طواف کرتے دیکھ کر ان سے نفس کے ساتھ نرمی کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مؤمن تو طاقت سے زیادہ مشقت برداشت کرتا ہے۔

۸۰۳۱ ابو بکر، عبد اللہ، ابی ابو مغیرہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ مؤمن کو چالیس روز میں ایک بار ضرور خوف لاحق ہوتا ہے۔

۸۰۳۲ قاضی ابواحمد، ابو عبد الرحمن احمد بن علی، عیسیٰ بن احمد عسقلانی، بقیہ بن ولید، مطعم بن مقدم کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی دو رکعتیں زمانہ کی تمام اشیاء سے افضل ہیں اور فرض نماز کا ایک حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۸۰۳۳ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب، ابو مغیرہ، سلیمان، عبد اللہ بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی عبدہ نے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابن عمر اللہ کی عبادت ایسے کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح رہے۔

اس حدیث کو فریابی نے اوزاعی مجاہد ابن عمر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۳۴ حبیب بن حسن، احمد بن عبید، محمد بن مسروق طوسی، محمد بن حسان بنی، عبد اللہ بن ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبدہ، ابن عمر کہتے ہیں کہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱۳۲/۲۔ وجمع الزوائد ۴۰۲/۴، ۲۱۸/۴۔ والمطالب العالیۃ ۳۰۹/۶، ۳۰۹/۷۔ والترغیب والترہیب ۲۶۸/۱، ۵۹۲/۳، ۲۳۷/۳۔ وفتح الباری ۲۳۳/۱۱، واحیاء السادة المتقین ۱۲۳/۲، ۳۵۳/۷، ۵۹۱/۱۰، وکنز العمال ۵۲۵۱، ۵۲۵۲، ۵۲۷۹، ۳۱۵۳۔

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نفع کے لئے کچھ بندوں کو خاص طور پر نعمتیں عطا کیں ہیں جب تک وہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اللہ وہ نعمتیں انہیں عطا کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ ان نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین کر دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔

ابو عثمان کا پورا نام عبد اللہ بن زید کلبی ہے۔ اس حدیث میں یہ اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اس حدیث کو احمد بن یونس ضعی نے ابو عثمان سے روایت کیا ہے اور اس کو معاویہ بن یحییٰ کا نام دیا ہے

۸۰۳۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن احمد بن معدان، احمد بن یونس، معلو بن یحییٰ، ابو عثمان نے بحوالہ اوزاعی گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔
۸۰۳۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ محمد بن عبید، خطاب بن عثمان، یوسف بن سفر، اوزاعی، عبیدہ، شقیق بن سلمہ نے بحوالہ عبد اللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ تم کسب رزق میں ایک دوسرے سے نہیں بڑھ سکتے اس لئے کہ اللہ نے موت اور مصیبت لکھ دی ہے اور معیشت اور عمل تقسیم فرما دیا ہے لوگوں کو ان چیزوں کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔
یہ حدیث اوزاعی اور عبیدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۷ محمد بن مظفر، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسد بن محمد مصیصی، سعید بن مغیرہ، ابواسحاق فزاری، اوزاعی، عبیدہ، زر بن حبیش، عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں قربانی کا عمل کرنا عند اللہ سب سے افضل عمل ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا (اس شخص کے علاوہ جو مال و جان لے کر راہ خدا میں قتال کے لئے گیا اور پھر شہادت کے بغیر واپس نہیں لوٹا) راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔
یہ حدیث اوزاعی اور عبیدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۸ سلیمان بن احمد، ابوزنباغ روح بن فرج، اسحاق بن ابراہیم بن رزق، ابویمان، اوزاعی، عبیدہ، زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے اللہ نے بذریعہ وحی مجھ سے فرمایا اے مرسلین و منذرین کے بھائی اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ وہ میزے گھر میں قلب کا تزکیہ کر کے داخل ہوں اس لئے کہ اس کے بغیر داخل ہونے والے پر میں اس کے نماز میں مشغول رہنے تک اس پر لعنت کرتا ہوں تا آنکہ وہ اپنا قلب صاف کر لے، پھر جب وہ اپنے قلب کا تزکیہ کر لیتا ہے تو میں اس کا کان، آنکھ بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا اور سنتا ہے اور وہ میرے اولیاء اور اتقیاء میں سے بن جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ میرا پڑوسی ہوگا۔

یہ حدیث اوزاعی عن عبیدہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو علی بن معبد نے اسحاق بن ابی یحییٰ عن اوزاعی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۵/۱، و تصحیف السادة المتقین ۱۷۵/۸، و تاریخ أصبهان ۲۷۶/۲، و تخریج الاحیاء ۲۳۹/۳

۲۔ کنز العمال ۵۰۳

۳۔ تفسیر القرطبی ۱۱۵/۲

۳۴۹ راشد بن سعد

احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام، عثمان بن سعید، جریر بن عثمان کہتے ہیں کہ راشد بن سعد نے نعیم کے بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا نعیم ”طیب نفس“ کا نام ہے پھر ان سے غناء کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غناء جسم کی صحت کا نام ہے۔

۸۰۳۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، ابو یمان، جریر نے راشد کے حوالہ سے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔
۸۰۴۰ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن سہل، عبد اللہ بن صالح، راشد بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیری قوم پچھڑے کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ آپ نے ان کو فرعون کے ظلم اور دریا میں غرق ہونے سے نجات دی اور آپ نے اس کے علاوہ بھی ان پر انعامات کئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیرے بعد انہوں نے پچھڑے کی پرستش شروع کر دی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اس میں روح کس نے ڈالی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ پھر تو خود آپ نے انہیں فتنہ میں مبتلا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے کلیم میں نے ان کے قلوب کو اس کی طرف مائل پایا جس کی وجہ سے میں نے ان کے لئے یہ کام آسان کر دیا۔

۸۰۴۱ سلیمان بن احمد، ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو ابو یمان، وابو ابو بکر بن ابی مریم، راشد، سعد کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میری امت کے بارے میں ضرور میری سفارش قبول فرمائے گا۔ ۲

۸۰۴۲ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ثور بن یزید، راشد، معاویہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو تو ان کو خراب کر دے گا۔ ۳

۸۰۴۳ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، بقیہ صفوان بن عمر، راشد، ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دس افراد پر بھی بننے والے حاکم کو قیامت کے روز گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہاتھ کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اس کا عدل اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔ ۴

۸۰۴۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حکیم بن یوسف، علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس، ابو بکر بن ابی مریم، راشد، ثوبان نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے چند شرکاء جنازہ کو آپ نے سواری پر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم اس بات سے حیا نہیں کرتے کہ فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم سواری پر سوار ہو۔ ۵

۸۰۴۵ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، راشد، ابو امامہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آسمان تلے غیر اللہ کی عبادت کرنے والا سب سے بڑا خواہش پرست ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۶، والتاریخ الكبير ۳/۹۹۴، والجرح ۳/۲۱۸۷، والمیزان ۲/۷۲۰۶، وتہذیب الکمال ۱۸۲۶۔

۲۔ کنز العمال ۷۰/۳۴۴۔

۳۔ شرح السنة ۱۳/۱۰۶، ومشكاة المصابيح ۹/۳۷۰۔

۴۔ التحاف السادة المتقين ۸/۳۱۴، وتخریج الاحیاء ۳/۳۱۵، واللائلی المصنوعة ۱/۲۴۸، وکنز العمال ۲۸/۱۳۷۸۔

۵۔ سنن ابن ماجہ ۱۳۸۰، وسنن الترمذی ۱۰۱۲، والسنن الکبری للبیہقی ۳/۲۳۷۔

۸۰۴۶ ابو عمرو، حسن، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، ابوبکر بن ابی مریم، راشد حبیب، ابوامامہ کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا اے باری تعالیٰ آپ ہی نے مجھے کھانا کھلایا سیر کیا اور سیر اب کیا لہذا تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔
ان احادیث میں راشد کی سند سے تفرد ہے، چنانچہ سعد کی حدیث میں ابن ابی مریم، معاویہ کی حدیث میں ثور ثوبان کی حدیث میں صفوان نیز ثوبان کی حدیث فی البحارۃ میں ابوبکر، ابوامامہ کی حدیث فی الفرائد میں معاویہ بن صالح، نیز امامتہ کی حدیث فی متابعتہ الھوئی میں عیسیٰ بن ابراہیم اور امامتہ کی حدیث فی الدعاء میں ابن ابی مریم کی سند سے تفرد ہے۔

۳۵۰ ہانی بن کلثوم

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدہ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کر دیا۔

۸۰۴۷ ابی وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، اسید بن عبدالرحمن حنم، ہانی بن کلثوم کا قول ہے کہ مؤمن فقیر اس مریض کی مانند ہے جس کے مرض کی تشخیص کر کے ڈاکٹر اسے چند اشیاء سے روک دے اسی طرح اللہ نے مؤمن کو دنیا سے روک دیا ہے۔

۸۰۴۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن ابراہیم بن رحیم، ابی محمد بن شعیب بن شاپور، خالد بن دہقان، ہانی بن کلثوم کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن ربیعہ سے بحوالہ عبادہ بن صامت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ مؤمن ناحق خون سے قبل آزاد صالح رہتا ہے لیکن اس کے ارتکاب کرنے کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔

۸۰۴۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، ابومسھر، صدقہ بن خالد، خالد بن دہقان نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۵۱ عروہ بن رویم

۸۰۵۰ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجرہ، ابومغیرہ وابو محمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، اوزاعی، عروہ بن رویم نخعی کا قول ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کے بہترین لوگ اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دینے والے ہیں جو اچھائی کر کے خوش ہوتے ہیں اور برائی کر کے استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو صبح و شام نعمتوں میں پلنے والے ہیں اور ان کی خواہش قسم قسم کے کھانے اور کپڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور وہ لایعنی باتوں میں مشغول ہونے والے ہیں۔

۸۰۵۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن سعید عسکری، یعقوب دورقی، ہشام بن مفضل فزاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، عروہ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ نے ان سے کہا میں چالیس سال سے آپ کے ساتھ ہوں لہذا آپ مجھے اپنا ایک دیدار کر دیجئے کیونکہ حضرت موسیٰ اللہ کی تجلی کے بعد اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے اور جب بھی آپ اپنا چہرہ کھولتے تھے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی چنانچہ آپ نے اپنی اہلیہ کے لئے چہرہ کھولا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ جنت میں آپ سے میری شادی کر دے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا، صفراء کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ نے مجھے دوسری وصیت یہ کی کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا۔

۸۰۵۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن وہب، اوزاعی، ابوبکر، ہزلی، محمد بن فضل، سلیمان اعمش

۱۔ لتاریخ الکبیر ۸/ ۲۸۲۳۔ والجرح ۹/ ۲۲۴۔ والکاشف ۳/ ۶۰۳۶۔ ونہذیب الکمال ۷/ ۶۵۴۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۶۶۰۔ والتاریخ الکبیر ۷/ ۱۴۳۔ والجرح ۶/ ۲۲۱۱۔ والکاشف ۲/ ۳۸۲۶۔ ونہذیب

الکمال ۴/ ۳۹۰۴۔

عروۃ خالد بن یزید قرشی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے جزیرہ میں کام تھا اس لئے میں خفیہ راستہ سے جزیرہ کے ارادہ سے چلا اسی اثناء میں ایک راہب اور خادم سے میری ملاقات ہو گئی راہب عاقل اور ذی رايے شخص تھا میں نے ان سے جمع ہونے کی وجہ پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے ایک شیخ ہیں سال میں ایک بار ہم ان کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور دینی معاملات میں ہم ان کے مشوروں کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے کہا کہ میں ان کے قریب ہو کر ان سے کچھ مفید باتیں سن لوں تاکہ مجھے بھی فائدہ حاصل ہو چنانچہ میں ان کے قریب ہوا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ سے ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ کے علماء سے ہے یا جہال سے میں نے کہا کہ کسی سے نہیں پھر اس نے کہا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ جنتی لوگ کھائیں گے پیئیں گے لیکن بول و براز نہیں کریں گے میں نے اثبات میں جواب دیا انہوں نے کہا کہ ہم بھی یہی کہتے ہیں پھر انہوں نے دنیا میں مجھ سے اس کی مثال دریافت کی میں نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال ماں کے پیٹ میں بچہ کی ہے جو بول و براز کے بغیر کھاتا پیتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ تم یہ نہیں کہتے کہ جنتی اشیاء میں کھانے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوگی میں نے کہا کہ بالکل اس نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال اس ماہر عالم کی مانند ہے جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اس سے اس کے علم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، پھر اس نے کہا کہ کیا تم نماز میں یہ نہیں کہتے ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں نے کہا کہ اسی طرح ہے اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ سب سے زیادہ امت محمدیہ کو خیر سے نوازا گیا ہے اس لئے کہ امت محمدیہ کے ایک شخص کے اسلام علیہا و علی عباد اللہ الصالحین کہنے پر روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کیا تم مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار نہیں کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا امت محمدیہ کا جب کوئی فرد مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتا ہے تو آسمان پر موجود تمام فرشتوں اور روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اس کی کوئی دنیا میں مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال دنیا میں اس شخص کی مانند ہے جو کسی چھوٹی یا بڑی جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سلام کرے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیں راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے غصہ میں کمی واقع ہو گئی۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے امت محمدیہ میں تجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا مجھ سے جو سوال کرنا چاہتا ہے کہ میں نے کہا میں اللہ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھنے والے شخص سے کیا سوال کروں میری بات سن کر اس نے چہرہ سے نقاب اٹھا کر ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہا ایسے شخص کی اللہ مغفرت نہ کرے ہم اس قسم کے عقیدے سے برائت کا اظہار کرتے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے اس کا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا تمہاری ایسی حالت ہو گئی ہے کہ تم میں بچہ بے دھڑک گالی دینا شروع کر دے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس وقت تمہارے نزدیک دین کی وقعت ختم ہو کر دنیا کی وقعت بڑھ جائے گی۔

۸۰۵۳ ابو محمد بن حیان، عبدالن بن احمد، ابن الطباع، احمد بن منفلد ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز عروۃ بن رویم کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں جب سے آپ اللہ سے ہم کلام ہوئے ہیں اس وقت سے میں آپ سے جدا ہوں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلام ہونے کے بعد سے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کر لی تھی اور اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر رکھتے تھے اور وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا البتہ حضرت موسیٰ نے ایک بار اپنا چہرہ اپنی اہلیہ صفر ا کے لئے کھولا تو ان پر عشی طاری ہو گئی اور وہ سجدہ ریز ہو گئی۔

۸۰۵۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی عروۃ کا قول ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھ کر فرض ادا کرنے والے شخص کی نماز مقبول ہوتی ہے اور اس کا نام متقیین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔

۸۰۵۵ قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، فرج بن فضلہ، عروہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے سوال کیا کہ اے باری تعالیٰ شیطان انسان کی کس جگہ پر حملہ کرتا ہے، فوراً پردہ ہٹا حضرت موسیٰ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان کا سانپ کی مثل سر ہے جسے وہ انسان کے قلب پر رکھتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ اسے دور کر لیتا ہے اور جب ذکر چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ اپنا سر انسان کے قلب پر رکھ دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ قول باری تعالیٰ ”ومن شر الوسواس الخناس“ کی یہی تشریح ہے۔

۸۰۵۶ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان، محمد بن خلف عسقلانی، فریابی، اوزاعی، کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اولین و آخرین عمدہ افراد ہوں گے، اس لئے کہ اولین میں میں خود اور آخرین میں عیسیٰ بن مریم ہوں گے، البتہ دونوں کے درمیان کے افراد خراب ہوں گے۔

۸۰۵۷ ابو بکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، شیبان بن فروخ، سرور بن سعید تمیمی، اوزاعی، غزوہ، علی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے تم اپنی پھوپھی درخت کھجور کا اکرام کرو اس لئے کہ وہ تمہارے والد کی باقیماندہ خاک سے پیدا کیا گیا ہے جس درخت کے نیچے حضرت مریم نے بچہ جنا وہ درخت عند اللہ سب سے زیادہ مکرم ہے لہذا تم اپنی عورتوں کو رطب (کھجوریں) کھلاؤ اگر رطب نہ ہوں تو تمر کھلاؤ۔

یہ حدیث اوزاعی عن عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں سرور بن سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۸ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الرحمن بن عقیال الحرانی، ابو جعفر نقیسی، عباد بن کثیر رملی، عروہ، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میری امت پانچ اعمال میں مبتلا ہوگی تو ان کی ہلاکت یقینی ہے (۱) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب نوشی (۳) ریشم کا استعمال (۴) گانے والیوں کو اپنے پاس رکھنا (۵) مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں۔

یہ حدیث عروہ عن انس کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۹ علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابی فروہ یزید بن سنان، عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک غزوہ سے واپسی پر مسجد تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی اور غزوہ سے واپسی پر آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا، اس کے بعد آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے گئے حضرت فاطمہ آپ کے چہرہ کو بوسہ دے کر رونے لگیں، رسول خدا ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ آپ کے چہرہ مبارک کے متغیر ہونے کی وجہ سے رو رہی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے باپ کو ایسا دین دے کر بھیجا گیا ہے جو ہر بچے کے گھر میں پہنچ کر رہے گا۔

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں ابو فروہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۶۰ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الوہاب بن ضحاک، ابن عیاش، عاصم بن رجا، بن حیوہ، عروہ، قاسم، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بائیں جانب والا فرشتہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے اگر وہ اس مدت میں توبہ کر لیتا ہے تو

۱۔ کنز العمال ۳۲۳۵۶، ۳۸۸۵۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱۸۴/۱۔ والضعفاء للعقيلي ۲۵۶/۳۔ والکامل لابن عدي ۲۳۲/۲۔ والدر المنشرة

للسیوطی ۳۲۔ والبدایة والنهاية ۶۶/۲۔

۳۔ کنز العمال ۳۳۰۱۳۔

۴۔ المستدرک ۳۸۹/۱۔ وکنز العمال ۳۴۱۶۳۔

فہماورند اس کا گناہ لکھتا ہے۔
یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے۔

۳۵۲ سعید بن عبد العزیز کے اقوال زرین

۸۰۶۱ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ حضرت داؤد عاٹیں
مایا کرتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے عطا کے ذریعہ شکر کا دروازہ کھولا اور دعاؤں کے ذریعے بلاؤں کو دور کیا۔
۸۰۶۲ احمد، عبد اللہ، ابی، حکم بن نافع، سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم کا قول ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان عند
اللہ کا ڈب ہونے کے باوجود اپنے بارے میں صادق ہونے کا دعویٰ کرے۔

۸۰۶۳ احمد، عبد اللہ، ابی، ابو مغیرہ، عبد العزیز کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو مسکین کہا جانا سب سے زیادہ محبوب تھا۔
۸۰۶۴ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ میرے ارادے اور مشیت کے بجائے اللہ کا ارادہ اور مشیت چلے گی۔

۸۰۶۵ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ، طرسوسی، موسیٰ بن ایوب، عقبہ ابن علقمہ، سعید بن عبد العزیز فرماتے
ہیں کہ دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔

۸۰۶۶ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، کہتے ہیں کہ میں نے ابو مسھر کو کہتے سنا کہ ایک شخص نے سعید بن عبد العزیز سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی
زندگی وراز کرے سعید بن عبد العزیز نے ناراض ہو کر جواب دیا یوں کہو کہ اللہ مجھے جلد اپنی رحمت کی طرف بلا لے۔

۸۰۶۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، مروان، سعید بن عبد العزیز کا قول ہے حضرت موسیٰ بن اسرائیل کے سامنے
احکام بیان کرنے کے لئے بیعہ جاتے وقت حضرت یوشع کے ہمراہ جاتے تھے، بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ احکام بیان کرنے کے لئے
بیٹھ جاتے اور یوشع ان کے نزدیک کھڑے ہوتے پھر حضرت موسیٰ کی وفات سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ بند ہو گیا حضرت جبرائیل
نے حضرت یوشع کے پاس آمد و رفت شروع کر دی اور بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت یوشع آگے ہوتے حضرت موسیٰ ان کے نزدیک کھڑے
ہوتے اس وقت حضرت موسیٰ نے بارگاہ الہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں اس ذلت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا
آپ مجھے اپنے پاس بلا لیں۔

۸۰۶۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن مصنفی، محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبد العزیز کو جماعت
فوت ہونے کی وجہ سے اپنی ریش پکڑ کر روتے دیکھا۔

۸۰۶۹ ابو محمد بن حیان، عیسیٰ بن عبد الملک، داؤد ابن رشید، ولید، سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے
سے کہا اے میرے لخت جگر علم میں غور کرنے سے میرے ارادے میں اور حکمت میں غور کرنے سے میری عمر میں اضافہ ہوا ہے۔ اور میں
نے غور کیا تو مجھے صحت کے ساتھ بیماری جوانی کے ساتھ بڑھاپا حیات کے ساتھ موت نظر آئی، اور میرے اوزر بے وقوف کے درمیان توبہ
کے اعتبار سے مساوات ہے۔

۸۰۷۰ عبد اللہ بن محمد، جعفر، ابو عبیدہ شعرائی، عباس بن ولید بن مزید کا قول ہے کہ سعید بن عبد العزیز سے انفاق رزق کے بارے میں
ور یافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک روز شکم سیری اور ایک روز غیر شکم سیری کفاف رزق ہے۔

۸۰۷۱ عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا کہ ابلی دین دشمنی کی

علامت ہے۔

۸۰۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم صوری، ابو عامر نحوی، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، عبد اللہ بن کثیر طویل، قاری سعید بن عبد العزیز نافع، ابن عمر کا قول ہے کہ میں یوم عاشورہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے اس لئے تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے رکھ لے ورنہ افطار کر لے۔

اس حدیث کو عدۃ نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۸۰۷۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سعید واسطی، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ہشام بن خالد بن مروان ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ہشام بن عبد الملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار قرض ادا کئے اور انہیں آئندہ قرض نہ لینے کی تاکید کی زہری نے ہشام کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن کو ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاسکتا۔

اس حدیث کی سند میں ولید کے سعید سے روایت کرنے میں تفرّد ہیں۔

۸۰۷۴ ابو الحسن علی بن احمد بن عبد اللہ مقدسی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، عمرو بن یزید بصری، سیف بن عبد اللہ سلمہ عیار، سعید بن عبد العزیز زہری سعید بن مسیب، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم اللہ کو دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بادل نہ ہونے کے روز سورج کو دیکھتے ہو؟ کیا تم بادل نہ ہونے کی رات چاند کو دیکھتے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب اللہ کو دیکھو گے حتیٰ کہ تم میں سے ایک شخص اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اللہ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کیا وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ کیا آپ نے میرا وہ گناہ معاف نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے معاف کرنے کی وجہ سے تو تو یہاں تک پہنچا ہے۔

یہ حدیث سعید اور سلمہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۵ ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شریہ، اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبد العزیز زہری، سعید بن مسیب نے بحوالہ ابو ہریرہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ سبقت کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرنا قمار میں شامل نہیں ہے۔ یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں ولید کی طرف سے تفرّد ہے۔

۸۰۷۶ محمد بن علی، محمد بن عبد اللہ طائی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، سعید بن عبد العزیز، زید بن اسلم نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ٹھونس دو۔

اس حدیث میں سعید کی سند سے تفرّد ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۹، و سنن ابن ماجہ ۱/۴۳۷، و فتح الباری ۲/۲۴۶۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۳/۳۹۸۲، ۳/۳۹۸۳، و سنن ابی داؤد ۳/۳۸۶۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۳۲۰، ۱۰/۱۲۹، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۲۷۸، ۱۹/۱۷۱، و سنن الامام احمد ۲/۱۱۵، و مجمع الزوائد ۸/۹۰، و فتح الباری ۱۰/۵۲۰، و الدر المنثور ۱/۷۸۔

۳۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۱۹۳، ۲/۲۸۲، و الدر المنثور ۶/۲۹۱، و کنز العمال ۷/۳۹۲۔

۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد باب ۶۹، و سنن ابن ماجہ ۶/۲۷۸، و مسند الامام احمد ۲/۵۰۵، و المستدرک ۲/۱۱۳، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۲۰، و المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۲۹۔

۸۰۷۷ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، مسکین بن بکیر، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، عمروہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کو تین یمنی چادروں میں غسل دیا گیا۔

۸۰۷۸ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عمر بن سعید تنوخی، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، محمد بن سوید فہری، حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک بار میں عشاء کے بعد آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج شب مجھے ساتھ گزارنے دیجئے؟ اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک کنویں پر گیا ہم نے ایک دوسرے کی آڑ لے کر غسل کیا اس کے بعد آپ مسجد تشریف لے گئے آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز میں سوزہ بقرہ پوری پڑھی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران مکمل کی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر اس کے بعد اذان فجر ہو گئی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ آج شب کی عبادت مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھی۔

یہ حدیث سعید اور محمد کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۹ علی بن احمد مصیصی، عمر بن سعید بن سان، یحییٰ، وحیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز نے متعدد طرق سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس امت میں کمزور کا حق مارا جائے گا اس امت کے لئے ہلاکت ہے۔

اس حدیث کو یحییٰ نے سعید عن یونس بن میسرہ عن معاویہ عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۸۰ سلیمان بن احمد، ابو زرہ دمشقی، یحییٰ بن صالح و حاطی، سعید بن عبدالعزیز، عبدالرحمن بن سلمہ، عبد اللہ بن عمرو، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کفاف رزق پر قناعت کرنے والا شخص کامیاب ہے۔

یہ حدیث سعید بن عبدالرحمن کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۱ عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسھر سعید بن عبدالعزیز، زیاد بن ابی سودہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت کو بیت المقدس کی مشرقی جانب روتا ہوا دیکھ کر لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ ہمیں خبر دی کہ میں دوزخ دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۲ ابو بکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، عمر بن سعید تنوخی، دمشقی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ عبدالاعلیٰ بن مسھر سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ نافع کا قول ہے کہ میں ایک بار عبداللہ بن عمر کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے بانسری کی آواز سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۵۶۰۸، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۸۸/۱۹، والمصنف لابن أبي شيبة ۵۹۲/۶، والترغيب والترهيب

۶۱۱/۲

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة ۱۲۵، ومسند الامام أحمد ۱۶۸/۲، ۱۷۳، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۶/۳، والترغيب

والترهيب ۵۸۹/۱، ۱۶۹/۳

۳۵۳ عبد اللہ بن شاذل

۸۰۸۳ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، محمد بن علی، ابو العباس بن قتیبہ، ابو عمر رطلی، ضمرہ، ابن شاذل نے قول باری تعالیٰ ”یُفَجِّرُونَ نَهَايْتَهُ خَيْرًا“ کے بارے میں فرمایا کہ جنتیوں کے پاس سونے کی ٹہنی ہوگی جس کے ذریعہ ان کے لئے جنت میں چشمہ جاری ہوگا۔

۸۰۸۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، ضمرہ، عبد اللہ بن شاذل فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ عمدہ لباس قلبی کبر کی علامت ہے۔

۸۰۸۵ ابو بکر، عبد اللہ، حسن بن عبد العزیز جروی، ضمرہ، شاذل کا قول ہے کہ حضرت سلیمان سر کا حلق کرایا کرتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

۸۰۸۶ محمد بن علی، احمد بن علی بن ثنی، ابو مسلم مؤدب، ضمرہ، ابن شاذل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ میں نے رسالت اور اپنے سے ہم کلامی کے ذریعہ تمہیں کیوں نوازا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ تواضع کی وجہ سے میں نے تم کو اس شرف سے نوازا ہے۔

۸۰۸۷ محمد، عبد اللہ بن ابان بن شداد عسقلانی، بکیر بن نصر عسقلانی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شاذل کا قول ہے کہ سلیمان نے حجاج کی وفات کے بعد خلیفہ بننے کے بعد لوگوں کے نام اراضی الاث کیس اور لوگوں نے بخوشی اس سے وہ حاصل کیس ابن الحسن نے بھی اس کے بارے میں اپنے والد سے بات چیت کی ان کے والد نے فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی ملتا مجھے پسند نہیں۔

۸۰۸۸ محمد، عبد اللہ بن ابان، بکیر، ضمرہ، ابن شاذل کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے وقت گھر والوں سے کہتے کہ تم باتوں میں مشغول رہو اس لئے کہ میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۸۰۸۹ محمد، عبد اللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شاذل فرماتے ہیں کہ میں ۱۰۶ میں طائوس کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اس وقت میں نے لوگوں کو کہتے سنا اے ابو عبد الرحمن اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے چالیس حج کئے۔

۸۰۹۰ محمد، عبد اللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شاذل، مطرف نے قول باری تعالیٰ (انسی متوفیک ورافعک الی) (از عمران ۵۵) کے بارے میں فرمایا اس وفات سے موت کے بجائے عالم دنیا سے آسمانوں پر اٹھانا مراد ہے۔

۸۰۹۱ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابو عیسر رطلی، ضمرہ، ابن شاذل کا قول ہے کہ ایک جماعت نے جمع ہو کر آپس میں مذاکرہ کیا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے زیادہ افضل نعمت یہ ہے کہ اللہ نے لوگوں کے عیوب کو ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے بقیہ تمام لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۰۹۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن راشد، ابو عیسر رطلی، کثیر بن ولید کہتے ہیں کہ ابن شاذل کو دیکھ کر مجھے اللہ کے فرشتے یاد آ جاتے ہیں۔

۸۰۹۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمرہ بن ربیعہ ابن شاذل حسن فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج نے حضرت انس کو بلوا کر پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ نخت ہزا کیا تھی؟ حضرت انس نے جواب دیا کہ ایک بار اللہ کے رسول

نے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی آنکھوں میں سلائی بھر کر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا اور ان کو کھلایا پلایا بھی نہیں حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی حجاج نے سن کر کہہ دیا کہ یہ لوگ ہم پر سزا کے بارے میں اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول نے سزا دی ہے۔ حجاج کی یہ بات حضرت حسن کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا حضرت انس نے حجاج جیسے شیطان کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے نادانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۸۰۹۴ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، حسن ابن رافع، ضمرہ ابن شاذب، ثابت بنانی، بحوالہ انس نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک قاتل کو لایا گیا اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا گیا، آپ ﷺ نے ولی مقتول سے فرمایا اسے معاف کر دو یا دیت لے لو لیکن اس نے ان دونوں چیزوں سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا جا اسے قتل کر دے تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے بعد ولی مقتول کو رسی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیکھا گیا، ابن شاذب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات عبد اللہ بن قاسم کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ بات اسی ولی مقتول کے ساتھ خاص ہے۔

گزشتہ اور اس حدیث کی سند میں ابن شاذب کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۹۵ محمد بن حسن بن علی، محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد بن زید خزاز، یوب بن سوید، ابن شاذب، ابی التیاح، بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ امانت امانت دار کے حوالے کر دو اور خیانت کرنے والے سے خیانت مت کرو۔

۸۰۹۶ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل سکونی، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، معمر، عبد اللہ بن شاذب، محمد بن زیاد، بحوالہ ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اے لوگو جو تپہ پختہ وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنو اور نکالتے وقت پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارو۔

۸۰۹۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید ابی، ابن شاذب، مطر الوراق، عقبہ بن عبد الغافر، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم ﷺ نے فرمایا گزشتہ زمانہ میں ایک بہت بڑا مالدار شخص تھا وفات کے وقت اس نے اپنے لڑکوں کو بلا کر اپنے بارے میں سوال کیا اولاد نے کہا کہ آپ ہمارے لئے بہترین والد ہیں، اس کے بعد اس نے اپنے لڑکوں سے کہا موت کے بعد مجھے اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے اس لئے میری وفات کے بعد مجھے جلا کر رکھنا کہ بنا کر ہوا میں اڑا دینا چنانچہ اس کے لڑکوں نے اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن اللہ نے اس کی راکھ کو زندہ ہونے کا حکم دیا چنانچہ وہ زندہ ہو کر اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کی سزا کے خوف کی وجہ سے اسی پر اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۸۰۹۸ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، ابن شاذب، مطر الوراق، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت، ابو ذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گدھا، عورت اور کالا کتا نماز کو فاسد کر دیتے ہیں، عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے ابو ذر سے سرخ وزرد کتے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے بھی یہ سوال آپ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اصل میں سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

۸۰۹۹ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، حسن بن رافع زلی، ضمرہ، ابن شاذب، توبہ العنبری، سالم بن عبد اللہ، ابی، ابن عمر کہتے ہیں

۱۔ سنن ابی داؤد ۳۵۳۳، سنن الترمذی ۱۲۶۳، مسند الامام احمد ۳/۳۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۲۷۱، المستدرک ۴/۳۶۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۳۳، ۸/۱۵۰، سنن الدارقطنی ۳/۳۵، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۷۱، ومجمع الزوائد ۳/۱۳۵، وکشف الخفا ۱/۷۵، والکنی للذوالبی ۱/۶۳، والاحادیث الصحیحة ۲/۲۲۲، صحیح البخاری ۷/۱۹۹، وصحیح مسلم، کتاب اللباس، ۶۷، ۲۔ کنز العمال ۵۸/۱۰۴، ۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة باب ۵، سنن النسائی، کتاب القبلة باب ۷، سنن الترمذی ۳۳۸، سنن ابی داؤد کتاب الصلاة باب ۱۱۰، سنن ابن ماجہ ۹۵۲، مسند الامام احمد ۵/۱۳۹، ۱۵۱، ۱۵۶، ۱۶۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۷۳، وصحیح ابن خزيمة ۸۳۰، ۸۳۱،

کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اے باری تعالیٰ ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما آپ ﷺ نے تین بار یہ الفاظ ارشاد فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ عراق کے لئے بھی دعا فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا وہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے وہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

۸۱۰۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن جامع حلوانی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ابن شاذب، عبد اللہ بن قاسم، مطر، کثیر، ابو سہل، توبہ نہالم اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے صاع اور مد میں برکت عطا فرما ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ عراق کے لئے بھی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے فرمایا یہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے یہیں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔

۸۱۰۱ علی بن محمد نصر الوراق، یوسف بن یعقوب واسطی، زکریا بن یحییٰ رجمویہ، عمر بن ہارون بنی، عبد اللہ بن شاذب، عبد اللہ بن قاسم، کثیر عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ جیش العسراء کے موقع پر میری موجودگی میں حضرت عثمان نے ایک ہزار دینار رسول خدا ﷺ کی خدمت میں پیش کئے آپ ان دینار کو الٹ پیٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔

۸۱۰۲ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ نعیم بن حماد، ابن المبارک بن ابن شاذب، عامر بن عبد الواحد، عبد اللہ بن بریدہ، عبد الرحمن بن عمرو فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضرت بلال کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرواتے تھے، ایک بار مال غنیمت کی تقسیم کے بعد ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس کوئی چیز لے کر آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ مال غنیمت میں سے میرے پاس رہ گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے بلال کا اعلان نہیں سنا، اس نے کوئی عذر پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو قیامت کے روز اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

۸۱۰۳ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن حصین، محمد بن کثیر صنعانی، ابن شاذب، ابو ہارون عبدی، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نبیہ الجحر سے منع فرمایا۔

۸۱۰۴ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن محمد بن یوسف، ضمیرہ، ابن شاذب، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

۸۱۰۵ محمد بن علی، محمد بن حسین، ابراہیم بن محمد، ضمیرہ، ابن شاذب، محمد بن ابی سلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کو

۱۔ صحیح البخاری ۳۰/۳، ۳۲/۳، ۹۹/۸، و صحیح مسلم، کتاب الحج ۴۷۶۔

۲۔ کتاب الحج ۴۷۴، ۴۷۶، و سنن ابن ماجہ ۳۳۲۹، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۲۸/۳، ۲۰۱/۵، و مسند الامام احمد

۱۲۴/۲، و الأدب المفرد ۳۹۲، و مجمع الزوائد ۳۰۵/۳۔

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۱۱۱۔

۴۔ صحیح ابن حبان ۱۶۷۷، و تفسیر القرطبی ۲۵۷/۳۔

۵۔ سنن الترمذی ۱۸۶۷، و سنن النسائی ۳۰۳/۸، و مسند الامام احمد ۲۸۸/۱، ۲۹/۲، ۵۶، ۱۵۳، ۷۸/۳، ۶/۳۔

۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۵، ۲۳۳، ۱۲، ۳۳، ۳۳، ۲۱۲، ۳۹۳۔

۷۔ سنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳/۸، و انحاف السادة المتقين ۱۲۸/۹، و کنز العمال ۳۰۱/۹۔

ایک دوسرے کو تلوار دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا تھا ایسے شخص پر اللہ کی لعنت ہو۔
۸۱۰۶ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن حبیل، یونس بن عبد الرحیم عسقلانی، ضمہ، ابن شاذب، محمد بن عمرو ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے بابت نزاع کفر ہے۔

۳۵۴ ابو عمر و اوزاعی

آپ یمتائے زمانہ، امام العصر اور فقط اللہ کا خوف رکھنے والے تھے۔

۸۱۰۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد اسحاق بن ابراہیم، سلمہ بن جنادہ، ابوسعید ثعلبی کہتے ہیں کہ ابراہیم اور محمد کے ابو جعفر منصور کے خلاف بغاوت کے بعد ابو جعفر نے اہل سرحد سے مدد لینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اسی اثنا میں اتفاق سے رومی بادشاہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت قیدی بن گئی رومی بادشاہ قیدیوں کا تبادلہ چاہتا تھا لیکن امیر المؤمنین ابو جعفر کی رائے اس کے خلاف تھی جس کی وجہ سے اوزاعی نے ابو جعفر کو اپنی رائے تبدیل کرنے کے بارے میں ایک خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا ”اما بعد“ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امیر بنایا ہے تاکہ ان میں عدل قائم کریں اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے رحم و کرم کی مانند ان پر رحم و کرم کریں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس امت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رکھے اور وہ آپ کے دل کو نرم کرے اس لئے کہ گزشتہ سال مشرکین کی جماعت مسلمانوں پر غالب آگئی انہوں نے مسلمانوں کی بے حرمتی کی اور ان کو انکی اولاد سمیت پناہ گاہ اور قلعوں سے نیچے اتار لیا اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے گناہوں کی بدولت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے متعدد جرائم تو معاف فرمادیئے، اسی وجہ سے مسلمان بے یار و مددگار رہ گئے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا، وہ برہنہ سرو پاتن تنہا رہ گئے اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا، لہذا امیر المؤمنین کو خوف خدا رکھتے ہوئے کفار کے زعم سے مسلمانوں کو آزاد کرانا چاہیے تاکہ وہ روز قیامت اللہ کے سامنے سرخ رو ہو سکے جیسا کہ قرآن میں رسول خدا ﷺ کے لئے ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (اور تم کو کیا ہوا کہ خدا کی راہ میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما) (از نساء ۷۵) اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے ترجمہ: ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ (از نساء ۹۸) نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جب نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی والدہ کی تکلیف کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، اے امیر المؤمنین مسلمانوں کو کیسے کفار کے پاس چھوڑ دیا جائے کہ وہ ان کی اہانت اور بے حرمتی کرتے رہیں آپ اللہ کی طرف سے اس کی رعیت پر نگہبان ہیں اور ایک دن ضرور اللہ کی بارگاہ میں آپ کی پیشی ہوگی اور آپ کو آپ کے اعمال کا پورا پورا بلا ظلم بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔ (از انبیاء ۴۷) جب اوزاعی کا یہ خط امیر المؤمنین ابو جعفر کو ملا تو اس نے اپنی رائے تبدیل کرتے ہوئے قیدیوں کے تبادلہ کا حکم دے

۱۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم ۲۷۵۔۲

۲۔ المستدرک ۲/۲۲۳۔ والدر المنثور ۲/۸۰۔ وکشف الخفا ۱/۳۹۷۔ وکنز العمال ۷/۲۸۳۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۳۸۸۔ والتاریخ الكبير ۵/۱۰۳۳۔ والجرح ۵/۱۲۵۷۔ والمیزان ۲/۴۹۲۹۔ وتهذیب الکمال ۳۹۱۸۔

۸۱۰۸ سلیمان بن احمد، احمد بن یزید حوطی، محمد بن مصعب قرطانی، عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن محمد، احمد بن عبید بن ناسح، محمد بن مصعب قرطانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز ساحل پر تھا کہ امیر المؤمنین ابو جعفر نے مجھے بلایا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اسے سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دے کر مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا پھر اس نے مجھے تاخیر سے آنے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ امیر المؤمنین میں نے اسی وجہ سے تاخیر کی جس کا آپ ارادہ کر رہے ہیں اس نے کہا کہ اے اوزاعی میں تو آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں اوزاعی نے کہا کہ اے امیر سوچ کر بات کیجئے اور میری بات سے بے اتفاقی مت کیجئے ابو جعفر نے کہا کہ میں آپ کی بات سے بے اتفاقی کیونکر کر سکتا ہوں جب کہ میں نے تو آپ کو بلوایا ہے اور میں آپ سے علم کے بارے میں سوال کر رہا ہوں اوزاعی نے کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ آپ سنتے تو ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، راوی کہتا ہے کہ ربیع نے میری طرف تلوار سے اشارہ کیا منصور نے اسے ڈانٹ کر کہا یہ سزا کی مجلس نہیں ہے اس لئے خبردار دوبارہ ایسا مت کرنا اس کے بعد میری جان میں جان آئی میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین مکحول نے بحوالہ عطیہ مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس من جانب اللہ دین کے بارے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ اسے اللہ کی نعمت تصور کرے، اگر اس نے شکر ادا کرتے ہوئے اسے قبول کیا تو فبھا ورنہ وہ اس کے خلاف حجت ہوگی جس سے اس کے گناہوں میں اضافہ ہوگا، اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے بواسطہ عطیہ بن بسر نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا، رعیت کی طرف سے غفلت کی حالت میں رات گزارنے والے حاکم کے لئے من جانب اللہ جنت حرام ہے۔

اے امیر المؤمنین حق کو ناپسند کرنے والا عند اللہ ناپسند ہے اے امیر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے اللہ نے عوام کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو اپنا حاکم بنایا، لہذا اب آپ پر لازم ہے کہ آپ ان میں حق قائم کریں اور ان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیں اور ان کی خواتین کی حفاظت کریں اور ان کی خوشحالی سے آپ خوش اور ان کی تکلیف سے آپ بے چین ہوں اے امیر المؤمنین تمام لوگوں کے حاکم بننے کے باوجود آپ کو صرف اپنی فکر لاحق ہے حالانکہ ہر ایک سے عدل و انصاف سے پیش آنا آپ پر لازم ہے۔ اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب کہ تمام لوگ آپ کی طرف سے تکلیف اور زیادتی کی شکایت کرنے لگیں گے۔

اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے عروہ رویم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی جس سے آپ مسواک کر رہے تھے اور منافقین کو ڈرا رہے تھے حضرت جبرائیل آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد اس ٹہنی کے ذریعے آپ کی امت کے سینک ٹوٹ رہے ہیں اور ان کے قلوب مرعوب ہو رہے ہیں لیکن اس وقت کیا حال ہوگا جب آپ کی امت کے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں گے اور گھروں کو ویران کریں گے اور ان کو ان کے شہروں سے جلا وطن کیا جائے گا، اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے بحوالہ زیاد بن جاریہ عن حبیب بن مسلمہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک اعرابی کو بلا قصد زخمی کر دیا تو آپ نے اسے بلوا کر کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا اگر آپ مجھے قتل بھی کر دیں تو پھر بھی میں آپ سے قصاص نہیں لوں گا آپ نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

اے امیر المؤمنین خواہش نفس کی پیروی مت کیجئے نفس کے بجائے اللہ کو راضی کیجئے اور اس جنت کے بارے میں رغبت کیجئے جس کا عرض آسمان وزمینوں سے کہیں زیادہ ہے اور جس کی بابت اللہ کے رسول نے فرمایا جنت میں تم سے کسی ایک کی کمان کا قبضہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اے امیر اگر حکومت گزشتہ بادشاہوں کے پاس رہتی تو آپ کو نہ ملتی اسی طرح آپ کے پاس بھی نہیں رہے گی۔ اے امیر المؤمنین آپ کو اس قرآنی آیت (مالہذا الكتاب لا یغادر صغیرة ولا کبیرة الا احصاها) (ازکھف ۴۹) کے بارے

میں معلوم ہے کہ آپ کے دادا نے اس کی کیا تشریح فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس آیت میں صغیرہ سے تبسم اور کبیرہ سے شجک مراد ہے تو ہاتھوں اور زبان سے صادر ہونے والے اعمال کا تو کیا حال ہوگا۔ اے امیر المؤمنین مجھ تک حضرت عمر کا یہ قول پہنچا ہے کہ اگر دریا فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مر گیا تو مجھے اس کے بارے میں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا خطرہ ہے تو آپ اپنے دور حکومت میں ظلم کا شکار بننے والے افراد کے بارے میں اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

اے امیر المؤمنین آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا حضرت عباس نے قرآن کی اس آیت (یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الہویٰ) کی کیا تشریح کی ہے؟ انہوں نے اس آیت کی تشریح کے بارے میں فرمایا اے داؤد جب خصمین آپ کے سامنے آکر بیٹھ جائیں اور کسی ایک کی طرف آپ کا دل مائل ہو تو آپ یہ مت سمجھیں کہ وہ حق پر ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی پر غالب آجائے گا اگر آپ ایسا کرو گے تو یاد رکھو پھر میں تمہارا نام نبوت کی فہرست سے نکال دوں گا پھر تم میرے خلیفہ نہیں رہو گے اے داؤد میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کا اونٹ کے نگہبان کی مانند نگہبان بنایا ہے تاکہ وہ شکستہ قلوب کو جوڑیں اور محتاجوں کے لئے سہارا بنیں۔

اے امیر المؤمنین آپ کو ایسے امر عظیم کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اگر اے آسمانوں اور زمین پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کے بارے میں ڈر جاتے اے امیر المؤمنین متعدد طرق کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے ایک انصاری شخص کو صدقہ پر عامل مقرر کیا چند روز کے بعد حضرت عمر کو اس کے اپنی ڈیوٹی پر نہ جانے کا معلوم ہوا تو اسے بلوا کر فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے کام کا ثواب اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی مانند ہے اس کے باوجود تو نے اپنی ڈیوٹی کیوں نہیں انجام دی، اس نے کہا کہ اے خلیفہ مجھے آپ کا ارشاد معلوم ہوا ہے کہ حاکم کو قیامت کے روز دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا اس وقت اس کے تمام اعضا جدا جدا ہو جائیں گے پھر دوبارہ اسے صحیح و سالم کھڑا کیا جائے گا بعد ازاں اس کا حساب ہوگا جس کے بعد وہ جنات کی وجہ سے نجات پائے گا یا گناہوں کی بدولت ہلاک ہو جائے گا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ حدیث تو نے کس سے سنی ہے اس نے کہا کہ ابو ذر اور سلیمان سے حضرت عمر نے ایک شخص کے ذریعے سے ان دونوں سے اس کی تصدیق کروائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی حضرت عمر نے فرمایا کہ اب کون ہمت کرے گا کہ وہ اس قسم کے کاموں کا والی بنے۔

اس کے بعد ابو جعفر نے رومال منگوایا اور وہ بہت زور ہاتھ حتیٰ کہ اس نے ہمیں بھی رلا دیا میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے دادا حضرت عباس نے آپ ﷺ سے مکہ اور طائف کی امارت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا محکوم کی قلیل زندگی حاکم کی طویل زندگی سے بہتر ہے گویا آپ نے اپنے چچا کو نصیحت فرمائی کیونکہ آپ ﷺ ان سے عذاب الہی دفع نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ذرا سناؤ (از شعر ۲۱۳۱) آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا میں آپ سے عذاب الہی دفع نہیں کر سکتا، میرے اعمال میرے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہوں گے نیز حضرت عمر نے فرمایا مضبوط العقل ذی رائے شخص ہی حاکم بن سکتا ہے۔

نیز حضرت عمر نے فرمایا حاکم چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) اپنی اور اپنے عمال کی گناہوں سے حفاظت کرنے والا ایسا حاکم راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (۲) خود تو گناہوں سے دور رہا لیکن عمال کی حفاظت نہیں کی ایسا حاکم ہلاکت کے دہانہ پر کھڑا ہے (۳) عمال کی تو گناہوں سے حفاظت کی لیکن خود گناہوں میں مبتلا ہو گیا یہ حاکم وہی حاکم ہے جس کے لئے

۱۔ مسند الامام احمد ۶۴/۵۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۸۔ وانحاف السادة المتقین ۷/۷۷۔ ونخبریح الاحیاء ۳۴۳/۲۔ وکنز العمال ۷/۱۳۷۔

اللہ کے رسول نے فرمایا سب سے برا حاکم حکمہ ہے جو صرف خود ہلاک ہونے والا ہے (۴) حاکم اور عمال سب گناہوں میں مبتلا ہو گئے یہ سب ہلاک ہونے والے ہیں۔

اے امیر المؤمنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک بار حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جبکہ اللہ نے چند کارندوں کو روز قیامت تک آگ بھڑکانے کا حکم دیا اللہ کے رسول نے فرمایا اے جبرائیل میرے سامنے کچھ دوزخ کا حال بیان کیجئے، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اولاً اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ روشن کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ ایک ہزار سال تک جلتی رہی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر بعد ازاں ایک ہزار سال تک وہ جل کر زرد ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جل کر وہ سیاہ ہو گئی اب وہ ایک سخت سیاہ ہے اس کا کوئی شعلہ اور انگارہ روشن نہیں ہے۔

خدا کی قسم اگر دوزخ کا ایک کپڑا بھی اہل ارض کے لئے ظاہر ہو جائے تو روئے زمین کے تمام افراد ہلاک ہو جائیں اور اگر دوزخ کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین کے پانی میں مل جائے تو سارا پانی کڑوا ہو جائے اور اگر ایک دوزخی باہر آجائے تو روئے زمین کے تمام لوگ اس کی بدبو سے ہلاک ہو جائیں نار دوزخ کا یہ حال سن کر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ ﷺ کی وجہ سے حضرت جبرائیل پر گریہ طاری ہو گیا، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اگلے پچھلے گناہوں کے معاف ہونے کے باوجود بھی آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ روح الامین ہونے کے باوجود آپ پر کیوں گریہ طاری ہو گیا حضرت جبرائیل نے جواب میں فرمایا اس چیز میں مبتلا ہونے کے خوف سے جس میں ہاروت و ماروت مبتلا ہو گئے تھے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اسی چیز نے روح الامین کے مرتبہ پر اعتماد کرنے سے مجھے روک دیا آپ ﷺ اور حضرت جبرائیل دونوں پر مسلسل گریہ طاری رہا حتیٰ کہ آسمان پر سے ندا آئی اے محمد و جبرائیل آپ دونوں کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کرو جس کی وجہ سے آپ دونوں کو من جانب اللہ عذاب ہو، اسی وجہ سے جبرائیل کے افضل الملائکہ ہونے کی مانند آپ ﷺ بھی افضل الانبیاء بن گئے۔

نیز اے امیر المؤمنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگر فیصلہ کے وقت خصمین میں سے کسی کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے اسی وقت ہلاک کر دینا اے امیر کسی کے حق کے بدلہ میں بارگاہ الہی میں حاضری سب سے زیادہ سخت چیز ہے اور عند اللہ سب سے زیادہ مکرم چیز تقویٰ ہے اللہ اپنی اطاعت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ بلند اور اپنی معصیت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ لوگوں کے سامنے ذلیل کرتا ہے یہ تمام باتیں میں نے نصیحت کے طور پر آپ سے عرض کر دیں فقط والسلام اس کے بعد میں نے اس سے واپسی کی اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ با جازت امیر المؤمنین واپسی کا ارادہ ہے اللہ ہی خیر کی توفیق دینے والا اور مددگار ہے، محمد بن مصعب کا قول ہے کہ اس موقع پر ابو جعفر نے اوزاعی کو کچھ رقم ہدیہ کے طور پر پیش کی تو اوزاعی نے اس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اپنی نصیحت کو دنیاوی مال و متاع کے بدلے فروخت نہیں کرنا چاہتا اس کے بعد منصور نے اس کے قبول کرنے پر اوزاعی سے اصرار نہیں کیا۔

۸۱۰۹ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن صالح عجل، یحییٰ بن عبد الملک بن ابی غنیہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا انا بعد اے برادرم چاروں طرف سے آپ کا گھیراؤ ہو چکا ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو ہو سکتا ہے کہ میری یہ آپ سے آخری ملاقات ہو فقط والسلام۔

۸۱۱۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد اسحاق، حسن بن عبد العزیز، عبد الرحمن بن علی، ہنقل کہتے ہیں کہ اوزاعی نے حکم بن غیلان قیسی کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور وہ کسی معاملے میں آپ کو اپنے سامنے نہ کھڑا کرے اور آپ کے دشمن کو ناکام کرے اور غیر کو آپ پر ترجیح نہ دے آپس میں جدال سے احتراز کرو کیونکہ یہ قلوب کو مردہ کرنے اور فتنہ میں ڈالنے والی چیز ہے اور قول و فعل میں

کمزوری کا باعث ہے میں اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع کا خواستگار ہوں اور قیامت کے روز وحشت سے امن کا خواہاں ہوں بلاشبہ وہی ارحم الراحمین ہے والسلام علیک۔

۸۱۱۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن الحواری، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن علی اور مسودہ نے سوال کیا کہ خلافت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت نہیں تھی پھر اس کے باوجود حضرت علی نے جنگ صفین پر قتال کیوں کیا میں نے ان سے کہا اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت ہوتی تو حضرت علی حکمین مقرر نہ فرماتے اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

۸۱۱۲ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا خشیت الہی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر چیز پر غالب آنے والی ہے نیز فرمایا اے متکبرین کی جماعت جب تم جبار کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا جب فیصلہ کے لئے میزان قائم کر دی جائے گی تو تمہارا کیا حال ہوگا نیز فرمایا برائی کرنے والا شخص اپنا ہی نقصان کرتا ہے، نیز فرمایا ہر اعلیٰ دل کا اعلیٰ نہیں ہوتا، نیز فرمایا علماء کا لہو جھلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۳ ابو حامد غطریفی، ابو نعیم بن عدی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی کا قول ہے کہ علماء کا لہو جھلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی اوزاعی فرماتے ہیں کہ غیر رضائے الہی کی خاطر نصیحت کرنا بے کار ہے، نیز فرمایا قیامت کے روز ایک ایک گھڑی کے بارے میں باز پرس ہوگی، نیز فرمایا قیامت کے روز دنیا میں بلا ذکر الہی گزرنے والی ایک ایک گھڑی پر ندامت ہوگی، تو جن لوگوں کے گھنٹے یا ایام یا سال ذکر الہی کے بغیر گزرے ہوں گے ان کا کیا حال ہوگا۔

۸۱۱۵ گزشتہ اسناد کے ساتھ اوزاعی کا قول ہے کہ مؤمن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے لیکن منافق کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔

۸۱۱۶ محمد بن معمر، ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہر دان آسمان پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے اے لوگو تم نے ایک دن دنیا سے جانا نہیں ہے اس وقت تمہیں اپنا مقصد زندگی معلوم ہوگا۔

۸۱۱۷ محمد بن عمر بن مسلم، جعفر بن محمد فریابی، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری اوزاعی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اور تابعین کا پانچ چیزوں پر دوام تھا (۱) لزوم جماعت (۲) اتباع سنت (۳) مساجد کو آباد کرنا (۴) تلاوت قرآن کریم (۵) جہاد۔

۸۱۱۸ ابو بکر بن ملاک، عبد اللہ بن احمد، حسن بن عبد العزیز، عمرو بن ابی سلمہ تنیسی، اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے اٹھا کر اللہ کے سامنے لے گئے اللہ نے فرمایا تو ہی میرا بندہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا عبد الرحمن ہے میں نے عرض کیا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اٹھا کر اپنی جگہ پر پہنچا دیا۔

۸۱۱۹ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مسلم قابینی، محمد بن ابن منصور بھرونی، عبد اللہ بن عروہ، یوسف بن موسیٰ قطان، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اللہ کی زیارت کی اللہ نے فرمایا تو ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا میرا بندہ ہے میں نے عرض کیا کہ آپ کے فضل سے میں ہی ہوں پھر میں نے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ اسلام پر میرا خاتمہ فرما اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو سنت پر میرا خاتمہ فرما۔

۸۱۲۰ احمد بن علی بن حارث موہبی، محمد بن علی بن حبیب، سلیمان بن عمر، ابی، موسیٰ بن اعین کہتے ہیں کہ مجھ سے اوزاعی نے کہا اے ابو سعید باب تک ہم آزاد تھے لیکن مقتدی بنے کے بعد ہم تبسم سے بھی احتراز کرتے ہیں۔

۸۱۲۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، ابو حفص عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی کا قول ہے موت کو کثرت سے یاد کرنے والا شخص کم پر کفایت کرے گا اور زبان کے بارے میں حساب سے ڈرنے والا شخص کم بات کرے گا، ابو حفص کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو گتے سنا ہے کہ ہم نے اوزاعی کی اس بات سے زیادہ کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔

۸۱۲۲ احمد بن علی بن حارث، محمد بن علی بن حبیب، ابراہیم بن سعید جوہری، بشر بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو اس حد تک خشوع

وخصوع کرتے ہوئے دیکھا گویا وہ خشوع کی وجہ سے پست ہو کر چلتے ہیں۔ خود اوزاعی کا قول ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا اگر ہم عوام کی ہر چیز قبول کر لیں تو ہمیں بھی انہیں ہدیہ پیش کرنا پڑے گا۔

۸۱۴۳ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کا قول ہے کہ ایک شخص نے اوزاعی کو شہد کا ڈبہ ہدیتا پیش کرتے ہوئے ان سے کہا کہ میرے لئے والی بعلبک کے نام ایک سفارش لکھ دیجئے اوزاعی نے کہا کہ اس صورت میں میں تمہارا یہ ہدیہ قبول نہیں کروں گا ورنہ میں سفارش نہیں لکھوں گا، راوی کہتا ہے کہ اوزاعی نے شہد کا ڈبہ واپس کر کے بعلبک حاکم کے نام اس کے لئے سفارش لکھ دی جس کی وجہ سے بعلبک کے حاکم نے اس شخص کے تیس دینار معاف کر دیئے۔

۸۱۴۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، محمد بن مصطفیٰ، عمرو بن عثمان، عبدالملک بن محمد کہتے ہیں کہ اوزاعی نماز فجر کے بعد ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے تھے اگر کوئی بات کرتا تو اس کی بات کا جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

۸۱۴۶ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی کا قول ہے کہ اپنے نفس کو سنت کے مطابق چلاؤ و تفرد مت اختیار کرو سلف کی راہ پر چلو۔ اس لئے کہ جو ان کو کافی ہوا تھا تجھے بھی کافی ہو جائے گا، سلف کے نزدیک ایمان، ایمان اور عمل دونوں کے مجموعہ کا نام تھا، لہذا جس شخص نے زبان سے اقرار اور قلب سے تصدیق کی اسی کا ایمان قابل قبول ہے ورنہ صرف زبان سے ایمان قابل قبول نہیں اور آخرت میں یہ شخص خاسرین میں سے ہوگا۔

۸۱۴۷ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر مصیسی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، محمد بن معمر، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سندی، ابو شعیبہ حرائی، یحییٰ ابن عبد اللہ حرائی، اوزاعی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، ابو جعفر، سعید بن مسیب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کر کے رجوع کرنے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کھا کرتے کر لے پھر اسے کھالے۔

۸۱۴۸ محمد بن علی، محمد بن عبد اللہ طائی، محمد بن ابی عوف، ابوالیمان، ابن عیاش، عبد الرحمن بن عمرو، زہری، سعید بن المسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ نبیہ کر کے رجوع کرنے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو تے کر کے کھالے۔

۸۱۴۹ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، اسماعیل بن ابی الزناد، ابراہیم، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا وہاں پر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے میں نے قول باری تعالیٰ (بمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الكتاب) کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا اسی آیت کے بارے میں میرے دادا نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد میری امت کو خوشخبری سنا دینا صدق دل سے صدقہ کرنا، نیکی کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی شقاوۃ کو سعادت میں تبدیل کرنے والی عمر میں زیادتی کرنے والی دفع بلاء کا سبب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کی سند یہ ابو زناد اور ابراہیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۱۵۰ حبیب بن حسن عبد اللہ بن محمد، عمر بن حسن ابو حفص قاضی صلی، محمد کامل بن میمون بن زیات، محمد بن اسحاق عکاشی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ہشام کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہاں پر موجود لوگوں سے میں نے پوچھا کہ یہاں پر کوئی عالم دین موجود ہے؟ انہوں نے کہا محمد بن منکدر، محمد بن کعب، قرظی، محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول موجود ہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو تم سے پہلے کے موجود ہیں اس کے بعد میں مسجد گیا وہاں پر موجود ایک شخص سے میں نے سلام کیا اس نے میرا ہاتھ پکڑا۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۵۲۔ و معناه فی صحیح البخاری و مسلم۔

۲۔ امالی الشجر ۲/۱۲۳۔

۸۱۳۸ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد، محمد بن بشام بن بندار، یحییٰ بن سعید قطان، لاورد محمد بن علی بن حمیش، علی بن اسحاق بن زاطیا، محمد بن حسان، روح بن عبادۃ، اوزاعی نے بحوالہ محمد بن ابی موسیٰ گذشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ یہاں تک صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے طبقے عمروں اور شہروں کی ترتیب پر بیان کئے گئے ہیں، اس کے بعد مشہور و معروف اولیاء اللہ، عابدوں اور زاہدوں کی جماعت کا بیان کیا جائے گا۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طبقے معادن اور جواہر کی مانند ہیں جن کے مقام سے صرف مستنبطین ہی واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں۔

طبقہ عابدین اور زاہدین کا بیان

۳۵۵ حبیب الفارسی

آپ بصرہ کے ساکن، صاحب کرامات، مستجاب الدعوات تھے، حسن بن ابی حسن کی مجالس میں شرکت کی وجہ سے آپ کی زندگی میں کبیر انقلاب آ گیا تھا، ایک روز چار دفعات میں چالیس ہزار دینار صدقہ کیا شروع دین میں دس ہزار صدقہ کر کے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو ان کے عوض میں خرید لیا پھر اس کے دس ہزار مزید صدقہ کر کے کہا اے اللہ! یہ جو آپ نے مجھے توفیق دی اس کے شکر کے طور پر کیا ہے پھر مزید دس ہزار نکال دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ نے پہلے اور دوسرے والے صدقے کو قبول نہ کیا ہو تو اس کو قبول فرمالیں پھر دس ہزار مزید صدقہ کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! یہ اس تیسرے صدقے کی قبولیت کے شکر کے طور پر صدقہ کرتا ہوں۔

۸۱۳۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ کو کہتے سنا کہ ہر روز حسن کی مجلس وعظ ہوتی تھی جس میں دیندار لوگ شریک ہوتے تھے اور حبیب ابو محمد کی مجلس بھی ہوتی تھی جس میں دنیا دار اور تاجر لوگ شریک ہوتے تھے، حبیب حسن کی باتوں پر بالکل توجہ نہیں دیتا تھا بالآخر ایک روز حبیب نے حسن کی مجلس کے بارے میں سوال کر ہی لیا اسے بتایا گیا کہ حسن کی مجلس میں جنت، دوزخ، آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے اعراض کی باتیں ہوتی ہیں، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی ان کی مجلس میں لے چلو چنانچہ لوگ حبیب کو مجلس میں لے گئے حسن کی مجلس کے شرکاء نے کہا اے ابو سعید یہ ابو محمد حبیب ہیں آپ کے پاس آپ کی نصیحتانہ باتیں سننے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ حسن نے ان کے سامنے جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا، آخرت کی طرف شوق اور دنیا سے زہد کی ترغیب دی اور پھر حبیب نے وہاں سے واپسی کی اور گھر آ کر ساری جائیداد اور مال و دولت و متاع راہ خدا میں خرچ کر دیا۔

۸۱۴۰ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ ایک شخص حبیب ابو محمد کے پاس آیا اور ان سے قرض چڑھنے کی درخواست کی، حبیب نے اس سے کہا کہ جاؤ کسی سے قرض لے لو میں ضامن ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے ایک شخص سے پانچ سو درہم قرض لئے اور کہا کہ ابو محمد میرا ضامن ہے کچھ روز کے بعد قرض دینے والے شخص نے ابو محمد سے اپنے قرض کا مطالبہ کر دیا، حبیب ابو محمد نے اسے کل دوبارہ آنے کے لئے کہا اس کے بعد حبیب مسجد تشریف لے گئے اور وضو کر کے دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ پڑھی اور اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی۔ کل دو بار وہ شخص آیا اور اس نے حبیب سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا حبیب نے اسے کہا کہ مسجد چلے جاؤ اگر وہاں کوئی چیز ملے تو اسے اٹھا لو چنانچہ وہ شخص مسجد گیا اور اسے وہاں ایک تھیلی ملی جس میں پانچ سو درہم تھے وہ شخص اس کو اٹھا کر لے گیا۔ دوسرے روز اس نے اس تھیلی کو دیکھا تو رقم میں اضافہ ہو گیا وہ شخص دوبارہ حبیب کے پاس آیا اور اس کے سامنے رقم کی زیادتی کا بیان کیا حبیب نے کہا کہ چلے جاؤ یہ سب تمہارے لئے ہے۔

۸۱۴۱ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن مزید خزاز، ضمرہ، سری بن یحییٰ، حبیب ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہو گئے میں نے ادھار پر آٹا اور ستو خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے تھیلے کا منہ بند کر کے اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا، پھر میں نے اللہ سے دعا کی کچھ روز کے بعد قرض خواہ آ گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کیا میں نے وہ تھیلا نکال کر اس کا منہ کھولا تو وہ اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا میں نے ان کو اس کے وزن کے لئے کہا انہوں نے وزن کیا تو اس کا وزن ان کے حقوق کے مطابق تھا۔

۸۱۳۲ ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، غالب بن وزیر غزی، ضمرہ بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص خراسان سے اپنا مکان فروخت کر کے سکونت کی غرض سے بصرہ آیا اس کے پاس دس ہزار درہم تھے اس نے حج پر جانے کا ارادہ کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ رقم وہ کس کے پاس امانت رکھے لوگوں نے اسے حبیب ابو محمد کے بارے میں مشورہ دیا چنانچہ وہ حبیب کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس دس ہزار درہم ہیں جو میں نے مکان خریدنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں اب میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے اور یہ رقم میں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں، اگر آپ کو کوئی مناسب مکان مل جائے تو میرے لئے اسے خرید لینا ورنہ میری رقم حفاظت سے رکھنا میں حج سے واپسی پر اپنی رقم آپ سے وصول کر لوں گا حبیب نے کہا کہ بہت اچھا۔

اس کے بعد وہ شخص اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج پر چلا گیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو فاقہ کی نوبت آگئی حبیب نے اس رقم سے آٹا خرید کر صدقہ کرنے کے بارے میں اپنے رفقاء سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ رقم تو آپ کے پاس مکان خریدنے کے لئے ہے حبیب نے کہا کہ میں اس رقم کو صدقہ کر کے اس شخص کے لئے اللہ سے جنت میں مکان خرید لیتا ہوں اس کا مالک حج سے واپسی پر اگر اس پر راضی ہو گیا تو فہما ورنہ میں اسے دراہم دیدوں گا چنانچہ حبیب نے وہ رقم صدقہ کر دی، کچھ روز کے بعد اس خراسانی کی حج سے واپسی ہوئی تو اس نے حبیب سے اپنی رقم کے بارے میں سوال کیا حبیب نے کہا کہ اس رقم سے میں نے تمہارے لئے ایک محل خریدا ہے جس میں درخت، پھل اور نہریں ہیں وہ خراسانی اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا دوسرے روز کے بعد وہ خراسانی پھر حبیب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ وہ مکان میرے حوالے کر دیجئے اس وقت حبیب ابو محمد نے اس شخص سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت میں ایک محل خرید لیا ہے اس نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی اس نے کہا کہ زندگی کا کوئی معلوم نہیں اس لئے تم جا کر حبیب سے اس بارے میں ایک تحریر لکھوا کر لے آؤ چنانچہ اس شخص نے حبیب سے تحریر کا مطالبہ کیا تو حبیب نے اسے ایک تحریر لکھ دی جس کا حاصل یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر حبیب نے لکھ کر دی ہے اس نے خراسانی کے لئے جنت میں ایک مکان خریدا ہے لہذا میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک محل خراسانی کے حوالہ کر کے مجھے اس سے بری کر دے۔

وہ خراسانی تحریر اپنی اہلیہ کے پاس لے گیا اس کے سوا ماہ کے بعد اس خراسانی کا انتقال ہو گیا انتقال کے وقت اس خراسانی نے اپنی اہلیہ کو اس تحریر کو اپنے کفن میں رکھنے کے بارے میں وصیت کی چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی وصیت کے مطابق اسے دفن کر دیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو قبر پر ایک تحریر ملی جس کا حاصل یہ تھا حبیب نے جو محل خراسانی کے لئے خریدا تھا وہ محل اللہ نے اس کے حوالے کر دیا ہے اب حبیب بری الذمہ ہے حبیب نے اس تحریر کو لے کر پڑھا اسے بوسہ دیا اور اس پر انہیں رونا آ گیا بعد ازاں انہوں نے وہ تحریر اپنے رفقاء کو دکھائی۔

۸۱۳۳ ابو بکر عبد اللہ بن محمد، ابوطالب عبد اللہ بن محمد بن سوادہ، عیسیٰ بن ابی حرب، ابی رطل، نے بحوالہ داد نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص حبیب کے پاس آیا اس نے ان کے سامنے اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کی حبیب نے اسے کہا کہ بیٹھ جاؤ لوگوں کے چلے جانے کے بعد حبیب نے ایک تعویذ اس کے گلے میں باندھ دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے لوگوں کے سامنے رسوا مت کیجئے اے اللہ اس کی گھر واپسی سے قبل اسے شفا عطا فرما چنانچہ اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی اور اس کے بعد اسے یاد بھی نہیں رہا کہ کون سے پاؤں میں درد تھا۔

۸۱۳۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا ہمارے پاس ایک سائل آیا عمرہ نے آنا گو نہا پھر وہ اس کو پکانے کے لئے آگ کی تلاش میں نکلی میں نے سائل سے کہا کہ یہ آٹا اٹھا لو چنانچہ اس نے اٹھا لیا کچھ دیر کے بعد عمرہ آئی اور اس نے آٹے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ ذرا انتظار کرو اس کی رونیاں پک کر آرہی

ہیں لیکن جب اس نے حد سے اصرار کیا تو میں نے حقیقت حال سے اسے آگاہ کر دیا اس نے کہا کہ اب تم پر ہمارے کھانے کا انتظام کرنا لازم ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا ایک پیالہ لایا عمرہ نے کہا کہ آپ نے بہت جلد ہمارے کھانے کا انتظام فرما دیا۔

۸۱۴۵ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد ابن ابی بکر مقدی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس ایک قوم کا سردار آیا ہم نے اس کے لئے مچھلی تیار کی اس نے آتے میں دیر کی جب وہ آ گیا تو میں نے عمرہ سے کہا جلد کھانا لے آؤ تا کہ ہم کھائیں چنانچہ وہ مچھلی تیار کر کے لائی تو وہ ایک جے ہوئے خون کی مانند تھی ہم نے اسے گھاس پر پھینک دیا۔

۸۱۴۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یسار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا شیطان قراء کے ساتھ بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کی مانند کھیلتا ہے اگر اللہ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھ لیا کہ اے حبیب تو کوئی صحیح عبادت لایا ہے تو میرے لئے اثبات میں جواب دینا مشکل ہو گا نیز فرمایا اے لوگو اطمینان سے مت بیٹھو اس لئے کہ موت آنے اُلی ہے۔

۸۱۴۷ ابو بکر بن مالک نے متعدد طرق سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں اللہ کے سامنے صحراء میں زیر سایہ رہنا مجھے جنت سے زیادہ محبوب ہو گا۔

۸۱۴۸ ابو بکر نے متعدد حوالوں سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا گناہوں سے پاک ہو کر دنیا سے جانا اس کی سعادت کی نشانی ہے۔

۸۱۴۹ ابو محمد نے متعدد واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب کے پاس ایک عورت نے آ کر اپنی حاجت کا ان سے سوال کیا حبیب نے اس سے اس کے بچوں کی تعداد کے بارے میں سوال کیا اس نے اپنے بچوں کی تعداد بتائی حبیب نے وضو کر کے اس کے لئے دعا کی اس کے بعد حبیب کی چادر کے نیچے سے پچاس درہم نکلے جو انہوں نے اس عورت کو دے دیئے۔

۸۱۵۰ عبد اللہ بن محمد نے متعدد حوالوں سے نقل کیا ہے کہ حبیب تاجروں سے سامان خرید کر لوگوں پر صدقہ کرتے تھے ایک بار تاجر کو دینے کے لئے حبیب کے پاس رقم نہیں تھی انہوں نے بارگاہ الہی میں اپنی حاجت کا سوال کیا تو اللہ نے ان کی حاجت پوری فرمادی۔

۸۱۵۱ ابو بکر محمد بن جعفر مؤدب نے مختلف واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب نے حاضرین مجلس کو صدقہ کرنے کے بارے میں خوب ترغیب دی اس کے بعد کھڑے ہو کر انہوں نے بارگاہ الہی میں خوب دعائیں کیں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حبیب نے حاضرین میں سے مساکین پر صدقہ کیا۔

۸۱۵۲ ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب، عبد الرحمن بن واقد، ضمرہ، سری بن یحییٰ کا قول ہے کہ حبیب ابو محمد ترویہ کے روز بصرہ میں موجود ہونے کے باوجود عرفہ کی شام میدان عرفات میں نظر آتے تھے۔

۸۱۵۳ عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، ابراہیم بن نصر، حسام ابن عبادہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز سلیمان تیمی کے ہمراہ حبیب ابو محمد کے پاس گیا اس نے کہا کہ ابو محمد ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔

۸۱۵۴ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابابار، احمد بن ابی الحواری، ابو قرہ محمد بن ثابت نے حبیب ابو محمد کا قول نقل کیا ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی ذات کے ذریعہ خوشی حاصل نہ کرنے والے اور آنکھیں ٹھنڈی نہ کرنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں اور اسے خوشی حاصل نہ ہو آپ کی ذات کی قسم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے۔

۸۱۵۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، کہتے ہیں کہ حبیب ابو محمد سب سے زیادہ خوف الہی کی وجہ سے رونے والے تھے ایک شب ان پر خوب گریہ طاری رہا عمرہ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ میں ایسی راہ پر چلنا چاہتا ہوں کہ اس پر مجھ سے قبل کوئی نہ چلا ہو۔

۸۱۵۶ محمد بن علی، ابویشر دولابی، بکریا بن یحییٰ وقاد، حصیب بن صالح، صالح مری، حبیب ابو محمد فارسی فرزدق کہتے ہیں کہ میری ابو ہریرہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم ہی فرزدق ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے فرمایا تم ہی شاعر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ تم پر ایسا وقت آجائے کہ لوگ کہیں کہ تمہاری توجہ قبول نہیں ہوگی اس وقت تم رحمت الہی سے مایوس مت ہونا۔

۳۵۶ عبد الواحد بن زید

آپ عابد، زاہد اور بہترین واعظ تھے۔

۸۱۵۷ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خلاد، احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان درانی کہتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید پر فالح کا حملہ ہو گیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بوقت وضو اس مرض کے دور ہونے کی دعا کی چنانچہ وضو کے وقت ان سے فالح کا مرض دور ہو جاتا وضو کے بعد پھر لاحق ہو جاتا۔

۸۱۵۸ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری سباع ابو محمد موصلی، عبد الواحد بن زید کا قول ہے کہ اے لوگو تم روٹی اور نمک کو اپنی غذا بناؤ اس لئے کہ یہ انسان کی چربی کو پگھلانے والی اور اس کے یقین میں زیادتی کرنے والی ہے۔

۸۱۵۹ اسحاق بن ابراہیم، احمد، ابو سلیمان کہتے ہیں کہ ایک بار کچھ ساتھیوں کے ہمراہ ایک راہب کے پاس سے گزرا میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے پردہ ہٹا کر کہا اے عبد الواحد اگر تم علم یقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شہوات کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر لو اس کے بعد اس نے پردہ ڈال دیا۔

۸۱۶۰ اسحاق، ابراہیم، احمد، احمد بن غسان، احمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبد الواحد سے دو شخصوں کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے ایک اطاعت الہی کی وجہ سے زندگی کا دوسرا لقاء الہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب ہے انہوں نے جواب دیا کہ لقاء الہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب افضل ہے۔

۸۱۶۱ ابی، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، زہیر بن عباد، سری بن حسان، عبد الواحد کہتے ہیں کہ رضاء الہی وصول الی اللہ کے لئے بڑا دروازہ ہے دنیا میں جنت اور عابدین کے لئے ذریعہ راحت ہے۔

۸۱۶۲ ابی، ابوحسن، احمد بن محمد بن عمر عبد اللہ بن محمد بن سفیان، عبد الرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ عبد الواحد بن زید کا قول ہے کہ ایک بار میں چند احباب کے ہمراہ فارس ایک دوست کی زیارت کے لئے گیا، زہرہ یہ مقام پر سطح پہاڑ پر ہمیں ایک روشنی دکھائی دی ہم اس کی طرف گئے تو وہاں پر ایک شخص ہم نے دیکھا جس سے خون اور پیپ نکل رہے تھے ہمارے ایک ساتھی نے اسے شہر جا کر اس کے علاج کا مشورہ دیا اس نے آسمان دنیا پر ایک نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ یہ لوگ مجھے آپ کی نافرمانی کا مشورہ دے رہے ہیں مجھے آپ کی ذات کی قسم میں آپ کی کبھی مخالفت نہیں کروں گا۔

۸۱۶۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحارثی، ابو علی ازوی، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میں محمد بن واسع اور مالک بن دینار کے ہمراہ بیت المقدس گیا رصاف اور حمس کے درمیان ریت کے ٹیلوں سے ایک منادی کی آواز سنائی دی کہ اے محفوظ دستور انسان اپنے حفاظت کنندہ کی شناخت کرو ورنہ دنیا سے ڈرا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دنیا کو کانٹے کی مانند خیال کر اور اپنا پاؤں سے بچ کر رکھ۔

۸۱۶۴ ابو محمد بن حیان، ابن سعید، ابن ادریس، عبد اللہ بن عبید، مضر القاری، عبد الواحد بن زید کا قول ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی

غزت کی قسم میرے لئے آپ کی ملاقات و دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز فرحت بخش نہیں ہے اے صادقین کو جنت اور گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق دینے والے قیامت کے روز مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنا مقرب بنالے اور پھلوں سے لبریز جنت عطا کر۔

۸۱۶۵ عبد اللہ بن محمد، محمد بن معدان، احمد بن غالب، محمد بن عبد اللہ، عبد الواحد کہتے ہیں کہ اصلاح باطن کرنے والے شخص کا دین اور اعمال صالحہ مضبوط ہوں گے اور باطن کی اصلاح نہ کرنے والا شخص اٹنی عابد کی مانند ہے۔

۸۱۶۶ ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ میں عبد الواحد کے ہمراہ ایک مرتضیٰ کی عیادت کے لئے گیا عبد الواحد نے اس سے کسی چیز کی خواہش کا سوال کیا اس نے کہا کہ جنت کی خواہش ہے عبد الواحد نے کہا کہ پھر تم دنیا سے ناامید کیسے ہو گئے تو اس نے کہا کہ مجالس ذکر میں شرکت اور اللہ کی نعمتوں کے شمار کرنے کی وجہ سے عبد الواحد نے کہا کہ اسی کے ذریعے آخرت میں کامیابی ممکن ہے۔

۸۱۶۷ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، حصین بن قاسم، عبد الواحد فرماتے ہیں کہ دو قلوب کے درمیان ایک راستہ ہے وہاں سے ایک چیز ایسی گزرتی ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا وہ متکلم کے قلب سے نصیحت نکل کر سامع کے قلب میں من و عن موثر ہو جاتا ہے۔

۸۱۶۸ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، عبد اللہ بن عمر حبشی، مضر القاری، عبد الواحد بن زید فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حسن سے کثرت گناہوں کی شکایت کرتا تو وہ اسے مشورہ کہتے اپنے اور گناہوں کے درمیان سمندر جائل کر لو نیز فرمایا کرتے تھے ہر راستہ کے لئے ایک شاٹ کٹ ہوتا ہے حصول جنت کے لئے شاٹ کٹ راستہ جہاد ہے۔

۸۱۶۹ ابی، ابو حسن، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبد اللہ بن محمد، معاذ بن زیاد، عبد الواحد بار بار فرمایا کرتے تھے بھرہ کے تمام اموال اور پھل مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی پسند نہیں۔

۸۱۷۰ عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن واعظ بغدادی، احمد بن الحواری، ابوسلمان، عبد الواحد نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر محو آرام تھا تو خواب میں میں نے ریشمی لباس میں ملبوس ایک انتہائی حسین و جمیل لڑکی دیکھی اس کے دونوں پاؤں میں جو تیاں تھیں دونوں جوتیاں اللہ کی حمد بیان کر رہی تھیں۔ وہ لڑکی مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگی اے ابن زید میری طلب میں خوب کوشش کر اس لئے کہ میں بھی تیری طلب میں کوشاں ہوں اس کے بعد اس نے سریلی آواز میں شعر کہا مجھے خریدنے والے اور میرے ہمراہ رہنے والے کے لئے سو فیصد نفع ہی نفع ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے آج کے بعد رات کو نہ سونے کی قسم اٹھالی۔

۸۱۷۱ عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد، عمر بن محمد بن یوسف ابو جعفر صفار، فیض بن اسحاق رقی، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے عبد الواحد کو کہتے سنا کہ میں نے تین دن تک اللہ سے اپنی جنتی زوجہ کی زیارت کے بارے میں سوال کیا چوتھے روز خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے ندائے کر کہہ رہا ہے جنت میں تمہاری رفیقہ حیات کا نام سودہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اب وہ کہاں ہے اس نے کہا کہ کوفہ میں آل بنی فلاں میں ہے اس کے بعد میں کوفہ گیا وہاں پر اس کے بارے میں سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ مجنونہ لڑکی ہے جو ہماری بکریاں چراتی ہے میں نے ان سے کہا کہ میں اس کی زیارت کا مشتاق ہوں انہوں نے کہا کہ جنگل کی طرف چلے جاؤ چنانچہ جب میں جنگل میں پہنچا تو وہ نماز میں مشغول تھی اس نے اپنے سامنے ایک سترہ رکھا ہوا تھا جس پر اون کا جبہ تھا اس پر لکھا ہوا تھا اس کی خرید و فروخت منع ہے وہاں پر میں نے بھیڑ اور بکریوں کا اجتماع بلا نزاع دیکھا اس نے مجھے دیکھ کر اپنی نماز مختصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھے کہا اے ابن زید واپس چلا جا کیوں کہ ہماری وعدہ گاہ اس کے علاوہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں میرے ابن زید ہونے کا کیسے علم ہوا اس نے کہا کہ عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تو ان میں اللہ

نے محبت پیدا کر دی پھر میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے کہا کہ اے ابن زید جسے اللہ نے دنیا عطا کی پھر اس نے اللہ سے مزید کا سوال کیا تو وہ اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے پھر اس نے شعر کہے (۱) اے قوم کو گناہوں سے منع کرنے والے واعظ (۲) تو دوسروں کو منع کرنے کے باوجود خود گناہ میں مبتلا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔

پھر میں نے اس سے بکریوں کے ساتھ بھیڑیوں کے جمع ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے صلح کر لی جس کی برکت سے اللہ نے ان کے درمیان صلح کرا دی۔

۸۱۷۲ عبد الواحد بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبد الرحمن بن محمد بن اوریس، محمد بن یحییٰ بن عمرو واسط، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حارث بن عبید کہتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید میرے ہمراہ مالک بن دینار کی مجلس وعظ میں شریک ہوتے تھے میں عبد الواحد بن زید کے بہت زیادہ رونے کے سبب مالک بن دینار کی بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

۸۱۷۳ ولید، محمد، عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن بسطام، حاتم بن سلیمان طائی کہتے ہیں کہ میں عبد الواحد بن زید کے ہمراہ حوشب کے جنازہ میں شریک تھا ان کے دفن کے وقت عبد الواحد کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے اے ابو بشر تو اس روز سے بہت ڈرتا تھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اے ابو بشر تجھے موت کا سخت خوف تھا تیری وفات کے بعد سے میں بھی خوب اس دن کے لئے تیاری کروں گا چنانچہ اس کے بعد بھرپور طریقہ سے عبد الواحد بن زید نے موت کی تیاری شروع کر دی۔

۸۱۷۴ ولید، محمد، عبد الرحمن، محمد دین یحییٰ، عمار بن عثمان حلی، حصین بن قاسم وزان کا قول ہے کہ ہم ایک بار عبد الواحد کے وعظ میں تھے دوران وعظ مسجد کے کونے سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبیدہ بس کیجئے آپ کے وعظ سے میرا قلب پھٹنے کے قریب ہے لیکن عبد الواحد نے اپنا وعظ جاری رکھا حتیٰ کہ اسی حالت میں اس شخص کی موت واقع ہو گئی راوی کہتا ہے کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ میں شریک تھا میں نے اس روز اس سے زیادہ رونے والا کسی کو نہ دیکھا۔

۸۱۷۵ ولید و محمد، عبد الرحمن، محمد، عمار بن عثمان حلی، حصین وزان نے بیان کیا ہے کہ عبد الواحد کا ایک لڑکا ابن متعب تھا عبد الواحد اس کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے اس کے انتقال پر عبد الواحد کو شدید صدمہ ہوا ایک روز اس کے تذکرہ آنے پر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں اور فرمایا کہ اس کی وفات کے بعد زندگی بے مزہ ہو کر رہ گئی۔

۸۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابو صالح عبد الرحمن بن احمد، عبد اللہ بن سعد، ابن عائشہ، اسماعیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید فرمایا کرتے تھے اہل دین کی ہم نشینی اختیار کرو اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر اہل مروت کی اس لئے کہ اس قسم کے لوگوں کی مجالس بخش گوئی سے پاک ہوتی ہیں۔

۸۱۷۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے زیاد نمیری سے خوف کی انتہا کے بارے میں سوال کیا جواب دیا گناہ کرتے وقت خوف الہی اس کے ارتکاب سے مانع بن جائے، پھر میں نے ان سے رجا کی انتہا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا بروقت اللہ سے امید وابستہ رکھنا۔

۸۱۷۸ ابی، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد، روح بن سلمہ و راق، مسلم عبادانی کہتے ہیں کہ ایک روز عبد الواحد، صالح مری عبد الواحد بن زید، عقبہ غلام سلمہ اسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل سمندر پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو کھانے پر مدعو کیا جب ان کے کھانے کھانا پیش کیا گیا تو ساحل سمندر سے گزرنے والے ایک شخص نے آواز بلند ایک شعر کہا دنیاوی کھانوں نے مجھے آخرت کے کھانوں سے بے نیاز کر دیا یاد رکھ نفس کی لذت غیر نفع بخش ہے۔

راوی کہتا ہے کہ عقبہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس کے بعد ساری قوم پر گریہ طاری ہو گیا تھا کھانا اٹھالیا

گیا خدا کی قسم انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں چکھا۔

۸۱۷۹ ابی، ابو حسن، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسن، مالک بن ضیفم، بکر بن معاذ، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ اے لوگو تم قیامت کے روز کی شدت پیاس سے کیوں نہیں روتے ہو نار دوزخ کے خوف سے گریہ کیوں ظاہر نہیں ہوتا اس کے بدلے امید ہے کہ صحابہ اور تابعین کی معیت میں تم کو حوض کوثر نصیب ہو جائے اس کے بعد عبد الواحد روتے رہے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔

۸۱۸۰ ابی، احمد، عبد اللہ، محمد، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن قاسم کو کہتے سنا اگر عبد الواحد کا غم اہل بصرہ پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو جائے میں نے انہیں نصف شب میں مرہون گھوڑے کی طرح دیکھا اور وہ محراب میں ایسے کھڑے ہوتے تھے گویا ان سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

۸۱۸۱ ابی، محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حیان اسود، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاؤں میں شدید درد تھا اس کے باوجود میں نے شب میں تہجد پڑھی لیکن مرض کی شدت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا جس کی وجہ سے میں چادر لپیٹ کر لیٹ گیا اور میری آنکھ لگ گئی خواب میں مجھے ایک حسین و جمیل باندی نظر آئی اس نے دیگر باندیوں کو میرے اٹھانے کا حکم دیا اور پچھ باندیوں کو بستر بچھانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اٹھا کر مجھے بستر پر لٹا دیا میں بڑا حیران تھا پھر اس نے بستر پر یاسمین چھڑکوائی بعد ازاں میرے مرض کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اس کے بعد وہ کہنے لگی اللہ تجھے شفاء عطا فرمائے کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو جا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنے مرض سے بالکل صحت یاب ہو گیا اس کے اس جملہ قسم شفاک اللہ الی صلاحک غیر مضرور کی لذت آج تک میں اپنے قلب میں محسوس کر رہا ہوں۔

۸۱۸۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس سلمہ بن شیب، ابراہیم بن جنید، ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین عبد اللہ بن عمرو بن جبلة ابو عاصم عبادانی عبد الواحد بن زید کا قول ہے ہم ایک غزوہ میں تھے میں ایک بڑے دستے کے ساتھ تھا ایک جگہ پر ہم نے پڑاؤ کیا تمام سانسھی سو گئے میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو گیا جب میں فارغ ہوا تو نیند کا مجھ پر سخت غلبہ تھا میں نے بستر استراحت پر لیٹ کر خیال کیا کاش دیگر ساتھیوں کی طرح میں بھی سو جاتا پھر صبح اٹھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتا اس کے بعد مجھے نیند آگئی خواب میں نے ایک نوجوان دیکھا جو میرے نزدیک کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں چاندی کی مثل ایک ورقہ تھا میں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو اس نے وہ میرے حوالے کر دیا اس پر یہ دو شعر مکتوب تھے (۱) جس نے چاہا وہ غفلت سے سو گیا نیند موت کی طرح ہے اس لئے اس پر کبھی بھی اعتبار مت کرنا (۲) اس کی وجہ سے انسان کے اعمال کا سلسلہ موت کی وجہ سے منقطع ہونے کی طرح منقطع ہو جاتا ہے عبد الواحد کہتے ہیں اس کے بعد وہ نوجوان میری نظروں سے اوجھل ہو گیا عبد الواحد اسے یاد کرتے ہوئے بہت روتے تھے۔

۸۱۸۳ ابی، احمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلی سوار غنوی کہتے ہیں کہ عبد الواحد کو میں نے سنا اجابت اور اخلاص کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔

۸۱۸۴ ابی، احمد، عبد اللہ، محمد، عمار، حصین بن قاسم و زان عبد الواحد فرماتے ہیں میں نے اللہ سے وفات کے دن میں نہ کھانے کا عہد کیا ہوا ہے حصین کہتے ہیں کہ شدید مرض کی حالت میں بھی عبد الواحد نے کچھ نہیں کھایا حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آگئی۔

۸۱۸۵ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن خلف بن یزید قسام، معمر القاری، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ رضائے الہی کے علاوہ صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق رضائے الہی سے بڑھ کر کسی چیز کا درجہ نہیں ہے اور یہی چیز محبت کی بنیاد ہے۔

۸۱۸۶ ابو محمد، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن عثمان، ابن مالک، عبد الواحد کا قول ہے علم پر عمل کرنے والے انسان پر اللہ معلومات کا

روازہ تہوں دیتا ہے۔

۸۱۸۷ ابو محمد، احمد بن روح، احمد بن غالب، محمد بن عبد اللہ خزاعی کہتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۸۱۸۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر بن عمر، عبد اللہ بن محمد، علی بن ابی مریم، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، مسیح بن عامر، عبد الواحد بن زید کا بیان ہے کہ اطاعت الہی اور معاصی سے اجتناب کی نیت کرنے والے کی من جانب اللہ مدد کی جاتی ہے، نیز فرمایا اے سیار تیرا کیا خیال ہے کہ محبت الہی کی وجہ سے ترک خواہشات پر تجھے من جانب اللہ صبر کی توفیق نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے لئے اس قسم کا گمان رکھنے والے کے لئے افسوس ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد عبد الواحد پر گریہ طاری ہو گیا حتیٰ کہ وہ بیہوش ہونے کے قریب ہو گئے اس کے بعد فرمایا اے صبح و شام اہل معاصی پر انعامات کرنے والی ذات تیرے محبوب بندے کیسے تیری رحمت سے مایوس ہو سکتے ہیں۔

۸۱۸۹ ابو محمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، عبد اللہ تیاہی نے بیان کیا ہے کہ عبد الواحد کو بتایا گیا کہ ایک بھری شخص پچاس برس سے روزہ نماز میں مشغول ہے انہوں نے فرمایا تیرے صوم و صلاۃ سے تیرے عمل میں زیادتی ہوگی اگر مجھے حیا مانع نہ ہوتی تو میں تجھے بتاتا کہ تیرے ثواب میں تیرے عمل کا دخل ہے۔

۸۱۹۰ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبد الواحد بن زید، حسن کہتے ہیں کہ نسیان اور امید انسان کے لئے بڑی نعمتیں ہیں۔

۸۱۹۱ بیان بن احمد، محمد بن التمار، قرہ بن حبیب، عبد الواحد بن زید، اسلم کوفی، مرۃ الطیب، زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے پانی صاب فرمایا تو انہیں پانی میں شہد ملا کر پیش کیا گیا انہوں نے اس کو ہاتھ میں لے کر واپس کر دیا اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ان کے ارد گرد لوگ بھی رو پڑے جب ان کا رونا بند ہوا تو لوگ ان کے پاس اس بارے میں پوچھنے کے لئے گئے پھر دو بارہ صدیق اکبرؓ رو پڑے حتیٰ کہ وہی کیفیت طاری ہو گئی حتیٰ کہ لوگ ان سے اس بات سے ناامید ہو گئے کہ وہ آج ان کے سوال کا جواب دیں گے لیکن دوبارہ جب ان کا رونا بند ہوا تو انہوں نے اپنے چہرے سے اپنے آنسو صاف کئے تو پھر لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج ہم آپ سے سوال کرنے سے ناامید ہو گئے تھے آج جو کیفیت آپ پر طاری ہوئی تھی اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا ایک روز میری موجودگی میں اچانک آپ پیچھے نے فرمایا دور ہو جا مجھ سے دور ہو جا لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی اس لئے میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ پیچھے نے فرمایا اے میرے صدیق اس وقت پوری دنیا میرے سامنے پیش کی گئی تھی اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس منہوش شے کو مجھ سے دور کرو، حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا مجھے بھی آج اسی چیز کا خطرہ ہو گیا تھا اس لئے مجھ پر یہ کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

۸۱۹۲ ابو احمد محمد بن احمد جر جانی، محمد بن جنید ندیم پوری، عبد اللہ بن محمد، احمد بن زید، ابو بصیر، مضر العابد، عبد الواحد بن زید، حسن، ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ارشاد نبویؐ پیچھے ہے دین کی عزت کرنے والا شخص درحقیقت اپنے نفس کو عزت بخشا ہے اور نفس کی عزت کرنے والا شخص دین کی توہین کرتا ہے حالانکہ وہ دین کا کوئی نقصان نہیں کرتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور دین کو تقویت پہنچانے والا انسان درحقیقت دین اور اپنے نفس دونوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

۸۱۹۳ ابی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن زید، عبد اللہ بن عبد الوہاب، احمد بن عبد اللہ، ابراہیم بن اشعث، محمد بن فضل بن عطیہ، عبد الواحد بن زید، حسن نے رسول اللہ ﷺ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ ہمہ تن میری طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اس کو میرے ذکر میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے اس وقت وہ میرے مقررین میں سے بن جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اور میرے درمیان حائل

پردہ اٹھ جاتے ہیں اور ہر وقت اس کو میرا دھیان رہتا ہے پھر وہ دیگر لوگوں کی مثل مجھے بھولتا نہیں ہے ان لوگوں کی باتیں انبیاء جیسی ہوتی ہیں اور جب میں لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔

اس حدیث کو عبد الواحد نے حسن سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن یہ حدیث مرسل غیر مقبول ہے۔

۳۵۷ صاحب بن بشیر مریؒ

آپ بہترین قاری، متقی واعظ اور خدا ترس انسان تھے۔

۸۱۹۴ ابو بکر احمد بن ہندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خراش صاحب مری، کا قول ہے کہ مجھے اس قوم پر تعجب ہے جسے توشہ تیار کر کے کوچ کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود کھیل کود میں مشغول ہے۔

۸۱۹۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الوہاب، محمد بن زکریا، حسن بن حسان کہتے ہیں کہ ایک روز ہم صاحب مری کے وعظ میں موجود تھے صاحب مری نے دوران وعظ سامنے بیٹھے ہوئے ایک شخص کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا، اس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ چپ کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آرہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارش جس کی بات قبول کی جائے (از غافر ۱۸) اس آیت کی تلاوت کے بعد صاحب نے اسے بھرنے کا حکم دیا پھر فرمایا قیامت کے روز اللہ کے نہ چاہنے کے باوجود ظالمین کے لئے شفیع، جیم کیسے ہو سکتا ہے، قیامت کے روز جب اہل معاصی اور ظالم طوقوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے برہنہ جسم ہوں گے ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی جسم پکھلنے والے ہوں گے وہ پکار رہے ہوں گے بائے افسوس ہائے ہلاکت ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے اور فرشتے ان کو آگ کے گرزوں سے دوزخ کی طرف ہانک رہے ہوں گے ان کی آنکھوں سے پانی کے بجائے خون کے آنسو ٹپک رہے ہوں گے اس حالت میں اگر تم دوزخیوں کو دیکھ لو تو خوف کی وجہ سے تمہارے کلیجے پھٹ جائیں۔

اس کے بعد صاحب مری نے زور سے چیخ ماری خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا، اسی اثناء میں ایک مخنث نے صاحب مری سے سوال کیا اے ابو بشر کیا یہ سب کچھ قیامت کے روز ہوگا صاحب مری نے جواب دیا ہاں بلکہ اس روز اس سے بھی زیادہ خوفناک واقعات ہوں گے اور مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ چلا چلا کر دوزخیوں کی آواز ختم ہو جائیگی، وہ دائمی مریض کی طرح صرف آہ آہ کر سکیں گے، اس مخنث نے چیخ مار کر کہا ہائے افسوس کہ میری ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور غفلت میں گزر گئی پھر اس پر گریہ طاری ہو گیا اور قبلہ رو ہو کر اس نے صدق دل سے اللہ کے حضور توبہ کی اور بارگاہ الہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میرے گزشتہ تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف فرما دیجئے آئندہ کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا آج اگر تو نے معاف نہیں کیا تو میری ہلاکت یقینی ہے اس کے بعد اس پر غلبہ حال ہو گیا اور بیہوش ہو گیا اسی حالت میں اسے لوگوں کے درمیان سے اٹھایا گیا لوگوں پر بھی اسے دیکھ کر گریہ طاری ہو گیا اور لوگوں نے اس کے لئے دعا کی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم صاحب مری کی مجلس وعظ میں موجود تھے وعظ ختم کے بعد صاحب اللہ کے حضور دعاء میں مشغول ہو گئے اس وقت ایک مخنث کا وہاں سے گزر رہا وہ کھڑے ہو کر صاحب کی دعا سننے لگا صاحب اس وقت یہ کہہ رہے تھے اے باری تعالیٰ ہمارے قلوب

۱۔ کنز العمال ۱۸۷۲۔

۲۔ التاریخ الكبير ۴/ ۲۷۷۲۔ والجرح ۴/ ۳۰۷۔ والکشاف ۲/ ۲۴۵۔ والمیزان ۲/ ۳۷۷۳۔ ونہذیب

الکمال ۲۷۹۶۔

کے سخت ہونے کے باوجود ہماری بخشش فرمادیجئے اس بات کے سننے کے بعد منٹ کی موت واقع ہو گئی کسی نے اسے خواب میں دیکھا اس نے اس سے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صالح کی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی۔
۸۱۹۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبد اللہ مدینی، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں ایک بار سفیان ثوری کے ساتھ صالح مری کی مسجد میں تھا، صالح نے کوئی بات کی میں نے دیکھا کہ سفیان روتے ہوئے کہہ رہے تھے یہ قصہ کو نہیر ہے بلکہ قوم کو ڈرانے والا ہے۔

۸۱۹۷ ابراہیم، محمد جوہری، خلف بن ولید کہتے ہیں کہ صالح وعظ کے وقت قرآن کریم منگوا کر ساتھ رکھتے تھے، وعظ میں قرآن کی تلاوت کرتے، پھر دعا کرتے اور دعا میں اللہ کے سامنے خوب روتے۔

۸۱۹۸ ابراہیم بن عبد الملک، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عفان بن مسلم کا قول ہے کہ ہم صالح کے وعظ میں جانتے تھے وعظ کے اثنا میں ایسا لگتا تھا کہ وہ غم کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ایک غم زدہ عورت کی مانند روتے اور ان پر خوف الہی غالب رہتا۔

۸۱۹۹ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ صالح مری کا وعظ پند و نصائح، گزشتہ اقوام کے واقعات اور ترغیب و ترہیب پر مشتمل ہوتا تھا، دوران وعظ خود بھی روتے تھے اور لوگوں کو بھی رلاتے تھے۔

۸۲۰۰ ابی، ابو حسن، ابو بکر، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضری، صالح مری کہتے ہیں کہ خوف الہی کی وجہ سے گریہ معاصی کی یاد گیری کا سبب ہوتا ہے، اس وقت انسان اگر صدق دل سے توبہ تائب ہو جائے تو فہم اور نہ اس پر آفات و مصائب کا نزول ہوتا ہے، اس کے بعد بھی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہو گیا اور بیہوش ہو گئے، حاضرین دھازیں مار مار کر رونے اور چلانے لگے۔

۸۲۰۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، بشر بن میمون نجدی، صالح مری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے دنیا کی بے وفائی کی شناخت کرنے والی آنکھ دنیا میں کیسے قرار پا سکتی ہے اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور فرماتے اے گزشتہ لوگوں کے جانشینو! موت سے قبل موت کی تیاری کرو تمہاری کوچ کا وقت قریب ہے۔

۸۲۰۲ محمد بن احمد، ابی، عبد اللہ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضری کہتے ہیں کہ صالح مری وعظ میں روتے ہوئے کہتے اے لوگو تمہارا سفر طویل ہے اس لئے اس کے لئے تیاری کرو۔

۸۲۰۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابن زنجویہ، یزید بن خالد ابو مہلب اپنے والد کے حوالہ سے صالح کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے صحیفہ دیا گیا جس پر لکھا تھا اے گناہوں کے انجام سے واقف شخص اپنے نفس کو معاصی کے ارتکاب سے اجتناب پر تیار کر

۸۲۰۴ ابراہیم، محمد، عبد اللہ بن محمد، ابو ابراہیم ترجمانی، صالح مری ابی بشر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اگر تو مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہے تو اس دعا کو لازم پکڑ "اللہم انی اسئک خوفاً غیر ناہض ولا قاطع خوفاً حاجزاً عن معصیتک مقویاً علی طاعتک و صبراً عن معصیتک"۔

۸۲۰۵ ابراہیم، محمد، ابو حسن باہلی، ابن عائشہ کہتے ہیں کہ صالح دعا میں یہ الفاظ کہتے تھے "اللہم انی اسئک باسمک المنحزون المکنون المبارک الطاهر المطہر المقدس"

۸۲۰۶ ابراہیم بن محمد، عبید اللہ بن جریر جبلہ، عباد بن جریر کہتے ہیں کہ ہم صالح مری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے صالح کی تقریر الحمد للہ سے شروع ہوتی تھی، اسی وقت لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔

۸۲۰۷ ابراہیم، محمد، سوار بن عبد اللہ غنیری، ابی، صالح کہتے ہیں کہ مرزبانی کے گھر کے ویران ہونے کے وقت میں ان کے گھر میں گیا تو مجھے قرآن کی یہ آیات یاد آ گئیں (ترجمہ) سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم) (از قصص ۵۸) (ترجمہ) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (از از دخان ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ اس وقت گھر کے ایک گوشہ سے ایک کالا سانپ میرے سامنے آ کر کہنے لگا اے عبد اللہ یہ لوگوں کے لوگوں سے ناراض ہونے کا نتیجہ ہے تو خالق کی ناراضگی کا نتیجہ کیا ہوگا صالح کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

۸۲۰۸ ابراہیم، محمد جوہری، غسان ابو معاویہ غلابی کا قول ہے، صالح کا کلام براہ راست قلب پر اثر انداز ہوتا تھا اور میں نے صالح سے بڑھ کر کسی کو غمزہ نہیں دیکھا اور صالح کے کلام سے بہتر کسی کا کلام نہیں سنا۔

۸۲۰۹ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، عبد الرحیم بن یحییٰ دیلمی، عثمان بن عمارہ، صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار ابن سماک میرے پاس تشریف لائے انہوں نے مجھ سے چند بندگان خدا کے دکھانے کے بارے میں فرمائش کی، چنانچہ میں انہیں ایک جگہ پر ایک شخص کے پاس لے گیا وہاں پہنچ کر ہم نے اس سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اجازت دے دی ہم نے اسے کھجور کے پتوں کا کام کرتے ہوئے پایا میں نے اس کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (از غافر ۷۷، ۷۸) اس آیت کے سننے کے بعد اس نے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہو گیا ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر دوسرے شخص کے پاس چلے گئے ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس نے کہا کہ اجازت ہے بشرطیکہ تم مجھے یاد الہی سے غافل نہ کرو، چنانچہ ہم داخل ہوئے تو وہ شخص مصلے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے سامنے قرآن کی ایک اور آیت پڑھی (ترجمہ) یہ اس شخص کے لئے ہے جو قیامت کے روز میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے (از ابراہیم ۱۴) اس نے اس زور سے چیخ ماری کہ اس کے حلق سے خون جاری ہو گیا اور وہ اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہم نے اسے بھی اس کے حال پر چھوڑ دیا، میں اس کے بعد دیگرے چھ شخصوں کے پاس لے گیا اور سب کو ہم نے اسی حالت پر چھوڑا، اس کے بعد میں اسے ساتویں شخص کے پاس لے گیا، حسب سابق ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس کی باپردہ زوجہ نے ہم کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی ہم داخل ہوئے تو ہم نے ایک شیخ کو مصلے پر بیٹھا ہوا دیکھا ہم نے اسے سلام کیا تو اس نے ہمارے سلام پر توجہ نہیں دی میں نے بلند آواز میں اسے کچھ کہا اس نے کہا کہ میرے سامنے کون ہے پھر وہ مدہوشی کی حالت میں ہو گیا، اس کی اہلیہ نے کہا کہ اب تم اس کے پاس سے چلے جاؤ اس لئے کہ تم اس حالت میں اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتے ہو، دوسرے روز میں تے ان ساتویں کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان میں تین اللہ کو پیارے ہو گئے اور تین صحیح و سالم ہو گئے اور شیخ کی تین دن تک مدہوشی کی حالت رہی پھر تین دن کے بعد وہ صحیح ہو گیا۔

۸۲۱۰ محمد بن احمد بن نصر، ولید بن احمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمرو اسطی، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر سعدی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے سنا ایک روز میں سخت گرمی میں قبرستان گیا میں نے قبروں کو دیکھا گویا وہ ایک خاموش قوم ہیں میں نے کہا اے دنیا سے جانے والو! پاک ہے وہ ذات جو تمہاری جدائی کے بعد تمہیں جمع کرے گی اور دوبارہ تمہیں زندہ کرے گی ان ہی قبروں کے درمیان میں سے ایک منادی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے (از روم ۲۵) صالح کہتے ہیں کہ میں اس کی آواز سن کر خوف کی وجہ سے زمین پر گر پڑا۔

۸۲۱۱ محمد بن احمد، ولید بن احمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، عبید اللہ بن محمد تیمی، صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار میرے گھر والوں پر

فالج کا حملہ ہو گیا میں نے قرآن کی کچھ آیات پڑھ کر ان پر دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے میں نے غالب قطان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم میرے سامنے یہ بیان کرتے کہ ایک مردہ میرے قرآن کی وجہ سے زندہ ہو گیا تو میں اس پر بھی تعجب نہیں کرتا۔
۸۲۱۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ غلابی، ابو سائب عبدی کہتے ہیں کہ ایک بار صالح ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں انہوں نے فرمایا میں اپنے گھر سے نکل کر چند مقامات کو قطع کرتے ہوئے تمہارے پاس پہنچا ہوں میں ایک گھر کے پاس سے گزرا تو اس میں سے ایک آواز آئی کہ اے صالح مری ایک نصیحت پلے باندھ لے، وہ یہ ہے کہ میرے اندر اترنے والا ہمیشہ میرے پاس نہیں رہا اس کے بعد چند مکانات سے میرا گزر ہوا تو سب میں سے یہی آواز آئی حتیٰ کہ میں تمہارے پاس پہنچ گیا۔

۸۲۱۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، داؤد بن محمر، صالح مری، زیاد نمیری کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک منادی نے کہا اے زیاد تہجد اور قیام اللیل کو لازم پکڑ اس لئے کہ یہ اس نیند سے جو تیرے بدن کو مست اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے بہتر ہے، اس کے بعد گھبرا کر میں اٹھا لیکن نیند نے دوبارہ مجھ پر حملہ کر دیا پھر خواب میں مجھے کسی نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے بھلائی نہیں ہے پھر دوبارہ میں گھبرا کر نیند سے اٹھ گیا۔

۸۲۱۴ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری، ابو سعید براتی، عبید اللہ بن زحر ابو محمد حداد، صالح مری، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ حلاوت تین چیزوں (نماز، قرآن اور ذکر) میں تلاش کرو اگر مل جائے تو فہماور نہ فکر کرو۔

۸۲۱۵ عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے ہوئے سنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لئے پسند کر اس سے ہر امر میں تیرے لئے بھلائی ہوگی۔

۸۲۱۶ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبد اللہ بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ صالح کی دعا ان کلمات پر مشتمل ہوتی تھی اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت اور امور کے عزائم پر مجھے صبر عطا کر۔

۸۲۱۷ ابی ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، خالد بن خدش کہتے ہیں کہ صالح فرمایا کرتے تھے اگر صبر شیریں ہوتا تو اللہ آپ ﷺ کو صبر کا حکم نہ دیتے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اے محمد صبر کیجئے اس لئے کہ صبر کڑوا ہوتا ہے۔

۸۲۱۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن بارون بغدادی، اسماعیل بن زیاد ایلی، عبد اللہ بن بکر ہمی، صالح کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سفر کا ارادہ کیا ایک نو جوان بھی ان کا شریک سفر بن گیا خدا کی قدرت کہ راستہ میں اس نو جوان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے غسل کے ارادے سے اس کے جسم سے کپڑے اتارے تو اس کے قدموں پر واضح طور پر لکھا ہوا تھا اس کو خوب اچھی طرح غسل دو اس لئے کہ اس کی بخشش کر دی گئی ہے۔

۸۲۱۹ ابو بکر محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن عبد الرحمن، زکریا بن یحییٰ، اصمعی کہتے ہیں کہ میں صالح کے ساتھ ایک شخص کی والد کی تعزیت کے لئے گیا صالح نے تعزیت کرتے ہوئے اس سے کہا اگر تیرے والد کی وفات سے تو نے سبق حاصل نہیں کیا تو تیرے والد کی وفات کی مصیبت سے تیرے لئے بڑی مصیبت ہوگی۔

۸۲۲۰ ابو بکر محمد بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر ابن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد حسین، داؤد بن محمر، صالح مری کہتے ہیں کہ حسن نے قرآن کی اس آیت (وقیل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم وہ دونوں تیری پنڈلی ہوں گی۔
۸۲۲۱ محمد، احمد، ابو بکر، فریح الرقاشی، صالح نے اپنے لڑکے سے فرمایا جبکہ وہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا اے لڑکے غموں پر ابھارنے اور عظیم گناہوں کو یاد دلانے والی کتاب میرے پاس لا۔

۸۲۲۲ محمد بن احمد، ابو بکر، محمد بن حسین، شعیب بن حرز، صالح کہتے ہیں کہ عطاء سلیمی کی وفات پر میں سخت غمگین تھا، ایک شب میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ مردوں کی جماعت میں شامل نہیں ہو گئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ موت کے بعد تمہیں کیا ملا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وفات کے بعد خیر کثیر اور رب مشکور مجھے ملا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ دنیا میں آپ بہت غم زدہ نہیں رہتے تھے، میری اس بات پر عطاء نے مسکرا کر کہا اسی کے عوض آخرت میں مجھے طویل راحت اور دائمی خوشی حاصل ہوئی ہے، پھر میں نے ان سے کہا جنت میں آپ کو کون سا درجہ ملا تو انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت خوب ہے (ازنساء ۲۹)۔

۸۲۲۳ ابی، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، اسماعیل بن ابراہیم، صالح، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ملک، المملوک ہوں، بادشاہوں کے قلوب میرے قبضے میں ہیں، اپنے مطیعین پر میں انہیں نرم اور غیر مطیعین پر سخت کر دیتا ہوں لہذا ان کے بجائے تم میری طرف متوجہ رہو اور مجھ سے توبہ کرو اس کی برکت سے میں ان کو تم پر نرم کر دوں گا۔

۸۲۲۴ ابو بکر احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، خالد بن خدش کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے سامنے فضیلت قرآن پر صالح مری سے مروی حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صالح قرآن کے عاشق تھے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو اور میں نے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

۸۲۲۵ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو علی حسن بن حمران بن داؤد انماطی، یوسف بن سعید بن مسلم، عمرو بن حمزہ، صالح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کرتی ہے اور غلاموں کو بادشاہوں کی مجلس میں لا بٹھاتی ہے۔ یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صالح کی سند سے عمر مفقود ہیں۔

۸۲۲۶ محمد بن علی بن حیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابو ابراہیم ترجمانی، صالح بن بشیر مری ابو بشر، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد چار چیزیں ہیں ان میں سے ایک میرے اور تیرے درمیان، دوسری تیرے اور میرے بندوں کے درمیان، تیسری صرف میرے لئے، چوتھی صرف تیرے لئے، جو میرے ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف میری عبادت کریں، جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ہر عمل کی آپ کو جزا دوں اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ پر دعا لازم ہے اور مجھ پر اس کی قبولیت لازم ہے، اور جو تیرے اور بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ ان کے لئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔

۸۲۲ عبد اللہ بن جعفر، معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، عبد الرحمن بن مبارک عیسیٰ، صالح مری، ثابت بنانی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی مساجد کو آباد کرنے والے ہی حقیقت میں اللہ والے ہیں۔

۸۲۲۸ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن ابی الریح السمان، صالح مری، ثابت بنانی، میمون بن سیاہ، جعفر بن زید، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا صبح کی نماز ادا کرنے والا شخص اللہ کی امان میں ہوتا ہے، تم اپنے کو من جانب اللہ مطالبہ سے بچاؤ۔

۸۲۲۹ ابی، احمد بن محمد بن سعید مروزی، زیاد بن ایوب، زیاد بن حباب، صالح مری، قتادہ، زرارة ابن ابی اوفیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر حال مرحل لازم ہے آپ اسے عرض کیا گیا کہ حال مرحل کیا چیز ہے؟ فرمایا صاحب قرآن جو ابتداء سے چلے حتیٰ کہ انتہاء کرے اور پھر آخر سے چلے حتیٰ کہ اول کو پہنچ جائے جب بھی ختم کرے کوچ کرے۔ (ہر وقت تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہو)۔

یہ حدیث قتادہ کی سند سے غریب ہے۔ میری رائے کے مطابق اس سے سوا صالح کے کسی صاحب نے روایت نہیں کیا ہے۔

۸۲۳۰ محمد بن فتح، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، صالح بن مالک، صالح مری کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں بکر بن عبد اللہ سے ایک شخص نے آپ ﷺ کے تلبیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عبد اللہ بن عمر کے حوالہ سے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے ”لیک اللهم لیک لیک لا شریک لیک ان الحمد والنعمۃ لک والملك لا شریک لک“۔

۸۲۳۱ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، صالح مری، جعفر بن زید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے ایک فرشتہ کی نگرانی میں میزان کے دونوں ترازوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اگر نیکیوں کا ترازو غالب آگیا تو فرشتہ تمام مخلوق کے سامنے اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور اگر معاصی کا ترازو غالب آگیا تو تمام لوگوں کے سامنے فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں ناکام ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔

اس حدیث کی سند میں داؤد عن صالح عن جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، اور عن داؤد عن صالح ثابت و منصور بن اذان عن انس کی سند سے بھی مروی ہے۔

۸۲۳۲ قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن راشد، اسماعیل بن ابی الحارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ثابت، منصور بن زاذان حضرت انس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے میزان کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے بعد گذشتہ حدیث بیان کی۔

۸۲۳۳ سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، اسماعیل بن عیسیٰ قتادہ، صالح مری، جعفر بن زید، میمون بن سیاہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر صبح و شام زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سوال کرتا ہے کہ اے میرے ہمسائے آج کوئی عابد صالح گزرا ہے جس نے نماز پڑھی ہو یا اللہ کا ذکر کیا ہو اگر وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو وہ اس کو کہتا ہے کہ تو مجھ سے افضل ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۵۱/۱۔ والمطالب العالیۃ ۸۲۸۶۔ والمجروحین ۳۷۲/۱۔ وتذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی ۹۹۔

۲۔ المطالب ۴۹۴۔ وکنز العمال ۲۰۳۴۰۔

۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۷۰/۲۔ ومجمع الزوائد ۲۹۷/۱۔ ۲۹۶۔ واتحاف السادة المتقين ۳۰۷/۱۰۔ والکامل لابن

عدی ۱۳۷۸/۳۔ والدر المستور ۲۹۹/۱۔ وکنز العمال ۱۹۳۰۶۔ ۱۹۳۱۹۔

۴۔ الترغیب والترہیب ۳۶۳/۳۔ تنزیہ الشریعة ۳۰۱/۲۔ والفوائد المجموعۃ ۲۳۴۔ وتاریخ بغداد ۹۹/۱۲۔ وصحیح ابن

حبان ۱۲۳۲۔ والکامل لابن عدی ۱۰۹۹/۳۔ والموضوعات لابن الجوزی ۱۲۵/۳۔ وکنز العمال ۳۳۹۶۴۔ ۳۰۷۵۳۔

۵۔ کنز العمال ۳۹۴۵۴۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں اسماعیل متفرد ہیں۔

۸۲۳۴ ابو محمد محمد بن حسن بن بندار بن ہرمز تستری، حسن بن عثمان، ابوسعید مازنی، حجاج بن منہال، صالح مری، یزید رقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار انسان بد بخت ہیں (۱) خوف الہی کی وجہ سے نہ رونے والا شخص (۲) خوف الہی سے خالی ہونے کی وجہ سے سخت قلب والا شخص (۳) لاپچی انسان (۴) لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان۔

اس حدیث کی سند میں صالح حجاج کی طرف سے تفرد ہے متصل روایت کرنے کی وجہ سے

۸۲۳۵ ابو فضل نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن مخلد، عبد اللہ بن ایوب، داؤد بن محبر، صالح مری، یزید رقاشی انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا زمانہ بھی آئے گا انسان سب کے لئے دعا کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا صرف اپنے لئے دعا کر اس وقت تیری دعا قبول ہوگی اس لئے کہ تیرے علاوہ میں سب لوگوں سے ناراض ہوں۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں داؤد متفرد ہیں۔

۸۲۳۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، یثیم بن جمیل، صالح، یزید، انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ والے جنتی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ہر وقت دس ہزار خادم اس کے سامنے حاضر باش ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں ایک پیالہ سونے اور ایک چاندی کا ہوگا ہر پیالہ کا رنگ جدا ہوگا وہ جنتی ان تمام پیالوں سے کھائے گا اور اسے سب کی لذت یکساں محسوس ہوگی اس کے بعد اسے خوشبودار پسینہ اور ڈکار آئے گی لیکن بول و براز کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔

۸۲۳۷ حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح مری کہتے ہیں کہ عطا سلیمی دعا میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمال نامہ دیکھے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں کبھی جنت کا سوال کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں اللہ سے دوزخ سے نجات طلب کی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا کرے گا اس پر عطا نے کہا دوزخ سے نجات ملنا ہی میرے لئے کافی ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے یثیم کی سند کے سوا کہیں مرفوعاً نہیں لکھا ہے۔

۸۲۳۸ احمد بن محمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمر بن عبد الخالق البزاز، حسن بن یحییٰ بن ہشام، ابن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ جانتے کی کوشش کرتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے کیا ہے تو اس کے لئے یہ جاننا بھی لازم ہے کہ اس کے پاس اللہ کے لئے کیا ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عاصم متفرد ہیں۔

۸۲۳۹ حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن اسماعیل دمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی، صالح، ہشام، محمد، ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دنیا میں گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر گناہ گار کے غم زدہ ہونے پر قیامت کے روز مسکن جانب اللہ اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوگا۔

یہ حدیث صالح اور ہشام کی سند سے غریب ہے ہم اسے فقط عیسیٰ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۱۔ الاتحافات بر اربع ۸۶۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۳۸۰/۲۔ وکنز العمال ۳۰۷۹۰۔

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱۵۶/۲۔ وکنز العمال ۱۰۱۹۰۔ والجامع الكبير ۵۷۰۰۔

۸۲۴۰ ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، عبدان بن احمد، عبد اللہ بن میمون، صالح، سعید الجروی، ابو عثمان نہدی، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو جب تمہارے حکماء تم میں سے بہترین، لوگ ہوں، تمہارے مالدار تم میں سے نخی ہوں اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوں تو (سمجھ لینا کہ) زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہوگا اس کے خلاف صورت میں باطن زمین ظاہر زمین سے تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

یہ حدیث سعید اور صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط عبد اللہ بن معاویہ (جو نجی سے مشہور ہیں) کے طریق سے لکھتے ہیں۔
۸۲۴۱ اہل بن عبد اللہ ابو حسن تسری، احمد بن زید بن حریش، عبد اللہ بن معاویہ، صالح، جریدی، ابو عثمان کہتے ہیں کہ سلیمان نے ابو درداء کو لکھا اے برادر مسجد کو لازم پکڑو اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر مومن کا گھر ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے لکھتے ہیں۔
۸۲۴۲ سلیمان بن احمد، ابو الزنباع، روح بن فرج، عبد اللہ بن عباد عبادانی، صالح مری، قیس بن سعد، محمد ابن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن قبولیت کی ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
یہ حدیث صالح اور قیس کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عبد اللہ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۳۵۸ عمران قصیر

آپ صاحب بصیرت، واعظ اور بیدار مغز انسان تھے۔

۸۲۴۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ابی، ابو معاویہ غلابی، رجل، عمران قصیر فرمایا کرتے تھے کیا کوئی آزاد شخص ہے جو چند روزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا ہو۔

۸۲۴۴ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر، محمد بن ادیس، علی بن میسرہ، عبد العزیز بن ابی عثمان، عثمان بن زائدہ، عمران قصیر فرمایا کرتے تھے چند روزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا کریم انسان ہے۔ اے لوگو زہد کے بغیر خلاۃ ایمان کا حصول ناممکن ہے۔
۸۲۴۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل و محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عمران القصیر کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے بارگاہ الہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کہاں تلاش کروں اللہ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم شکستہ قلوب لوگوں کے پاس مجھے تلاش کرو اس لئے کہ روزانہ میرے قرب میں ان کے لئے اضافہ ہوتا ہے اگر اس طرح نہ ہو تو وہ ہلاک ہو جائیں۔

۸۲۴۶ ابو العباس ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، ابو محمد بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ بن عمر، عبید اللہ بن محمد تیمی، زہیر سلولی کہتے ہیں کہ ایک بار میں ہارون بن رباب کے پاس چند مشائخ کے ہمراہ حاضر ہوا۔ عمران القصیر گفتگو فرما رہے تھے۔ ان مشائخ کے ساتھ دونو جوان بھی بیٹھے ہوئے تھے ان پر گریہ طاری تھا کہ مشائخ پر میں نے دل میں سوچا کہ یہ نو جوان ان مشائخ سے بہتر ہیں، راوی کہتا ہے کہ وعظ ختم ہونے کے بعد لوگ واپس ہوئے تو وہ دونوں نو جوان آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے لیکن مشائخ کی ابتدا سے انتہا تک یکساں

۱۔ السمع الجمیر للطبرانی ۳/۱۳۰، مجمع الزوائد ۲/۲۲۰، والترغیب والترہیب ۱/۲۲۰، وکشف الخفا ۲/۲۸۷۔
۲۔ کنز العمال ۲۰۳۲۹، ۲۱۰۲۹، ۳۴۲۳۱۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۱۳، ۱۵، سنن النسائی ۳/۱۱۵، ۱۱۶، سنن ابن ماجہ ۷/۱۱۳، ومسنن الامام احمد ۲/۱۶۳، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۳، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۳، ۳۰۱، ۳۸۱، ۳۸۹، ۶۵۳/۵، ۶۵۳/۳۔

۴۔ التاریخ الکبیر ۶/۲۸۳، والجرح ۶/۱۶۹۰، والکاشف ۲/۳۳۹، والمیزان ۳/۶۳۱۳، وتهذیب الکمال ۴/۳۵۰۲۔

حالت تھی یعنی وہ مکمل طور پر خاموش تھے۔

۸۲۴۷ ولید محمد، عبدالرحمن، محمد عبداللہ بن مغیث بن سعدان، بشکری، عمران القصیر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے شب بیداری پر قسم اٹھا رکھی تھی اور انہوں نے پوری زندگی اطاعت الہی میں گزارنے کا عزم مصمم کیا ہوا تھا اور فرمایا کرتے تھے اگر رکوع، سجدہ اور قرآن کی تلاوت مجھے حاصل نہ ہوتی تو مجھے دنیا میں زندہ رہنے کی کوئی حاجت نہیں تھی، چنانچہ اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی میں نے ان سے کہا وفات کے وقت میں نے آپ سے معاہدہ نہیں کیا تھا انہوں نے کہا اے میری بیٹی دنیا سے کوچ کر کے قبر اور اس کی ظلمت کی طرف چلے جانے والے انسان سے تو نے کیسے معاہدہ کر لیا اس کے بعد میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے کہا کہ میں اچھے حال میں ہوں یہاں پر ہمارے لئے مکانات اور بستریاں کئے گئے ہیں صبح و شام جنت کا کھانا کھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا اس مقام تک آپ کیسے پہنچے انہوں نے جواب دیا قلب صالح اور کثرت تلاوت کے ذریعہ۔

۸۲۴۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمن، شعبہ، عمران القصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابورجاء کو کہتے سنا کہ ابودرداء فرمایا کرتے تھے سو بار اللہ اکبر کہنا مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۸۲۴۹ ابوبکر، عبداللہ بن نمیر، ابن یمان، سفیان، عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے فقیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا دنیا سے زہد اختیار کرنے والا، گناہوں کو یاد کرنے والا، اللہ کی عبادت پر مداومت کرنے والا شخص فقیہ ہے۔

۸۲۵۰ احمد بن اسحاق، حاجب بن اریکین، حماد بن حسن، سیار، خلید عصری، عمران، حسن کہتے ہیں کہ اہل و عیال پر خرچ میں تنگی کرنے والے شخص کا عمل فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ خبیث ہوتا ہے۔

۸۲۵۱ محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن جریر، محمد بن علی، حماد بن مسعدہ، عمران کہتے ہیں کہ جعفر بن یزید کہا کرتے تھے اے باری تعالیٰ صالحین کی زبانوں پر آپ کا ذکر کس قدر شیریں اور مؤمنین کے قلوب میں کس قدر عظیم ہے۔

۸۲۵۲ ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، علی بن بحر، محمد بن جعفر بن حفص المعدل، محمد بن عباس بن ایوب عبدالرحمن بن یونس، سوید بن عبدالعزیز، عمران، حسن، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور شیخین بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

۸۲۵۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان بن رازی، محمد بن مصطفیٰ، بقیہ، عباد بن کثیر، عمران، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اعمال ہر جمعہ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور زانیوں سے اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔

۸۲۵۴ قاضی ابواحمد بن عبداللہ بن نعمان، محمد بن عامر، ابی، نعمان، ابوبکر، عمران، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اے باری تعالیٰ میں آپ ﷺ سے ایمان و انبی، صراط مستقیم اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔

اس حدیث کی سند میں سوید عمران سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۵۵ ابوعمر بن حمران، حسن بن سفیان، محمد بن قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عمران، انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی کبھی بھی آپ نے کسی کام کے نہ ہونے پر آزر دگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

۸۲۵۶ محمد بن علی بن جیش، عمر بن ایوب سفطی، داؤد بن رشید، سوید بن عبدالعزیز، عمران قصیر، انس بن سیرین، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف سواری کا رخ تھا اسی طرف آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

۸۲۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن احمد، معاذ بن ثنی، مسدد، اور، محمد بن مظفر، حامد بن شعیب، عبید اللہ بن

عمر، ابو اسحاق بن حمزہ، ابو عمرو بن محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عمران ابو بکر قصیر، عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس نے فرمایا تو جنتی عورت کی زیارت کرنا چاہتا ہے میں نے کہا کہ کیوں نہیں انہوں نے فرمایا سوداء عورت ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی پریشانی کی شکایت کرتے ہوئے اس کے دفع کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا اگر تو پریشانی کا دفع چاہتی ہے تو میں اس کے لئے دعا کر دیتا ہوں اگر جنت چاہتی ہے تو اس پر صبر کر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جنت چاہتی ہوں چنانچہ آپ نے اس کے لئے جنت کی دعا فرمادی۔

۸۲۵۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، عمران قصیر، ابو رجاء، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس پر عمل کیا اور بعد میں اس کے لئے کوئی آیت ناسخ نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی وفات تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۵۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، عمران قصیر کہتے ہیں کہ ابو رجاء نے ابو درداء کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو بار اللہ اکبر کہنا زیادہ محبوب ہے۔

۸۲۶۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن عارث، شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، عمران القصیر، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب تک انسان مسجد میں گفتگو کئے بغیر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کر اس پر رحم فرما۔

۸۲۶۱ محمد بن احمد بن احمد مقری، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمر، ضرار بن صرد، سلیمان بن احمد حضرمی، حسین بن اسحاق تستری، یحییٰ حمائی، حاتم بن اسماعیل، عمران بن مسلم قصیر، سعید بن سلمان، یزید بن نعامہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم آپس میں ملو تو ایک دوسرے سے اس کے اور اس کے والد کا نام دریافت کرو اس سے تمہارے درمیان آپس میں محبت میں اضافہ ہوگا۔

۸۲۶۲ مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ تہجد میں یہ دعا مانگتے تھے، اللھم لک الحمد انت قیام السموات والارض ولک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیہن انت الحق وقولک الحق وعدک الحق ولقائک حق والجنة حق والنار حق والشفاعة حق انت الھی اللھم اسلمت، وبک آمنت، وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت، والیک حاکمت، انت ربنا والیک المصیر، رب اغفر لی ما اسررت وما اعلنت وما قدمت وما اخرت لا الہ الا انت۔

۸۲۶۳ ابی جعفر بن محمد بن یعقوب، ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن مہر جان، حسن بن عرفہ، یحییٰ بن سلیم، عمران القصیر، عبد اللہ بن دینار ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے غافلین میں ذکر الہی کرنے والا شخص قاتل کرنے والے کی مانند ہے نیز تاریک گھر میں چراغ ہے

۱۔ صحیح البخاری ۱۵۰/۸، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۴، وفتح الباری ۱۰/۱۱۳۔

۲۔ الزہد للامام احمد ۲۱، صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۷۳، وفتح الباری ۱۸۵/۲، وسنن النسائی ۵۵/۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱۸۵/۲، والکامل لابن عدي ۱۷۶/۵۔

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۹۲، والتاریخ الکبیر ۳۱۴/۸، وکشف الخفا ۷۶/۱، والمطالب العالیة ۲۷۲/۲، ومشکاة المصابیح ۵۰۲۰، وطبقات ابن سعد ۴۳/۶۔

درختوں کے درمیان سبز درخت کی مثل ہے، نیز اسے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھاتے ہیں، نیز تمام انسانوں اور چوپایوں کی بقدر اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۸۲۶۴ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، علی بن داؤد قنطری، آدم بن ابی ایاس، یثیم بن حجاز، ابو بکر عمران القصیر، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! تقدیر کے بارے میں سکوت اختیار کرو کیوں کہ وہ از خداوندی ہے لہذا تم اللہ کے راز افشاء نہ کرو۔

۸۲۶۵ سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بن از حوشہ ابن محمد منقری، حماد بن مسعدہ، عمران بن مسلم، ابی غالب، ابو اسامہ خوارج کے سردار کہتے ہیں کہ آسمان تلے قتل ہونے والے بدترین لوگ ہیں ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ بات آپ نے اپنی طرف سے بیان کی ہے یا رسول خدا ﷺ سے سنی ہے انہوں نے سات بار کہا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۸۲۶۶ قاضی ابو احمد، محمد بن حسن بن بدینا، عباس بن عبد العظیم، ایوب بن سلیمان بن یسار، عمر بن محمد بن معدان، عمران القصیر، عبد اللہ بن ابی القلوص، مطرف بن عبد اللہ بن شخیر، عمران بن حصین نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں کہ اعتراض کے خوف سے آج تک میں نے اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ صدق قلب سے اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تصدیق کرنے والے انسان پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

۸۲۶۷ حسین بن محمد، نصر بن ابی نصر شیرازی، اسماعیل بن ابی الحارث، کثیر بن ہشام، کلثوم بن جوشن، عمران القصیر، عاصم، زر، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل ستر یا چالیس سال تک کھلا ہوا ہے۔

۳۵۹ غالب قطان ۳

آپ بہت بڑے عابد اور مخلوق خدا کے خیر خواہ انسان تھے۔

۸۲۶۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے ہوئے سنا اے باری تعالیٰ دنیا میں ہمارے حال پر رحم فرما موت کے وقت آسانی فرما قبر کی وحشت دور فرما اور ہماری محتاجی دور فرما۔

۸۲۶۹ ابراہیم بن عبد الملک، محمد بن اسحاق، قتیبہ ابن سعید، مروان بن سالم قرشی موعده بن یسع بن قیس باہلی، سلیمان بن ابی محمد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک روز کچھ لوگ میراث کی تقسیم کے سلسلہ میں میرے پاس آئے میں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کر کے شام کو فارغ ہوا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے گھر آنے کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا اسی وقت مجھے نیند آگئی مؤذن نے نماز کے وقت آ کر نماز کے لئے مجھے بیدار کیا میری اہلیہ نے بھی مجھے کئی بار بیدار کیا میں نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو اس لئے کہ آج میں نے اتنا کام کیا ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ہو حتیٰ کہ نصف شب کو بیدار ہو کر میں نے نماز ادا کی اور چوبیس بار میں نے نماز کا اعادہ کیا اس کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گھر سے نکل کر دکان کی طرف گیا، راستہ میں مجھے چار دینار ملے میں نے ان کو تھیلی میں رکھ لیا پھر ایک شخص نے مجھ سے ان دینار کا مطالبہ کیا میں نے وہ دینار اس کے حوالہ کرنے کے لئے تھیلی اٹھائی تو وہ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں وہ

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۹/۴۰۲، والکامل لابن عدی ۷/۲۵۶۱، وتخریج الاحیاء ۴/۲۲۳، وکنز العمال ۶۲۱۔
وتذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی ۹۶۵۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۴، ومجمع الزوائد ۱۹/۲۲، والتاریخ الکبیر ۶/۴۰۸، وکنز العمال ۲۵۷۔
۳۲۳۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۱، والتاریخ الکبیر ۷/۴۴۲، والمیزان ۳/۲۶۴۲، وتهذیب الکمال ۸/۴۶۷۸۔

دینار نہیں تھے میں نے اسے کہا کہ ان کے عوض مجھ سے کوئی شے خرید لو لیکن اس نے میرے کپڑوں کا کنارہ پکڑ کر کہا مجھے وہی دینار دو اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں ابن سیرین کے پاس گیا اور ان کے سامنے میں نے خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا تم نماز کے وقت سو گئے تھے اس پر اللہ سے استغفار کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

سلیمان نے غالب قطان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار پھر میرے ساتھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا میں سو گیا مؤذن نے نماز کے وقت مجھے بیدار کیا اور میری اہلیہ نے کہا کہ تو ایک بار پہلے بھی اسی وقت سو گیا تھا میں نیند سے بیدار ہوا اور میں نے اول بار کی مثل نماز ادا کی پھر میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمدہ چال کے ترکی گھوڑوں پر سوار ہوں اور کچھ لوگ ہم سے آگے اونٹوں پر سوار ہیں میں ان کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن میں ان تک پہنچ نہیں پارہا حتیٰ کہ میں نے ان کو پکار کر اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عشاء باجماعت اور تم نے تنہا پڑھی ہے اس لئے کبھی بھی تم ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہو، صبح ہونے کے بعد میں نے اپنا خواب ابن سیرین سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا واقعی تم ان سے نہیں مل سکتے ہو۔

۸۲۷۰ ابی، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم رازی، محمد بن ثنی، مفصل بن نوح راہی کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک بار میں اپنی زمین سے تھکا ماندہ گھر آ کر لیٹ گیا اتنے میں عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا، میری اہلیہ نے مجھے نماز کے لئے کہا میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو اس لئے کہ میں تھکا ہوا ہوں، اس کے بعد اٹھ کر میں نے نماز ادا کی اور میں نے سوچا کہ اگرچہ مجھ سے جماعت فوت ہو گئی لیکن بحر حال نماز فوت نہیں ہوئی، پھر میں سو گیا خواب میں مجھ سے ایک شخص نے چار دینار کا مطالبہ کیا میں نے اسے چار دینار نکال کر دے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا صبح میں نے ابن سیرین کے سامنے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ نماز تھی جسے تم نے چھوڑ کر نیند کو ترجیح دی۔

۸۲۷۱ ابی، عبد اللہ بن محمد، ابو حاتم، حسین ابن عیسیٰ بن عمران، ابو عبد الرحمن الزرادی، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب میں نماز کے وقت سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کچھ افراد کے ساتھ ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہمارے سامنے کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں ان کی رفتار سست اور ہماری رفتار بہت تیز تھی لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچنے سے قاصر رہے صبح میں نے اپنا خواب محمد بن سیرین کو سنایا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے گزشتہ شب تنہا نماز ادا کی یا جماعت کے ساتھ میں نے کہا کہ میری جماعت فوت ہو گئی تھی ابن سیرین نے فرمایا کہ انہوں نے نماز عشاء باجماعت سے اور تم نے جماعت کے بغیر ادا کی لہذا تم ان کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے ہو۔

۸۲۷۲ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعمہ، سعید بن عبد الجبار، ابن ابی الفرات کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک شب میں نے خواب میں ایک جماعت کو اونٹوں پر سوار دیکھا اور میں چند ساتھیوں کے ساتھ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوں وہ درمیانہ چال اور ہم تیز رفتار چال چل رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچ نہیں پارہے میں نے سوچا کہ نا معلوم اس کی کیا وجہ ہے ایک شخص نے کہا انہوں نے گزشتہ شب نماز عشاء باجماعت اور تم نے بلا جماعت ادا کی ہے لہذا تم انہیں نہیں پاسکتے ہو۔

۸۲۷۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عمران، ایوب بن عمران، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب مجھ سے نماز عشاء باجماعت فوت ہو گئی میں نے جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے پچیس بار اس نماز کو ادا کیا اس کے بعد میں سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تیز رفتار ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں لیکن اس کے باوجود میں ان سے پیچھے ہوں، غیب سے ندا آئی انہوں نے جماعت سے اور تم نے بلا جماعت نماز ادا کی ہے اس لئے تم انہیں نہیں پاسکتے ہو۔

۸۲۷۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر متوئی، ابو اشعث، ابن علیہ، غالب قطان فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حسن کو موالی کی گلی میں دیکھا ہم دونوں کے درمیان ایک نالی حائل تھی ان کے ہاتھ میں ریحان تھا وہ اپنے پاؤں کی چکناہٹ صاف کرنے میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا ایسا عمل بتائے کہ عمل چھوٹا ہو لیکن اس پر ثواب بڑا ہو انہوں نے

نے فرمایا قلب میں ہر ایک کی خیر خواہی سوچ اور زبان کو ذکر الہی سے ترک رکھ۔

۸۲۷۵ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن موسیٰ، عبد العزیز قرشی، جعفر بن سلیمان، غالب قطان فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف زیادہ ہونے، قید کے طویل ہونے، کپڑوں کے میلے ہونے بال پرانگندہ ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میں اپنے دوست و دشمن کی تیری بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں میرے دوستوں نے مجھے فروخت کر دیا اور دشمنوں نے مجھے قید کر دیا اے باری تعالیٰ میرے لئے جیل سے رہائی کی کوئی سبیل فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۸۲۷۶ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ ابن عمرو اریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں کہ گناہ کر کے اس پر ہنسنے والا شخص روتے ہوئے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۲۷۷ ابی، احمد ابراہیم، ابی یحییٰ، محمد بن یحییٰ زامانی، بشر بن مفضل، غالب کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا آپ کے شرکاء میں سے بعض نے جمعہ کے روز مسجد میں ”اللھم غفر لنا“ کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ (مسجد میں گناہ گار بھی ہوتے ہیں پولیس والے اور لواطت کرنے والے وغیرہ وغیرہ تو اللھم اغفر لنا میں سب کے لئے دعا ہے) جمعہ کے روز مسجد میں شرطی، لوطی ہر طرح کا شخص ہوتا ہے، حسن نے فرمایا اے رجل جمعہ کے روز خوب دعا کر اور عام نصیحت کر اگر اللہ نے تیرا سوال پورا کر دیا تو فقہ اور نہ نصیحت کی فضیلت تو تجھے حاصل ہو ہی جائے گی۔

۸۲۷۸ ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید طیالسی ابی، احمد بن ابراہیم بن ابی یحییٰ محمد بن یحییٰ بن فیاض زامانی، بشر بن مفضل، غالب، بکر بن عبد اللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ناقابل برداشت گرمی کے وقت زمین پر کپڑا ڈال کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۷۹ ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، ابواسحاق بن حمزہ، علی بن احمد بن بسطام، وہب بن بقیہ، خالد بن عبد اللہ واسطی، خالد بن عبد الرحمن سلمی، غالب، بکر، انس فرماتے ہیں کہ ہم نماز ظہر آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۸۰ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن عبد اللہ سلمی، غالب، بکر، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زبیر بن عوام کی اقتدا میں نماز ادا کرتے تھے وہ نماز کو مختصر کرتے تھے ایک روز میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نماز میں شیطانی وساوس کے زیادہ آنے کی وجہ سے ہم ایسا کرتے ہیں لیکن اہل عراق نماز کو خوب طویل کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا قلب نماز میں سب طرف سے یکسو ہو کر ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

۸۲۸۱ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، صالح، عبد اللہ بن یوسف تنیسی، عمر بن مغیرہ، غالب، بکر بن عبد اللہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم مؤمن کے قاتل اور مرتکب کبیرہ کو دوزخی سمجھتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا بخش دے گا (از نساء ۴۸) اس آیت کے نزول کے بعد ہم قاتل مؤمن اور کبیرہ گناہ کے مرتکب کو دوزخی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کے بارے میں جنت کی امید رکھتے تھے اور ان کے بارے میں اپنے گزشتہ گمان پر نادم تھے۔

۸۲۸۲ حسن بن احمد بن صالح سیمی، احمد بن صقر بن ثوبان، یحییٰ بن خلف ابو سلمہ باہلی، فضل بن یسار، غالب قطان حسن، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز حساب کے لئے لوگوں کے قیام کے وقت ایک جماعت تلوار سونٹے ہوئے آئیں گی ان سے خون جاری ہوگا جنت کے دروازہ پر از دحام ہوگا، ان کے بارے میں سوال ہوگا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ راہ خدا کے شہداء ہیں جو مرنے کے بعد زندہ تھے اور کھاتے پیتے تھے، اس کے بعد اعلان ہوگا جن لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہے وہ آئیں اور جنت میں چلے جائیں، ان سے پوچھا جائے گا کہ ایسے کون لوگ ہیں؟ جواب ملے گا لوگوں کو معاف کرنے والے انسان، اس کے بعد پھر یہی اعلان ہوگا جس پر ایک جماعت کھڑی ہوگی اور یہ سب لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند فیصل غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۸۳ ابو نصر محمد بن احمد البستی النیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، محمد بن یعقوب، غطفیف بن سعید، ہشام ابن صالح، غالب، حسن نے بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بھی خیر کے لئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو چھوڑنے سے قبل اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ہشام غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۸۴ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ناکلہ، عبدان بن احمد، عمار بن عمر بن مختار، ابی، غالب قطان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کوفہ آیا وہاں پر اعمش کے قریب میرا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (ترجمہ) خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ (از عمر ان ۱۸) اس کے بعد انہوں نے فرمایا جس بات کی خدا فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، اور اے باری تعالیٰ میں یہ گواہی موت، دخول قبر اور آپ سے ملاقات تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں، اس کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا گذشتہ شب آپ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی اور اس کے بعد چند باتیں کہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے کوئی بات سنی ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ایک سال تک میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا میں نے ان کی قسم کی تاریخ نوٹ کر لی، جب سال مکمل ہو گیا تو میں نے کہا اے ابو محمد سال مکمل ہو گیا ہے۔ اس وقت انہوں نے عبد اللہ بن مسعود کے حوالہ سے ایک حدیث میرے سامنے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آیت کے قاری کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے لایا جائے گا اللہ فرمائے گا اس بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا جس کی تکمیل مجھ پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ تم اسے جنت میں داخل کر دو۔

یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمر بن مختار غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۰ سلام بن ابی مطیع

آپ شاکر، بلند مرتبہ اور شیع شریعت انسان تھے۔

۸۲۸۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بدہ ابن خالد کا قول ہے سلام بن ابی مطیع نماز کی حالت میں بالکل سکون کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

۸۲۸۶ ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن یحییٰ نیشاپوری، سلام کہتے ہیں کہ اے انسان اللہ کی طرف سے کلک کی دولت عطا کئے جانے پر اللہ کا شکر ادا کر۔

۸۲۸۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، سلام کا قول ہے کہ زاہد کی تین قسمیں ہیں (۱) جس کا قول و عمل خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ ہو (۲) مناسب باتوں پر عمل کرتے ہوئے نامناسب باتوں کو ترک کر دے (۳) حلال پر عمل کرنا یہ زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۸۲۸۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، سعید بن عامر، سلام کا قول ہے جب بھی تو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اگر نہیں کرے گا تو کوئی دوسرا شخص آکر تجھے اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرائے گا۔

۱۸۲۸۹ ابی، احمد بن محمد، ابو بکر بن سفیان، ابی خیشمہ، ابو زہیر غسانی، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا وہ ناشکری کرنے لگا میں نے اس سے کہا راہ میں پڑے ہوئے لوگوں پر نظر کرو کہ ان کا کوئی خادم اور ٹھکانہ نہیں ہوتا پھر کچھ روز بعد میں اس کی عیادت کے لئے گیا تو اس وقت اس نے ناشکری کا اظہار نہیں کیا۔

۱۸۲۹۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، سلام فرماتے ہیں کہ ایک شب میں مالک بن وینار کے گھر گیا تو وہ اندھیرے میں ہاتھ میں روٹی لئے تو زبر ہے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کے پاس چراغ اور روٹی رکھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے چھوڑ دو خدا کی قسم میں گزشتہ گناہوں پر نادم ہوں۔

۱۸۲۹۱ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، ابو اسحاق ضریر، سلام فرماتے ہیں کہ حسن کے پاس افطاری کے لئے پانی لایا جب انہوں نے پانی منہ کے قریب کیا تو ان کی آنکھیں پر غم ہو گئیں اور فرمانے لگے مجھے اہل دوزخ کے بارے میں نازل شدہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) اور دوزخی بہشتیوں سے گزر کر اگر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ (از اعراف ۵۰) اور مجھے ان کے سوال کے جواب میں نازل شدہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) وہ جواب دیں گے خدا نے بہشت کا پانی اور رزق تم پر حرام کر دیا ہے (از اعراف ۵۰)۔

۱۸۲۹۲ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سعید بن عامر، سلام بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے بڑا متقی نہیں دیکھا۔
۱۸۲۹۳ ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، ابراہیم بن مہری، ربیع بن ابراہیم، سلام، ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد چاروں طرف سے اس کے اعمال صالحہ اس کا احاطہ کر لیتے ہیں جو عذاب کے فزشتہ کو اس کے قریب آنے نہیں دیتے۔

۸۲۹۴ محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی العوام، سعید بن عامر، سلام، ایوب کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حسنا کے مضاعف ہونے کی مانند ثناء بھی مضاعف ہوتی ہے۔

۸۲۹۵ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، حاتم بن لیث، عبد اللہ بن محمد تیمی، سلام کہتے ہیں کہ میں نے حسن ثابت اور مالک بن دینار کا زمانہ پایا ہے اور قتادة شعیب بن حجاب، معمر اور کوفین میں سے سعید بن مسروق جابر جعفی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔
۸۲۹۶ ابو بکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، یونس بن محمد مؤدب، سلام، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسب سے مراد مال اور کرم سے مراد تقویٰ ہے۔

۸۲۹۷ ابو بکر جلی، عبد اللہ بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن ثنی، علی بن مدینی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، ابو خیشمہ، یونس بن محمد مؤدب، سلام نے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۲۹۸ ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ بن محمد شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، سلام بن مطیع نے بواسطہ قتادہ گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔
۸۲۹۹ جعفر بن عمر، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمائی، ابن المبارک نے بحوالہ سلام گزشتہ حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۳۰۰ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة، سلام بن ابی مطیع، قتادہ حسن، سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مشورہ طالب کرنا امانت ہے۔

سنن الترمذی ۳۲۷۱، سنن ابن ماجہ ۴۲۱۸، ۴۲۱۹، المستدرک ۱۶۳/۲، ۳۲۵/۳، مسند الامام احمد ۱/۵، والسنن الکبری للبیہقی ۱۳۶/۵، والمجمع الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۵، وضع الباری ۱۳۵/۹، مشکاة المصابیح ۴۹۰/۲، سنن ابی داؤد ۵۱۲۸، سنن الترمذی ۴۸۲۲، ۴۸۲۳، سنن ابن ماجہ ۳۷۳۵، ۳۷۳۶، مسند الامام احمد ۲/۵، والسنن الکبری للبیہقی ۱۱۲/۱، والسنن الدارمی ۴۰۹/۲، المستدرک ۱۳۱/۳، وصحیح ابن حبان ۱۹۹۱، والمجمع الکبیر للطبرانی ۴۰۹/۱۲، ۲۲۹/۱، ۲۵۷/۱، والکی للذولابی ۶۱/۱، والاحادیث الصحیحة ۱۶۴/۱، وکشف الخفاء ۲۸۷/۲، والدر المنثور ۱۴۲/۱.

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عبد الرحمن بن عمر بن جبلة، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ اول کے لئے ہوتا ہے نیز فرمایا جب جبراً دو شخص کوئی شے فروخت کریں تو وہ بیع اول کے لئے نافذ ہوتی ہے۔

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو قتادہ سے ہشام، حماد بن سلمہ، سعید بن ابی عروبہ اور ہمام نے روایت کیا ہے۔
۸۳۰۲ عبد اللہ بن محمد، محمد بن علی، ابو یعلیٰ، ابراہیم بن حجاج، سلام، قتادہ، حسن، سمرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ کا عقیقہ کرنا سنت ہے۔

۸۳۰۳ سلیمان بن احمد، ابو عبیدہ، عبد الوارث بن ابراہیم عسکری، عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ازار کی انتہا ٹخنوں کے بجائے نصف ساق تک ہے۔
یہ حدیث قتادہ اور سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۴ جعفر بن علی بن عمرو، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبد الحمید، عبد اللہ بن مبارک، سلام، شعیب بن حجاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز جنازہ میں سو آدمی شریک ہوں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔
یہ حدیث سلام اور شعیب کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۵ محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن یعقوب، ابو ولید طلیسی، سلام، معمر، زہری عامر بن سعید، سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے لوگوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے ہوئے بعض کو دی اور بعض کو نہیں دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں مؤمن کو دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کے بجائے مسلم کہو۔

یہ حدیث زہری کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ شعیب وغیرہ نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے۔ معتمر بن سلیمان نے اس حدیث کو عبد الرزاق عن معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۰۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن حماد سلام، سعید بن مسروق، تمیم بن سلمہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کرنے کی طرز رخصت پر عمل کرنا بھی پسند ہے۔

اس حدیث کو تمیم نے ابن عمر سے اسی طرح موقوفہ روایت کیا ہے۔ لیکن نافع وغیرہ نے اس حدیث کو ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
۸۳۰۷ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس ابن الفضل بصری، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس شامی، یحییٰ بن حماد، سلام بن ابی مطیع، جابر جہمی، شعبی یحییٰ بن جزار، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میت کو صحیح طریقہ پر غسل دینے والا پیدائش کے دن کی مثل گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، میت کا سب سے زیادہ قریبی اس کا ولی ہوتا ہے، اگر وہ نہ ہو تو پھر دیگر لوگوں میں سے امین و متقی شخص اس کا ولی ہوتا ہے۔

- ۱۔ المستدرک ۱/۲۵۷۔ ومسند الامام احمد ۳/۱۳۹۔ وشرح السنة ۹/۵۶۱۔ وکنز العمال ۱۸۳/۳۴۶۸۳۔
- ۲۔ وسنن ابن ماجہ ۱/۲۱۶۵۔ وسنن النسائی ۷/۱۶۶۔ ومسند الامام احمد ۵/۱۷۵۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۷/۲۳۳۔ وسنن الدارمی ۸۱/۲۸۱۔ واتحاف السادة المتقين ۶/۳۱۸۔
- ۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۷/۲۶۶۔ وسنن النسائی ۸/۲۰۶۔ وکنز العمال ۱۵۳/۲۸۱۔
- ۴۔ فتح الباری ۱/۸۰۶۔ وسنن النسائی، کتاب الايمان باب ۷، والدر المنثور ۶/۱۰۰۶۔
- ۵۔ مسند الامام احمد ۶/۱۱۹۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۳۳۷۔ والمستدرک ۱/۳۵۲۔ ومجمع الزوائد ۳/۲۱۷۔ والترغيب والترهيب ۳/۳۳۹۔

یہ حدیث سلام بن جابر کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کو حسین بن عمران نے جابر وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱ ابوالمہاجر ریح بن عمرو قیسی

آپ خاشع اور خدا ترس انسان تھے۔

۸۳۰۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ موسیٰ، محمد بن حسین برجلانی، مالک بن ضیغم کہتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کے بعد ریح ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ہمارے والد کے بارے میں سوال کیا ہم نے کہا کہ اس وقت وہ سو رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی سونے کا وقت ہے؟ یہ کہہ کر ریح واپس چلے گئے ہم نے ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا کہ وہ ان کو جا کر بتائے کہ ہمارے والد آپ کی آمد کی خبر سن کر بیدار ہو گئے ہیں، اس لئے آپ واپس تشریف لے آئیں وہ شخص مغرب کے بعد آیا ہم نے اس سے پوچھا کہ اس نے ریح تک ہمارا پیغام پہنچا دیا ہے اس نے کہا میں جب ریح سے ملا تو وہ قبرستان میں داخل ہو چکے تھے اور وہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے اے نفس تو دوسروں کو عصر کے بعد سونے پر ملامت کرتا ہے مجھے دوسروں کو ملامت کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے اور تو نے اللہ سے ایک عہد کیا ہوا ہے کہ ایک سال تک تو نیند نہیں کرے گا تجھ پر اس کا ایقا لازم ہے راوی کہتا ہے کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو میں واپس آ گیا۔

۸۳۰۹ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان، مخنہ عابدہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک شب ریح کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہوا دیکھا میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی، حتیٰ کہ میں کھڑی کھڑی تھک گئی جس کی وجہ سے میں لیٹ گئی اور وہ اسی حالت میں کھڑے تھے، میں نے غمزہ آواز میں کہا عابد بن محمد سے سبقت لے گئے اور میں اکیلی رہ گئی لیکن ریح اس وقت اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے ہائے نفس تیری ہلاکت ہو پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور ان کا دہن ریت سے بھر گیا، صبح تک ان کی مسلسل یہی کیفیت رہی صبح ہونے کے بعد انہیں افاقہ ہوا۔

۸۳۱۰ ابی، احمد، ابوبکر، محمد بن حسین، ابو عمرو ضریر، حارث بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز ریح نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو محمد آؤ ہم چل کر گذشتہ معاصی پر گریہ کریں سعید کہتے ہیں کہ ہم چلتے چلتے ایک قبرستان کے نزدیک پہنچے، ریح قبروں کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے میں ان کے سر کے نزدیک بیٹھا ہوا روتا رہا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا کہ مجھ پر آپ کے رونے کی وجہ سے گریہ طاری ہوا انہوں نے فرمایا کہ اے سعید اپنے نفس کی وجہ سے رو پھر وہ اپنے نفس کو مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے مجھے ان کی جان پر رحم آنے لگا اور میں ان کے سر ہاتھ بیٹھا رہا حتیٰ کہ انہیں افاقہ ہوا، راوی کہتا ہے کہ پھر ریح زور سے کہنے لگے ہائے قیامت کے روز کی وحشت، ہائے قیامت کے روز کی وحشت، اس کے بعد ریح ساکت حالت میں وہاں سے چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا، میں اپنے گھر آ گیا اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ریح نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۸۳۱۱ ابی، احمد، ابوبکر، ابراہیم بن عبد الملک، اسحاق بن ابراہیم ثقفی، ریح بن عمرو قیسی کہتے ہیں کہ ایک بار میں بنی سعد میں ابرو بن حنظل کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا لقاء الہی کے شوق میں تمہارے شب و روز طویل نہیں ہو گئے میں ان کے سوال کا جواب دے بغیر خاموشی سے رابعہ بصریہ کے پاس گیا میں نے ان سے کہا نقاب پہن کر خفیہ طریقہ سے اپنی جدوجہد جاری رکھو، اس لئے کہ ابرو نے آج مجھ سے ایسا سوال کیا کہ میں نے اس کا جواب نہیں دیا انہوں نے مجھ سے ابرو کا سوال دریافت کیا تو میں نے ان کے سامنے ذکر کر دیا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تم نے اس کا کیا جواب دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے تکذیب کے خوف سے نعم اور نفس کی ہجو کے خوف

سے لاکھنے سے اترا اڑ کیا اور میں خاموش رہا، رابعہ نے کہا لیکن میرے نزدیک اس کا جواب نعم ہے۔

۸۳۱۲ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، معاذ ابو عوان ضریر فرماتے ہیں کہ ایک بار مغرب کے بعد محراب میں میرے نزدیک سے ریاہ گزرے، اس وقت وہاں پر صرف ہم دونوں تھے، ریاہ چلا چلا کر فرما رہے تھے کب تک میرے شب و روز غفلت میں گزریں گے، وہ مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ وہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

۸۳۱۳ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، علی بن حسن بن ابی مریم ریاہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے چالیس سے کچھ زائد گناہ کئے ہیں اور ہر گناہ پر ایک لاکھ بار استغفار کیا ہے۔

۸۳۱۴ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد یحییٰ، ریاہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں شکم سیری خلاف عقل ہے اسی وجہ سے میں کبھی شکم سیر نہیں ہوا۔

۸۳۱۵ ابی، احمد، ابوبکر، محمد، معاذ ابو عوان الضریر، عبداللہ بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے ریاہ کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا چنانچہ وہ بحر کے وقت تشریف لائے ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ تناول کر کے بس کر دی۔ ہم نے ان سے شکم سیر ہونے کی درخواست کی تو انہوں نے زور سے ایک چیخ ماری جس سے ہم گھبرا گئے اور فرمایا آخرت میں گناہ گاروں کے کھانے درخت زقوم کے معلوم ہونے کے باوجود میں دنیا میں کیسے شکم سیر ہو سکتا ہوں اس کے بعد ہم نے ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور ان سے عرض کیا کہ ہماری اور آپ کی شان یکساں نہیں ہے۔

۸۳۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن عیسیٰ، محمد بن یحییٰ، ریاہ فرماتے ہیں کہ سورج کی شعاعوں کی طرف لوگوں کی آنکھوں کے نہ دیکھ سکنے کی مثل دنیا سے محبت رکھنے والے قلوب بھی کبھی نور حکمت کی طرف نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

۸۳۱۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، ریاہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے نے مالک بن دینار کو کہتے سنا انسان صدیقین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اہلیہ کو بیوہ عورتوں کی مثل چھوڑ کر صحراء نشینی نہ اختیار کر لے۔

۸۳۱۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، موسیٰ بن داؤد، ریاہ، حسن فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضرت ایوب کے بدن سے نیچے گر جاتا تھا تو وہ اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور اسے کہتے تھے رزق الہی سے کھا۔

۸۳۱۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابو معمر عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رابعہ نے ریاہ کو ایک بچہ کو اٹھا کر پیار کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں تو سمجھتی تھی کہ تمہارے قلب میں غیر اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ ریاہ رابعہ کی یہ بات سن کر بیہوش ہو کر گر پڑے اتفاقاً ہونے پر چہرہ سے پیمینہ صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اللہ نے بچوں کے لئے بندوں کے قلب میں رحم رکھا ہے۔

۸۳۲۰ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن مسلم، سیار، ریاہ فرماتے ہیں کہ مجھے عتبہ نے کہا ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۳۲۱ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، جعفر بن ابی جعفر، ریاہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شخص تھا جو شب روز میں ایک ہزار رکعت کھڑے ہو کر اور ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتا تھا، اور نماز عصر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہتا تھا اے باری تعالیٰ مجھے تیرے سوا سے محبت رکھنے والے خلیفہ پر تعجب ہے۔

۸۳۲۲ ابی، احمد، عبداللہ بن محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد، محمد بن مسعر فرماتے ہیں کہ ریاہ کے پاس لوہے کا ایک طوق تھا شب ہوتے ہی

اسے گلے میں لٹکا کر صبح تک روتے رہتے۔

۸۳۲۳ ابو بکر بن محمد بن جعفر بن یوسف، المکتب، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم طوسی، سیار بن حاتم، ریح، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے (توراة) میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے حواریو! لوگوں سے کم اور اللہ سے زیادہ باتیں کرو، انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اس کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے تخلیہ میں مناجات کرو۔

۸۳۲۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، ریح، حسان بن ابی سنان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی حسن کی مجلس میں دنیا کا تذکرہ نہیں سنا۔

۸۳۲۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، ریح، حسان فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا کہ میں نے ستر بدری صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

۸۳۲۶ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید مستلمی، داؤد بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ریح کو پیالہ میں نمک سے روٹی کھاتے دیکھا تو اس نے ان سے کہا آپ اس سبزہ زار میں نمک سے روٹی تناول فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں ہمارے لئے عمدہ کھانے آخرت میں ہیں، نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ریح ایک جماعت کے ہمراہ حجاب پیدل گئے، راستہ میں قبرستان کے نزدیک ایک گھڑ سوار اپنے ہمراہ گھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا، اس گھڑ سوار نے وہ گھوڑا ریح کے حوالہ کیا اور خود غائب ہو گیا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا۔

۸۳۲۷ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو، ریح، جریری ابن بریدہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کو تفکر کی حالت میں پڑھو اس لئے کہ اس کا نزول اسی طرح ہوا ہے۔

۸۳۲۸ سلیمان بن احمد، عباس بن منفصل اسقاطی، سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ایک نوجوان کو ہم نے دیکھ کر کہا کاش اس کی جوانی اور طاقت راہ خدا میں خرچ ہوتی ہماری گفتگوں کو رسول نے فرمایا والدین کا خادم اور اہل و عیال پر خرچ کی فکر کرنے والا بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے البتہ فخر کرنے والا سرکشی کی راہ پر ہوتا ہے۔

اس حدیث میں ریح ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۲۹ ابی، عبد اللہ بن محمد بن عمران، عبد اللہ بن عمرو، ریح بن عمرو، صالح مری، زیاد نمیری، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکین کے لئے ان کے معبودوں کی شکل بنا کر ان کے سامنے پیش کرے گا وہ انہیں دیکھ کر ان کی اتباع شروع کر دیں گے البتہ موحدین باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا جہاں دیگر لوگ گئے تم کیوں نہیں گئے وہ کہیں گے ہمارا ایک ہی رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا تم اس کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ اس نے کتاب اور رسول ہمارے پاس بھیجے تھے جن پر ہم ایمان لائے اس کے بعد اللہ ان سے سوال کرے گا کہ اگر تم اپنے رب کو دیکھ لو تو اسے پہچان لو گے وہ جواب دیں گے کہ اگر وہ چاہے تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ فوراً سجدہ ریز ہو جائیں گے اس کے بعد ان سب کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

یہ حدیث صالح اور ریح کی سند سے غریب ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۶۹/۷۔ والمطالب العالیۃ ۳۴۹۸۔ ومیزان الاعتدال ۸۹۳۔ وأمالی الشجرى ۱۰۵/۱۔ وکنز العمال ۲۷۷۷۔

۲۔ السنن الکبری للبیہقی ۲۵۷/۹۔ وکنز العمال ۹۲۵۲۔

۳۔ الدر المنثور ۲۹۲/۶۔ والنفای السادة المتقین ۵۷۰/۱۰۔

۳۶۲ حوشب بن مسلم

آپ بہت بڑے عابد اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔۔

۸۳۳۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک شب ہم مالک بن دینار کے پاس تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک منادی اعلان کر رہا ہے کہ اے لوگو اللہ کی طرف کوچ کرو پھر میں نے سب سے پہلے حوشب کو کوچ کرتے ہوئے دیکھا اس کا خواب سننے کے بعد مالک قبلہ رخ ہو کر نماز عصر تک روتے رہے اور تمام نمازوں میں ان کی یہی کیفیت رہی پھر فرمانے لگے حوشب جنگل کی طرف چلا گیا حوشب جنگل کی طرف چلا گیا۔

۸۳۳۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابو بشر بصری، حسن فرماتے ہیں کہ حق لوگوں اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو گیا، خدا کی قسم حق پر حق کی فضیلت اور اس کے انجام سے واقف انسان ہی صبر کر سکتا ہے۔

۸۳۳۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے سوال کیا کہ ایک صاحب ثروت شخص مال جمع کرتا ہے صدقہ کرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، کیا اس کے لئے اس مال کے ذریعہ آسائش جائز ہے؟ حسن نے جواب دیا نہیں بلکہ اس پر بھی کفایت شعاری لازم ہے باقی ماندہ مال کام آنے والے دن کے لئے آگے بھیجنا لازم ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا مال کے بارے میں یہی معمول تھا۔

۸۳۳۳ ابو بکر، عبد اللہ، ہارون، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو فرماتے سنا خدا کی قسم بنی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے عبادت الہی کے بعد بتوں کی عبادت کی۔

۸۳۳۴ ابو بکر، عبد اللہ، ہارون، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا اہل دوزخ اس حال میں دوزخ میں داخل ہوں گے کہ ان کے قلوب تعریف الہی سے لبریز ہوں گے ان کے پاس اللہ کے خلاف کوئی دلیل و حجت نہیں ہوگی۔

۸۳۳۵ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، علی بن مسلم، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، حماد بن حسن، سیار، جعفر، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر تو قرآن پڑھ کر ایمان لائے گا تو دنیا میں تیرا غم طویل ہوگا، تیرا خوف سخت ہوگا تیرے رونے میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۳۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، ابو عبد الصمد، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ غورت کا مطیع شخص منہ کے بل دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۳۳۷ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد مدائنی، عمر بن حفص عبدی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ مالداروں کی دوستی اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

۸۳۳۸ ابی، ابراہیم، محمد بن یزید مستملی، غمار بن عثمان حلبی، حصین بن قاسم، عبد الواحد بن زید نے حوشب سے کہا اے ابو بشر اگر آپ دنیا سے ہم سے پہلے چلے جائیں تو آپ ہمیں اپنے حالات سے مطلع کرنا، حوشب نے کہا کہ بہتر، چنانچہ حوشب کی وفات مرض طاعون میں عبد الواحد کی وفات سے قبل ہو گئی، عبد الواحد فرماتے ہیں کہ ایک روز خواب میں مجھے حوشب کی زیارت ہوئی میں نے انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ عفو الہی کی وجہ سے ہماری نجات ہو گئی پھر

میں نے ان سے حسن کے بدلے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ علیین میں سے ہیں اور ہم ایک دوسرے کی زیارت نہیں کر سکتے آخر میں میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ذکر کی مجالس میں ضرور شرکت کرو اور اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھو ان دونوں چیزوں میں تمہاری کامیابی مضمر ہے۔

۸۳۳۹ عبد اللہ بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن عباس طیلسی، ابو محمد بن حیان، محمد بن ابی جعفر عبد الرحمن بن داؤد، ہلال بن علاء ابی عمر بن حفص عبدی، حوشب، مطر، حسن، عمران بن حفص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پیچھے سے میرے عمامہ کا شملہ پکڑ کر فرمایا اے عمران خرچ کر بخل مت کر تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سخاوت اور شجاعت پسند ہے اگرچہ چند کھجوروں اور سانپ کے قتل کرنے کے ساتھ ہی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو شبہات کے پیش آنے کے وقت عقل کامل پسند ہے۔

۸۳۴۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے عنقریب میری امت کے لئے مشرق و مغرب فتح ہوں گے لیکن ان کے عمال متقی اور امین کے علاوہ دوزخی ہوں گے

۸۳۵۱ ابو بکر محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن احمد بن یونس، اسماعیل بن بشر منصور، مسکین، حوشب، حسن، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی (۱) رات کو سونے سے قبل وتر کی ادائیگی (۲) ہر ماہ تین روزہ رکھنا (۳) جمعہ کے روز غسل کرنا۔

۳۶۳ سعید بن ایاس جریریؒ

آپ کامل مومن اور قبیح شریعت انسان تھے۔

۸۳۴۱ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ بصری شیخ جریری حج سے واپسی پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے سفر حج ہمارے لئے بڑی آزمائش تھی، اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی شکر الہی ہے۔

۸۳۴۲ ابو حامد بن جبیلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبید اللہ بن سعد زہری، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، سعید جریری کا قول ہے متقدمین شروع دن میں کام کاج سے فارغ ہو کر آخر دن میں عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۳۴۳ ابو حامد بن جبیلہ، محمد، رجاء بن جارد، عفان ابو عوانہ فرماتے ہیں کہ ہم ایام عشرہ ذی الحجہ میں سعید جریری کے پاس جاتے تھے وہ ہنساتے تھے کہ یہ ایام مصروفیت کے ایام ہیں اور انسان جلد تنگ دل ہو جاتا ہے۔

۸۳۴۴ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہب بن بقیہ، خالد بن عبد اللہ، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی اسماعیل بن علیہ، جریری ابو سلیل کہتے ہیں کہ غنم بن قیس نے مجھ سے فرمایا ہم شروع اسلام میں ایک دوسرے کو چار باتوں کی نصیحت کرتے تھے (۱) مصروفیت سے قبل فراغت کے زمانہ میں عمل کرنا (۲) بیماری سے قبل صحت کے زمانہ میں عمل کرنا (۳) بوڑھاپے سے قبل جوانی میں عمل کرنا (۴) موت سے قبل زندگی میں عمل کرنا۔

۸۳۴۵ احمد، عبد اللہ بن احمد، ابی، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن زید، جریری نے مطرف کو کہتے سنا اے ہاری تعالیٰ میں گزشتہ گناہوں پر آپ کے سامنے توبہ واستغفار کرتا ہوں، جریری نے اسے فرمایا اپنی توبہ پر قائم رہنے کی کوشش کرنا۔

اس حدیث کی سند میں سلام قنادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اس حدیث کو متعدد دائمہ (جن میں ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن المدینی احمد بن حنبل اور ابو خیمہ شامل ہیں) نے یونس عن سلام کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۳۴۶ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، سعید جریری فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس شام جاتے ہوئے اپنے بھائیوں کو اپنے ہمراہ لے گیا ظہر مرد مقام پر اس نے ان سے کہا مجھ پر ایمان لے آؤ، انہوں نے کہا ہمیں آپ سے اس کی توقع نہیں تھی۔

۸۳۴۷ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیار، ہلال بن حق، سعید جریری فرماتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا اے ابو سعید ایک شخص بار بار گناہ کر کے توبہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کی موت آ جاتی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حسن نے فرمایا کہ یہ مؤمنین کے اخلاق ہیں۔

۸۳۴۸ ابو محمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سعید جریری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھ سے کوئی سوال نہیں کر رہے لیکن جب آپ نے کسی موقع پر ماشاء اللہ کہہ دیا تو گویا آپ نے ہر سوال مجھ سے کر لیا۔

۸۳۴۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر، سعید نے بعض شیوخ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الدرداء نے ایک شخص کو کسی جنازہ میں یہ کہتے سنا یہ جنازہ کس کا ہے ابو درداء نے فرمایا یہ جنازہ تیرا ہے یہ جنازہ تیرا ہے اس لئے کہ فرمان الہی ہے (ترجمہ) (اے پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے (از زممرہ ۳۰)

۸۳۵۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، سعید فرماتے ہیں کہ ایک سال ابو درداء غزوہ میں تشریف نہیں لے گئے انہوں نے ایک شخص کو لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے کے لئے دئے نیز اسے دراہم کی ایک تھیلی دیتے ہوئے فرمایا اگر تجھے لوگوں سے الگ چلتے ہوئے شکستہ حال کوئی شخص نظر آ جائے تو اسے یہ تھیلی دے دینا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس شخص کی تلاش میں رہا حتیٰ کہ اسے وہ شخص مل گیا اور وہ تھیلی اس کے ہاتھ میں تھما دی اور واپس آ کر اس نے بتایا کہ تھیلی کو ہاتھ میں لے کر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ تو اپنے سے ڈرنے والے کو نہیں بھولا اسے بھی ایسا کر دے کہ وہ کبھی بھی تجھے نہ بھولے ابو درداء نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا نعمت اس کے مستحق تک پہنچ گئی ہے۔

۸۳۵۱ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، حبان بن ہلال، سعید، وہب بن مہبہ کہتے ہیں کہ ایک بار ایک بادشاہ نے کسی علاقہ کی سیر کا پروگرام بنایا، اس کے لئے اس نے مختلف قسم کے عمدہ جوڑے اور سواریاں منگوائیں چنانچہ جب یہ چیزیں اس کے سامنے لائیں گئیں تو بمشکل اسے ایک بہت عمدہ جوڑا اور سواری پسند آئی پھر وہ اس جوڑے کو زیب تن کر کے اس سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوا البقیہ لشکر اس کے پیچھے روانہ ہوا، اس موقع پر شیطان نے اس پر سخت حملہ کرتے ہوئے اس کے قلب کو غرور و فخر سے بھر دیا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھنے لگا اسی اثناء میں ایک مفلوک الحال اور کمزور شخص نے اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ اس مفلوک الحال شخص نے اس کی سواری کی لگام پکڑ لی اس نے کہا میری سواری کی لگام چھوڑ دے ورنہ میں تجھے عبرت ناک سزا دوں گا لیکن اس کمزور شخص نے کہا کہ سواری سے اترو مجھے آپ سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ ایسا ناممکن ہے، راوی کہتا ہے کہ اس کمزور شخص نے بادشاہ کی سواری کی لگام پکڑ کر زور سے کھینچا اس وقت بادشاہ نے کہا آخر تم کو مجھ سے کیا کام ہے اس نے کہا کہ راز کی بات ہے زرا کان میرے قریب لاؤ تو میں آپ کو بتاؤ چنانچہ اس نے کان قریب کیا تو اس نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سنتے ہی بادشاہ کا رنگ بدل گیا اور اس کی زبان لڑکھڑا گئی اس نے آگے پیچھے جانے کی مہلت طلب کی لیکن بلا مہلت ملک الموت نے اسی وقت اس کی روح قبض کر لی پھر وہ سواری سے گر کر لکڑی کی مانند ہو گیا، جریری فرماتے ہیں کہ اسی

حالت میں ملک الموت کی ایک مؤمن سے ملاقات ہو گئی، ملک الموت نے کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے اس نے پوچھا تو اس نے کہا وہ راز کی بات ہے اس لئے اپنا کان میرے قریب کر چنانچہ اس نے اپنا کان اس کے قریب کیا تو اس نے کہا کہ میں ملک الموت ہوں، اس نے کہا کہ مرحبا میں تو بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا پھر ملک الموت نے اس سے کہا جس کام کے لئے تم نکلے ہو اسے کر آؤ اس نے کہا لقاۃ الہی سے زیادہ میرے قریب کوئی چیز اہم نہیں ہے، اس کے بعد ملک الموت نے اس سے سوال کیا کس حالت میں تمہاری روح قبض کروں اس نے پوچھا کہ تمہیں اس کا اختیار ہے؟ ملک الموت نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ سجدہ کی حالت میں چنانچہ سجدہ کی حالت میں ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی۔

۸۳۵۲ عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، جریری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت داؤد ایک اسرائیلی شخص کے ہمراہ دروازہ پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اور اس نے حضرت داؤد کی طرف گھور کر دیکھا، اسرائیلی اس پر غصہ ہو گیا حضرت داؤد نے اس کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے رضائے الہی کے خلاف ایک کام ہو گیا جس کی وجہ سے اللہ نے اسے مجھ پر مسلط فرمایا تم اس پر غصہ مت کرو، اور مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تا کہ میں جا کر اللہ کو راضی کر لوں اس کے بعد تم اس شخص کو میرے قدم چومتے ہوئے دیکھو گے، چنانچہ حضرت داؤد نے وضو کر کے دو رکعت پڑھیں اور اللہ سے عذر خواہی کی پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہی شخص ناوم ہو کر آیا اور حضرت داؤد کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے آپ سے معافی طلب کی، حضرت داؤد نے فرمایا کہ تم واپس چلے جاؤ مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں سے آئے تھے۔

۸۳۵۳ ابی، ابو حسین بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حارث، سیار، جعفر، جریری فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے ایک روز حضرت جبرائیل سے سوال کیا کہ رات کا کون سا حصہ افضل ہے انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں البتہ سحری کے وقت عرش الہی جوش سے حرکت کرتا ہے۔

۸۳۵۴ ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم ابو نعمان سعید بن زید، جریری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ابو طفیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا آج کے روز میرے علاوہ تجھے کسی صحابی رسول کی زیارت نہیں ہوگی۔

۸۳۵۵ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابو نصر، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا ضیافت کی مدت تین روز ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

۸۳۵۶ ابو بکر، حارث، یزید، جریری، ابو علاء، ابو مسلم حری، جارود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لفظ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اسے چھپانے کے بجائے لوگوں میں اس کا اعلان کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو سمجھاؤرنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے وہ چاہے گا دے گا۔

۸۳۵۷ ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبد الرحمن السقطی الواسطی، یزید بن ہارون، جریری، ابو الورد بن ثمامہ، الجلاح، معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ سے صبر طلب کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو، ایک دوسرے شخص کو اپنی دعا میں تمام نعمت کا اللہ سے سوال کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمام نعمت کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یہ ایک دعا ہے جس کے ذریعے مجھے اللہ سے خیر کی امید ہے آپ نے فرمایا تمام نعمت دخول جنت کا نام ہے، اور ایک شخص کو یا ذا الجلال والا کرام کہتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی۔

۸۳۵۸ محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر ضعی، ابو عمر ضریر، عدی بن فضل، سوید جریری، ابو نصر، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا جس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے اس کی مٹی زعفران اور پتھر موتیوں کے

ہیں اس سب کچھ کے بعد اللہ نے اسے کلام کا حکم دیا تو اس نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی ”قد افلح المؤمنون“ فرشتوں نے اسے مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں جریدی ابو نصرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۵۹ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، عبدان بن احمد، وہب بن بقیہ، خالد، جریری، حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں پانی، شراب، شہد اور دودھ کی نہریں ہیں پھر آگے ان سے اور نہریں نکلتی ہیں۔ یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۶۰ ابواحمد، موسیٰ، عبدان، وہیب، خالد، جریری، حکیم نے بحوالہ اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جنت کے دروازوں کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں حکیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۳۶۱ ابی، ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن زید بن زہری، مہدی بن حکیم بن مہدی، یزید بن ہارون، جریری، معاویہ بن قرہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو تمہارے خیال میں جنت کی نہریں زمین میں کھودی گئیں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطح زمین پر بہہ رہی ہیں ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں ان کی مٹی خالص مشک کی ہے۔

۸۳۶۲ ابو علی بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، عیین بن عمرو قیسی، جریری، عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے اندر باہر کا اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اللہ نے اسے متقیوں کے لئے تیار کیا ہے۔ ۳

۸۳۶۳ احمد بن جعفر بن معبدی، احمد بن مہدی، محمد بن سعید خزاعی، عیین بن عمرو قیسی، ابو مسعود سعید جریری، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن عمر، جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ارد گرد لوگوں کے ہجوم کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا آپ نے دائیں بائیں دیکھا تو جگہ نہیں تھی اس کے بعد آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر میری طرف پھینک دی اور فرمایا اے جریر اس پر بیٹھ جاؤ میں نے اس چادر کو اٹھا کر بوسہ دیا اور آپ کو واپس لوٹا دی اور میں نے کہا اللہ آپ کا بھی اسی طرح اکرام کرے، اس وقت آپ نے فرمایا جب قوم کا کریم شخص تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۱۔ الدر المنثور ۲/۳۲۳، والجامع الكبير ۷/۴۷۳، وکنز العمال ۱۸۵/۳۹۲۳۱، ۱۹/۴۲۴، وسنن الدارمی

۲۔ ۳۳۷/۲، ومشكاة المصابيح ۵۶۵۰، ۵۶۵۱، وکنز العمال ۳۹۲۳۹

۳۔ الدر المنثور ۱/۳۸۱

۴۔ مسند الامام احمد ۵/۳۳۳، ۱۵۶/۱، وسنن الترمذی ۲۵۲۷، والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۳۰۱، والمستدرک

۱/۸۰، ۳۷۱، وصحيح ابن حبان ۶۳۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۳/۳۲۲، ومجمع الزوائد ۲/۴۵۳، ۳/۱۹۲

۱۰/۴۷۸، ۵/۱۶، والترغيب والترهيب ۴/۵۱۶، مشكاة المصابيح ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۵۳۰

۲/۳۳۳، وتاريخ بغداد ۱/۱۸۸، والكامل لابن عدي ۲/۸۰۴، واتحاف السادة المتقين ۲/۱۸۲، وتخريج الاحياء

۱/۲۳۰، ۳۵۸، ۹/۲

۳۔ ۳۳۳/۲، وتاريخ بغداد ۱/۱۸۸، والكامل لابن عدي ۲/۸۰۴، واتحاف السادة المتقين ۲/۱۸۲، وتخريج الاحياء

۱/۲۳۰، ۳۵۸، ۹/۲

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے، گزشتہ حدیث بھی اسی کی طرح غریب ہے۔

۸۳۶۴ احمد بن ابراہیم بن یوسف، یعقوب بن ابی یعقوب، سعید بن منصور، ابوقدامہ حارث بن عبید ایادی، سعید بن ایاس، جریری، عبد اللہ بن شقیق عقیلی، عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی اس آیت (واللہ یحبکم من الناس) کے نزول تک آپ پر محافظ مقرر تھے، لیکن اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے قبہ سے چہرہ نکال کر فرمایا اب تم واپس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے لوگوں سے میری حفاظت فرمادی ہے۔
۸۳۶۵ ابو جرح محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عفان جریری، ابو مضرۃ، عبد اللہ بن مولیٰ، بریدۃ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دنیا تمہارے لئے بقدر کفایت جائز ہے۔

۳۶۴ فضل بن عیسیٰ رقاشی ۲

آپ واعظ، ناصح اور پاکیزہ صفت انسان تھے۔
۸۳۶۶ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، عمر بن ابی الحارث ہمدانی، محبوب بن عبد اللہ نمیری نحوی، عبید اللہ بن ابی مغیرہ قرشی نے فضل بن عیسیٰ کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ اما بعد یہ دنیا جس میں ہم موجود ہیں درحقیقت بلاؤں سے بھرپور اور فنا سے موصوف ہے اس میں جو بھی آیا فنا ہونے کے لئے آیا ہے اس کے باشندوں کے احوال مختلف ہیں اس کی عیش مذموم اور سرور غیر دائمی ہے۔ اس کی عیش آفات سے متغیر ہونے کی وجہ سے فانی ہے یہ دنیا بہت برا گھر ہے جس کا سایہ زوال پذیر اور اس کے اہل ختم ہونے والے ہیں، اس لئے کہ وہ مثل مسافر کے ہیں، موت کے بعد قبروں میں جانے والے ہیں جو قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جائیں گے والسلام راوی کہتا ہے کہ میں نے فضل سے اس کے جواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے جواب سے میں عاجز آ گیا۔

۸۳۶۷ ابو عمر عبد اللہ بن محمد ضعی، احمد بن عبد العزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ مقری، اصمعی و عتبی، عتبہ ابن ہارون فرماتے ہیں کہ ایک بار رقاشی میری ہمراہی میں قبرستان کے نزدیک سے گزرے تو انہوں نے فرمایا اے وحشتناک گھرو جو زبان حال سے دیرانی اور فنا کو بیان کرنے والے ہیں ایک دوسرے سے قرب کے باوجود ان کے ساکن اجنبی ہیں آج وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ملاقات اور ہمسایوں کی طرح ایک دوسرے کی زیارت سے محروم ہیں۔

۸۳۶۸ ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی فرمایا کرتے تھے قاری قرآن کی حسن صوت سے زیادہ کسی چیز میں لذت نہیں ہے، حسن صوت کے ذریعہ لذت نہ حاصل کرنے والا قلب مردہ ہے۔

۸۳۶۹ ابو بکر محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن عبد الملک، یزید بن ابی حکیم، حکم بن ابان، فضل بن عیسیٰ کا قول ہے کہ انسان کی موت کے وقت اس کے اعمال نامہ لکھنے والے فرشتہ کو اعمال نامہ بند کرتے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ کلمہ پڑھے تو میں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دوں گا۔

۸۳۷۰ محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی کا قول ہے غم کے بڑھنے کے وقت وہ نرم پڑ جاتا ہے اور نرم پڑنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

۱۔ سنن النسائی ۳۴/۸، و سنن الترمذی ۳۰۳۶، و دلائل النبوة للبيهقي ۱۱۸۳/۲، و کنز العمال ۳۵۴۴۴، و تفسیر القرطبی

۲۴۴/۶، و اتحاف السادة المتقين ۲۰۶/۶

۲۔ التاريخ الكبير ۵۲۸، و الجرح ۳۶۷، و الکاشف ۳۵۳۹، و الميزان ۳/۲۰، و تهذيب الکمال

۳۷۴۴

۸۳۷۱ محمد بن اسحاق مدینی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبد الاعلیٰ بن حماد نرسی، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے خدا کی قسم ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف التفات نہیں کرتا لیکن وہ بندہ جب مسلسل دعا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میرے علاوہ کسی کو نہیں پکارا اب اس سے اعراض کرنے سے مجھے حیا آگئی ہے تم گواہ بن جاؤ میں نے اس کی دعا قبول کر لی۔ ان احادیث کی سند میں فضل محمد بن منکدر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۷۲ ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن یعقوب، ابو عاصم عبادانی، رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ قیامت کے روز ایک شخص کو بلا کر اس سے سوال کرے گا میں نے دنیا میں تمہاری دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا تھا کیا تم نے دنیا میں مجھ سے دعا کی تھی؟ وہ جواب دے گا اے باری تعالیٰ میں نے دنیا میں دعا کی تھی پھر اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں تم نے فلاں دعا کی تھی جس کے عوض میں نے تم سے فلاں تکلیف دور کی تھی، وہ کہے گا بالکل پھر اللہ فرمائے گا کہ تم نے دنیا میں جو مجھ سے فلاں دعا کی تھی لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا تھا بلکہ تمہارے لئے جنت کی شکل میں ذخیرہ آخرت بنا دیا تھا، اس وقت انسان تمنا کرتے ہوئے کہے گا کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی۔

۸۳۷۳ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس الشامی، یعقوب بن اسماعیل السلال، ابی، محمد بن یحییٰ البصری، محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب اہل جنت جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان پر ایک نور ظاہر ہوگا جو جنت کے نور پر غالب آجائے گا وہ نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ کی طرف سے ندا آئے گی السلام علیکم یا اہل جنت اور یہی بات قرآن کی اس آیت میں بیان کی گئی ہے (ترجمہ) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (ازیس ۵۸) سلام کے بعد اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا مجھ سے کوئی سوال کرو وہ کہیں گے ہم آپ سے آپ کی رضا کا سوال کرتے ہیں اللہ فرمائے گا میری رضا کی وجہ سے تو تم جنت میں داخل ہوئے ہو اب میں تمہارا اکرام کرنا چاہتا ہوں لہذا اب تم کس طرح کا اکرام چاہتے ہو؟ اہل جنت عرض کریں گے اے باری تعالیٰ ہم آپ کی زیارت چاہتے ہیں؟ اس کے بعد زبرد کی لگام والی سرخ یا قوت کی سواریاں لائی جائیں گی ان پر اہل جنت سوار ہو جائیں گے ان کے کھڑ زمین سے اٹھنے کے بعد متنبی نظر پر لگ رہے ہوں گے وہ سواریاں اہل جنت کو جنت عدن تک لے جائیں گی اور اللہ تعالیٰ جنت کے درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو حور عین کی باتوں کے جواب دینے کا حکم دے گا وہ حوریں کہیں گی ہماری نزاکت کبھی بھی ختم نہیں ہوتی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی ہم کریم لوگوں کی کریم زوجات ہیں ہم آپس میں ایک دوسرے سے خوش ہیں اور حکم الہی سے اہل جنت پر خالص کستوری کی بارش ہوگی فرشتے اہل جنت سے کہیں گے (ترجمہ) اور کہیں گے تم پر رحمت ہو رہی ہے (ازرعد ۲۴) پھر ان پر میثرہ ہوا چلے گی اس کے بعد فرشتے عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ کی مخلوق آپ کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا طائفین اور صادقین کو میری طرف سے خوش آمدید ہو تم جنت عدن میں داخل ہو جاؤ تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ دور کر دے گا اسی وقت تمام اہل جنت دیدار الہی سے محفوظ ہوں گے اور نور رحمن میں ایسے مستغرق ہوں گے کہ ایک دوسرے کو شناخت کرنا بھی چھوڑ دیں گے اس کے بعد ان کو واپسی کا حکم جاری ہوگا، چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنی اپنی منزل گاہوں کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہی چیز قرآن کی اس آیت نے بیان کی (ترجمہ) یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (از فصلت ۳۲) ابن ابی الشوارب فرماتے ہیں کہ مسلسل اہل جنت اللہ اور اللہ اہل جنت کا دیدار کریں گے اور دیدار الہی باقی رہنے تک جنتی نعمتوں کو پھول جائیں گے اور دیدار الہی ختم ہونے کے بعد بھی اس کے نور برکت کا اثر اہل جنت اور ان کے بالا خانوں میں باقی رہے گا۔

۱۔ الاحادیث الضعیفہ ۲/۲۹۰

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱/۸۳، والکامل لابن عدی ۶/۲۰۳، ومجمع الزوائد ۷/۹۸، واتحاف السادة المتقين ۹/۶۳۹، والترغیب والترہیب ۳/۵۵۲، والدر المنثور ۵/۳۶۲، واللائلی المصنوعة ۲/۲۳۳، وتنزیہ الشریعة ۲/۳۸۳، ومشکاة المصابیح ۱/۵۶۶۳

۸۳۷۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن حماد، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا قول ہے گویا میں حوض کوثر اور مقام محمود کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کے دور کرنے کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے شخص سے مل کر پوچھے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہو گیا وہ کہے گا ہاں پھر ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کے وقت سوال کرے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہو گیا وہ انکار کرتے ہوئے کہے گا خدا کی قسم میں تو محروم ہو گیا ہوں۔

۸۳۷۵ ابو بکر محمد بن جعفر بن حفص المجدل، عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار ابو عاصم، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر جابر آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے جبرائیل نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا اے جبرائیل کیا وجہ ہے فلاں بن فلاں دوزخیوں کی صف میں ہے میں عرض کروں گا اے باری تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل اس نے زندگی میں ایک باریا حنان یا منان کہا تھا اس کے پاس جا کر سوال کرو کہ اس سے اس کی کیا مراد تھی حضرت جبرائیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس جا کر اس کے بارے میں سوال کروں گا وہ جواب دے گا کہ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حنان منان نہیں ہے اس کے بعد بحکم ربی میں اسے دوزخیوں کی صف سے نکال کر جنتیوں کی صف میں داخل کروں گا۔

۸۳۷۶ محمد بن حمید، ابو یعلیٰ موصلی، محمد بن بکر مقری، معتمر بن سلیمان، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو اللہ کے سامنے پیشی کے وقت سخت ندامت ہوگی اور وہ اپنے بارے میں دوزخی فیصلہ ہونے کے باوجود اللہ کے سامنے سے دور کئے جانے کی تمنا کرے گا۔

۸۳۷۷ عبد اللہ بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف القطان، علی بن عاصم، فضل بن عیسیٰ، محمد بن منکدر جابر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ طور پر حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی پہلے والی ہم کلامی سے مختلف تھی حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کی وجہ دریافت کی اللہ نے فرمایا اے میرے کلیم میں تم سے تمام زبانوں میں کلام کرنے کی قوت رکھتا ہوں جب حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کلام الہی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کلام الہی کی کیفیت بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

۳۶۵ کہمیس الدعاء

آپ متقی اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۳۷۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، مؤمل بن اسماعیل، عمارہ بن زاذان کہتے ہیں کہ ایک بار کہمیس نے کہا اے ابوسلمہ میں ایک گناہ صادر ہونے پر چالیس سال سے رو رہا ہوں میں نے کہمیس سے اس گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک بار ملاقات کے لئے میرا بھائی میرے پاس آیا میں نے ان کے لئے مچھلی تیار کی کھانے سے فراغت پر میں نے ہمسایہ کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لے کر اس سے ہاتھ صاف کر لئے اس گناہ پر میں چالیس سال سے گریہ کرتا ہوں۔

۸۳۷۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب غسان بن مفضل، ابو عبد الرحمن حنفی کہتے ہیں کہ ایک بار راستہ میں کہمیس کا ایک دینار گر گیا اس کی تلاش کی تو وہ انہیں مل گیا اسے ہاتھ میں لینے کے بعد فرمایا خدا کی قسم نامعلوم یہ دینار میرا ہے یا کسی اور کا ہے۔

۱۔ الدر المنثور ۱/۱۵۳۔ والاسماء والصفات للبیہقی ۲/۲۵۵۔ والموضوعات ۱/۱۱۳۔ واللالی المصنوعة ۱/۶۱۔

وتنزیہ الشریعة ۱/۱۲۱۔

۸۳۸۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، یثیم بن معاویہ فرماتے ہیں کہ کہمس کا شب وروز میں ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا۔

۸۳۸۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن فضل علانی، ابو عبد الرحمن حنفی فرماتے ہیں کہ ایک بار کہمس کے گھر میں سانپ نکل آیا کہمس نے اسے مارنے کی کوشش کی لیکن وہ پہلے ہی اپنے بل میں چلا گیا کہمس نے اسے پکڑنے کے لئے بل میں ہاتھ ڈالا تو سانپ نے اسے کاٹ لیا کہمس سے ہاتھ داخل کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا خدا کی قسم والدہ کو کاٹنے کے خوف سے میں نے اس میں ہاتھ داخل کیا تھا۔

۸۳۸۲ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو معاویہ غلابی، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ قتنہ کے زمانہ میں کہمس کے نزدیک سے ایک شخص گزرا اس وقت کہمس کے ہاتھ میں پانی کا مشکیزہ تھا اس نے ان سے پانی طلب کیا تو کہمس نے کہا اگر تو ان لوگوں میں سے ہوتا تو میں تجھے کبھی پانی نہ پلاتا۔

۸۳۸۳ عبد اللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم سعید بن عامر کہتے ہیں کہ کہمس بنی حنیفہ کے مرد صالح تھے وہ چوہے کا کام کرتے تھے اور مؤذن بھی تھے اور والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں رہے اس کے بعد وفات تک مکہ میں قیام فرمایا کہمس بازار جا کر ایک دانق میں شکر خریدتے لیکن دکاندار ان سے دھوکہ کرتا کہمس اس کے باوجود بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسی سے خریدتے تھے۔

۸۳۸۴ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن نوح بن عبد الملک بن قریب فرماتے ہیں کہ کہمس کا چوہے کا مشغلہ تھا ان کی یومیہ آمدنی دو دانق ہوتی تھی شام کو انہی سے والدہ کے لئے پھل خرید کر لاتے تھے۔

۸۳۸۵ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبید اللہ بن محمد قرشی فرماتے ہیں کہ کہمس والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے ایک بار ان کے پڑوس میں شادی میں محنت بڑی عمدہ آواز میں گانا گارہے تھے کہمس کو ان کی آواز بڑی اچھی لگی سلیمان بن علی ہاشمی نے کہمس کے پاس ہدیتا ایک رقم بھیجی کہ وہ اس سے والدہ کے لئے ایک خادم خرید لیں تاکہ وہ کچھ وقت فارغ رہیں لیکن کہمس نے اس رقم کو قبول نہیں کیا پھر وہ رقم ان کے گھر میں ڈال کر چلا گیا کہمس نے وہ رقم اٹھا کر ان کو واپس پہنچا دی۔

۸۳۸۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد، اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن منضل کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید کی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہمس کے پاس آمد و رفت رہتی تھی لیکن کہمس کی والدہ کو ان حضرات کی آمد و رفت ناپسند تھی اس لئے ایک بار اس نے کہمس کو ان کے ساتھ مجالست سے منع فرما دیا چنانچہ اس کے بعد جب کہمس کے پاس عمرو بن عبید آئے تو کہمس نے انہیں آمد و رفت سے منع کر دیا۔

۸۳۸۷ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ ایک بار ہم مکہ میں کہمس کے پاس گئے اس وقت ان کی سکونت سلیمان بن علی کے گھر میں تھی جسے انہوں نے سلیمان سے چالیس ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنی ہی رقم اس کی تحفہ پر خرچ کی تھی ہم عصر کے بعد ان کے پاس پہنچے ہمارے ایک ساتھی نے گھر کی چھت کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے عبد الملک کیا تو اس کی ملکیت اور اس کی آمدنی کھانے پر خوش ہے کہمس نے فرمایا خدا کی قسم میں اسے چار درہم کے عوض لینے لگے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔

۸۳۸۸ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابو عبد الرحمن، حفص بن حمید، عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں کہمس نے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی منہ کے قریب کیا جب انہوں نے اس کی ٹھنڈک کو چکھا تو اسے نوش نہیں فرمایا اور فرمانے لگے اے ابو عبد الرحمن تجھ سے اس کا حساب ہوگا۔

۸۳۸۹ ابو محمد، احمد، ابو محمد عبد الملک بن ابراہیم، موسیٰ بن ہلال عبدی فرماتے ہیں کہ کہمس نے مجھ سے مکہ میں بیان کیا کہ میرا ایک ہمسایہ میرے لئے کھجوریں خرید کر جمع کرتا تھا، لیکن اس کے انتقال کے بعد میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

۸۳۹۰ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، حسن بن علی حنفی، یحییٰ بن کثیر بصری کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس ایک درہم کا آٹا خرید کر اس سے کھاتے رہے کافی روز کے بعد انہوں نے اس کا وزن کیا تو اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی لیکن اس کے بعد کھانے سے اس میں کمی آتی گئی حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا۔

۸۳۹۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی خلف بن ولید، ابو عطاء کہتے ہیں کہ کہمس نصف شب میں اللہ سے مناجات کرتے ہوئے فرماتے تھے اے باری تعالیٰ کیا آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے باوجود مجھے عذاب دیں گے۔

۸۳۹۲ ابو بکر، عبد اللہ بن احمد، محمد بن ثنی، عبد اللہ بن ثور، موسیٰ راہبی کہتے ہیں کہ ایک روز شمیٹ، بدیل اور کہمس جمع ہو کر کہنے لگے آؤ ہم ٹھنڈے پانی کے قریب جمع ہو کر گزشتہ گناہوں پر اللہ کے حضور گریہ کریں۔

۸۳۹۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، مفضل بن غسان، یحییٰ اصمعی، اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کہمس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں بارہ گلدستے پیش کئے۔

۸۳۹۴ حبیب بن حسن، فارق الخطابی، ابو مسلم کشی، عبد الرحمن بن حماد شعی، کہمس بن حسن، عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آپ چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا سفر سے واپسی پر آپ ﷺ پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عمر کے زیادہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز شروع کر دی تھی پھر میں نے ان سے سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ بڑی سورتیں پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے روزہ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وفات تک بھی کبھی آپ نے پورے ماہ افطار نہیں کیا۔

۸۳۹۵ حبیب بن حسن، فارق، سلیمان، ابو مسلم کشی، عبد الرحمن بن حماد، کہمس بن حسن، عبد اللہ بن شقیق، یحییٰ بن اذرع کہتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا میرے مدینے سے باہر نکلنے کے بعد آپ ﷺ بھی میرے پیچھے پہنچ گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلے حتیٰ کہ ہم احد پر پہنچ گئے پھر مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو اس بستی کے اہل اسے چھوڑ دیں گے میں نے اس کے غلات کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا پرندے اور درندے اس کے غلات کھائیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا جب بھی وہ اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ایک فرشتہ اسے داخل ہونے سے روک دے گا اس کے بعد ہم مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ایک نمازی کو دیکھ کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم اسے صادقین میں شمار کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمل کرنے والا اور نمازی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت سناؤ کہیں وہ اور ہم سب ہلاک ہو جائیں۔

۸۳۹۶ احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان، کہمس بن حسن، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ سے ملنے کے لئے آئی لیکن اس وقت آپ موجود نہیں تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے آپ نے اس خاتون سے کام دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے مشورہ کئے بغیر میرے چچا زاد سے میرا نکاح کر دیا ہے اب کیا میرے لئے نکاح کے علاوہ کوئی راستہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے والد کے عقد کو ختم نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ میں نے اس لئے کیا کہ خواتین کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ان کے نفسوں کے بارے میں اختیار ہے۔

۸۳۹۷ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقبری، کہمس، مصعب بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۳۸، ۳۲/۵، والمجمع الكبير للطبرانی ۱۸/۲۳۰، ومجمع الزوائد ۳/۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰،

۳۱، ۱۳/۳، وفتح الباری ۴/۹۰، وکنز العمال ۸۹۸/۳۳۸، ۳۹۶۹۰،

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اور اب تک اعتراض کے خوف سے میں نے وہ حدیث تمہیں نہیں سنائی تھی چنانچہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے راستہ میں ایک شب کی چوکیداری ہزار شب بیدار رہنے اور ہزار دن روزہ رکھنے سے افضل ہے۔

۸۳۹۸ فاروق، حبیب، محمد بن سلیمان ہاشمی، ابو مسلم کشی عبد الرحمن بن حماد، کہمس، محمد بن عمرو، سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کے بارے میں نزاع کرنا کفر ہے۔

۳۶۶ عطاء سلیمی

آپ خوف عظیم اور قلب سلیم کے حامل انسان تھے۔

۸۳۹۹ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات کا وعدہ ہے تو آپ کیا کرو گے عطاء نے فرمایا اگر یہ بات مجھے کہی جائے تو اس میں داخل ہونے سے قبل ہی مجھے خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ اگر آگ روشن کر کے اعلان کیا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے آپ کے نزدیک کوئی اس میں داخل ہو گا انہوں نے فرمایا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر بن خالد باہلی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطاء نے فرمایا اگر آگ روشن کر کے مجھے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی سے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۲ ابو بکر بن مالک، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کسی کو کہا جائے کہ اگر تو آگ میں داخل ہو گا تو تیرے لئے نجات ہے عطاء نے کہا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میں اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال عبدی، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک صبح سردی میں میں نے عطاء کے سامنے آگ روشن کی میں نے کہا اے عطاء اگر آپ سے کہا جائے کہ اگر اس آگ میں داخل ہو جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں کیا آپ کو خوشی ہوگی انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم مجھے خوشی کے مارے اس میں داخل ہونے سے قبل موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۴ عبد اللہ بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی عمرو بن ابی ذرین، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں ایک بار عطاء کے ساتھ کسی

۱۔ مسند الامام احمد ۳۳۸/۴، ۳۲/۵، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۳۰/۱۸، وجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰،

۳۱، ۱۴/۳، وفتح الباری ۹۰/۴، وکنز العمال ۳۴۸۹۸، ۳۹۶۹۰،

۲۔ سنن ابن ماجہ ۴۷۷۰، و مسند الامام احمد ۶۱/۱، ۶۵، والمستدرک ۸۱/۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۸/۱،

والترویح والترہیب ۲۵۰/۲، والضعفاء للعقيلي ۱۰۳/۲، وتفسير ابن كثير ۱۷۳/۲، ۱۷۴، والدر المنثور ۲۲۷/۱،

۳۔ مسند الامام احمد ۴۲۳/۲، ۳۸۴، والمستدرک ۲۲۳/۲، والدر المنثور ۳۴۶/۵،

گھر میں تھا اور گھر کے گوشہ میں آگ روشن تھی انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر اگر کوئی مجھ سے کہے اگر آپ اس آگ میں داخل کئے جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں یا آخرت میں آپ کو جنت یا دوزخ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، تو مجھے امید ہے کہ اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میری موت واقع ہو جائے گی۔

۸۴۰۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، عبد الرحمن بن مہدی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء نے گذشتہ حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۸۴۰۶ ابو محمد بن حیان، احمد، ابو عبد اللہ بن عبید، یحییٰ بن راشد، مر جابن وداع راہی فرماتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس گئے وہ ہانڈی کے تلے آگ روشن کر رہے تھے ان سے کسی نے کہا اگر آپ کو اس آگ میں جلا کر آخرت میں حساب سے بری کر دیا جائے تو آپ راضی ہوں گے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا خدا کی قسم حساب سے بری کرنے کی شرط کے ساتھ متعدد بار مجھے جلتا پسند ہے۔

۸۴۰۷ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، سلیمان بن داؤد نعیم کہتے ہیں کہ ہم عابد و زاہد عطاء کے پاس گئے تو وہ کہہ رہے تھے اے عطاء تو ہلاک ہو اے عطاء تو ہلاک ہو کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی ان کی مسلسل یہ کیفیت رہی حتیٰ کہ ہم نے اسی حالت میں انہیں چھوڑ دیا وہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ دنیا میں موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے روز مجھ پر رحم فرما۔

۸۴۰۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، علی بن بکار کا قول ہے میں سرحد کی طرف آتے ہوئے عطاء کو بصرہ میں چھوڑ کر آیا ہوں نیز فرمایا عطا چالیس برس تک بستر پر ہی رہے خوف الہی کی وجہ سے ان میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی بستر پر ہی وضو فرمایا کرتے تھے، نیز فرمایا چالیس برس کی کیا بات ہے عطا کی تو ساری زندگی ہی اطاعت الہی میں گزری ہے۔

۸۴۰۹ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم عبید اللہ بن محمد قرشی، صالح کہتے ہیں کہ عطاء پر خوف الہی کی اس قدر غلبہ تھا کہ دعا میں فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آپ سے غم زدہ کرنے والے اور اطاعت الہی کی قوت پیدا کرنے والے خوف کا طالب ہوں۔

۸۴۱۰ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن الحواری ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ عطاء سلیمی پر خوف الہی کا بہت زیادہ غلبہ تھا وہ اللہ سے جنت کے بجائے عفو کا سوال کرتے تھے۔

۸۴۱۱ ابو محمد بن حیان محمد بن یحییٰ، محمد بن مرزوق فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الہی کی وجہ سے قرآن بھول گئے تھے۔

۸۴۱۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، جعفر بن ابی رازی، ابو جعفر صالح فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میرے لئے احادیث میں رخصت تلاش کرو تا کہ مجھے غم سے نجات ملے۔

۸۴۱۳ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، نعیم بن مودع بن توبہ غنری نے بیان کیا ہے کہ عطاء وضو کرنے کے بعد لرزہ بر اندام ہو جاتے ان پر شدید گرہ طاری ہو جاتا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ایک اہم رکن کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔

۸۴۱۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم ابن عبیدہ، یحییٰ بن راشد علاء بن محمد فرماتے ہیں کہ ایک بار میں عطاء کے پاس گیا تو ان پر بیہوشی طاری تھی میں نے ان کی اہلیہ ام جعفر سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ہمارے پڑوس میں تور آگ سے روشن تھا عطاء کی نظر اس پر پڑ گئی اسی وقت وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۱۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، عفیرہ فرماتی ہیں کہ عطا پر جب گرہ طاری ہوتا تو مسلسل تین شب و روز تک رہتا نیز فرماتی ہیں کہ ایک بار ابراہیم محلی عطاء کے پاس آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے، کہتے ہیں کہ میں نے

غور سے دیکھا تو گھر کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے ارد گرد تری تھی میں نے اسے ان کے وضو کا اثر خیال کیا لیکن ان کی اہلیہ نے فرمایا یہ ان کے آنسوؤں کا اثر ہے۔

۸۴۱۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن ابی زریں، عبد اللہ بن سلیمان، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الہی اور عبادت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے میں نے اکرانا ان کی کمزوری دور کرنے کے لئے ان کی خدمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی، چنانچہ میں نے عمدہ کھجوریں اور ستو خرید کر ان دونوں کو ملا کر ایک شربت تیار کیا پھر اس کا لوٹا بھر کر اپنے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا اور اسے تاکید کی کہ جب تک عطاء اسے نوش نہ فرمائیں اس وقت تک واپس نہ آنا چنانچہ وہ عطاء کے نوش کرنے کے بعد آیا دوسرے روز پھر اسی طرح میں نے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں لوٹا بھیجا لیکن دوسرے روز لڑکے نے آکر بتایا کہ عطاء نے اسے نوش نہیں کیا پھر میں خود عطاء کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ تو طاقت کی چیز تھی اس سے آپ کو ذکر الہی میں مدد ملتی انہوں نے جواب میں فرمایا اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے میں نے اول روز کی طرح دوسرے روز بھی اسے نوش کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ (از ابراہیم ۷۱) اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہو گیا پھر میں نے دل میں سوچا کہ ہمارے درمیان میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔

۸۴۱۷ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سعدان بن جامع مسکین بن ابی فاطمہ، صالح مری فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا آپ عبادت الہی کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اگر طاقت کی کوئی چیز تیار کر کے میں آپ کی خدمت میں پیش کروں تو کیسا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان کے لئے ستو تیار کیا تو انہوں نے چند روز نوش فرمانے کے بعد اسے چھوڑ دیا میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا اے ابوبکر دوزخ کی آگ یاد آنے پر میں نے ایسا کیا۔

۸۴۱۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، موسیٰ بن سعید، صالح فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عطاء کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے آپ کمزور ہو چکے ہیں اگر آپ کچھ روز ستو کا استعمال جاری رکھیں تو انشاء اللہ آپ کی طاقت عود آئے گی انہوں نے تین درہم میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ستو کا انتظام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے چنانچہ میں نے ستو خرید کر اس کا شربت تیار کر کے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا لیکن ایک دور روز کے بعد عطاء نے اسے نوش نہیں فرمایا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اے صالح دوزخ کے یاد آنے کے بعد اس کا نوش کرنا میری طاقت سے باہر ہو گیا، صالح فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دل میں سوچا ہمارے خیالات مختلف ہیں۔

۸۴۱۹ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، ابویزید بادی، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ ادا کر کے واپس ہوا تھا کہ عطاء اور عمرو بن درہم اکٹھے جا رہے تھے اور مسلسل گریہ کی وجہ سے عطاء کی بینائی بالکل کمزور ہو چکی تھی عمر عطاء سے کہنے لگے کب تک ہم لہو لعب میں مشغول رہیں گے یہ سن کر عطاء زور سے چیخ مار کر بیہوش ہو گئے اور زخمی بھی ہو گئے جس کی وجہ سے لوگ جمع ہو گئے اور عمران کے سر ہانے بیٹھے رہے مغرب تک عطاء کی مسلسل یہ کیفیت رہی اس کے بعد انہیں ہوش آیا۔

۸۴۲۰ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، بکار، سعید فرماتے ہیں کہ ایک بار میری عطاء سے ملاقات ہو گئی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آرہے ہو میں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی حسن کے پاس سے انہوں نے پوچھا کہ حسن نے کوئی بات فرمائی ہے میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کے لئے اللہ تک وصول کی سواری ہے اسی پر مؤمن

سوار ہو کر اللہ تک پہنچ سکتا ہے لہذا تم اللہ تک وصول کے لئے اپنی سواری درست رکھو عید کہتے ہیں کہ اس کے بعد عطاء بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۱ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صلت ابن حکیم، علاء بن محمد بصری فرماتے ہیں کہ میں عطاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوا نماز جنازہ سے قبل عطاء چار بار بیہوش ہوئے نماز جنازہ کے بعد قبرستان پہنچتے ہی بیہوش ہو گئے۔

۸۴۲۲ ولید بن احمد، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین صالح بن ابی فزار، ولید بن مسلم، خلید بن علی فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں عطاء کے سامنے ایک دمشقی کا ذکر کیا گیا کہ اس نے ایک مشت چار سو افراد قتل کئے یہ سن کر عطاء پر بیہوشی طاری ہو گئی۔

۸۴۲۳ ولید، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن حسین، جعفر بن منظور، سرار ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ عطاء کی وفات سے تیس سال قبل ہی ان پر گریہ طاری رہتا تھا اور وہ ایک غمزدہ خاتون کی مانند رہتے تھے اور وہ اہل دنیا سے نہیں تھے۔

۸۴۲۴ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار بن حاتم بشر بن منصور کا قول ہے کہ عطاء ہر شام بعد عصر مسلسل فرماتے تھے کل آئندہ عطاء قبرستان میں ہوگا۔

۸۴۲۵ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، ابی حماد بن زید فرماتے ہیں کہ عطاء اس بات کے علاوہ کوئی بات نہیں سمجھتے تھے کہ کل آئندہ عطاء قبر میں ہوگا۔

۸۴۲۶ ابو محمد، احمد، ابو عبد اللہ بن عبیدہ، عقیقہ فرماتی ہیں کہ عطاء چالیس برس تک مسکرائے نہیں اور نہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ایک بار آسمان کی طرف دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۷ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبید اللہ بن عبیدہ، یحییٰ بن راشد، علاء بن محمد کہتے ہیں کہ عطاء عبادت الہی کی وجہ سے پرانی کمند کی مانند ہو گئے تھے اور میرے نزدیک عطاء دنیا سے لاتعلق تھے ایک بار میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی اہلیہ نے بتایا عطاء پر ایک شب دروز سے گریہ طاری ہے۔

۸۴۲۸ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں آندھی چلی جس کی وجہ سے تاریکی چھا گئی لوگوں نے مساجد کا رخ کیا میں نے سوچا میں کس کے پاس جاؤں کچھ دیر سوچنے کے بعد میں عطاء کے پاس گیا اس وقت وہ کمرے میں کھڑے ہوئے سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے رب العالمین علامت قیامت کے ظہور سے قبل ہی مجھے اپنے پاس بلا لے صبح تک ان کی یہی کیفیت رہی۔

۸۴۲۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبیدہ، یحییٰ بن راشد، مر جاء بن وداع، رانسی کہتے ہیں کہ عطاء آندھی چلنے، ہادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت فرماتے تھے یہ میرے معاصی کا نتیجہ ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگوں کو راحت مل جائے، ایک بار ہم نے ان سے مہنگائی کی شکایت کی تو فرمایا یہ میرے گناہوں کی وجہ سے تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔

۸۴۳۰ احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ عطاء نے مالک بن دینار سے جنت کے بارے میں کچھ بیان کرنے کی درخواست کی تو مالک نے فرمایا جنت میں ایک حسین و جمیل حور ہے اس کے حسن پر تمام جنتی فخر کریں گے اگر اہل جنت کے بارے میں عدم موت کا فیصلہ نہ ہوتا تو تمام اہل جنت اس کے حسن کی وجہ سے مر جاتے، عطاء مالک کی اس بات کے سننے کے بعد چالیس برس تک غمزدہ رہے۔

۸۴۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو عبد اللہ بن عبیدہ، عبد الملک بن قریب، اسمعی، ابو یزید نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ حبیب اور مالک بن دینار دنیا سے چلے گئے کاش میں بھی دنیا سے چلا جاتا۔

۸۴۳۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عمرو، معاویہ کندی فرماتے ہیں کہ عطاء ایک بار روزہ کی حالت میں گرمی کی وجہ سے پانی میں داخل ہو گئے تو کچھ سکون مل گیا لیکن فرمایا اے نفس تو راحت کا طالب ہے آج کے بعد کبھی بھی پانی میں داخل نہیں ہوں گا۔
۸۴۳۳ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبد اللہ بن عبید، خزیمہ بن زرعہ، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ عطاء شب کو اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے تھے اس خوف سے کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا جسم مسخ نہ ہو جائے اور بیدار ہونے کے وقت اٹے ہوئے ہلاکت عطاء کے لئے۔

۸۴۳۴ ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن منضل، بشر بن منصور سلیمی فرماتے ہیں کہ عطاء نے ساٹھ بار فرمایا میں اپنے والدین کی سب سے نکی اولاد ہوں۔

۸۴۳۵ سلیمان بن احمد، خلف بن عبد اللہ، نصر بن علی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کے ہمسایہ سے کہا عطاء کے لئے وضو کا پانی کون لاتا تھا اس نے بتایا کچھ منٹ ان کے وضو کا پانی لاتے تھے میں نے ان سے سوال کیا کیا وہ عطاء کو ناپسند نہیں تھے اس نے کہا عطاء انہیں اپنے سے بہت اچھا سمجھتے تھے۔

۸۴۳۶ عبد اللہ بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، عبد الخالق فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے عطاء سے ان کے کمزور ہونے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا چالیس سال قبل میں نے اپنے ہمسایہ کا کبوتر شکار کیا تھا اس کی قیمت صدقہ کرنے کے باوجود آج تک مجھے اس کا قلق ہے۔

۸۴۳۷ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، عبد الخالق بن عبد اللہ عبدی فرماتے ہیں کہ عطاء شب کے وقت قبرستان چلے جاتے وہاں جا کر مردوں کو خطاب کر کے کہتے اے مردو تم دنیا سے رخصت ہو چکے ہو اور اپنے اعمال کا تم نے مشاہدہ کر لیا پھر ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور صبح تک یہی کیفیت رہتی۔

۸۴۳۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، سلیمان بن ایوب بصری، مرجاء بن وداغ فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک شب خواب میں مجھے ایک شخص نے کہا اے عطاء تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ وہ کیسی ہوتی ہے اس کا رنگ بدل گیا اس نے کہا اگر تمہیں موت کی شدت اور اس کی تکلیف معلوم ہو جائے تو تمہاری نیند اڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے اس کے بعد عطاء نے فرمایا زندگی سے فائدہ اٹھانے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے، لیکن میں نے زندگی سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۳۹ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابو جعفر طباع، مخلد کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے افضل شخص نہیں دیکھا۔
۸۴۴۰ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، شعیب بن محمد ازدی، صالح مری کہتے ہیں کہ مجھے عطاء نے کہا اے ابو بشر میں موت کو پسند کرتا ہوں حالانکہ مجھے اپنے لئے اس میں راحت ہونا معلوم نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مجھے معلوم ہے کہ موت انسان اور اس کے اعمال کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ انسان موت کے بعد گناہ کر کے اس پر عذاب کے مستحق ہونے سے بچ جاتا ہے اور زندہ شخص خطرہ میں رہتا ہے اور آخر کار سب نے دنیا سے جانا ہے۔

۸۴۴۱ ابو بکر بن عبد اللہ بن یحییٰ، حبیب بن نصر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، شعیب بن محرز، صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا انہوں نے روتے ہوئے جواب دیا اے ابو بشر کاش میں مٹی ہوتا تا کہ قیامت کے روز اس کی ایک مٹھی بھی جمع نہ کی جاتی صالح فرماتے ہیں کہ عطاء کی بات سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ قیامت کے روز نجات کے حصول کے لئے فرمایا۔

۸۴۴۲ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد، عبد الاعلیٰ ابن حماد النرسی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ دنیا میں میری غربت، قبر میں میرے۔ حدت اور قیامت کے روز میرے طویل قیام پر رحم فرما۔

۸۴۴۳ سلیمان بن احمد، احمد بن بہرام الذمی، محمد بن مرزوق، شداد بن علی الفہانی، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس ان کی وفات کے وقت، حاضر ہوئے انہوں نے مجھے سانس لیتے: دیکھ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا میں نے کہا یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا خدا کی قسم دوزخ میں داخل کئے جائیں گے۔ ان کے خوف سے قیامت تک سانس کا انکے رہنا مجھے پسند ہے۔

۸۴۴۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضال، ابو بکر بن ابراہیم، سیار مسکین ابو فاطمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ شہوت اور خواہش علم عقل اور بیان پر غالب آکر رہتی ہے۔

۸۴۴۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن عباد، غنیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جب انکے عطاء سے دعا کی درخواست کرتے تو یہ دعا کرتے اے باری تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہونا اگر آپ ناراض ہو جائیں تو ہمیں بخش دینا۔

۸۴۴۶ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ: دی پر عطاء کے پاس گئے وہ ہماری کثرت کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے پھر فرمایا اے باری تعالیٰ ہم سے انتقام نہ لینا نیز فرمایا آید: ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے اس کی تعریف کی واپسی پر اس نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۷ ولید بن احمد، محمد بن نصر، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ عطاء بادلوں کی گرج سن کر کھڑے ہو جاتے پھر اپنے پیٹ کو درد زہ والی عورت کی مانند پکڑ کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کاش میں سردی کی آمد سے قبل دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

۸۴۴۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبد اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، جعفر بن زید عبدی فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کے نزدیک سے گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی جب وہ ان سے جدا ہوا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ اگرچہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۹ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن فضال، نصر بن علی، نوح بن قیس، عطاء سلیمی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے عبد اللہ بن غالب اجعت کے پاس گئے وہ اس وقت لوہے کے منبر پر تشریف فرما تھے غالب کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے غالب نے اجعت سے سوال کیا ہم کس چیز پر آپ کی بیعت کریں انہوں نے فرمایا قرآن و سنت پر چنانچہ ایسا ہی ہوا غالب کی وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی۔

۸۴۵۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن ابی جمیل مروزی، حفص بن حمید، ابن مبارک نے عطاء سے: ال کیا کہ آپ کی حسن سے ملاقات ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابن عون کے ساتھ ایک بار ہوئی ہے، ابن مبارک نے فرمایا ابن: ان کے علاوہ متعدد بار ہوئی ہے۔

۸۴۵۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبد اللہ، اسمعی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ تم نے انس سے کوئی چیز روایت کی ہے انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا فلاں شیخ کے پاس چلے جاؤ۔

۸۴۵۲ حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء دعائیں اللہ سے جنت کا سوال کرتے تھے میں نے ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز فرمان الہی ہو گا میرے بندہ کا اعمال نامہ چیک کرو اگر اس

نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہوگا تو میں اسے جنت عطاء کروں گا، اگر دوزخ سے پناہ مانگی ہوگی تو میں اسے دوزخ سے نجات دوں گا یہ سن کر عطا نے مجھ سے فرمایا دوزخ سے نجات مل جانا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۳۶۷ عتبہ الغلام

آپ دنیا سے آزاد اور ہدایت یافتہ انسان تھے۔

۸۴۵۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، اسحاق بن ابراہیم ثقفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے سامنے رباع سے عتبہ الغلام نام کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا ان کا نصف حصہ مردوں کے مشابہ تھا لیکن ہم ان کو مرتضیٰ غلام کی مانند عبادت کرنے کی وجہ سے عتبہ الغلام کہتے تھے۔

۸۴۵۴ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ عتبہ کا نام اصل میں عتبہ بن ابان صمدی تھا، والد کی وفات سے قبل ہی انہوں نے وفات پائی۔

۸۴۵۵ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، شعیب بن محرز، حسین کہتے ہیں کہ عبد الواحد نے مجھ سے پوچھا عتبہ الغلام کا غم کس کے مشابہ ہے میں نے کہا کہ ان کا غم حسن کے غم کے مشابہ ہے۔

۸۴۵۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم محمد بن عظیم، سیار، رباح القیس کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے میرے ہاں شب گزاری، میں نے ان کو سجدہ میں کہتے سنا ابے اللہ عتبہ کا پرندوں اور درندوں کے ساتھ حشر فرما۔

۸۴۵۷ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عتبہ الغلام، یحییٰ واسطی اور مشمر بن فضی گھروں سے نکلے ہم نے ایک سبزہ زار میں قیام کیا رات کو میں نے خواب میں دیکھا ایک فرشتہ آسمان سے تین جنتی کفن لے کر آیا ان میں دو کفن عتبہ اور یحییٰ کو اور تیسرا کفن ایک دوسرے شخص کو پہنایا صبح ہونے کے بعد میں نے ان کو خواب سنانے کے لئے بلایا، لیکن عتبہ نے مجھے خواب بیان کرتے سے منع کر دیا اس کے ایک ماہ بعد ایک شب میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی شخص نے مجھے حرکت دی میں نے اٹھ کر دیکھا تو عتبہ تھے میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ خواب مجھے سناؤ میں نے بیٹھ کر ان کو خواب سنایا سننے کے بعد ہاتھ بلند کر کے انہوں نے کوئی بات کی لیکن وہ میری سمجھ میں نہیں آئی، اس کے بعد وہ چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا پھر جب میں اٹھا تو صاحب تنور نے تنور روشن کر لیا تھا میں اپنی سواری کی زین کس کر چل پڑا میں نے دیکھا کہ عتبہ گھوڑے کی لگام پکڑ کر بیٹھے ہیں، پھر ہم چلے حتیٰ کہ جب ہم حلب سے گزرے تو عتبہ نے مجھ سے کہا میرے لئے مشرکین کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے والا گھوڑا خریدو ہم وہاں پر ٹھہر گئے حتیٰ کہ والی نے آکر دروازہ کھولا مشمر بن یزیدل تھا ہم اندر داخل ہوئے ایک شخص دروازہ پر گھوڑا لئے یا ثور یا ثور پکار رہا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا تیرے لئے یہاں ثور کہاں، راوی کہتا ہے کہ مشمر بن یزیدل اس سے گھوڑا لے کر اس پر سوار ہو گیا اس کے بعد ہم وہاں سے چلے حتیٰ کہ ایک جگہ ہم نے دشمن کے نشانات محسوس کئے مجھ سے والی نے کہا کہ ان لوگوں کے بارے میں معلومات کر کے ہمیں فراہم کرے گا عتبہ نے کہا میں چنانچہ وہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا اسی اثناء میں دشمن نے عتبہ پر حملہ کر کے ایک شخص کے علاوہ سب کو قتل کر دیا پھر ہم عتبہ کے پیچھے گئے تو سب سے پہلے میں نے عتبہ کے جسم کو دیکھا ان کے سینے پر چھ یا سات زخم تھے میں نے ہی ان کو دفن کیا محمد کہتے ہیں کہ عتبہ کے قتل کے ایک سال بعد ایک نوجوان جو اسی موقع پر شہید ہوا تھا کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے اس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا مجھے شہداء میں شامل کر دیا گیا پھر میں نے اس سے عتبہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا اس نے کہا ان کا شمار ملکوت السموات میں ہوتا ہے۔

۸۳۵۸ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، عون بن عبد اللہ، محمد بن حسین، فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس عتبہ آئے میں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں غزوہ کے لئے آیا ہوں میں نے کہا کہ آپ غزوہ میں جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں غزوہ میں گیا اور شہید ہو گیا چنانچہ اس غزوہ میں سب سے پہلے عتبہ ہی شہید کئے گئے۔

۸۳۵۹ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن احمد بن بصری، ابو جعفر فرماتے ہیں کہ کیا آپ عتبہ کے قتل کے وقت موجود تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ عتبہ حباب بستی میں قتل کئے گئے۔

۸۳۶۰ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد بن حفص تمیمی، ابو حسن بن یسع فرماتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید نے حباب بستی میں سخت سردی میں عتبہ سے ملاقات کی اس وقت ان سے پسینہ ٹپک رہا تھا میں نے سخت سردی میں پسینہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس جگہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہو گیا تھا اس وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہے۔

۸۳۶۱ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، خالد بن خدش، عبد القاہر بن عبد الرحیم فرماتے ہیں کہ ایک بار بصرہ میں سرخ آندھی چلی جس سے لوگ گھبرا گئے اور عتبہ پر سخت گریہ طاری ہو گیا۔

۸۳۶۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، عبد السلام الزہرانی، ابو عامر الزہرانی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ گھر میں ساتھیوں کے ساتھ سی بانٹ رہے تھے اسی دوران آندھی چل پڑی لیکن عتبہ اس سے لاعلم تھے جب میں نے ان کو اس سے مطلع کیا تو وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے اے عتبہ تو اپنے خدا پر جرات کرتے ہوئے کھجور کے خریدنے میں مصروف ہے کیوں کہ اس روز انہوں نے چند قیراط کی کھجوریں خریدی تھیں۔

۸۳۶۳ احمد بن احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبد اللہ ختلی، اسحاق بن ابراہیم ثقفی بصری رباح قیسی فرماتے ہیں کہ عتبہ الغلام میری موجودگی میں چند قیراط کے عوض کھجوریں خریدی مغرب کے وقت آندھی چل پڑی عتبہ نے کہا کہ اے رب العالمین ایک سال سے کھجور نہ کھانے کی وجہ سے کھانے کو آج دل چاہ رہا تھا لیکن آپ نے اس پر میرا مواخذہ کرنے کا ارادہ کیا لہذا میں اسے صدقہ کرتا ہوں۔

۸۳۶۴ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، ابی، بکر کہتے ہیں کہ عتبہ الغلام آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ وہ خشک ہو جاتا رات کے وقت اس سے ایک لقمہ کھا لیتے اس کے بعد دن میں دھوپ میں رکھے ہوئے مٹکے سے لوٹا بھر کر پانی نوش فرما لیتے عتبہ کی باندی نے ان سے کہا اگر آپ آٹا مجھے دیدیں تو میں آپ کے لئے روٹی اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دوں عتبہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۳۶۵ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عبد اللہ بن فرج عابد فرماتے ہیں کہ عتبہ آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے خشک ہونے کے بعد اسی سے کچھ تناول فرما لیتے اور فرماتے دنیا میں ہمارے لئے آٹا اور نمک ہے لیکن آخرت میں انشاء اللہ ہمارے لئے عمدہ کھانے تیار کئے گئے ہیں۔

۸۳۶۶ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، سلمہ فراء کا قول ہے کہ عتبہ بصرہ کے عابدوں میں سے تھے اور صاحب فلق سے مشہور تھے عتبہ ہر ماہ کے شروع میں خشک آٹے کے ساٹھ ٹکڑے تیار کر لیتے تھے پھر ان میں سے ہر دن ایک شام میں اور ایک سحر کے وقت تناول فرماتے تھے عتبہ دائمی روزہ دار تھے سواحل اور صحراء پران کا قیام رہتا تھا۔

۸۳۶۷ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم ختلی، ابو یوسف یعقوب بن اسحاق، ابو عمر بصری فرماتے ہیں کہ عتبہ کا اس المال صرف ایک پیسہ تھا اس کے عوض کھجور کے پتے خرید کر ان کو بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتے تھے، پھر ان میں سے ایک پیسہ صدقہ کر دیتے تھے ایک پیسہ کی افطاری خریدتے اور ایک اپنے پاس رکھ لیتے، ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اس وقت ایک دانیق تین بڑے پیسوں کے

مساوی تھا۔

۸۴۶۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، خالد بن خدش، محمد بن مستور کا قول ہے کہ ایک روز عتبہ ہمارے پاس سبزہ زار پر تشریف لائے میں نے شام میں ان کو مدعو کیا اور ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خرید کر اس کا لذیذ سالن تیار کروایا، لیکن نماز عشاء کے بعد عتبہ غائب تھے میں نے انہیں تلاش کروایا تو وہ ایک کمرہ میں ستو کا شربت نوش کرتے ہوئے ملے اس وقت ان پر گریہ طاری تھا انہیں دعوت یاد دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۸۴۶۹ احمد بن اسحاق، جعفر بن قارس، ابراہیم بن جنید، احمد بن عمر انباری، احمد بن حاتم ابو عبد اللہ بصری، احمد بن عطا ابو عبد اللہ ہروی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عتبہ کو گوشت تناول نہ فرمانے پر ملامت کی تو وہ فرمانے لگے میں اپنے نفس کو ایک سال پر ٹالتا رہا حتیٰ کہ جب سات سال گزر چکے تو میں نے ایک دوست کو ڈیڑھ دانق دیکر گوشت لانے کے لئے کہا جب اس نے گوشت خرید کر مجھے دیدیا تو مجھے ایک بچہ نظر آیا میں نے اس سے سوال کیا تو فلاں بن فلاں نہیں ہے جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے اس نے جواب دیا ہاں اس کے بعد مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اس گوشت کے اس یتیم بچے کے پیٹ میں چلے جانے میں مجھے اپنا فائدہ نظر آیا لہذا وہ گوشت میں نے اس یتیم بچے کو دیدیا اور اس وقت مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آگئی (ترجمہ) اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش اور حاجت ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (از انسان ۸)

۸۴۷۰ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن محمد ظلال، احمد بن ثواب ابو عبد اللہ مغلہ بن حسین فرماتے ہیں کہ باب ہشام بن حسان کے پاس ہماری اور عتبہ کی نشست لگتی ایک روز عتبہ نے فرمایا غیر صاحب پیشہ شخص مجھے ناپسند ہے، ہم نے عرض کیا کہ آپ صاحب پیشہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میرے پاس ایک پیسہ ہوتا ہے اس کے عوض میں کھجور کے پتے خرید کر انہیں بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتا ہوں۔

۸۴۷۱ احمد جعفر بن ابراہیم، محمد بن ربیع خنی، ابو ربیعہ، فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ مختصر سا توشہ لے کر واسطہ ایک ساتھی سے ملاقات کرنے کے لئے گئے۔

۸۴۷۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خدش اپنے بعض دوستوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے بھائی سے ملنے واسطہ گئے اور زور راہ کے طور پر بصرہ سے ایک جانور خرید لیا جو انہیں واسطہ تک کافی رہا۔

۸۴۷۳ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد، روح بن سلمہ، سلم العبادانی فرماتے ہیں کہ ایک بار صالح مری عتبہ الغلام، عبد الواحد بن زید اور سلم الاسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے انہیں کھانے پر مدعو کر لیا ان کے سامنے کھانا لگا دینے کے بعد ایک ندا آئی، دنیاوی کھانے تمہیں دار آخرت سے غافل کرنے والے ہیں اور نفس کی لذت غیر نافع ہے، راوی کہتے ہیں کہ عتبہ اس کی آواز سننے کے بعد چیخ مار کر بیہوش ہو گئے پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا ان کے سامنے سے کھانا اٹھالیا گیا خدا کی قسم انہوں نے اس سے ایک لقمہ بھی تناول نہیں فرمایا۔

۸۴۷۴ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، جعفر بن منظور کہتے ہیں کہ عبد الواحد نے کھانا تیار کر کے بشمول عتبہ جماعت کو اس پر مدعو کیا راوی کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ سب نے کھانا کھایا بعض ساتھیوں نے دیکھا کہ عتبہ پر سکوت طاری ہے اور ان کی آنکھیں پر نیم ہیں لوگوں کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے عبد الواحد کو عتبہ کی صورتحال سے مطلع کیا عبد الواحد نے عتبہ سے کھانا تناول نہ فرمانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا اس وقت مجھے جنت کے کھانے یاد آ گئے تھے ان کی بات سن کر عبد الواحد چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے جعفر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد عبد الواحد نے کبھی کسی کو کھانے پر مدعو نہیں فرمایا اور خود بھی

مکمل طور پر کبھی شکم سیر اور سیراب نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی مسکرائے۔

اس کے بعد عتبہ نے بھی مکمل طور پر شکم سیر نہ ہونے، سیراب نہ ہونے اور شب و روز نہ سونے پر قسم کھالی، بعض ساتھیوں نے مکروہ اوقات الصلوٰۃ میں عتبہ کو سونے کا مشورہ دیا کیوں کہ اس صورت میں ان کی قسم بھی نہ ٹوٹی، انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ اور میرے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس میں حیلہ نکالنا میرے نزدیک ناجائز ہے عتبہ کپڑوں کے نیچے اون کا استعمال فرماتے تھے جمعہ کے روز اسے نکال کر عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔

۸۴۷۵ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف بن عطیہ کے لباس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ان کا لباس دو پرانی چادریں تھیں۔ ان میں سے ایک باندھ لیتے اور دوسری کمر پر ڈال لیتے تم انہیں دیکھ کر کاشتکار سمجھو گے لیکن ابراہیم کا قول ہے کہ عتبہ عوز قبیلہ کے عربی النسل شریف انسان تھے۔

۸۴۷۶ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن عبید اللہ، خلیل بن عمرو مکری، ابوالانس کہتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا عنقریب تم مجھے اس دنیا میں نہیں دیکھو گے میں نے سوال کیا کہ آپ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ زمین مجھے نکل جائے پھر میں نے ان سے وہی سوال کیا انہوں نے پھر گزشتہ جملہ فرمایا۔

۸۴۷۷ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریر فرماتے ہیں کہ میں نے ریح قیسی کو کہتے سنا ہے کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریح میں خواہش نفس کے خلاف چلنے کا عزم کئے ہوئے ہوں اے ریح اگر تیرے اندر ایک چیز پیدا ہو جائے تو لوگ آپ پر رشک کریں وہ زبان کو فضولیات سے محفوظ رکھنا ہے۔

۸۴۷۸ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن ابراہیم زہیر مروزی فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ ایک جماعت کے ہمراہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھے ملاح نے کشتی کو ان میں سے بعض کے برابر کرنے کا ارادہ کیا اسے سب سے حقیر عتبہ ہی نظر آئے چنانچہ اس نے عتبہ کے پہلو پر ہاتھ مار کر انہیں سیدھا ہونے کو کہا عتبہ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اسے میں ہی سب سے حقیر نظر آیا ہوں۔

۸۴۷۹ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبید خلی، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، ابو محبر بن مخزم کا قول ہے کہ ایک بار سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ابن عتبہ پر افسوس ہے اس کی وجہ سے اہل بصرہ آفت میں مبتلا ہوئے اس کے بعد ایک بار سلیمان ایک لشکر کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے عتبہ کے پاس سے گزرا تو ان کے سر پر کھڑا ہو گیا لیکن عتبہ کو علم ہی نہیں ہوا کیوں کہ اس وقت وہ سر نیچے کئے ہوئے زمین کرید رہے تھے، سلیمان نے سلام کیا تو عتبہ نے دیکھ کر جواب دیا پھر سلیمان نے ان سے ان کی خیریت دریافت کی عتبہ نے کہا کہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضری کی کیفیت کے بارے میں متفکر ہوں، اس کے بعد عتبہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے سلیمان نے اس موقع پر عتبہ کو دو ہزار درہم پیش کئے لیکن انہوں نے قبول نہیں فرمائے سلیمان روتے ہوئے وہاں سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ کے بابت ہمارے خیالات غلط ثابت ہوئے۔

۸۴۸۰ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عون، ابو حفص فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہمراہ سفر کر رہے تھے راستہ میں عتبہ باتیں کر رہے تھے لیکن ان کے ساتھی خاموش تھے عتبہ نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا آپ کو حاکم بصرہ جاتے ہوئے نظر نہیں آ رہے؟ عتبہ نے فرمایا مجھے وہ نظر نہیں آ رہے۔

۸۴۸۱ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، مضر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عبد الواحد سے سوال کیا کہ آپ کے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جسے راستہ پر چلنے کے باوجود کسی کا علم نہ ہو؟ عبد الواحد نے کہا کہ ایک شخص کے علاوہ جو ابھی تمہارے سامنے آنے والا ہے مجھے علم نہیں چنانچہ کچھ دیر کے بعد میں نے بازار کے راستہ سے عتبہ کو شریف لاتے دیکھا ہے؟ عتبہ نے فرمایا میں نے

راستہ میں کسی کو نہیں دیکھا۔

۸۲۸۲ عبد اللہ، احمد، احمد، ابراہیم، مضر، عبد الواحد فرماتے ہیں کہ عتبہ جمعہ کے روز مسجد تشریف لاتے لوگ سایہ میں کھڑے رہتے لیکن وہ دھوپ میں کنکریوں پر کھڑے ہوتے پھر رکوع، سجدہ اسی قدر طویل فرماتے عبد الواحد کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ عتبہ کو گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔

۸۲۸۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، رباح ابو مہاجر قیسی، عتبہ فرماتے ہیں کہ اگر موت کی خواہش ممنوع نہ ہوتی تو میں اس کی خواہش کرتا قیسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس میں دو فائدے ہیں (۱) فجار کی صحبت سے چھٹکارا (۲) ابرار کی مجاورت کی امید۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد عتبہ پر گریہ طاری ہو گیا اور استغفار پڑھتے ہوئے فرمانے لگے قیامت کے روز مجھے شیطان کے ساتھ لوہے کا طوق پہنا کر دوزخ میں ڈالے جانے کا خوف ہے اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۲۸۴ ابو محمد، احمد بن اسحاق، ابو حاتم، احمد بن خالد وہبی، کہتے ہیں کہ میں نے بعض ساتھیوں کو کہتے سنا ہے کہ ایک بار عتبہ پر غشی طاری ہو گئی ہوش آنے پر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ اس شخص پر رحم فرما جو آپ، پر جرات کرتے ہوئے دین کھاتا ہے لوگوں نے پر قرض شدہ رقم کی جانچ پڑتال کی تو ان پر دو پیسے قرض نکلے۔

۸۲۸۵ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسن، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ہر شب عتبہ تین بار چیخ مارتے تھے ”سورۃ قیامت“ تلاوت کر کے مراقب ہو کر سوچتے رہتے تھے ثلث شب گزرنے پر ایک چیخ مارتے اس کے بعد پھر مراقبہ فرماتے، سحری کے وقت پھر دوسری چیخ مارتے۔ احمد فرماتے ہیں کہ جب میں نے بعض بصری افراد سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا چیخ کے بجائے ان کی دو چیخوں کے درمیانی حالت قابل غور ہے۔

۸۲۸۶ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن حسین، جعفر بن منظور، سلیم نجیف فرماتے ہیں کہ ایک شب عتبہ مسلسل کہتے رہے کہ اے باری تعالیٰ تو مجھے عذاب دے یا مجھ پر رحم کرے دونوں صورتوں میں میں آپ کا محبت ہوں، راوی کہتا ہے کہ عتبہ کی صبح تک مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۲۸۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن عامر، محمد بن فہد مدینی، فرماتے ہیں کہ عتبہ شب میں طویل نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر سر بلند کر کے عرض کرتے اے میرے سید تو مجھے عذاب دے یا معاف کر دے دونوں صورتوں میں آپ کا محبت ہوں۔

۸۲۸۸ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن حسین، عصمہ بن سلیمان، مسلم بن عرفجہ عنبری، عتبہ خواص فرماتے ہیں کہ عتبہ میری زیارت کو تشریف لاتے بعض مرتبہ تو شب بھی میرے پاس ہی گزارتے، چنانچہ ایک شب میرے ہاں قیام تھا، سحری کے وقت خوب ان پر گریہ طاری ہوا، صبح ہونے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا آپ پر اس قدر گریہ طاری کیوں جاری تھا، فرمایا اے عنبرہ قیامت کے روز اللہ کی بیشی یاد آگئی تھی، اس کے بعد وہ گرنے کے قریب ہو گئے تو میں نے انہیں سہارا دیا اس وقت بھی ان کی آنکھیں سرخ اور پر نم تھیں پھر ان پر وہی کیفیت طاری ہونے لگی میں نے انہیں کہا عتبہ کیا بات ہے، بلکی آواز سے انہوں نے جواب دیا پھر فرمانے لگے قیامت کے روز کیا ہوگا، بار بار یہی جملہ دہراتے رہے اور روتے رہے فرماتے اے باری تعالیٰ اگر تو مجھے عذاب دے تو میں پھر بھی آپ کا محبت ہوں مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

۸۲۸۹ عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن عیسیٰ طفاوی، ابو عبد اللہ شحام فرماتے ہیں کہ عتبہ الگ کمرہ میں میرے پاس رات گزارتے تھے، عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عتبہ کی عبادت کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا عتبہ ساری شب قبلہ رخ بیٹھ کر روتے ہوئے گزار دیتے تھے، کبھی عتبہ میرے پاس آکر افطاری کے لئے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی اور چند کھجوریں طلب فرماتے اور فرماتے کہ

اس کے لانے والے کو میرے برابر ثواب ملے گا۔

۸۴۹۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن حسین کا قول ہے کہ عتبہ اور ان کے دوست یحییٰ گویا انبیاء کے تربیت یافتہ تھے۔

۸۴۹۱ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، عبد الرحیم بن یحییٰ دبلی، عثمان بن عمارۃ، عتبہ فرماتے ہیں کہ محبت الہی سے لبریز قلب کو گرنی، سردی، ترش اور شیریں کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

۸۴۹۲ احمد بن جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، معاذ ابو عون، ابو عمران تمار، حسن بن ابی جعفر، عتبہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت سے مطلع قلب اس کا محبت ہوتا ہے اور اس کا محبت اس کا مطیع ہوتا ہے اور مطیع قلب کا اللہ اکرام کرتا ہے اور پھر ایسے قلب کو جو الہی نصیب ہوتا ہے، ایسا قلب قابل مبارک ہے عتبہ مسلسل یہ فرماتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۹۳ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبد الواحد بن زید فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ میں عتبہ کی حالت کے بارے میں تمام شب متفکر رہتا جب میں ان سے نفس پرزری کے بارے میں سوال کرتا تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔

۸۴۹۴ احمد، جعفر، ابراہیم، ابو طیب و ابن اسماعیل القاری فرماتے ہیں کہ بعض ساتھیوں نے عبادان میں عتبہ کو مرض کی وجہ سے علاج کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے فرمایا میری بیماری ہی میرا علاج ہے نیز فرمایا دنیا خوش کم غمگین زیادہ کرتی ہے۔

۸۴۹۵ احمد، جعفر، ابراہیم، عبد اللہ بن عون خراز، ابو حفص بصری فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست عتبہ کا ہمسایہ تھا اس نے ایک شب عتبہ کو کہتے سنا آسمان کے جبار پاک ہے تیری ذات تیرا محبت مشقت میں ہے غیب سے ندا آئی اے عتبہ تو سچا ہے اس کے بعد عتبہ بیہوش ہو گئے

۸۴۹۶ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبد اللہ بن مبشر کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے دعا کی اے اللہ مجھے صوت حزین مسلسل گریہ اور بلا تکلف غذا عطا فرما چنانچہ تلاوت قرآن کے وقت خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے اور ہمیشہ روتے گھر میں ہی رہتے کھانا غیر معلوم طریقہ پر خود ہی ان تک پہنچ جاتا۔

۸۴۹۷ احمد، جعفر، ابراہیم، احمد بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن داؤد کو کہتے سنا محمد بن حسین، ابراہیم بن ادہم اور عتبہ کی ہم نشینی اختیار کر ایک بار ان سے عتبہ اور ابراہیم کے افضل ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عتبہ میرے نزدیک سب سے افضل تھے۔

۸۴۹۸ احمد، جعفر، ابراہیم حمید بن ربیع، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کی زیارت کی ہے پرندے بھی ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔

۸۴۹۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش بعض کا قول نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے ایک بار پرندہ کو کہا میرے پاس آ جاؤ تمہارے لئے امان ہے چنانچہ وہ پرندہ ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد انہوں نے پرندہ کو چھوڑ دیا اور اس بات کو بیان کرنے سے اپنے ساتھی کو منع کر دیا۔

۸۵۰۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلیل بن عمرو سکری فرماتے ہیں کہ میں نے مہدی کو کہتے سنا ہے کہ ایک شب میں صحراء کی طرف گیا تو وہاں عتبہ موجود تھے مجھ سے فرمایا میں نے اللہ سے تمہیں بھیجنے کی درخواست کی تھی میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں کھجور کھلائے چنانچہ ان کے دعا کرنے پر تازہ کھجوروں کی زنبیل ہمارے سامنے آ گئی۔

۸۵۰۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن، عبد الخالق عبدی فرماتے ہیں کہ عتبہ کی عبادت کے لئے ایک الگ کمرہ تھا شام جاتے ہوئے اسے تالا لگا کر فرمایا میری وفات کی خبر آنے سے قبل اسے مت کھولنا چنانچہ لوگوں نے عتبہ کی وفات کے بعد اسے کھولا تو اس میں ایک قبر اور ایک لوہے کا طوق تھا۔

۸۵۰۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار عبد اللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ عتبہ تمام نمازیں میرے والد کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

۸۵۰۳ ابو بکر، عبد اللہ، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ یوسف بن عطیہ سے عطاء سلمیٰ کے ہدیہ قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا وہ صرف عتبہ کا ہدیہ قبول فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ عتبہ کا ہدیہ کیسا ہوتا تھا فرمایا عتبہ کے ہاتھ میں چادر کے نیچے زیتون اور سرکہ سے بھری ایک چھوٹی سی صندوقچی ہوتی تھی۔

۸۵۰۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ علی بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح ہماری معاونت نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۵۰۵ محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، ہارون، سیار، قدامہ بن ایوب عتکی فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ اختیار کیا عتبہ نے جواب دیا اللہ نے آپ کے گھر میں لکھی ہوئی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی عتکی کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی میں نے گھر میں جا کر دیکھا تو عتبہ کے خط سے یہ دعا لکھی ہوئی تھی اے گمراہوں کو ہدایت عطا کرنے والے، اے عاصیوں پر رحم کرنے والے اے لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اپنے گناہ گار بندہ اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

۸۵۰۶ احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، فرماتے ہیں کہ ایک بصری خاتون دائمی روزہ دار افطار کے وقت دعا کرتے ہوئے کہتی اے اللہ قیامت کے روز آپ ﷺ کے حوض سے مجھے سیراب فرما کہتی ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے عتبہ کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا تم دعا میں یہ بھی کہا کرو اے اللہ عتبہ کے حوض سے بھی مجھے سیراب فرما اس لئے کہ جنت میں اس کے لئے بھی ایک حوض ہے وہ خاتون عتبہ کی پڑوسن تھی۔

۸۵۰۷ سعید بن محمد، احمد بن ابراہیم، خلف بن فضل، ابو قاسم مجاہد بن حاتم برکی، ابو حاتم رازی فرماتے ہیں کہ ابان بن ثعلب عتبہ کے والد تھے۔

۳۶۸ بشر بن منصور سلیمیؑ

آپ عالم، عابد، گوشہ نشین اور ذاکر انسان تھے۔

۸۵۰۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عباس بن ولید بن نصر، کہتے ہیں کہ ایک روز عصر کے بعد ہم بشر بن منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ اے ابو محمد شاید ہم نے آپ کو کسی چیز سے منع کر دیا، انہوں نے انتہائی دھیمی آواز میں فرمایا میں تم سے کوئی بات خفیہ رکھنے والا نہیں ہوں اس وقت میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول تھا اس کے بعد فرمایا میں ملاقات کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچانے والا نہیں ہوں۔

۸۵۰۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر ہذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور مجھ سے فرمایا کرتے تھے علم کے حصول کے لئے فارغ اوقات میں بھی کوشش کرو۔

۸۵۱۰ ابو محمد، احمد بن نصر، احمد بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے ابو نصیب عبد اللہ بن ثعلبہ اور بشر بن ہری کے ساتھ بشر بن منصور کے پاس جانے کا پروگرام بنایا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا میں نے تمہاری آمد کے سلسلے میں استخارہ کیا تھا جس میں میرا قلبی

رجان تمہاری غیر آمد کی طرف ہو گیا تھا، عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ایک بار بشر بن منصور کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے ان کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضرت آپ ہمارے پاس پیغام پہنچا دیتے انشاء اللہ میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا جواب میں فرمایا تم کو مجھ سے کام نہیں تھا بلکہ مجھے تم سے کام تھا عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ واپس تشریف لے جانے کے لئے میں نے ان کی خدمت میں سواری پیش کی تو فرمایا مجھے اس قسم کی چیزوں کا نفس کو عادی بنانا ناپسند ہے، نیز عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن جعفر نے پانی کا حوض بنوایا تھا لیکن بشر بن منصور اس سے پانی استعمال نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ باندی کے ذریعہ سے نہر سے پانی کا مٹکا منگواتے تھے۔

۸۵۱۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمارہ بن یحییٰ، ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالرحمن سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنے ساتھی کے اہل خانہ کو سلام بھجوا سکتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا میں نے عبدالرحمن کی مانند کسی کو نہ پایا جب وہ میرے پاس تشریف لاتے تھے تو میرے گھر والوں کو سلام بھجواتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے سوال کیا کہ اگر بدعتی یا فاسق شخص ایسی جماعت کو سلام کرے جو کھانے میں مشغول ہو کیا وہ لوگ اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دے سکتے ہیں نیز عبدالرحمن: فرمایا انسان کے لئے حرام سے اجتناب کی مانند اخلاق ذمیرہ سے بھی اجتناب لازمی ہے۔

۸۵۱۲ ابو محمد بن حیان، احمد الخداء، دورقی، عباس بن ولید بن نصر کا قول ہے کبھی بشر بن منصور ڈانٹتے تھے کہ اپنے کو خطاب کر کے فرماتے اے بشر کیا تو ساٹھ سال گزرنے کے بعد بھی سرداری کا خواہاں ہے؟ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ بشر کا قول ہے ہر شے کے لیے بچاؤ ہوتا ہے نفس کے لئے بھی بچاؤ تلاش کرو نفس کو اپنے اوپر غالب مت ہونے دو۔

۸۵۱۳ ابو محمد، احمد، دورقی، غسان بن فضل فرماتے ہیں کہ بشر ان اولیاء اللہ میں سے تھے جنہیں دیکھ کر اللہ اور یوم آخرت یاد آ جاتے تھے بشر کی فقیہ اور خندہ روا انسان تھے، نیز فرمایا ایک سال بشر بن منصور اور محمد بن یوسف حج پر تشریف لے گئے وہاں پر بشر نے سب کے لئے خوب دعائیں کیں فرماتے ہیں کہ ایک بار شقیق عصفری نے کہا آپ کو آپ کی ملکیت میں ایک لاکھ کی رقم کا جمع ہونا پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں بصارت کا زائل ہو جانا مجھے پسند ہے، غسان فرماتے ہیں کہ بشر عربی النسل انسان تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو رسی بٹنے کا عمل سکھایا تھا، نیز فرمایا کہ بشر کی کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور مسجد میں کسی سائل کو محروم نہیں لوٹنے دیتے تھے، انہوں نے اپنی تجہیز و تکفین کی مجھے وصیت کی تھی۔

۸۵۱۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، عبدالحق ابو ہمام زہرائی، فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور کا قول ہے حقیقت تک پہنچنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

۸۵۱۵ سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک روز بشر نے طویل نماز ادا کی ایک شخص ان کو دیکھ رہا تھا بشر نے اس سے کہا میری نماز سے دھوکہ مت کھانا اس لئے کہ ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ خوب اللہ کی عبادت کی ہے۔

۸۵۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بشر سے کہا ہمارے لئے ایک خیر و برکت کی مجلس منعقد ہوتی ہے بشر نے فرمایا ایسی مجلس قابل سعادت ہے پھر میں نے ان سے کہا کہ لوگ ہمارے لئے مجلس منعقد نہ کریں تو ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے بشر نے فرمایا اس صورت میں تو اس مجلس کا منعقد نہ ہونا بہتر ہے۔

۸۵۱۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، زہیر جستانی ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے بشر کو کہتے سنا کہ جب بھی میں نے کسی کی یا کسی نے میری ہم نشینی اختیار کی تو بعد میں مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۸۵۱۸ عبداللہ، احمد، محمد بن عبد اللہ انصاری، ایوب بن عبد اللہ انصاری، فرماتے ہیں کہ بشر ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے بعد میں فرماتے دوسروں کے سامنے حدیث بیان کرتے وقت میں خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہوں۔

۸۵۱۹ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، علی بن مدینی، عبد الرحمن بن مہدی، بشر بن منصور کا قول ہے جب کبھی میں آخرت کی یاد سے غافل کن امر میں مشغول ہوتا ہوں تو مجھے اپنی عقل زائل ہونے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

۸۵۲۰ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، علی بن مسلم، سیار بن بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں بشر بن منصور کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا کہ اے ابو محمد اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا بشر نے جواب دیا کہ میرے خوف کے مقابلہ میں اللہ نے میرے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمایا۔

۸۵۲۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر بن عبید، محمد بن قدامہ فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور سے وفات کے وقت قرض کے بارے میں نصیحت کی درخواست کی گئی تو فرمایا میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں تو اللہ سے پر امید ہوں کیا میں قرض کے بارے میں اس سے امید نہ رکھوں چنانچہ ان کی وفات کے بعد ان کے کسی بھائی ان کا قرض ادا کر دیا۔

۸۵۲۲ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، حسین بن حسن، ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بشر سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہاری موت کا منتظر ہے۔

۸۵۲۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم، سلیمان بن عبد اللہ بن احمد، عباس بن الولید بشر بن منصور، سفیان، سہیل، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سراسر نصیحت کا نام ہے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ اس کے رسول اس کی کتاب انما المسلمین اور عام لوگوں کے لئے۔

۸۵۲۴ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، حسین ابن حفص، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، زہیر بن محمد، سہیل، ابی، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ کی ایک انصاری نے دعوت کی اس موقع پر ہم بھی اس دعوت میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو کر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی، **الحمد لله** يطعم ولا يطعم من علينا فهدانا واطعمنا وسقانا وکل بلاء حسن ابلانا الحمد لله غیر مودع زبی ولا مکفور ولا مستغنی عنه الحمد لله الذی اطعم من الطعام وسقى من الشراب وکسى من العری وهدى من الضلالة وبصر من العمی وفضل علی کثیر من خلقه تفضیلا الحمد لله رب العالمین ۲۔

۸۵۲۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، عباس بن ولید، بشر بن منصور، عمران بن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، سعید بن جبیر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ اپنے استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔ ۳۔

۸۵۲۶ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق الثقفی، عبد الاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمر بن بہان ابی شداد، جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایمان لانے کے بعد تین عمل کرنے والا آخرت میں جس دروازہ سے چاہے گا

۱۔ سنن النسائی ۱۵۶/۷، ۱۵۷۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۴۰/۲، ۴۱۔ ومسند الامام أحمد ۱۰۲/۳، ۱۰۳۔ والسنن الكبرى للبيهقي ۱۶۳/۸، ۱۶۴۔ ومسند أبي عوانة ۳۷/۱، ۳۸۔

۲۔ المستدرک ۵۴۶/۱، وصحيح ابن حبان ۱۳۵۲، وعمل اليوم والليلة لابن السني ۳۷۹، وأمالی الشجرى ۲۵۳/۱، والشکر لابن أبی الدنيا ۱، والدر المنثور ۷/۳، واتحاف السادة المتقين ۲۲۷/۵، ۲۲۸/۷، وکنز العمال ۳۰۸۵۰، ۳۰۸۵۱۔
۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱۸۲/۱، ۱۸۳۔ ومجمع الزوائد ۲۴۲/۳، والترغيب والترهيب ۱۹۳/۲، وکنز العمال ۳۴۷۵۲، ۳۴۷۵۳۔

جنت میں داخل ہوگا اور جس حور سے چاہے گا شادی کرے گا (۱) خفیہ طریقہ سے قرض ادا کرنے والا (۲) فرض نماز کے بعد سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھنے والا (۳) قاتل کو معاف کرنے والا ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں سے ایک عمل کرنے والے کے لئے بھی خوشخبری ہے آپ نے فرمایا ہاں۔

۳۶۹ عبد العزیز بن سلمان

آپ حامل الخوف والرجاء انسان تھے۔

۸۵۲ء ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام، اصغر ابو طارق تبارک کا قول ہے عبد العزیز بن سلمان قیامت اور موت کے ذکر کے وقت ایک غمزہ عورت کی مانند چلاتے تھے، ان کی مجلس کے دوران مسجد کے گوشوں سے خوف الہی کی وجہ سے رونے کی آواز بلند ہوتی تھی بعض مرتبہ تو مسجد کے گوشہ سے ایک یا دو فرد مردہ حالت میں اٹھائے جاتے تھے۔

۸۵۲۸ء ولید بن احمد، محمد بن احمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، مالک بن ضیغم، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبد العزیز بن سلمان کلاب بن جری اور سلیمان اعرج کے ہمراہ ساحل سمندر پر شب گزاری کلاب پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ ہمیں ان کی موت کا خطرہ پیدا ہو گیا اس کے بعد عبد العزیز پھر سلیمان پر بھی گریہ طاری ہو گیا، صبح ہونے پر میں نے شب میں گریہ کے بارے میں عبد العزیز سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ دریا کی موجوں کو دیکھ کر دوزخ کی آگ کے شعلے مجھے یاد آ گئے تھے جس کی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا پھر میں نے کلاب و سلمان سے سوال کیا انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا لیکن ان میں سے سب سے برا میں تھا کہ مجھے صرف ان کے گریہ کی وجہ سے گریہ طاری ہوا۔

۸۵۲۹ء ابو بکر محمد بن احمد بن محمد المؤمن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن عبد العزیز بن سلمان نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ موت کے یقین کے باوجود دنیا سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے اور اس سے جی لگانے والے انسان پر مجھے تعجب ہے اس کے بعد ہائے کرتے ہوئے ہوئے عبد العزیز بیہوش ہو گئے۔

۸۵۳۰ء ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار سعدی، عبد العزیز بن سلمان بن عابد، مطہر سعدی کا قول ہے میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ میں ایک نہر کے کنارہ پر ہوں جس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اس کے دونوں طرف موتیوں کے درخت ہیں جن کی ٹہنیاں سونے کی ہیں میرے پاس چند لڑکیاں آئیں اور وہ سب کہہ رہی تھیں جس ذات کی شیخ ہرزبان و مکان میں جاری ہے وہ پاک ذات ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مخلوق خدا میں سے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا یہ لوگ تمہارے ذریعے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے کون ہیں جواب دیا شب بیدار قرآن کی تلاوت کرنے والے لوگ ہیں۔

۸۵۳۱ء ابو بکر مؤذن، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابو عقیل زید بن عقیل کہتے ہیں کہ مطرف سفری نے عبد العزیز سے سوال کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ بصرہ کی مسجد کے وسط میں ایک شخص کہہ رہا ہے موت کی یاد خائفین کے قلوب کو بیدار کرنے والی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کے سننے کے بعد عبد العزیز بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۶/۳۰۱، والمطالب العالیۃ ۳/۳۲۰، والترغیب والترہیب ۳/۳۰۵، والاحیاء المتوفین ۸/۴۱۸۔

والدر المنثور ۶/۳۱۱، وتخریج الاحیاء ۳/۹۷۱، ولفیہ ابن کثیر ۸/۵۳۵، والاحادیث الضعیفۃ ۶۵۴۔

۸۵۳۲ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن عباس، سلمہ بن شیب، ابراہیم بن جنید، محمد بن عبد العزیز ابن سلمان عابد فرماتے ہیں کہ میرے والد کے تہجد پڑھنے کے وقت گھر میں زبردست شور کی آواز سنائی دیتی تھی اصل میں جن اٹھ کر وضو کر کے میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھتے تھے۔

۸۵۳۳ ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ عبد العزیز راہی سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری خواہش یہ ہے کہ خیمہ میں بیٹھ کر اللہ سے خوب خلوت کروں۔

۸۵۳۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ عنبری، عبد العزیز، مالک بن دینار، کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں انس کے پاس ایک شیخ آئے وہ اجازت طلب کر کے کبر سنی کی وجہ سے عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اور انس نے وصیت کی درخواست کی انس نے فرمایا اللہ کی معیت متیقن اور محسنین کو حاصل ہے۔

۳۷۰ عبد اللہ بن ثعلبہ

آپ کا قلب محبت الہی سے لبریز تھا۔

۸۵۳۵ ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، ابو حسن بصری، ابو عروہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ان کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے اور فرماتے ہر انسان کو فنا ہونے کے بعد قبرستان میں جانا ہے لوگ روز افزوں اپنی قبروں کے نزدیک ہو رہے ہیں۔

۸۵۳۶ ابی، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ادریس، محمد بن علی ہاشمی، عبد اللہ بن ثعلبہ کا قول ہے شام کے وقت من جانب اللہ انسان کی حفاظت ہوتی ہے لیکن صبح ہوتے ہی انسان معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر شام ہوتے ہی اللہ کی حفاظت انسان کی طرف دوبارہ لوٹ آتی ہے۔

۸۵۳۷ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ ابن عبید، حامد بن عمر بکراوی کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ثعلبہ کو سفیان بن عیینہ سے کہتے سنا اے ابو محمد ہائے غم کے بعد غم ہے، سفیان نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی کبھی غم لاحق ہوا ہے عبد اللہ نے فرمایا مجھے چھوڑو میں کبھی خوش ہوا ہی نہیں۔

۸۵۳۸ ابی، احمد بن محمد، ابو بکر بن سفیان، محمد بن ادریس عبد الصمد بن محمد، ابی، عبد اللہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ الہی آپ کے کرم کا مقتضی تو یہ ہے کہ کبھی بھی آپ کی نافرمانی نہ کی جائے لیکن اس کے باوجود آپ کی نافرمانی اس طرح کی جاتی ہے کہ گویا عاصی لوگ آپ کی دسترس سے باہر ہیں لوگوں کی کون سی گھڑی آپ کی نافرمانی سے خالی ہے لیکن پھر بھی آپ کی طرف سے ان پر رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔

۸۵۳۹ ابی، احمد، ابو بکر، علی بن محمد، یوسف بن ابی عبد اللہ، عبد اللہ بن ثعلبہ کا قول ہے اے انسان تو اپنے میں مشغول ہے ہو سکتا ہے کہ تیرا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہو۔

۳۷۱ مغیرہ بن حبیب

آپ زیرک، شہوات سے دور اور اللہ کا قرب حاصل کرنے والے انسان تھے۔

۸۵۴۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایوب سختیانی نے مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کو غسل دیا اس وقت ایوب نے فرمایا اے باری تعالیٰ مغیرہ کو جنت میں داخل فرما اس لئے کہ دنیا میں وہ سب سے زیادہ اس بات کا حریص تھا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم مغیرہ

ہمارے پاس ہمیشہ مالک بن دینار کے ہمراہ تشریف لائے۔

۸۵۳۱ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کا قول ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مالک بن دینار دنیا سے چلے جائیں اور میں ان کے معمولات سے بے خبر ہوں اس لئے ایک شب میں نے مالک کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اس کے بعد گھر جا کر میں نے چادر ڈال لی پھر مالک تشریف لائے گھر میں داخل ہو کر روٹی قریب کر کے اسے کھانے لگے اس سے فارغ ہو کر نماز شروع فرمادی اور اپنی ریش مبارک کو ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اے اللہ اولین و آخرین کے اجتماع کے وقت دوزخ کے عذاب سے میری حفاظت فرمانا صبح تک مالک کی مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۵۳۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، صدقہ بن حرسدی، مرعاء بن وداغ راہی، مغیرہ بن سعدی، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ دشمن کے غالب آنے کے بعد عبد اللہ بن غالب حدانی نے فرمایا اللہ کی قسم اس دنیا میں کسی گھر کو دوام نہیں ہے اگر اس دنیا میں عبادت تہجد اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کی لذت مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں موت کی خواہش کرتا، اس کے بعد عبد اللہ تلوار لے کر میدان جنگ میں گھس گئے حتیٰ کہ اسی حالت میں شہید ہو گئے، تدفین کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی بعد میں ایک شخص نے ان کی زیارت ہوئی تو اس نے ان سے پوچھا اے ابو فراس آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا گیا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا اس نے پوچھا کس عمل کے عوض آپ کو یہ انعام ملا؟ فرمایا کہ حسن یقین، تہجد کی پابندی اور دیگر اعمال صالحہ کی بناء پر اس نے پوچھا آپ کی قبر سے پیدا ہونے والی خوشبو کس وجہ سے ہے فرمایا تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے آخر میں اس نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا وقت ضائع کرنے کے بجائے ہر وقت اعمال صالحہ میں مشغول رہو۔

۸۵۳۳ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، سعدی ابی الحجر فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم مغیرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان خیریت دریافت کی تو فرمایا ہم مسلسل اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ مستغنی ہونے کے باوجود ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم ہر لمحہ اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے دور ہیں۔

۸۵۳۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، ہارون، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو اپنے داماد حبیب سے کہتے سنا جس سے تجھے دینی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت مت اختیار کر۔

۸۵۳۵ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبد الجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ ایک بار مالک بن دینار کے پیٹ میں درد ہو گیا طبیب نے ان کے لئے ایک مختصر نسخہ تجویز کیا انہوں نے انکار کرتے ہوئے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ آپ کے علم میں ہے کہ پیٹ اور فرج کی خاطر دنیا میں زندہ رہنے کا متمنی نہیں ہوں۔

۸۵۳۶ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کی صاحبزادی اور مغیرہ کی اہلیہ کی وفات کے بعد مغیرہ کے ہمراہ مالک کے پاس گیا مغیرہ نے مالک سے کہا آپ کی صاحبزادی کا میراث سے جو حصہ نکلتا ہے اسے آپ قبول فرمائیں مالک نے انکار کرتے ہوئے فرمایا جاؤ وہ تمہارے لئے ہے۔

۸۵۳۷ محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم بغوی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی، مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹوں کو چاقو سے کاٹا جا رہا ہے میں نے جبرائیل سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔

۸۵۳۸ ابو قاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حفص، محمد بن عبد اللہ حضری، حجاج بن یوسف، شاعر، سہل بن حماد ابو عتاب، ہشام بن ابی عبد اللہ

مغیرہ ختن مالک بن دینار، مالک بن دینار، ثمامہ بن عبد اللہ، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ شب معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا ایسی جماعت پر سے بھی گزر ہوا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے لیکن خود نیکی نہیں کرتے تھے۔

۸۵۴۹ ابو بکر بن خلاد، محمد بن عباد مہلبی، صالح مری، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مالک کو جزیرہ جانے کے لئے کہا کچھ عرصہ وہاں سکون سے رہیں انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا مجھ سے اخف بن قیس نے ابو ذر کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو کہتے سنا بصرہ کا قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگا اس میں مساجد و مؤذنین کی تعداد زیادہ ہوگی اس سے بلائیں دور کی جائیں گی۔

۳۷۲ حماد بن سلمہ

آپ عبادت الہی میں مشغول رہنے والے اور اپنے زمانہ کے امام تھے نیز قناعت آپ کا شیوہ تھا۔

۸۵۵۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبد الرحمن بن عمر رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو کہتے سنا اگر حماد کو کہہ دیا جائے کہ کل آپ نے اس دنیا سے جانا ہے تو ان میں عمل کی قدرت نہیں رہے۔

۸۵۵۱ ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے بڑا عابد تو دیکھا ہے لیکن ان سے بڑا عامل اور قاری قرآن نہیں دیکھا۔

۸۵۵۲ ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہوں کہ میں نے کبھی حماد بن سلمہ کو مسکراتے نہیں دیکھا تو میں اس میں کاذب نہیں ہوں گا، ان کا وقت احادیث بیان کرنے قرآن کی تلاوت کرنے، تسبیح کرنے اور نماز پڑھنے میں صرف ہوتا تھا کیوں کہ انہوں نے ان کاموں کے کرنے پر قسم اٹھائی ہوئی تھی۔

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، جوہری، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حماد سے بہت کچھ حاصل کیا۔
۸۵۵۴ ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، محمد بن عبد اللہ، یونس بن محمد کا قول ہے حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔
۸۵۵۵ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن ابی اسحاق، سوار بن عبد اللہ بن سوار فرماتے ہیں کہ حماد چادریں فروخت کرتے تھے وہ صبح بازار تشریف لے جاتے ایک دو پیسے کمانے کے بعد دکان بند کر کے واپس آ جاتے۔

۸۵۵۶ ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جاتے جب کسی چیز میں انہیں ایک یا دو پیسہ نفع ہو جاتا تو دکان بند کر کے واپس تشریف لے آتے میرے نزدیک اتنی رقم ان کے گزارہ کے لئے کافی تھی اسی لئے اس کے بعد وہ دکان بند کر دیتے تھے۔

۸۵۵۷ ابو محمد بن حیان، سلم بن عصام، عبد الرحمن بن عمر رستہ، حاتم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جانے کے بعد دو دانق نفع کما کر دکان بند کر دیتے تھے۔

۸۵۵۸ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن محمد تاجر، محمد بن اسماعیل بخاری نے بعض ساتھیوں کا قول نقل کیا ہے کہ حماد بن سلمہ سفیان ثوری کے

۱۔ تنزیہ الشریعة ۵۸/۲۔ والعلل المتناہیة ۳۱۲/۱۔ وکنز العمال ۳۵۱/۵۱۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۲۸۲/۷۔ والتاریخ الکبیر ۸۹/۳۔ والجرح ۶۲۳/۱۔ والمیزان ۱/۲۲۵۱۔

وتہذیب الکمال ۱۳۸۲۔

پاس آئے سفیان نے ان سے فرمایا اے ابوسلمہ کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے غاصی کی مغفرت فرمادیں گے، حماد نے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے اللہ اور اپنے والد کے سامنے حساب دینے کا اختیار دیا جائے تو میں اللہ کے سامنے حساب دینے کو پسند کروں گا کیوں کہ اللہ میرے والد کے مقابلہ میں مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔

۸۵۵۹ ابراہیم بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابویحییٰ محمد بن عبد البر حیم موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو ایک شخص سے کہتے سنا اگر امیر تجھے سورہ اخلاص پڑھنے کے لئے بلائے تو پھر بھی اس کے پاس مت جانا۔

۸۵۶۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن اسماعیل، آدم بن ایاس فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حماد کو حاکم نے بلایا لیکن حماد نے اس کی بات کا جواب دے دیا۔

۸۵۶۱ ابی، احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبد الجبار، فرماتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ کو فرماتے سنا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا غیر اللہ کے لئے طلب حدیث کرنے والا مکار ہے۔

۸۵۶۲ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، مفضل ابن غسان، قریش بن انس، حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ خواب میں ایوب سختیانی کے کہنے پر میں نے لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنا شروع کی۔

۸۵۶۳ ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عباس بن یوسف شکی، اسحاق بن جراح، محمد بن حجاج فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حماد کے درس حدیث میں شریک تھا بعد میں وہ چمیں چلا گیا واپسی پر وہ حماد کے لئے ہدیہ لایا حماد نے اس کے سامنے حدیث بیان کرنے کے لئے ہدیہ قبول نہ کرنے کی شرط لگائی۔

۸۵۶۴ ابواحمد، عباس بن ابراہیم قرطبی، محمد بن سفیان ابی الزود، حکیم بن یزید، ابان بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حمام کی وفات کے بعد کسی کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اس نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی پھر اس نے ان سے حماد بن سلمہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اعلیٰ علیین میں ہیں۔

۸۵۶۵ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، حماد بن سلمہ، قتادہ انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بعض مرتبہ میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو اسے چھوڑ دیتا ہوں۔

۸۵۶۶ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، انس فرماتے ہیں کہ قول رسول ﷺ ہے اے اللہ میں غیر نافع علم و عمل نہ ڈرنے والے لقلب اور نہ سنی جانے والی دعا سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

۸۵۶۷ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت سب سے پہلے مچھلی کی تلی تناول فرمائیں گے۔

۸۵۶۸ عبد اللہ، ابن یونس، داؤد، حماد، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے لوگوں کو قیامت کے دن مشرق سے مغرب کی طرف آگ جمع کرے گی۔

۸۵۶۹ عبد اللہ بن مسعود، احمد بن فرات، حجاج، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک کا قول ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۴۲۱، وکنز العمال ۱۶۵۳۹۔

۲۔ صحیح مسلم: ۲۰۸۸، وسنن النسائی ۲۸۳/۸، وسنن ابن ماجہ ۲۵۰، ومسنن الامام احمد ۲۵۵/۳، ۲۸۳۔

والمستدرک ۱/۱۰۳، ۵۳۳، وصحیح ابن حبان ۲۳۴۰، والترغیب والترہیب ۱/۱۲۳، ۵۳۱/۲۔

۳۔ صحیح ابن حبان ۲۲۵۳، وکنز العمال ۳۹۳۰۳۔

خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے آقا و سردار ہیں آپ ہم سب سے بہترین اور بہترین کی اولاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سوچ کر بات کہو شیطان کے دھوکہ میں نہ آؤ میں محمد بن عبد اللہ ہوں!

۸۵۷۰ ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے میرے برابر اللہ کے راستہ میں نہ کسی کو ڈرایا گیا اور نہ ہی کسی کو اذیت دی گئی آل محمد ﷺ پر ایک ایک ماہ کا فاقہ گزرا ہے۔ ۲

۸۵۷۱ ابو حسن علی بن ہارون بن محمد موسیٰ بن ہارون ابن عبد اللہ، سعید بن عبد الجبار، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے جنت میں جمعہ کے روز بازار لگے گا اہل جنت اس کی سیر کیا کریں گے جنتی لوگوں کے چہروں اور کپڑوں پر شال کی طرف سے ہوا چلے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا جب وہ اپنے اہل کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے کہیں گے خدا کی قسم تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا تو وہ کہیں گے تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ ۳

۸۵۷۲ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، شیبان بن فروج، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں نے حضرت یوسف کی زیارت کی انہیں حسن کا ایک حصہ عطاء کیا گیا۔

۸۵۷۳ علی بن ہارون، موسیٰ، شیبان، ہدیہ بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، انس بن مالک کا قول ہے فرمان رسول ہے شب معراج میں سرخ ٹیلہ کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کی زیارت کی اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز میں مشغول تھے۔ ۵

۸۵۷۴ علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبد الرحمن بن سلام، حماد بن سلمہ، ثابت، ابی عمران جونی، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار افراد کو دوزخ سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر دوبارہ ان کے لئے دوزخ کا حکم ہوگا ان میں سے ایک کہے گا اے خدا دوزخ سے نکلنے وقت مجھے دخول جنت کی امید ہو گئی تھی اسی پر اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ ۶

۸۵۷۵ علی، موسیٰ، کامل بن طلحہ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایک جنتی کو بلا کر پوچھا جائے گا تو نے اپنی منزل کیسی پائی وہ عرض کرے گا اے خدا بہت اچھی ہے اس کے بعد اس سے فرمائیں گے مجھ سے کوئی سوال کرو وہ عرض کرے گا میری تمنا ہے کہ میں دس بار زندہ کیا جاؤں اور دس بار تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اس کے بعد ایک دوزخی کو بلا کر اس سے یہی سوال کیا جائے گا وہ جواب دے گا میری منزل بری جگہ ہے پھر اللہ اس سے فرمائیں گے روئے زمین کی ساری چیزیں دیکر تم دوزخ سے چھٹکارہ چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اس لئے کہ میں نے تجھ سے اس سے کم کا سوال کیا تھا لیکن تو نے اسے پورا نہیں کیا اس وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔ ۷

۸۵۷۶ ابو علی محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی الشوارب، احمد بن جعفر بن حماد، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۹۹، ۳/۲۳۱۔ والمستدرک ۱/۱۵۹۔ وصحیح ابن خزيمة ۱۵۹۔ وصحیح ابن حبان ۲۲۲۸۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۲۔ والادب المفرد ۸۷۵۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۷۲۔ ومسند الامام احمد ۳/۲۸۶۔ وصحیح ابن حبان ۲۵۲۸۔ ومشكاة المصابيح ۵۲۵۳۔ والترغيب والترهيب ۳/۱۸۹۔ والدر المنثور ۵/۱۳۲۔ واتحاف السادة المتقين ۹/۸۸۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة ۱۳۔ وسنن الدارمی ۲/۳۹۹۔ والزهد لابن المبارك ۵۲۳۔ والترغيب والترهيب ۴/۵۳۱، ۵۳۳۔ ومشكاة المصابيح ۵۶۳۶۔ وأمالی الشجرى ۲/۱۱۳۔

۵۔ کتاب الفضائل ۱۶۳۔ ومسند الامام احمد ۳/۱۳۸۔ ودلائل النبوة للبيهقي ۲/۳۸۷۔ وكنز العمال ۳۱۸۵۰۔

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الايمان ۳۲۱۔ النظر مسند الامام احمد ۳/۲۲۱۔ ومشكاة المصابيح ۵۵۸۸۔

۷۔ مسند الامام احمد ۳/۲۰۸۔ والمستدرک ۲/۷۵۔

دورقی، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان، عمار بن ابی عمار، ابوہبہ بدری کہتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت (لَمْ یَكُنَ الَّذِینَ کَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ) کے نزول کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں چنانچہ آپ ﷺ نے جب یہ بات ابی بن کعب کو بتائی تو ان کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میرا تذکرہ وہاں بھی ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۸۵۷۷ محمد بن جعفر بن یثیم، ابزاہیم بن اسحاق حربی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، عمرو بن دینار، سعید بن خوریت، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھ رہا ہوں کہ جس کی وجہ سے میں وضو کروں!

۸۵۷۸ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، ابن عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ بدر کے روز ہم تین تین افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے اس موقع پر حضرت علی اور ابولبابہ آپ کے ساتھ تھے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے یا رسول اللہ آپ سوار ہو جائیں ہم آپ کی باری کرتے ہیں آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ ثواب کے اعتبار سے تمہاری بہ نسبت میں مستغنی ہوں۔

۸۵۷۹ محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابونصر، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین صفات کا مالک غازی و زوزہ کی پابندی کرنے کے باوجود منافق ہے (۱) بات کرتے وقت دروغ گوئی سے کام لینے والا (۲) وعدہ خلاف (۳) امانت میں خیانت کرنے والا۔

۸۵۸۰ محمد بن جعفر، محمد بن احمد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم بن ابی النجود، ابی صالح ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بندہ کا درجہ بلند فرمائے گا وہ کہے گا اے اللہ یہ میرے لئے کیسے ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔

۸۵۸۱ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابی عبد السلام، ایوب بن عبد اللہ بن مکرز وابصہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نیکی اور معاصی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کی طرف قدم بڑھایا تو صحابہ کرام نے مجھے روکنا چاہا، میں نے کہا مجھے مت روکو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے وابصہ قریب ہو جاؤ چنانچہ میں آپ کے بہت قریب ہو گیا حتیٰ کہ میرے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے مل گئے آپ ﷺ نے پوچھا تم نیکی اور اثم کے بابت پوچھنے آئے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر فرمایا اے وابصہ اپنے قلب و نفس سے فتویٰ طلب کرو حاصل یہ ہے کہ جس بات پر تمہیں اطمینان قلبی حاصل ہو وہ نیکی ورنہ اثم ہے۔

۸۵۸۲ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی بکر، حماد بن سلمہ، علی بن زید، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے سب

۱۔ صحیح مسلم کتاب الحيض ۱۱۹۔ وتفسير ابن كثير ۳/۳۳۴۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۱/۴۱۱، ۴۱۸، ۴۲۴۔ والمستدرک ۳/۲۰۳۔ وصحيح ابن حبان ۱/۶۸۸۔ ومجمع الزوائد ۶/۶۸۔

ومشكاة المصابيح ۳۹۱۵۔

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/۵۳۶، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۵۳۶، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۲۸۸، والمصنف لابن أبي شيبة ۸/۴۰۶، والدر المنثور ۲/۴۵۵، ومجمع الزوائد ۱/۱۰۸، وانحاف السادة المتقين ۶/۲۶۳، ۷/۵۰۷، ۹/۲۳۱، والترغيب والترهيب ۳/۵۹۳، ۴/۱۰۷۔

۴۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۲۸، ومشكاة المصابيح ۳/۲۷۷، وانحاف السادة المتقين ۱/۱۶۰۔

سے پہلے دوزخی لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا اس کے بعد اس کے متبعین اور فریت کو پہنایا جائے گا، ابلیس یا ثبوره اور اس کی فریت یا ثبوره ہم ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت پکار رہے ہوں گے ان سے کہا جائے گا آج ایک ہلاکت کے بجائے کئی ہلاکتوں کو پکارو۔
۸۵۸۳ محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حوثرہ ابن اشرس، حماد بن سلمہ، شعبہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور آپ ﷺ اکٹھے غسل فرماتے تھے آپ ﷺ مجھ سے جلدی کرتے تھے۔

۸۵۸۴ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے زنا اور چوری کے وقت انسان کا ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔

۸۵۸۵ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے تمام لوگ کان کی مثل ہیں زمانہ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام لانے کے بعد اگر تفریقہ فی الدین حاصل کر لیں تو وہ حسب سابق بہترین ہیں۔

۸۵۸۶ محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات پر اسامہ چلانے لگے آپ ﷺ فرمانے لگے کہ اس کام کا ہم سے کوئی تعلق نہیں چلانے والے کے لئے ثواب میں کوئی حصہ نہیں ہے اس وقت ہمارا قلب غم سے نڈھال اور آنکھیں پر غم ہیں لیکن ہم چیخ و چلا کر اللہ کو ناراض کرنے والے نہیں ہیں۔

۸۵۸۷ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود، علاء بن عبد الجبار، عبد اللہ، اسماعیل بن عبد اللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، طفیل بن غیرہ، قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کفایت شعاری سے کیا جانے والا نکاح سب سے بابرکت نکاح ہے۔

۸۵۸۸ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ہشام بن عبد الملک، حماد بن سلمہ، اسحاق بن سوید، ابو فاختہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون سے فرمایا ہماری طرح ایمان لاؤ انہوں نے فرمایا بالکل پھر آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو۔

۸۵۸۹ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عصمہ بن سلیمان، حماد بن سلمہ، عاصم، بہدلہ، زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ ایک بار عبد اللہ بن مسعود نے کھڑے ہو کر سور کعت نفل ادا کی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابن مسعود تمہارا ہر سوال پورا کیا جائے گا اس وقت انہوں نے فرمایا اے باری تعالیٰ میں آپ سے دائمی ایمان و نعمت اور جنت الخلد میں آپ کے محبوب کی رفاقت کا طالب ہوں۔

۸۵۹۰ محمد بن مظفر، علی بن اسماعیل، ابو محذورہ بصری، داؤد بن شیبہ، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابو العشر اء دارمی، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ صرف لبہ یا حلق کے ساتھ خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جانور کی ران پر نیزہ مار دو تو یہ بھی ذبح کے لئے کافی ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲۴۹/۳، وتاریخ بغداد ۲۵۳/۱۱، والدر المنثور ۶۳/۵۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲۵۷/۲، ۲۶۰، ۳۹۱، ۳۹۸، والمستدرک ۲۲۳/۳، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۶۴۱، واملی الشجرى ۶۳/۱، واتحاف السادة المتقين ۷۴/۱، وكشف الخفاء ۴۳۲/۲، ومجمع الزوائد ۱۲۱/۱۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱۰۶/۶۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲۶۱/۱، ۳۸، ۳۸۶، ۳۳۷، ۳۳۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۳۵۲/۱، ۱۵۳/۲، والمستدرک ۵۲۳/۱، ۵۲۶، ۲۲۷/۲، ۳۱۷/۳، والمعجم الكبير للطبراني ۶۱/۹، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۸، ۳۰۸، ۳۰۹، وصحيح ابن حبان ۲۳۳۶۔

۵۔ سنن النسائي ۲۲۸/۷، وسنن أبي داود ۲۸۲۵، وسنن ابن ماجه ۳۱۸۳، ومسند الامام احمد ۳۳۲/۳، وسنن الدارمی ۸۲/۲، والسنن الكبرى للبيهقي ۲۲۶/۹، وفتح الباری ۶۳۱/۹۔

۳۷۳ حماد بن زید

آپ امام رشید اور متبع شریعت انسان تھے۔ ذی علم ہونے کے سبب بلند مقام کے حامل تھے، آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں علم حاصل کیا اور اولیاء اللہ کی صحبت اختیار فرمائی۔ آپ کے قضایا اور مواعظ سے عوام الناس نے استفادہ کیا۔

۸۵۹۱ اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابو قتادہ عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے بڑا عارف یا سنت نہیں دیکھا۔

۸۵۹۲ ابراہیم، محمد، ابو قتادہ، عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے میرے نزدیک تمام لوگوں میں امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) شاید انہوں نے ابن المبارک کا نام لیا۔

۸۵۹۳ ابراہیم بن اسحاق، ابو عباس سراج، اور ابن سعید دارمی، ابو عاصم کا قول ہے حماد بن زید کی وفات کے بعد زمانہ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہا۔

۸۵۹۴ سلیمان بن احمد بن علی، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابی، عبد اللہ بن مبارک کا قول ہے (۱) اے طالب حصول علم کے لئے حماد بن زید کا رخ کر (۲) علم کو حلم کے ذریعے حاصل کر اور پھر اچھی طرح سے اسے محفوظ رکھ (۳) ثور، نجم اور عمرو بن عبید کی طرح علم حاصل مت کر۔

۸۵۹۵ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد و رقی، سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو کہتے سنا جہمہ حیلہ سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی شے نہیں ہے۔

۸۵۹۶ سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید نے ایوب سختیانی سے گزشتہ قول کی مانند روایت کیا۔
۸۵۹۷ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن اسحاق ساغانی، عبد اللہ بن یوسف حیری، فطر بن حماد بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے کہا ہمارے امام قرآن کے بارے میں مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔

۸۵۹۸ سلیمان بن احمد، طالب بن فسرہ ادنی، محمد بن عیسیٰ بن طباع، اسحاق بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے پاس ہم نے ابو حنیفہ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے ہمیں سکوت کا حکم دیا۔

۸۵۹۹ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن ابی مزاحم، ابو علی عذری فرماتے ہیں کہ جب حماد بن زید کو امام ابو حنیفہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔

۸۶۰۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد بن زید ذی عقل شخص تھے۔

۸۶۰۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن محمد بن عبید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا اگر کوئی حضرت علی کے بارے میں حضرت عثمان سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے گا تو میں کہوں گا کہ پھر تو صحابہ کرام معاذ اللہ خائن تھے۔

۸۶۰۲ ابراہیم بن محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، امیہ بن بسطام کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی وفات کے روز میں نے یزید بن زریج کو کہتے سنا کہ آج سید المسلمین دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۸۶۰۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیبہ، ہل بن عاصم، ابو روح الفرج بن سعید صوفی، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ

۱۔ طبقات ابن سعد: ۲۸۶/۷، والتاریخ الکبیر ۳/۱۰۰، والجرح ۱/۱۳۶، ۳/۲۱۷، والکاشف ۱/۲۵۱، وتہذیب الکمال ۱/۱۳۸۔

ایک بار ایوب سختیانی یونس بن عبید ابن عون اور ثابت بنانی ایک کمرہ میں جمع ہوئے ثابت نے فرمایا جب کسی بندہ کی دعا اللہ قبول کر لے تو اس کے لئے کیا سبق ہے ابن عون نے فرمایا اس کے لئے اس موقع پر ایک آزمائش ہوتی ہے ثابت نے فرمایا اس وقت بندہ فعل الہی پر متعجب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایوب نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الہی میں دعا کی کیوں کہ ایوب کو ان کے ساتھی مستجاب الدعوات سمجھتے تھے۔

۸۶۰۴ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے حسین، سخی اور بہادر تھے ایک شب اہل مدینہ ایک آواز سن کر گھبراتے ہوئے اس آواز کی طرف دوڑے انہوں نے آگے دیکھا تو ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار تلواریں سونتے ہوئے آپ ﷺ تھے آپ نے انہیں دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا خوف مت کرو میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔
۸۶۰۵ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عباد، حماد، ثابت، انس بن مالک کا قول ہے آپ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و اوتانا فکم من لا کافی لہ ولا ماوی۔

۸۶۰۶ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ نے ایک فرشتہ رحم مادر پر مقرر کر رکھا ہے جو مسلسل کہتا رہتا ہے یا رب علقہ یا رب نطفہ یا رب مضغہ جب من جانب اللہ اس کی پیدائش کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے باری تعالیٰ یا مذکر ہو گا یہ مؤنث نیک بخت ہو گا یا بد بخت اس کے رزق و زندگی کی مقدار کیا ہو گی پھر وہ حکم الہی کے مطابق یہ سب چیزیں اس کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

۸۶۰۷ ابو محمد بن حسن، احمد بن علی الخزاز، عبد الملک بن عاصم حمانی، حماد بن ثابت حمید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں رسول خدا ﷺ کو شہد نبیذ، دودھ اور پانی پلایا ہے۔

۸۶۰۸ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج الصواف، ابو بکر جابر کی سند سے مروی ہے کہ طفیل بن عمرو دوسیؒ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کی پناہ میں آسکتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیدی چنانچہ طفیل بن عمر نے دوس سے مدینے کی طرف ہجرت کی ان کے ساتھ ان کی قوم بھی تھی وہ مدینے میں بسنے لگے ان میں سے ایک شخص اس قدر مریض ہوا کہ اس کو اپنی زندگی عذاب محسوس ہوئی اور اس نے قینچی سے اپنے ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ رگوں سے اس قدر خون بہا کہ وہ شخص مر گیا۔ طفیل بن عمر نے خواب میں اس کو بہت اچھی حالت میں پایا لیکن اس کے ہاتھوں کو پٹی سے ڈھکا ہوا پایا۔ پوچھا تیرے ساتھ رب کا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا مجھے میرے رب نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ طفیل نے کہا کیا بات ہے میں تیرے ہاتھوں کو ڈھکا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم وہ چیز صحیح نہیں کریں گے جو تو نے خود خراب کی ہے۔

طفیل نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۸۴)

۸۶۰۹ احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، ابو ربیعہ زید بن عوف، حماد، حجاج الصواف، ابی زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بستر پر لیٹنے کے وقت ایک فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ خاتمہ بالخیر اور شیطان خاتمہ بالشکر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ ذکر الہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اسے خاتمہ بالخیر کی دعوت دیتا ہے لیکن شیطان اسے خاتمہ بالشکر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ کہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نیند کے بعد مجھے زندگی عطا کی (ترجمہ)۔ خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے بیشک وہ

۱۔ صحیح البخاری ۱۶/۸۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱۷۰/۹۔ ۲۰۰۔

۲۔ صحیح البخاری ۸۷/۱۔ ۱۶۳/۲۔ ومسند الامام احمد ۱۱۶/۳۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳۲۱/۷۔ وفتح الباری ۳۱۸/۱۔

۳۔ کتاب الایمان باب ۱۸۴۔ ومسند الامام احمد ۳۷۱/۳۔ وفتح الباری ۱۲۲/۱۱۔

بردار اور بخشنے والا ہے (از فاطر ۴۱) (ترجمہ) اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے (از حج ۶۵) اس حالت میں اگر وہ چار پائی سے گر کر مر جائے تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

۸۶۱۰ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، خالد بن خدّاش، حماد بن زید، ایوب، یونس، معلیٰ، ہشام، حسن، اخنف بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت علی کے بصرہ تشریف لانے کے بعد میں تلوار سونت کر ان کی مدد کے لئے چلا راستہ میں ابو بکرہ سے ملاقات ہو گئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت علی کی مدد کے لئے جا رہا ہوں انہوں نے مجھے واپسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تلوار سونت کر دو مسلمان ملاقات کریں تو وہ دونوں دوزخی ہیں۔

۸۶۱۱ قاضی ابوالاحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، ہدبہ بن خالد، حماد بن زید، معلیٰ بن زیاد، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے کبھی اللہ تعالیٰ اس دین کو ذی اخلاف بد قوم کے ذریعہ قوت بخشتا ہے۔

۸۶۱۲ قاضی ابوالاحمد، محمد بن ایوب، عبد اللہ بن حراح، قہستانی، حماد بن زید، ایوب، ابورجاء العطار، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے گندم کا ایک صاع فطرہ ادا کرو۔

۸۶۱۳ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن متوکل ابوسعید حداد، احمد بن داؤد بن زید، عبید اللہ بن ابی یزید، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شب مجھے آپ نے اپنے اہل کے پاس بھیجا۔

۸۶۱۴ ابوبکر محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد بن شاکر، فضیل بن عبد الوہاب، حماد بن زید، بدیل، عبید اللہ بن شقیق، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ عذاب قبر اور فتنہ دجال سے پناہ طلب کرتے تھے۔ ۲

۸۶۱۵ محمد بن جعفر، جعفر صائغ، فضیل بن عبد الوہاب، حماد بن عبد الوہاب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابوقادہ، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے حیاء سر آخر خیر کا نام ہے۔

۸۶۱۶ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، ابو یعلیٰ معلیٰ بن مہدی، حماد بن زید، عطاء بن سائب، ابو خواص، عبد اللہ مرقوعا نقل کرتے کہ قرآن کریم کے ایک حرف تلاوت کرنے والے کو پچیس نیکیاں ملتی ہیں اور میں نہیں کہتا ہے کہ الف لام ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم الگ الگ حرف ہیں گویا الف لام میم کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ ۳

۸۶۱۷ ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن غالب، خالد بن ابی یزید قرنی، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، عبد اللہ بن عبد الرحمن، نہار العبدی، ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زامہ آنے والا ہے جس میں بکری عمدہ مال شمار ہوگی اس وقت انسان دین کی وجہ سے فتنہ سے بھاگ کر پہاڑ کے دامن میں بکری کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا۔

۸۶۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابوسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ، ابووائل، عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے قول الہی کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پر ہیز گار بنو (از انعام ۱۵۳) ۴

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۳۶۲۔ وجمع الزوائد ۱۲۰/۱۰۔ والترغیب والترہیب ۱۵۰/۱۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ باب ۴۹۔ و مسند الامام احمد ۲/۲۹۸۔ و تحاف السادة المتقين ۸۵/۵۔

۳۔ سنن العرمذی ۲۹۱۰۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۴۶۱/۱۰۔ والترغیب والترہیب ۳۴۲/۲۔ و تحاف السادة المتقين ۴۶۵/۳۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۷۶/۱۸۔

۴۔ المستدرک ۳۱۸/۲۔ و صحیح ابن حبان ۱۷۴۱۔ و سنن ابن ماجہ ۱۱۔ و سنن الدارمی ۶۷/۱۔ و مسند الامام احمد ۳۹۷/۳۔ و مشکاة المصابيح ۱۶۶۔ و تحاف السادة المتقين ۷۷/۲۷۳۔ ۲۷۴۔

۸۶۱۹ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن شہید، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ پرانے لباس میں ملبوس حضرت اسامہ کے سہارے گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

۸۶۲۰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسن بن علی فارسی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ، حماد بن زید بن عاصم، ابو وائل، عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر جہرانہ مقام پر آپ ﷺ نے قبیلہ ہوازن میں غنائم کی تقسیم فرمائی اسی اثناء میں میں نے ایک انصاری کی زبان سے آپ ﷺ کے خلاف ایک کلمہ سنا عدم برداشت کی وجہ سے میں نے اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کر دیا فوراً آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے اس شکایت پر افسوس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے یہ چیز باعث پریشانی نہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰ کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا نیز فرمایا ایک نبی کو ان کی قوم نے مار مار کر زخمی کر دیا اس کے باوجود بھی انہوں نے بارگاہ الہی میں التجا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما اس لئے کہ وہ لاعلم ہے۔

۸۶۲۱ احمد بن جعفر بن مالک، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق، یحسینی، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مجھے سات چیزوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے (۱) ناک (۲) پیشانی (۳) دونوں ابرو (۴) ہاتھ کی انگلیوں کے پورے بھی ان ہی سات میں سے ہیں۔

۸۶۲۲ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن سقطی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، شعیب بن حجاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور ان کے عتق کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

۸۶۲۳ محمد بن علی بن حیش، حسن بن علی بن ولید نسوی، خالد بن خدش، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، ایوب، یوسف بن مالک حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول نے غیر مملوکہ مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۸۶۲۴ محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن فضل، شہاب بن عبد الحماد بن زید عمرو بن دینار، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم شروع میں مغابرہ کو صحیح سمجھتے تھے لیکن بعد میں رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

۸۶۲۵ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن شیرزاد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یزید الرقاشی انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے تمہارے دین سے نماز ختم ہوگی۔

۸۶۲۶ محمد بن علی بن حیش، احمد بن قاسم بن مساور خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابو حازم، سہل بن سعد مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال گزرنے کے بعد انسان پر اللہ کی رحمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۸۶۲۷ احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف کہتے ہیں کہ ایک بار روزہ کی حالت میں عثمان بن ابی العاص کے پاس میرا جانا ہوا انہوں نے دودھ سے میری میزبانی فرمائی میں نے کہا میں تو روزہ سے ہوں انہوں نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ روزہ انسان کے لئے معاصی سے اجتناب کی ڈھال ہے نیز فرمایا آخری دور میں آپ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر مقرر کر کے ہدایت فرمائی عوام کا خیال رکھنا اس لئے کہ ان میں بیمار، ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی ہوتے ہیں۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۲۰۶، ۲۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۲۲۸، ۲۳۱، فتح الباری ۲/۲۷۲، ۲۹۹۔

۲۔ المسند رک ۳/۳۶۹۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۵/۱۵۵۔ وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۱۳۔ والتاریخ الکبیر ۲/۱۵۸۔ ومجمع الزوائد ۲/۱۵۸۔ ومسد الشہاب ۲/۲۱۶۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۰۶۔ والمطالب العالیة ۳۰۹۱۔ والدر المنثور ۵/۲۵۳۔

۴۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ۳۲۔ وسنن ابن ماجہ ۱۶۳۹۔ ۳۲۱۰۔ ومسد الامام احمد ۳/۲۲۷، ۲۱۷۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/۵۷۳۔ والمجمع الکبیر للطبرانی ۹/۴۱۷۔ وآمالی الشجرى ۱/۲۸۳۔ والترغیب والترہیب ۲/۸۳، ۵۳۷۔ والدر المنثور ۱: ۱۸۰۔ واتحاف السادة المتقین ۳/۱۹۵۔

۸۶۲۸ محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن جعد، عبید بن عمر، حماد بن زید، لیث، زیاد، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مہمان کا حق تین روز تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

۸۶۲۹ محمد بن اسحاق بن ایوب، جعفر فریابی، مقدمی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ و دادا کے حوالہ سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مریض کو دیکھ کر انسان کو کہنا چاہیے تمام تعریفیں مجھے اس مرض سے محفوظ رکھنے والی ذات کے لئے ہیں اور تجھ پر اور بے شمار مخلوق پر مجھے فوقیت دینے والی ذات کے لئے ہے۔

۸۶۳۰ محمد بن معمر، جعفر فریابی، عبید اللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب ابن ابی ملیکہ، ابن عباس کا قول ہے حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت میں ان کے قریب تھا میں نے ان کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا اسے دوزخ چھو نہیں سکتی۔ حضرت عمر نے مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی میں نے کہا اے امیر آپ نے صحبت رسول اختیار کی ہے اور آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے ان کے خلیفہ بنے آپ اس حالت میں اس دنیا سے جائیں گے کہ تمام لوگ آپ سے خوش ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا اللہ نے صحبت رسول مجھے عطا کر کے مجھ پر احسان فرمایا اب اگر روئے زمین کی ساری چیزیں میری ملکیت ہوں تو میں انہیں فدیہ دے کر عذاب الہی سے بچنے کی کوشش کروں گا۔

۸۶۳۱ ابو حسن احمد بن یعقوب بن مہر جان معدل حسن بن علی معمری، ام کلثوم فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو مسلمانوں کے درمیان صلح کے لئے کذب اختیار کرنا صحیح ہے۔

۸۶۳۲ ابو بکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن فضل ابونعمان، حماد بن زید ابان بن ثعلب، اعمش ابوعمر و شیبانی، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے خیر پر دلالت کرنے والا اس کے کرنے والے کے برابر ہے۔

۸۶۳۳ ابو بکر، محمد بن غالب بن حرب، محمد بن فضل، حازم، علی بن مدینی، عبید بن عمر، حماد بن زید، ابان بن ثعلب، ابو اسحاق، عبد الرحمن بن زید، عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا لیک اللہم لیک لا شریک لک لیک ان الحمد والنعمۃ لک۔

۸۶۳۴ ابو بکر اسماعیل بن اسحاق، محمد بن معاویہ نيساپوری، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ ابی قتادہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ان کا کسی شخص پر قرض تھا، انہوں نے آکر اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مقروض اس وقت چھپ گیا پھر کچھ روز کے بعد مدیون ان سے ملا تو انہوں نے غائب ہونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میرے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے مدیون سے قسم کا مطالبہ کیا تو اس نے اس پر قسم اٹھالی اس کے بعد انہوں نے دستاویز منگوا کر اسے پھاڑ دیا اور فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۵۱۰، ۵۳۴۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۱۹۷۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۷۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۴۳۱، ۳۴۳۲۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۸۔ وتاریخ أصبهان ۱/۲۷۱۔ والکامل لابن عدی ۶/۴۳۷، ۴۳۸، ۱۴۶۱، ۱۷۸۶۔

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب باب ۵۷۔

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۳۰، ۷/۲۲۷، ۸/۲۲۸۔ ومجمع الزوائد ۱/۶۶۱، ۳/۱۷۳۔ واتحاف السادة المتقین ۱۱۵/۱، ۳/۵۰۱، ۸/۱۷۸، ۹/۶۶۲۔ والمطالب العالیة ۲/۹۰۲۔ وتاریخ بغداد ۷/۳۸۳۔ والترغیب والترہیب ۱/۱۲۰۔

۵۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۱/۳۳۳۔ والاحادیث الصحیحة ۱۶۶۰۔ وقضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۲۷۔ وكشف الخفا ۱/۳۸۰، ۲/۳۸۱۔ والدر المنثور ۸۳۔

کہ قرض معاف کرنے یا اسے بہرہ کرنے والے شخص کو قیامت کے روز اللہ کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔
 ۸۶۳۵ محمد بن عبد الرحمن بن فضل، عبدان بن احمد، جبار، احمد بن زید، اسحاق بن سوید، یحییٰ بن یحمر ابن عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو تین بار پکارا آپ ﷺ نے ہر بار جواب میں لبیک فرمایا۔

۸۶۳۶ محمد بن عبد الرحمن، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن یزید، ابن عباس، عمرو بن دینار، ابی جعفر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز کو بھول جانے والا شخص جنت کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔

۴۷۳ زیاد بن عبد اللہ نمیری

آپ شب بیدار اور روزہ دار تھے۔ موت کی فکر ہر وقت آپ کو دامن گیر رہتی تھی۔

۸۶۳۷ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ قبل خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو کر تہجد پڑھ خدا کی قسم یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو کمزور کرنے والی اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے چنانچہ اس کے کہنے پر بیدار ہوا لیکن دوبارہ مجھ پر نیند نے حملہ کر دیا پھر دوبارہ اس نے مجھے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا، دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

۸۶۳۸ ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارہ، عمارہ بن زاذان، زیاد نمیری کا قول ہے اگر مجھے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا تو میں طویل غم اور پریشانی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا لیکن وقت موعود کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں خود اندازہ کر لو کیا حال ہوگا۔

۸۶۳۹ محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبد الواحد بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر زیاد نمیری کو کہتے سنا جو شخص دنیا سے چلا گیا تو اس کی قیامت قائم ہوگئی۔

۸۶۴۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، عدی بن ابی عمارۃ الذارع، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے شیطان انسان کے قلب پر حملہ کرتا ہے اگر انسان ذکر الہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔

۸۶۴۱ حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب جنت کے باغات پر تمہارا گزر ہو تو تم ان میں خوب چرو سجا۔ کرام نے آپ ﷺ سے اس کی تشریح کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزہد باب ۷۴، و سنن الترمذی ۱۳۰۶، و مسند الامام أحمد ۳۵۹/۲، ۴۲۷/۳، و سنن البیہقی ۲۶۱/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۵۷/۵، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۶/۱۹، و فتح الباری ۱۴۴/۲،

۲۔ سنن ابن ماجہ ۹۰۸، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۸۶/۹، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸۰/۱۲، و فتح الباری ۱۶۸/۱۱،

و الکامل لابن عدی ۶۰۳/۲، و الدر المنثور ۲۱۸/۵،

۳۔ التاریخ الکبیر ۲/۳، و الجرح ۲/۳، و الکاشف ۳۳۲/۱، و المیزان ۲/۲، و تہذیب الکمال ۲۰۵۵،

۴۔ مجمع الزوائد ۱۳۹/۷، و المطالب العالیۃ ۳۳۸۳، و الدر المنثور ۴۲۰/۲، و اتحاف السادة المتقین ۲۹۸/۷،

و الترغیب والترہیب ۴۰۰/۲، و تخریج الاحیاء ۲۷۳/۲، ۴۲،

فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔

۸۶۴۲ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے جب انہیں کوئی ذکر کا حلقہ نظر آ جاتا ہے تو وہ پروں کے ذریعے اُسے گھیر لیتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بندی کر لیتے ہیں پھر وہ اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ آپ کے کچھ بندے حلقہ بندی کر کے آپ کی نعمتوں کی تعظیم، تلاوت قرآن آپ ﷺ پر درود پاک بھیجنے اور آپ سے دنیا و آخرت کے لئے سوال کرنے میں مشغول ہیں اللہ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ ان پر میری رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ اور صرف اس مجلس میں شریک ہونے والے کو بھی میں محروم نہیں کروں گا۔

۸۶۴۳ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، مقدمی، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں کفارہ، تین چیزیں بلندی درجات، تین چیزیں نجات اور تین چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، تین چیزیں کفارہ کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) موسم سردی میں وضو کی تکمیل کا اہتمام (۲) ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا (۳) جمعہ کے لئے پیادہ چلنا۔ بلندی درجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) کھانا کھانا (۲) سلام عام کرنا (۳) شب میں اللہ کے سامنے قیام کرنا۔ نجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بوقت غصہ عدل اختیار کرنا (۲) غنی اور فقر میں رضا اور میانہ روی اختیار کرنا (۳) ظاہر و باطن خوف الہی کا ہونا ہلاکت کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بخل اختیار کرنا (۲) خواہش پرست بننا (۳) متکبر ہونا۔

۸۶۴۴ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ قول رسول ہے آسمان نے آواز نکالی تو آسمان پر ہر جگہ فرشتے قیام جو اور رکوع میں مشغول تھے۔

۸۶۴۵ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ماہ رجب کی آمد کے موقع پر یہ دعا فرماتے تھے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان۔

۳۷۵ ہشام بن حسان

آپ ہر وقت متفکر اور بیدار رہتے تھے۔ دس برس تک اپنے استاد حسن بن ابی حسن کی صحبت میں رہے۔

۸۶۴۶ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی صفوان بن عیسیٰ، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جس کے پاس گھر میں لپٹنے کے لئے کپڑا پکانے کے لئے چیز اور سونے کے لئے بستر نہیں تھا اس قوم کا ایک فرزند

۱۔ سنن الترمذی ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، مسند الامام احمد ۳/۱۵۰، والسنن الکبری للبیہقی ۱/۳۲۲، ومشکاۃ المصابیح ۶۲۹، ۲۲۷۱، والاحاف السادة المتقین ۱/۲۳۰، ۶/۵، ۱۷۳، ۳۲۲/۸، والترغیب والترہیب ۱/۱۱۲، ومجمع الزوائد ۱/۱۲۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۹۵۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/۷۷، والترغیب والترہیب ۲/۴۰۴، مسند الحمیدی ۱۸۷۶، والاحاف السادة المتقین ۵/۱۰، والدر المنثور ۱/۱۵۲، وکنز العمال ۱۸۷۶۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱/۹۱، والترغیب والترہیب ۱/۲۸۶، والاحاف السادة المتقین ۱/۱۴۲، والاحادیث الصحیحة ۲/۱۸۰۔

۴۔ مسند الامام احمد ۵/۱۷۳۔

۵۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۱، والتاریخ الکبیر ۸/۲۶۸۹، والجرح ۹/۲۲۹، والکاشف ۳/۶۰۵۹، والمیزان ۴/۹۲۲۰، وتهذیب الکمال ۲/۶۵۷۲۔

تمنا کرتا تھا کہ اس کے پیٹ میں جانے والا ایک لقمہ کاش اینٹ کی مانند بن جائے کیوں کہ اینٹ پانی میں تین برس تک باقی رہتی ہے۔
۸۶۴۷ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم کا مشاہدہ کیا ہے کہ اس قوم کا ایک فرد بڑی محنت سے مال کمانے کے بعد اپنے بھائی سے کہتا اے میرے بھائی آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال میرے لئے حلال ہے لیکن اس مال سے مجھے اپنے عمل کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے یہ مال میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔

۸۶۴۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم میری نظروں سے گزری ہے کہ اس کا ایک فرد ناشتہ کرنے سے شکم سیر ہی نہیں ہوتا تھا حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم شکم سیری کے بعد ایک لقمہ بھی پیٹ میں لے جانے سے کتے کو ڈالنا بہتر ہے۔
۸۶۴۹ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، عبد الرزاق، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم بھی میں نے دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد اپنے بھائی کو اپنے اہل و عیال کا نائب بنا کر چلا گیا اور وہ ان پر چالیس سال تک خرچہ کرتا رہا۔

۸۶۵۰ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا کوئی فرد اپنے اہل کو کھانے پکانے کا حکم نہیں دیتا تھا اگر گھر والوں نے کچھ تیار کر کے دے دیا تو کھالیا ورنہ خاموش رہا اور ان کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا اور ان کے پاس کوئی بستر نہیں تھا، نیند آنے پر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سو گئے پھر اٹھ کر ساری شب رکوع، سجود اور قیام کی حالت میں گزاری۔

۸۶۵۱ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، احمد بن ابراہیم ابن مہدی، حماد بن زید، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ پوری دنیا کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے خواب میں اپنی محبوب چیز دیکھی پھر وہ بیدار ہو گیا۔

۸۶۵۲ ابی، ابو حسن، ابو بکر، سعدویہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ابو سعید سے قمیض کے نہ دھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا موت اس سے بھی قبل آنے والی ہے۔

۸۶۵۳ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، ایوب، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی سادہ قوم بھی دیکھی ہے کہ وہ دنیا کے آنے جانے پر خوشی و غم سے خالی تھی۔

۸۶۵۴ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے میرے نزدیک علم کے ایک باب کا حصول دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۸۶۵۵ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے بستر پر لیٹنے کے بعد ذکر الہی میں مشغول ہونے والے شخص کے لئے وہ بستر قیامت کے روز مسجد کی شکل میں ہوگا اور عند اللہ ذکرین میں اس کا شمار ہوگا۔

۸۶۵۶ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن، عبد اللہ کا قول ہے اگر مجھے دوزخ و جنت کے درمیان کھڑا کر کے اپنے مقام سے واقف ہونے اور مٹی بننے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مٹی بننے کو ترجیح دوں گا۔

۸۶۵۷ ابی، احمد بن محمد، عبد اللہ بن سفیان، داؤد بن عمر ضی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی فکر کرنا کل شب کے قیام سے بہتر ہے۔

۸۶۵۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر ضی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہاری زندگی کی مدت غیر معلوم اور تمہارا ہر عمل محفوظ ہے موت تمہارے پیچھے اور نار دوزخ تمہارے سامنے ہے خدا کی قسم تمہارے سامنے جو دنیا ہے وہ فانی ہے تم شب و روز اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو اور عالم برزخ کی تیاری کرو۔

۸۶۵۹ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، حسن بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن

حسان، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دنیا میں ہر مسلمان کو پریشانی کا سامنا ہے۔

۸۶۶۰ احمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں پریشان ہو کر کہے گا اے میرے گھر والو مجھے ناشتہ کرادو میرے گھر والو مجھے شام کا کھانا کھلا دو۔

۸۶۶۱ ابو محمد بن حیان، ابن ابی داؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام، حسن کا قول ہے مؤمن صبح و شام غمگین رہتا ہے اور اسے اس دنیا میں اتنا کافی ہے جتنا بکری کے بچہ کے لئے کافی ہے۔

۸۶۶۲ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کا قول ہے میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد بقدر کفایت کھانے میں سے بھی صدقہ کرتا تھا نیز میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کی نظر میں دنیا بے وقعت اور مٹی سے بھی کمتر تھی

۸۶۶۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم دنیا سے متاثر ہونے والے شخص کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔

۸۶۶۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنیا کے حصول کے بعد اس کے مکر و فریب میں پھنس جائے تو وہ اس کے علم میں کمی اور اس کی رائے کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

۸۶۶۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ آدم کے خطا میں واقع ہونے سے قبل موت ان کے سامنے اور امید ان کے پیچھے تھی لیکن خطا میں واقع ہونے کے بعد اس کا برعکس ہو گیا۔

۸۶۶۶ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کا قول ہے کہ حضرت آدم نے جنت میں ایک گھڑی قیام فرمایا جو دنیا کے اعتبار سے ایک سو تیس دن کی تھی۔

۸۶۶۷ ابی، ابو حسن، ابو بکر، محمد بن عبد اللہ، محمد بن حسین، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ انسان دنیا سے تین حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے (۱) جمع شدہ مال سے فائدہ حاصل نہ کر سکا (۲) اس کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں (۳) آگے کے لئے تیاری نہ کر سکا۔

۸۶۶۸ ابی، حسن، ابو بکر، محمد بن عمار، محمد بن طفیل، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ یوسفؑ سے پوچھا گیا کہ خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ بھوکے رہتے ہیں جواب دیا تاکہ بھوکے شخص کو نہ بھولوں۔

۸۶۶۹ ابو حامد بن جبل، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن محمد اموی، خالد بن خداش، حماد بن زید کا قول ہے ہشام بن حسان کی مجلس سے بہتر مجلس میں سے نہیں دیکھی احادیث بیان کرنے کے وقت ان کی آنکھیں پر نم ہوتی تھیں۔

۸۶۷۰ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ہشام، محمد بن سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے، ایک نیکی پر دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ روزہ کا بدلہ میں خود ہوں اس لئے کہ میری وجہ سے اس نے کھانا پینا ترک کیا ہے اور اس کے منہ کی بدبو میرے نزدیک عنبر کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

۸۶۷۱ ابو بکر، حارث بن محمد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کا قول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بھول کر کھانے پینے والا اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔

۸۶۷۲ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن ابی بکر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

۱۔ سنن النسائی، کتاب الصیام باب ۷۵، ومسند الامام احمد ۲/۲۳۳، ۳۱۱، ۵۱۶، ۳۳۶/۳، ۱۳۸/۵، وسنن الدارمی ۲/۳۱۳، والمستدرک ۳/۲۳۱، واملی الشجرى ۲/۱۰۴، والدر المنثور ۳/۶۵، ۲۹۳/۶۔
۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱، ومسند الامام احمد ۲/۲۲۵، وسنن الدارمی ۲/۱۳، ومشكاة المصابيح ۲۰۰۳، ونصب الرایة ۲/۳۴۵، واتحاف السادة المتقين ۳/۳۱۰۔

ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اس کے بعد آپ ﷺ مسجد کے اگلے حصے میں عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اس وقت ابو بکر و عمر بھی موجود تھے اس کے بعد آپ نے ذوالیدین کا واقعہ ذکر فرمایا۔

۸۶۷۳ ابو بکر، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز قبولیت کی ایک گھڑی ضرور ہوتی ہے جس میں بندہ کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔

۸۶۷۴ احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبد اللہ انصاری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اذان کے بعد مسجد کی طرف دوڑنے کے بجائے سکون و اطمینان سے چلو چول جائے اسے ادا کرو جو نہ ملے تو اس کی قضا کر لو۔

۸۶۷۵ عبد الرحمن بن محمد بن احمد المذکر، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہے۔

۸۶۷۶ ابو بکر محمد بن احمد الوراق، احمد بن عبد الرحمن سقطی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ، محمد بن عمرو، ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ قول نبوی ہے اللہ تعالیٰ کے تنائے اسمائے حسنیٰ ہیں انہیں یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

۸۶۷۷ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو علی بشر بن سیمان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بلال کو بلایا بلال نے آپ ﷺ کو کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ حضرت

بلال نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کھجوریں میں نے آپ کے لئے جمع کی تھیں آپ ﷺ نے حضرت بلال کو دوزخ کی آگ سے ڈراتے ہوئے ان کھجوروں کو خرچ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا عرش والے سے کمی کا خوف مت کر۔

۸۶۷۸ احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر احمد بن عمرو البزار، حسن بن یحییٰ ایلی، عاصم بن مہجع، صالح مری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے طالب عزت شخص پر اللہ کے پاس جانے کے لئے تیاری ضروری ہے۔

۸۶۷۹ حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن حفص معدلان، احمد بن محمد بن اسماعیل دمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی صالح مری، ہشام بن حسان محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایک شخص کو اگر گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر قلق ہوتا ہے تو امید ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ صرف اسی پر اس کی مغفرت کر دے گا۔

۸۶۸۰ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، جمیل بن حسن، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے متقی انسان جنت میں جائے گا اس کی نعمتوں سے خوب محفوظ ہوگا ہمیشہ اس میں رہے گا اس کی جوانی کبھی فنا نہ ہوگی، اس کا لباس کبھی بوسیدہ نہ ہوگا۔

۸۶۸۱ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ قبیلہ عربین کے کچھ لوگ مدینہ آئے آپ ﷺ نے ان کے لئے اونٹوں اور چرواہے کا حکم دیا اور انہیں اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پینے کی اجازت دی جب وہ خوب فر بہ ہو گئے تو وہ چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب کے لئے چند صحابہ کرام کو روانہ فرمایا چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۲۔ و مسند الامام احمد ۲/۳۶۰۔ ۵۲۹۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۲۸/۳۔

و صحیح ابن خزیمہ ۱۰۶۵۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۴۶/۳۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱۔

۳۔ صحیح البخاری ۲۵۹/۳۔ و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۶۔ و فتح الباری ۵/۳۵۴۔ ۳۷۷/۱۳۔

۴۔ تفسیر ابن کثیر ۲۴۷/۷۔

ﷺ نے خلاف سے ان کے ہاتھ و پاؤں قطع کر رکھا حکم فرمایا اور ان کی آنکھوں میں سلائی بھروا کر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا حتیٰ کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

۸۶۸۲ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام قتادہ انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی دو چیزیں مال کی عقل اور عمر کی زیادتی جوان ہوتی ہیں۔

۸۶۸۳ عبد الرحمن بن محمد، محمد بن زکریا، قطبہ بن عبد اللہ، ہشام، قتادہ ابورافع، ابو ہریرہ کا قول ہے شوہر کے اپنی بیوی کے چار زانوں کے درمیان بیٹھ کر دخول کی کوشش کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۶۸۴ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابو کریم، محمد بن میمون، زعفرانی، ہشام بن حسان، عکرمہ ابن عباس کا قول ہے لوگوں کی عدم خواہش کے باوجود ان کے سامنے وعظ کرنے والے کے منہ میں سیسہ ڈال دو۔

۸۶۸۵ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسن بن محمد ذراع، حصین بن نمیر، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس کا قول ہے فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی محبوب ہے۔

۸۶۸۶ حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، ہشام بن حسان، عبد اللہ بن منفل کا قول ہے آپ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۶۸۷ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عبد اللہ بن رجاء بصری، ہشام بن حسان، حسن، جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے انسان اور کفر کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔

۸۶۸۸ عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک کا قول ہے عرق النساء سے شفا یاب ہونے کے لئے ایک عربی دنبہ کو جوش دے کر اس کے سوپ کے تین حصے کر لئے جائیں عرق النساء کا مریض ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ نوش کر لے، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ سے ایک سو سے زائد مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

۸۶۸۹ محمد بن جعفر المکتب، محمد بن احمد بن خطاب، موسیٰ بن عبد الرحمن بن منہدی، ابواسامہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک نے آپ ﷺ سے عرق النساء کے بارے میں گزشتہ علاج کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۶۹۰ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادۃ، ہشام، انس، ابن سیرین، عبد الملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کیوں کہ ان تاریخوں کا روزہ صوم اللہ ہر کی مانند ہے۔

۸۶۹۱ ابو بکر، حارث، روح، ہشام، واصل، محمد بن یعقوب، رجاء بن حیوہ، ابوامامہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار ایک غزوہ تشکیل دیا جس میں میں بھی تھا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۲۳۹/۱۰ و بلفظ مختلف : صحيح البخاری ۱۱۱/۸ . وفتح الباری ۲۳۹/۱۱ . و تاریخ ابن

عساکر ۳۰/۳ .

۲۔ صحيح البخاری ۸۰/۱ . و صحيح مسلم ، کتاب الحيض ، ۸۷ ، ۸۸ . وفتح الباری ۳۹۵/۱ .

۳۔ کتاب الحيض ، ۸۷ ، ۸۸ . وفتح الباری ۳۹۵/۱ .

۴۔ صحيح مسلم ، کتاب الايمان ۱۳۳ . و مسند الامام احمد ۳۸۹/۳ . و السنن الكبرى للبيهقي ۳۶۶/۳ . و سنن الترمذی

۲۶۱۹ . ۲۶۲۰ . و سنن أبي داود ۴۶۷۸ . و سنن ابن ماجه ۱۰۷۸ .

فرمایا اے اللہ ان کو سلامتی کے ساتھ مال غنیمت عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ چنانچہ ہم صحیح و سالم مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حصول شہادت کے لئے کوئی عمل بتا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ کچھ روز کے بعد پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دوسرا عمل بتا دیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے سامنے خوب سجدے کرو کیوں کہ ایک سجدہ کے عوض اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

۸۶۹۲ سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جھوٹی قسم کھانے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۸۶۹۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، بشر بن سہمان بصری، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گندم کی روٹی سے شکم سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۷۶ ہشام دستوائی

آپ ذکر الہی میں رطب اللسان رہتے تھے نیز آپ خدا ترس انسان تھے۔

۸۶۹۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی سعید بن عامر، ہشام دستوائی کہتے ہیں کہ ہم طلب حدیث کے لئے ایک فقیہ کے پاس جاتے تھے لیکن طاعون کے زمانہ میں دو رکعت نفل ہمیں طلب حدیث سے زیادہ پسند تھیں۔

۸۶۹۵ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، ہدبہ بن خالد، امیہ بن خالد، کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو کہتے سنا میرے نزدیک رضاء الہی کے خاطر ہشام دستوائی کے علاوہ حدیث کا طالب کوئی نہیں ہے، ہشام فرمایا کرتے تھے حدیث کی وجہ سے خلاصی ہو جاتا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

۸۶۹۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی کے ہاں پوری رات چراغ جلتا تھا کیوں کہ وہ فرماتے تھے دنیا کی تاریکی دیکھ کر مجھے قبر کی تاریکی یاد آ جاتی ہے۔

۸۶۹۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، یحییٰ بن ایوب، ابو قطن عمرو بن یحییٰ بن قطن کا قول ہے کہ میں نے ہشام دستوائی سے بڑھ کر موت کو یاد کرنے والے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۶۹۸ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، ابو یحییٰ علی بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن مہدی، کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو بار بار کہتے سنا تمہارے سامنے غیر معروف شخص کا حدیث بیان کرنا اپنے منہ میں مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔

۸۶۹۹ احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبد الجبار، ابو زید ہروی، ہشام دستوائی کا قول ہے کاش علم حدیث پانی ہوتا جسے میں تمہیں پلا دیتا۔

۸۷۰۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یونس، ابو نعیم کہتے ہیں کہ میرا بصرہ جانا ہوا تو وہاں پر میں نے ہشام دستوائی اور حماد بن

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۸، ۲۳۹، ۲۵۵، ۲۵۸، والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۱۰۸، وصحيح ابن حبان ۹۲۹، وأمالی

الشجرى ۱/۲۷۷، ومجمع الزوائد ۳/۱۸۱، والمصنف لعبد الرزاق ۸۹۹، ودلائل النبوة للبيهقي ۶/۲۳۳،

۲۔ سنن أبی داؤد کتاب النذور باب ۱، والمستدرک ۳/۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۸، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۵۶، ومجمع

الزوائد ۳/۱۷۹، والترغيب والترهيب ۲/۲۶۳،

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۹، والتاريخ الكبير ۸/۲۶۹، والجرح ۹/۲۳۰، والجمع ۲/۵۳۷، والميزان

۳/۹۲۲، وتهذيب الكمال ۲/۵۸۲،

سلمہ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۸۷۰۱ ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زید، نعیم بن حماد، ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ہشام دستوائی کو کہتے سنا ہنسنے والے عالم دین پر مجھے تعجب ہے۔

۸۷۰۲ ابی محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دوزقی، سعید بن عامر، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں حضرت عیسیٰ کا کلام پڑھا جس کا حاصل یہ ہے اے لوگو تم دنیا کے لئے عمل کرتے ہو حالانکہ اس میں بلا عمل تمہیں رزق ملنے والا ہے اور تم آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے حالانکہ وہاں پر کامیابی کا دار و مدار عمل پر موقوف ہے اے علماء سو تم اجرت لے کر عمل کو ضائع کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم سے عمل کا مطالبہ کرنے والا ہے، عنقریب تم قبر کی تاریکی اور اس کی تنگی کا سامنا کرنے والے ہو، اللہ تمہیں نماز و روزہ کے حکم کرنے کی مانند معاصی سے بھی اجتناب کا حکم کرنے والا ہے، رضائے الہی پر راضی نہ ہونے والا شخص کیونکر اہل علم میں سے ہو سکتا ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔ آخرت کو ترک کر کے دنیا کی طرف متوجہ ہونے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔

۸۷۰۳ ابی ابراہیم بن محمد بن حسین، فضل بن صباح، ابو عبیدہ حداد ہشام دستوائی کا قول ہے، حضرت عیسیٰ کا فرمان ہے اے علماء کی جماعت عدم عمل کی وجہ سے تم اس بوٹی کی مانند ہو گئے ہو جسے دیکھنے سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہے لیکن اس کا کھانا انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے، تمہارا کام ایک قسم کی دواء ہے لیکن وہ کسی کی اصلاح کا ذریعہ نہیں بنتا۔ حکیمانہ باتیں کر کے قلب کے بجائے تمہارے منہ سے نکلنے والی ہیں اس لئے وہ موثر نہیں ہوتیں، اے عالموں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمہاری گمراہی کے بجائے تمہارے عمل کے لئے پھیلا دیا ہے، اے عالموں بلا عمل صرف باخبر کرنے کی نیت سے علم حاصل کرنے والے شخص کا تعلق اہل علم سے نہیں ہو سکتا علم تمہارے اوپر عمل تمہارے قدموں کے تحت ہے، عمل کے بغیر نہ آزاد انسان کریم اور نہ غلام متقی بن سکتا ہے۔

۸۷۰۴ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی ایک ایسی حدیث سنا تا ہوں جو میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا چنانچہ ارشاد نبوی ہے علم کا رفع، جہل کا ظہور، شراب نوشی، زنا کا ظہور مردوں کی قلت اور خواتین کی کثرت (حتیٰ کہ ایک شخص پچاس خواتین پر نگران ہوگا) قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

۸۷۰۵ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، انس کا قول ہے آپ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ ﷺ نے قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے خلاف بدعا فرمائی۔

۸۷۰۶ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام بن ابی عبد اللہ، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو رکوع سجدہ اطمینان سے کرو اور کہتے کی طرح مت بیٹھو۔

۸۷۰۷ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۸۷۰۸ فاروق بن عبد البکر، خطاب، ابو مسلم کشی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ لے کر گیا اور جو کی روٹی کے عوض میں نے ذرہ رہن رکھوائی تھی، اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل محمد پر ایک روز ایسا بھی گزرا ہے کہ اس روز ایک صاع کے علاوہ آل محمد کے ۹ گھروں میں کچھ بھی نہیں تھا۔

۸۷۰۹ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ نے حج و

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۳۱، ۲۰۸/۷۔ و صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۲۳۳، ۲۳۳ مکرر۔ و فتح الباری ۲/۱۵۲، ۳۰۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۶، و فتح الباری ۵/۱۳۰، ۱۳۱۔

عمرہ کا احرام اکٹھے باندھا۔

۸۷۱۰ ابو احمد محمد بن احمد الجرجانی، عبد اللہ بن محمد بن شیروہ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ ہر حاکم سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کرنے والا ہے حتیٰ کہ گھر کے سربراہ سے گھر والوں کے بارے میں سوال لیا جائے گا۔

۸۷۱۱ عبد اللہ بن محمد بن جعفر علی بن عباس بکلی، عبد اللہ بن ابی الحکم، حفص بن واقد، ہشام، دستوائی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ساری شب عبادت الہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۷۱۲ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادہ، ہشام بن ابی عبد اللہ، قتادہ، سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی نے کھانا تیار فرمایا آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ گھر میں ایک نظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے حضرت علی نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے گھر میں پردہ پر تصاویر چسپان دیکھی اور رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

۸۷۱۳ احمد بن جعفر، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بیہ میں رجوع کرنے والا قتل کر کے کھانے والے کتے کی مانند ہے۔

۸۷۱۴ ابو بکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام، قتادہ مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قرآنی آیت الہاکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر دیا۔

۸۷۱۵ ابو بکر محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ، زرارة بن ابی اوفی، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ میری امت کے دساوس جب تک وہ زبان یا عمل میں نہ آئیں سے تجاوز کرنے والا ہے۔

۸۷۱۶ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن ابی بکر سہمی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد فاروق خطابی ابو مسلم کشی، حجاج بن نصیر، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب النار و عذاب القبر و فتنة المسيح الدجال و فتنة المحبا و الممات۔

۸۷۱۷ احمد بن سہل بن عمر، ابراہیم بن حرب عسکری، عبد اللہ بن عمرو ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کی نماز سے واقف ہوں ابو ہریرہ ظہر کی آخری رکعت نماز عشاء اور فجر میں تسبیح کے بعد قنوت پڑھتے تھے جس میں مؤمنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

۸۷۱۸ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵۔ و صحیح ابن حبان ۱۵۶۲۔ و فتح الباری ۱۱۳/۱۳۔ و الترغیب والترہیب ۶۵/۳۔ ۱۵۵۔
والکامل لابن عدی ۳۰۷/۱۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۴۲۔ و صحیح مسلم ۲۲۷۳۔ و سنن النسائی، کتاب الوصایا باب ۱۔ و مسند الامام احمد ۲۶، ۲۳/۳۔ و المستدرک ۵۳۴/۲، ۳۲۲/۳۔ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۶۱/۴۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۹۰/۳۔ ۵۹/۷۔ ۱۶۸/۸۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰۰، ۲۰۲۔ و فتح الباری ۳۲۸/۱۱۔

رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز قبل روزہ مت رکھو البتہ عادیہ ایسے کرنے میں حرج نہیں ہے۔
 ۸۷۱۹ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن علی بن محمد، احمد بن یحییٰ بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی سلمہ
 ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والے کے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
 ۸۷۲۰ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن حسن، یوسف قاضی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو ہریرہ
 فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلة القدر میں قیام کرنے والے کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دئے جاتے
 ہیں۔

۸۷۲۱ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، محمد بن سکین ابی، عبد اللہ بن ہشام دستوائی، ابی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابو ہریرہ
 فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا انبیاء کی قبور کو مساجد بنانے والی قوم پر اللہ کی لعنت ہو تم اپنے گھروں میں
 نماز پڑھوان کو قبرستان مت بناؤ۔

۸۷۲۲ ابو بکر محمد بن جعفر وراق بغدادی، عباس بن منصور نیشاپوری، احمد بن حفص، ابی، ابو سعید ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، ابو
 ہریرہ کہتے ہیں کہ قول رسول ہے شادی نہ کرنے والے محنت مردوں اور عورتوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اسی طرح تنہا جنگل کے سفر
 طے کرنے والے اور تنہا رات گزارنے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۷۲۳ عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابی، زبیر، جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے عہد میں شدید گرمی میں سورج
 گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے خوب طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ لوگ گرنے کے قریب ہو گئے پھر آپ ﷺ
 نے رکوع سجدہ بھی اسی طرح طویل فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے بقیہ تین رکعتیں اسی طرح طویل فرمائیں سلام پھیرنے کے بعد لوگوں
 کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت جنت میرے اتنی قریب کر دی گئی تھی کہ میں اس سے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کرتا
 تو کر سکتا تھا اسی طرح دوزخ بھی میرے اتنے قریب کر دی گئی تھی کہ اس کے تم تک پہنچنے کے خوف سے میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے
 دوزخ میں ایک سیاہ فام عورت عذاب میں مبتلا دیکھی کیوں کہ اس نے بلی کو کھانے پینے سے روکنے کے لئے باندھ دیا تھا اور میں نے ابو
 ثمامہ عمرو بن لُحی کو بھی دوزخ میں دیکھا، اس وقت لوگوں کا عقیدہ تھا کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخص کی موت پر گرہن ہوتے ہیں حالانکہ
 ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جسے اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے لہذا ان کے گرہن ہوتے پر تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ
 روشن ہو جائیں۔

۸۷۲۴ عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابو زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے جماعت انصار تم اپنے مال کا عمری نہ کرو
 کیوں کہ یہ غیر صحیح ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۱۳۲۔ وستن البدایہ ۳/۲۔ وفتح الباری ۴/۲۸۸۔ وستن ابن ماجہ ۱۶۵۰۔ وستن الترمذی ۶۸۵۔

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۶۱۔ ۳۳/۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۱۷۵۔ وفتح الباری ۱/۹۲، ۳/۱۱۵۔ ۲۵۵۔

۳۔ صحیح البخاری ۳/۳۳۔ ۵۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۱۷۶۔ وفتح الباری ۳/۱۱۵۔ ۲۵۵۔

۴۔ مسند الامام احمد ۲/۳۶۷۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۲/۳۷۵۔ ۳۳۵/۳۔ والمصنف لعبد الرزاق ۶۷۲۶۔ ومجمع الزوائد ۳/۴۰۔ والمطالب العالیہ ۱۲۵۵۔

۵۔ سنن النسائی ۶/۴۷۲۔ ومسند الامام احمد ۳/۳۱۷۔ والمستدرک ۲/۳۳۳۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۷/۱۲۲۔

۸۷۲۵ عبد اللہ بن یونس، ابو داؤد، ہشام دستوائی، ابو زبیر جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر مجھے اس مرض کی وجہ سے آپ کی موت کا خطرہ ہے لہذا تم اپنے بھائیوں کے لئے دو ثلث وصیت کرو چنانچہ انہوں نے وصیت کی۔

۸۷۲۶ محمد بن احمد بن علی بن محمد بن ابی الشوارب، ابو محمد حفص بن عمر، ابو زبیر جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو دو کپڑے پہنو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ ایک جوتا پہن کر مت چلو۔

۸۷۲۷ محمد بن احمد بن علی بن محمد بن ابی الشوارب، ابو عمر حفص بن عمر، ہشام، حماد، ابراہیم، اسود، عائشہ آپ ﷺ نے حالت احرام میں سر میں خوشبو استعمال کی۔

۸۷۲۸ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی، حماد، ابراہیم، اسود، عبد اللہ کا قول ہے آپ ﷺ نماز کا دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے حتیٰ آپ کا بائیں رخسار ظاہر ہو جاتا تھا۔

۸۷۲۹ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، عاصم بن بہدلہ، زبیر بن حبیش، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا اسی اثناء میں ایک شخص آیا آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص بہت برا ہے لیکن جب وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمایا اس کے جانے کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا بتایا لیکن پھر اس کا اکرام کیا آپ نے جواب میں فرمایا یہ شخص منافق تھا پہلے میں نے اس کا نفاق ظاہر کیا لیکن پھر لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے میں نے اس کا اکرام کیا۔

۸۷۳۰ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، خلیل بن زکریا، ہشام بن ابی عبد اللہ، حسن بن ابی جعفر، عاصم بن بہدلہ، زبیر بن حبیش، صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ فرشتے طالب علم کے لئے خوشی سے زمین پر پر بچھاتے ہیں زبیر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے صفوان سے پوچھا کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے انہوں نے جواب میں فرمایا ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آپ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے کہا اے محمد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا ایک شخص ایک قوم کے ساتھ صرف محبت کی حد تک ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں وہ محبت کرے گا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل تو بہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور یہ اس روز ہوگا جس روز ایمان لانا انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہوگا پھر میں نے ان سے مسح الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کو جو زمین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

۸۷۳۱ ابو بکر بن خالد، حارث بن خلیل بن زکریا، ہشام دستوائی، حسن بن ابی جعفر، ابو زبیر بن جابر فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے عائشہ تمہارے پاس سالن ہے انہوں نے فرمایا کہ سر کہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سر کہ بہترین سالن ہے۔

۸۷۳۲ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۲، وتفسیر الطبری ۶/۲۸۷۔

۲۔ سنن الترمذی ۲/۶۷۷، و سنن النسائی ۸/۲۱۰، و مسند الامام احمد ۳/۱۳، ۴۶، ۳۳۹/۶، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۲۳۔

۳۔ التحاف السادة المتقين ۸/۷۲، ۷۳، ۵۳۹/۹، وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰۔

۴۔ صحیح مسلم ۱/۶۲۲، ۱/۶۲۱، سنن ابی داؤد ۳۸۲۰، و سنن الترمذی ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲، و سنن النسائی ۱/۳۸۹، و سنن ابن ماجہ ۱۶/۳۳۱، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، و مسند الامام احمد ۳/۳۰۱، ۳۰۲، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، و المستدرک ۳/۵۳، وفتح الباری ۱۰/۵۰۰، و التحاف السادة المتقين ۵/۲۳۶، ۷/۱۲۱۔

رفاعہ، ابی عراند الجہنی کہتے ہیں کہ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم کدی یا قدید مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں نے اپنے گھروں پر جانے کے لئے آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمادی کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مجھ سے بلا حساب و کتاب میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تم کو اور تمہاری نیک ازواج و اولاد کو جنت میں داخل کرانے کے بعد خود جنت میں داخل ہوں گے۔

۸۷۳۳ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی، عطاء بن السائب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص نے آپ ﷺ سے سوال کیا ختم القرآن کتنے روز میں کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا سات روز میں کیا جائے حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے کسی کے بارے میں سوال کرتا رہا اور آپ کم فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کم از کم ایک شب و روز میں ختم کرنا ضروری ہے۔

۳۷۷ جعفر الصبیعی ۲

اپنے بنی ہاشم اور زہاد کی صحبت اختیار کر کے ان سے روایات نقل فرمائیں۔ نیز آپ مالک بن دینار، ثابت بنانی، ابو عمران جونی، ابویاح اور فرقہ سخی وغیرہ کی صحبت میں رہے ہیں۔

۸۷۳۴ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کا قول ہے میں مالک بن دینار کے پاس دس اور ثابت بنانی کی خدمت میں بیس سال رہا میں نے مالک بن دینار کے پیچھے بیس سال تک نماز عشاء پڑھی مالک بن دینار مغرب میں ہمیشہ سورہ زلزال اور عادیات پڑھتے تھے۔

۸۷۳۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان شاذکوانی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا دنیا سے ڈرو دنیا سے ڈرو اس لئے کہ وہ علماء کے قلوب پر جادو کی مانند اثر کرنے والی ہے۔

۸۷۳۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان، جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا اللہ کی طرف سے قلوب اور ابدان کے لئے کچھ سزائیں مقرر ہیں جیسے تنگی زندگی اور عبادت میں کاہلی اور قلب کی قساوت مار سے بھی بڑی سزا ہے۔

۸۷۳۷ عبد اللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے اگر قلوب خوف الہی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہوں تو وہ خالی گھر کے دیران ہونے کی مانند دیران ہو جاتے ہیں، نیز فرمایا اگر میرے قلب کی اصلاح کوڑے کرکٹ پر ہو تو اس پر بھی جا کر میں بیٹھ جاؤں گا۔

۸۷۳۸ عبد اللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے باطل کی خوشی سے خوش ہونے والے انسان کے قلب پر شیطان کا تسلط مضبوط ہو جاتا ہے۔

۸۷۳۹ عبد اللہ، محمد بن سلیمان، جعفر، مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ایک چرواہے کو بلا کر کہا جائے گا اے بکریوں کے دودھ اور گوشت استعمال کرنے والے چرواہے تو نگہ شدہ بکری کو ٹھکانہ نہیں دیا اور تو نے کمزور بکری کا خیال نہیں رکھا اور تو نے ان کے چرانے کا حق ادا نہیں کیا آج تجھ سے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۱۶۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۳۳، ۴۴، ۴۵، والعریب والعریب ۲/۴۱۴، وصحیح ابن حبان ۳۲۲۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۸۸، والتاریخ الکبیر ۲/۲۱۶۲، والجرح ۲/۱۹۵، والمیزان ۱/۴۰۸، وتہذیب الکمال ۹۴۳۔

۸۷۴۰ عبد اللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ غیر عامل عالم کی نصیحت لوگوں کے لئے غیر نفع مند ہے۔
 ۸۷۴۱ عبد اللہ، محمد، سلیمان، جعفر کہتے ہیں کہ میں قساوت قلب کے وقت محمد بن واسع کے چہرے کی زیارت کر لیتا تھا کیوں کہ ان کے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں تھے جس سے میرے قلب کی قساوت دور ہو جاتی تھی۔
 ۸۷۴۲ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی عبد الرحمن بن مہدی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کا قول ہے مؤمنین کے قلوب کو اعمال صالحہ اور فجار کے قلوب کو معاصی سے تقویت پہنچتی ہے۔
 ۸۷۴۳ ابو بکر، عبد اللہ، ابی، زید بن حباب، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا صالحین کے تذکرہ کے وقت مجھے حقیر شمار کرو۔

۸۷۴۴ ابو بکر، عبد اللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک عبد اللہ داری نے مالک بن دینار سے کہا عالم ربانی دنیا کو بالکل قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے نیز فرمایا اہل علم کہتے ہیں کہ زہد دنیا میں قلب و بدن کے لئے راحت ہے اور دنیا کی رغبت و زیادتی غم کے سبب اور شکم سیری قلب کی قساوت اور بدن کے ضعف کا ذریعہ ہے۔
 ۸۷۴۵ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سب سے بڑے حافظ قرآن تھے وہ ہر روز ہمیں قرآن کی ایک منزل سنایا کرتے تھے اگر کہیں بھول جاتے تھے تو فرماتے کہ یہ میرے گناہوں کے سبب ہو اور نہ اللہ لوگوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

۸۷۴۶ ابو بکر محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ نے بذریعہ وحی جبرائیل کو حکم دیا اے جبرائیل فلاں بن فلاں کی حلاوت ختم کر دے چنانچہ جبرائیل نے حکم ربانی یہ کام کر دیا اور وہ شخص پریشان و غم زدہ ہو گیا اس کے بعد اللہ نے فرمایا اے جبرائیل میں نے اسے آزما دیا تو اسے صادق پایا اس لئے اب میں اس کی حلاوت میں اضافہ کر دوں گا۔
 ۸۷۴۷ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی نے قرآنی آیت "الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا" (از فصلت ۳۰) کے بارے میں فرمایا روز محشر زمین کے پھٹنے کے بعد مؤمن اپنے سر پر کھڑے ہوئے دو محافظوں کو دیکھے گا وہ اسے کہیں گے اے اللہ کے ولی آج کے روز خوف و غم مت کر اور تجھے اس جنت کی بشارت ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا و آخرت میں تیرے دوست ہیں اے اللہ کے ولی آج تو بے مثال چیزوں کا مشاہدہ کرے گا اس لئے آج کے امر سے خوف مت کر یہ تو تیرے علاوہ کے لئے ہے ثابت کہتے ہیں کہ اس روز مؤمن کی آنکھ جس کے ذریعے اللہ نے اسے ہدایت عطا کر کے عمل کی توفیق دی اس کے لئے سب سے بڑے سکون کا سبب بنے گی۔

۸۷۴۸ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت کہتے ہیں کہ ایک عابد کا قول ہے جب مجھے نیند آتی ہے تو میں سوتا نہیں پھر میں سونے کے لئے جاتا ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی جعفر کہتے ہیں کہ ثابت بنانی فتاویٰ اللہ انسان تھے۔

۸۷۴۹ عبد اللہ بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ہم فرقد سنی رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ ہم کئی نوجوان تھے۔ آپ رحمہ اللہ ہمیں تعلیم دینے لگے فرمایا: تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے، اپنی تہبند کو شکم کے درمیان مضبوطی سے باندھا کرو چھوٹے چھوٹے لقمے لیا کرو، خوب اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کرو، پانی کو چسکی چسکی لے کر پیا کرو، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے تہبند کو ڈھیلانے کرے ورنہ اس کی توند بڑھ جائے گی، جب کوئی کھانے بیٹھے تو اپنی سرینوں کے بل (اکڑوں) بیٹھ کر کھایا کرے۔ نیز اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لیا کرے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھانے کے بلکہ چلے پھرے، بلکہ رہو کیونکہ تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے۔

جعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں فرقہ کے پاس آیا اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کے سامنے کھنسر کہ رکھا ہوا تھا جس میں لقمہ بھگو بھگو کر کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا اے ابویعقوب! ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ نے؟ فرمایا: تاکہ مجھے نکاح کی رغبت نہ رہے۔

۸۷۵۰ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی جعفر کہتے ہیں کہ فرقہ و غظ میں فرماتے تھے دنیا کو دودھ اور آخرت کو ماں کی مانند خیال کرو تم بچہ کو دودھ کے لئے چلاتے نہیں دیکھتے لیکن بڑے ہونے کے بعد وہ دودھ چھوڑ دیتا ہے اے لوگو! آخرت کو ماں کی مانند سمجھو۔

۸۷۵۱ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ابوتیاح کو کہتے سنا میرا والد یا میرے قبیلہ کا کوئی فرد جب روزہ رکھتا اور عمدہ لباس پہنتا تو کسی کو حتیٰ کہ ہمسایہ کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی تھی۔

۸۷۵۲ محمد بن علی بن حمیش، عبد اللہ بن صدق، صلت بن مسعودہ، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ ایک بار موسیٰ بن عمران کے وعظ میں ایک شخص نے بے حال ہو کر اپنا قمیض چاک کر لیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اسے اس کے فضل سے منع کر دو کیوں کہ میں تمام لوگوں کے احوال سے باخبر ہوں۔

۸۷۵۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابو عمران جونی نے قرآنی آیت ”و جعلنا جہنم للکافرین حصیراً“ (از اسراء ۸) کی تشریح جیل اور مقام حساب سے فرمائی۔

۸۷۵۴ ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ نظر الہی جس انسان پر پڑ گئی وہ رحمت الہی کا مورد بن گیا اگر اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کو دیکھ لے تو ان پر رحم فرمادے لیکن اللہ نے انہیں نہ دیکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۸۷۵۵ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عنبہ الخواص، قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عمران کا قول ہے اے باری تعالیٰ آپ آسمان پر اور ہم زمین پر ہیں اس عدم قربت کی وجہ سے آپ کی رضا کی علامت کیا ہوگی، اللہ نے فرمایا تم پر نیک حاکموں کا مسلط ہونا میری رضا مندی اور برے حاکموں کا مسلط ہونا میری عدم رضا کا سبب ہے۔

۸۷۵۶ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیٹ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ذات کا تعارف قرآن کی اس آیت ”ان ربکم اللہ الخالق السموات والارض فی ستۃ ایام“ کے ذریعہ کروایا۔

۸۷۵۷ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ حوشب نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے حوشب اگر تم زندہ رہے تو عنقریب تم کوئی مؤنس اور مرشد نہیں پاؤ گے۔

۸۷۵۸ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون، سیار، جعفر، محمد بن واسع کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ لذت شے نماز باجماعت اور دو مسلمانوں کا ملاقات کرنا ہے۔

۸۷۵۹ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبد الحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتے تھے تو نماز کو مختصر کر دیتے تھے۔

۸۷۶۰ جعفر ابو حصین محمد بن حسن، یحییٰ بن عبد الحمید، جعفر، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک راستہ پر تشریف لے جا رہے تھے اس راستہ پر ایک خاتون بھی چل رہی تھی ایک شخص نے اسے بتایا کہ یہ راستہ ہے اس نے کہا کہ وہ تو دائیں جانب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یہ ضدی عادت خاتون ہے۔

۸۷۶۱ محمد بن بدر، حماد بن بدرک، ابو ظفر عبد السلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلۃ باب ۳۷۔ ۲۔ مسند الامام احمد ۱۵۶/۳۔ ۳۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۹۳/۲۔ ۴۔ سنن

الدارقطنی ۸۶/۲۔

۲۔ جمع الزوائد ۹۹/۲۔ ۳۔ المطالب العالیہ ۳۲۱۵۔ ۴۔ تفسیر القرطبی ۱۷۰/۸۔ ۵۔ کنز العمال ۳۵۱۰۲۔

کی وفات ہو گئی تو آپ ﷺ نے اس کی تعریف فرما کر کہا وجہ پھر کچھ روز کے بعد دوسرے شخص کی وفات ہو گئی آپ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی اور کہا وجہ صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۸۷۶۲ ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ انصار کی زیارت کرتے ان کے بچوں کو سلام کر کے ان کے سروں پر ہاتھ پھیلتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔

۸۷۶۳ ابراہیم بن محمد، قتیبہ، جعفر، ثابت، انس کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بارش ہوئی آپ ﷺ اپنے کپڑے سمیٹ کر بارش میں نکلے حتیٰ کہ بارش کا پانی آپ ﷺ پر گرنے لگا ہم نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک بات کا عہد کیا ہوا ہے۔

۸۷۶۴ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ بن عبد الحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دخول مکہ کے وقت حضرت عبد اللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے (۱) اے کفار ہمارا راستہ نہ رو کو آج کے روز ہم تمہیں کھوپڑیوں کو تن سے جدا کرنے اور دوست کو دوست سے جدا کرنے والی مار مارنے والے ہیں۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا اے رواحہ تم آپ ﷺ کے آگے چلتے ہو اور حرم کعبہ میں ہو کر شعر کہہ رہے ہو لیکن آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر انہیں مت رو کو اس لئے کہ یہ کفار کے لئے تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۸۷۶۵ عبد اللہ بن محمد بن شبل، یحییٰ، محمد بن مظفر، عیسیٰ بن سلیمان، بصری، محمد بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس وقت وہ سکرات کی حالت میں تھے آپ نے پوچھا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ خوف اور امید کے درمیان اس کی بات سن کر آپ نے فرمایا ایسے شخص کی اللہ امید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کرتا ہے اس سے اسے امن عطا کرتے ہیں۔

۸۷۶۶ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، بورافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت صہیب نے ہائے شروع کر دی حضرت عمر نے فرمایا اے صہیب تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ زندہ انسان کے رونے کی وجہ سے قبر میں میت کو عذاب ہوتا ہے۔

۸۷۶۷ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، محمد بن عبد اللہ رقاشی، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، ابو رجا، ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو تمہارا رب رحیم ہے صرف اچھے ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور کرنے پر دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور پھر ان میں اضافہ کی کوئی حد نہیں ہے اور برے ارادہ پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھ دی جاتی ہے اور اللہ کسی کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔

۸۷۶۸ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن ثنی، محمد بن کثیر، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن سلیمان بن ایوب، محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، جابر کہتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے بڑا پیالہ منگوا کر اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالہ میں ڈالا اور صحابہ کرام کو پینے کا حکم دیا اور مجھے ایسا

۱۔ ۲۶۷/۳۔ والمستدرک ۲۸۵/۳۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۵۵۵/۸۔ وشرح السنة ۴۲۴/۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۳/۷۔ وسنن النسائی، کتاب الحج ۱۰۸۔ وفتح الباری ۵۰۲/۷۔ وشرح السنة ۳۷۵/۱۲۔

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۳۔ وسنن ابن ماجہ ۴۲۶/۱۔ وحسن الظن باللہ ۳۱۔ وفتح الباری ۳۰۱/۱۱۔ والدر المنثور ۳۲۳/۵۔

۴۔ سنن النسائی ۱۵۷/۳۔ وسنن ابن ماجہ ۱۵۹۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱/۳۔ وسنن الترمذی ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۴۔ وانظر

کذا لک: صحیح البخاری ۱۰۲/۴۔ وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱، ۱۷، ۱۸ مکرر۔

۵۔ مسند الامام احمد ۲۷۹/۱۔ وسنن الدارمی ۳۲۱/۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱/۱۲۔ وتاریخ بغداد ۳۱۵/۹۔

وتفسیر ابن کثیر ۳۷۳/۳۔

محسوس ہو رہا تھا گویا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں حتیٰ کہ تمام لوگوں نے سیر ہو کر پانی نوش کر لیا۔
 ۸۷۶۹ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، محمد بن کثیر، جعفر بن سلیمان، عوف، ابو رجاء عطار دی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا دس پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تمیں۔

۸۷۷۰ ابو بکر بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدی کا قول ہے، محمد بن کثیر نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔
 ۸۷۷۱ محمد بن ایوب، احمد بن زنجویہ، محمد بن المتوکل، عبد الرزاق جعفر بن سلیمان، عوف، ابو عثمان نہدی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ بنی حنیفہ، مخزوم اور بنی امیہ سے ناراضگی کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۸۷۷۲ محمد بن سلیمان ہاشمی، محمد بن یحییٰ بن منذر، ابو ظفر عبد السلام، ابی، شعیب بن محمد الذاریع، اسحاق بن ابراہیم مروزی، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اہل جنت اہل نار کو آخرت میں پہچانیں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۸۷۷۳ سلیمان بن احمد، معاذ بن ثنی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن ہلال، عبد السلام بن عمر، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت علی کی امارت میں ایک سریہ روانہ فرمایا وہاں پر حضرت علی نے ایک باندی اپنے لئے مخصوص کر لی صحابہ کرام کو یہ بات ناگوار گزری، چار صحابہ نے آپ ﷺ سے ملاقات کے وقت اس بات سے آپ کو مطلع کرنے پر وعدہ کر لیا حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر سے واپسی پر سب سے پہلے آپ سے ملاقات کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے چنانچہ یہ سریہ بھی واپسی پر آپ سے ملا چاروں نے باری باری آپ سے شکایت کی آپ نے ناراض ہو کر فرمایا اے لوگو تمہارا کیا ارادہ ہے خبردار علی مجھ سے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کے لئے ولی ہیں۔

۸۷۷۴ ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید جعفر بن سلیمان، ابی ہارون عبدی، ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم انصار منافقین کو بغض علی کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۸۷۷۵ محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح، اسحاق بن ابراہیم، جعفر بن سلیمان جرش، ابو طارق سعدی، حسن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کون شخص مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے گا یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے گا؟ ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں چنانچہ رسول اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا محارم کے اجتناب سے تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اپنے اور تمام لوگوں کے لئے ایک ہی چیز پسند کرنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے، ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک سے تم مؤمن بن جاؤ گے اور کثرت نیک سے تمہارا دل مردہ ہو جائے گا۔

۸۷۷۶ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، جعفر بن سلیمان، نصر بن معبد، جارود، ابوالاحوص، عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے عبد اللہ بن مسعود تم قاتل سے خوش مت ہو اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کی بڑی سزا ہے کسی کے مال حرام پر خوش مت ہو کیونکہ اگر وہ مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا تو وہ عند اللہ قابل قبول نہیں ہوگا اگر اسے باقی رکھا جائے تو اس میں برکت نہیں ہوگی اگر وہ ورثہ میں چھوڑ کر دنیا سے گیا تو وہ اس کے لئے ناردوزخ کا سبب بنے گا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱، و سنن ابی داؤد ۴۷۰۹، و سنن الترمذی ۳۱۱۱، و سنن ابن ماجہ ۲۸، ۹۱، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۹/۱۸، ۱۳۰، ۱۳۱، و السنۃ لابن ابی عاصم ۷۲/۱، و مجمع الزوائد ۱۸۷/۱، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴،

۸۷۷ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، یونس بن سلیمان، نصر بن معبد، جارد، ابوالاحوص، عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو قریش کو گالی مت دو اس لئے کہ ان کا عالم زمین کو علم سے بھر سکتا ہے۔

۸۷۸ عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، عبد اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، فرقد سخی، عاصم بن عمرو، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ اکل شرب اور لہو و لہب میں شب گزارے گا لیکن صبح ان کی شکلیں خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل ہوں گی نیز انہیں خسف و قذف کا عذاب بھی ہوگا حتیٰ کہ صبح ہوتے ہی لوگ کہیں گے گزشتہ شب فلاں بن فلاں قبیلہ اور گھر زمین میں دھنس گیا نیز قوم لوط کی طرح ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور قوم عاد کی مثل ان پر نافرمانی ہو چلی گی اور یہ عذاب انہیں شراب نوشی، سود خوری، ریشم کے استعمال اور قطع رحمی کی وجہ سے ہوگا۔

۸۷۹ قاضی ابواحمد، احمد، احمد بن محمد بن عبد اللہ الحمال، علی، یونس، ابو داؤد جعفر بن سلیمان، فرقد سخی، قتادہ، سعید بن المسیب، ابن عباس نے حضور سے ابوامامہ کی حدیث کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۸۰ ابواسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن علی عمری، معطل بن مہدی، جعفر بن سلیمان، ابو عامر خزازی، عمرو بن دینار، جابر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کے ساتھ اپنے زیر پرورش یتیم کو ماروں؟ فرمایا جس چیز سے تو اپنی سگی اولاد کو مارتا ہے، نیز اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملانا اور نہ ہی اس کا مال کھانا۔

۸۷۸ ابن برہ

آپ قرآن و سنت کے متبع اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۸۱ ابوبکر بن احمد المؤمن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسن، محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا اے انسان تو ایک بد بودار مردار ہے تیرے اندر حیاتی روح ڈال کر تیرے جسم کو خوشبودار بنایا گیا اگر تجھ سے روح نکال لی جائے تو تو بد بودار جثہ اور کھوکھلا جسم بن جائے گا اور تجھ سے لوگ وحشت زدہ ہوں گے اے انسان تجھ سے بڑا جاہل و عجیب کون ہوگا کہ دنیا کو فانی سمجھنے کے باوجود تو اس سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیا تو نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی (ترجمہ) تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) ان کے افسانے بنادے اور انہیں بالکل منتشر کر دیا اس میں صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں (از سہا ۱۹) خدا کی قسم تم ایک عظیم چیز جس کا ثواب اللہ کے پاس ہے کے سوا تم صابر و شاکر نہیں بن سکتے کیا تم نے قول خداوندی نہیں سنا (ترجمہ) اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں زیادہ دوں گا (از ابراہیم ۷) نیز یہ قول خداوندی تمہارے سامنے نہیں ہے (ترجمہ) جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار رزق ملے گا (از الزمر ۱۰) معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں پر عند اللہ بڑا ثواب ہے اے انسان دنیا میں تجھ سے بڑا غافل اور آخرت میں تجھ سے بڑا نادام کون ہوگا کہ تو صبح و شام اور دن رات تم المولیٰ و نعم النصیر کہنے کے باوجود بھی احکامات الہی سے اعتراض کرتا ہے۔

۸۸۲ محمد بن احمد المؤمن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، عباد بن ولید قریشی، ربیع بن برہ کا قول ہے مجھے انسانوں پر تعجب ہے ان کے قلوب کے رسولوں کی تصدیق کرنے کے باوجود کیسے انہوں نے راہ حق سے آنکھیں چرائیں علاوہ انہیں لہو و

۱۔ تاریخ أصبھان ۳۶۱/۲ والمطالب العالیة ۳۱۶۔ والسنة لابن أبی عاصم ۶۳۷/۲۔ وکشف الخفا ۶۸۲/۲۔ والاحادیث الضعیفة ۳۹۸۔ وتاریخ بغداد ۶/۲۔

۲۔ المستدرک ۵۱۵/۳۔ والترغیب والترہیب ۱۲/۳۔ ۱۰۱۔ ۲۵۱۔ ۳۳۳۔ والدر المنثور ۳۲۳/۲۔ وکنز العمال ۳۳۰۱۸۔

۳۔ لسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۶۔ والمعجم الصغیر ۸۹/۱۔ ومجمع الزوائد ۶۳/۸۔ والدر المنثور ۱۲۲/۲۔

لعب اور غفلت کا بھی شکار ہیں، خدا کی قسم یہ غفلت اللہ کی طرف سے ان پر رحمت و نعمت ہے ورنہ تو مومنین کی عقول کا کارہ ہو جاتیں ان کے قلوب پھٹ جاتے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے اور ایک قوم کو میں دیکھ رہا ہوں وہ اطاعت الہی کی وجہ سے خوش ہیں چاروں طرف سے فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور انہیں خوشخبری سنارہے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو آج تم اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۷۸۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد محمد بن حسین، داؤد بن محمد اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ہم میت کو سیدھا کر رہے تھے اسی اثناء میں ربیع بن برہ ہمارے نزدیک سے گزرے انہوں نے پوچھا یہ غریب کون ہے ہم نے عرض کیا کہ یہ غریب کے بجائے حبیب کا قریب ہے اس بات پر ان کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور فرمانے لگے زندوں میں میت سے بڑا اجنبی کون ہوگا ان کی اس بات پر پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۴ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن سلام حنفی، ربیع بن برہ کہتے ہیں کہ متقین کے وعیدات الہیہ کو سامنے رکھنے کی وجہ سے ان کے قلوب خوف الہی سے لبریز ہیں ان کی طبیعت دنیا میں مکدر رہتی ہے نیز انہیں من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے قلوب کی آنکھیں اعمال صالحہ کی طرف مشتاق ہو جاتی ہیں اور وعدہ وعید پر یقین کی وجہ سے انہیں آخرت کا بھی دھیان رہتا ہے، حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کا وقت موعود آ جاتا ہے اور پھر با آسانی نفس عنصری سے ان کی روح پرواز کر جاتی ہے اس کے بعد مرہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۵ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین محمد بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا جلد اموات کے وقوع نے ہم سے امیدوں کی غفلت قطع کر دی ہے ہم دنیا میں حیران ہیں ہم پر مسلسل غفلت چھائی ہوئی ہے خدا کی قسم اے مسلمانوں کیا تم اس حالت پر کسی عاقل کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا ہے، خدا کی قسم اللہ کے بندے اطاعت الہی کی وجہ سے اسے راضی کرنے والے ہیں، اے انسان نیکی کا فائدہ اور گناہ کا نقصان تجھے ہی ہوگا اس لئے خوف و امید کے درمیان زندگی گزارا انبیاء کے تشریف لانے کے بعد انسانوں کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔

۸۷۸۶ ابی ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر عبد اللہ بن ابی نوح کہتے ہیں کہ ایک روز ساحل پر مجھے ایک شخص نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تو نے مشکل میں اللہ کا رخ کیا اور اس نے تجھے مایوس کر دیا میں نے کہا بلکہ اس نے مجھے مایوس کے بجائے میری مدد کی اس نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اللہ نے آپ کا سوال پورا نہیں کیا ہو میں نے نفی میں جواب دیا پھر اس نے مجھ سے سوال کیا اگر کوئی انسان تیرے یہ کام کر دے تو تو اس کا عوض ادا کر سکتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ پھر اللہ زیادہ شکر کا مستحق ہے کیونکہ ایک طویل زمانہ سے تجھ پر اس کی نعمتوں کی بارش ہو رہی ہے نیز بندوں سے شکر پر بہت راضی ہونے والا ہے۔

۸۷۸۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، ابو عبد اللہ برمی کہتے ہیں کہ میں نے ایک عابد سے روتے ہوئے سنا معاصی پر ہمارے قلوب گر یہ کناں ہیں اے الہی میری توبہ قبول کر لے اگر تو نے میری توبہ قبول نہیں کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اگر تو میرے معاصی کی وجہ سے مجھ سے اعراض کر لے تو تو اس کا مستحق ہے اگر تو احسان کرے تو بہت عرصہ سے تو مجھ پر تیرے احسانات کی بارش جاری ہے، نیز میں نے ان کو کہتے سنا معاصی نے ہمارے قلوب کو سخت کر دیا جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حیران ہیں اور ہماری عقول اللہ کی ذات سے پھر گئی ہیں۔

۸۷۸۸ ابی، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، راشد ابو سعید، عاصم خلّافانی، ربیع بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے بطن حرام سے دور اور ان کی آنکھیں گمنا ہوں سے اجتناب کرنے والی ہیں، اس کی وجہ سے ان کے قلوب روشن ہیں وہ دنیا میں اللہ کی طرف

رجوع کرنے والے ہیں ان لوگوں کے لئے دنیا کے بجائے مابعد الموت راحت ہے، اس کے بعد ان پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

۸۷۸۹ عبد اللہ بن محمد، علی بن سعید، علی بن مسلم، عبد الصمد بن عبد الوارث، ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت 'یا ایتھا النفس المطمئنہ کی تلاوت کر کے فرمایا نفس مطمئنہ کو اللہ سے اور اللہ کو اس سے اطمینان ہوتا ہے اور وہ لقا الہی کو اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اس کی روح قبض کرنے کے بعد اس کی مغفرت اور دخول جنت کا حکم دیا جاتا ہے اور اس کا شمار عباد صالحین میں ہوتا ہے۔

۸۷۹۰ عبد اللہ بن محمد، مسیح بن حاتم، عسکلی، عبد الجبار، مغیرہ بن شبل، ربیع، حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک عابد و زاہد جوان پر ایک باندی فریفتہ ہو گئی اس باندی نے اس نو جوان عابد و زاہد کو تنہائی میں برائی کی دعوت دی اس جوان نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہا اے نفس تو اس کی دعوت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس زانی بن کر جانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا اسی حالت میں اس کا چچا اسے اٹھا کر لے گیا ہوش آنے کے بعد اس نے چچا سے کہا حضرت عمر کی خدمت میں جا کر میرا سلام عرض کر کے ان سے اللہ تعالیٰ کے سامنے گھڑے ہونے سے ڈرنے والے کی جزا کے بارے میں سوال کرو اس کے بعد وہ ایک چیخ مار کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کے بعد اس کا چچا حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سلام و پیغام پہنچایا حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی جزا جنت کے باغات ہیں۔

۸۷۹۱ ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن سنان یاہلی کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہہ کو کہتے سنا دنیا میں صرف اعمال صالحہ کرنے والے شخص کی طول حیات میں خیر ہے۔

۸۷۹۲ ابی، محمد بن عثمان، احمد بن محمد بن قرشی، احمد بن محمد بن عقی، ابوروح سعید بن دینار، ربیع حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے راہ خدا میں تلوار کے ذریعے لڑنے کے ساتھ جہاد خاص نہیں ہے والدین کی خدمت اور اولاد کی پرورش بھی جہاد ہے لوگوں کی ایذا رسانی سے اجتناب بھی جہاد ہے۔

۸۷۹۳ ابوالنضر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن عمرو بن عثمان واسطی، عباس بن عبد اللہ، سعید بن عبد اللہ بن دینار، الربیع حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو مسلمانوں کا اکرام قبول کرنا چاہیے، کیوں کہ درحقیقت یہ من جانب اللہ اکرام ہے اس لئے تم اللہ کے اکرام کا انکار مت کرو۔

۹۷۳ عوسجہ عقیلی

آپ لوگوں کو توحید، گوشہ نشینی اور امور خیر کی طرف دعوت دینے والے تھے۔

۸۷۹۴ ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، احمد بن ابراہیم، دورق، فضل بن حرب، عثمان بن یمان حدانی، عبد الرحمن بن بدیل عقیلی، عوسجہ عقیلی کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا ﷺ علی اپنے اندر میری محبت پیدا کر آخرت کے لئے توشہ تیار کر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر مجھ پر توکل کر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤ گا ورنہ میں تجھے رسوا کروں گا مصائب پر صبر کر قضاء پر راضی رہ زبان کو میرے ذکر سے تر کر اس وجہ سے تیرے قلب میں میری محبت پیدا ہوگی جس کی وجہ سے تو غفلت اور کابلی کا شکار نہیں ہوگا مجھ سے خوف و امید دونوں رکھ میری خشیت کے ذریعے اپنے قلب میں حیاتی پیدا کر میری رضا کے حصول کے واسطے راتوں کو

عبادت میں گزار، حوض کوثر پر سیرابی کے لئے دن میں روزہ رکھ میرے بندوں کو خیر خواہی کے درس دے اور ان کے درمیان عدل قائم کر اس سے تجھے شیطانی وساوس سے نجات ملے گی۔ اے عیسیٰ مؤمن متواضع انسان کو میرے ثواب کا متمنی رہنا چاہیے اور میری اطاعت اختیار کرنے تک وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے عیسیٰ میرے خوف سے تیری آنکھیں اشکبار ہونی چاہیں دنیا اور اس کی لذتوں کو پس پشت ڈال دے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنے کے لئے شب بیداری اختیار کر، بے کار لوگوں کی طرح ہنسنے کے بجائے اپنی آنکھوں کو فکر آخرت سے منور کرو، عذاب دوزخ سے ڈرنے والے کے رونے کی طرح رو، دنیا میں اگر صابر و شاکر بن کر رہو گے تو آخرت میں تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

۳۸۰ خزیمہ ابو محمد عابد

آپ بلند اخلاق اور صفات حمیدہ کے مالک انسان تھے۔
۸۷۹۵ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن یحییٰ بن کثیر غزیری، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار قاضی یعقوب بن ابراہیم داؤد طائی کے پاس آئے داؤد نے ان سے کہا دنیا سے میری مثل کوئی خوش نہیں ہوا حتیٰ کہ آخرت سے غافل ہو کر دنیا کو مقصود بالذات بنانے والا بھی اس چیز میں میرے مساوی نہیں ہو سکتا۔

۸۷۹۶ ابی، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد، حسن محمد بن یحییٰ کثیر، ابو محمد خزیمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے محمد بن واسع سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا زہد اختیار کرو اس سے دنیا و آخرت میں بادشاہی حاصل ہوگی۔

۸۷۹۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن عبید بن محمد بن یحییٰ بن کثیر، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک زاہد کے پاس گیا انہوں نے اس سے آنے کا مقصد پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے زہد سے متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ مجھ سے بڑے زاہد ہیں اس لئے کہ آپ جنت اور اس کی چیزوں کی طرف رغبت کی وجہ سے اور میں دنیا کے فانی و مذموم ہونے کی وجہ سے زاہد ہوں لہذا آپ تو مجھ سے بڑے زاہد بن گئے۔

۸۷۹۸ محمد بن احمد، ابی، ابو بکر، حسن بن یحییٰ، خزیمہ ابو محمد کہتے ہیں کہ بکر بن عبد اللہ مرنی اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا زہد عطا فرمائے کہ انسان معاصی پر قادر ہونے کے باوجود خوف الہی کی وجہ سے اس میں مبتلا نہ ہو۔

۸۷۹۹ ابو محمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، عبد اللہ بن ابی زیاد، جعفر بن سلیمان، کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ عبدی کو کہتے سنا اگر عبادت کا معاملہ اللہ کی ذات کو دیکھنے کے بعد ہوتا تو کوئی بھی عبادت الہی میں مشغول نہ ہوتا لیکن شب و روز کی آمد و رفت آسمان و زمین کے درمیان بادلوں، ستاروں اور گرمی سردی میں غور و فکر کر کے مؤمنین کے قلوب میں اللہ کی ذات کا یقین بیٹھ گیا اب گویا وہ اللہ کو دیکھنے کے بعد اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

۸۸۰۰ ابی، ابو الحسین بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، سعدی، ہلال بن دارم بن قیس الداری کا قول ہے خلیفہ عبدی ہمارے ہمسایہ تھے لوگوں کے سونے کے بعد وہ اللہ کے حضور عرض کرتے اے باری تعالیٰ میں آپ سے خیر کا خواستگار ہوں اس کے بعد صبح تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے ان کے ساتھ کمرے میں ایک ضعیف العمر خاتون کا کہنا ہے وہ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی انابت عطا فرما اپنی اطاعت سے مجھے مزین فرما متقین کی آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت میرے ساتھ اکرام کا معاملہ فرما آپ ہی کی ذات بہترین مقصود ہے بہترین مشکور بہترین محمود اور مشکور ہے۔

۸۸۰۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، ہلال بن دارم کہتے ہیں کہ خلیفہ عبدی کے ساتھ رہنے والی

ضعیف العمر خاتون نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ عبدی آخری شب میں دعا میں فرمایا کرتے تھے نیک لوگوں کے ساتھ میں بھی بیدار ہو گیا ہوں اے باری تعالیٰ ہم آپ کی فیاضی کے صدقہ آپ سے معاصی پر مغفرت کے خواہاں ہیں کتنے بڑے بڑے مجرموں کو آپ نے معاف کر دیا کتنے مصیبت زدہ لوگوں سے آپ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور کتنے حاجتمندوں کی حاجتیں آپ نے پوری فرمادیں معاصی میں مبتلا ہونے کے بعد ہم صرف آپ کے جود و سخاوت کی وجہ سے آپ سے بخشش کے طلب گار ہیں آپ ہی تمام خیروں کی امید گاہ ہیں۔

۳۷۲ ربیع بن صبیح

آپ ذی عقل و عمل انسان تھے۔

۸۸۰۲ ابو بکر بن محمد بن احمد المؤمن، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جہور، اسماعیل بن یحییٰ قرشی، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ہم نے حسن سے نصیحت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا تم میں سے صحت مند انسانوں کو بیماری کے لاحق ہونے جو ان کو فنا کرنے والے بوڑھا پے اور شیخ کو ہلاک کرنے والی موت سے ڈرنا چاہیے کیا لوگوں کے انجام تمہارے سامنے نہیں ہیں کیا کل موت آنے کے بعد اپنے اہل و عیال سے تم لوگوں کو جدا نہیں ہونا کیا تم کو کفن نہیں پہننا، کیا تم نے قبر میں نہیں جانا کیا کل تم اپنے دوستوں سے جدا نہیں ہو گے اے انسان موت کے بعد نہ تو قادم رہے گا نہ تو کسی کی زیارت کر سکے گا نہ تو قریبی سے بات کر سکے گا نہ تو کسی دوست کو پہچان سکے گا تو کسی کی پکار پر جواب دینے پر قادر نہیں ہو گا تیری عقل و سماعت زائل ہو جائیں گی گھر ویران ہو جائیں گے قبیلے ہلاک ہو جائیں گے اولاد یتیم ہو جائے گی تیری بصارت زائل ہو جائے گی، دانت ختم ہو جائیں گے تیرے گھٹنے کمزور ہو جائیں گے اور غیر کے پاس تیری اولاد اجنبی بن جائے گی۔

۸۸۰۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن محمد بن حسین، روح بن اسلم، ربیع، حسن کا قول ہے اگر انسان کو موت کے بعد راحت کا ملنا یقینی طور پر معلوم ہو پھر بھی موت کی ہولناکی اور اس کی سختی کی وجہ سے موت کا آنا اس پر شاق گزرے گا لیکن موت کے بعد راحت یا عذاب کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں تو اس کے لئے موت کا آنا کس قدر شاق ہو گا اس کا اندازہ تم خود کر لو۔

۸۸۰۴ عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبد اللہ بن سلیمان قرشی، شیبان بن فروخ اہلی، مبارک بن فضالہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا کچھ لوگ آپ پر اعتراض کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی بات نہیں اس لئے کہ میں نے نفس کو دائمی جنت اور رحمن کی مجاورت کا لالچ دیا تو وہ اس میں پھنس گیا لیکن میں نے اسے لوگوں سے صحیح و سلامت رہنے کی لالچ دی تو اس نے انکار کر دیا اس لئے کہ لوگ اللہ سے خوش نہیں تو اس کی مخلوق سے کب خوش ہوں گے۔

۸۸۰۵ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، صالح بن عبد اللہ ترمذی، ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو اسامہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ایک دن حسن کے وعظ میں ایک شخص پر خوب گریہ طاری ہو گیا حسن نے اسے دیکھ کر فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور سوال کرے گا کہ اس رونے سے تیرا کیا مقصد تھا۔

۸۸۰۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبید اللہ بن قاسم، عبد اللہ بن غالب، حسن فرماتے ہیں کہ عزت اور غنی تو کل کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں جس انسان میں توکل دیکھتے ہیں اسی کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں اس کے بعد انہوں نے چند اشعار کہے۔

(۱) غنی اور عزت ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں صاحب توکل انسان کے قلب میں اپنا ٹھکانہ بنا لیتے ہیں (۲) صاحب توکل

انسان کے لئے اللہ کافی ہے (۳) میرے نفس کا تقدیر الہی پر راضی ہونا اس کے لئے بلندی اور افضل الناس ہونے کا ذریعہ ہے۔

۱۸۸۰۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، خلف بن ولید، ربیع بن صبیح، و ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، احمد بن زبیر غسان بن منضل غلابی کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ایک بار ربیع بن صبیح کے ساتھ ابواز میں تھے ایک خاتون ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے انہیں برائی کی دعوت دی شیخ پر گریہ طاری ہو گیا ان کے ساتھی نے اس کی وجہ پوچھی فرمایا اس نے ہمیں اپنی مانند بدکار سمجھنے کے بعد ہمیں برائی کی دعوت دی۔

۱۸۸۰۸ حبیب بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، رجا بن جارد، سعید بن عمر اموی، عنبسہ، ربیع بن صبیح، حسن کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے لیتہ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ رمضان کی آمد پر عبادت بھی کرتے تھے اور آرام بھی فرماتے تھے لیکن ۲۴ رمضان کے بعد ہم تن عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۱۸۸۰۹ ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن مرویہ بن نباد، ابی، ربیع بن صبیح، حسن انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں تیر لگنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے ثواب کے مساوی ہے اور غلام آزاد کرنا دوزخ سے خلاصی کا سبب ہے۔

۱۸۸۱۰ محمد بن، سلیمان احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن مردویہ، ابی، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مضغ عقباً فی رمضان و رصف بہ و ترقوسہ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸۸۱۱ ابو علی محمد بن احمد، بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسین بن علی فارسی، سعید بن صبیح، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ نبوی ہے جمعہ کے روز وضو کافی ہے لیکن غسل افضل ہے۔

۱۸۸۱۲ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، عباس بن عبد اللہ ترقی، سعید بن دینار بن عبد اللہ، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اقامت کہی جانے کے وقت اطمینان سے اس کا جواب دو، اگر صف میں جگہ مل جائے تو فہما اپنے بھائی مسلمان کو پریشان مت کرو ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو قرأت کے وقت اتنی زور سے قرأت کرو جو تمہارا کانوں کو سن جائے پڑوسی کو ایذا مت پہنچاؤ۔

۱۸۸۱۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن عمار، اسحاق بن حاتم علاف، یحییٰ بن متوکل، ربیع بن صبیح، محمد، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کے جواز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

۱۸۸۱۴ ابو بکر بن خلاد، احمد بن علی خزاعہ، قاسم بن سعید بن مسیب، محمد بن جعفر، ربیع بن صبیح، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے موقع پر ہم نے کچھ یہودیوں کو روٹی پکاتے دیکھا ہم نے ان سے روٹی چھین کر آپس میں تقسیم کر لیں میرے حصے میں آنے والی روٹی کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ روٹی کھانے سے انسان فرہ ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اس روٹی کے کھانے کے بعد اپنے فرہ ہونے میں غور کرنا شروع کر دیا۔

۱۸۸۱۵ محمد بن جعفر المؤدب، احمد بن جمال، اسحاق بن سیار عون بن عمارۃ، ربیع ہشام، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نبوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ کو نکاح میں جمع امت کرو عورت سے اس کی بہن کے طلاق کے بارے میں سوال مت کرو مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کے خطبہ پر خطبہ مت دو۔

۱۔ المستدرک ۱/۲۹۵، ۲/۱۲۱، وسند الامام احمد ۲/۱۱۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۷۳، ودلائل النبوة للبیہقی ۵/۵۹۷

والدر المنثور ۳/۱۹۳

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۵۴، وسنن الترمذی ۴۹۷، وسنن النسائی ۳/۹۳، والسنن الکبری للبیہقی ۱/۲۹۵، ۲/۲۹۶، ۳/۱۹۰، والسنن الکبیر للطبرانی ۱/۲۶۹، ۲/۲۶۹، ومجمع الزوائد ۲/۱۷۵، والمصنف لعبد الرزاق ۱۱/۵۳۱، ۱۲/۵۳۱، وکشف الخفا ۱/۱۰۶، ۲/۳۵

۳۔ مجمع الزوائد ۱/۳۳۱

۴۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۳، وفتح الباری ۹/۱۶۰

۸۸۱۶ محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقری، ربیع بن صبیح یزید رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو غنی سے بھر دیتے ہیں اسے سکون عطا فرماتے ہیں دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے جس کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دو آنکھوں کے درمیان فقر بھر دیتے ہیں وہ بے سکون رہتا ہے اور مقدر کے مطابق ہی اسے دنیا ملتی ہے۔

۸۸۱۷ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک سال کمزور سواری پر حج کیا آپ ﷺ کے نیچے تین درہم کی چادر تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے باری تعالیٰ یہ حج ریاء و نمود سے پاک ہے۔

۸۸۱۸ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر رقی، قبیصہ بن عتبہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا کہ آخرت میں ان کا کیا حال ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔

۸۸۱۹ احمد بن قاسم بن زریان، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابی رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے پابند صلاۃ و صوم، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے۔

۸۸۲۰ احمد بن قاسم، محمد بن غالب بن حرب، قبیصہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابان رقاشی، انس کہتے ہیں کہ اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

۸۸۲۱ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر قبیصہ، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جھوٹ، ذکر الہی سے غفلت اور غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

۸۸۲۲ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو روزہ رکھو اور میری بلا اجازت افطار مت کرو چنانچہ بحکم نبوی لوگوں نے روزہ رکھا شام کو ایک شخص نے کسی عذر کی وجہ سے آپ سے افطار کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی پھر اسی طرح دوسرے شخص کے اجازت طلب کرنے آپ نے اسے اجازت دے دی حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دونو جوان عورتیں روزہ کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہیں اس لئے آپ انہیں افطار کی اجازت دے دیں آپ نے ان سے اعراض فرمایا پھر دوبارہ اس نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کا روزہ کیسے ہوا انہوں نے تو لوگوں کا کچا گوشت کھایا ہے تم جا کر انہیں قے کرنے کا حکم دو چنانچہ انہوں نے قے کی تو ہر ایک کے حلق سے کچے گوشت کے ٹکڑے نکلے جب اس نے آپ کو اس سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا اگر اسی حالت میں ان کی موت آجاتی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوتا۔

۸۸۲۳ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع، یزید بن انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ظلم کی تین قسمیں ہیں (۱) اللہ اس کا بدلہ ضرور دلوائے گا (۲) معاف کر دیا جائے گا (۳) معاف نہیں کیا جائے گا معاف نہ کیا جانے والا ظلم وہ شرک ہے جس کی اللہ کے ہاں

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴، وفتح الباری ۱/۶۰۹۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۵۸، مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۷، والمطالب العالیہ ۴۰/۳۲۷، ومسنند الامام احمد

۵/۱۸۳، واتحاف السادة المتقين ۱۰/۹، ومنکاة المصابیح ۵۳۲۰، ۵۳۲۱۔

۳۔ منکاة المصابیح ۳۲۵۳۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۳۳۳، وائمالی الشجرى ۱/۲۳۲، وکنز العمال ۱۳/۲۰۹۱۔

۵۔ مجمع الزوائد ۲/۲۶۲، ۵/۹۶، وتاریخ أصبهان للمصنف ۲/۲۰۳، واتحاف السادة المتقين ۵/۱۸۵، ۶/۵۱۶۔

معافی نہیں ہے معاف کیا جانے والا ظلم وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ظلم ہے جس ظلم کا بدلہ دلوا یا جائے گا وہ بندہ کا بندہ پر ظلم ہے چنانچہ اللہ مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوائے گا۔

۸۸۲۴ عبد اللہ بن یونس، ابو داؤد، ربیع، یزید، انس کا قول ہے اپنی صفوں کو سیدھا رکھو خدا کی قسم تمہاری صفوں کے درمیان پہاڑی بکری کے بچہ کی مانند ایٹیس کو دیکھتا ہوں۔

۸۸۲۵ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے انسان عجلت میں مبتلا ہونے سے بے خیر ہے آپ سے عجلت کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا انسان کہنا شروع کر دے میں بہت دعا کرتا ہوں لیکن عند اللہ وہ قبول نہیں ہوتی۔

۸۸۲۶ عبد اللہ بن محمد، محمد بن علی، ابو یعلیٰ، اسحاق بن ابراہیم، حجاج بن محمد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو بکری کے بچہ کی مانند اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ فرمائے گا اے انسان میں بہترین قسم ہوں اس لئے جو عمل خالص میرے لئے کیا اس کا عوض میرے ذمہ ہے اور جو عمل غیر کے لئے کیا ہے اس کا عوض اسی کے ذمے ہے۔

۸۸۲۷ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس شامی، قتیبہ بن زکیہ، یحییٰ بن یحییٰ، ربیع بن صبیح، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کسی پر عیب بہتان نہیں لگاتے تھے اور نہ کسی کو تکلیف دیتے تھے۔

۳۸۳ علی بن علی رفاعی

مالک بن دینار آپ کو راہب العرب کہہ کر پکارتے تھے۔ شعبہ آپ کو سیدنا ہمارے سید) کہہ کر پکارتے تھے۔

۸۸۲۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن عبید، ابن الجعد، علی بن رفاعی، حسن فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے دو مقتدی شخصوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا لوگوں کے مامون ہونے کے بعد کس چیز نے انہیں ہلاک کر دیا اس نے جواب دیا لوگوں، معاصی اور شیطان کے کمزور ہونے کے سبب ایسا ہوا اس نے اس طرح کچھ اور مہمل باتیں بھی کیں دوسرے نے کہا اس لئے کہ اللہ نے دنیا کو آنکھوں کے سامنے اور آخرت کو آنکھوں سے غیب رکھا جس کی وجہ سے لوگ حاضر میں مشغول ہو کر آخرت سے غافل ہو گئے خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کا اقتراں کر دیتا تو لوگ عدل قائم کرنے سے عاجز آ جاتے۔

۸۸۲۹ محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، علی بن جعفر، علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت ”لقد خلقنا الانسان فی کسب“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا میں نے انسان سے بڑی مشقت برداشت کرنے والی کوئی مخلوق نہیں دیکھی یسعید کہتے ہیں کہ انسان دنیا کی تنگی اور آخرت کی شدائد برداشت کرنے والا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۳۴۸/۲۰ والمطالب العالیۃ ۳۶۵۳ وکنز العمال ۱۰۳۲۶۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۸۳/۱، سنن الترمذی ۹۲/۲، سنن الترمذی ۱۰۵، مستند الامام احمد ۱۸۱۰۳/۳، ۱۶۳، وفتح الباری

۲۰۸، ۱۲۵/۲، والترغیب والترہیب ۳۲۰/۱، مشکاة المصابیح ۱۰۸۶۔

۳۔ مستند الامام احمد ۱۹۳/۳، ۲۰۱، مجمع الزوائد ۱۹۳/۱۰، والترغیب والترہیب ۳۹۰/۲، الدر المنثور ۱۹۶/۱۔

۴۔ سنن الترمذی ۲۳۲۷، سنن الدارمی ۱۱۷/۲، ۳۵۷، مجمع الزوائد ۲۲۱/۱۰، والمطالب العالیۃ ۲۳۰۳، والحقاف

السادة المتقين ۳۰/۳، مشکاة المصابیح ۵۱۳۹۔

۵۔ طبقات ابن سعد ۲۷۵/۷، والتاریخ الکبیر ۲۳۲۳/۶، والجرح ۱۰۸۰/۶، والمیزان ۳/۳، ۵۸۹۵، وتہذیب

الکمال ۳۱۱۰۔

۸۸۳۰ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابو نعیم، علی بن علی رفاعی، ابو متوکل، ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے اپنے سامنے ایک اور اپنے پہلو کے سامنے دو لکڑیاں نصب کیں پھر آپؐ نے حاضرین سے ان کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ انسان ہے جو امیدوں کے حصول میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے لیکن امیدوں کے پل سے قبل ہی موت اسے گھیر لیتی ہے۔

۸۸۳۱ عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ ابو عمر ضعی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بغوی، شیبان بن فروخ، علی ابن علی رفاعی، ابو متوکل، ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی اور معاصی سے خالی کی جانے والی دعا کے عوض اللہ تین چیزیں عطا فرماتے ہیں (۱) اسی وقت اس کی دعا قبول کی جاتی ہے (۲) آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا (۳) دنیا میں نازل ہونے والی مصیبت دور کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انسان دعا کی کثرت شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا آپؐ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

۸۸۳۲ ابو احمد محمد بن محمد حافظ، ابو بکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ حرشی، جعفر بن سلیمان، علی بن علی رفاعی، ابو متوکل، ابو سعید نے آپؐ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۸۸۳۳ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن سفیان، محمد بن علی بن شقیق، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، حسان بن عمران، حسن کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون تعلیم و رہنمائی کے بغیر حصول علم و ہدایت کا طالب ہے؟ تم میں سے کون حقیقی بصارت کا متمنی ہے؟ آگاہ رہو دنیا کا راغب اور اس کے بارے میں لمبی لمبی امیدیں رکھنے والے شخص کا قلب مردہ ہو جاتا ہے، دنیا سے زہد اختیار کرنے والا شخص کو اللہ تعالیٰ تعلیم و ہدایت کے بغیر علم و رہنمائی عطا کرتا ہے تمہارے بعد عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو قتل و جبر کے ذریعہ حکومت، بخل و فخر کے ذریعہ غننی اور اتباع خواہش کے ذریعہ صحبت حاصل کرے گی، تم میں سے اس زمانہ کو پانے والا شخص اگر عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر محض رضائے الہی کی خاطر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صد یقول کا ثواب عطا کرے گا۔

۳۸۴۳ ابراہیم بن عبد اللہ

۸۸۳۴ محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید ادومی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی الاسود کہتے ہیں کہ حسن بن عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا ابا بعد دنیا دار اقامت کے بجائے دار کوچ ہے حضرت آدم کو دنیا میں سزا کے طور پر بھیجا گیا اس لئے اے امیر المؤمنین اس دنیا کے بارے میں ڈرتے رہیے، دنیا کا غننی حقیقت میں فقر ہے اسے باعث عزت سمجھنے والا انسان ذلیل اور اسے جمع کرنے والا انسان فقیر بن جاتا ہے، دنیا زہر کی مانند ہے جسے ناواقف شخص کھا جاتا ہے لیکن وہی اس کی موت کا سبب بن جاتا ہے، اے امیر المؤمنین اس دنیا میں زخم کے علاج کرنے والے کی مانند رہو جو زخم کے بڑھ جانے کے خوف سے قلیل کا علاج کرتا ہے اور تکلیف میں اضافہ کے خوف سے کم تکلیف کی شدت پر صبر سے کام لیتا ہے اے امیر المؤمنین اس دنیا سے خوف کیجئے جسے دھوکہ سے مزین اور امیدوں سے اسے آراستہ کیا گیا ہے اور اس کے غرور کی وجہ سے اسے مزین کیا گیا ہے چنانچہ وہ اس میں حسین و جمیل دہن کی

۱۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۲/ ۶۵۳۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۸۔ و مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۲۸۔ و فتح الباری ۱۱/ ۹۶۔ و الترغیب والترہیب ۲/ ۴۷۸۔ و مشکاة المصابیح ۲۲۵۹۔

۳۔ اسالی الشجرى ۲/ ۱۶۸۔ و الدر المنثور ۱/ ۶۷۱۔

طرح ہو گئی ہے جس کی طرف آنکھیں دیکھنے والی اور قلوب مائل ہونے والے اور نفوس اس پر عاشق ہوں دنیا اپنے تمام ازواج کو قتل کرنے والی ہے، لہذا اس کا باقی ماضی کے مقابلہ میں اور آخر اول کے مقابلہ میں غیر معتبر ہے، عارف باللہ کی نظر میں یہ دنیا بے حقیقت ہے، اس کا عاشق اس میں کامیابی کے بعد سرکش بن جاتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے اور اپنی عقل کو اس میں مشغول کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے قدم پھسل جاتے ہیں اور اس کی ندامت بڑھ جاتی ہے اور اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تکالیف کے ساتھ موت کے سکرانے اس پر جمع ہو جاتے ہیں لہذا وہ اپنے مطلوب میں ناکام رہتا ہے اور اس کے نفس کو راحت نہیں ملتی وہ دنیا سے گمراہ ہو کر بلا توشہ کوچ کرتا ہے اے امیر المؤمنین دنیا سے بے خوف مت ہوئے، اس لئے کہ جب بھی انسان خوشی کے بعد اس سے مطمئن ہوتا ہے اس کے بعد ضرور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے آج دنیا سے نفع حاصل کرنے والا کل اس سے نقصان اٹھانے والا ہے، اس کا سرور حزن سے متصرف ہے، اس کی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں اس کی تعریف مکر اور اس کی زندگی تنگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو باخبر نہ کرتا اور اس کی مثال بیان نہیں کرتا تو یہ سوئے ہوئے انسان کو بیدار اور غافل کو فکر مند کر دیتی، لیکن یہ محال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر زجر وعظ ہوا ہے نیز عند اللہ یہ بے وقعت اور بے وزن ہے۔ اللہ نے اسے بنانے کے دن سے اب تک اس پر نظر شفقت نہیں فرمائی، اور حضور ﷺ پر اس کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ نے اس کی قبولیت سے انکار فرما دیا اللہ نے دنیا کو صالحین کے لئے باعث آزمائش اور دشمنوں کے لئے باعث اغترار بنایا ہے، صاحب دولت انسان دنیا کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہے، حالانکہ وہ اس چیز کو بھول گیا جو اللہ نے حضور ﷺ کے لئے پیٹ پر پتھر باندھنے کے دن تیار کی نیز اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا اے میرے کلیم غنی کے اپنی طرف آنے کے وقت سمجھو کہ کسی گناہ کی تمہیں دنیا ہی میں سزا مل گئی اور فقر کی آمد پر مرجھا کہو کیوں کہ وہ صالحین کا شعار ہے نیز حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میرا چراغ قمر، میری سواری پاؤں، میرا کھانا زمین کے غلاف اور پھل ہیں، میرے شب و روز فقر میں گزرتے ہیں لیکن مجھ سے بڑا غنی کوئی نہیں ہے۔

۳۸۵ معاویہ بن عبد اللہ الکرمی

۱۸۸۳۵ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، حسن بن علی، زید بن حباب، معاویہ بن عبد اللہ الکرمی کہتے ہیں کہ حسن کے پاس زہد کے بابت گفتگو کے وقت بعض نے کہا ترک لباس اصل زہد ہے بعض نے کہا عدم اکل و شرب اصل زہد ہے اور بعض نے کچھ کہا لیکن حسن نے فرمایا اصل زہد وہ ہے کہ دوسرے کو دیکھنے کے وقت اپنے سے اسکو افضل سمجھے۔

۱۸۸۳۶ ابی محمد بن احمد بن ہالویہ نیساپوری المعدل، محمد بن صالح الضمیری، نصر بن سلمہ، محمد بن الحسن زبالہ، معاویہ بن عبد اللہ الکرمی ضال، جلد بن ایوب، معاویہ بن قرہ انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کہ وہ طور پر اللہ کے تجلی فرمانے کے وقت عظمت الہی کی وجہ سے وہاں سے اڑ کر مدینہ و مکہ میں واقع ہونے والے چھ پہاڑ ہیں (۱) احد (۲) ورقان (۳) رضوی (۴) ثور (۵) ثبیر (۶) حراء

۸۸۳۷ محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم، منصور بن احمد بن مہیہ، جعفر بن کزال، ابراہیم بن بشیر، معاویہ بن عبد اللہ الکرمی، ابو حمزہ ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے عارف باللہ وسعت کے وقت وسعت سے اور عسرت کے وقت عسرت سے کام لیتا ہے۔

تبع و تابعین کا ذکر

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کے اقوال کے ذکر کے بعد تبع تابعین جیسے مالک بن انس، سفیان بن سعید

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۸۵/۷۔ والتاریخ الكبير ۷/۱۲۵۱۔ والجرح ۸/۱۷۴۹۔ وتهذيب الكمال ۱۰/۶۰۶۱۔

۲۔ اللآلئ المصنوعة للسيوطی ۱۳/۱۔

شعبہ بن حجاج، مسعر بن کدام، لیث بن سعد، سفیان بن عیینہ، داؤد طائی، حسن، علی، فضیل بن عیاض وغیرہ کے اقوال زریں بیان کئے جائیں گے۔

۳۸۶ مالک بن انس

آپ امام الحرمین، حجاز و عراق کی مشہور شخصیت تھے۔ آپ کے مذہب کی مغرب و مشرق میں اشاعت ہوئی۔ آپ اشرف و اعقل انسان تھے۔

۱۸۸۳۸ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، ابوداؤد کہتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان بن مالک بن انس کو طلاق مکہ کے بارے میں سزا دی اور کچھ لوگوں نے بحوالہ ابن وہب مجھ سے بیان کیا کہ جب امام مالک کو سزا کے بعد حلق کر کے اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ اپنے اوپر آواز لگائیے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لو جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہوں اور میں کہتا ہوں کہ جس کو طلاق پر مجبور کیا گیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ یہ بات خلیفہ جعفر کو پہنچی تو اس نے کہا کہ ان کو نیچے اتروادو۔

۱۸۸۳۹ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن احمد بن کلیب، فضل بن زیاد قحطان کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سوال کیا کہ مالک کو کس نے سزا دی انہوں نے فرمایا مالک کو طلاق مکہ کے سلسلہ میں کسی حاکم نے سزا دی جس کا نام مجھے معلوم نہیں ہے۔
۱۸۸۴۰ محمد بن علی بن عاصم، منضل بن محمد جندی، ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا میرے متعلق ستر مشائخ کے فتویٰ کے اہل ہونے کی گواہی دینے کے بعد میں نے فتویٰ دینا شروع کیا۔

۱۸۸۴۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حسن بن عبد اللہ العزیز جردی، عبد اللہ بن یوسف، خلف بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا میں نے اپنے سے بڑے عالم کی اجازت کے بعد فتویٰ دینا شروع کیا جیسا کہ ربیعہ اور یحییٰ بن سعید کی طرف سے مجھے اس کی اجازت حاصل ہے مالک سے پوچھا گیا اگر وہ اجازت نہ دیتے تو پھر کیا ہوتا؟ فرمایا پھر میں فتویٰ نہ دیتا کیونکہ تبحر عالم کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے بھی فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔ خلف کہتے ہیں کہ ایک بار میں امام مالک کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے مصلیٰ کے نیچے پڑی ہوئی چیز دیکھنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک کتاب نکلی مالک نے مجھے اس کے پڑھنے کا حکم دیا جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں مالک کے متعلق ایک خواب کا ذکر تھا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما ہیں آپ نے ان سے فرمایا میں نے تمہارے لئے منبر کے نیچے خوشبو چھپا کر رکھی ہے اور میں نے مالک کو لوگوں میں اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے اس کے بعد امام مالک پر گریہ طاری ہو گیا اور میں ان کے پاس سے واپس ہوا۔

۱۸۸۴۲ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، اسحاق بن موسیٰ انصاری، اسماعیل بن مزاحم کہتے ہیں کہ ایک شب خواب میں مجھے رسالت مآب کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کس سے مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا مالک بن انس سے۔

۱۸۸۴۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، مطرف ابو صعب، ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی کہ آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہیں اور امام مالک آپ کے

۱۔ طبقات ابن سعد ۹/۲۵۰۔ والتاریخ الکبیر ۷/۱۳۲۳۔ والجرح ۸/۹۰۲۔ والکاشف ۳/۵۳۲۹۔ وسیر النبلاء ۸/۴۳۸۔ والنجوم الزاهرة ۲/۹۶۲۔ والجمع ۲/۴۸۰۔ وتهذیب الکمال ۵/۵۷۲۸۔

سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ کے سامنے مشک کی خوشبو رکھی ہے آپ ﷺ اس سے تھوڑا تھوڑا امام مالک کو دے رہے ہیں اور وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت ہے کی۔

۸۸۴۴ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن زبیری، محمد بن عاصم، عبد العزیز بن ابان، یحییٰ بن سعید قصیر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا مجھے ہر شب آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

۸۸۴۵ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن زبان بن حبیب، محمد بن رمح کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوئی میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ مالک اور لیث میں سے افضل کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

۸۸۴۶ محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ابراہیم بن عبد اللہ قریم انصاری کہتے ہیں کہ ایک بار مالک بن انس ابن حازم کے درس حدیث سے بلا شرکت کئے گزر گئے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی گئی مالک نے فرمایا مجھے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور قیام کی حالت میں حدیث کا حصول مجھے ناپسند ہے اس وجہ سے میں نے ابن حازم کے درس میں شرکت نہیں کی۔

۸۸۴۷ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، جوہری، ابن ابی اویس، مالک حدیث بیان کرنے سے قبل وضو فرماتے ڈاڑھی میں گنگھی کرتے اس کے بعد پورے وقار و سکون کے ساتھ مسند حدیث پر جلوہ افروز ہو کر درس حدیث دیتے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی انہوں نے فرمایا میں حدیث رسول کی عظمت کی بنا پر ایسا کرتا ہوں، نیز میں ہمیشہ با وضو ہو کر مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دیتا ہوں۔

۸۸۴۸ محمد بن علی، منفل بن محمد جندی، ابو مصعب کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث رسول کی جلالت شان کی بنا پر ہمیشہ با وضو ہو کر حدیث کا درس دیتے تھے۔

۸۸۴۹ محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معین بن عیسیٰ امام مالک حدیث کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

۸۸۵۰ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک اور سفیان آپس میں ہم عصر تھے۔

۸۸۵۱ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ، محمد بن احمد، ابو بکر طرسوسی، نعیم بن حماد، عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے مالک بن انس سب سے بڑے عامل بالحدیث تھے۔

۸۸۵۲ ابو محمد بن حیان، زکریا الساجی، ابو یونس مزنی، کہتے ہیں کہ مجھے ایک مدنی نے مالک کے بارے میں دو شعر سنائے (۱) امام کا جواب ان کی ہیبت کی وجہ سے رو نہیں کیا جاسکتا سائل ان کے سامنے گردن جھکائے کھڑے رہتے ہیں (۲) حاکم نہ ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی جاتی ہے۔

۸۸۵۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، ابو داؤد طیالسی شعبہ کہتے ہیں کہ میں نافع کی وفات کے ایک سال بعد مدینہ آیا تو وہاں پر مالک بن انس کا حلقہ درس لگا ہوا تھا۔

۸۸۵۴ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق تھنیہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی حیات میں مدینہ آیا میں نے ایک سبزی فروش سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا سبحان اللہ حرم رسول میں ایسی بات کرتے ہو پھر ایک بار میں امام مالک کی وفات کے بعد مدینہ آیا اور میں نے لوگوں سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا تو کسی نے مجھ پر نکیر نہیں کی۔

۸۸۵۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی طوسی، احمد بن یونس بن سیار، انماطی، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے مجھے تقویٰ اختیار کرنے اور اہل حدیث سے طلب حدیث کی ہدایت کی۔

۸۸۵۶ عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن حسن، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب مالک کہتے ہیں کہ علم ایک نور ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا

۱۸۸۵۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز جروی، حارث بن مسکین، عبد اللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ مالک سے عاجز کن مرض کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا نبی الدین عاجز کن مرض ہے۔

۱۸۸۵۸ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی، رجل، مالک بن انس کہتے ہیں کہ قیامت کے روز جس چیز کے بارے میں انبیاء سے سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں علماء سے بھی سوال کیا جائے گا۔

۱۸۸۵۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے طلب علم کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کا حصول قابل مبارک ہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے حاصل کرنے والے پر لازم ہے۔

۱۸۸۶۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، ابن قعنب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مالک سے کہا آپ دنیا کے بارے میں وقت ضائع کرنے والے نہیں تھے، لہذا دین کے بارے میں بھی وقت ضائع مت کیجئے۔

۱۸۸۶۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز جروی، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے پوچھا گیا کہ ایک شخص یاسیدی کہہ کر دعا کرتا ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک انبیاء کی طرح یار بنایا بنا کہنا بہتر ہے۔

۱۸۸۶۲ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک کو کہتے سنا حضرت عیسیٰ کا قول ہے میرے پاس امت محمدیہ کے علماء حکماء آئے جو فقاہت کی وجہ سے انبیاء کے مشابہ تھے امام مالک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ اس امت کے اولین مقتدی تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے لئے وقار سکینت اور خشیت الہی لازم ہے، اور طالب علم خیر کا مورد ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز من جانب اللہ سے عطا کی جاتی ہے اور نا اہل سے علم کی بات کرنا علم کی اہانت اور تحقیر ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا لوگ بہت سرعت سے آخرت کی طرف جانے والے ہیں اور پیدائش کے روز سے تم دنیا کو پس پشت ڈال کر آخرت کی طرف رواں دواں ہو اور تم دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے زیادہ قریب ہو۔

۱۸۸۶۳ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عباس بن عبد العظیم، قعنبی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شخص حصول علم کے سلسلہ میں تیس سال ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

۱۸۸۶۴ عبد اللہ بن محمد بن محمد بن حسین بن مکرم، مجاہد بن موسیٰ، نافع بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں چالیس یا پینتیس سال تک امام مالک کے درس حدیث میں شریک ہوتا رہا معن بن عیسیٰ کا قول ہے میں تیس یا اس سے بھی زیادہ بار امام مالک سے حدیث سن کر اسے بیان کرتا ہوں۔

۱۸۸۶۵ عبد اللہ بن محمد، ابو علی بن ابراہیم، اسماعیل بن اسحاق، فروی، مالک کا قول ہے جب انسان خود خیر سے خالی ہوتا ہے تو لوگوں کے قلوب میں بھی اس کے لئے خیر نہیں ہوتی۔

۱۸۸۶۶ عبد اللہ بن محمد بن محمد بن احمد زہری، محمد بن عیسیٰ الطرسوسی، ابراہیم حزامی، مطرف کہتے ہیں کہ مالک نے مجھ سے سوال کیا کہ لوگوں کی میرے بابت کیا رائے ہے میں نے کہا آپ کے دوست آپ کی تعریف اور دشمن آپ کی برائی کرتے ہیں امام مالک نے فرمایا ہر انسان کے کچھ دوست اور کچھ دشمن ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی زبان درازی سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۱۸۸۶۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز جروی، حارث بن مسکین کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن قاسم فرمایا کرتے تھے میں دین کے بارے میں دو شخصوں کی پیروی کرتا ہوں مالک بن انس کی علم میں اور سلیمان بن قاسم کی تقویٰ میں۔

۱۸۸۶۸ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، قواریری کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں حماد بن زید کے پاس امام مالک کی وفات کی خبر پہنچی انہوں نے فرمایا ابو عبد اللہ پر اللہ کی رحمت ہو وہ دین کی وجہ سے سے ایک مقام رکھتے تھے۔

۸۸۶۹ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، حسن بن عمر بن یزید، قعنبنی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سفیان بن عیینہ تشریف لائے اس وقت ان پر غم کے اثرات تھے اور اس کا سبب مالک کی وفات تھی فرمایا اس وقت روئے زمین مالک بن انس کی مثل سے خالی ہے۔

۸۸۷۰ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، علی بن رستم، عبدالرحمن بن عمر، یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ امام مالک کی حیات میں میرے نزدیک ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔

۸۸۷۱ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن عبد اللہ بن معدان، احمد بن عبدالرحمن بن وہب، مالک کہتے ہیں کہ میرے پاس چند احادیث ایسی ہیں کہ میں نے ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے مجھ سے ان کی سماعت کی اور میں وفات تک ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔

۸۸۷۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس ابن عیینہ عن الزہری کے طریق سے کوئی حدیث نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے ارادہ کے وقت اس طریق سے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کروں گا۔

۸۸۷۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی، احمد بن ہاشم، ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کسی مفسر قرآن پر مجھے قدرت حاصل ہوئی تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

۸۸۷۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی، ابو عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے مالک کی کتاب کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا عمل کرنے والے کے لئے بہت عمدہ ہے۔

۸۸۷۵ حسن بن سعید جعفر، بصیری، محمد بن ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو فرماتے سنا جب امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث تم تک پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لو۔

۸۸۷۶ حسن بن سعید، محمد بن ربیع، امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک و سفیان کے نہ ہونے کی صورت میں خجاز کا علم ختم ہو جاتا۔

۸۸۷۷ محمد بن علی عاصم، احمد بن علی بن ابی الصغیر مصری، اسحاق بن ابراہیم کناس، حرمہ، ابن وہب، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ امام مالک کا حدیث کا طریق جید تھا۔

۸۸۷۸ محمد بن علی، احمد بن علی، محمد بن عمرو بن نافع، نعیم ابن مہدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحت حدیث کے اعتبار سے امام مالک سب سے نائق تھے۔

۸۸۷۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، جوہری، علی بن عبد اللہ، سفیان کہتے ہیں کہ مالک رجال حدیث کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے ہر ایک سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے علی کہتے ہیں کہ امام مالک کے تمام رجال حدیث صحیح تھے، خود امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے معاملہ میں ہر شخص پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

۸۸۸۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو یونس، اسحاق مالک بن انس کہتے ہیں کہ ابن شہاب کے واسطے سے میرے پاس کچھ احادیث ہیں جنہیں اب تک میں نے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا ان کے متروک العمل ہونے کی وجہ سے میں نے انہیں ترک کر دیا۔

۸۸۸۱ عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن شریہ، مطرف مدنی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ کیا میں عطف بن غلد کے طریق سے احادیث بیان کروں میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے کسی سے بھی میں نے حدیث روایت نہیں کی میں نے ہمیشہ حدیث ماہرین حدیث سے روایت کی ہے۔

۸۸۸۲ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابو عباس عبد اللہ بن محمد غزی، حبیب بن زریق کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے توامہ کے مولیٰ صالح، حزان بن عثمان، اور غفرہ کے مولیٰ عمر سے حدیث نہ روایت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے صرف مؤمنین ثقات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۸۸۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز جردی، ابو حفص تنیسی، ابن وہب کا قول ہے کہ اگر میں اپنے دستاویزات کو امام مالک کے اقوال سے بھرنا چاہوں تو میں نہیں جانتا کہ میں کرسکوں۔

۸۸۸۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، علی بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی مسئلہ دریافت کیا امام مالک نے کچھ روز گزرنے کے باوجود اس کا کوئی جواب نہیں دیا، سائل نے امام مالک کو ان کے خلاف خروج کی دھمکی دیدی، امام مالک نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا میں ہمیشہ خیر کی بات کرتا ہوں لیکن تمہارا سوال اس قسم کا نہیں ہے۔

۸۸۸۵ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبد اللہ بن احمد بن کلیب ابوطالب، ابو عبد اللہ، ابن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے ایک مسئلہ پوچھا امام مالک نے جواب دیا کہ مکمل طور پر اس کے جواب سے عاجز ہوں اس نے کہا میں تو ایک طویل سفر طے کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہاں کے باشندے آپ کے جواب کے منتظر ہیں امام مالک نے جواب دیا کہ جب تم اس شہر میں پہنچو تو ان سے میرا جواب کہہ دینا۔

۸۸۸۶ ابو محمد بن حیان، موسیٰ بن ہارون، نصر بن داؤد بن طوق، سعید بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام مالک اکثر قرآن کی اس آیت ”ان نظن الاظنا وما نحن مستیقنین“ کی تلاوت کرنے کے بعد فتاویٰ کے جواب دیتے تھے۔

۸۸۸۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، حارث بن مسکین، عمرو بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے کہا لوگ دور دراز کا سفر طے کر کے دینی مسائل کے جواب کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ لا اور ی۔ امام مالک نے جواب دیا میرے پاس مختلف شہروں کے لوگ دینی مسائل کے سلسلہ میں آتے ہیں اگر اسی وقت میں ان کے سوالات کا جواب دیدوں بعد میں ہو سکتا ہے کہ ان کے سوالوں کے سلسلہ میں میرے ذہن میں دوسری بات آجائے تو پھر ان کے واپس چلے جانے کے بعد میں ان کو کیسے مطلع کروں گا، حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد کو امام مالک کے اس جواب سے آگاہ کیا۔

۸۸۸۸ محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ زانغین فی البدین کے تذکرہ کے وقت امام مالک کو میں نے کہتے سنا کہ عمر بن عبد العزیز کا قول ہے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد امیروں نے کچھ سنن بیان فرمائیں ہیں کہ ان پر عمل کرنا کتاب اللہ کی اتباع اور اطاعت الہی کے مترادف ہے، کسی کو ان میں تغیر و تبدل کی اجازت نہیں ہے ان کے ذریعہ ہدایت اور مدد کے طالب کو ہدایت و مدد ملتی ہے ان کا تارک دین سے دور اور ضال ہے۔

۸۸۸۹ محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن عیسیٰ، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی جھگڑالو شخص آیا تو اس کے نزاع کی وجہ سے ہم نے دین بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۸۸۹۰ محمد بن ابراہیم، محمد بن علی بن ابی الصغیر، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو فرماتے سنا طالب علم کے لئے وقار، سکینت، خشیت الہی اور سلف کی اتباع لازمی ہے۔

۸۸۹۱ حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ ساجی، ابو داؤد، ابو ثور کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سنا مالک بن انس بعض اہل بدعت کے آنے پر ان سے فرماتے الحمد للہ میں خدا کی طرف سے برہان اور دین پر ہوں اور تم شاکی ہو لہذا تم کسی شاکی سے جا کر مخاطبہ کرو نیز فرمایا کرتے تھے میرے نزدیک اصحاب رسول کو گالی دینے والے کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۸۹۲ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، منصور بن ابی مزاحم کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے امام ابو حنیفہ کے تذکرہ کے وقت ان پر

کچھ اعتراضات کئے کہ اس نے تو دین کو برباد کیا اور ایسا شخص دین کا اہل نہیں۔

۸۸۹۳ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی ابراہیم ابو مغرہ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے سوال کیا کہ ابو حنیفہ تمہارے محلہ میں رہتے تھے میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو فرمایا تمہیں تو وہاں رہنا مناسب ہی نہیں۔

۸۸۹۴ سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تسری، یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوسی کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں امام مالک سے ایک شخص نے قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا اس شخص کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کر دو اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے سامنے کسی کا قول نقل کیا ہے امام مالک نے فرمایا میں نے تو تجھ سے سنا ہے۔

۸۸۹۵ محمد بن سلیمان بن ابراہیم ہاشمی، ابو ہمام بکر اوی ابو مصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہتے سنا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔

۸۸۹۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن ابی بکر بن سالم عبد اللہ بن عمر، ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا قرآن کلام الہی ہے جو براہ راست ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہے اور اللہ کی کوئی چیز بھی مخلوق نہیں ہے۔

۸۸۹۷ احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبد الباقی، نصر بن سلمہ بن شاذان، عبد اللہ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کوئی شخص شرک سے اجتناب کے ساتھ کہائے اور اہل ہواء و بدع سے بچتا ہے تو وہ جنتی ہے۔

۸۸۹۸ محمد بن علی بن مسلم عقیلی، قاضی ابوامیہ غلابی، سلمہ بن شیب، مہدی بن جعفر، جعفر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے ”الرجمن علی العرش استوی“ کا مطلب پوچھا امام مالک نے سکوت اختیار کر کے ایک لکڑی سے زمین کو کرپیدنا شروع کر دیا حتیٰ کہ آپ کو پسینہ آ گیا اس کے بعد امام مالک نے لکڑی پھینک دی اور نظر اٹھا کر فرمایا اس کی کیفیت غیر معقول اور استواء غیر مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور میرے نزدیک تو بدعتی ہے اس کے بعد امام مالک نے اس کے خروج کا حکم دے دیا۔

۸۸۹۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبد العزیز، ابو حفص کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا کہ ایک قوم قرآنی آیت ”وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة“ کی تشریح ثواب سے کرتی ہے حالانکہ انہیں قرآن کی یہ آیت ”کلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون“ معلوم نہیں ہے۔

۸۹۰۰ ابو محمد بن حیان، ابن ابی داؤد، احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مالک بن انس کا قول ہے قیامت کے روز لوگ اللہ کی آنکھوں سے زیارت کریں گے۔

۸۹۰۱ عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن ابی حاتم، یونس، ابن وہب کہتے ہیں کہ میرے سامنے امام مالک نے ایک شخص سے کہا کل تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں سوال کیا تھا اس نے کہا کہ ہاں امام مالک نے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے لہذا تم قرآن کا مطالعہ کرو۔ ولوشنتا لاتینا کل نفس ہذاھا ولكن حق القول منی لاملان جہنم من الجنة والناس اجمعین (السجدہ ۱۳)

۸۹۰۲ عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی عاصم، سعید بن عبد الجبار کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا قدر یہ اگر تو بہ کر لیں تو فہماور نہ انہیں قتل کر دیا جائے۔

۸۹۰۳ حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، سلمہ بن شیب، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ امام مالک سے قدری سے شادی کرنے کے بابت سوال کیا گیا امام مالک نے جواب میں اے قرآنی آیت ”ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم“ پڑھ کر سنائی۔

۸۹۰۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عثمان بن صالح، احمد بن سعید دارمی، عثمان، عثمان کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی

مسئلہ پوچھا امام مالک نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اس کا یہ جواب دیا ہے اس نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے امام مالک نے فرمایا آپ ﷺ کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے ”فلیحللوا الذین یخالفون عن امرہ ان یتصیفہم فتنة او یصیبہم عذاب الیم“۔

۸۹۰۵ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، حسن بن عبد اللہ بن منصور، حنین، امام مالک کا قول ہے اے لوگو! اصحاب رائے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ اہل سنت کے دشمن ہیں۔

۸۹۰۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، جعفر بن محمد الصانع، سرتج بن نعمان، عبد اللہ بن نافع کہتے ہیں کہ امام مالک کا قول ہے ایمان قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے جس میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۸۹۰۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ عنبری، ابی مالک کہتے ہیں کہ اصحاب رسول کو گالی دینے والے یا ان سے بغض رکھنے والے کا مسلمانوں کے مال میں کوئی حصہ نہیں ہے، اس کے بعد انہوں نے قول باری تعالیٰ کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلویا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قربت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ اے لو! اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج اور جدا کر دیے گئے ہیں اور خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ایمان دار ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے ہجرت کے گھر یعنی مدینے میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو احتیاج بنی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں (از حشر ۷ تا ۹) لہذا ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے دشمن کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۹۰۸ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، رستہ ابو عمرو کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے امام مالک سے ایک دشمن صحابہ کا ذکر کیا گیا اس پر امام مالک نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں) (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے (خدا کے آگے جھکے ہوئے) سر بخود ہیں اور خدا کا فضل اور اثر ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف توراۃ میں مرقوم ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (از فتح ۲۹) امام مالک فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول سے بغض وعداوت کی حالت میں صبح کرنے والا اس آیت کا مصداق ہے۔

۸۹۰۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، وکیع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا مجھے لوگوں کے جعفر کے متعلق سوال کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ جعفر کا ابو بکر و عمر سے تعلق تھا۔

۸۹۱۰ ابو بکر اجری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الحمید، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن بکیر، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شامی پادری نے متفقہ میں صحابہ کو دیکھ کر کہا خدا کی قسم حضرت عیسیٰ کے حواری اصحاب رسول کے مساوی نہیں ہو سکتے۔

۸۹۱۱ ابو بکر اجری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الحمید، ابراہیم بن جنید، حارث بن مسکین، عبد اللہ بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا صالح بن علی نے شام آمد کے موقع پر لوگوں سے عمر بن عبد العزیز کی قبر کے بارے میں پوچھا لیکن کسی سے معلوم نہیں ہوا حتیٰ کہ پھر انہیں ایک راہب کے پاس لے جایا گیا اس نے بتایا کہ ان کی قبر فلاں کھیت میں ہے۔

۸۹۱۲ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے ذکر الہی کے علاوہ دنیاوی باتیں کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کی معاصی کی طرف عبد ہونے کی حیثیت سے توجہ کرو اس لئے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں (۱) مصائب میں گرفتار شدگان (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے اے لوگو اہل بلاء پر رحم کھاؤ اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۸۹۱۳ ابو بکر بن خالد، محمد بن خالد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اے بنی اسرائیل خالص پانی، تازہ سبزی اور جو کی روٹی استعمال کرو گندم کی روٹی استعمال مت کرو کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے ہو۔

۸۹۱۴ ابو بکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ لتمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے انہوں نے فرمایا سچائی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں سے اجتناب کی وجہ سے میں اس مقام تک پہنچا ہوں۔

۸۹۱۵ ابو بکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ عمر فاروق کا قول ہے مجھے سفید پوش قاری بہت پسند ہے۔

۸۹۱۶ حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت فارق اعظم نے فرمایا اے لوگو ناامیدی حقیقت میں غنی ہے کیونکہ انسان کسی چیز سے ناامید ہونے کے بعد اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

۸۹۱۷ حسن بن محمد، اسماعیل، قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا یا یعنی کے پیچھے مت پڑ دشمن سے اجتناب اور دوست سے احتیاط کر خشت الہی کی حامل قوم کا امیر بن جس قوم کے ساتھ تو عدل کر سکتا ہے اس کا امین بن بڑوں کی صحبت مت اختیار کرو ورنہ تجھ پر بھی صحبت کا اثر ہوگا بڑے ساتھی پر اپنا راز فاش مت کر معاملات میں عابدین سے مشورہ کر۔

۸۹۱۸ حسین بن محمد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک بار عائشہ کے پاس کچھ خواتین جمع تھیں ان میں سے ایک نے کہا خدا کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی اس لئے کہ میں اسلام لانے کے بعد زنا اور چوری سے پاک ہوں رات کو اس عورت کو خواب میں کہا گیا کہ تو نے دخول جنت پر کیسے قسم اٹھالی جبکہ تو بخل اور فضول کاموں میں ملوث ہے، صبح ہونے پر اس خاتون نے گزشتہ شب کے خواب سے حضرت عائشہ کو آگاہ کیا حضرت عائشہ نے فرمایا ان تمام خواتین کو جمع کر کے انہیں بھی اس خواب سے آگاہ کرو۔

۸۹۱۹ ابو زر محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ استراباذی، محمد بن قارون، ابو حاتم، عبد العزیز بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مالک بن انس کی انگوٹھی کا نقش (حسبنا اللہ و نعم الوکیل) تھا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ آیت پیش کی (و قالو حسبنا اللہ و نعم الوکیل فانقلبوا بنعمة من اللہ و فضل لم یمسسہم سوء) از عمران ۷۳، ۷۴

۸۹۲۰ محمد بن عبد الرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے سنا کہ محمد بن حسن نے مجھ سے پوچھا ہمارے صاحب اور تمہارے صاحب میں سے بڑا عالم کون ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم انصاف چاہتے ہو یا نہیں انہوں نے فرمایا انصاف میں نے ان سے دلیل کا مطالبہ کیا انہوں نے دلیل میں قرآن، سنت اجماع اور قیاس پیش فرمائے میں نے ان کو خدا کی قسم دے کر پوچھا تمہارے اور ہمارے صاحب میں سے کتاب اللہ سے زیادہ کون واقف ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے صاحب اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا تمہارے اور ہمارے اصحاب میں سے اصحاب رسول کے اقوال کو کون زیادہ جانتا ہے انہوں نے فرمایا تمہارے صاحب میں نے کہا اب صرف قیاس باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ قیاس سے واقف ہیں اور قیاس کی شناخت اصول کے ذریعہ کی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے امام شافعی کی مراد امام مالک تھے۔

۸۹۲۱ محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد الرحمن، محمد بن زبان بن حبیب، ربیع بن سلمان، کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کتاب اللہ کے بعد

سب سے زیادہ درست کتاب مؤطا امام مالک ہے۔

۸۹۲۲ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد، ابوبکر بن آدم جوہری، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، شافعی، محمد بن حسن کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی خدمت میں تین سال سے زیادہ عرصہ رہا اور میں نے ان سے سات سو سے زائد احادیث کا لفظ سماع کیا ہے اور حدیث کے بیان کے وقت حضرت امام مالک کی مجلس لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے تنگ پڑ جاتی تھی اور خود میرے پاس صرف امام مالک کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کے وقت لوگوں کا ازدحام ہو جاتا ہے۔

۸۹۲۳ عبد اللہ بن محمد بن مخلد، موسیٰ بن ہارون بن مخلد، عبد اللہ بن محمد بن محمد بن یزیدی، ابویعقوب بن سہل سیوطی، ابن ابی دکنین، محمد بن ادریس شافعی کہتے ہیں کہ ایک شب مکہ میں میرے چچا نے مجھ سے کہا آج رات میں نے دیکھا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ آج شب روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی وفات ہو گئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے حساب لگایا تو وہ امام مالک کی وفات والی شب تھی۔

۸۹۲۴ محمد بن عبد الرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک کے سامنے ایک حدیث بیان کی امام مالک نے اس سے اس کی سند معلوم کی تو وہ منقطع تھی امام مالک نے اس سے فرمایا عبد الرحمن بن زید کے پاس جاؤ وہ اپنے والد عن نوح کے حوالہ سے تمہیں احادیث سنائیں گے۔

۸۹۲۵ محمد بن ابراہیم، طلحہ بن احمد بن سلیمان، ابن ابی مریم، خالد، مالک بن انس نے ایک قریشی جوان سے فرمایا حصول علم سے قبل ادب کی تعلیم حاصل کرو۔

۸۹۲۶ محمد بن احمد بن حسن، ابواسامیل ترمذی، نعیم بن حماد، ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک جیسا انسان نہیں دیکھا وہ کثرت صلوٰۃ و صوم کے عادی نہیں تھے لیکن نیت کے صاف تھے۔

۸۹۲۷ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے امام مالک سے ہر سنی ہوئی بات مجھے یاد ہو جاتی تھی، ایک روز میں نے امام مالک سے کہا میں کہیں چلا گیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میرے ساتھیوں کے سامنے کون سی حدیث بیان کی گئی امام مالک میری بات سن کر مسکرا دیئے۔

۸۹۲۸ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، سعید بن عبد الحمید، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جنت کے پھل بڑے بے نظیر اور دانگی ہوں گے۔

۸۹۲۹ ابو علی حسین بن محمد بن عباس فقیہ اہل بیت، ابو نعیم بن عبدی، عباس بن ولید بیروٹی، ابوخلید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو مؤطا امام مالک چار روز میں سنائی امام مالک نے فرمایا شیخ نے اسے دو سال میں جمع کیا اور تم نے چار روز میں اسے حاصل کر لیا تمہیں کبھی بھی اس کی حقیقت نصیب نہیں ہوگی۔

۸۹۳۰ حسین بن محمد بن عباس، عبد الرحمن بن ابی حاتم، یونس بن عبد الاعلیٰ ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ جب تک انسان پر اس علم کے حصول کے سلسلہ میں مفلسی نہ آجائے اور انسان اسے عام چیزوں پر فوقیت نہ دے اس وقت تک انسان کے لئے اس کا حصول ناممکن ہے۔

۸۹۳۱ احمد بن عبد اللہ بن محمود، ابولید عبید اللہ بن محمد بن الفقیر، عبد اللہ بن محمد بن علی قاضی، ابوزرعد مشقی، ابومسہر کہتے ہیں کہ مامون نے امام مالک سے گھر کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا کہ میرا ذاتی گھر نہیں ہے مامون نے اس کے لئے امام مالک کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ ان کے ذریعے تم کوئی گھر خرید لو اس کے بعد مامون نے امام مالک سے کہا ہم مجتمع ہو کر ایک ملکی دورہ کرتے ہیں جس میں ہم لوگوں کو مؤطاء امام مالک کے بارے میں دعوت دیں گے جیسا کہ حضرت عثمان نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی تھی امام مالک نے

اسکی تردید کرتے ہوئے فرمایا آپ کی وفات کے بعد تبلیغ دین کے سلسلہ میں صحابہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تھے اور ان کے پاس علم تھا اس وجہ سے حضرت عثمان نے قرآن کی دعوت دی تھی لیکن ہماری صورت حال اس سے مختلف ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے نیز فرمان رسول ہے بھٹی کے لوہے سے زنگ دور کرنے کی مانند مدینہ قلوب سے زنگ کو دور کرتا ہے باقی رہا رقم کا معاملہ تو وہ تمہارے سامنے حاضر ہے چاہے تو رکھ لو اگر چاہو تو واپس کر دو۔

۸۹۳۲ احمد بن عبید اللہ، ابو محمد قاضی، ابو حاتم رازی، احمد بن سنان واسطی، عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ سفیان صرف امام فی الحدیث، اوزاعی صرف امام فی السنۃ اور امام مالک دونوں کے جامع تھے۔

۸۹۳۳ سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، عبداللہ بن عبدالحکم، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے تین چیزوں میں مشورہ کیا (۱) موطا امام مالک کو لوگوں میں ترغیب دینے کے لئے خانہ کعبہ میں لٹکایا جائے (۲) آپ کے منبر کو توڑ کر سونے چاندی کا بنادیا جائے (۳) نافع بن ابی نعیم کو مسجد نبوی کا امام بنادیا جائے اول چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا اصحاب رسول کا فروع کے بارے میں اختلاف تھا اور ہر ایک اپنی رائے میں مصیب تھا دوسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا آپ لوگوں کو آپ کے تبرکات سے محروم مت کیجئے تیسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا نافع صرف امام فی القرآن ہیں، ہارون نے کہا بہت بہتر۔

۸۹۳۴ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن معدان بن جمعہ لازقی، اسحاق بن محمد فروری مالک بن انس، زہری، انس فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو اور مزفت کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۸۹۳۵ عمر بن احمد بن عمر القاضی، محمد بن حمید، احمد بن زکریا بن یحییٰ نيساپوری، محمد بن اسحاق بکری، یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے زہری عن انس کے واسطے سے امام مالک کو حدیث سنائی کہ حضور ﷺ لہسن، بدبودار ترکاری اور پیاز استعمال نہیں فرماتے تھے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس آتے رہتے تھے نیز حضرت جبرائیل سے بھی آپ کی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

۸۹۳۶ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، احمد بن محمد ازہری، محمد بن سلیمان بن ہشام، وکیع، مالک، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں میری جتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی۔

۸۹۳۷ عبداللہ بن حسین صوفی نيساپوری، احمد بن ابی عمران قرطبی، محمد بن عیسیٰ، مالک، ابن شہاب انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضور ﷺ سے قلیل عمل کے ذریعہ کثرت معاصی کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان خطا کا پتلا ہے لیکن صاحب عقل اور سمجھ دار شخص کے لئے معاصی کثرت نقصان دہ نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ صاحب عقل ہر گناہ پر ایسی توبہ کر لیتا ہے کہ اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مزید یہ کہ توبہ اس کے لئے دخول جنت کا سبب ہوگی پس عقل اطاعت الہی کا سبب اور اہل معصیت کے خلاف حجت ہے۔

۸۹۳۸ محمد بن اسحاق قاضی ابواز، محمد بن نعیم، ابراہیم بن حمید الطویل، شعبہ، مالک بن انس، زہری، سعید بن مسیب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے والا شخص قربانی سے قبل بال ناخن نہ کاٹے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۴۷۔ و تحاف السادة المتقين ۱/۲۰۶۔ و تخریج الاحیاء ۱/۲۸۷۔

۲۔ الکامل لابن عدی ۷/۲۶۱۳۔ و فتح الباری ۷/۱۶۶۔ و کشف الخفا ۲/۲۵۳۔ و میزان الاعتدال ۲/۶۲۳۔ ۹۸۸۳۔ و کنز العمال ۳۲۶۱، ۵۸۱۷، ۵۸۱۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۱۹۸۔ و المصنف لابن ابی شیبہ ۳/۱۸۷۔ و تحاف السادة المتقين ۳/۳۷۳۔ و اللالی المصنوعة ۱/۶۶۔

۸۹۳۹ سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد عمری، بکر بن عبد الوہاب، محمد بن عمرو اقدی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے، عمر بن خطاب اہل جنت کے سردار ہیں۔

۸۹۴۰ محمد بن علی بن حمیش، احمد بن حماد بن سفیان قاضی، یزید بن عمرو بن بزاز، یزید بن مروان، مالک بن انس، زہری، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گوشت کی حیوان کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔

۸۹۴۱ سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تسری، محمد بن فرج بن میسرہ، حبیب، مالک ابن شہاب اعرج، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی نے اللہ تعالیٰ فیاض اور بخیل کو جمع نہیں فرماتے۔

۸۹۴۲ محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، ابو سیرہ المدنی، مطرف، مالک، زہری، حمید بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے وصیت کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا غصہ سے اجتناب کر۔

۸۹۴۳ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سہل البرکاتی القاضی، عبد اللہ بن شعیب، محمد بن شعیب، محمد بن سلمہ، مغیرہ بن عبد الرحمن، مالک، ابن شہاب، سالم انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لوگ ایسے سوانٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔

۸۹۴۴ ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، یحییٰ بن محمد، احمد بن عبد الرحمن بن یونس ہراج، عبد اللہ بن محمد بن ربیعہ مصیسی، مالک بن انس، محمد بن منکدر، جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی شخص کا ہے مجھے اپنے متعلق خیال آیا میں نے پوچھا اس کا نام کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب پھر میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اسے ابو حفص تیری غیرت نے مجھے اس سے منع کر دیا حضرت عمر رو کر فرمانے لگے یا رسول اللہ کیا میری وجہ سے آپ کو غیرت آگئی۔

۸۹۴۵ محمد بن عبد الحمید، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن عبد الرحمن بن یونس، عبد اللہ بن ربیعہ، مالک بن انس، محمد بن منکدر، عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص اپنی طرف آتے دیکھ کر فرمایا یہ اپنے خاندان میں سب سے برا شخص ہے لیکن اس کی آمد پر آپ نے صحابہ کرام کو اس کے لئے تکیہ لگانے کا حکم دیا اس کے جانے کے بعد میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا بعض لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کا اکرام کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث عروہ عن عائشہ کی سند سے بالاتفاق صحیح ہے اور مالک عن محمد کی سند سے غریب اور محمد سے روایت کرنے میں عبد اللہ بن محمد متفرد ہیں۔

۸۹۴۶ ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، مالک، محمد بن حمید، عبد اللہ بن ابی داؤد، عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، ابی، جدی، یحییٰ بن ایوب، مالک، ابو زہیر، جابر کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ مقام پر آپ ﷺ کے ساتھ سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔

۸۹۴۷ سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد کی، علی بن قتیبہ رفاعی، مالک بن انس، ابو زہیر جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو اپنے آباؤ اجداد کا اکرام کرو اس سے تمہاری اولاد تمہارا اکرام کرے گی اور اپنی عورتوں کو معاف کرو۔

۸۹۴۸ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، محمد بن سلام، یحییٰ بن بکیر، مالک، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ

۱۔ مجمع الزوائد ۴/۹۔ والکامل لابن عدی ۱۵۰/۴۔ وتذکرۃ الموضوعات ۹۴۔

۲۔ سنن الدارقطنی ۴۱/۳۔ ومجمع الزوائد ۱۰۵/۳۔ والتمہید لابن عبد البر ۳۲۲/۳۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۳۰/۸۔ وفتح الباری ۳۳۳/۱۱۔ ومسند الامام احمد ۷/۴۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹/۹۔ واملی الشجرى

۱۲۵/۲، وسنن الترمذی ۲۸۷۲، ۲۸۷۳۔

۴۔ صحیح البخاری ۴۶/۷۔ وفتح الباری ۳۳/۷۔

۵۔ مجمع الزوائد ۳۸/۸، ۸۱، ۱۳۹۔ والترغیب والترہیب ۴۹۳، ۴۹۴۔ وتاریخ بغداد ۳۱۱/۶۔ وتاریخ أصبہان للمصنف

۳۸/۲۔ والقوائد المجموعۃ ۲۰۲، ۲۵۸۔ والموضوعات لابن الجوزی ۸۵/۳، ۱۰۷۔ والمستدرک ۱۵۴/۲۔

فرمان نبوی ہے بعض گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کفارہ نماز روزہ اور حج اور عمرہ بھی نہیں ہو سکتے، سچاہے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آخر ان کا کفارہ کون سی چیز بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا طلب معیشت کے سلسلہ میں پریشان رہنا ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۸۹۴۹ علی بن احمد بن علی منصی، احمد بن خلیل حلبی، یوسف بن یونس افسس، مالک بن انس، محمد بن عمرو بن طلحہ، معبد بن کعب، ابو قتادہ بن ربیع کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے اس کے بارے میں فرمایا یہ خود تکالیف سے آرام پانے والا ہے یا اس کی تکالیف سے لوگ آرام پانے والے ہیں سچاہے کرام نے اس کا مطلب پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن بندہ موت کے بعد دنیا کی مشقتوں سے آرام پا کر اللہ کے جوار رحمت میں پہنچ جاتا ہے اور کافر و فاجر کی موت کے بعد لوگ، شہر اور شجر و دواب اس سے آرام پاتے ہیں۔

۸۹۵۰ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن زکریا، محرز بن سلمہ، محمد بن عمرو بن حلقہ، محمد بن عمران انصاری، ابن عمرو کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے منیٰ کی مشرقی جانب ایک وادی کے نیچے ستر انبیاء مدفون ہیں۔

۸۹۵۱ عبد اللہ بن جعفر بن احمد، اسحاق بن احمد، اسحاق بن اسماعیل، اسحاق بن سلیمان رازی، مالک بن انس، محمد بن ابی بکر ثقفی کہتے ہیں کہ ایک بار میں انس بن مالک کے ساتھ عرفہ جار ہاتھ میں نے ان سے سوال کیا تم حضور ﷺ کے ساتھ اس دن کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں اس دن تہلیل و تکبیر میں مشغول ہوتے تھے۔

۸۹۵۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، علی بن حسن بن سلیمان واسطی کہتے ہیں کہ اسحاق بن سلیمان نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۵۳ محمد بن بدر، بکر بن سہل دمیاطی، عبد اللہ بن یوسف تنیسی، مالک بن انس، محمد بن یحییٰ بن حیان، اعرق، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس سے قبل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۵۴ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو اقدی، مالک بن انس، ابو الاسود محمد بن عبد الرحمن، عمروہ، عائشہ، اسدیہ کہتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میں نے حمل کی حالت میں عورتوں کو دودھ پلانے سے منع کا ارادہ کیا لیکن میں نے دیکھا کہ ایرانی اور رومی عورتیں اس میں مشغول ہیں اور ان کی صحت کے لئے یہ مضر نہیں ہے اس وجہ سے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۸۹۵۵ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، واقدی، مالک بن ابی الرجال، عمروہ، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ بعض مرتبہ حضور ﷺ فجر کی دو رکعتوں کو اتنا مختصر کرتے کہ مجھے آپ کے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں شک ہونے لگتا۔

۸۹۵۶ عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، موسیٰ بن سہل، اسحاق بن حنی، مالک، محمد بن عجلان، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس گھر میں یتیم کا اکرام کیا جاتا ہو وہ بہترین گھر ہے۔

۸۹۵۷ ابو بکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحاق حربی، عمار بن نصر، محمد بن ابی عثمان قرشی، مالک بن انس، محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ، ابی سعید قتادہ بن نعمان کہتے ہیں کہ بدر کے روز درود کی وجہ سے میری آنکھیں باہر آ گئی تھیں میں اسی حالت میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اپنا لعاب مبارک لگا کر انہیں اپنی جگہ رکھ دیا اس کے بعد وہ بالکل صحیح ہو گئی تھیں۔

۸۹۵۸ احمد بن اسحاق، عمر بن مرداس، عبد اللہ بن تافع، مالک، محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں

۱- تاریخ أصبهان للمصنف ۲۸۷/۱، ومجمع الزوائد ۶۳/۳، واتحاف السادة المتقين ۳۱۵/۵، والأحادیث الضعيفة

۹۲۵، والأحادیث الضعيفة ۹۲۴، ۹۲۵.

۲- صحيح البخاری ۱۳۳/۸، ۱۳۳، وصحيح مسلم، كتاب الجنائز ۶۱، وفتح الباری ۳۶۲/۱، ۳۶۵.

۳- سنن ابن ماجه ۳۶۷۹، والأدب المفرد ۱۳۷، والزهد لابن المبارك ۲۳۰، ومشكاة المصابيح ۳۹۷۳، واتحاف

السادة المتقين ۲۹۱/۶، وشرح السنة ۳۳/۱۳، والكامل لابن عدي ۲۱۸۶/۷.

کہ سہل بن حنیف نے برہنہ ہو کر حراز مقام پر غسل کیا اور سہل و حسین جمیل تھے، عامر بن ربیعہ نے اس حالت میں غور سے انہیں دیکھا جس کی وجہ سے سہل کو نظر لگ گئی اور وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے آپ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ سہل کے پاس تشریف لے گئے اور بخار کی وجہ دریافت کی تو آپ کو بتایا گیا کہ ان کو عامر کی نظر لگ گئی ہے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو خبردار نظر برحق ہے پھر آپ نے سہل کو وضو کرانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں وضو کرایا گیا جس کی وجہ سے نظر کا اثر جاتا رہا اور وہ بالکل صحت یاب ہو کر آپ کے ساتھ چلے گئے۔

۸۹۵۹ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبد اللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے آپ کی زوجہ مطھرہ ام سلمہ سے پوچھا میرا دامن طویل ہونے کی وجہ سے ناپاک زمین پر لگتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ ام سلمہ نے آپ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ زمین کا بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔

۸۹۶۰ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قعنبی، عبد اللہ بن محمد، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، ابو احمد محمد بن احمد، یثیم بن خلف، اسحاق بن موسیٰ معن، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ مدینہ میں انصار میں ابو طلحہ کے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے، اور ابو طلحہ کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ پیر حاحبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا آپ ﷺ بھی اس میں داخل ہو کر اس کا شیریں پانی نوش فرماتے قرآن کی اس آیت ترجمہ یہ ہے (مؤمنوں) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی بھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے) (از آل عمران ۹۲) کے نزول کے بعد ابو طلحہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اموال میں پیر حاحبوب سب سے زیادہ پسند ہے اس وجہ سے میں نے اسے راہ خدا میں صدقہ کرنے کی نیت کر لی ہے آپ اپنی مرضی سے اسے کہیں صرف فرمادیں انشاء اللہ یہ میرے لئے ذخیرہ آخرت ہوگا آپ نے فرمایا اے ابو طلحہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو ابو طلحہ نے عرض کیا کہ میں آپ کی رضا پر راضی ہوں چنانچہ آپ نے اسے ان کے اقرباء میں تقسیم فرمادیا۔

۸۹۶۱ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبد اللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آپ سے وقوع قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہارا حشر آخرت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تم محبت کرتے ہو۔

۸۹۶۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، محمد بن صالح بن مہران، عبد اللہ بن محمد بن عمارہ قد امی، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس کہتے ہیں کہ ایک بار ام سلیم نے میرے ذریعہ ایک بھنا ہوا پرندہ اور کچھ جو کی روٹیاں آپ کی خدمت میں بھیجی چنانچہ میں نے

۱۔ المستدرک ۳/۴۱۱۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۳۵۱۔ وصحیح ابن حبان ۲۲۲۳۔ ۱۲۲۵۔

۲۔ سنن أبی داؤد ۳۸۳۔ و سنن الترمذی ۱۲۳۔ و سنن ابن ماجہ ۵۳۱۔ و مسند الامام احمد ۶/۲۹۰۔ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۰۶۔ و سنن الدارمی ۱/۱۸۹۔ و المصنف لابن أبی شیبہ ۱/۵۶۔ و مشکاة المصابیح ۵۰۴۔

۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۳۔ ۶/۳۶۔ ۷/۱۲۲۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۲۲۔ و فتح الباری ۴/۲۹۳۔ ۶/۳۹۶۔ ۷/۴۳۱۔

۴۔ صحیح البخاری ۵/۱۲۔ ۸/۳۹۔ ۹/۸۱۔ و صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ و فتح الباری ۷/۴۲۔ ۱۰/۵۵۷۔ ۱۰/۵۶۰۔ ۱۳/۱۳۱۔

لے جا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا اے انس باہر سے کسی کو بلا لاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو نیز آپ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ اپنی مخلوق میں سے بہترین شخص کو میرے پاس بھیج دے انس کہتے ہیں کہ میں تین بار باہر گیا تو تینوں بار باہر حضرت علی کے علاوہ کوئی نہیں تھا میں نے آپ کو اس سے مطلع فرما دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی اندر آ گئے۔

۸۹۶۳ ابو حامد بن جبلة، محمد بن ہارون بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن انس، عبد الواسع بن نافع، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے گناہ کا ارادہ کرنے والے شخص کی امید پوری نہیں ہوتی۔

۸۹۶۴ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سری، یوسف بن موسیٰ مروزی، اسماعیل بن محمد، حبیب، مالک، اسحاق بن عبد اللہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو سحری کرو کیوں کہ اس میں برکت ہے۔

۸۹۶۵ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، یحییٰ بن ایوب، مالک، ایوب سختیانی، ابن سیرین، ام عطیہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کی وفات کے موقع پر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کو تین یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ غسل کا حکم دیا، اور فرمایا کہ فراغت پر مجھے مطلع کر دینا چنانچہ فراغت پر ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کر دیا۔

۸۹۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عمری، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، حماد الطویل، انس بن مالک، کہتے ہیں کہ آپ نے پھل پکنے سے قبل کی خرید و فروخت سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھل نہ آئے کی صورت میں تم اپنے بھائی کے مال کو کس کے عوض لو گے۔

۸۹۶۷ سلیمان بن احمد بن ایوب، یحییٰ بن ایوب علاف، محمد بن روح قشیری، یونس بن ہارون ازوی، ابی، مالک بن انس، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں بدن کے لئے صحت و اضافہ کا سبب ہیں (۱) خوشبو (۲) نرم کپڑا (۳) شہد کا استعمال۔

۸۹۶۸ محمد بن حسن بن علی یقطینی، حسن بن احمد بن قہبل انطاکی، صالح بن زیاد السنوسی، احمد بن یقوب، خالد بن اسماعیل انصاری، مالک بن انس، حمید، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک انصاری مرد و عورت کی املاک پر تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ تمہارا شاہد کون ہے انہوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا دف چنانچہ دف لایا گیا آپ نے فرمایا اے اپنے ساتھی پر بجاؤ اس کے بعد طشتریاں لائیں گئیں لوگوں نے خوف کی وجہ سے ان میں سے کچھ بھی تناول نہیں کیا آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا صرف لشکروں میں میں نے اس سے منع کیا ہے۔

۸۹۶۹ ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن غالب، محمد بن سلیمان تیمی، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، ابو العشر امداری کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا مقام صرف لبہ یا خاصرة ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر نیزہ مار دیا تو ذبح کے لئے یہ کافی ہے۔

۸۹۷۰ نافع بن محمد بن ابی عوانہ ابو النضر، ابو عوانہ اسفرانی، علی بن زید بن منج، عمر بن ایوب، ضمرہ، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن

۱۔ العلل المتناہیۃ لابن الجوزی ۲۲۶/۱۔

۲۔ کشف الخفا ۳۲۵/۲۔ وکنز العمال ۹۲۹۲۰۔

۳۔ صحیح البخاری ۹۳/۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵۔

۴۔ العلل المتناہیۃ ۹۳/۲، ۱۱۔ والاحادیث الضعیفۃ ۱۳۸۔ وتذکرۃ الموضوعات ۳۹۸۔

۵۔ صحیح البخاری ۱۰۱/۳، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴،

انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات کے موقع پر آپ کی آنکھیں پر غم تھیں، عبدالرحمن نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو ہمیں اس سے منع فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا، یہ رحمت ہے جو رحم نہیں کرتا جس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۸۹۷ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس الثامی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، سعید بن مسیب، ابن عمر، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۹۷۲ ابو محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، مالک بن انس زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور وضو کئے بغیر نماز شروع فرمادی۔

۸۹۷۳ ابو بکر محیی، عبد اللہ بن یحییٰ بن معاویہ، عبد اللہ بن ابراہیم بن عبد الرحمن البارودی، نوح بن حبیب قومی، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی داؤد، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اعمال کا مدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے وہی کچھ ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہے اگر اس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہے یا کسی عورت سے نکاح کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

۸۹۷۴ ابو الحسن علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان مصیعی، عبد اللہ بن مبارک، بشر بن محمد بن یاسین قاضی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبد اللہ، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ اہل جنت کو خطاب کر کے کہے گا اے اہل جنت تم راضی ہو گئے وہ عرض کریں گے یا باری تعالیٰ اب بھی ہم خوش نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت میں خاص طور پر تمہارے لئے اعلان کر رہا ہوں کہ میں آج کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

۸۹۷۵ محمد بن مظفر، ایوب بن یوسف بن ایوب، حبوش بن رزق اللہ، عبد المعتم بن بشیر، مالک، عبد الرحمن بن زید، زید بن اسلم، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے علم حاصل کرو اور علم کے لئے وقار حاصل کرو۔

۸۹۷۶ ابو احمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن مسیب ارغیانی، اسد بن محمد بن عبد الرحمن خشاب، ابو حاسب حاجبی، مالک، زید بن اسلم، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تدبیر کے برابر کوئی عقل، محارم سے اجتناب کی مثل تقویٰ اور حسن خلق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے۔

۸۹۷۷ سلیمان بن احمد، بشیر بن علی بن بشرانطاکی، عبد اللہ بن نصرانطاکی، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق، معاویہ بن قرۃ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ بکری ذبح کرتے وقت مجھے

۱۔ صحیح البخاری ۲/۷۷۲، ۳/۲۹۳، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹، صحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲، فتح الباری ۳/۹۹، ۱۰۰، ۳۰۹/۱۳، ۳۶۵/۱۱

۲۔ صحیح البخاری ۲/۱۷۵، ۸/۱۷۵، ۹/۲۹۳، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۱۵۵، فتح الباری ۱/۹۷، ۱۱/۵۷۲

۳۔ صحیح البخاری ۸/۱۴۲، ۹/۱۸۳، صحیح مسلم، کتاب الجنة ۹، فتح الباری ۱۱/۳۱۵

۴۔ مجمع الزوائد ۱/۱۲۹، واملی الشجرى ۱/۴۶۹، ۶۹، والکامل لابن عدی ۳/۱۶۲، والترغیب والترہیب ۱/۱۱۳، واتحاف السادة المتقین ۱/۴۲۰، ۸/۲۷۲، ۳۲

۵۔ صحیح ابن حبان ۴/۳۹، والکامل لابن عدی ۳/۱۳۱، واتحاف السادة المتقین ۷/۳۲۳، ۸/۱۶۵، وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۲۱، ۶/۳۵۸، ۷/۳۱۳

اس پر رحم آجاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم بکری پر رحم کھاؤ گے اللہ تم پر رحم کھائے گا۔

۸۹۷۸ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکر بن سہل، محمد بن مخلد عیسیٰ، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد، کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو وقت آسمان کے دروازہ کھل جاتے ہیں اور ان میں ہر دعا قبول ہوتی ہے (۱) نماز کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت (۳) ۸۹۷۹ محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، عبید بن احمد صنعانی، ابومطر، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین اوقات کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے (۱) اذان کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت (۳) نزول بارش کے وقت۔ ۸۹۸۰ محمد بن مظفر، محمد بن علی، حسین بن محمد ابن حماد، محمد بن حارث، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم، زید بن ابی ایسہ، مالک، سعید بن ابی سعید ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ناحق کسی کے مال یا زمین پر ڈاکہ ڈالنے والا دنیا ہی میں اس کے مالک کو بدلہ دیدے یا اس سے معاف کرالے ورنہ آخرت میں دراہم و دنانیر نہ ہونے کی وجہ سے ظالم کی حسنت میں سے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلوائی جائیں گی یا مظلوم کے اتنے گناہ اس ظالم کے اعمال نامہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۸۹۸۱ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسحاق فروی کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔ ۸۹۸۲ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن عباس، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اعلان کرے گا کہ آج کے روز مجھ سے محبت کرنے والے میرے سایہ تلے ہوں گے۔ ۸۹۸۳ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد اللہ بن یوسف، قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، اسحاق فروی، مالک، سالم ابن النضر، عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے صرف عبد اللہ بن سلام کے بارے میں سنا دنیا میں ہی آپ نے ان کے بارے میں جنت کی گواہی دی انہی کی بابت قرآنی آیت و شہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ نازل ہوئی۔ ۸۹۸۴ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوزی، عتیق بن یعقوب، مالک بن انس، ابی النضر، ابی صالح، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قول ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کیونکہ اس میں انسان کے آرام اور اکل و شرب کی ترتیب بدل جاتی ہے لہذا حاجت پوری ہوتے ہی تم اپنے گھروں کو واپس آ جاؤ۔ ۵

۸۹۸۵ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے، اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک شخص نے لوگوں کی ناشکری کرتے ہوئے اپنے کو ان سے بھتر سمجھا اور ان کی تحقیر کی تو اس نے یہ بات کہہ دی لیکن ایک شخص کو لوگوں کی تکلیف پر غم ہوا اور اس نے غم کی حالت میں یہ بات کہہ دی تو اس وقت یہ بات صحیح ہے۔

۸۹۸۶ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، اسحاق فروی، مالک، سہیل، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۲۳۶، ۵/۳۳۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۲۳، ۲۴، والصغير ۱/۱۰۹، والاحادیث الصحيحة ۲۶، والترغیب والترہیب ۳/۲۰۳۔

۲۔ صحيح ابن حبان ۲۹۸، واملی الشجرى ۱/۲۳۵، والترغیب والترہیب ۲/۲۹۵، وتلخیص الحییر ۳/۹۹، ص ۳۷۷۔

۳۔ کنز العمال ۳۳۵۰۔

۴۔ تاریخ جرجان للسهمی ۱۰۶۔

۵۔ صحيح البخاری ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۰۷، وصحيح مسلم، كتاب الامارة ۱۷۹، وفتح الباری ۹/۵۵۵۔

جس نے کسی مسلمان سے درگزر کیا اللہ روز محشر اس سے درگزر کرے گا۔

۸۹۸۷ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ہلال، حسن بن ابی الریح، اصرم بن حوشب، مالک، سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوئی لڑکا اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا الا یہ کہ وہ اس کے غلام ہونے کی صورت میں اسے خرید کر آزاد کر دے۔

۸۹۸۸ علی بن احمد بن علی مصیعی، ابو بکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد متونی، عبدالعزیز بن ابی رجا، مالک سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا جواب فرشتوں کے ساتھ مل گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۸۹۹۰ سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، اسحاق بن بشر کاہلی، مالک، ابو صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے اور اسلام کے لئے خلق حیا ہے۔

۸۹۹۱ محمد بن بدر، بکر بن سہیل، عبداللہ بن یوسف، ابو بحر محمد بن حسن، ابو عقیل ابراہیم بن علی نصیعی، عبدالملک بن زیاد مالک بن انس صالح بن کیسان عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی لیکن حضرت کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کر دیا گیا۔

۸۹۹۲ محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن عبید بن عجل زہری، مالک بن انس، صالح بن کیسان، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ لوگوں کو نماز کی طرف دعوت دیتا ہے۔

۸۹۹۳ محمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم بن محمد عائشہ کہتی ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی اطاعت کی نذر ماننے والے پر اطاعت الہی لازم ہے۔

۸۹۹۴ محمد بن بدر، بکر بن سہیل، عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید مازنی نے آپ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ میرے گھر و منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۹۹۵ ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، سلیمان ابو یزید قرطبی، عبداللہ بن عبدالحکم، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن عمرو بن عثمان ابو عمرہ انصاری، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو کیا تم کو بہترین گواہ جس کی گواہی قبل از سوال قبول کی جائے گی یا اس کی گواہی کی خبر دی جائے گی کے بارے میں مطلع کروں۔

۸۹۹۶ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی مہینہ

۱۔ المسند رک ۴۵۲/۲۔ ومسند الامام احمد ۲۵۲/۲۔ وسنن ابی داؤد، کتاب البیوع باب ۵۳۔ وسنن ابن ماجہ ۲۱۹۹۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۸/۲۔ ۲۴۷/۶۔ وکشف الخفا ۳۱۶/۲۔ وقضاء الحوائج لابن ابی الدنیا ۹۵۔ وأمالی الشجرى ۱۸۰/۲، ۲۱۶۔
۲۔ صحیح مسلم، کتاب العتق باب ۶۔ وسنن ابی داؤد ۵۱۳۷۔ وسنن الترمذی ۱۹۰۶۔ وسنن ابن ماجہ ۳۶۵۹۔ والمسند للامام احمد ۳۲۰/۲۔

۳۔ تاریخ بغداد ۳۸۔ ۴۔ تاریخ ابن عساکر ۲۸۷۔ ۵۔ المطالب العالیہ ۲۵۹۹۔ وموطا مالک ۹۰۵۔
۶۔ مسند الامام احمد ۱۹۳/۵۔ وصحیح ابن حبان ۱۹۹۰۔ وسنن ابی داؤد ۵۱۰۱۔ والترغیب والترہیب ۳۷۳/۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۱۳۶۔

۷۔ صحیح البخاری ۱۷۷/۸۔ وموطا مالک ۷۴۶۔ وفتح الباری ۵۷۹/۱۱۔ ۵۸۱۔ ۵۸۵۔ ۶۱۷۔
۸۔ صحیح مسلم، کتاب الافضیۃ ۱۹۔ وسنن ابی داؤد۔ کتاب الافضیۃ باب ۱۳۔ وسنن الترمذی ۲۲۹۵۔ والسنن الکبری للبیہقی ۱۵۶/۱۰۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۵۔

انتیس کا ہوتا ہے لہذا تم چاند دیکھنے سے قبل روز مت رکھو اور انتیس رمضان کو چاند دیکھنے سے قبل روزہ افطار مت کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اندازہ کر لو نیز فرمایا شب قدر آخری سات روز میں تلاش کرو۔

۸۹۹۷ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، عبد اللہ بن نافع، مالک بن عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۹۹۸ سلیمان بن احمد، ابو زبایع، عمرو بن ابی طاہر السرج، عبد العزیز بن یحییٰ، نافع، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے روز لوگ کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ایک شخص نصف کانوں تک پسینہ میں شرابور ہو کر کھڑا ہوگا۔

۸۹۹۹ ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنی، مالک، محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، سلیمان بن الفضل، محمد بن غزیہ حکمی، ابی، اوزاعی، مالک عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا خبردار قنہ اس جگہ سے رونما ہوگا خبردار قنہ اس جگہ سے جہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا ظہور پندیر ہوگا۔

۹۰۰۰ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نسیا پوری، محمد بن فضل ابن عبد اللہ، منفل بن عبد اللہ، مالک بن سلیمان ہروی، مالک بن انس عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔

۹۰۰۱ عبد اللہ بن محمد بن جعفر علی بن رستم، یثیم بن خالد، موسیٰ بن محمد موقری، مالک بن عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے عند اللہ افضل العباد کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچانے والا شخص عند اللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد آپ ﷺ سے افضل العمل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مؤمن کے قلب کو راحت پہنچانا آپ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مؤمن کو شکم سیر کرنا اس کی تکلیف دور کرنا اس کا دین ادا کرنا اور مسلمان بھائی کی حاجت کی خاطر چلنے والے کے لئے ایک ماہ کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب ہے نیز مظلوم کی مدد کے لئے چلنے والے کو اللہ تعالیٰ روز محشر ثابت قدمی عطا فرمائے گا غصہ پر قابو پانے والے کی اللہ تعالیٰ ستر پوشی فرمائے گا اور سرکہ کے شہد کو خراب کرنے کی مانند گناہ انسان کے اعمال کو خراب کر دیتے ہیں۔

۹۰۰۲ عبد اللہ بن جعفر، ابو مسعود بن فرات، قعنی، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دو غلام شخص سب انسانوں سے بدتر۔

۹۰۰۳ سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد غمری، ابو مصعب، مالک، ابو زناد، اعرج، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اور اللہ کے فرشتے مشرق اور مغرب میں مجھ پر سلام بھیجنے والے کا جواب دیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اہل مدینہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کریم پڑوسی کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے، باوجودیکہ اللہ نے بھی ہمسایہ

۱۔ صحیح مسلم ۸۲۳۔ و سنن ابی داؤد ۱۳۸۵۔ و مسند الامام احمد ۱۱۳/۲۔ و موطا مالک ۳۲۰۔ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۱۱/۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۹۲/۷۔ و صحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۵۔ و فتح الباری ۵۳۶/۹، ۵۳۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۷۰/۲۔ و تاریخ ابن عساکر ۳۸/۳۔ و سنن الترمذی ۲۲۲۲۔ و تاریخ اصہبان ۳۲۸/۱۔

۴۔ صحیح البخاری ۲۲۰/۳۔ ۶۷/۹۔ و صحیح مسلم، کتاب الفتن ۴۵۔ و فتح الباری ۴۵/۱۳۔

۵۔ المصنف لعبد الرزاق ۳۶۷۵، ۳۶۷۶۔ و زاد المسیر ۱۹۹/۹۔

۶۔ کنز العمال ۷۹۳۶/۳۔

کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

۹۰۰۴ علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری، عبد اللہ بن حامد اصہبانی، یحییٰ عبد ان، سہل بن عمار، ابو بکر بن عبد الرحمن عمری، عمری، مالک بن انس، ابی الزنادا عرج ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ذی احتلام شخص پر جمعہ کے روز غسل واجب ہے۔
۹۰۰۵ علی بن احمد مصیسی، احمد بن خلیل علی، مطرف، مالک عبد الرحمن بن قاسم، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حج افراد ادا فرمایا۔

۹۰۰۶ ابونضر، شافع بن محمد بن ابی عوانہ، محمد بن عبد اللہ فرغنی، علی بن حرب، عبد الرحمن بن یحییٰ، مالک عبد الرحمن بن قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے اعراب کے لحاظ سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اگر وہ دنیا میں اس کا بدل چاہتا ہے تو دنیا میں اس کا بدل عطا فرماتا ہے ورنہ وہ اس کے لئے ذخیرہ آخرت بن جاتا ہے۔

۹۰۰۷ ابی، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، عبد الرحمن بن محمد بن سلام، اسحاق حینی، مالک، عبد الرحمن بن قاسم، ابی امامہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں اور یتیم کی کفایت کرنے والا بالکل قریب قریب ہیں۔

۹۰۰۸ سلیمان بن احمد، جوش بن رزق اللہ مصری، عبد اللہ بن یوسف، سلمہ بن عیار، مالک، اوزاعی، زہری، عروہ عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو تمام امور میں نرمی پسند ہے۔

۹۰۰۹ عبد اللہ بن حسین صوفی، محمد بن محمد، حسین بن احمد بن کامل بردی، حسین بن عبد اللہ بن نصیب، ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز مامون نے اپنے دربان سے کہا تمام امور میں نرمی اختیار کرو۔

۹۰۱۰ محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر الناقہ، ابو توبہ صالح بن دراج، عبد اللہ بن نافع زبیری، مالک، ابن جریج، عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو زرد خضاب لگاتے دیکھا۔

۹۰۱۱ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، علاء بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ نے ارشاد رسول ﷺ نقل فرمایا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۹۰۱۲ سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی، ابو سعید خذری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کے قلب میں زرہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالے گا وہ جل جل کر سیاہ ہو چکا ہوگا اسے نہر حیات میں ڈالا جائے گا پھر وہ کوڑے کرکٹ میں دانہ کے اگنے کی مانند اگے گا۔

۹۰۱۳ بشر بن محمد بن یاسین، ابو بکر بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبد اللہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ حدیث کی مانند

اس: الاحادیث الضعیفہ ۲۰۵۔

۱۔ مسنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ باب ۱۲۸۔ سنن النسائی، کتاب الجمعة باب ۸۔ سنن ابن ماجہ ۱۰۸۹۔ مسند الامام احمد ۶۰/۳۔ وکشف الخفاء ۱۰۲/۲۔

۳۔ عمل اليوم والليلة لابن السنی ۵۶۵/۱۔ والکامل لابن عدی ۲۵۰۶/۷۔

۴۔ صحیح البخاری ۱۰/۸، ۶۸/۷۔ سنن ابی داؤد ۵۱۵۰۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۸۳/۶۔ وفتح الباری ۴۳۹/۹۔ ۴۳۶/۱۰۔

۵۔ صحیح البخاری ۱۲/۸۔ ۱۰۳/۷۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام ۱۰، وفتح الباری ۴۳۹/۱۰۔ ۴۳۹/۱۱۔ ۱۹۳/۱۱۔

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الزہد ۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۳۔ سنن ابن ماجہ ۳۱۱۳۔ مسند الامام احمد ۱۹۷/۲۔ المستدرک ۶۰۳/۳۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۹/۶۔

۷۔ صحیح البخاری ۱۲/۱۔ صحیح مسلم ۲۱۸۹۔ وفتح الباری ۴۰۶/۱۱۔

روایت کیا۔

۹۰۱۴ ابو احمد بن محمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

۹۰۱۵ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر مصری، عبد المنعم بن بشیر انصاری، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اذان کا جواب دیتے والے کے لئے جواب کے کلمات کے برابر گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

۹۰۱۶ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عبد اللہ بن وصیف جندی، ابو حمزہ، ابی قرۃ موسیٰ بن طارق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفے اور قلمیں دے کر بھیجتا ہے وہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ نماز کے کھڑے ہونے کے وقت وہ نام لکھنا بند کر دیتے ہیں۔

۹۰۱۷ ابو محمد بن حسن، ابو عقیل ابراہیم بن علی، عبد الملک بن زیاد مصیعی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر، عصر مغرب، اور عشاء منیٰ میں ادا فرمائی اس کے بعد صبح صبح آپ عرفہ چلے گئے۔

۹۰۱۸ ابو محمد بن حسن، شاذان جوہری، معلى بن منصور، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔

۹۰۱۹ حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی، عبد اللہ بن مبارک، مالک، نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حمل الحمل کی بیع سے منع فرمایا۔

۹۰۲۰ ابو بکر بن خلاد، احمد بن یوسف، موسیٰ بن ہارون، حباب بن حیلہ، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۹۰۲۱ عبد الملک بن حسن معدان، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ صاحب دولت شخص کے پاس مال کے بارے میں لکھی ہوئی وصیت پوری کرنا ضروری ہے۔

۹۰۲۲ سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، ابراہیم بن المستمر عروقی، عثمان بن عمر، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۹۰، ۲۴، و صحیح البخاری ۱۶۶، ۱ و فتح الباری ۲۳۱، ۲۔

۲۔ کنز العمال ۲۱۰، ۱۔

۳۔ فتح الباری ۳۶، ۲ و اتحاف السادة المتقين ۲۵۹، ۳۔

۴۔ سنن الترمذی ۱۱۲۳، و سنن النسائی ۱۱۲/۶، ۱۱۰، و سنن أبی داؤد ۲۰۷، ۲ و سنن ابن ماجہ ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، و مسند الامام احمد ۱۹، ۱۷۲، ۲۸۶، ۲۸۹، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۹، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۰۰، ۷، و المعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۶، ۱۹۔

۵۔ سنن الترمذی ۱۲۲۹، و سنن ابن ماجہ ۲۱۹، ۷، و مسند الامام احمد ۵۶، ۱، ۵۷، ۲، ۶۳، ۱۱، ۱۰۸، و مسند الحمیدی ۶۸۹، و شرح السنۃ ۷۸، ۱۔

۶۔ صحیح البخاری ۲، ۳، و صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ ۴، ۱، و فتح الباری ۳۵۷، ۷۔

۷۔ صحیح البخاری ۱۲، ۱، ۳۵۷، ۸، و سنن أبی داؤد ۳۷۹۵، و سنن النسائی ۱۲۱، ۸، و مسند الامام احمد ۵۶، ۲، ۱۳۷، و الترغیب والترہیب ۳۹۷، ۳، و فتح الباری ۷۳، ۱، ۷۴، ۱۰، ۵۲۱، ۱۰۔

۹۰۲۳ حسن بن احمد بن صالح السبیعی، عبد اللہ بن صقر سکری، محمد بن مصطفیٰ، ولید بن مسلم، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خطا اور نسیان کو محاف کر دیا ہے۔

۹۰۲۴ ابو بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب مقری، ابو بکر بن راشد، عبد اللہ بن ابی رومان، ابن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشکوک چیزوں کو غیر مشکوک چیزوں کی طرف چھوڑ دو۔

۹۰۲۵ قاضی ابو احمد بن احمد بن عمر کشی، ابراہیم بن یوسف بنی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ہر نشہ آور شے حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے۔

۹۰۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن نوح بن حرب عسکری، مہاجر بن ابراہیم، عبد الوہاب بن نافع، مالک ابن عمر کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے ابو ذر سے فرمایا:

اور جنت اس کا مستقر ہے۔ اے ابو ذر دنیا کا فر کے لئے جنت، قبر اس کے لئے عذاب اور دوزخ اس کا مستقر ہے اے ابو ذر مؤمن دنیا کی ذلت پر جزع فزع نہیں کرتا اور اس کی عزت پر خوش نہیں ہوتا۔

۹۰۲۷ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، علی بن ابراہیم بن یثیم، علی بن حسین بن خواص، عبد اللہ بن ابراہیم بن یثیم غفاری، مالک بن انس نافع، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے والے کے میزان کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر اس کی نیکیوں کا ترازو غالب ہوگا تو فیہا ور نہ میں اس کی سفارش کروں گا۔

۹۰۲۸ ابو نصر محمد بن احمد نیساپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، اسحاق بن وہب، عبد اللہ بن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کیا میں تمہیں اپنی امت کے اشرف شخص کے بارے میں باخبر کروں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر میں برکت کی گئی اس نے اعمال صالحہ کئے اور لوگوں کو نقصان کے بجائے اس سے فائدہ پہنچا ہو وہ شخص میری امت کا اشرف انسان ہے اور جس نے طویل عمر پائی لیکن اس میں اس نے گناہ کئے اور لوگوں کو فائدہ کے بجائے اس سے نقصان پہنچا تو وہ میری امت کا بدترین انسان ہے۔

۹۰۲۹ محمد بن عمر بن سلام حافظ، محمد بن علی بن اسماعیل مروزی، محمد بن مسلم، صحر بن محمد، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس نے کسی شے پر قسم کھائی اس کے بعد اس سے بہتر بات معلوم ہوئی تو اسے کر لے اور اس پر اللہ سے استغفار کرے۔

۹۰۳۰ ابو الحسن علی بن احمد بن علی بن احمد بن عبد اللہ مقدسی، محمد بن عبد اللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، سالم، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب تم جنت کے باغوں کے نزدیک سے گزرو تو ان میں چرو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جنت کے باغات

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۰۴۵۔ ونصب الراية ۶۴/۲۔ ۶۵۔ وكشف الخفا ۵۲۲/۱۔

۲۔ کتاب الاثرية باب ۴۸۔ والمستدرک ۱۳/۲۔ ۹۹/۳۔ ومسند الامام احمد ۲۰۰/۱۔ ۱۱۲/۳۔ ۱۵۳۔ والسنن الكبرى للبيهقي ۳۳۵/۵۔ وصحيح ابن حبان ۵۱۲۔ والمعجم الكبير للطبراني ۴۵/۳۔ والصغير ۱۰۲/۱۔ وكشف الخفا ۴۸۹/۱۔ والدر المنثور للسيوطي ۸۴۔

۳۔ صحيح البخاري ۲۰۵/۵۔ ۳۶/۸۔ وصحيح مسلم، كتاب الاثرية باب ۶۔ وفتح الباري ۶۲/۸۔ ۶۲/۱۰۔ ۳۲/۱۰۔ ۳۵۔ ۲۴۔ ۱۶۲/۱۳۔

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸۰/۸۔ ۲۳۰/۱۰۔

۵۔ لاحاديث الضعيفة ۷۵۱۔ والدر المنثور ۷۱/۳۔

۶۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴۔ وفتح الباري ۴۶۱/۱۱۔ ۴۶۲۔

سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔

۹۰۳۱ احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن عمران بن جنید، ابو احمد شعیب بن محمد ہمدانی، سلیمان بن عیسیٰ، مالک، ابو سہیل بن مالک ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ برے ہمسایہ سے میت کو تکلیف پہنچتی ہے جس طرح زندگی میں برے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔

۹۰۳۲ ابو بکر بن خلاؤ، حارث بن ابی اسامہ، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، مصور بن سلمہ خزاعی، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں عمامہ اور قمیص نہیں تھے۔

۹۰۳۳ ابو بکر محمد بن اسحاق قاضی اہوازی، احمد بن ابی صلیہ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سے افضل غلام کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا قیمت کے اعتبار سے گراں اور آقا کے نزدیک شریف شمار ہونے والا غلام افضل ہے۔

۹۰۳۴ محمد بن اسحاق اہوازی، احمد بن ابی صلیہ، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عبد العزیز بن یحییٰ، مالک، یحییٰ بن سعید انصاری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین انصاری گھروں کے بارے میں مطلع کروں؟ بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو الحارث بن خزرج بنو ساعدہ کے گھر انصار کے بہترین گھر ہیں۔

۹۰۳۵ ابو یزید محمد بن جعفر بن علی منقری، علی بن عباس بجلی، جعفر بن محمد بن حسین زہری، عبد الملک بن یزید، مالک بن انس، یحییٰ بن سعید سعید بن مسیب، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لذت کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

۹۰۳۶ محمد بن مظفر، جعفر بن صقر بن صلت، محمد بن کامل ابو عبد اللہ، یحییٰ بن بکیر، مالک، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب، عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام اور معاتبہ کے درمیان چار ماہ کی مدت خدا فاصل تھی حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں (از حدید ۱۶)۔

۹۰۳۷ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، مالک، یزید بن عبد اللہ بن قسیط محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۹۰۳۸ شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی، روح بن فرج، عبد الرحمن بن ہانی، مالک، یعلیٰ، عطاء، عمرو بن الرشید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مجزوم قوم کو دیکھ کر فرمایا ان لوگوں کو اللہ سے عافیت طلب کرنی چاہیے۔

۱۔ کشف الخفا ۱/۷۴، والاحادیث الضعیفہ ۵۶۳، ۶۱۳، وکنز العمال ۲۲۳۷۱۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۸۸/۳، ومسنند الامام احمد ۱/۵۱، ۲۶۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۲۷۳، ۹/۲۷۲۔

۱۰/۲۷۳، والممعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۵۹، وصحیح ابن خزيمة ۱۰/۲۹۱، وفتح الباری ۵/۱۳۸۔

۳۔ صحیح البخاری ۲/۱۵۵، ۷/۲۸، وسنن الترمذی ۱۰/۳۹۱، ومسنند الامام احمد ۲/۲۶۷، ۳/۱۰۵، ۵/۲۰۲، ۵/۲۲۵۔

وفتح الباری ۷/۱۱۶، ۹/۳۳۹۔

۴۔ الزہد للامام احمد ۷/۱، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۸۰، وکشف الخفا ۱/۱۸۸، و تلخیص الحبر ۲/۱۰۱۔

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۷۔

۳۸۷ سفیان ثوری

آپ متقی اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ آپ کے ملفوظات اور نکات سے استفادہ کیا۔

۹۰۳۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابو قتادہ عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے تمام لوگوں میں میرے نزدیک امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) ابن المبارک۔

۹۰۴۰ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد الناقہ، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ ابو بکر بن خلف، یعقوب بن اسحاق حضرمی، شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الحدیث تھے۔

۹۰۴۱ عبد اللہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن یحییٰ، حسن بن حناش، ابو سعید اشج، ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا سفیان ثوری کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ گزشتہ شب مجھے خواب میں ایک شخص نے امیر المؤمنین کی وفات کی خبر دی۔

۹۰۴۲ محمد بن علی، عبد اللہ بن بغوی، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، عبد الرزاق، سفیان بن عیینہ کا قول ہے اصحاب رسول کے تین افراد اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے امام تھے (۱) ابن عباس (۲) شعبہ (۳) سفیان ثوری۔

۹۰۴۳ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید آدم، ابو عمیر رطلی، ضمرہ، سلیمان، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ ثنی بن صباح نے سفیان ثوری کا تذکرہ کر کے فرمایا وہ اس امت کے عالم و عابد تھے۔

۹۰۴۴ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید اللہ حضرمی، حسن بن علی حلوانی، محمد بن عبید طنافسی، فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری مفتی اور لوگوں کے تمام مسائل کا حل تھے۔

۹۰۴۵ ابو بکر طحی، حسن بن حباش، یحییٰ بن احمد ایللی، احمد بن ابراہیم، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الناس تھے۔

۹۰۴۶ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، ابو ہام سکونی، مبارک بن سعید، کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عاصم بن ابیہ النجو حل مسائل کے لئے سفیان کے پاس آتے تو ان سے فرماتے: اے سفیان آپ ہمارے پاس صفر کی حالت میں آتے تھے اور ہم آپ کے پاس کبر کی حالت میں آتے ہیں۔

۹۰۴۷ قاضی ابو احمد، ابو محمد بن سفیان، ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن حسین، حسن بن منصور، علی طنافسی، سہل یوسف بن اسباط کا قول ہے کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد برے لوگوں کو ازراہ طعن کہا جائے گا کیا تم میں سفیان ثوری جیسا اللہ کا ولی نہیں گزرا۔

۹۰۴۸ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے زائدہ کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۹۰۴۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو ہام سکونی، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا میرے علم میں روئے زمین پر سفیان ثوری سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔

۹۰۵۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ اس وقت سب سے بڑا قرآن و سنت کا متبع کون ہے تو میں اس کے جواب میں سفیان ثوری کا نام پیش کروں گا۔

۹۰۵۱ سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن زبور، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے عالم تھے۔

۹۰۵۲ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، محمد بن عبد اللہ مخزومی، ابو داؤد، شعبہ، سعید بن مسروق کہتے ہیں کہ ان سے کسی نے سفیان ثوری کی شخصیت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا سفیان ثوری اپنے وقت کے فقیہ تھے۔

۹۰۵۳ محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن محمد الشافعی کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے سوال کیا کہ آپ کی نظر میں سفیان ثوری کا کوئی ہنسر ہے فرمایا کہ نہیں۔

۹۰۵۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عباس بن صالح، اسود بن سالم، ابو بکر بن عیاش کا قول ہے جب کوئی سفیان ثوری کے واسطے سے حدیث بیان کرتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میری آنکھ میں تیرا کر لگا ہے۔

۹۰۵۵ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، اسود بن سالم، ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی صحبت اختیار کرنے سے انسان بڑا عظیم بن جاتا ہے۔

۹۰۵۶ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد دورقی، بشر بن حارث، عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ قطان کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا سفیان ثوری سے ملاقات کے وقت مسائل کے بارے میں ان سے خوب سوال کرو۔

۹۰۵۷ احمد بن اسحاق، ابو العباس جمال، حسن بن ہارون نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری کی مجالس مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں نے بیک وقت انہیں تقویٰ نماز اور فقہ کے ساتھ متصف پایا لیکن سفیان کے علاوہ دیگر مجالس کا یہ حال نہیں تھا۔

۹۰۵۸ محمد بن علی، ابو الطیب احمد بن عبد اللہ انطاکی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء، ولید بن عتبہ مؤمل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۰۵۹ احمد بن اسحاق، ابو عمیر، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ ہم نے سفیان ثوری کے پاس ہر مسئلہ کو مدلل پایا۔

۹۰۶۰ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، محمود بن غیلان، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں ایک روز ابو حنیفہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا ایک شخص نے امام ابو حنیفہ سے کہا کیا سفیان کا صفا پر تلبیہ کہنا قابل تعجب نہیں؟ امام ابو حنیفہ نے فرمایا تو بھی جا کر ان کی اقتدا کر کیوں کہ ان کے پاس ضرور اس کی دلیل ہوگی۔

۹۰۶۱ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، یوسف صفار کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ کو کہتے سنا سفیان ثوری دلیل کا درجہ رکھتے تھے۔

۹۰۶۲ سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید سوسی، محمد بن یحییٰ ازدی کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن داؤد خرمی کو کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے افضل محدث نہیں دیکھا۔

۹۰۶۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو الاحوص کہتے ہیں کہ احمد بن یونس کو میں نے کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم متقی فقیہ اور زاهد نہیں دیکھا۔

۹۰۶۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابو قدامہ، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان عن الاعمش کا طریق سب سے زیادہ پسند ہے۔

۹۰۶۵ ابراہیم، محمد، ابن ابی رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ کو کہتے سنا جو شخص تجھ سے کہے کہ اس نے سفیان کی مانند کسی کو دیکھا ہے تو اس کی تصدیق مت کر۔

۹۰۶۶ ابراہیم، محمد، حسن بن صباح بزاز، عبد الرحمن بن ابی نعیم، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے بڑا عاقل اور سفیان سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۹۰۶۷ ابو بکر حلی، محمد بن محمد بن نورک اصہبانی، عبید اللہ، محمد بن یحییٰ، بہل بن عاصم کہتے ہیں کہ ثابت نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ابی عبد اللہ اے زین الفقہاء اے سید العلماء اے قریر العین آپ کی وفات پر لوگوں کی آنکھیں پر نم ہیں نیز فرمایا عمر بن خطاب کی

موت ان کے قرن کے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا اور آپ کی وفات ہمارے لئے بہت بڑا حادثہ ہے۔

۹۰۶۸ ہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معانی بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا اللہ نے سفیان ثوری کے ذریعہ اہل اسلام پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا۔

۹۰۶۹ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن خالد کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سے سفیان و شعبہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صرف محبت کا مسئلہ نہیں ہے، اگر صرف محبت کا مسئلہ ہوتا تو ہم شعبہ کو سفیان پر ترجیح دیتے اصل بات یہ ہے کہ سفیان کا رجوع کتاب اللہ کی طرف تھا نہ کہ شعبہ کا نیز حافظہ کے اعتبار سے سفیان شعبہ پر مقدم تھے، ہم نے بارہا دیکھا کہ دونوں کے درمیان کسی مسئلہ میں نزاع کی صورت میں سفیان کا قول اقرب الصواب ہوتا تھا۔

۹۰۷۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سفیان ثوری پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔
۹۰۷۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابونشیط، یثیم بن جمیل، شریک کا قول ہے زمین پر ہر وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی نہ کوئی ولی ضرور موجود ہوتا ہے اور سفیان ثوری بھی انہی میں سے ہیں۔

۹۰۷۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی اباب، یحییٰ بن ایوب، ابونشی کہتے ہیں کہ میں نے مرد میں لوگوں سے سفیان ثوری کی آمد کے بارے میں سنا میں بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔

۹۰۷۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، ابوعمیر، ضمیر ابن شاذب کہتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو کہتے سنا ہمارے پاس کوفہ ہے سفیان ثوری سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۹۰۷۴ سلیمان بن عبداللہ بن محمد مروزی، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان، شعبہ، مالک اور ابن المبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے سفیان سب سے بڑے عالم تھے نیز یحییٰ بن سعید کا قول ہے سفیان اسماء الرجال کی شناخت کے بارے میں بہت ماہر تھے۔

۹۰۷۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شیب، ہل بن عاصم، سلیمان الخواص، عثمان بن زائدہ کا قول ہے میں نے سفیان کا ہمسر نہیں دیکھا وہ میرے مقتدی تھے ان کی وفات پر ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔

۹۰۷۶ ابی، احمد بن محمد بن حسن، سلیمان بن عبد الجبار، ابو عاصم ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں لوگ عابد بننے کے بعد طلب حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔

۹۰۷۷ احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وہب، ابوامیہ محمد بن ابراہیم، ابو عاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے قرن کے لوگ عبادت و ادب کی مشق کرنے کے بعد حدیث حاصل کرتے تھے۔

۹۰۷۸ ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابو عاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں خوب عباد الہی کرنے کے بعد حصول حدیث کا رواج تھا۔

۹۰۷۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، بدیع بن عبد الوہاب، محمد بن عبید ظنفسی، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو علم کو اپنے سے مزین کرنے کے بجائے اپنے کو علم سے مزین کرو۔

۹۰۸۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اعمال سیدہ مرض کے مانند ہیں اور علماء اس کے معالج کے مانند ہیں جب علماء غلط ہوں گے تو پھر مرض کیسے دور ہوگا۔

۹۰۸۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عبد الرحمن بن ابی عباد، سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، احمد بن راشد

بجلی، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے علم دین کا طبیب ہے اور دہم دین کی بیماری ہے جب طبیب خود بیمار ہو جائے گا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا۔

۹۰۸۲ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، احمد بن جعفر، محمد بن ہبل بن عامر بجلی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری کا قول ہے انسان عبادت میں خوف الہی کے بقدر ہی ترقی کر سکتا ہے۔

۹۰۸۳ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کا قول ہے حصول علم کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے اسی وجہ سے یہ تمام اشیاء سے افضل ہے۔

۹۰۸۴ ابوالمحمد بن حیان، حسن بن عبد الجبار، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم کے ذریعہ خوف الہی کے پیدا ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

۹۰۸۵ احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، ابوصالح عمرو بن خلف حشمی، ضمیرہ بن ربیعہ، سفیان ثوری کا قول ہے مشہور کہاوت ہے کہ حسن ادب اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۹۰۸۶ ابوبکر طحی، عبید بن صبیح، محمد بن عثمان، عبدالرحمن ابو مسلم، مستملی، سفیان، ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن محمد بن شاذان، محمد بن یزید، قبیسہ، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو اس علم کو حاصل کرو اسی پر اکتفا کرو اور اسے ہنسنے سے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۰۸۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، ابوشام رفاعی، مزاحم بن زفر، ابوبکر بن عیاش، سفیان کا قول ہے اول علم حاصل کرو اس کے بعد اسے یاد کرو پھر اس پر عمل کرو آخر میں اس کی اشاعت کرو ابوبکر فرمایا کرتے تھے سفیان نے کتنے خوبصورت جملے ارشاد فرمائے۔

۹۰۸۸ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن مسیب، عباد بن ولید، غبرئیل مہدی ابو عبداللہ، سفیان کا قول ہے اولاً علم کے لئے خاموشی اختیار کرو، ثانیاً اس کا سماع کرو، ثالثاً اسے یاد کرو، رابعاً اس کی نشر و اشاعت کرو۔

۹۰۸۹ ابوالاحمد غطر لقی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، غراب، ابو عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا بلا ضرورت حدیث بیان کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔

۹۰۹۰ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح، سفیان ثوری کا قول ہے فرائض کے بعد طلب علم سے افضل کوئی شے نہیں ہے۔

۹۰۹۱ سلیمان بن احمد، بہلول بن اسحاق بن بہلول، ابی، اسحاق بن عیسیٰ طابع، مسکین بن بکیر حرانی، سفیان ثوری کا قول ہے میں ہمیشہ طالب علم بن کر رہا ہوں۔

۹۰۹۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کندی، یحییٰ بن یمان، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے حدیث سونے چاندی سے زیادہ قیمتی شے ہے اس کی حقیقت کا ادراک غیر ممکن ہے اور حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۳ ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسماعیل بن بندار، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کچھ شاحدیت کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۴ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمن بن مصعب، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ علم کی زیادتی سے انسان کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۹۰۹۵ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن نصر، سلیمان بن احمد علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمن بن مصعب اپنے والد کے حوالہ سے سفیان

ثوری کا قول نقل کرتے ہیں کہ علم نہ ہونے کی صورت میں میری ذمہ داری بہت کم ہوتی۔

۹۰۹۶ قاضی ابواحمد، محمد بن اسحاق، محمد بن علی، حسن بن احمد بن قیل، محمد بن سلیمان لوین، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا اگر اس علم کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے تو یہی میرے لئے کافی ہے مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۰۹۷ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے کہتے سنا کاش اس علم حدیث کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے۔

۹۰۹۸ قاضی ابواحمد عبد الرحمن بن حسن، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا دن میں بھی کچھ اعمال صالحہ کئے جاتے ہیں۔

۹۰۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بغوی، شریح بن یونس، محمد بن حمید، سفیان کا قول ہے جس کا چہرہ اچھا نہیں اس کا عمل بھی اچھا نہیں۔

۹۱۰۰ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابابار، شریح بن یونس، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کی زبان سے کبھی بھی علم اور اہل علم کی برائی نہیں سنی۔

۹۱۰۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابابار، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس کا قول ہے، سفیان وفات سے ہلکے ہو گئے کیونکہ ان کی قمیض ایک بیگ کی مانند تھی جو کتب سے ہر وقت بھری ہوتی تھی۔

۹۱۰۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابابار، ابراہیم بن سعید، ابواسامہ، کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم حدیث موت کی تیاری نہیں ہے۔
۹۱۰۴ ابوبکر احمد بن محمد بن یحییٰ ضریر مرقی، عبد اللہ بن عباس طیالسی، ابوبکر بن ابی نصر، ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا طلب حدیث موت کی تیاری نہیں ہے یہ تو صرف انسان کی مشغولیت کا سامان ہے۔

۹۱۰۵ محمد بن علی، سلامہ بن محمود عسقلانی، محمد بن حفص، یحییٰ بن سلام، کہتے ہیں کہ سفیان نے ہم سے فرمایا اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم کبھی بھی اس پر اذہام نہ کرتے۔

۹۱۰۶ محمد بن علی، مکحول بیرونی، احمد بن فرج، بقیہ، خالد بن عبد الرحمن، سفیان کا قول ہے علم حدیث خوب حاصل کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے ہتھیار ہے۔

۹۱۰۷ محمد بن علی، عبد الرحمن بن حسن لواق، ابراہیم بن ابی داؤد، سعید بن اسد، حماد بن دلیل کہتے ہیں کہ ہم بوسیدہ لباس میں سفیان کے درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔

۹۱۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، یوسف بن سعید بن مسلم، قبیصہ کا قول ہے سفیان ثوری کے درس میں اغنیاء سب سے زیادہ ذلیل اور فقراء سب سے زیادہ عزت مند ہوتے تھے۔

۹۱۰۹ محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید خزاز، زید بن ورقاء کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اصحاب حدیث سے فرمایا کرتے تھے اے ضعیفاء کی جماعت آگے بڑھو۔

۹۱۱۰ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، خطاب بن ایوب، سفیان کا قول ہے اے اصحاب حدیث آگے بڑھو۔

۹۱۱۱ احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، محمد بن علی، ابو عمرو بن ابراہیم بن سعید جوہری، زید بن حباب کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سے ایک شیخ نے حدیث کے بابت سوال کیا سفیان نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا شیخ نے ناراض ہو کر رونا شروع کر دیا سفیان نے کھڑے ہو

کفر فرمایا اسے شیخ جو علم میں نے چالیس سال میں حاصل کیا ہے اسے آپ ایک دن میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
 ۹۱۱۲ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، خلف بن تمیم، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مکہ میں ایک بڑے اجتماع میں فرمایا لوگ میری طرف محتاج ہونے کے وقت سے ہلاک ہو گئے۔

۹۱۱۳ احمد بن اسحاق، علی بن محمد بن ابان، ابراہیم بن ایوب واسطی، جعفر بن یحییٰ، ابومنصور کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا تم علم حاصل کرنے کے بعد کیا کرو گے میری تمنا ہے کہ تم اس کے آغاز کی طرح اس کی انتہا کرو۔
 ۹۱۱۴ ابو حسیں محمد بن محمد بن زید جرجانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، حیدر بن عبید، سفیان کا قول ہے جب تم کسی شیخ کو علم سے عاری پاؤ تو اسے کہو ”لا جزاک اللہ عن الاسلام خیراً“

۹۱۱۵ محمد بن عمر بن مسلم، عبد اللہ بن بشر بن صالح بن زید بن اہرم، عبد اللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول ہے والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو طلب علم حدیث پر مجبور کریں کیونکہ آخرت میں ان سے اس کا سوال کیا جائے گا۔

۹۱۱۶ محمد بن عمر، عبد اللہ بن بشر، ثوری کا قول ہے علم حدیث حصول عزت کا ذریعہ ہے جس کی نیت اس سے حصول دنیا ہوا ہے دنیا حاصل ہو جائیگی اور جس کی نیت اس سے حصول آخرت ہے اسے آخرت حاصل ہو جائے گی۔

۹۱۱۷ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، زید بن اہرم، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں کے لئے علم حدیث سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۱۱۸ محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ حرانی، احمد بن سلیمان، ابوداؤد سفیان کا قول ہے مجھے علم حدیث کے بارے میں اپنے دخول دوزخ کے سبب بننے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔

۹۱۱۹ محمد بن ابراہیم، بکر بن محمد بن زید صوفی، ابراہیم بن سعید، توبہ، ابو خالد احمد، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ قاری قرآن کے پاس کھڑے ہو کر صرف اس کی تلاوت سنتا رہوں۔

۹۱۲۰ ابراہیم بن احمد، بزوری مقری، جعفر بن مابویہ، سعید بن شدی، حرانی، یعقوب بن کعب، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے اگر اسحاب حدیث میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں جاتا۔

۹۱۲۱ سلیمان بن احمد، یثیم بن خلف، قاضی ابواحمد بن علی بن جارد، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبد الوہاب سفیان کا قول ہے اگر مجھے کسی کے بارے میں خاصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ حصول حدیث کا علم ہوتا تو میں خود حدیث بیان کرنے کے لئے اس کے گھر جاتا۔

۹۱۲۲ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے متعدد بار سفیان ثوری سے گزشتہ قول کی مانند سنا۔
 ۹۱۲۳ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن جعفر اشعری، موسیٰ بن عبد الرحمن بن مہدی اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کس شے کو آپ نے افضل پایا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حدیث کو افضل پایا۔

۹۱۲۴ علی بن سعید موصلی، ابو محمد بن حیان، جعفر فریابی، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا اگر نیت صحیح ہو تو میرے نزدیک طلب حدیث سب سے افضل ہے۔ احمد کہتے ہیں کہ میں نے فریابی سے نیت کی تعریف پوچھی تو انہوں نے فرمایا حصول علم حدیث سے رضائے الہی اور دار آخرت کا قصد صحیح نیت ہے۔

۹۱۲۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیرہ، ولید بن کثیر، سلیمان بن حیان، کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خدمت میں رہ کر ان سے تفسیر حدیث کے سلسلہ میں خوب استفادہ کیا ہے۔

۹۱۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حجاج بن یوسف شاعر، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ

میں نے حج کے موقع پر سفیان ثوری سے کسی شے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ٹھہر جاؤ تم خود اصحاب علم میں سے ہو۔

۹۱۲۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابو اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے حصول علم سے ہمارا مقصد ثقات سے رخصت حاصل کرنا ہے ورنہ عزیمت تو ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۹۱۲۸ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، یحییٰ بن ایوب، ابو عیسیٰ حواری کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی بیت المقدس آمد کے موقع پر ابراہیم بن ادہم نے انہیں اپنے ہاں علم حدیث بیان کرنے کی دعوت دی ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس سے میرا مقصد باعزت طریقہ پر ان کی میزبانی کرنا ہے چنانچہ سفیان ثوری حدیث بیان کرنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

۹۱۲۹ ابراہیم بن اسحاق، حسین بن علی محاصر ثوری کا قول ہے علم حدیث کے مشغلہ سے دور رکھتے نقل ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۹۱۳۰ احمد ابو بکر، حسن بن علی، عیسیٰ ابن محمد، عبد السلام بن محمد، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں سفیان ثوری کی زیارت ہوئی میں نے ان سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں فرمایا قرآن میں نے حدیث کا ذکر کیا تو اس پر انہوں نے سکوت فرمایا۔

۹۱۳۱ سلیمان بن احمد، معاویہ بن مثنیٰ، معاویہ بن اسد، فضل بن موسیٰ شیبانی، ثوری کا قول ہے اے لوگورائے کے بجائے علم کو آثار کے ذریعہ حاصل کرو رائے کے ذریعہ بات کر فے والے سے کہو میری اور تمہاری رائے یکساں ہے۔

۹۱۳۲ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، ابن مبارک سفیان ثوری کا قول ہے علم آثار سلف کا نام ہے ۹۱۳۳ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن حاتم رومی، علی بن ثابت جزری، سفیان ثوری کا قول ہے میں نے بلا نیت علم حاصل کیا لیکن بعد میں توفیق الہی کے ذریعہ مجھے نیت بھی حاصل ہو گئی۔

۹۱۳۴ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، ابو عبیدہ بن ابی السفر عبد اللہ بن محمد بن سالم قزازی، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میں دس میں سے ایک حدیث بھی نہیں لکھواتا مگر کہتے ہیں اس کے باوجود ہم نے آپ سے ۲۰۰۰۰ بیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے اتنی نے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ سے بیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔ (سفیان رحمہ اللہ حدیث میں نقد و جرح اور احتیاط کی وجہ سے دس میں سے ایک حدیث بمشکل لکھواتے تھے اس کے باوجود ان سے کسی نے بیس ہزار اور کسی نے بیس ہزار حدیثیں نقل کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کس قدر احادیث کا عظیم ذخیرہ تھا)۔

۹۱۳۵ ابو بکر مکی، حسن بن حباش و سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، ابو ہشام رفاعی، حفص بن غیاث، سفیان ثوری کا قول ہے جب تم کسی شخص کو مختلف فیہ مسئلہ میں عمل کرتے دیکھو تو اسے مت روکو۔

۹۱۳۶ ابو بکر مکی، حسن بن حباش، ابو ہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ہر مسموع بات یاد ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایک روز میں نے غلط بات سنی تو اس کے یاد ہونے کے خوف سے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی، ابابار ابو ہشام رفاعی، سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز نمائی کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۸ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن سہل بن عسکر، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کبھی بھی میرے قلب نے مجھ سے خیانت نہیں کی۔

۹۱۳۹ ابو بکر مکی، ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن عبد اللہ مطہری، محمد بن سہل بن عسکر، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک عرب سے کہا علم ضرور حاصل کرو ورنہ وہ تم سے نکل کر غیر کے پاس چلا جائے گا ہائے افسوس تم نے کیوں اس کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ تو دنیا و آخرت میں عزت و

شرف کا باعث ہے۔

۹۱۴۰ ابو بکر، عبید بن محمد بن صبیح الزیات، محمد بن عثمان بن خالد واسطی، عبد الرحمن ابو مسلم مستملی، سفیان کا قول ہے اے لوگو علم حدیث حاصل کیجو اسی پر اکتفاء کرو لہو لعب سے اسے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۱۴۱ ابو بکر محی، حسن بن حباش، محمد بن مسلم بن واریہ علی بن غنم، سفیان کا قول ہے علم کی مثال اس طبیب کی مانند ہے جو صرف مرض کی جگہ پر دوائی رکھتا ہے۔

۹۱۴۲ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابو عاصم نبیل، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ایوب کے بارے میں حدیث کے علاوہ کسی اور چیز سے خطرہ نہیں ہے، نیز ابو عاصم کا قول ہے مجھے سفیان ثوری کے بارے میں سب سے زیادہ حدیث کا خطرہ ہے۔

۹۱۴۳ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، فریابی، سفیان کا قول ہے اللہ تعالیٰ اصحاب حدیث کی حفاظت فرمائے کیونکہ آفات اور لوگوں کی زبانیں ان کی طرف جلد سراپت کرنے والی ہیں۔

۹۱۴۴ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن سہل بن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری عجمی اور ادنیٰ طبقہ لوگوں کے سامنے علم حدیث بیان کرنے سے اجتناب کرتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ان کے علم میں خلط ملط کے خطرہ کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۹۱۴۵ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان ثوری کا قول ہے ہم آج بھی علم حدیث کو فضیلت کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ روزا شیا میں کمی کے باوجود اس میں اضافہ ہو رہا ہے کاش علم حدیث آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

۹۱۴۶ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا اگر آپ علم کی اشاعت کرتے تو لوگوں کو نفع ہوتا اور آپ کو اس پر اجر ملتا سفیان نے فرمایا خدا کی قسم اگر مجھے کسی کے بارے میں صحیح نیت کے ساتھ حصول علم کا علم ہو جائے تو میں خود اس کے گھر جا کر حدیث بیان کروں۔

۹۱۴۷ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ طلب حدیث اعمال پر سے نہ ہو کیونکہ تمام اعمال پر میں مجھے کمی نظر آرہی ہے اور طلب حدیث میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

۹۱۴۸ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ہاشم، ضمرۃ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ سفیان کبھی عسقلان میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے انفہرت العین انفہرت العین اور بعض مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے کسی سے فرماتے علم حدیث تیرے لئے عسقلان کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۴۹ ابو بکر محی، حسن بن عباس، ابو ہشام وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک شخص سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ تیرے حق میں ری کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۵۰ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبيب، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے صنعاء یمن میں سفیان ثوری کو ایک بچہ کو حدیث کا املاء کراتے دیکھا۔

۹۱۵۱ ابو محمد بن حیان، ولی بن سعید یوسف بن یعقوب سدوسی، احمد بن یونس، سفیان کا قول ہے طلب علم فلاں عن فلاں کے بجائے خشیت الہی کا نام ہے۔

۹۱۵۲ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، عبد العزیز کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے مشہور کہاوت ہے دنیا کی عدم حرص کی وجہ سے تم حافظ الحدیث بن جاؤ گے۔

۹۱۵۳ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، مہنی بن یحییٰ، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا جیسے تم نے حدیث سنی ہے ویسے ہی من وعن ہمارے سامنے بیان کرو سفیان نے کہا خدا کی قسم یہ ناممکن ہے کیونکہ علم حدیث تو صرف معانی کا نام ہے۔

۹۱۵۴ ابراہیم بن محمد، محمد بن صباح، زید بن حباب، سفیان کا قول ہے اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے من وعن تمہارے سامنے اسی طرح حدیث بیان کی ہے جس طرح میں نے سماع کیا تو تم میری تصدیق مستکرنا۔

۹۱۵۵ ابراہیم بن محمد، ابو ہمام، اجمعی، سفیان کا قول ہے کاذب انسان کی اس کے چہرہ سے ہی شناخت ہو جاتی ہے۔

۹۱۵۶ عبد المنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عبد الرحمن بن درفش، احمد بن ابی الحواری ابو سعید عبد الکریم موصلی، زید بن ابی الزرقاء کہتے ہیں کہ ایک روز ہم سفیان کے دروازہ پر نسخ حدیث میں مشغول تھے کہ سفیان نے ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اے لوگو جلد از جلد اس علم کی برکت حاصل کرو کیونکہ اس دنیا میں تمہاری امید پوری نہیں ہو سکتی۔

۹۱۵۷ عبد المنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل صانع، حلوانی یحییٰ بن ایوب، ثوری کا قول ہے طلب علم کے وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے معیشت کل سوال کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں طلب علم کے لئے اپنے کو فارغ کرتا ہوں۔

۹۱۵۸ عبد المنعم بن احمد بن محمد، ابو بکر محمد بن عیسیٰ واسطی، ابو ولید کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا میں نے یہ علم غیر اللہ کے لئے حاصل کیا تو مجھے میرا مقصود مل گیا۔

۹۱۵۹ عبد المنعم بن احمد، حضری، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے سامنے سفیان ثوری اس طرح کھڑے ہوئے گویا ان سے حساب لیا جا رہا ہے اس ہیئت کی وجہ سے ہم ان سے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے کچھ دیر کے بعد ہم نے ان کے سامنے حدیث کا تذکرہ کیا تو ان پر طاری حالت ختم ہو گئی اور انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کر دی۔

۹۱۶۰ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن وہب غزی، محمد بن ابی السری، ضمیرہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے سفیان ثوری کی وفات پر فرمایا تھا اے سفیان آج کے روز ہم کثرت حدیث کے بجائے کثرت عمل صالح کی وجہ سے آپ پر رشک کرتے ہیں۔

۹۱۶۱ محمد بن ابراہیم، عبد ان بن احمد، عمرو بن عباس، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں حاکم وقت کے خوف کی وجہ سے ہم نے سفیان ثوری کا جنازہ شب میں اٹھایا سفیان ثوری وفات سے قبل پیٹ کے درد میں مبتلا تھے اور بار بار فرماتے میرا کشف ستر ہو گیا میرا کشف ستر ہو گیا۔

۹۱۶۲ محمد بن علی، محمد بن احمد صاجی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بغدادی حفص بن عمرو رومانی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان کی وفات کے بعد خواب میں مجھے ان کی زیارت ہوئی ان کے سینے پر دو جگہ قرآنی آیت فسیکفیکہم اللہ لکھی ہوئی میں نے دیکھی۔

۹۱۶۳ ابو عبد اللہ محمد بن عبید اللہ بن ابراہیم الشیبانی، محمد بن احمد بن عمر، عبد الرحمن بن عمر رستہ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ جب میں نے سفیان ثوری کو غسل دیا تو ان کے جسم پر قرآنی آیت فسیکفیکہم اللہ لکھی ہوئی تھی۔

۹۱۶۴ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابی احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی کا قول ہے سفیان کی وفات کے بعد دوسرے روز جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا تو میں ان کے ساتھ چل دیا راستہ میں جریر بن حازم نے یہ شعر کہے سفیان کی وفات پر رونے کی مانند کسی کی وفات پر نہیں رویا گیا اس کے بعد خاموش ہو گئے پھر عبد الرحمن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگر چہ اس دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے فضائل روشن انار کی ٹہنی کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۵ احمد بن جعفر سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابی احمد بن عبد اللہ محمد بن اسحاق احمد بن رباطی، ابو داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کی بصرہ میں وفات ہوئی انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا ہم ان کی نماز میں شریک نہیں ہو سکے صبح کو ضریر بن حازم اور سلام بن مسکین کے ساتھ ہم ان کی قبر پر حاضر ہوئے جریر نے آگے بڑھ کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی پھر روتے ہوئے فرمایا اگر تم کسی میت پر شرافت کی وجہ سے رو

تو آج سفیان پر رؤا اس کے بعد عبداللہ بن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگر چہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے فضائل انار کی بنی کے روشن ہونے کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حسن، عبدالملک، یعقوب بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات پر ایک پورا جہاں سو گوار تھا۔

۹۱۶۷ ابوبکر مکی، ابن ابی قماش، ابی، نعیم، یثیم خلف بن تمیم، محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد عالم ایک محدث کبیر کے وجود سے خالی ہو گیا۔

۹۱۶۸ حسن بن حباش، عبداللہ بن زیاد بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا (۱) جب تو دنیا سے تقویٰ سے خالی جائے گا اور مرنے کے بعد متقین سے نہیں ملے گا تو اس وقت تجھے بڑی ندامت کا سامنا ہوگا لیکن اس وقت کی ندامت بے سود ہوگی۔

۹۱۶۹ ابوبکر مکی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابواحمد محمد بن ابراہیم، ابوصالح اعرج عباس بن محمد حاتم محمد بن عبیدطنافس، سفیان کا قول ہے متقی نو جوان کے لئے خوشخبری ہے کیونکہ اس نے اپنے بیماری کو پہچان لیا۔

۹۱۷۰ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، اسحاق بن ابراہیم بن یعیش، حاتم رازی، عبدالرحمن بن ہانی، سفیان ثوری نے چند اشعار کہے۔ (۱) تیرے لئے قلیل دنیا ہی کافی ہے جس میں لوگ روٹی اور نمک کے اعتبار سے بھی بخل کرنے والے ہیں (۲) تو ماہ فرات سے پانی نوش کرتا ہے اور تو اصحاب ثرید سے نزاع کرتا ہے (۳) مختلف قسم کے حلوے تناول کرنے کے بعد تو بھی ان کی طرح ڈکار لیتا ہے۔

۹۱۷۱ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابورفاع عدوی، ابراہیم بن شارف، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ایک بار سفیان ثوری نے تین روز تک کچھ تناول نہیں فرمایا اسی حالت میں ان کا ایک گھر سے گزر ہوا جس میں شادی ہو رہی تھی ان کے نفس نے ان کو گھر میں جانے کی دعوت دی لیکن اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور اپنی صاحبزادی کے گھر چلے گئے ان کی صاحبزادی نے روٹی کا ٹکڑا ان کی خدمت میں پیش کیا سفیان نے اسے تناول فرما کر پانی نوش کر کے ڈکاری اور اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

۹۱۷۲ ابوبکر مکی، ابوطیب بن حمید، محمد بن خلف تیمی، محمد بن صدقہ بن ابی زید تیمی کہتے ہیں کہ سفیان نے دو شعر کہے (۱) اگر تو اللہ سے امید کا خواہاں ہے تو اس پر قناعت کر فضل کثیر اسی کے پاس ہے (۲) کون ہے جو فائدہ برداشت کر کے اسے اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

۹۱۷۳ عثمان بن محمد، عبدالرحمن بن بکلی، یزید بن عبدالصمد، ابومسیر، مزاحم بن زفر کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے میں اشتیاء کو دیکھتا ہوں کہ وہ برہنہ اور بھوکے ہونے کے باوجود دنیا سے نہیں اکتاتے قلیل دنیا بھی ان کی نظر میں برسنے والے بادل کی مانند ہے۔

۹۱۷۴ عثمان بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن جعفر، احمد بن محمد بن رشد بن سعید بن خالد بن یزید مروزی، سالم الخواص کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے کہا مجھے آپ پر تعجب ہے سفیان نے ان سے سوال کیا اے میرے بھائی میری کون سی شے آپ کو عجیب لگی اس نے کہا میں دیکھتا ہوں لوگوں کا حتیٰ کہ درندوں کا بھی کوئی ٹھکانہ ضرور ہوتا ہے لیکن آپ کا کوئی مستقل مستقر نہیں ہے مجھے اس پر تعجب ہے سفیان نے کہا تم مغیرہ بن مقسم نسی کی شخصیت سے واقف ہو اس نے کہا وہ رجل صالح تھے پھر سفیان نے ان سے سوال کیا ابراہیم نخعی کون تھا اس نے کہا رک جاؤ سفیان نے کہا علقمہ کون تھا اس نے کہا کہ اس کے بارے میں سوال مت کرو سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی شخصیت سے تم واقف ہو اس نے کہا کہ وہ ثقہ و صادق تھے اس کے بعد سفیان نے مغیرہ بن مقسم عن ابراہیم عن علقمہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اہل جنت کا نور اس قدر ہوگا کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگوں کی نظروں کو اچک لے اور جنت کی حوروں کے چہرے بڑے چمکدار ہوں گے لہذا میں تمہاری اس بات کی وجہ سے اس خیر کثیر کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۹۱۷۵ ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب بن حرب، قاضی ابوالاحمد، احمد بن سلیمان بن ایوب ^{طبری}، احمد بن محمد بن حسین عباسی، ابو محمد بن حیان، محمد بن موسیٰ حلوانی، عیسیٰ بن یوسف بن طباع، حلبس بن محمد کلابی، سفیان ثوری، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جنت کی چھت پر ایک نور ظاہر ہوگا جنتی نظریں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سوراخ میں ایک حور نظر آئے گی جس کے چہرہ پر مسکراہٹ ظاہر ہوگی۔

۹۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے، سری کو چند اشعار سنائے (۱) دنیا نے صالحین کو بھوکا دیا تو تیرے فیصل یوسف اور ان کے صاحبزادہ کی اقتدا کافی ہے (۲) ابن سعید نیکی اور نواہی کے مقتدی ہیں اور فاروق سچائی میں بے مثل ہیں (۳) یہ ہی لوگ میرے اصحاب اور میرے پسندیدہ ہیں ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

۹۱۷۷ عبد المنعم بن عمر ابو سعید ابن الاعرابی محمد بن علی الصانع ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سری بن حیان کو کہتے سنا کہ سفیان کو گزشتہ اشعار بہت پسند آئے اور انہوں نے ان میں درج ذیل اشعار کا اضافہ کیا (۱) اہل تقویٰ کے لئے نسبت کی حقارت نقصان دہ نہیں ہے اہل تقویٰ ہمیشہ معزز و مکرم رہے ہیں (۲) ہمیشہ تقویٰ غنی کی زیادتی کا سبب بنا ہے۔

۹۱۷۸ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، احمد بن سعید رباعی، غیاث بن واقد، کہتے ہیں کہ ایک شب سفیان نے بہت طواف کئے بعد ازاں طویل نماز پڑھی اس کے بعد لیٹ گئے پھر پہاڑ پر اپنے مستقر کی طرف چلے راستہ میں کسی چیز نے ان کو ڈس لیا جس کی وجہ سے انہیں بخار ہو گیا اور وہ بخار کی حالت میں بستر پر لیٹ گئے۔ اب کتا اس کا درد ہے۔ تعجب ہے جو اس سے محبت نہ رکھے۔

۹۱۷۹ عبد المنعم بن عمر، ابو سعید بن زیاد، ابو داؤد، الرباطی، غیاث بن داؤد جو اصطخر کے باشندے اور سفیان کے تلمیذ تھے کہتے ہیں حضرت سفیان کی وفات پر ایک شخص نے یہ مرثیہ کہا ہے: سفیان مر گئے اس حال میں کہ وہ قابل تعریف اور نیکو کار تھے۔ ایسے قاری سے کنارہ کش تھے جس کو خواہشات دنیا نے پچھاڑ لیا ہو۔ تم سب اس شخص پر فدا ہو جس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ وہ داغی نیند سو گیا۔ ۹۱۸۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبد اللہ بن محمد، ذکریا بن عدی کہتے ہیں: حضرت سفیان یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تھوڑے دین پر قانع ہو جاتے ہیں لیکن دنیا گھننے پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تو اپنے دین کو لے کر بادشاہوں سے مستغنی ہو جا جو کہ اپنی دنیا کو لے کر دین سے بے نیاز ہو گئے ہیں۔

۹۱۸۱ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبد اللہ ابن محمد، محمد بن اسحق الباہلی، اسحاق الباہلی کہتے ہیں میں نے حضرت سفیان کو یہ اشعار پڑھتے سنا: میں نے حقیقت پالی پس تم کچھ اور گمان نہ کرو بے شک دین کی سلامتی بھی اس درہم کے ساتھ ہے۔

۹۱۸۲ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن صالح، یحییٰ بن آدم کے ہم نشین ابو بحر کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوریؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: اکثر لوگوں کو تو پائے گا کہ جب تو ان کے ساتھ بھائی چارگی کرے گا اور ان کے حالات کی کھود کرید کرے گا تو تو (ان کے نزدیک) صاحب امانت اور صاحب تقویٰ اس شخص کو پائے گا جو کھلے ہاتھوں اور ٹھنڈی آنکھوں والا ہوگا پس تو اس سے عاجزی اور مسکنت کو لات مار کیونکہ تو جس قدر اس کے قریب ہوگا اسی قدر وہ تجھ سے کنارہ کرے گا۔

۹۱۸۳ قاضی ابوالاحمد ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن مہران، سعید بن ابی سعید، حفص بن عمرو ابن اسخ سفیان الثوری کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ نے عباد بن عباد کو خط لکھا:

اما بعد!

تم ایسے زمانے میں جی رہے ہو کہ صحابہ کرامؓ اس زمانے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان کے پاس جو علم تھا وہ ہماری وسعت سے باہر ہے۔ ان کا جو مرتبہ تھا اس کو پانے سے ہم عاجز ہیں۔ پس ہمارا کیا حال ہے جبکہ ہم

نے اس زمانہ کو قلیل علم، قلیل صبر اور نیکی پر مدد کرنے والے تھوڑے ساتھیوں کے ساتھ اس کو پایا ہے جبکہ لوگوں میں شر و فساد بڑھ گیا ہے اور دنیا کا گدلا پن خوب نکھر کر آ گیا ہے۔ پس تم پر پہلے زمانہ کی موافقت لازم ہے۔ تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ یہ عاجزی اور گوشہ نشینی کا زمانہ ہے۔ لوگوں سے میل جول بالکل کم کر دو۔ کیونکہ پہلے جب لوگ ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے تو ایک دوسرے سے دین میں فائدہ حاصل کرتے تھے لیکن آج یہ بات ختم ہو چکی ہے۔ پس موجودہ حالات میں نجات اسی میں ہے کہ ہم لوگوں سے کنارہ کر لیں۔ خبردار! امراء و حکام سے بچنا کسی کام کیلئے بھی ان سے مت ملنا جلنا خواہ تجھے کسی مظلوم کی سفارش وغیرہ کیلئے کہا جائے کیونکہ حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے دھوکہ ہوگا۔ اے بھائی عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے بھی اپنی حفاظت کرنا، کیونکہ یہ ہر مفتون کے لئے فتنہ ہے۔ اے بھائی اس بات کی خواہش مت کرو کہ لوگ تمہارے اقوال پر عمل کریں یا ان کی نشر و اشاعت کی جائے۔ اے بھائی حکومت کی تمننا مت کرو؛ کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں سونے چاندی سے زیادہ حکومت پسند ہوگی۔ ریاست ایک ایسا باب ہے جسے صاحب بصیرت عالم ہی جانتا ہے۔ اے میرے بھائی اس زمانہ بھی آنے والا ہے جس میں انسان سلامتی کے ساتھ موت کی خواہش کرے گا والسلام۔

۹۱۸۴ ابو بکر محی، حسن بن حباش، محمد بن یزید رفاعی، داؤد بن یمان اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے مہدی سے سوال کیا اس سال تمہارے حج کے اخراجات کی مقدار کیا تھی میں نے لائلی کا اظہار کیا، سفیان نے فرمایا لیکن عمر بن خطاب کے حج کا کل خرچہ سولہ دینار تھا، لیکن اس کو بھی زیادہ سمجھا۔

۹۱۸۵ احمد بن جعفر بن مسلم، سلیمان بن احمد بن احمد، احمد بن علی ابار، حسن بن شجاع، ابو نعیم کہتے ہیں کہ مہدی کی مکہ آمد کے وقت سفیان بھی مکہ میں تھے، سفیان نے مہدی کو بلا کر ان سے فرمایا خوف خدا کرو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا تھا۔

۹۱۸۶ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کا قول ہے میں مہدی کے پاس گیا اس وقت وہ حج کی تیاری میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے حالانکہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا ہے۔

۹۱۸۷ احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو عیسر، فریابی، سفیان کہتے ہیں کہ میں مہدی کے پاس گیا میں نے ان سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے بارہ دینار میں حج کیا ہے لیکن تمہارا معاملہ ان سے مختلف ہے مہدی نے ناراضگی کی حالت میں فرمایا کیا تم چاہتے ہو میں تم جیسا بن جاؤں میں نے کہا کہ آپ کو شش تو کیجئے انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمیں مل چکا ہے ہم نے اسے نافذ کر دیا ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کوئی چیز نہیں لکھی۔

۹۱۸۸ خضر بن سری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، فضل بن محمد بیہقی، ابو ہشام رفاعی، داؤد بن یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میرے والد نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ایک بار مہدی نے میری صحبت میں رہنے کے لئے مجھ سے فرمائش کی میں نے ان سے کہا کہ آپ کے ساتھی اس بارے میں آپ کی پیروی نہ کر سکیں گے، اس کے بعد مہدی نے مجھ سے کہا آپ نے خط کے ذریعے ہم سے کچھ مطالبات کئے تھے جنہیں ہم نے پورا کر دیا ہے سفیان نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کچھ نہیں لکھا پھر میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ روٹی اور سبزی پر اکتفا کر لیں تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

۹۱۸۹ احمد بن اسحاق، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف، ابو حسن بن ابراہیم بیاضی کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ایک بار ہارون الرشید نے زبیدہ سے دوسری شادی کی اجازت طلب کی زبیدہ نے کہا کہ یہ ناجائز ہے ہارون نے پوچھا کہ کیسے ناجائز ہے زبیدہ نے کہا اگر ہمارا فیصلہ سفیان فرمائیں تو کیسا ہے ہارون نے کہا کہ بہت بہتر ہارون نے سفیان سے کہا میری اہلیہ کا کہنا ہے کہ دوسری شادی میرے لئے ناجائز ہے

حالانکہ قرآن سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے سفیان نے کہا کہ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان عدل قائم نہ کر سکو تو پھر یہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے، راوی کہتا ہے کہ ہارون نے سفیان کا جواب سن کر ان کے لئے دس ہزار درہم کا اعلان کیا لیکن سفیان نے وہ رقم قبول نہیں کی۔

۹۱۹۰ عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، جبیر بن احمد واسطی، زکریا بن یحییٰ کوئی، قبصہ بن عقبہ، عباد، سماک، سفیان ثوری کا قول ہے ائمہ عدل صرف پانچ ہیں (۱) ابو بکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) عمر بن عبد العزیز ان پانچ کے علاوہ کے بارے میں عدل کا قول کرنے والا حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

۹۱۹۱ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، یحییٰ بن ایوب مقابری، علی بن ثابت کا قول ہے میں نے سفیان کو مکہ کے راستے میں دیکھا اس وقت ان کی موجودہ تمام اشیاء کی قیمت ایک درہم اور چار دانق سے زیادہ نہیں تھی۔

۹۱۹۲ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن ایوب حواری، حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے یہود و نصاریٰ سے مصافحہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا پاؤں سے انہیں مصافحہ کرو۔

۹۱۹۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابوبکر، ابراہیم ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ناقوس کی آواز سننے کے وقت میں کیا کروں انہوں نے فرمایا گدھے کے ہنہانے کے وقت جو تم کہتے ہو وہی کہو۔

۹۱۹۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ہارون بن زید، ولید بن مسلم، سفیان ثوری کا قول ہے، حاکم وقت کو نرم انداز میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا صاحب بصیرت عادل عالم ہی دعوت دے۔

۹۱۹۵ محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، مستب بن واضح، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان سے پوچھا گیا اے ابو عبد اللہ لوگ چلے گئے اور ہم ایک سرخ و شکست خوردہ گھوڑے پر رہ گئے ثوری نے کہا اگر وہ راستہ پر چلے والا ہو تو بہت عمدہ ہے۔

۹۱۹۶ قاضی ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک صاحب عقل نے کہا لوگ اور ہمارے سردار چلے گئے لیکن ہم پیچھے رہ جائے والے گدھوں پر باقی رہ گئے ہیں۔ سفیان رحمہ اللہ نے اس شخص کو کہا اگر تو راستے پر ہے تو تیری حالت درست ہے۔ (خواہ تو آگے ہے یا پیچھے رہ گیا ہے)۔

۹۱۹۷ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن توہید عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا کیا بندے کے دل میں جو برائی کا خیال آتا ہے اس پر بھی خدا پکڑ فرمائیں گے؟ فرمایا: اگر وہ اس خیال پر پختہ عمل کرنے کا ارادہ کر لے تو اس کی پکڑ ہوگی۔

۹۱۹۸ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی الحواری کہتے ہیں میں نے وکیع رحمہ اللہ کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں نے کعبۃ اللہ کے ارد گرد جو عمارت بنائی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ان کی طرف مت دیکھو وہ لوگوں نے اس لئے بنائی ہیں کہ کعبہ کو چھوڑ ان کی طرف دیکھا جائے۔

۹۱۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن حیان، الحسن ابن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن التوکل کہتے ہیں میں حضرت سفیان رحمہ اللہ کے ساتھ تھا کہ آپ رحمہ اللہ کا ایسے شخص پر گزار ہوا جو مضبوط عمارت تعمیر کر رہا تھا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا اس کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ اے ابو عبد اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس نے یہ عمارت اس لئے تعمیر کی ہے کہ لوگ اس کی شان و شوکت کو دیکھیں اگر اس کو معلوم ہو کہ کوئی گزر رہا ہو شخص اس کی طرف نظر بھی نہیں اٹھائے گا تو وہ یوں بلند عمارت نہ کھڑی کرتا۔

۹۲۰۰ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر

کسی کی دعوت مت قبول کرو صرف ان لوگوں کی دعوت قبول کرو کہ جن کے کھانے کو تمہارا دل خوشی سے کھائے (اور یہ شبہ نہ ہو کہ اس کے مال میں کسی قسم کا شائبہ ہے)۔

۹۲۰۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، انہی محمد کہتے ہیں ایک شیخ جو حضرت سفیان رحمہ اللہ کے کاتب تھے سفیان رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ سفیان رحمہ اللہ نے ان کو فرمایا اے شیخ تو فلاں گورنر کا منشی رہا پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا شخص گورنر بنا تو اس کا منشی بنا پھر وہ بھی معزول ہوا اور تیسرا شخص گورنر بنا تو اس کا بھی منشی بنا۔ قیامت کے دن ان سب میں تیرا برا حال ہوگا۔ قیامت کے دن پہلے شخص کو بلایا جائے گا اور اس سے باز پرس کیا جائے گی اس کے ساتھ مجھے بلایا جائے گا اور تجھ سے بھی سوال جواب ہوگا۔ ان کاموں کے بارے میں جو تو نے اس کے لئے کئے۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن تجھے روک لیا جائے گا۔ پھر دوسرے شخص کو بلایا جائے گا اس کے ساتھ بھی تجھ سے سوال جواب ہوگا پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور تجھے روک لیا جائے گا۔ اور پھر تیسرے شخص کے ساتھ بھی تیرا یہی حال ہوگا یوں تو ان سب میں بدترین حالت والا ہوگا۔ شیخ نے کہا اے ابو عبد اللہ پھر میں اپنے اہل و عیال کا کیا کروں؟ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا لو سنو اس شخص کی بات جب یہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے اہل و عیال کو رزق ملے گا لیکن جب اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو اس کے اہل و عیال بھوکے مرجائیں گے۔ پھر لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا صاحب عیال کی اقتداء امت کرو کیوں کہ جب بھی اس سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے وہ اہل و عیال کا عذر لیکر رونے بیٹھ جاتا ہے۔

۹۲۰۲ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، بشیر بن ابی سری کہتے ہیں میں سفیان اور یحییٰ بن سلیم حنبلہ میں جمع ہوئے۔ یحییٰ سفیان کو ابن منکدر سے روایت کرتے ہوئے بیان کرنے لگے کہ اگر کوئی شخص قیامت کے دن اللہ عز وجل کی بارگاہ میں آئے جس نے تمام فرائض کو ادا کیا ہو لیکن وہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرمائیں گے کہ وہ تمام مخلوقات کے سامنے کھڑا ہو کر یہ ندادے سنو اس فلاں ابن فلاں شخص نے اس چیز کو محبوب رکھا ہے جس سے اللہ نے نفرت فرمائی ہے۔

۹۲۰۳ محمد بن احمد بن علی، ابو عروبة، المسیب بن واضح، یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ان داخل ہونے والے لوگوں میں سے اکثر لوگوں کو اہل و عیال اور ان کی حاجت لے کر آئی ہے اور اس زمانے میں جو مال اللہ کی راہ میں تیار کر لیا جائے وہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۲۰۴ محمد بن علی، ابو یعلیٰ محمد بن سعید الحمرانی، محمد بن علی المری، عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ملا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا صاحب عیال کے ساتھ دھوکہ مت کھانا، ہر صاحب عیال کا معاملہ خلط ملط ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی ملکیت میں بھی دوسو دینار ہیں جنہیں آپ نے تجارت میں لگا رکھا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں میں جہاد سے واپس لوٹا اور آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک مرگئی تو مجھے سکون مل گیا۔ آپ رحمہ اللہ کا ایک سعید نامی بیٹا تھا جو فوت ہو گیا تھا۔

۹۲۰۵ محمد بن علی، حامد بن شعیب، عبد اللہ بن محمد البغوی، عبد اللہ بن عمر القواریری، الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صاحب عیال کی پرواہ نہ کرنا اس کے ساتھ دھوکہ کھا۔

۹۲۰۶ القاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن محمد بن الحسن بن محمد العسقلانی، عبد اللہ بن خبیق، موسیٰ بن عبد الرحمن کی سند سے مروی ہے حذیفہ بن قتادہ مرثی کہتے ہیں مجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دس ہزار درہم ایسے چھوڑ کر مروں جن کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے اس سے زیادہ مجھے پسند ہے کہ میں فقیر رہوں۔

۹۲۰۷ محمد بن ابراہیم، محمد بن خالد بن یزید، محمد بن خلف، داؤد بن الجراح کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا گزشتہ

زمانے میں مال ایک ناپسندیدہ چیز تھی اور آج مومن کی ڈھال ہے۔

۹۲۰۸ محمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن ابی قرصافہ، عبد اللہ بن خبیب، عبد اللہ بن محمد الباہلی کہتے ہیں ایک شخص ثوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابو عبد اللہ کیا آپ بھی یہ دنیا نیر رکھتے ہیں؟ فرمایا چپ رہے۔ اگر یہ دنیا نیر نہ ہوتے تو یہ بادشاہ لوگ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رو مال بنالیتے۔ نیز سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھ شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہو وہ اس کو بڑھائے کیوں کہ آج وہ زمانہ ہے انسان حاجت کے وقت سب سے پہلے اپنے دین پر چھری پھیرتا ہے۔ ایک شخص آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اے ابو عبد اللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا اس شخص کے ساتھ مت ہونا جو تجھ پر احسانات کرے کیوں کہ اگر تو خرچ میں اس کی برابری کرے گا تو تجھے نقصان پہنچے گا اور اگر وہ تجھ سے بڑھ گیا تو تجھے حقیر خیال کرے گا۔

۹۲۰۹ سلیمان بن احمد، محمد بن الحسین الانماطی، یحییٰ بن یوسف الزمی، ابو الاحوص سلام بن سلیم کہتے ہیں مجھے سفیان نے کہا بہادروں والا کام کر حلال کما اور اہل عیال پر خرچ کر۔ آپ رحمہ اللہ جب کسی شخص کو تجارت میں کامیاب دیکھتے تو فرماتے اچھا نو جوان ہے اگر اس کو جلد صلہ ملا۔

۹۲۱۰ قاضی، احمد بن محمد بن مصقلہ، احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید، ابو احمد الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے سنا اہل وعیال والے کے ساتھ دھوکہ مت کھا۔

۹۲۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ بن رزین الحکلی، عبید بن جناد الحکلی، عطاء بن مسلم خفاف، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں بصرہ گیا اور یوسف بن عبید کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ دیکھا ان کے پاس کچھ نو جوان ہیں وہ یوں خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اٹھاؤ راہ عمل تو واضح ہے۔ عمل کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو۔ یونس رحمہ اللہ نے ان نو جوانوں کی طرف سر اٹھایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ آئندہ میں کسی کو اپنے پاس بیٹھا ہوا نہ دیکھوں جب تک کہ وہ اپنی روزی نہ کمالے چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ سفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو یونس رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا نہیں دیکھا۔ میں نے کسی کو بھی یوسف کی مجلس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۲ ابو بکر طحی، حسن بن حباش، ابو حسان احمد بن خلیل واسطی، ابن عبید طنافسی کہتے ہیں کہ سفیان نے قراء کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا نظریں اٹھا کر دیکھو راستہ واضح ہے اللہ سے ڈرو اسی سے سوال کرو لوگوں پر وزن مت بنو۔

۹۲۱۳ ابو بکر طحی، حبیب بن نصر مہلبی عمر بن عبد الحکیم، عبد السلام بن عبد اللہ کوفی، شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ ثوری نے مجھ سے کہا اے ابو صالح میری تین باتیں پلے بسے باندھ لے (۱) بھوک کے وقت کسی سے سوال مت کرنا (۲) نمک کے بارے میں کسی سے سوال مت کرنا (۳) پیاس کے وقت برتن کی جگہ ہاتھ استعمال کرنا۔

۹۲۱۴ قاضی ابو احمد، احمد بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن خبیب، عبد الرحمن بن عبد الرحمن، ثوری کا قول ہے حلال مال میں انسان فضول خرچی سے محفوظ رہتا ہے۔

۹۲۱۵ ابو بکر طحی، حسن بن عیاش، ابو سعید اشج، ابو اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا، سفیان کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم صبیحہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا گزشتہ شب مجھے خواب کے ذریعے اطلاع دی گئی کہ آج شب امیر المؤمنین سفیان ثوری کی وفات ہو گئی ہے۔

۹۲۱۶ ابو بکر طحی، محمد بن محمد بن فورک اصہبانی، عبید اللہ بن فورک، علی بن بشر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عیسیٰ زاہد اصہبانی نے مجھے بتایا کہ انہیں خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا سفیان کی مجلس میں جایا کرو۔

۹۲۱۷ ابو بکر مکی، حسن بن حباش، ابودرداء عبدالعزیز بن حبیب مروزی، احمد بن سعید، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ ﷺ سے سفیان کے بارے میں سوال کیا آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے ان سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سفیان کہتے ہیں کہ معراج کے موقع پر آسمان پر حضرت یوسف کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا ان کی بات درست ہے۔

۹۲۱۸ محمد بن ابراہیم بن علی، منفل بن محمد جندی، یونس بن صفار، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ سے سفیان کے بابت سوال کیا تو آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے ابو ہارون عن ابی سعید کے واسطے سے حدیث معراج بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ثوری، ابو ہارون اور ابو سعید نے سچ کہا۔

۹۲۱۹ ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، احمد بن عمیر ظہری، محمد بن مہران، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ سے لوگوں کے بابت سوال کیا آپ نے فرمایا سفیان کی صحبت اختیار کرو۔

۹۲۲۰ محمد بن علی، ابوبشر دولابی، ابن المقری، سفیان کا قول ہے میں نے سفیان سے خواب میں وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا لوگوں سے اختلاط کم رکھو۔

۹۲۲۱ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن فرج دمشقی، قاسم بن عثمان جرعی، ابراہیم بن ایوب، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سفیان ثوری سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے لوگوں سے کم اختلاط کا حکم دیا۔

۹۲۲۲ ابو بکر مکی، حسن بن حباش، سلیمان بن احمد قاسم بن زکریا مطرزی، ابراہیم بن عید اللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوسعید اشج، ابراہیم بن عیین بجلي کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے خواب میں سفیان کی سرخ ریش ہونے کی حالت میں زیارت ہوئی میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو فرمایا میں سفر کے ساتھ ہوں میں نے پوچھا سفر کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا شریف نیک لوگوں کے ساتھ ہوں۔

۹۲۲۳ ابو بکر مکی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف بغدادی، عبداللہ بن عمر زائدہ بن ابی رقاد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے جنت میں داخل فرما کر فراوانی سے اس کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور اپنی آستین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے صرف اس قدر دنیا حاصل کی۔

۹۲۲۴ ابو بکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم دورقی، اباج بن جراح، بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کئی مجھے خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

۹۲۲۵ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن عبید، رباح بن جراح، علی بن بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے خواب میں دیکھا تو گزشتہ روایت کی گفتگو کے مطابق میری ان سے گفتگو ہوئی۔

۹۲۲۶ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، احمد بن ابراہیم دورقی، مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شب خواب میں مجھے سفیان ثوری کی زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی میں نے ان سے پوچھا اے ابو عبداللہ حضور ﷺ اور ان کی جماعت سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے فرمایا ہاں۔

۹۲۲۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابو بکر بن عبید، رجاہ بن سعید، مؤمل عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے حال و احوال لئے انہوں نے فرمایا آپ اور صحابہ کرام سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

۹۲۲۸ قاضی ابواحمد محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، محمد بن عثمان، مہران بن زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں اور سفیان ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر جا رہے ہیں (ترجمہ) وہ جو آخرت کا گھر ہے، ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ (از نقص ۸۳)

۹۲۲۹ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر سفیان، محمد بن حسین، ابو ولید کلبی، حفص بن نفیل مذہبی، کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے سفیان بن سعید جو خیر اور اہل خیر کو پسند کرنے والے تھے کے بارے میں پوچھا انہوں نے مسکرا کر فرمایا خیر نے ان کو اہل خیر کے درجات تک پہنچا دیا ہے۔

۹۲۳۰ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، علی بن اسحاق، صخر بن راشد کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک کی وفات کے بعد مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ دنیا سے نہیں گئے انہوں نے اثبات میں جواب دیا پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیئے، پھر میں نے ان سے سفیان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (از النساء ۲۹)

۹۲۳۱ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن معدان، محمد بن عبد اللہ، بولقمان، محمد بن فرات کوفی، ابو اسامہ، سیف بن ہارون برجمی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں جو دنیا میں نہیں ہیں، اسی اثناء میں میرے نزدیک ہے ایک حسین و جمیل شخص گزرا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا کہ میں یوسف بن یعقوب ہوں میں نے ان سے عرض کیا کہ بہت روز سے میری ایک خواہش تھی کہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے تو میں آپ سے ایک سوال کروں انہوں نے مجھے سوال کی اجازت دے دی میں نے ان سے رافضہ اور اباضیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دونوں کا تعلق یہود سے ہے پھر میں نے ان سے کہا ہم سفیان ثوری اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔

۹۲۳۲ سلیمان بن احمد، علاء بن عبد الصمد طلیسی، قاسم بن دینار مصعب بن مقدم کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ سفیان ثوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرما رہے ہیں یہ اچھا طریقہ ہے۔

۹۲۳۳ عبد المعظم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عباس فضل بن اشج، فضل بن ولید غنوی، حسن بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سفیان ثوری آسمان وزمین کے درمیان معلق عرش پر ہیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی تو فرمایا اللہ نے میری بخشش فرمادی پھر میں نے ان سے سوال کیا آپ لوگوں کی شے ناپسند ہے فرمایا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔

۹۲۳۴ عبد المعظم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن عیسیٰ بن ابی قماش، ثنی بن معاذ، بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا کیا آپ قدریہ کے درمیان مدفون ہیں راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سفیان کی قبر میں نے تلاش کی تو وہ قدری قوم بنی ضیفہ کی مسجد کے پاس تھی۔

۹۲۳۵ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن ابیہ، ابو امیہ عمرو بن ہشام، عثمان سفیان کہتے ہیں کہ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قلوب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

۹۲۳۶ عبد المعظم بن عمر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل صوفی اصہبانی، سلیمان شاذ کوفی، عبد اللہ بن وہب، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ لوگوں کی رضا اور دنیا کی طلب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

۹۲۳۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، ابو عیسر بن نحاس، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے زہد جبہ زیب تن کرنے اور سخت روٹی کھانے کے بجائے امیدوں کو توڑنے کا نام ہے۔

۹۲۳۸ ابو محمد بن حیان، محمد، یحییٰ عباس بن اسماعیل، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے سخت روٹی کھانے اور موٹا لباس پہننے کے بجائے امیدوں کے کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۳۹ سلیمان بن احمد، اخوص بن فضل بن غسان، غلابی، ابراہیم بن سعید جوہری، حسن بن عبد الملک، سفیان ثوری کا قول ہے سخت لباس و طعام کے بجائے امیدوں کو کم کرنا زہد ہے۔

۹۲۴۰ ابو بکر طلحی، حسین بن جعفر قات، اسماعیل طلحی، وکیع کا قول ہے سفیان کہتے ہیں کہ دنیا میں امیدیں کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۴۱ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن سندھ، ابو بکر مستملی، شہاب بن عباد، بکر العابد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا دنیا میں زہد اختیار کر کے سو جاؤ۔

۹۲۴۲ ابو احمد، محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن جابر ابو زکریا کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بھائی کو خط کے ذریعے عمارت کی محبت سے منع کرتے ہوئے کہا اس کی محبت مال کی محبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۹۲۴۳ ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو سعید، ابو نعیم کہتے ہیں کہ سفیان کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو کچھ روز تک وہ بے حال رہتے۔

۹۲۴۴ احمد بن عبد اللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم کراہیسی، ابو صالح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری کا قول ہے قاری کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا دیکھ کر اسے چور اور اغنیاء کے دروازہ پر دیکھ کر اسے غیر مخلص سمجھو۔

۹۲۴۵ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، علی بن محمد بن عمار، محمد بن حاتم، احمد بن یونس کا قول ہے اللہ اپنے نافرمان بندوں کو اغنیاء کے دروازہ کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

۹۲۴۶ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن العباس، سلمہ، عن احمد بن یونس، ابو شہاب عبد ربہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا جب تجھے وہ بلائیں کہ تو ان کو سورۃ اخلاص پڑھ کر سنائے تو ان کے پاس مت جا ابو شہاب کہتے ہیں میں نے پوچھا یعنی سلاطین بلائیں تو فرمایا ہاں۔

۹۲۴۷ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن العباس، سلمہ، ہبل بن عاصم، کریم بن عنبسہ المصیسی کہتے ہیں سفیان رحمہ اللہ کا قول ہے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ یا تم ٹامینا ہو جاؤ گے ورنہ ایک مرتبہ نگاہیں بھر کر بادشاہوں کو دیکھ لو تو میں اندھا ہونا پسند کروں گا۔

۹۲۴۸ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن العباس، سلمہ بن شیب، محمد بن ابراہیم اللیشی الکونی، وہب بن اسماعیل کہتے ہیں: ہم ایک دن سفیان رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص گزر رہا تھا جو بادشاہ کے لشکر میں ملازم تھا۔ سفیان رحمہ اللہ تعجب کے ساتھ کبھی اس کو دیکھتے اور کبھی ہمیں۔ پھر فرمایا: تمہارے پاس سے مصیبت زدہ، بے کس اور لو لے لنگڑے لوگ گزرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مصیبتوں پر اجر بھی دیا جاتا ہے اور تم ان کے لئے عافیت اور تندرستی کا اللہ سے سوال کرتے ہو جب کہ اس قسم کے مصیبت زدہ لوگ تمہارے پاس سے گزرتے ہیں تو تم ان کے لئے اللہ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے؟

۹۲۴۹ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح الشحرانی، عبد اللہ بن خبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی شخص

مال کے ہوتے ہوئے بھی زاہد بن سکتا ہے فرمایا جی ہاں اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اگر اس کو کچھ عطا کیا جائے تو وہ شکر کرے۔ ایسا شخص زاہد ہے۔

۹۲۵۰ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، عبد اللہ بن خبیق، عبد الرحمن بن عبد اللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا ہی اچھی چیز ہے مال داروں کا فقراء کے سامنے عاجزی اور مسکنت اختیار کرنا اور کیا ہی قبیح اور بری شے ہے فقرا کا اغنیاء کے سامنے عاجزی کرنا۔

۹۲۵۱ ابو محمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرغ، اسماعیل بن عمر الجلی، سفیان ثوری، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کہتے ہیں دنیا کی محبت ہر برائی

کی جڑ ہے، مال میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ پوچھا گیا اے روح اللہ! مال کی کیا برائی ہے فرمایا: اس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر مال کا حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی فخر اور بڑائی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لوگوں نے کہا: اگر فخر اور بڑائی سے بھی وہ محفوظ رہے تو؟ فرمایا: پھر اس کو مال میں مشغولیت اللہ کے ذکر سے روکے رکھے گی۔

۹۲۵۲ احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم، ابراہیم بن تہمان، اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکلے ان کے ساتھ ان کا خوان بھی تھا جس میں کھانا پانی تھا۔ ایک جگہ انہوں نے دسترخوان بچھایا تا کہ کھانا کھائیں۔ دیکھا کئی دیہاتی ان کے قریب آئے ہیں۔

ابراہیم بن تہمان نے کھانے کے لئے ان کو بلایا سفیان نے ابراہیم سے کہا ہم بخوشی اس کھانے میں سے کچھ کھانا ان کے پاس بھیج دیتے ہیں اور ان کو یہاں نہیں بلاتے اگر وہ شکم سیر ہو گئے تو فہماور نہ نقصان کی بات نہیں لیکن اگر ہم یہاں ان کو مدعو کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا حصہ بھی کھالیں جس کی وجہ سے ہماری نیت میں فتور آجائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

۹۲۵۳ محمد بن اسحاق، احمد بن روح، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم گوشہ نشینی جائز ہے۔

۹۲۵۴ عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبد الملک صالح بن زیا سوسی، محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے صاحب عیال انسان کے لئے عبادت بہت مشکل ہے۔

۹۲۵۵ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابراہیم بن محمد تیمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری کا قول ہے مجھے گناہ مقام پر رہنا بہت پسند ہے۔

۹۲۵۶ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، حفص بن عمر ابن مہدی، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ میں کسی گناہ جگہ میں جا کر بیٹھ جاؤں جہاں میں ذلیل نہ سمجھا جاؤں۔

۹۲۵۷ ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن مسیب ارغیانی، عبد اللہ بن خبیب، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں سے اختلاط کم کر اس سے تیرے عیوب کم ظاہر ہوں گے۔

۹۲۵۸ محمد بن محمد بن علی، عبد الرحمن بن ابی قریصافہ عسقلانی، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا تین باتوں پر عمل کرنا صبر کے مترادف ہے (۱) اپنی تکلیف کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا (۲) اپنا دکھ درد کسی کو نہ سنانا (۳) اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرنا۔

۹۲۵۹ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، یحییٰ بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ مسجد حرام میں سفیان ثوری کے پاس ایک مدکی ستو جس میں ٹلٹ ستو اور ایک ٹلٹ شکر تھی آیا راوی کہتا ہے کہ سفیان نے اسے نوش کیا حتیٰ کہ آپ کا ازار کھل گیا پھر اسے باندھ کر دوبارہ آپ نے اسے اچھی طرح نوش کیا اور ایک مکی مد چار نبوی مد کے برابر تھا۔

۹۲۶۰ ابو بکر طحی، حسن بن حباش، ابو عبد الرحمن بن سیبویہ، ابی عبد الرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا منگوایا اس سے فارغ ہو کر کھجور اور مکھن منگوائے اسے تناول کرنے کے بعد عصر تک نماز میں مشغول رہے۔

۹۲۶۱ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابو منصور واسطی کہتے ہیں کہ سفیان واسطی میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کی خدمت میں ٹرید پیش کیا جسے انہوں نے تناول فرمایا اس کے بعد میں نے انہیں روٹیاں پیش کیں تو وہ بھی انہوں نے کھالیں پھر میں نے کھجور، انگور اور انار ان کے سامنے رکھے تو وہ بھی انہوں نے تناول فرمائے پھر انہوں نے مجھے حیران دیکھ کر فرمایا ابھی

تو میں نے ایک لقمہ کھایا ہے جب میں سارا کھانا کھا لوں گا تو اس وقت شکم سیر ہوں گا۔

۹۲۶۲ ابو بکر مکی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد ابو مسلم مستملی، سفیان ثوری کا قول ہے جب انسان دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں حکیمانہ باتیں ڈال دیتا ہے وہی حکیمانہ باتیں اس کی زبان سے نکلتی ہیں اور دنیا کے عیوب اس پر منکشف

فرمادیتے ہیں۔

۹۲۶۳ ابو بکر مکی، حسن بن حباش، حسن بن علی حلوانی، ابونصر، مزاحم بن داؤد، یزید بن توبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا شب کی آمد پر مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے نظر نہ آنے کی وجہ سے مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۹۲۶۴ ابو بکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم، علی بن حسن بن شقیق، ابن المبارک کا قول ہے سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے اپنے نفس کی معرفت کے بعد لوگوں کی کبھی ہوئی باتیں تجھے نقصان نہیں دیں گی۔

۹۲۶۵ محمد بن علی، عبد اللہ بن جابر طرسوسی، عبد اللہ بن خبیب، عبد الرحمن بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہم نے ہر دشمنی کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۹۲۶۶ محمد بن علی، عبد الرحمن بن سانجور، ابوسعید اشج، ابو خالد، سفیان کا قول ہے نماز کی حالت میں ایک مسکین میرے سامنے سے گزرا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

۹۲۶۷ محمد بن علی، عبد اللہ بن جابر طرسوسی، عبید اللہ بن خبیب، شعیب بن حرب، سفیان ثوری کا قول ہے ہم تکلیف دہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

۹۲۶۸ محمد بن علی، محمد بن بدر، عبد الرحمن بن یونس، عبد الرحمن بن یونس، مطرف بن مازن کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے بھوک کی وجہ سے سوال کئے بغیر مرنے والا انسان روزِ خبی ہے۔

۹۲۶۹ قاضی ابواحمد، حسن بن علی، سعید بن منصور، ابوشہاب کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد میں تھا اسی اثناء میں میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی سفیان نے مجھ سے فرمایا تم ریاء کے طور پر نماز پڑھتے ہو۔

۹۲۷۰ ابواحمد، جعفر بن عبد اللہ بن صباح، ابن ابی رزمہ، ابو وہب، محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے تین چیزیں اپنے پر لازم کی ہوئی تھیں (۱) کسی سے خدمت نہیں لیتے تھے (۲) کپڑا ہدیہ میں قبول نہیں کرتے تھے (۳) عمارت کے لئے دراہم قبول نہیں کرتے تھے۔

۹۲۷۱ قاضی ابواحمد، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، مسیب بن واضح، مصعب بن ماہان، سفیان ثوری کا قول ہے یہ زمانہ خاص زمانہ ہے کیونکہ اس زمانہ میں انسان خاص اپنا خیال رکھتا ہے۔

۹۲۷۲ قاضی، علی بن رستم، عبد اللہ بن عمر عبد الرحمن بن مہدی، سفیان ثوری کا قول ہے جو روح بھی کسی جسم سے نکلتی ہے وہ مجھے اپنی روح سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو چھوڑ دیتا۔

۹۲۷۳ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عطاء ابی، محمد بن مسلم، سلمہ بن شیب، مبارک ابوجہاد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا کہ علی بن حسین کو بنی سلیم کے ایک شخص نے سفیان بن سعید کا خط سنایا جو انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا تھا اور خط مواعظ اور دینی احکام پر مشتمل تھا جس کا مضمون یہ تھا اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نار دوزخ سے محفوظ رکھنے میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور علم کے بعد جہالت اختیار

کرنے نہ دیکھنے کے باوجود ہلاک ہونے، صراطِ مستقیم پر مطلع ہونے کے بعد غلط راستہ اختیار کرنے اور اہل دنیا سے دھوکہ کھانے سے تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں، کیونکہ معاملہ بڑا سخت ہے اس لئے آخرت کی تیاری ضروری ہے میں انہی چیزوں کی تمہیں نصیحت کرتا ہوں جن کی اپنے کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ سے توفیق کا طلب گار ہوں اور توفیق کی کنجی دعا، تضرع اور گزشتہ معاصی پر ندامت کا ہوتا ہے

ان شب و روز کو ضائع مت کرو میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالہ کرنے کے بجائے ہمیں ان چیزوں کا والی بنائے جن کا اس نے اپنے اولیاء کو بنایا ہے۔ اے بھائی اپنے اعمال کو فاسد کرنے والے اسباب سے احتراز کرو جیسے ریاتہارے اعمال کے لئے مفسد ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے تم اپنے کو دوسرے مسلمان بھائی سے افضل سمجھتے ہو حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اعمال کی وجہ سے تم سے افضل ہو اور تم سے بڑا متقی ہو یا نفس کے غالب آنے کی وجہ سے تم لوگوں کی تعریف کو اپنے لئے پسند کرواے بھائی تم عمل کے ذریعہ دنیا کے بجائے آخرت کا ارادہ کرو کثرت سے موت کو یاد کرنے کی وجہ سے تم زاہد بن جاؤ گے اور طول اہل کی وجہ سے تم کثرت سے معاصی میں مبتلا ہو جاؤ گے، بے عمل عالم قیامت کے روز نادم و پشیمان ہوگا۔

۹۲۷۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبد اللہ بن عمر ابوالسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے خدا ترس انسان تھے۔

۹۲۷۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم یوسف صفار، ابن السامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری زمین پر حجت الہی تھے۔

۹۲۷۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن ثنی، عبد اللہ بن داؤد، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج تک تعمیرات کے سلسلہ میں ایک درہم بھی نہیں خرچ کیا۔

۹۲۷۷ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابو عمیر، ضمیرہ، سفیان کا قول ہے اے حاملین قرآن منفعت قرآن کو جلدی ختم نہ کرو۔

۹۲۷۸ ابوبکر طحی، ابو حصین وداعی، قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبد اللہ بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی زبان پر اکثر یہ کلمات جاری رہتے تھے اے اللہ ہمیں سلامتی عطا فرما یا اللہ ہمیں خیر عطا فرما اے رب دنیا و آخرت میں ہمیں عافیت عطا فرما۔

۹۲۷۹ ابوبکر طحی، ابو حصین، قاضی ابواحمد، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبد اللہ بن یونس، سفیان ثوری کا قول ہے ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا اللہ آپ کو باقی رکھے انہوں نے فرمایا کہ اس کے بجائے میرے لئے اللہ سے اصلاح کی دعا کرو۔

۹۲۸۰ قاضی محمد بن ایوب، عبد الرحمن بن مسلم، یحییٰ بن ضریر، سفیان ثوری کا قول ہے اگر بہائم تمہاری طرح موت سے واقف ہوتے وہ کھانا پینا ترک کر دیتے۔

۹۲۸۱ - قاضی محمد بن ایوب، محمد بن عصام ابن یزید، ابو عصام بن یزید کا قول ہے بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے لوگ سفیان ثوری کو مجنون کہتے تھے۔

۹۲۸۲ - قاضی محمد بن ایوب، سلمہ بن شیب، ابو نصر اشجعی کہتے ہیں کہ ابو جعفر کے دور خلافت میں سفیان سے دعا کی درخواست کی گئی انہوں نے فرمایا ترک معاصی ہی حقیقتاً دعا ہے۔

۹۲۸۳ - سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، بندار، عبد اللہ بن داؤد حشری کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا مؤمن کی قبر میں بھی حفاظت کی جاتی ہے۔

۹۲۸۴ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابو ہشام رفاعی، وکیع، سفیان کا قول ہے جس دعوت میں تجھے اپنے دین کے اعتبار سے نقصان نظر آئے تو اسے مت قبول کر۔

۹۲۸۵ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے فراغت پر الحمد للہ الذی کفانا المؤونة و اوسع علینا فی الرزق پڑھتے تھے۔

۹۲۸۶ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، حسین بن حسن مروزی، یثیم بن جمیل، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری کا قول ہے بعض مرتبہ پانی نوش کرنے میں کوئی شخص آگے بڑھ کر مجھ سے سبقت کر جاتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے میری کوئی پہلی توڑ دی جس کی وجہ سے اس سے انتقام لینے میں مجھ میں سکت باقی نہیں رہی۔

چھٹا حصہ مکمل ہوا

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر
دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی بدر تفسیر مع عنوانات جدیدیت ۱ جلد	مولانا محمد عثمانی، استاد ممتاز، جناب مولانا
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی محمد شفیع انصاری
قصص القرآن ۲ حصے در ۲ جلدیں	مولانا حفص الرحمن سیوری
تاریخ ارض القرآن	علامہ سید یونس ندوی
قرآن اور ماحولیات	پروفیسر شفیع حیدر نقشب
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر حفص فیضی
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعوی
فائس القرآن	قاضی بین العت بین
فائس الفاظ القرآن الکریم (عربی، انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید نعوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی، انگریزی)	صباح الدین
اعمال قرآنی	مولانا اشرف علی صدیقی
قرآن کی باتیں	مولانا امجد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح ابن کثیر ۳ جلد	مولانا محمد عبدالرشید نعوی، فاضل دیوبند
تفسیر سلیم	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
ہامع ترمذی	مولانا حفص الرحمن صاحب
سنن ابوداؤد شریف	مولانا سید احمد رضا، مولانا خورشید عارفی، فاضل دیوبند
سنن نسائی	مولانا حفص الرحمن صاحب
مسارف الحدیث ترجمہ و شرح ۳ حصے ۱۰ جلد	مولانا محمد نعوی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۲ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبدالرحمن اویس
ریاض الصالحین مترجم	مولانا نعیم الرحمن نعیمی صاحب
الادب المفرد کتب ترجمہ و شرح	ڈاکٹر اسامہ حسنین
مناہج حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۱۰ جلدیں	مولانا عبدالرشید نعوی، فاضل دیوبند
تقریب بخاری شریف ۳ حصے کامل	مولانا حفص الرحمن صاحب
تجربہ بخاری شریف ۱ جلد	مولانا حسین بن مبارک زبیدی
تفہیم الاشاعت ۱۰ جلدیں	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح البیہقنی نووی ۱۰ جلدیں	مولانا مفتی رشید احمد صاحب
قصص الحدیث	مولانا زکریا اقبال، فاضل دیوبند

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۱۸۶۲-۲۶۳۱۸۶۳-۲۶۳۱۸۶۴

معیاری اور ارزاں مکتبہ دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ چند درسی کتب و شروحات

تسہیل الضروری مسائل القدوری عربی مجلد یکجا	حضرت مفتی محمد عاشق الہی البریلوی
تعلیم الاسلام مع اضافہ جوامع الکلم کامل مجلد	حضرت مفتی کفایت اللہ
تاریخ اسلام مع جوامع الکلم	مولانا محمد میاں صاحب
آسان نماز مع چالیس مستون دعائیں	مولانا مفتی محمد عاشق الہی
سیرت خاتم الانبیاء	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع
سیرت الرسول	حضرت شاہ ولی اللہ
رحمت عالم	مولانا سید سلیمان ندوی
سیرت خلفائے راشدین	مولانا عبدالشکور فاروقی
مدلل بہشتی زیور مجلد اول، دوم، سوم	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
بہشتی گوہر	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
تعلیم الدین	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
مسائل بہشتی زیور	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
احسن القواعد	امام نووی
ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل	مولانا عبد السلام انصاری
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی
قصۃ النبیین اردو مکمل مجلد	ترجمہ و شرح مولانا مفتی عاشق الہی
شرح ربیعین نووی اردو	ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی
تفہیم المنطق	مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (کمپیوٹر کتابت)
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد انجلی	مولانا محمد حنیف گنگوہی (کمپیوٹر کتابت)
تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اول، دوم، سوم یکجا	مولانا محمد حنیف گنگوہی
اصح النوری شرح قدوری	مولانا محمد حنیف گنگوہی
معادن الحقائق شرح کنز الدقائق	مولانا محمد حنیف گنگوہی
ظفر المصلین مع قرۃ العیون (حالات معصتین درس نمبر ۱)	مولانا محمد حنیف گنگوہی
تحفۃ الادب شرح نغیۃ العرب	مولانا محمد حنیف گنگوہی
نیل الامانی شرح مختصر المعانی	مولانا محمد حنیف گنگوہی
تسہیل جدیدین الہدایہ مع عنوانات پیرا گرافنگ	مولانا انوار الحق قاسمی مدظلہ (کمپیوٹر کتابت)

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۷۶۸-۲۲۱۳-۰۲۱

دارالاشاعت

خواتین کے مسائل اور ان کا حل ۲ جلد — جمع و ترتیب مفتی شہداء اللہ محمود فاضل جامعہ العلوم کراچی

فتاویٰ رشیدیہ محبوب ————— حضرت مفتی رشید احمد گنگوہی

کتاب الکفالة والنفقات _____ مولانا عمران الحق کلیانوی

تسهيل الضروری لمسائل القہدوری _____ مولانا محمد عاشق الہی البرقی

بہشتی زیور ہدال مکمل — حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے — مولانا مفتی عبدالرحیم لاچپوری

قیامی رحمۃ انگریزی ۳ جتے۔

فتاویٰ عالمگیری اردو، جلد مع پیش لفظ مولانا محمد علی عثمانی — اورنگ زیب عالمگیر

قماوی دارالعلوم دیوبند ۱۲ جے ۱۰ جلد ————— مرزا مفتی عزیز الرحمن صاحب

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل ————— مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ

اسلام کا نظم اور اراضی

مسائل معارف القرآن (تفہیم معارف القرآن میں ذکر قرآنی احکام)

انسانی اعضا کی پیوندکاری —————

پراوینت فند

خواتین کے لیے شرعی احکام ————— اہلیہ غریب احمد تھانوی ر

بیمہ زندگی ————— مرلانا مستقی محمد سمیع رح

رفیق سفر سفر کے آداب احکام

اسلامی قانون، نکاح، طلاق، وراثت۔ فضیل الرحمن، لکھنؤ، ۱۹۷۷ء

عَلَّمَ الْقُرْآنَ
مَوْلَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمَكِّي

نماز کے اذان کے حکام ————— اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

فانور وراثت ————— مولانا ابی رحیم سید احمد صاحب

دارسی کی سرپرستی ————— حضرت مولانا رازی علیہ السلام

الشیخ السوری سرمد در ریاسی ————— مولانا محمد رفیع خاں
 دکن آباد یعنی مسآقا مشیت زید ————— مولانا محمد رفیع خاں

دین کی بانی عیسیٰ مسیح پر بھی ریور = مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

تاریخ فقہ اسلامی
شیخ محمد خضریٰ

مُعَدِّهِ الْحَقُّ الْقَائِمُ شَرِّحُ كُنُوزِ الدِّقَائِقِ

احکام اسلام غفل کی نظر میں ————— سر لانا محمد اشرف علی تھانوی

حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح

اردو بازارہ ایسے بازار ہوں گے جہاں ہر روز

رَا اِلَا شَاعَتِ ﴿۱﴾ اُردو بازار ۵۱۵ ایم ایہ بازار روم
 قومی راہ پاکستان ۱۹۹۱ء ۲۰۲۱ء

اردو بازار ۵ ایم ای جمارع روڈ
کراچی پاکستان ۷۱۶۳۸۶۱

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ”حلیۃ الاولیاء“ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ”حلیۃ الاولیاء“ ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اولیٰ قرن، مالک بن دینار، جنید بغدادی، سری سقطی، عبداللہ بن مبارک، بایزید بسطامی، بشر حافی، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ”دارالاشاعت کراچی“ سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com

حلیۃ الاولیاء



DIU-01618